بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

قرآن مجید

مع با محاورہ ترجمہ و تفسیر

تفسیر رفاعی

از سید محمد رفاعی مرحوم

شائع کردہ دینی کتب خانہ رفاعی منزل [illegible]

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

قرآنِ مجید مترجم

مع

تفسیرِ رفاعی

از

فنا فی الذات باری تعالیٰ
صاحبِ حضوری معمورِ کونین
زبدۃ الفقراء قطبِ زماں السید محمد رفاعیؒ عربؒ
قطب الاقطاب

دینی کتب خانہ ۳۸ ر اُردو بازار
لاہور پاکستان

USMAN GHAZI
B.A.,LL.B.,LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

اٰیَاتُھَا ۷ (۱) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (۵) رُکُوْعُھَا ۱

آیات ۷ (۱) سورۃ فاتحہ مکی ہے ف۱ (۵) رکوع ۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے ف۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ

ساری تعریفیں اور جملہ صفات تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ کے لیے ہیں جو دنیا و آخرت کی

الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾

نعمتیں عطا کرنے والا ہے ف۳ عدل کے دن کا مالک ہے ف۴

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں ف۵ اور تجھی پر بھروسہ کرتے ہیں ف۶

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ

ہمیں اس سیدھی راہ پر استقامت عطا فرما ف۷ یہ ان لوگوں کی

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ

راہ ہے جن پر تو نے اپنا انعام فرمایا ف۸ یہ ان کی راہ نہیں

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

ہے جن پر تو غضب ناک ہوا ف۹ اور نہ یہ گمراہوں کی راہ ہے ف۱۰

ف ۱ سورۃ فاتحہ کے متعدد نام آئے ہیں' فاتحہ' فاتحۃ الکتاب' ام القرآن' سورۃ صلوٰۃ وغیرہ نماز میں اس کا پڑھنا واجب ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

ف ۲ ہر کام کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ کرنی چاہیے نیت یہ کرے کہ میں یہ کام محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی اطاعت میں کر رہا ہوں یہ میرے نفس کیلئے نہیں ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور بسم اللہ اللہ اکبر میں ایک بال کے برابر بھی فرق نہیں ہے۔ یہ بھی بسم اللہ ہے اور وہ بھی بسم اللہ جس طرح بسم اللہ اللہ اکبر کے بغیر جانور حلال نہیں ہوتا اسی طرح بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بغیر کوئی کام حلال نہیں ہوتا۔

ف ۳ الرحمان دنیا کی نعمتیں عطا کرنے والا اور الرحیم آخرت کی بخشش عطا کرنے والا۔

ف ۴ اسے یوم عدل اس لئے کہا گیا ہے کہ اگر کسی نے ایک ذرہ برابر نیکی کی ہے تو اسے اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اگر ذرہ برابر بدی کی ہے تو اس کا بھی پورا پورا عذاب دیا جائے گا۔

ف ۵ ہر عبادت اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اس میں نماز روزہ حج زکوٰۃ سب شامل ہیں ہر سجدہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو روا ہے کسی دوسرے کو سجدہ ہرگز نہیں پہنچتا غیر کو سجدہ کرنے والا اپنی نیت اور برے ارادہ کی وجہ سے سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

ف ۶ ہماری جان و مال اور اولاد ہر چیز تیرے لئے ہے اور تجھی کو اس کا مالک سمجھتے ہیں ہمیں تیرے سوا غیر سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ف ۷ اھدنا سے مراد استقامت ہے' کیونکہ ہم مسلمان ہو کر سیدھے راستے پر آ چکے ہیں۔ اب اس پر استقامت کی دعا کی جا رہی ہے۔ ہم اگر یہ شک کرتے ہیں کہ یہ راستہ سیدھا نہیں ہے تو ہمارا ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

ف ۸ یعنی انبیاء' صدیقین' شہداء' وصالحین کا راستہ۔

ف ۹ یعنی یہود

ف ۱۰ یعنی نصاریٰ

ایاتها ۲۸۶ (۲) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ (۸۷) رکوعاتها ۴۰

آیات ۲۸۶ سورۃ البقرہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۰ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کےلیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے ۔

الٓمّٓ ۞ ١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ

(اے) الٓمّٓ یہ کتاب جو شبہ سے بالاتر ہے ف۲ متقیوں کو

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ٢ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بھی ہدایت کرتی ہے ف۳ جو غیب پر ایمان

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

لاتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں ف۴ اور جو ہم نے

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ٣ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

اُن کو رزق عطا کیا ہے اُسمیں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں اور وہ جو ایمان لاتے ہیں

بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

اُس پر جو آپ پر نازل ہوا اور جو آپ سے پہلے والوں پر

قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۗ ٤

نازل ہوا اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں

ف ۱ یہ حروف مقطعات ہیں بعض کے نزدیک ان کے معنی اس وقت کے عرب کے لوگ جانتے تھے کہ ایک جامع لفظ یا حرف کسی واقعہ یا محاورہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے معنی نہیں کیے گئے بعض کے نزدیک یہ قرآن کے مخاطب اول حضور ﷺ کے اسمائے گرامی ہیں جن کے دنیا کی کسی نہ کسی زبان میں بڑے خوبصورت معنی موجود ہیں۔ جیسے یٰسین جس کے معنی ہیں "اے وحی کے سننے والے" طٰہٰ اے ہادی راہ برحق" وغیرہ۔ لہٰذا سورۃ کا آغاز آپ ﷺ کو خطاب کر کے کیا گیا ہے بعض الف سے اللہ۔ ل سے جبرائیل اور م سے محمد ﷺ مراد لیتے ہیں۔ یعنی یہ قرآن اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے محمد ﷺ پر نازل کیا بہرحال ان کی تشریح میں پڑنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

ف ۲ اس میں شک اس لئے نہیں ہے کہ اس جیسی کوئی ایک آیت بھی قیامت تک نہیں بنا سکے گا۔ اس لئے اس میں شک نہیں کیا جا سکتا۔

ف ۳ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف دل سے راغب ہوتے ہیں اور آخرت کے دن کا خوف ان کے دلوں پر طاری رہتا ہے۔ آخرت کا تصور اگر انسان ذہن میں بسا لے کہ مجھے ایک دن مالک حقیقی کے سامنے پیش ہو کر اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہونا ہے اور اس کے بعد ہمیشہ کی زندگی ہے تو انسان کبھی بھی ایسا کام نہیں کر سکتا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو اور اس کی یہ دنیا بھی خوشگوار اور باعزت گزرتی ہے اور آئندہ ابدی زندگی میں بھی کامیابی حاصل کرتا ہے۔

ف ۴ یعنی یہ ان کی صفت ہے کہ وہ بن دیکھے غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت اور اس کے علاوہ بھی ہر لمحہ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا تصور قائم کر لیتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے اس تصور سے اللہ تعالیٰ کی ہر نافرمانی سے بچ جاتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ⑤

وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ

وہ لوگ جو منکر ہوئے آپ ان کو ڈرائیں یا نہ ڈرائیں

تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ⑥ خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ

وہ ایمان نہیں لائیں گے (ان کے انکار کی وجہ سے) ان کے باطن پر پردے پڑ گئے اور ان کی

سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

باطنی سماعت اور ابصارت پر گھٹا ٹوپ اندھیرا اور دبیز پردہ پڑا ہوا ہے اور ان کے لیے بڑا

عَظِيمٌ ⑦ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ

عذاب ہے ف۵ اور لوگوں میں سے کچھ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت پر

الْآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِينَ ⑧ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ

ایمان لائے درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں وہ دھوکہ دیتے ہیں اللہ کو اور ایمان والوں کو

آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ⑨

درحقیقت وہ خود فریب نفس میں مبتلا ہیں مگر ان کو اس کا شعور نہیں ف۶

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ

ان کے دلوں میں (انکار کی) بیماری ہے پس اللہ کے اصول کے مطابق یہ مرض بڑھتا جاتا ہے اور ان کے لیے

عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ⑩ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ

دردناک عذاب ہے ان کے جھوٹ کے باعث ف اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ⑪

زمین پر فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ ⑫ وَإِذَا

بے شک وہی لوگ مفسد ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں اور جب

قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا

ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کیا ہم

ع ۱

ف ۵ جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش اور جانوروں کی پیدائش کا ایک طریقہ بنا دیا ہے اسی طرح ایک یہ طریقہ بھی بنا دیا ہے کہ جس طرح انسان کی غذا کے اثرات اس کے جسم پر مرتب ہو جاتے ہیں اسی طرح اعمال کے اثرات روح پر مرتب ہو جاتے ہیں اور وہ عمل جس عضو سے کیا جائے اس میں منعکس ہو جاتا ہے۔ باطن پر جو تاریکی کا پردہ پڑا ہوتا ہے نیک عمل کے نور سے وہ تاریکی چھٹ جاتی ہے جس طرح روشنی کر دینے سے اندھیرا غائب ہو جاتا ہے۔ پس اسی طرح برے اعمال کے اثرات قلب پر محیط ہو جاتے ہیں اس وجہ سے نہ حق کی بات ان کے دل پر اثر کرتی ہے اور نہ اس کو ان کی سماعت قبول کرتی ہے اور نہ عقل سے اس کی سمجھ آتی ہے اور قیامت کے دن اس کا بدلہ بڑا عذاب ہے۔

ف ۶ درحقیقت وہ اپنے ایمان کا اظہار کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیا ہے حالانکہ ان کی اس نیت اور ارادے کے اثرات خود ان کی ذات پر مرتب ہو جاتے ہیں اور چونکہ یہ فریب کے اثرات ہیں اس لئے وہ انہی کی ذات کو فریب دیتے ہیں حالانکہ ان کو سمجھ نہیں ہے کہ اس فریب کے اثرات خود ہماری ہی ذات پر مرتب ہوتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

آمَنَ السُّفَهَاءُ ؕ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِنْ لَا

احمقوں کی طرح ایمان لائیں　بے شک وہی لوگ　احمق ہیں
مگر ان کو اس کا

يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ج وَإِذَا خَلَوْا

علم نہیں　اور جب　ایمان لانے والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب اپنے

إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ﴿١٤﴾

شیطانوں کے پاس جاتے ہیں　تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں　ہم تو ان لوگوں سے ٹھٹا کرتے ہیں

اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾

(اللہ کے اصول کے مطابق) ان کے ٹھٹے کے اثرات انہی پر مرتب ہو جاتے ہیں اور اسکے سبب اللہ تعالیٰ انکو ڈھیل دیتا تاکہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَتْ

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی　خریدی　ان کو اس

تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تجارت میں کچھ نفع نہ ہوا اور نہ انہوں نے ہدایت پائی　ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ

الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ

کسی نے آگ جلائی پھر جب اس سے آس پاس روشن ہو گیا تو اللہ کے بنائے ہوئے اصول کے مطابق (انکے کفر کی وجہ سے)

اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ

اس کا نور ماند پڑ گیا　اور وہ اندھیروں میں بھٹکنے لگے اور انہیں کچھ سجھائی نہیں دیتا　ف ۹ بہرے (باطنی طور پر)

بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿١٨﴾ أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ

بہرے، گونگے اور اندھے ہوں وہ (ایمان کی طرف) نہیں لوٹتے　ف　یا جیسے　آسمان سے پانی برسے

فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ ج يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ

اس میں اندھیرے　اور گرج　اور چمک ہے　وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے ہیں کڑک کے

مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ط وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿١٩﴾

سبب سے　اور موت کے خوف سے　اور اللہ تعالیٰ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ط كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بجلی ان کی نظر کو لے جائے گی　جب ان کے لیے کچھ روشنی ہوتی تو اس روشنی میں

حاشیہ صفحہ سابقہ

ف ۷ درحقیقت گناہوں کے اثرات روحانی بیماری کی شکل میں ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ایک طریقہ بنا دیا ہے کہ انسان جو عمل کرے اس میں ترقی ہوتی جاتی ہے اور وہ بڑھتا جاتا ہے اور ان کے اس برے عمل کا نتیجہ دردناک عذاب ہے یعنی ہر گناہ اور نیکی کے اثرات کی ایک شکل ہوتی ہے بعض گناہوں کی شکل سانپوں جیسی ہے بعض گناہوں کے اثرات بچھو کی شکل میں ہیں بعض گناہوں کی شکل خون اور پیپ جیسی ہے بعض کی شکل تھوہر کے دودھ جیسی ہے بعض کی گرم پانی اور انگاروں جیسی۔ اسی طرح نیکیوں کی اشکال ہیں۔ کسی نیکی کی شکل پھلوں جیسی ہے بعض کی پھولوں جیسی ہے۔ بعض کی دودھ اور بعض کی شہد جیسی ہے۔ بعض کی موتی جیسی ہے۔ غرضیکہ یہ ہزاروں اشکال ہیں پس انسان جیسا بھی عمل کرتا ہے ویسے ہی اثرات اس کے باطن پر مرتب ہو جاتے ہیں اور جزو روح بن جاتے ہیں پس انسان نے جو عمل بھی کیا ہے قیامت کے دن وہ اسی شکل میں اسے تکلیف یا راحت پہنچائے گا یہ دنیا صرف عالم محسوسات ہے اور عالم آخرت عالم ادراک و شعور ہے اس دن جب کسی کو سانپ کاٹے گا تو وہ اچھی طرح سمجھے گا کہ یہ میرے فلاں عمل کے اثرات ہیں جو مجھے اس شکل میں اذیت پہنچا رہے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۸ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اسلام نے ان کے اردگرد کو روشن کر دیا اور اس کی روشنی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

فِيهِ ۚ وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَآءَ ٱللَّهُ لَذَهَبَ

چلنے لگے ، جب اندھیرا ہوا تو کھڑے ہوگئے اور اگر اللہ چاہے تو ان کی

بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَٰرِهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾

سماعت اور بصارت کو سلب کر سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن

اے لوگو ! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے اگلوں کو

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ فِرَٰشًا

بھی تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا

وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءً وَأَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهِۦ مِنَ

اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے ف۱۰ پانی اتارا اس سے تمہارے کھانے

ٱلثَّمَرَٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا۟ لِلَّهِ أَندَادًا وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾

کے لیے پھل اگائے پس تم جان بوجھ کر کسی کو اللہ کے برابر نہ بناؤ

وَإِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا۟ بِسُورَةٍ مِّن

اور اگر تمہیں کوئی شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے بندے (محمدؐ) کی طرف اتارا یعنی (قرآن مجید) تو

مِّثْلِهِۦ وَٱدْعُوا۟ شُهَدَآءَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٢٣﴾

اس جیسی ایک سورۃ تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلاؤ اگر تم سچے ہو

فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ وَلَن تَفْعَلُوا۟ فَٱتَّقُوا۟ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى وَقُودُهَا

پس اگر تم نہ لاسکو اور ہرگز نہیں لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن

ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَٰفِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

آدمی اور پتھر ہیں جو انکار کرنے والوں کیلیے تیار کی گئی ہے اور خوشخبری دے دو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ

اور نیک کام کیے ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں

كُلَّمَا رُزِقُوا۟ مِنْهَا مِن ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوا۟ هَٰذَا ٱلَّذِى رُزِقْنَا

جب بھی ان کو کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہمیں

حاشیہ صفحہ سابقہ

چاروں طرف پھیل گئی تو ان کے کفر کے باعث کفر کی تاریکی ان کے باطن پر چھا گئی اور وہ روشنی سے محروم ہوگئے اور تاریکی میں بھٹکنے لگے کہ انہیں راہ راست سجھائی نہیں دیتی۔

ف ۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حقیقی کانوں پر آنکھوں پر ظلمت کے پردے پڑگئے ہیں جس کی وجہ سے انہیں حقیقت کی راہ دکھائی نہیں دیتی۔ اس لئے وہ اس کی طرف لوٹنے والے نہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱۰ در حقیقت اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان کی طبیعت کی مناسبت سے پیدا کیا ہے یعنی نہ تو اتنی نرم رکھی ہے کہ انسان کے پیر دھنسنے لگیں اور نہ اتنی سخت رکھی ہے کہ انسان مکان وغیرہ نہ بنا سکے یا قبر وغیرہ نہ کھود سکے اور نہ اس سے کوئی چیز پیدا ہو سکے اس کی سختی کی جہ سے اس نے اپنی قدرت کاملہ سے اس طرح پیدا کیا ہے کہ جب آسمان سے پانی اترتا ہے تو زمین اسے جذب کر لیتی ہے اور اس کا سینہ شق ہو جاتا ہے جس کے باعث روئیدگی ہوتی ہے یعنی غلہ، پھل، بوٹیاں وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اس کا سینہ شق نہ ہو تو ہرگز کوئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی اور اسی طرح آسمان کو اسی مناسبت سے پیدا کیا ہے اور اس میں سورج، چاند اور ستارے تخلیق کیے ہیں۔ مثلاً چاند کے نور سے سبزہ پیدا ہوتا ہے اور پھلوں میں رس پیدا ہو جاتا ہے اور سورج کا نور انہیں پکاتا اور شیریں کرتا ہے۔ پس زمین انسان کیلئے مانند فرش کے ہے اور آسمان مانند چھت کے ہے۔

مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۙ

پہلے ملا تھا چونکہ وہ صورت میں ملتا جلتا دیا جائے گا اور ان کے لیے ان باغوں میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی

وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا

اور وہ ان (باغوں) میں ہمیشہ رہیں گے بے شک اللہ تعالیٰ کو کوئی باک نہیں پھر یا اس سے بھی بڑی چیز

مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ

کی مثال دینے سے پس جو لوگ ایمان لائے تو وہ جانتے ہیں کہ یہ انکے

الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ

رب کی طرف سے حق ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا، وہ کہتے ہیں کہ ایسی مثال دینے

بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ

سے اللہ کا کیا مقصود ہے اس (قرآن کو تسلیم نہ کرنے) سے بہت سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں اور اس پر عمل کر کے

بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ﴿٢٦﴾ الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ

بہت سے لوگ ہدایت پاتے ہیں اور اس سے نافرمان ہی گمراہ ہوتے ہیں جو لوگ اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں اس سے عہد کرنے

مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ

کے بعد اور اس کو کاٹ دیتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا اور زمین میں فساد

فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ

پھیلاتے ہیں وہی لوگ گھاٹے میں رہنے والے ہیں بھلا تم کیسے اللہ کے منکر ہو گئے

وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾

جبکہ تم مردہ تھے اس نے تمہیں جلایا پھر وہ تمہیں مارے گا پھر وہ تمہیں جلائے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى

وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا وہ سب کچھ جو زمین میں ہے پھر آسمان کی طرف قصد

السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ وَإِذْ

فرمایا پھر اس نے سات آسمان بنائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے اور جب

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا

آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں نائب بنانے والا ہوں ف ۱۱ تو فرشتوں نے کہا

ف ۱۱ خلیفہ کے معنی جانشین۔ قائم مقام اور نائب کے ہیں۔ مگر یہاں نائب کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ جانشین اس کا ہوتا ہے جو اس دنیا سے رخصت ہو جائے اور قائم مقام اسکی جگہ بنایا جاتا ہے۔ جو عارضی طور پر کسی اور جگہ جا رہا ہو چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان دونوں سے پاک ہے اور وہ ہر وقت موجود اور لافانی ہے لہٰذا یہاں انسان کیلئے نائب کا لفظ استعمال ہو گا۔ نائب کو مقرر کرنے والا اپنے اختیارات میں سے کچھ اختیارات اسے تفویض کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی کائنات میں کچھ تصرفات عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں نائب مقرر کیا ہے۔ اور تمام کائنات کو اسکے لیے مسخر کر کے اسکی خدمت میں لگا دیا ہے۔ اسکے ساتھ کچھ فرائض بھی عائد کر دیئے ہیں کہ اسکی کائنات کو اسکے بندوں کی بہتری کیلئے استعمال کرتے ہوئے اسے جنت ارضی بنائے اگر وہ اس میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اسکے بعد آخرت میں حیات ابدی میں بھی اس کیلئے حقیقی جنت کا انعام موجود ہو گا۔ ناکامی کی صورت میں سزا سے ہمکنار ہو گا۔

USMAN GHAZ
BA,LL.B,LL.M(UCL,U
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKIS

آدم کی تخلیق

أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ

کیا تو ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے اور ہم تیری تسبیح کرتے ہیں

بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ

اور تیری پاکی بولتے ہیں اللہ تعالی نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے اور اللہ تعالی نے

آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي

آدم کو دنیا کی تمام اشیاء کے نام (حقائق) سکھا دیئے پھر سب اشیاء کو ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا ان کے نام تو

بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٣١﴾ قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا

بتاؤ اگر تم سچے ہو انہوں نے کہا تیری ذات پاک ہے ہمیں

إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم

کچھ علم نہیں ہے مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا، بے شک تو ہی علم والا اور حکمت والا ہے اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم بتا انہیں

بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي

سب اشیا کے نام، پس جب آدم نے انہیں ان سب کے نام بتادیئے اللہ تعالی نے فرمایا: میں نہ کہتا تھا کہ میں

أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ

جانتا ہوں آسمانوں اور زمین کی سب چھپی چیزیں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو

تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ

چھپاتے ہو اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے

أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ

منکر ہوا اور غرور کیا اور کافروں میں سے ہوگیا اور ہم نے فرمایا اے آدم تو اور تیری

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ

بیوی اس باغ میں رہو اور اس میں سے جو تمہارا جی چاہے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس

الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا

نہ جانا ورنہ تم حد سے بڑھنے والوں میں سے ہوجاؤ گے ف۱۲ شیطان (نفس) نے انہیں اس سے بہکایا پس

مِمَّا كَانَا فِيهِ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي

اللہ تعالی نے انہیں اس (باغ) سے نکال دیا جس میں وہ تھے اور ہم نے کہا نکل جاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہوگئے اور تمہیں ایک

ف ۱۲ آدم علیہ السلام نبی تھے اور انبیاء معصوم ہوتے ہیں جن سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے تو خود حکم دیا تھا کہ بغیر روک ٹوک کے جس چیز کو تمہارا جی چاہے وہ کھاؤ اور پیو مگر اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ تم پر مشقت اٹھانے والوں سے بن جاؤ گے مقصد یہ تھا کہ یہ پھل قدرتی طور پر بغیر کسی مشقت کے پیدا ہوتے ہیں اور غلہ مشقت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو اس درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا تاکہ آدم علیہ السلام کو مشقت نہ کرنا پڑے۔ آدم علیہ السلام نے کوئی گناہ نہیں کیا کیونکہ اللہ تعالی نے حکم دے دیا تھا کہ جو بھی جی چاہے کھاؤ جو چیز بھی یہاں ہے۔ چنانچہ یہ اناج بھی وہاں تھا۔ صرف حکم تھا کہ اس درخت کے قریب نہ جاؤ کہ کہیں تم مشقت میں نہ پڑ جاؤ' حوا چونکہ پیدا نہیں تھیں کیونکہ عورت بچے نہیں ہوتی اس لئے ان کے نفس میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید رب تعالی نے ہمیں اس درخت کے قریب جانے سے اس لئے منع کیا ہے کہ اگر ہم نے اس کو کھایا تو ہم ہمیشہ یہاں کے رہنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اس کو شیطان کی سازش اس لئے کہا گیا ہے کہ شیطان کا تعلق نفس کے ساتھ ہے اور قلب کا تعلق رحمان کے ساتھ ہے پس جو کام بھی نفسانی خواہش کے ماتحت کیا جائے اسے فعل شیطانی کہا جاتا ہے چونکہ انبیاء میں نفس نہیں ہوتا جس کا تعلق شیطان کے ساتھ ہوتا ہے اسی لئے آدم علیہ السلام خود اس درخت کے نزدیک نہیں گئے بلکہ حوا نے انہیں لا کر دے دیا۔

الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٦﴾ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ
وقتِ مقررہ تک زمین میں ٹھہرنا اور اس کو استعمال کرنا ہے پس سیکھ لیے آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمے
فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾ قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ
تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی توبہ قبول کرنیوالا رحم والا ہے ہم نے فرمایا تم سب جنت سے چلے جاؤ
فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوگا اُسے نہ کوئی اندیشہ ہوگا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
اور نہ کوئی غم ہوگا ف١٣ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، پس وہی
ع ٤
النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٩﴾ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي
دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اے بنی اسرائیل یاد کرو میری نعمتوں کو جو میں نے
أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ
تم کو عطا کیں اور میرے عہد کو پورا کرو، میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور خاص
فَارْهَبُونِ ﴿٤٠﴾ وَآمِنُوا بِمَا أَنزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ
مجھی سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے اتارا، اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے ساتھ ہے اور سب سے
كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا
پہلے اس کے منکر نہ ہو اور میری آیتوں کے بدلے حقیر رقم نہ لو اور مجھی سے ڈرو اور حق کو
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق کو نہ چھپاؤ اور نماز قائم رکھو
وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ﴿٤٣﴾ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو
وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾ وَاسْتَعِينُوا
اور اپنی جانوں کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو، تو کیا تمہیں عقل نہیں صبر (اللہ کی رضا)
بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ
اور نماز (اس کی یاد) کو اپنا شعار بناؤ بے شک نماز بہت بڑی چیز ہے ان لوگوں کے لیے جو دل میں خوف الٰہی رکھتے ہیں جنہیں

ف ١٣ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ جنت سے نکال دیئے گئے تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے ان کو کھیتی باڑی کا طریقہ سکھا دیا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا اسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی اور نہ کسی قسم کا اسے ڈر ہوگا۔ یہاں جنت سے مراد دنیا کا باغ یعنی باغ عدن ہے جس میں یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا جہاں انہیں دانہ گندم کھانے کے بعد رفع حاجت کی ضرورت محسوس ہوئی جس کیلئے انہیں باغ سے باہر جانا پڑا۔ اہل عرب باغ کو جنت اور تنور کو جہنم کہا کرتے تھے۔ قرآن پاک میں بھی کئی جگہ دنیا کے باغوں کو جنت کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جب اسلام نے اس جنت اور دوزخ کا تصور دیا جس میں قیامت کے بعد جزا اور سزا کے طور پر لوگوں کو داخل کیا جائے گا تو اہل عرب نے دنیا کے باغوں کو بستان اور تنور کو طیس کہنا شروع کر دیا۔ یہاں جنت سے مراد وہ بہشت نہیں اس بہشت میں یہ زمین آسمان ہوا پانی موسم سورج اور چاند وغیرہ نہیں تو یہ گندم وہاں کہاں سے آگئی؟ نہ یہ مادی جسم ہو گا سب نوجوان ہوں گے اور عمریں یکساں ہوں گی (مثلاً سورۃ کہف میں) لیکن یہ گندم کہاں بوئی گئی۔ گندم مٹی کا جوہر ہے یہ نور کا جوہر نہیں ہے۔ جب یہ دانہ مٹی میں ڈالا جاتا ہے تو وہاں سے غذا حاصل کر کے پودا بن جاتا ہے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ وہ جنت مراد لے لی گئی جس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَٰقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿٤٦﴾ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ

یقین ہے کہ ان کو اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوا نِعْمَتِىَ الَّتِىٓ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّى فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾

یاد کرو ان نعمتوں کو جو میں نے تمہیں عطا کیں اور ان کے باعث تمہیں تمام عالم پر فضیلت عطا کی

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَّا تَجْزِى نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا

اور اس دن سے ڈرو جب کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا اور نہ کسی کی سفارش منظور کی

شَفَٰعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِذْ

جائے گی اور نہ کسی سے کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جائے گا اور نہ لوگ کسی طرح کی مدد حاصل کر سکیں گے اور جب

نَجَّيْنَٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ

ہم نے تمہیں نجات دی قوم فرعون سے وہ تم کو بڑا دکھ دیتے تھے کہ تمہارے بیٹوں کو قتل

أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذَٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ

کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی سخت

عَظِيمٌ ﴿٤٩﴾ وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَٰكُمْ وَأَغْرَقْنَآ ءَالَ فِرْعَوْنَ

آزمائش تھی اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ دیا اور تم کو نجات دی اور فرعون کی آل کو غرق کر دیا ف ۱۴

وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ ﴿٥٠﴾ وَإِذْ وَٰعَدْنَا مُوسَىٰٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ

اور یہ سب کچھ تم دیکھ رہے تھے اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰؑ سے وعدہ کیا چالیس رات کا ان کے پیچھے

اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنۢ بَعْدِهِۦ وَأَنتُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم

تم نے بچھڑے کو معبود بنا لیا اور یہ تم ظلم کر رہے تھے پھر اس کے بعد ہم نے

مِّنۢ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ ءَاتَيْنَا مُوسَى الْكِتَٰبَ

تمہیں معاف کر دیا تاکہ تم ہمارا شکر ادا کرو اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توریت)

وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ

اور معجزات عطا کیے تاکہ تم حق و باطل میں تمیز کرو اور ہدایت کی راہ پر آ جاؤ اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لوگوں کو کہا کہ اے میری قوم

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوٓا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ

تم نے اپنے نفس پر ظلم کیے بچھڑے کی پرستش کر کے پس تم اپنے رب کے حضور توبہ کرو

ربع ۵

حاشیہ صفحہ سابقہ

میں روز قیامت داخل ہوں گے اس سے مراد جنت ارضی ہے جنت سماوی نہیں اگر یہ جنت کا پودا ہوتا تو لوگ اس کی خوشبو سونگھتے مگر دیکھ لیا ہے کہ اگر چند روز پانی میں رکھ دیا جائے تو اس میں ناقابل برداشت بدبو پیدا ہو جاتی ہے اور گندم کھانے سے رفع حاجت کی ضرورت پیش آتی ہے جبکہ بہشت سماوی کے پھلوں کو کھانے کے بعد لوگ پیشاب پاخانہ نہ کریں گے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱۴ پہلا فرعون جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اس کی آل میں ساتواں فرعون وہ تھا جو غرق ہوا اس طرح یہ ساتواں فرعون خود آل فرعون تھا۔ ساتویں فرعون کے بعد دیگرے اپنے اپنے عہد میں دعویٰ خدائی کرتے رہے اس سے یہ مراد نہیں کہ ساتویں غرق ہونے والے فرعون کے پیروکار قبطی اس کی آل تھے کیونکہ اس فرعون کے کوئی اولاد نہ تھی۔

فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ

پس تم اپنے (امّارہ) نفسوں کو ہلاک کر ڈالو (ف۱۴A) تمہارے حق میں یہی بہتر ہوگا تمہارے رب کے نزدیک پھر وہ تمہارا قصور معاف

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ

کردے گا وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور جب تم نے کہا اے موسیٰؑ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے

حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾

جب تک کہ ہم اللہ کو ظاہر بظاہر نہ دیکھ لیں۔ تو تمہیں بجلی نے اچک لیا اور تم دیکھ رہے تھے۔

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَظَلَّلْنَا

پھر ہم نے تمہیں مارنے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کی تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ اور ہم نے تم پر

عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ

بادل کا سایہ کیے رکھا اور تم پر من و سلویٰ اتارتے رہے تاکہ جو ہم نے تمہیں پاک

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اور اچھا رزق عطا کیا ہے اس کو کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنے آپ پر ہی

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

ظلم کیا اور جب ہم نے کہا اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ

اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ بخش دے ہم تمہارے

خَطٰيٰكُمْ ۭ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا

گناہ بخش دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے اور جو ظالم تھے انہوں نے اس قول کو بدل ڈالا (ف۱۵)

غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ

جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا پس ہم نے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا

ع ۶ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

کیونکہ وہ نافرمانیاں کیے جاتے تھے اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے اللہ سے

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ

پانی مانگا تو ہم نے کہا پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

ف A-۱۴ یہاں نفس امارہ کو ہلاک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جس نے تمہیں گئوسالہ پرستی کے شرک پر آمادہ کیا۔ اس شرک سے توبہ کرکے مومن بن جاؤ۔ خود کو یا ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کا حکم نہیں ہے۔ کیونکہ خود کشی یا خانہ جنگی کسی بھی قانون یا شریعت میں جائز نہیں۔

ف ۱۵ انہوں نے قول کو اس طرح بدل ڈالا کہ بجائے **حطة** کے **حنطة** کہنے لگے۔ یعنی یہ قول انہوں نے بدل دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر آسمان سے عذاب نازل ہوگیا۔
حطة سے مراد مغفرت ہے اور **حنطة** کے معنی "سرخ گیہوں ملیں" جن میں جو ملے ہوئے ہو۔

USMAN GHAZI
B.A.,LL.B.,LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ
ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا رزق

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٦٠﴾ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن
اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم سے

نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ
ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجیے کہ زمین کی اگائی ہوئی

الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا
چیزیں ہمارے لیے پیدا کر دے کچھ ساگ اور ککڑی اور لہسن اور مسور اور پیاز

قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا ادنیٰ چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو مصر

مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
چلے جاؤ جو تم نے مانگا وہ تمہیں مل جائے گا پس ان پر خواری اور ناداری مسلط کر دی گئی ف۴۶ اور

وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ
وہ اللہ کے غضب میں مبتلا ہو گئے یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے

اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا
تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کر دیتے تھے یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور حد

يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ ع ۷
سے گزر جاتے تھے بے شک ایمان والے اور یہود اور نصاریٰ

وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اور ستارہ پرستوں میں سے جو سچے دل سے اللہ پر اور آخرت پر ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کا

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾
اجر ان کے رب کے پاس ہے نہ انہیں کوئی ڈر ہوگا اور نہ غم

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم
اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور طور کی وجہ سے تمہیں بلند کر دیا تو جو ہم تم کو دیتے ہیں

ف ۴۶ اس نافرمانی کا یہ نتیجہ ہوا کہ وہ خواری اور ناداری میں مبتلا کر دیئے گئے۔ یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انبیاء علیہم السلام کو ناحق شہید کرتے تھے۔ یہ بدلہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور زیادتیوں کا۔

بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ
اپنی قدرت سے اور یاد کرو جو کچھ تورات میں ہے تاکہ تم پرہیزگار ہو پھر اس کے بعد تم پھر گئے
بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ
پس اگر تم پر اللہ تعالےٰ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم نقصان اٹھانے
الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ
والوں میں سے ہو جاتے اور تمہیں معلوم ہے تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے ہفتے کے دن سرکشی کی
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ
تو ہم نے ان سے فرمایا کہ تم ذلیل بندر ہو جاؤ ف١٧ اور ہم نے اس بستی کا یہ واقعہ اگلے اور پچھلے
يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لوگوں کے لیے باعث عبرت کر دیا اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم
لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا
سے کہا کہ اللہ جل تمہیں گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو انہوں (یہود) نے کہا کیا آپ ہم سے
هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ
مذاق کرتے ہیں موسیٰؑ نے کہا اللہ کی پناہ کہ میں جاہلوں میں سے ہوں بولے اپنے
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا
رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہم کو بتائے کہ گائے کیسی ہو موسیٰؑ نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک
فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾
گائے ہو نہ بوڑھی نہ بچھڑی بلکہ ان دونوں کے درمیان میں ہو، پس تم وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا
وہ کہنے لگے اپنے رب سے دعا کیجیے وہ ہمیں بتا دے اس کا رنگ کیسا ہو موسیٰؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا
کہ وہ پیلی گائے ہو اور دیکھنے والوں کو بھلی لگے بولے اپنے رب سے دعا
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِىَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ
کیجیے کہ وہ ہمیں صاف صاف بتائے کہ وہ گائے کیسی ہے کیونکہ گائے میں ہمیں شبہ پڑ گیا ہے اور اگر

ف ١٧ ان کی زیادتی یہ تھی اور سرکشی اور نافرمانی کہ ان کو ہفتے کے دن مچھلی کے شکار سے منع کیا گیا تھا۔ تو انہوں نے دریا کے ساتھ بڑے بڑے گڑھے کھود لئے عام دنوں میں ان گڑھوں کو بند کر دیتے تھے اور جمعہ کی شام کو ان گڑھوں کو کھول دیتے تھے تو پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی ان گڑھوں میں جمع ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ ہفتے کا دن ختم ہوتے ہی وہ ان گڑھوں سے مچھلیاں نکال لیتے تھے۔ اس زیادتی کا بدلہ یہ ملا کہ وہ بندر بنا دیے گئے۔ اس زندگی ہی میں۔ صرف تین دن وہ بندر رہے اس کے بعد ہلاک کر کے سمندر میں پھینک دیے گئے۔

USMAN GHAZI
B.A., LL.B., LL.M. (UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝٧٠ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ
اللہ نے چاہا ہم ہدایت پا جائیں گے (موسیٰ نے) کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گائے ایسی ہو جو نہ زمین میں

تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ؕ قَالُوا
بل چلاتی ہو اور نہ کھیتی کے لیے پانی نکالتی ہو بے عیب اور بے داغ ہو پھر انہوں نے کہا

الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؕ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٧١ وَاِذْ
اب آپ نے ٹھیک بات کہی تو انہوں نے اس (گائے کو) ذبح کیا حالانکہ وہ ایسا کرنا نہیں چاہتے تھے اور جب تم نے

قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ
ایک شخص کو قتل کر دیا پھر ایک دوسرے پر تہمت لگاتے تھے اور اللہ نے ظاہر کر دیا جس کو تم

تَكْتُمُوْنَ ۝٧٢ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْىِ اللّٰهُ
چھپاتے تھے پھر ہم نے کہا مقتول کو (اس گائے کا) ایک ٹکڑا مارو اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی

الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٧٣ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ
مُردے جِلاتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو (۱۸) پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت

مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ
ہو گئے پتھروں کی مانند سخت، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے اور پتھروں میں

الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ
کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکلتا ہے

مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٧٤ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ
اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے (اے مسلمانو) کیا تم یہ توقع رکھتے ہو کہ (یہود)

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ
تمہاری بات پر یقین کر لیں گے ان میں ایک گروہ ایسا ہے کہ اللہ کا کلام سنتا ہے پھر سمجھنے کے بعد اسے

مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٥ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جان بوجھ کر بدل دیتا ہے، حالانکہ وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں اور جب وہ مسلمانوں سے ملتے ہیں

ع ۸

ف ۱۸ وہ مقتول بنی اسرائیل میں ایک مالدار شخص تھا جسکا نام ہامیل تھا اور بنی اسرائیل میں ایک خوبصورت عورت تھی جس سے وہ شادی کرنا چاہتا تھا۔ جب اس نے شادی کا پیغام دیا تو ہامیل کے چچا زاد بھائی نے بھی اس عورت کو شادی کا پیغام دیا۔ اس عورت نے ہامیل کا پیغام منظور کر لیا۔ اسکے چچا زاد بھائی نے حسد کے باعث ہامیل کو قتل کر ڈالا اور لاش صومعہ کے دروازے پر پھینک دی۔ صبح جب بنی اسرائیل آئے تو وہ ایک دوسرے پر قتل کا الزام لگانے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایک گائے ذبح کرو اور اس کے گوشت کا ایک لوتھڑا مردے کے بدن سے مارو وہ زندہ ہو جائے گا۔ چنانچہ جب گائے کا لوتھڑا اس مقتول کے بدن پر مارا تو وہ زندہ ہو گیا اور اس نے قاتل کا نام اور پتا وغیرہ سب بتا دیا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تمہیں عقل ہو۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ

تو کہتے ہیں ہم ایمان لے آئے اور جب وہ آپس میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم مسلمانوں سے وہ

بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا

بیان کر دیتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولا ہے کہ وہ اسے تم پر ہی حجت پکڑیں، تمہارے رب کے پاس کیا تمہیں اس کی

تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

عقل نہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپ کر اور

يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِىَّ

ظاہر کرتے ہیں اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی یاد کر لیتے ہیں

وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝۷۸ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ

اور کچھ من گھڑت اور گمان کی باتیں ہیں جو وہ کہتے ہیں پس خرابی ہے اُن کے لیے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں

بِاَيْدِيْهِمْ ۤ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ

پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، تاکہ اس کے عوض حقیر

ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ

رقم حاصل کریں، پس خرابی ہے ان کے ہاتھوں کے لیے، جس سے انہوں نے لکھا، پس خرابی ہے ان

مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝۷۹ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ

کے لیے اس کمائی سے اور بولے ہمیں تو آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن

قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ

ان سے کہو "کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے" پس اللہ تعالیٰ اپنے عہد کے خلاف نہیں کرتا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸۰ بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً

کیا اللہ پر تم وہ بات کہتے ہو جس کا تمہیں علم نہیں؟ بے شک جس نے گناہ کیے

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗـــــَٔتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

اور اس کی خطا نے اس کو گھیر لیا پس وہی دوزخی ہیں وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۸۱ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ

اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہی

- نماز کا مطلب اور ...
- نماز کا مقصد
- ایمان و یقین کا بیان

ع ٩ ١١ ٩

أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿٨٢﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ

لوگ جنتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے

بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوٰلِدَيْنِ إِحْسَانًا

عہد لیا کہ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا تم کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور ماں باپ کے ساتھ اور

وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے بھلائی کرو (یعنی انکے ہر دکھ درد میں کام آؤ) اور لوگوں سے اخلاق سے پیش آؤ

وَّأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ط ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ

اور نماز کو قائم کرو ف ١٩ اور زکوٰۃ کو ادا کرو پھر تم اس (عہد) سے پھر گئے سوائے چند لوگوں کے

وَأَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٨٣﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَآءَكُمْ

اور تم ہو ہی پھرنے والے اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ بہانا

وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ

اور اپنوں کو اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم

تَشْهَدُونَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ أَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ

اس پر گواہ ہو پھر یہ جو تم اپنوں کو قتل کرنے لگے ف ٢٠ اور اپنے میں سے

فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط

ایک گروہ کو اپنے وطن سے نکالتے ہو۔ تم گناہ پر اور زیادتی پر ان کی پشت پناہی کرتے ہو

وَإِنْ يَّأْتُوكُمْ أُسٰرٰى تُفٰدُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ط

اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم بدلہ دے کر چھڑا لیتے ہو حالانکہ ان کا نکالنا تم پر حرام ہے

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ج فَمَا جَزَآءُ

کیا تم کتاب کے کچھ احکام کو مانتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو جو تم میں

مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَيَوْمَ

ایسا فعل کرے اس کی سزا یہ ہے کہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہو اور ایسے لوگ

الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلٰٓى أَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللّٰهُ بِغٰفِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٨٥﴾

قیامت کے دن سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور جو افعال تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں

ف ١٩ اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی طرف پورے طور سے متوجہ ہو جانا اور تزکیہ نفس حاصل کرنا۔ یعنی جب نماز کیلئے کھڑے ہو تو پورے طور سے اپنا تصور قائم کر لو یعنی دھیان جما لو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں دست بستہ باادب کھڑا ہوں صرف اس تصور کا مقصد نماز ہے۔ یہ تصور ترقی کرنا شروع کرتا ہے جتنا یہ تصور ترقی کرتا جاتا ہے اتنا ہی انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا جاتا ہے۔ اور جتنا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا یقین کامل ہوتا جاتا ہے۔ اور جتنا اس کا یقین کامل ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا ایمان کامل ہوتا جاتا ہے۔

ف ٢٠ مدینہ طیبہ میں انصار کے دو قبیلے آباد تھے اوس اور خزرج اور یہود کے تین قبیلے آباد تھے مدینے میں بنو قریظہ، بنو نضیر، بنو قینقاع، بنو قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف تھے اور بنو نضیر خزرج کے۔ اوس اور خزرج میں آپس میں اکثر جنگ رہتی تھی۔ جب بھی ان میں جنگ چھڑتی تھی تو بنو قریظہ اوس کے ساتھ اور بنو نضیر خزرج کے ساتھ مل کر آپس میں جنگ کرتے تھے اس وقت بنو قریظہ بنو نضیر کو قتل کرتے تھے اور بنو نضیر بنو قریظہ کو ایک دوسرے کی بستی اجاڑ دیتے تھے اور ان کو بے گھر کر دیتے تھے۔ مگر جب یہود میں سے کوئی گرفتار ہو جاتا تھا تو اس کا زر فدیہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

روح القدس

گناہ کے دل پر اثرات

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دُنیا کی عیش و عشرت کو پسند کیا، نہ تو اُن پر عذاب میں

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ

کمی کی جائے گی اور نہ اُن کی مدد کی جائے گی اور بے شک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توریت) عطا کی

وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۖ وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ

اور اس کے بعد رسول بھی بھیجے اور ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو معجزات عطا کیے

وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُولٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى

اور رُوح القدس سے اُن کی مدد کی ف ٢١ کہ جب تمہارے پاس کوئی رسول آیا اور اُس نے تمہاری نفسانی

اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا

خواہش کے خلاف تعلیم دی تو تم متکبر ہوگئے (یعنی نبی سے خود کو بڑا جاننے لگے) اس گروہ انبیاء میں سے ایک کو جھٹلاتے ہو اور دوسرے کو شہید کرتے ہو اور

قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۗ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾

یہود) بولے کہ ہمارے دلوں پر تو پردے پڑے ہیں ف ٢٢ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن پر لعنت کی اُنکے کفر کے باعث اور انہیں بہت تھوڑے ایمان لاتے ہیں

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوا

اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُنکے پاس کتاب (قرآن) آئی جو اُن کی کتاب (توریت) کی تصدیق کرنیوالی ہے اور

مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب وہ تشریف لائے تو

مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ

ان کو پہچانتے ہوئے انکار کردیا اور منکر ہو گئے، پس ایسے کافروں پر اللہ کی لعنت ہے جنہوں نے نہایت بُری قیمت پر

اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ

اپنی جانوں کو خرید (یعنی دنیا کی زندگی کی عیش عشرت) کہ اللہ کے نازل کیے ہوئے سے منکر ہوں اس بغاوت کی وجہ سے

فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۗ

کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس بندے پر چاہے وحی نازل کرے تو غضب در غضب کے سزاوار ہوئے

وَلِلْكٰفِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ اٰمِنُوا بِمَآ اَنْزَلَ

اور کافروں کے لیے بہت بڑا ذلت والا عذاب ہے اور جب اُن سے کہا جائے کہ جو اللہ نے نازل کیا ہے

ع ١٠

حاشیہ صفحہ سابقہ

دے کر چھڑا لیتے تھے۔ حالانکہ انہوں نے قسم کھائی تھی اور اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کو نہیں ماریں گے، نہ بستیاں اجاڑیں گے اور نہ لڑیں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کسی عہد کو تو پورا کرتے ہو اور کسی کی عہد شکنی کرتے ہو۔ حاشیہ صفحہ ہذا

ف ٢١ اللہ تعالیٰ جملہ انبیاء علیہ السلام کی روح القدس سے تائید کرتا رہا ہے۔ روح القدس وہ روح ہے جو نبی کو حقیقت اشیاء عالم سے باخبر رکھتی ہے اور ہر اہم امر میں اس کی تائید کرتی ہے۔ روح القدس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کی طرف اور دوسرا نبی کی طرف ہوتا ہے۔ جس طرح بجلی کا ایک تار تو مرکز سے لگا ہوتا ہے اور دوسرا بلب کیساتھ اور اس تار کے ذریعے سے بلب میں روشنی آجاتی ہے۔ جو نبی جتنی فضیلت والا ہوتا ہے اسی کے اعتبار سے روح القدس میں شدت ہوتی ہے۔

ف ٢٢ درحقیقت جتنی گناہ میں شدت ہوتی ہے۔ (جیسے کفر، شرک، نفاق) اس کی اتنی ہی تاریکی کا پردہ اس کے دل کے گرد حائل ہو جاتا ہے۔ اس کے مطابق جو انسان جتنا بڑا گناہ کرتا ہے اسی نسبت سے اس گناہ کی تاریکی اس کے قلب کے گرد احاطہ کرلیتی ہے جس کی وجہ سے اسے حق کی راہ نظر نہیں آتی۔

اللّٰهِ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ

انہیں پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی پر ایمان لائیں گے جو ہم پر نازل ہوا اور باقی سے منکر ہوتے ہیں حالانکہ وہ

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ

حق ہے (یعنی قرآن مجید) اس نے انکے نازل ہونے کی تصدیق فرمائی جو انکے پاس ہے آپ فرمائیے پھر تم کیوں انبیاء کو شہید کرتے ہو

قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اگر تم (اپنی کتاب پر) ایمان رکھتے ہو۔ اور جب کہ موسیٰ تمہارے پاس کھلے معجزات لے کر آئے

ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا

مگر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنایا اور اس (فعل بد) کے سبب تم ظالم تھے اور جب ہم نے

مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۗ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۗ

تم سے عہد لیا اور کوہ طور کی (سر بلندی یعنی شہرت عطا کی) ف۲۳ جو ہم تمہیں دیتے ہیں قوت کے ساتھ اور سنو

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۗ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۗ

(یعنی احکام) بولے ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور انکے دلوں (ذہنوں) میں بچھڑے کی معبودیت بطور عقیدہ رچ بس گئی تھی انکے کفر کے باعث

قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ اِنْ

آپ فرمائیں کہ کیا تمہارا ایمان تم کو یہ برا حکم دیتا ہے اگر حقیقتاً تم ایمان رکھتے ہو آپ فرما دیجئے کہ

كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

اگر آخرت کا گھر خالص تمہارے ہی لیے ہے اللہ کے نزدیک اور تمہارے علاوہ سب اس سے

فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ

محروم ہیں، تو تم موت کی آرزو کرو اگر تم سچے ہو ف۲۴ اور وہ ہرگز اسکی آرزو نہیں کریں گے ان بداعمالیوں کے

اَيْدِيْهِمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ

سبب جو وہ کر چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے اور (اے محبوبؐ) آپ انہیں تمام لوگوں سے زیادہ جیتے رہنے

عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ

کے حریص پائیں گے اور مشرکوں میں سے ہر ایک شخص کو تمنا ہے کہ وہ ہزار برس جیے

سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

مگر اتنی لمبی عمر پانے سے بھی وہ عذاب سے نہیں بچے گا اور جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں

ف ۲۳ کوہ طور چونکہ دنیا کے مشہور پہاڑوں میں سے تھا۔ لہذا اس کے دامن میں تم سے عہد لیا گیا جو معاہدہ طور کے نام سے مشہور ہوا۔ یعنی کوہ طور کی وجہ سے تمہیں بلندی (شہرت) دی گئی۔ دوسرے یہ کہ ہم طور پر موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہم کلام ہوتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی کا شرف حاصل ہو جاتا تھا اور یہ مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل میں کسی کو حاصل نہ ہوا۔ تو تم نے ہم سے پیمان وفا باندھا اسے پورا نہ کیا اور جو ہم تمہیں دیتے ہیں اس پر مضبوطی سے کاربند رہو اور ہمارے احکام کی پوری پوری تعمیل کرو تو انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اسی وجہ سے یہ قوم بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کے غضب میں گرفتار ہوئے اور اس کے عذاب کے مستحق بن گئے۔

ف ۲۴ جو اللہ تعالیٰ کے مخلص اور فرمانبردار بندے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے وصل کے ہر وقت طالب رہتے ہیں۔ اسی لئے وہ موت کی تمنا کرتے ہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ہوتی وہ دنیا کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں اور وہ موت سے ڈرتے ہیں یہی وجہ تھی کہ یہود کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت قطعاً نہ تھی اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے متعلق فرماتا ہے کہ یہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں کیونکہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں جو یہ وصال کی آرزو کرتے اور انہیں موت کی تمنا ہو۔

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى
اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے آپ فرمادیں کہ جو کوئی جبریلؑ کا دشمن ہو تو جبریلؑ نے تو اللہ کے حکم سے آپ کے

قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى
دل پر نازل کیا ہے (یعنی قرآن) اور یہ قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور ہدایت اور بشارت دیتا

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ
ہے مسلمانوں کو اور جو کوئی دشمن ہو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبریلؑ

وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ
اور میکائیلؑ کا، تو اللہ تعالیٰ ان کافروں کا دشمن ہے ف ۲۵ اور ہم نے آپ کی طرف روشن آیتیں اتاریں

بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿٩٩﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا
(یعنی معجزات) ان کے منکر نہ ہوں گے سوائے فاسق لوگوں کے اور جب ان میں سے کوئی عہد کرتا ہے

نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ
تو دوسرا فریق اسے پھینک دیتا ہے (یعنی روگردانی کرتا ہے) ان میں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اور جب ان کے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ
اللہ کی طرف سے رسول آیا اور اس نے ان کتابوں کی تصدیق کی جو ان کے پاس ہیں تو اہل کتاب

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ
کے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا، گویا انہیں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ
معلوم ہی نہیں اور وہ اس کے پیرو ہوئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے (یعنی جادو) حضرت سلیمانؑ کے

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ
زمانے میں، سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا، ہاں شیاطین کافر ہوئے، لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں

السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا
اور وہ جادو جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر اترا اور وہ

يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ
کسی کو کچھ نہ سکھاتے تھے جب تک کہ وہ یہ نہ کہہ دیتے تھے کہ ہم تو آزمائش میں مبتلا ہیں تو اپنا ایمان کھو

ف ۲۵ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور فرشتوں کا اور جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا دشمن ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے اور جو یہاں اللہ تعالیٰ سے دور رہا وہ آخرت میں بھی اس سے دور ہی رہے گا۔ اسی کو جہنمی کہتے ہیں۔ چونکہ کافر اور بت پرست بتوں سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے رابطہ اور تعلق قائم نہیں کرتے تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں۔ پس وہ قیامت میں بھی اس سے دور ہی رہیں گے اور چونکہ ان کی نیت اور ارادہ یہ ہوتا ہے کہ اگر ہم قیامت تک دنیا میں رہیں تو اپنے اسی مذہب اور طریقے پر رہیں گے تو اسی وجہ سے وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ مسلمانوں کو جنت کی بشارت اسی وجہ سے دی گئی ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اس ذریعے سے مسلمان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلیتا ہے لہٰذا وہ وہاں بھی ہمیشہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قرب میں رہے گا جسے جنتی کہتے ہیں۔

فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ۚ وَمَا هُمْ

اور اس کے (ف ۲۶) جو میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالتی ہے وہ ان سے وہ چیز سیکھتے تھے

بِضَآرِّينَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ

اور وہ اس چیز کو سیکھتے ہیں جو اُن کو نقصان بجز اللہ تعالیٰ کے حکم سے سوا وہ کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ

اُس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں کہ جس نے یہ حاصل کیا بے شک وہ جانتے ہیں دے نہ نفع

خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾

کاش اُنہیں علم ہوتا جس کے بدلے اُنہوں نے اپنی جانیں فروخت کیں بُری چیز ہے اور یہ کتنی

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۚ لَوْ كَانُوا

اگر وہ تو اللہ کے ہاں ان کو اس کا بہت اچھا ثواب حاصل ہوتا اور تقویٰ اختیار کرتے اور اگر وہ ایمان لاتے

ع ۱۲ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا

بلکہ یوں کہو حضور ہماری طرف راعنا مت کہو اے ایمان والو اس کا علم رکھتے

وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكٰفِرِينَ عَذَابٌ اَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ

اہل کتاب اور وہ لوگ جو کافر ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے متوجہ ہوں اور پہلے ہی (انکے کلام کو) بغور سنو

اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ

وہ نہیں چاہتے کہ آپ پر اللہ ج کی طرف سے کوئی بھلی چیز میں سے یا مشرکوں

رَّبِّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

اور اللہ ج بڑے فضل جس پر چاہے رحمت کرتا ہے اور اللہ ج اپنی خاص اُترے

الْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ

تو اُس سے بہتر یا اُس جیسی عطا اور ہم جب کوئی آیت منسوخ کردیں یا بھلا دیں والا ہے

مِثْلِهَا ۗ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

کیا آپ کو خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور کیا آپ کو علم نہیں کردیتے ہیں

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ

اور اللہ ج کے سوا تمہارا کوئی کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ج کے لیے ہے

ف ۲۶ جادوگر اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے۔ انسان کے دل میں جو کچھ آتا ہے تصور کی شکل میں آتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کے دل میں آیا کہ فلاں شخص کے پاس انار کلی چلو تو اس کو تین تصور بیک وقت آتے ہیں اس جگہ کا تصور اس شخص کا تصور اور اس کام کا تصور۔ اگر انسان خود اپنے دل میں لاسکتا ہوتا تو اسے یہ تصور لانے کی کیا ضرورت تھی۔ ہر فعل جو انسان سے صادر ہوتا ہے رب تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے انسان صرف اپنی نیت کی وجہ سے سزا یا جزا کا مستحق بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نفع یا نقصان کا مالک جاننا شرک ہے۔ ایمان مفصل یہ ہے کہ میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس بات پر کہ ہر تکلیف اور راحت بیماری اور صحت سب اس کے حکم کے تابع ہے۔ نہ کوئی بیماری بھیج سکتا ہے اور نہ صحت عطا کرسکتا ہے اور یہ کہ مرنے کے بعد میں ضرور اٹھایا جاؤں گا۔ ان میں سے اگر کسی ایک بات پر بھی یقین نہ رکھے یا شک وشبہ کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگر تمام زندگی عبادت کرتا رہے تب بھی وہ کافر ہی مرے گا جب تک تکلیف کا وقت نہیں آتا دنیا کی کوئی طاقت بھی اس کو تکلیف نہیں پہنچا سکتی اور جب تکلیف کا وقت آجاتا ہے تو وہ اپنے ایمان اور عقیدے کے مطابق جو سبب بھی چاہے اختیار کرلے اور وہ جادو سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا۔

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ

حمایتی ہے نہ مددگار کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے رسول ﷺ سے ویسا ہی سوال کرو

كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ

جیسا کہ موسیٰؑ سے کیا گیا تھا اور جو ایمان کے بدلے کفر کو لے تو وہ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ

راہِ راست سے بھٹک گیا ہے بہت سے اہل کتاب نے چاہا کہ تمہیں کسی طرح

مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْ

ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں، اپنے دلوں میں حسد کی وجہ سے بعد اس کے

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ

کہ حق ان پر خوب ظاہر ہوچکا ہے تو تم معاف کردو اور درگزر کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اپنا حکم ظاہر کرے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور نماز کو قائم کرو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ

اور زکوٰۃ دو اور اپنے نفس کے لیے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے تو اس کو اللہ کے ہاں

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ

پاؤ گے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اور (اہل کتاب) یہ کہتے ہیں کہ سوائے یہود و نصاریٰ

اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

کے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا یہ ان کا خیال خام ہے آپ ان سے فرما دیں کہ اس پر کوئی دلیل

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ

لاؤ اگر تم سچے ہو بے شک جس نے کلی طور پر خود کو اللہ کے سپرد کیا اور وہ

مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

نیکوکار ہے (ف۲۷) تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ

ع ۱۳ ۹ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ ص

کوئی غم اور یہودی کہتے ہیں کہ نصرانی صحیح راہ پر نہیں

ف ۲۷ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوگیا اور اس نے کامل یقین کے ساتھ اپنے بھلے برے کا اور نفع و نقصان کا مالک اللہ تعالیٰ کو سمجھا اور وہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسکی اطاعت میں کرنیوالا ہے پس ایسے شخص کو رب تعالیٰ محسن فرماتا ہے پس اسکا اجر اس کے رب کے پاس ہے جسے وہی جانتا ہے کہ وہ کیا اجر ہے۔

النصف

وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
اور نصرانی بولے کہ یہودی صحیح راہ پر نہیں حالانکہ وہ کتاب پڑھتے

الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ
ہیں اسی طرح جاہلوں نے ان کی سی ہی بات کہی (یعنی مسلمان صحیح راہ پر نہیں) پس اللہ تعالےٰ

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾
قیامت کے دن اس کا فیصلہ کردے گا جس بات میں وہ جھگڑ رہے ہیں

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا ذکر کرنے سے منع کرے اور

وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ
اس کی ویرانی کی کوشش کرے ان کے لیے نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس میں ڈرتے ہوئے

اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ
داخل ہوں ان کے لیے دنیا میں ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں بڑا

عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ
عذاب ہے اور مشرق اور مغرب سب اللہ ہی کا ہے تم جدھر بھی منہ کرو اُدھر ہی اللہ تعالےٰ

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ
موجود ہے بے شک اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے اور بولے کہ اللہ نے اپنے لیے بیٹا بنایا ہے اس کی ذات

بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ
(اس سے) پاک ہے بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے سب اُسکے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ف۲۸ ایجاد کرنے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ
والا زمین اور آسمانوں کو اور جب کسی بات کا وہ حکم فرمائے تو اُسے یہی فرماتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ
پس وہ ہو جاتی ہے ف۲۹ اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے بولے کہ اگر خدا ہم سے کلام کرے یا ہمیں کوئی

اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ
نشانی دے (تب ہم اُسے مانیں) ان سے اگلوں نے بھی ایسی ہی بات کہی ان کے دل ایک دوسرے سے

ف ۲۸ اس سے مراد یہ ہے کہ فطرت جو انسان کی بنائی گئی ہے اس کو اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ جو کچھ وہ اس کی حقیقت پر القا کرتا ہے تو وہ اسے کرنے پر مجبور ہوتا ہے خواہ وہ ملائکہ ہوں یا انسان یا جن یا حیوان۔

ف ۲۹ اس سے مراد ہے کہ جب کوئی چیز اسکی مشیت میں گزر جاتی ہے تو وہ فورا ہو جاتی ہے یہی اس کا کن کہنا ہے۔

قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ

مشابہ ہیں بے شک ہم نے نشانیاں ظاہر کر دی ہیں یقین والوں کے لیے بے شک ہم نے آپ کو حق کیساتھ

بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔــلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾ وَلَنْ

بھیجا، خوشخبری سنانے کے لیے اور ڈرانے کے لیے اور آپ سے دوزخ والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا اور

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ قُلْ

یہود اور نصاریٰ آپ سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے دین کی پیروی نہ کریں تو آپ

اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ

فرما دیں کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے اور اگر آپ نے ان کی خواہشات کی پیروی کی، اس کے بعد

نصف منزل

الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿١٢٠﴾

کہ آپ کو علم آ چکا ہے (یعنی قرآن پاک) تو آپ کا سوائے اللہ کے کوئی حامی اور مددگار نہ ہوگا

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ

جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے اور وہ اس پر

ع ١٤

بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٢١﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

پورا ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں اے بنی اسرائیل

اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي

یاد کرو میری ان نعمتوں کو جو میں نے تمہیں عطا کیں اور میں نے تمہیں تمام لوگوں پر فضیلت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٢﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَـيْـــًٔـا وَّلَا يُقْبَلُ

عطا کی اور ڈرو اس دن سے جب کوئی شخص کسی دوسرے کا بدلہ نہیں چکائے گا اور نہ اس سے

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى

بدلہ لے کر چھوڑا جائے گا اور نہ کوئی سفارش اسے نفع دے گی اور نہ انہیں کوئی مدد دے گا اور جب

اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ۭ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۭ

ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو اُس نے وہ پوری کر دکھائیں (اس کے صلے میں اللہ نے) فرمایا: میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناتا ہوں

قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۭ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٢٤﴾ وَاِذْ

(ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا اور جب

جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ

ہم نے اس گھر (کعبہ شریف) کو لوگوں کے لیے مرجع اور جائے امان بنایا اور مقام ابراہیم کو نماز کا

اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا

مقام بناؤ اور ہم نے عہد لیا ابراہیم اور اسمٰعیلؑ سے کہ میرے گھر کو

بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝۱۲۵ وَاِذْ قَالَ

پاک وصاف رکھو طواف والوں کے لیے اور (عبادت کیلئے) ٹھہرنے والوں کیلئے اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لیے اور جب ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ

نے عرض کیا کہ میرے پالنے والے اس شہر کو امان والا بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے

مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ

رزق عطا کر جو ان میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا جس نے کفر کیا تو اس کو

قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۲۶

بھی تھوڑا دیا جائے گا پھر اُسے دوزخ کی طرف دھکیل دیا جائے گا اور وہ بہت بری جگہ ہے

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ

اور جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اس گھر (کعبہ شریف) کی بنیاد اٹھا رہے تھے (دعا کرتے جاتے تھے) "اے ہمارے

مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۱۲۷ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ

پالنے والے ہماری یہ خدمت قبول فرما بیشک تو سننے والا اور جاننے والا ہے اے ہمارے پالنے والے ہمیں اپنے حضور میں گردن

لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ

جھکانے والا بنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک اطاعت گزار گروہ بنا اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا اور ہم پر

عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۱۲۸ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ

اپنے فضل سے رجوع فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنیوالا ہے اے ہمارے پالنے والے ان میں

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

ایک رسول انہی میں سے مبعوث فرما جو ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم فرمائے

وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱۲۹ ع وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ ۱۵ ع ۸ ۱۵

اور ان کے نفس کا تزکیہ کرے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے" اور جو کوئی بھی ابراہیمؑ کے دین سے

إِبْرٰهٖمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ

منہ پھیرے سو وہ ایسا شخص ہوگا جو اپنے آپ کو احمق بنائے اور بے شک ہم نے دنیا میں اسے ابراہیم کو چن لیا ہے

وَإِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ إِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ أَسْلِمْ ۙ

بے شک آخرت میں وہ ہمارے مقربین میں سے ہوگا جب اُس کے رب نے فرمایا سرِ تسلیم خم کر

قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَا إِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ

تو اُس نے عرض کی کہ میں سارے جہانوں کے رب کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت

وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ

کی اور یعقوب نے بھی (فرمایا) اے میرے بیٹو اللہ نے جو دین تمہارے لیے پسند کیا ہے تو تم نہ مرنا

إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ

مگر مسلمان ہوکر (یعنی تم مرتے وقت تک مسلمان رہنا) تم خود اس کے گواہ ہو جب یعقوبؑ کو موت آئی

الْمَوْتُ ۙ إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ

جب کہ اُس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ بولے ہم عبادت کریں گے

إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ اٰبَآئِكَ إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا

آپؑ کے خدا کی اور آپؑ کے آباء ابراہیمؑ ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی کیونکہ ان

وَّاحِدًا ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا

سب کی عبادت کا ایک ہی خدا ہے اور ہم اُسکے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں وہ ایک اُمّت تھی جو گزر گئی اُن کا

كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْأَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٤﴾

کمایا اُن کے لیے اور تمہارا کمایا تمہارے لیے اور اُن کے اعمال کی تم سے پوچھ نہیں ہوگی

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهٖمَ

اہلِ کتاب نے کہا، یہودی اور نصرانی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے، آپؐ اُن سے فرما دیں ابراہیمؑ کا دین

حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا

بہتر ہے جو کہ مشرکوں میں سے نہ تھے کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور

أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهٖمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اُس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور اُس پر جو اُتارا گیا ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ

اور اُن کی اولاد پر اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا کیے گئے اور باقی جو انبیاءؑ اپنے ربّ کے

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

پاس سے لے کر آئے ہم اُن میں سے کسی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور سرِ تسلیم خم کیے ہوئے ہیں

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

پھر اگر وہ ایمان لائے جیسا کہ تم اس پر ایمان لائے تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ رُوگردانی کریں تو وہ

هُمْ فِىْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾ ؕ

ضدی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہیں اُن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور وہ سُننے والا، جاننے والا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

ہم نے اللہ کے بتائے ہوئے کو قبول کیا ف ٣٠ اور اللہ سے بہتر کس کا بتایا ہوا ہو سکتا ہے اور ہم اُسی کی عبادت کرتے ہیں

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

کیا تم اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی پالنے والا ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے عمل ہمارے لیے ہیں

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ ۙ اَمْ تَقُوْلُوْنَ

اور تمہارے عمل تمہارے لیے ہیں اور ہم تو خلوص سے اُسی کے ہو چکے کیا تم یہ کہتے ہو کہ

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اُن کی اولاد

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

یہودی یا نصرانی تھے تو آپؐ اُن سے فرما دیں کیا تمہیں اس کا علم زیادہ ہے یا اللہ کو اور

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جس کے پاس اللہ کی گواہی ہو وہ اس کو چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

وہ اس سے بے خبر نہیں وہ ایک اُمّت تھی جو گزر گئی اُن کا کمایا اُن کے لیے اور تمہارا

مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع ١٦ ع ١٢ ١٦

کمایا تمہارے لیے اور اُن کے اعمال کی تم سے پوچھ نہیں ہوگی

ف ٣٠ اس سے مراد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عالیہ کو اختیار کرلیتا ہے اور اس رنگ میں رنگ جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ
بے وقوف لوگ کہتے ہیں کس نے پھیر دیا ان مسلمانوں کو اُس
قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي
قبلہ سے جس پر وہ تھے ف۳۱ آپ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے جسے
مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿١٤٢﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
وہ چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے ف۳۲ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں سے بہتر کیا
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا
یعنی اعتدال پر رکھا، یہ اس لیے ہے کہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہوں ف۳۳ اور اے
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ
حبیب آپ پہلے جس قبلہ پر تھے وہ ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے
مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى
اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے بے شک یہ چیز بھاری تھی مگر اُن پر
الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ
نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ
بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ
لوگوں پر بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپ کا آسمان کی طرف منہ کرنا
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ
ہم آپ کو پھیر دیں گے اُس قبلے کی طرف جس کی طرف آپ راغب ہو اب آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا
اور اے مومنو تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو اور اہل کتاب اچھی طرح جانتے
الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٤٤﴾
ہیں کہ یہ اُن کے رب کی طرف سے حق ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُن سے بے خبر نہیں
وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا
اور اگر آپ اہل کتاب کے پاس تمام نشانیاں لے کر آؤ تب بھی وہ آپ کے قبلے کی پیروی نہ کریں گے اور نہ

ربع

حاشیہ از صفحہ ۲۶

ف ۳۱ حضور ﷺ جب مکہ معظمہ میں تھے تو مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے اور کوشش کرتے کہ جہاں تک ممکن ہو سکتا کعبے کو درمیان میں لے لیا کرتے مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کے بعد 17 مہینے تک آپ ﷺ مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے رہے۔ یہ اس لئے تھا کہ جس طرح سابقہ کتابوں کی تصدیق کی ہے کہ وہ حق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں اسی طرح قبلے کی بھی تصدیق ہو جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔ سترہ ماہ کے بعد ظہر کی نماز کے دوران حکم نازل ہوا کہ اپنا منہ کعبے کی طرف پھیر لو اور اس کا سبب یہ تھا کہ جس طرح انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت ختم ہو گئی۔ مسجد اقصیٰ جن کا قبلہ تھا، اسی طرح اب اس قبلے کو منسوخ کرکے کعبے کو قبلہ مقرر کر دیا گیا۔ ابتدائے اسلام میں اتنا عرصہ مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا محض اس کی تصدیق کیلئے تھا۔ جس طرح نبی اسرائیل کی نبوت ختم کر دی گئی اور حضور ﷺ کی نبوت کو قیامت تک کیلئے جاری کر دیا گیا، اسی طرح کعبے کو بھی قیامت تک کیلئے قبلہ مقرر کر دیا گیا۔

ف ۳۲ جب انسان کسی بھی کام کی طرف متوجہ ہو تو اس کا تصور بڑھتا جاتا ہے اور جتنا تصور بڑھتا جاتا ہے اور ارادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے اتنا ہی یقین کامل ہوتا جاتا ہے۔ پس جب انسان ہدایت کی راہ کی

حاشیہ صفحہ ۲۹

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ

اور اُن کی اولاد پر اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو عطا کیے گئے اور باقی جو انبیاءؑ اپنے ربّ کے

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

پاس سے لے کر آئے ہم اُن میں سے کسی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور سرِتسلیم خم کیے ہوئے ہیں

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا

پھر اگر وہ ایمان لائے جیسا کہ تم اس پر ایمان لائے تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ رُوگردانی کریں تو وہ

هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿١٣٧﴾ ط

ضدی ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہیں اُن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور وہ سُننے والا، جاننے والا ہے۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

ہم نے اللہ کے بتائے ہوئے کو قبول کیا ف۳۰ اور اللہ سے بہتر کس کا بتایا ہوا ہو سکتا ہے اور ہم اُسی کی عبادت کرتے ہیں

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

کیا تم اللہ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی پالنے والا ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے عمل ہمارے لیے ہیں

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿١٣٩﴾ لا اَمْ تَقُوْلُوْنَ

اور تمہارے عمل تمہارے لیے ہیں اور ہم تو خلوص سے اُسی کے ہو چکے کیا تم یہ کہتے ہو کہ

اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ

ابراہیمؑ و اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ اور اُن کی اولاد

كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

یہودی یا نصرانی تھے تو آپؐ اُن سے فرما دیں کیا تمہیں اس کا علم زیادہ ہے یا اللہ کو اور

اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جس کے پاس اللہ کی گواہی ہو وہ اس کو چھپائے اور جو کچھ تم کرتے ہو

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ

وہ اس سے بے خبر نہیں وہ ایک اُمّت تھی جو گزر گئی اُن کا کمایا اُن کے لیے اور تمہارا

مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع ١٦ ١٢ ١٦

کمایا تمہارے لیے اور اُن کے اعمال کی تم سے پوچھ نہیں ہوگی

ف ۳۰ اس سے مراد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عالیہ کو اختیار کر لیتا ہے اور اس رنگ میں رنگ جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ
بے وقوف لوگ کہتے ہیں کس نے پھیر دیا ان مسلمانوں کو اُس
قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِىْ
قبلہ سے جس پر وہ تھے ف۳۱ آپ فرما دیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے جسے
مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا
وہ چاہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے ف۳۲ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں سے بہتر کیا
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا
یعنی اعتدال پر رکھا، یہ اس لیے ہے کہ تم لوگوں پر گواہ رہو اور رسولؐ تمہارے نگہبان اور گواہ ہوں ف۳۳ اور اے
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ
حبیب آپؐ پہلے جس قبلہ پر تھے وہ ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم دکھا دیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے
مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى
اور کون اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے بے شک یہ چیز بھاری تھی مگر اُن پر
الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ
لوگوں پر بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے ہم دیکھ رہے ہیں بار بار آپؐ کا آسمان کی طرف مُنہ کرنا
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ
ہم آپؐ کو پھیر دیں گے اُس قبلے کی طرف جس کی طرف آپؐ راغب ہو اب آپؐ اپنا مُنہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
اور اے مومنو! تم جہاں کہیں بھی ہو اپنا مُنہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کرو اور اہل کتاب اچھی طرح جانتے
الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾
ہیں کہ یہ اُن کے رب کی طرف سے حق ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُن سے بے خبر نہیں
وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ
اور اگر آپؐ اہل کتاب کے پاس تمام نشانیاں لے کر آؤ تب بھی وہ آپؐ کے قبلے کی پیروی نہ کریں گے اور نہ

منزل ۱

حاشیہ از صفحہ ۲۶

ف ۳۱ حضور ﷺ جب مکہ معظمہ میں تھے تو مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور کوشش کرتے کہ جہاں تک ممکن ہو سکتا کعبے کو درمیان میں لے لیا کرتے مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کے بعد 17 مہینے تک آپ ﷺ مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ یہ اس لئے تھا کہ جس طرح سابقہ کتابوں کی تصدیق کی ہے کہ وہ حق ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں اسی طرح قبلے کی بھی تصدیق ہو جائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔ سترہ ماہ کے بعد ظہر کی نماز کے دوران حکم نازل ہوا کہ اپنا منہ کعبے کی طرف پھیر لو اور اس کا سبب یہ تھا کہ جس طرح انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت ختم ہو گئی۔ مسجد اقصیٰ جن کا قبلہ تھا، اسی طرح اب اس قبلے کو منسوخ کر کے کعبے کو قبلہ مقرر کر دیا گیا۔ ابتدائے اسلام میں اتنا عرصہ مسجد اقصیٰ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا محض اس کی تصدیق کیلئے تھا۔ جس طرح بنی اسرائیل کی نبوت ختم کر دی گئی اور حضور ﷺ کی نبوت کو قیامت تک کیلئے جاری کر دیا گیا، اسی طرح کعبے کو بھی قیامت تک کیلئے قبلہ مقرر کر دیا گیا۔

ف ۳۲ جب انسان کسی بھی کام کی طرف متوجہ ہو تو اس کا تصور بڑھتا جاتا ہے اور جتنا تصور بڑھتا جاتا ہے اور ارادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے اتنا ہی یقین کامل ہوتا جاتا ہے۔ پس جب انسان ہدایت کی راہ کی

حاشیہ بر صفحہ ۲۸

أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ

آپ اُن کے قبلے کی پیروی کرنے والے ہو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلے کے تابع نہیں اور اگر آپ نے

اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ

اُن کی خواہشوں کی پیروی کی بعد اس کے کہ آپ کو علم ہو چکا ہو تو یہ یقیناً بہت بڑا

الظَّالِمِينَ ﴿١٤٥﴾ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ

ظلم ہے اور جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اسی نبیؐ کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا

أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾

اپنے بیٹوں کو اور ان میں سے ایک گروہ کے جان بوجھ کر حق کو چھپاتے ہیں

ع الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١٤٧﴾ وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ

حق وہ ہے جو آپ کے رب کی طرف سے ہے اور آپ اس میں ہرگز شک نہ کرنا اور ہر ایک کیلئے توجہ کی ایک سمت

هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ

ہے اور وہ اسی کی طرف منہ کرتا ہے پس تم کوشش کرو کہ نیکیوں میں آگے نکل جاؤ، تم کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو اکٹھا کر کے لے

جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٤٨﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

آئے گا بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور جہاں سے آپ نکلیں اپنا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ

منہ مسجد حرام کی طرف کریں اور وہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے

وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے غافل نہیں اور جس جگہ سے آپ نکلیں اپنا منہ

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ

مسجد حرام ہی کی طرف کریں اور اے مسلمانو تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اُس کی طرف

شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ

کیا کرو تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے مگر جو لوگ ان میں ظلم کریں

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

تم اُن سے نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو تاکہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ

حاشیہ از صفحہ ٢٧

طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا یہ تصور بڑھتا جاتا ہے اور ارادے میں زیادتی ہوتی جاتی ہے اتنا ہی یقین کامل ہوتا جاتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انسان صراط مستقیم کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس میں ترقی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود تو کسی کو صراط مستقیم پر نہیں چلاتا اگر خود چلاتا ہوتا تو انسان کا اس دنیا میں برائے امتحان بھیجنا بے معنی ہو جاتا۔

ف ٣٣ امت محمدیہ کو امت وسطیٰ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کے تمام عبادات اور اعمال اعتدال پر رکھے گئے ہیں۔ اس میں افراط و تفریط نہیں ہے مثلاً زکوۃ کے متعلق حکم ہے کہ جو صاحب نصاب ہو وہ زکوۃ ادا کرے اور وہ بھی مال کا چالیسواں حصہ اسی طرح حج فرض ہے مگر حکم ہے کہ جو صاحب مقدور ہو اور اس کے پاس زاد راہ بھی ہو وہ زندگی میں صرف ایک بار حج کرے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے روزے جوان اور تندرست پر فرض ہیں۔ بیمار اور مسافر اور ضعیف العمر جو روزے نہ رکھ سکتا ہو ان کے لئے موخر یا مستثنیٰ کر دیے گئے ہیں غرضیکہ ان کی تمام عبادات اور اعمال اعتدال میں رکھے گئے ہیں جسے ہر انسان بخوشی اور بغیر کسی تکلیف کے بجالا سکتا ہے۔ لوگوں پر شہادت کا یہ مقصد ہے کہ قرآن میں تمام انسانوں کو اس دین کو اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ پس جو اہل کتاب اس دین کو اختیار نہیں کرتے اور اسی افراط و

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

جیسا ہم نے ایک رسولؐ بھیجا تم ہی میں سے تاکہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت کرے اور تمہارے نفس کا تزکیہ کرے

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾

اور تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور تمہیں وہ تعلیم دے جس کا تمہیں علم نہیں

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

تم میری یاد کرو، میں تمہارے ساتھ موجود ہوں اور میرا شکر ادا کرو اور رُوگردانی نہ کرو اے ایمان والو!

اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٣﴾

صبر، مستقل مزاجی اور نماز سے اللہ تعالیٰ کی مدد چاہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے ف ۳۴

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ

جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں، اُنہیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں

وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ

بلکہ تمہیں اس کا شعور نہیں اور ہم تمہیں آزمائیں گے خوف میں مبتلا کر کے

وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ

اور بھوک میں مبتلا کر کے اور نقصان جان اور مال کا کر کے اور پھلوں کا نقصان (اولاد کو سامنے سے اُٹھا

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا

کر کے) اور ف ۳۵ آپ بشارت دیں ان صبر کرنیوالوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم

لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿١٥٦﴾ ۭ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

اللہ کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ جانا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے دُرود ہیں

وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿١٥٧﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں صفا اور مروہ کی پہاڑیاں اللہ تعالیٰ

مِنْ شَعَاۗىِٕرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

کی نشانیوں میں سے ہیں ف ۳۶ تو جو کوئی اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اُس پر کچھ گناہ نہیں

عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۭ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

کہ ان کا طواف کرے اور جو کوئی نیک نیتی سے بھلی بات کرے تو اللہ تعالیٰ

حاشیہ از صفحہ ۲۸

تفریط کی راہ پر گامزن رہتے ہیں اور حق کو قبول نہیں کرتے تو جس طرح یہ ان پر نازل کردہ کتابوں پر قرآن گواہ ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے۔ اسی طرح یہ امت ان کے اعمال پر گواہ ہے۔

ف ۳۴ اے ایمان لانے والو۔ نماز کو نہایت خوشی اور دلجمعی کے ساتھ ادا کرو۔ صبر سے مراد ہے کہ جب کسی بلا کا نزول ہو رہا ہو یا کسی بھی وجہ سے تکلیف پہنچ رہی ہو تو اس تکلیف کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر بخوشی قبول کر لینا صبر ہے۔

ف ۳۵ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دار الامتحان قرار دیا ہے اور انسان کو اس دنیا میں برائے امتحان بھیجا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ انسان سے پانچ امتحان روحانی لیتا ہے۔ اور پانچ جسمانی' روحانی امتحان میں ہے نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ اور جہاد اور جسمانی امتحان یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو خوف میں مبتلا کر کے آزماتا ہے۔ بھوک میں مبتلا کر کے آزماتا ہے۔ نقصان جان کا کر کے آزماتا ہے۔ نقصان مال کا کر کے آزماتا ہے اور اولاد عطا کر کے سامنے سے اٹھالیتا ہے۔ پس جو انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر بخوشی قبول کر لیتا ہے اور راضی بہ رضا رہتا ہے ایسے ہی لوگوں کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ درحقیقت صبر

حاشیہ بر صفحہ ۳۰

شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ

نیکی کا صلہ دینے والا ہے باخبر ہے   اور جو لوگ   ہماری ظاہر کی ہوئی نشانیوں   اور ہدایت کو

وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ

چھپاتے ہیں   بعد اس کے   کہ ہم نے   لوگوں کے لیے اسے کتاب میں واضح کر دیا ہے   ایسے لوگوں پر

يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا

اللہ لعنت کرتا ہے   اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں   مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی اور اصلاح کی

وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾ إِنَّ

اور ظاہر کریں اپنے اس عمل کو   تو میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا   اور میں ہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں   اور

الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ

جنھوں نے کفر کیا   اور کافر ہی مرے   ایسوں پر   اللہ کی   اور

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ

فرشتوں کی   اور انسانوں کی   لعنت ہے   ہمیشہ اس میں رہیں گے   نہ ان پر سے

عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

عذاب ہلکا ہوگا   اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی   اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٣﴾ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں   اور وہ بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے   آسمانوں اور زمین   کی پیدائش

وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ

اور رات اور دن کا بدلتے رہنا   اور کشتی   کہ دریا میں چلتی ہے

بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ

لوگوں کے فائدے کے لیے   اور وہ جو اللہ نے   آسمان سے پانی   برسا کر

فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ

مردہ زمین کو زندہ کیا   اور اس میں ہر قسم کے   جانور پیدا کیے   اور

وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

ہواؤں کی گردش،   اور نفع بخش بادل   کہ جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہوتا ہے

حاشیہ از صفحہ ۲۹

اس کو کہتے ہیں کہ جب کسی بلا کا نزول ہو رہا ہو اور اس کی شدت کا احساس ہو اس وقت اس مصیبت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اس پر راضی ہو جائے اور اس پر آہ و فغاں نہ کرے۔ اگر اس نے اس بلا کے نزول کے وقت آہ و زاری کی اور شکوہ و شکایت کی اور چند دن کے بعد کہا کہ میں نے صبر کر لیا تو یہ اس نے صبر نہیں کیا بلکہ اس کو صبر آگیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں یہ قوت ودیعت کر دی ہے کہ جب کسی بلا کا نزول ہو رہا ہو تو اس کی شدت کا احساس ہوتا ہے۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا اثر زائل ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ دن کے بعد وہ "نسیاً منسیاً" ہو جاتا ہے۔

ف ۳۶ در حقیقت اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ اسے جب کسی بندے کی کوئی ادا پسند آجاتی

ع ۱۹ / ۴

ہے۔ تو وہ اپنے تمام بندوں کو حکم دے دیتا ہے کہ ہمارا جو بندہ اس بندے کی ادا اور عمل اسی طرح کر کے دکھائے گا تو ہم اسے بھی اپنے اس محبوب بندے کی طرح نوازیں گے۔ چنانچہ صفا و مروہ کے درمیان حضرت ہاجرہ کا پانی کی تلاش میں دوڑنا اور سات چکر لگانا اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ اس نے امت محمدیہ پر صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا واجب کر دیا اور فرمایا کہ جو کوئی ہماری اس محبوب بندی کی طرح اسی محبت اور خلوص کے جذبے کے ساتھ سعی کر کے دکھائے گا۔ ہم اسے بھی اپنی محبوب بندی ہاجرہ کی طرح نوازیں گے۔

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ
اس میں عقلمندوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں اور کچھ لوگ اللہ کے سوا (اوروں کو) ہمسر بنا لیتے ہیں
اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا
کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ (اللہ) ہی سے شدید
لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ
محبت رکھتے ہیں اور اگر وہ دیکھیں جنہوں نے ظلم کیا ، جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو اسوقت وہ سمجھیں گے کہ
لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ
ہر قدرت اللہ ہی کو ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے کہ جب (قیامت کے دن) وہ لوگ
اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ
جن کی اتباع کی جاتی ہے ان لوگوں سے بیزار ہو جائیں گے۔ جو اتباع کرتے ہیں۔ اور اسوقت وہ سب عذاب کو دیکھ لیں گے اور
الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ
انکے تمام اسباب منقطع ہو جائیں گے تو وہ پیروکار کہیں گے کہ کاش ہم دنیا میں دوبارہ لوٹ کے جاتے تو ہم بھی ان سے
مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ
ایسے ہی بری الذمہ ہو جاتے جیسا کہ یہ ہم سے بری الذمہ ہو گئے ایسے ہی اللہ تعالیٰ انکے اعمال انکو دکھائے گا اور وہ حسرت
عَلَیْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا
کریں گے اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں اے لوگو کھاؤ
مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ٘ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ
جو کچھ زمین میں حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ
کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے وہ تمہیں ورغلاتا ہے بدی اور بے حیائی پر
وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا
اور اللہ پر ایسی بات کہنے پر جس کا تم کو علم نہیں اور جب انسے کہا جاتا ہے کہ
مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ
جو اللہ نے اتارا ہے اسکی پیروی کرو تو وہ کہتے ہیں ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا اگرچہ ان کے

كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ

باپ دادا نہ عقل رکھتے تھے اور نہ ہدایت یافتہ تھے اور ان کافروں کی

كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ

مثال ایسی ہے کہ جو آہ و زاری کرے اور پکارے ایسے کو کہ وہ اس کی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہ سنے (یعنی کچھ اُن کے کام نہ آئے)

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا

اور یہ بہرے گونگے اندھے ہیں پس انہیں کچھ سمجھ نہیں اے ایمان والو کھاؤ

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اچھی چیزیں جو ہم نے تمہیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ

بے شک ہم نے حرام کیا تم پر مُردار اور خون اور سُور کا گوشت اور ہر وہ کام جو تم

بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ

غیر اللہ تعالیٰ کے لیے کرتے ہو ف۳۷ تو جو مضطر ہو اور اپنی خواہش نفس کے لیے نہ کھائے اور نہ بلا ضرورت تو اُس پر کوئی گناہ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی کتاب میں سے

الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ

چھپاتے ہیں اور اس کے بدلے حقیر قیمت لے لیتے ہیں تو وہ اپنے پیٹ میں انگارے

بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚۖ

بھرتے ہیں ایسوں سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ (گناہوں سے) انہیں پاکیزہ کریگا

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا

وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اور مغفرت کے بدلے عذاب کو کہ انہیں کس درجہ آگ کی برداشت ہے یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ

نے یہ کتاب حق کے ساتھ اُتاری اور جو لوگ کتاب میں اختلاف کرتے ہیں

ف ۳۷ حرام کیا ہم نے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ کام جو تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کیلئے کرتے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا اور خوشنودی کیلئے نہیں کرتے۔ وہ بھی ایسا ہی حرام ہے جیسے مردار، خون اور سور کا گوشت۔ یاد رکھئے آپ کا نفس بھی اللہ تعالیٰ کا غیر ہے پس جو بھی کام نفس کے لئے کیا جائے۔ وہ بھی ایسا ہی ہے جیسے مشرک اپنے معبودوں کیلئے کرتے تھے۔

٢١ ع ٩ ٥

لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿١٧٦﴾ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ

وہ پرلے درجے کے جھگڑالو ہیں اصل نیکی یہ نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق یا

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

مغرب کی طرف کرلو مگر اصل نیکی یہ ہے کہ جو شخص ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے

الْآخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ

دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب (قرآن) پر اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے

ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ

اپنے رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سائلوں کو

وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ

اور گردنیں چھڑانے میں اور نماز کو قائم رکھنا اور زکوٰۃ دینا اور اپنے عہد کو پورا کرنا

إِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ ؕ

جب کسی سے عہد کریں اور صبر کرنے والے مصیبت و تنگدستی ہونے کی حالت میں اور ہر تکلیف کے وقت

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ

بس یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے قول پر قائم رہے اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں اے ایمان والو

آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ

تم پر قتل کا قصاص لینا فرض کر دیا گیا ہے آزاد کے بدلے آزاد ۔ غلام کے

بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ

بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے معافی ہو جائے

فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَآءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ

تو بھلائی کے ساتھ اس کو قبول کرو اور اچھے طریقے سے اس کی ادائیگی کرو یہ تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ

تخفیف کر دی گئی ہے اور یہ دراصل رحمت خداوندی ہے تو جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لیے دردناک

أَلِيْمٌ ﴿١٧٨﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری حقیقی ، زندگی ہے اے عقل مندو تاکہ تمہیں

تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٩﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ

پرہیزگاری حاصل ہو اور تم پر فرض ہوا کہ جب تم میں سے کسی پر موت آئے اگر وہ کچھ مال

خَيْرَا ۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور اقرباء کے لیے دستور کے مطابق اور یہ واجب ہے

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٨٠﴾ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَاِنَّمَا اِثْمُهُ

پرہیزگاروں پر تو جو وصیت کو سن کر بدل دے تو اس کا گناہ

عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٨١﴾ فَمَنْ خَافَ

ان بدلنے والوں پر ہے بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے پھر جس کسی کو اندیشہ ہو

مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ ۗ

کہ وصیت کرنے والے نے کچھ بے انصافی یا بددیانتی کی ہے پس اس نے ان میں صلح کرا دی تو اس پر کچھ گناہ نہیں

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ ع ٢٢ ٦

بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اے ایمان والو تم پر روزہ رکھنا اسی طرح

الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾

فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ف

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

دن مقرر کر دیے گئے ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو تو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ

اس کے بعد کے دنوں میں ان کو پورا کر لو اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو تو وہ اس کے بدلے ایک مسکین کا

مِسْكِيْنٍ ۗ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ ۗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ

کھانا دے دیں اور جو کوئی اس سے زیادہ نیکی کرے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر تم روزہ رکھو تو اس میں

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ

تمہارے لیے زیادہ بھلائی ہے اگر تم جانتے ہو رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن

الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ

نازل ہوا اس میں لوگوں کے لیے ہدایت اور ہدایت کی روشن دلیلیں ہیں اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی اور جو

ف ٣٨ درحقیقت روزے اس امت پر تزکیہ نفس کے حصول کیلئے فرض کیے گئے ہیں۔ روزے سے مراد ہے نفسانی خواہشات کو پامال کر دینا یعنی کسی خواہش کی تکمیل نہ کرنا۔ اکثر مسلمان ایام رمضان میں زیادہ خواہشات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بجائے بھوک میں صبر کرنے کے ان کا نفس زیادہ کھانوں کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ اور وہ تمام دن بجائے یاد الٰہی کے لذیذ کھانوں کے متعلق ہی سوچتے رہتے ہیں اور لذیذ کھانوں کی تکمیل پر کمربستہ رہتے ہیں۔

شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلٰى

کوئی یہ مہینہ پائے تو اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ

ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے اللہ تعالےٰ تم پر آسانی چاہتا ہے اور وہ تم پر

بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

دشواری نہیں چاہتا تاکہ تم روزے کی مدت کو پورا کرو اور اس ہدایت پر اس کی بڑائی بیان کرو اور اس لیے بھی

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ

کہ تم اس کے شکر گزار بن جاؤ اور اے حبیبؐ اگر میرے بندے مجھے آپؐ سے دریافت کریں تو میں انکے

أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي

نزدیک ہوں میں دعا کرنے والے کی مراد بر لاتا ہوں جب وہ مجھ سے خلوص کیساتھ دعا کرے انہیں چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى

لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں روزوں کی راتوں میں تمہیں اپنی عورتوں کے پاس جانا

نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللّٰهُ

حلال ہوا وہ تمہاری محرم ہیں اور تم ان کے محرم ہو اللہ تعالیٰ جانتا ہے

أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۖ

کہ تم ان راتوں میں خیانت کرتے تھے اور اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کر دیا

فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا

پس اب تم ان سے مباشرت کرو اور چاہو اس چیز (اولاد) کو جو اللہ تمہارے لیے لکھ چکا ہے اور تم کھاؤ اور پیو

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ

اس وقت تک جب تک سفیدی سیاہی پر غالب نہ آ جائے صبح کے وقت

الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ

پھر رات تک روزہ پورا کرو (یعنی جب سیاہی سفیدی پر غالب آ جائے) اور انکے ساتھ مباشرت نہ کرو جب تم

عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذٰلِكَ

مساجد میں حالت اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں ان کے پاس نہ جاؤ اسی طرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں بیان کرتا ہے لوگوں کیلئے تاکہ وہ پرہیزگار بن جائیں اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ
ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس یہ مقدمہ اس نیت سے پہنچاؤ کہ تمہیں ناجائز طور پر

اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ع ۲۳
کچھ مال مل جائے اور یہ تم جان بوجھ کر نہ کرو وہ آپ سے چاند کے متعلق دریافت کرتے ہیں

قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا
تو آپ فرما دیں کہ وہ وقت کے تعین کے لیے ہے لوگوں کے واسطے اور حج کے لیے بھی (کھو) یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم

الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ
گھروں میں پشت کی جانب سے داخل ہو اصل نیکی تو پرہیزگاری میں ہے اور تم گھروں میں

مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
ان کے دروازوں سے داخل ہو اور تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ فلاح پاؤ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ
پسند نہیں کرتا اور کافروں کو جہاں پاؤ مار ڈالو اور انہیں نکال دو

مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ
جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ ہے اور مسجد حرام کے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ
پاس قتال نہ کرو جب تک کہ وہ خود تم سے قتال نہ کریں اگر وہ قتال کریں

فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
تو تم انہیں قتل کرو کہ کافروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ تعالیٰ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
بخشنے والا رحم کرنے والا ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ مٹ جائے اور صرف اللہ تعالیٰ

الدِّينُ لِلّٰهِ ۖ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ ﴿١٩٣﴾
کا دین جاری ہو پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی کا اثر صرف ظالموں پر ہی ہوگا۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ
ماہ حرام کے بدلے ماہ حرام اس ماہ حرام کا بدلہ پرہیز گاری جو

اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ
تم پر زیادتی کرے تو تم بھی اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر کی ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ وَأَنْفِقُوْا فِيْ
اور اس بارے میں اللہ سے ڈرو اور یہ اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ اس سے ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور اللہ کی راہ

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوْا ۛ
میں خلوص کے ساتھ خرچ کرو ف۳۹ اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو ف۴۰ اور ہر ایک سے

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ فَإِنْ
بھلائی کرو بے شک اللہ تعالیٰ بھلائی کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ف۴۱ اور حج اور عمرہ کو خالص اللہ کے لیے بجالاؤ اور اگر

أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ
تم محصور ہو جاؤ تو جو میسر آئے اس کی قربانی کرو اور اپنے سر اس وقت تک نہ منڈواؤ

حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ بِهٖ
جب تک کہ قربانی نہ کرلو اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے

أَذًى مِّنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ
سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے بدلے روزے رکھو یا خیرات کرو یا قربانی کرو

فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
پھر جب تمہیں اطمینان حاصل ہو جائے اور حج اور عمرہ سے مستفیض ہو تو اس کو بھی جو قربانی میسر آئے

مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ
وہ کر دے اور جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے پے بہ پے حج کے دنوں میں رکھے

وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ
اور سات روزے جب اپنے گھر لوٹ کر جاؤ یہ پورے دس ہوگئے یہ حکم اس کے لیے ہے جو

ف ۳۹ اس سے مراد یہ ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ صرف زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو تمہاری ضرورت سے زائد ہے اور کوئی حاجت مند جس کو اس کی حاجت ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے حاجت مند کو دے دینا انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اور جو اس پر عمل نہیں کرتا وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

ع

ف ۴۰ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ چیز اللہ تعالیٰ کے راستے میں دے دیتا تو ہلاکت سے بچ جاتا۔ وہ چیز ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نہ دینا گویا اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت پر دنیا کی محبت غالب ہے۔

ف ۴۱ اس سے مراد یہ ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ احسان سے مراد ہے خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا بلکہ ہر وہ کام جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے کیا جائے احسان کہلاتا ہے۔

اَهْلُهٗ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

کہ مسجد کا باشندہ نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِیْهِنَّ ع ۲۴ ۸

سخت مواخذہ کرنے والا ہے اور حج کے مہینے مقرر ہیں اور جو کوئی حج کے لیے مستعد ہو جائے

الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ ۙ وَ لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا

تو نہ تو حج میں عورت کے پاس جانا درست ہے اور نہ وہ بات کرنا جس سے حج فسق ہو جائے اور نہ کسی سے جھگڑا کرنا حج کے وقت تک اور جو جو

مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ تَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ۫ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تم نیک کرتے ہو اسے اللہ خوب جانتا ہے اور اپنے ساتھ (آخرت کا) توشہ لو کہ پرہیزگاری بہترین توشہ ہے

وَ اتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا

اور اے عقل مندو مجھ سے ڈرتے رہو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ تم اپنے رب کے

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ

فضل کے متلاشی ہو تو جب عرفات سے فارغ ہو جاؤ تو مشعر الحرام کے پاس

عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ

اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور اس طرح اس کی یاد کرو جیسے کہ اس نے اس کی تم کو تعلیم دی ہے اور اس ہدایت

قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ

سے پہلے یقیناً تم گمراہ تھے اے اہل مکہ تم بھی مناسک حج کو اسی طرح بجا لاؤ جس طرح اور لوگ بجا لاتے ہیں

وَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ

اور اللہ سے گناہوں کی معافی چاہو بے شک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے جب تم حج کے

مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ

مناسک کو پورا کر چکو تو اللہ کا ذکر ایسی رغبت کے ساتھ کرو جیسا اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے بھی

النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ

زیادہ اور لوگوں میں سے جو شخص کہتا ہے کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا عطا کر دے تو ایسے شخص کا آخرت میں کوئی

خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی

حصہ نہیں اور ان میں سے جو کوئی یہ کہتا ہے کہ اے ہمارے رب دنیا بھی کہ تیری ہی اطاعت میں چاہتے ہیں دُ

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا

آخرت بھی، تو تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ان کا حصہ وہی ہے جو انہوں نے

كَسَبُوْا ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ

کمایا ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب کرنے والا ہے اور اللہ کی یاد کرو مقرر کردہ دنوں میں

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ

جو کوئی جلدی کرکے دو دن پہلے ہی چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو دو دن رہ جائے تو اس پر بھی

عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

کوئی گناہ نہیں اور یہ پرہیزگار کے لیے ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ اچھی طرح جان لو کہ تمہاری بازگشت اسی کی طرف ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ

اور لوگوں میں سے جس شخص کی بات آپ کو اس دنیا کی زندگی میں اچھی لگے اور اپنے دل کی

اللّٰهَ عَلٰي مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿٢٠٤﴾ وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى

بات پر اللہ کو گواہ کرے تو وہ سب سے بڑا جھگڑالو ہے اور جب وہ پھر کر جائے

فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا

تو زمین میں فساد برپا کرے اور کھیتی کو اور نسل انسانی کو تباہ کرے اور اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿٢٠٥﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ

فساد کو پسند نہیں کرتا اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو اسے اور زیادہ ضد ہو جاتی ہے گناہ

فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ

کرنے پر تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے اور جو اللہ کی رضا چاہنے میں اپنی جان

نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا

بیچتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

ایمان والو! اسلام میں پورے طور سے داخل ہو جاؤ ف۴۳ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو

الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

کیونکہ وہ تمہارا ظاہری دشمن ہے اور اگر تم روشن دلائل کے ہوتے ہوئے بھی

ف ۴۲ اس سے مراد یہی ہے کہ جب وہ حکومت حاصل کرلے۔

ف ۴۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر کام رب تعالیٰ کی اطاعت میں کرو کیونکہ اسلام انسان کی کلی زندگی پر حاوی اور محیط ہے۔ یہ دوسرے مذاہب کی طرح نہیں کہ دوسرے مذاہب میں دین ایک شعبہ حیات ہے یعنی زندگی کا ایک شعبہ جیسے کہ یہود نصاریٰ اور ہنود یعنی ہندو اور دیگر مذاہب کے لوگ جو کچھ کرتے ہیں۔ وہ اپنے نفس کیلئے کرتے ہیں اور کسی دن اپنے عبادت خانے میں بھی چلے جاتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ بھی ایک شعبہ حیات ہے لیکن مسلمان کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوتا ہے۔ مثلاً مسلمان تجارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اگر طبیب یا [illegible] پیشے کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اسی کے حکم کے مطابق انجام دیتا ہے۔ غرضیکہ مسلمان کوئی بھی کام کرے خواہ وہ ملازمت ہو یا مزدوری اس کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوتا ہے۔ جہاں کہیں اس کا قدم اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف اٹھے گا تو وہ کفر میں شمار ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر قرآن پر اور کعبے پر ایمان رکھتا ہوں 'میں پکا مسلمان ہوں' مگر نکاح مجھے سول میرج پسند ہے لہٰذا میں سول میرج کرلیتا ہوں ویسے 'مذہباً' میں مسلمان ہوں تو یہ کبھی نہ ہوگا یا تو اسے کہنا پڑے گا کہ میں اسلام کو ترک کرتا ہوں اور اگر وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے گا تو اسے شریعت محمدیہ کے تحت ہی نکاح کرنا پڑے گا اگر کوئی کہے کہ میں پکا مسلمان ہوں مگر سیاست مجھے عیسائیوں کی پسند ہے لہٰذا سیاست میں وہ اختیار کرلیتا ہوں اور 'مذہباً' میں ہوں ہی مسلمان۔ تو بھی نہ ہوگا یا تو اسے اعلان کرنا پڑے گا کہ میں عیسائیت اختیار کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے گا تو اسے سیاست محمدیہ کو ہی اختیار کرنا پڑے گا کیونکہ اسلام دوسرے مذاہب کی طرح شعبہ حیات

عذاب کی وجہ
رزق الٰہی کی حقیقت

جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
بے یقین ہو جاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے کیا وہ نہیں دیکھتے ہیں
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ
کہ اگر اللہ کا عذاب آئے بادلوں میں اور فرشتے (اس عذاب کو لے کر) اتریں اور جو حکم تھا وہ
الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ
پورا ہو چکا اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں (ف۴۴) بنی اسرائیل سے پوچھو ہم نے
اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ
کتنی روشن نشانیاں انہیں دیں اور اللہ کی عطا کردہ نعمت کی جو ناقدری کرے تو
مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا
سمجھ لے کر اللہ تعالیٰ سخت محاسبہ کرنے والا ہے کافروں کے لیے دنیا کی
الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا
زندگی آراستہ کی گئی ہے اور وہ ایمان والوں سے مذاق کرتے ہیں اور جو لوگ پرہیزگار ہیں
فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾
وہ قیامت کے روز ان (مذاق کرنے والوں) سے بلند ہوں گے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بے حساب نعمتیں عطا کرتا ہے (ف۴۴-A)
كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۣ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ
لوگ ایک ہی دین پر تھے پھر اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری سنانے والے
وَمُنْذِرِيْنَ ۠ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ
اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ سچی کتاب بھیجی تاکہ وہ لوگوں کے درمیان
النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ
فیصلہ کرے اس بات کا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور کتاب میں اختلاف انہی لوگوں نے ڈالا جنہیں وہ کتاب
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ
دی گئی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس کھلے احکام آچکے تھے آپس میں ایک دوسرے کی مخالفت کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ
نے اپنی قدرت سے اہل ایمان کو وہ بات سمجھا دی جس میں وہ جھگڑ رہے تھے اور اللہ تعالیٰ

ف ۴۴ جب کسی قوم میں کفر اور شرک بڑھ جاتا ہے اور وہ سنگین گناہوں میں مبتلا ہو جاتی ہے تو ان گناہوں کے اثرات عذاب کی شکل میں اس قوم پر چھا جاتے ہیں اور یہی ہیں وہ بادل جنہیں فرشتے

۲۵ ع ۱۴ ۹

لے کر آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ حکم صادر فرماتا ہے اور اس کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے۔

ف ۴۴-A اس سے روحانی نعمتیں اور رزق مراد ہے جب کوئی مسلمان اعمال صالح بجالاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں مستغرق ہو کر

وقف لازم

اپنی زندگی اس کی اطاعت کیلئے وقف کر دیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نفس کی کثافت اس سے دور کر دیتا ہے اور اسے تزکیہ نفس حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور اس کا اجر اسے یہ ہو گا کہ اسے بے حساب رزق عطا کیا جائے گا۔ ورنہ دنیا میں انسان جب سے پیدا ہوتا ہے اور موت کے وقت تک اسے دو روٹی صبح اور دو روٹی شام نصیب ہوتی ہیں یہی اس کا رزق ہوتا ہے اس سے زیادہ کبھی کسی کو کچھ نہیں ملا تو دنیا میں بے حساب رزق عطا ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ دنیا میں تو اس کا پاؤ بھر اناج مقرر کر دیا گیا ہے۔ یہی اسکا رزق ہے۔ اس رزق کے متعلق اللہ تعالیٰ شہداء کے بارے میں فرماتا ہے کہ جو لوگ اللہ کی راہ میں

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے ق کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جنت میں چلے

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ

جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلے لوگوں کی سی وہ مصیبت اور تکلیف نہیں پہنچی اور

الْبَاْسَاۤءُ وَالضَّرَّاۤءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وہ متزلزل ہو گئے یہاں تک کہ رسول نے فرمایا اور ان لوگوں نے جو ایمان لائے

مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

ان کے ساتھ تھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی بے شک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے ق آپ سے پوچھتے ہیں

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ

کہ ہم کیسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کریں، آپ فرمادیں جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور

وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا

نزدیکی قرابت دار اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے لیے ہے اور جو بھلائی

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ

تم کرو گے تو اللہ تعالیٰ اُسے خوب جانتا ہے تم پر فرض ہوا قتال (جہاد) اور وہ تمہیں ناگوار

لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا

ہے شاید جس چیز سے تم کراہت کرتے ہو ممکن ہے وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور شاید جس چیز کو تم طلب کرتے

شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ

ہو وہ ممکن ہے تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے آپ سے ماہ حرام

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ

میں لڑنے کا حکم دریافت کرتے ہیں آپ فرمائیں کہ اس میں لڑنا بہت بڑا گناہ ہے اور

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ

اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے

اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ

والوں کو ان کی جگہ سے نکال دینا اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بھی بڑا ہے اور وہ تم سے لڑتے

حاشیہ صفحہ سابقہ

قتل ہو گئے ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں پس یہی وہ رزق ہے جس کا قرآن پاک میں جگہ جگہ ذکر آیا ہے اس سے مراد دنیاوی رزق نہیں ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۴۵۷ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک طریقہ بتادیا ہے کہ جب انسان نیک عمل کرتا ہے تو اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہی وہ ہدایت کی راہ ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح جو انسان برائی کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور گناہوں کو رغبت کے ساتھ کرتا ہے تو اس میں بڑھتا چلا جاتا ہے یہی وہ شیطان کی راہ ہے جس کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔

ف ۴۵۸ کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے اور تمہیں شدت اور سختی میں مبتلا کر کے آزمایا نہیں جائے گا۔ جیسا کہ تم سے پہلوں کو آزمایا گیا

ع ۲۶ ۶ ۱۰

اور وہ ہلا دیئے گئے۔ درحقیقت مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ آزمائش سے نہ گزر جائے کیونکہ آزمائش ہی سے پتہ چلتا ہے کہ کون اپنے دعوے میں سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔ مومن پر جتنے شدائد و مصائب آتے ہیں اتنا ہی اسکا ایمان پختہ اور یقین کامل ہوتا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔

يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ
سے ہرگز نہ رکیں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پلٹا دیں اگر ان کے بس میں ہو جو کوئی

يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولٰئِكَ حَبِطَتْ
تم میں سے اپنے دین سے پھرے اور پھر وہ کافر ہوکر مرے تو ان لوگوں کے اعمال

أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ
اکارت گئے دنیا اور آخرت میں اور وہ لوگ ہی دوزخ والے ہیں وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢١٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا
ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کے لیے ہجرت کی اور اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ أُولٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ
راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ
رحم کرنے والا ہے (اے حبیب!) آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق دریافت کرتے ہیں ف آپ فرما دیں کہ ان میں بہت بڑا گ

وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ۗ وَيَسْأَلُونَكَ
اور کچھ دنیاوی نفع بھی ہے لوگوں کے لیے اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے ف۴۶ اور آپ سے پوچھتے ہیں

مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْآيَاتِ
کہ ہم کیا خرچ کریں (اللہ کی راہ میں) فرما دو کہ تمہاری ضرورت سے جتنا بھی زیادہ ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے اپنی آیتیں

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ
تم سے تاکہ تم اس میں غور و فکر کرو دنیا اور آخرت کے معاملہ میں اور آپ سے یتیموں کے متعلق دریافت

الْيَتَامٰى ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ
کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا بہتر ہے اور اگر تم ان سے اپنوں جیسا معاملہ کرو تو وہ تمہارے بھائی ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَعْنَتَكُمْ
اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے مفسد اور اصلاح کرنے والے کو اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا

إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ
بے شک اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ مسلمان نہ ہو جائیں

ف ۴۶ جوا اس لیے حرام کیا گیا کہ یہ نظریہ اسلام کے خلاف ہے اسلام میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے نقصان میں رنجیدہ اور فائدے میں خوش ہوتا ہے جوئے میں یہ نظریہ الٹ ہو جاتا ہے۔ ہارنے والا رنجیدہ اور جیتنے والا خوش ہوتا ہے لہٰذا مسلمان نہیں ہو سکتا تو جوا گویا مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے والی چیز ہے لہٰذا اسے بہت بڑا گناہ فرمایا گیا جس طرح جوا خواہ کسی طرح بھی کھیلا جائے شرط لگائی جائے۔ وہ سب جوا ہے۔ اسی طرح خمر۔ ہر وہ چیز جو خمیر کی جائے اور اس میں نشہ ہو خمر کہلاتی ہے۔

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

اور بے شک مسلمان لونڈی مشرک بیوی سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند بھی ہو اور مشرکوں سے نکاح

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

مت کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور مومن غلام بہتر ہے آزاد مشرک سے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۗ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا

چاہے وہ تمہیں پسند بھی ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے حکم سے

اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

تمہیں جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنی آیتیں بیان کرتا ہے لوگوں کو تاکہ وہ

يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۗ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ

نصیحت حاصل کریں اور وہ آپ سے حیض والی عورتوں کے متعلق دریافت کرتے ہیں آپ ان سے فرما دیں کہ وہ حیض،

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى

گندگی ہے۔ تو حیض کی حالت میں ان عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ (یعنی ان سے جنسی تعلق قائم نہ کرو)

يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۚ

جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں پس جب وہ پاک ہو جائیں تو پھر ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے (یعنی فطری

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ

طریقے سے) بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور گناہوں سے پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ف ۴۷ تمہاری عورتیں

حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۗ

تمہارے لیے مانند کھیتیوں کے ہیں تو تم اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہے آؤ ف ۴۸ اور اپنے نفس کے لیے بھلائی حاصل کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ اچھی طرح جان لو کہ تمہیں اس سے ملنا ہے اور آپ مومنوں کو بشارت دے دیں

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا

اور اللہ کو اپنی قسموں کے لیے آڑ نہ بناؤ کہ تم نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں

وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ

صلح کرانے کی قسم نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں

ف ۴۷ حیض ایک فطری عمل ہے جو ۱۲ سال سے ۴۵ سال تک کی عمر کی عورتوں کے تولیدی حصے سے فاسد خون ہر ماہ خارج کر کے انکو اولاد کے قابل زرخیزی کا باعث بنتا ہے حضور ﷺ کے زمانہ میں یہود ان دنوں میں عورتوں سے مکمل پرہیز کرتے تھے انہیں اچھوت بنا کر رکھتے تھے اس کے برعکس عیسائی ان دنوں میں عورتوں سے زیادہ رغبت رکھتے تھے اور کسی قسم کا پرہیز نہیں کرتے تھے اسلام نے درمیانی اور فطری راستہ اختیار کیا عورتوں سے صرف قربت سے منع فرمایا کہ ایسا کرنے سے کئی قسم کی بیماریاں مرد کو لگ جاتی ہیں اسی لئے اسے گندگی کہا گیا اور گندگی سے پرہیز لازمی ہے۔

ف ۴۸ کھیتی اسے کہتے ہیں جس میں فصل حاصل کرنے کیلئے بیج ڈالا جائے۔ عورتوں کو کھیتیاں انہی معنوں میں کہا گیا ہے کہ ان سے قربت نسل انسانی کا فروغ مقصود ہو نہ کہ محض شہوت رانی کا۔ حضور صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ بچے جننے والی عورتوں سے نکاح کرو تاکہ قیامت کے دن میں دوسرے نبیوں سے اپنی امت کی کثرت پر فخر کر سکوں۔ بیوی سے قربت کے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم ضرور پڑھیں جس کا مطلب یہ ہے کہ میں یہ کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے حکم کے تابع کر رہا ہوں اور اولاد پیدا کرنے کی نیت رکھے بغیر بسم اللہ پڑھے یہ کام نفسانی خواہشات کے تحت ہو جاتا ہے اور اس میں شیطان شامل ہو جاتا ہے۔ جسکے نتیجہ میں پیدا ہونے والی اولاد اللہ و رسول اور والدین کی نافرمان ہو گی اور شیطان کے قدموں پر چلے گی۔ انسانی جوہر حیات بہت قیمتی چیز ہے اسے صرف اولاد حاصل کرنے کیلئے استعمال کرنے کا حکم ہے۔ غیر فطری طریقوں سے ضائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ ایسے شخص کو ملعون کہا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انکی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ نیز دنیا میں اس کیلئے دو بدترین نقصانات ہیں۔ ایک معاشی بدحالی اور دوسرے صحت کی بربادی یعنی مکمل جنسی نااہلی وغیرہ۔

ع ۲۷ ۵

اولاد و انسانی جوہر حیات

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ

کرے گا ان قسموں پر جو فضول اور بے ارادہ ہوں بلکہ وہ اُس پر گرفت کرے گا جو تم دلوں سے

قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿٢٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ

قسم کھاتے ہو اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا علم والا ہے اور جو لوگ اپنی عورتوں کو چھوڑ بیٹھتے ہیں

تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢٦﴾

انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس میں درستگی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٢٧﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ

اور اگر وہ طلاق کا ارادہ پکا کرچکے ہیں تو اللہ تعالیٰ سنتے اور جانتے ہیں اور مطلقہ عورتیں

يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ

اپنے کو روکے رکھیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں اس کا چھپانا

مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

جو اللہ نے اُن کے پیٹ میں پیدا کیا ہے اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی

الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ۭ

ہیں اور اُن کے شوہروں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ان کو اس مدت میں رجوع کریں اگر وہ صلح کے خواہش مند ہوں

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ

اور عورتوں کو بھی یہ حق ایسا ہی ہے جیسا مردوں پر یعنی سلوک کیساتھ اور مردوں کو اُن پر ایک درجہ

دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٢٨﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ

فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے یہ طلاق دو بار تک ہے (رجعی) پھر تیسری مرتبہ چاہو تو

اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

انہیں بھلائی کے ساتھ رکھو یا نیکی کے ساتھ انہیں انکا حق واپس کردو ف یہ تمہیں کسی طرح بھی حلال نہیں ہے جو تم نے انہیں دیا

شَـيْـــًٔـا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا

ہے واپس لے لو مگر یہ کہ جب ان کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ اللہ کی

حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ

حدوں پر نہ رہیں گے تو پھر کوئی حرج نہیں کہ عورت اپنا فدیہ دے کر نجات حاصل کرے یہ

ف ۴۹ دراصل دو طلاق تک وہ رجوع کر سکتا ہے اور یہ دو طلاق اس طرح ہے کہ ایام سے فارغ ہونے کے بعد جب غسل کر لے۔ اس طرح دو بار تک رجوع کر سکتا ہے۔ اس عرصے میں زن و شوہر اپنی اپنی طرف سے حکم مقرر کریں کہ وہ اس وجہ مخاصمت کو دور کرنے کی کوشش کریں اور ان میں صلح کرا دیں۔ اگر کسی طور پر بھی صلح نہ ہو سکے تو تیسرے طہر کے بعد اس کو اس کا مہر اور سامان اور حقوق دے کر رخصت کر دے اس کے بعد اس شخص کو اس عورت مطلقہ کے کسی معاملے میں مداخلت کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا (از روئے شریعت) اگر وہ عورت عدت پوری کرنے کے بعد کسی شخص کے ساتھ اپنی مرضی سے نکاح کر لے اور اس کے گھر میں آباد ہو جائے اس کے بعد وہ شخص مر جائے۔ یا وہ بھی کسی وجہ سے طلاق دے دے تو یہ عورت عدت پوری کرنے کے بعد اگر پہلے شوہر کے

ع ۲۸
۱۲

پاس آنا چاہے تو آسکتی ہے اگر پہلے شوہر سے نکاح کر لیا تو حلالہ کہلائے گا۔ جو لوگ ایک ہی مرتبہ میں تین بار طلاق دے دیتے ہیں۔ یہ ایک ہی طلاق ہے۔ تین اوقات میں علیحدہ علیحدہ طلاق دینے کو ہی طلاق کہتے ہیں۔ ایک مجلس میں اگر تین سو دفعہ بھی کہے تب بھی وہ ایک ہی بات کہہ رہا ہے۔

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

وہی … اللہ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو (یعنی بڑھو نہیں) جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرتے ہیں

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى

لوگ ظالم ہیں پھر اگر اس کو تیسری طلاق دیدے تو اسکو وہ (عورت) ہرگز حلال نہیں ہو سکتی جب تک

تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ

وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے پس اگر وہ دوسرا بھی اسے طلاق دیدے تو پھر ان پر کوئی حرج نہیں کہ وہ دونوں آپس میں

اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا

رجوع کرلیں اگر وہ سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں قائم رکھیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ بیان

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ

کرتا ہے عقل مندوں کے لیے اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو

فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ

اسوقت یا تو بھلائی کے ساتھ ان کو رکھ لو یا پھر نیکی کے ساتھ اُن کو رخصت کر دو اور ان کو ضرر پہنچانے

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا

کے ارادے سے نہ روکو تاکہ تم زیادتی کرو اور جو ایسا کرے تو اُس نے اپنی ذات پر ظلم کیا اور اللہ کی

تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ؗ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ

آیتوں کو مذاق نہ بناؤ اور یاد کرو اللہ کی نعمت جو تم پر ہے اور وہ جو کتاب

عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

اور حکمت تم پر اتاری تمہیں نصیحت کرنے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ اچھی طرح جان لو

اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

کہ اللہ ہر چیز سے باخبر ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی میعاد

اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا

پوری ہو جائے تو ان کو نکاح کرنے سے مت روکو جب کہ وہ آپس میں

بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ

رضامند ہو جائیں یہ نصیحت اُس کے لیے ہے جو تم میں سے اللہ پر اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

قیامت پر ایمان رکھتا ہو یہ تمہارے تزکیہ اور پاکیزگی کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٢﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ

اور تم نہیں جانتے اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس دودھ پلائیں اور یہ دودھ

كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۭ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ

کی مدت پوری کرنی چاہیئے اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور لباس

رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

حسب دستور واجب ہے کسی نفس کو اس کی برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی

لَا تُضَاۗرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى

نہ ماں کو کوئی ضرر پہنچے بچے کی وجہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد کی وجہ سے اور جو

الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا

وارث ہو وہ بھی اسی کے مطابق عمل کرے اور ماں اور باپ دونوں رضامندی اور مشورے سے دودھ

وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۭ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا

چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم چاہو دائیوں سے اپنے بچوں کو

اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ

دودھ پلاؤ تب بھی کوئی مضائقہ نہیں جب کہ جو تم میں طے ہوا اسے خوشی کے ساتھ ادا کر دو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ اچھی طرح جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے اور تم میں سے

يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ

جو لوگ فوت ہو جائے اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑیں تو چاہیئے کہ وہ (بیویاں) اپنے آپ کو چار مہینے

اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا

اور دس دن روکے رکھیں اور جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو پھر تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا اس کام میں

فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٣٤﴾

جو عورتیں شرع کے مطابق کریں اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے باخبر ہے

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ

اور تم پر اس بات میں بھی کوئی حرج نہیں کہ پردہ رکھ کر عورتوں کے نکاح کا پیغام دو

أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِنْ

یا اپنے دل میں چھپا رکھو اور اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کا ذکر کرو گے مگر

لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا

ان سے خفیہ وعدہ نہ کرو تم ان سے اچھی بات کرو جو شرع میں جائز ہے اور اُس وقت تک

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ

نکاح نہ کرو جب تک کہ لکھے ہوئے حکم کی میعاد پوری نہ ہو جائے اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے

ع ۱۴ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾

دل کا حال جانتا ہے تو اس سے ڈرو اللہ تعالیٰ شفیق اور بخشنے والا ہے

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ

اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو یا کوئی مہر مقرر

تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ

کر لیا ہو اور انہیں کچھ مال دو اور اپنی حیثیت کے مطابق کچھ دینا واجب ہے

وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٣٦﴾

یعنی مال دار اپنی حیثیت کے مطابق اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق واجب ہے اللہ کی اطاعت کرنے والوں پر

وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ

اگر تم نے عورتوں کو چھونے سے پہلے طلاق دے دی اور اُن کے لیے کچھ مہر

لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ

مقرر کر چکے تھے اُس کا آدھا دینا واجب ہے البتہ یہ کہ عورت یا اُس کا ولی

الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ

خوشی سے معاف کر دے تو درست ہے اور تمہارا اُن کو زیادہ دینا بڑی پرہیزگاری ہے

وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾

اور تم آپس میں ایک دوسرے کے احسان کو نہ بھلاؤ بے شک جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس کو دیکھ رہا ہے

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾
نمازوں کی حفاظت کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور میں عاجزی کیساتھ کھڑے ہو جاؤ
فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا
تو پھر اگر پیادہ یا سواری کی حالت میں ہو اور تمہیں کسی قسم کا خوف ہو تو کوئی مضائقہ نہیں پھر جب اطمینان ہو جائے اللہ کو یاد کرو جیسا کہ
عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
اُس نے تمہیں تعلیم دی ہے جبکہ تم نہ جانتے تھے اور جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ
بیویاں چھوڑ جائیں اور اپنی بیویوں کے لیے وصیت کر جائیں انکو سال بھر تک نان و نفقہ دینے کی انکو نکالا
فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ
درست نہیں پس اگر خود نکل جائیں تو تم سے اس کا مواخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملے میں مناسب کیا
مَّعْرُوْفٍ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ حَقًّا
اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اور طلاق والیوں کے لیے بھی مناسب طور پر نان و نفقہ ہے اور یہ واجب
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾ ع
ہے پرہیزگاروں پر اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۠ فَقَالَ
اے حبیب، کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے تو اللہ تعالیٰ
لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۟ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
نے اُن سے فرمایا کہ مر جاؤ پھر اُنہیں زندہ کر دیا بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا
مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور اللہ کے راستے میں قتال کرو اور جان لو
اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
کہ اللہ تعالیٰ سُنتا اور جانتا ہے جو کوئی اللہ کو قرض حسنہ دے تو
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ
اللہ تعالیٰ اُس کے مال کو بہت بڑھا دے گا اور تنگی کرنا اور فراخی کرنا اُسی کے دست قدرت میں ہے اور تمہاری

تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ

بازگشت اسی کی طرف ہے کیا آپ نے نہیں دیکھا بنی اسرائیل کی جماعت کو جو موسیٰ کے بعد ہوئی کہ

إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ

جب انہوں نے اپنے ایک پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دے تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں تو نبی نے کہا

هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا

کیا تم روگردانی نہیں کرو گے جبکہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر قتال نہ کرو بولے کہ ہمیں

لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا

کیا ہوا ہے جو ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں گے حالانکہ ہم اپنے وطن سے نکالے گئے

وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ

اور ہماری اولاد بھی تو جب ان پر جہاد فرض کر دیا گیا ف۵۰ تو منہ پھیر گئے سوائے چند لوگوں کے

وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے اور جب ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے

لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ

طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا ہے تو بولے اُسے ہم پر بادشاہت کرنے کا کیا حق حاصل ہے ہم تو اس سے زیادہ

بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ

سلطنت کے حق دار ہیں اور اُسے تو مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی تو نبی نے فرمایا اُسے اللہ تعالیٰ نے تم پر

عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ

برگزیدہ کیا ہے اور اُسے علم میں اور جسم میں تم سے زیادہ کشادگی دی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہتا

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٧﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ

ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت وسعت اور علم والا ہے اور ان کے نبی نے ان سے فرمایا کہ اس (طالوت) کی

أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ

بادشاہت کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک تابوت آئے کہ جس میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لیے سکون و اطمینان

آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ

کا سامان ہو اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں موسیٰ اور ہارون کے ترکے کی اٹھاتے لائیں گے اُسے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے

وقف لازم

جہاد کی نیت
جہاد کا طریقہ
جان کا نذرانہ پیش کرنا

ف ۵۰ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی آزمائش کے لئے جہاد فرض کیا ہے کیونکہ جہاد کی نیت ہی یہ ہے کہ جب کفار مسلمانوں کی طرف پیش قدمی کریں اور ان کے عزائم بد ہوں یعنی وہ اسلام اور مسلمانوں کو فنا کر دینا چاہتے ہوں تو اس وقت ہر عاقل اور بالغ پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ یہ نیت اور ارادہ کرے کہ آج میں اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت اور حمایت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرتا ہوں۔ اس نیت کے بغیر جہاد نہیں جنگ ہے۔ اگر کسی کا یہ خیال ہو کہ میں کفار کی لاشوں سے میدان پاٹ دوں گا تو وہ مجاہد نہیں جلاد ہے۔ مجاہد وہ ہوتا ہے جو اپنی جان کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ جب وہ میدان جنگ کی طرف پیش قدمی کرتا ہے تو پروردگار کی طرف سے مجاہد کے دل پر سکون اور اطمینان اتار دیا جاتا ہے اور جب وہ میدان جہاد میں پہنچتا ہے تو دشمن کی قلت اور کثرت اسے خوفزدہ نہیں کرتے اور نہ دشمن کا اسلحہ اسے مرعوب کرتا ہے کیونکہ وہ ارادہ کر کے چلتا ہے کہ میں اس میدان سے زندہ واپس نہیں جاؤں گا۔ وہ سمجھتا ہے کہ خواہ مجھے توپ سے ماریں یا گولے سے ماریں یا سولی کر قتل کریں یا ہزار بار قتل کریں مجھے تو اپنی جان اللہ تعالیٰ کے راستے میں لٹا دینی ہے۔

اور اللہ ... کی نصرت

ع ٣٢ ٦ ١٦

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٤٨﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

اگر تم ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے باہر نکلے تو انہوں (طالوت) نے کہا کہ

مُبْتَلِيكُم بِنَهَرٍ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ

اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے پس جو اُسکا پانی پیئے گا وہ میرا نہیں اور جو نہ پیئے گا وہ

فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

میرا ہے سوائے اس کے کہ ایک چلو اپنے ہاتھ سے لے لے، پھر سب نے اُسمیں سے پیا سوائے چند لوگوں

مِّنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا

کے، پھر جب طالوت اور اُس کے ساتھ کے ایمان والے عبور کر گئے نہر کو، تو بولے ہم میں آج جالوت

الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُو

اور اُس کے لشکروں سے مقابلے کی طاقت نہیں اور جنہیں اللہ ؐ سے ملنے کا یقین تھا اُنہوں نے کہا

اللَّهِ كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ

کر بارہا چھوٹا لشکر بڑے لشکر پر غالب آیا اللہ جؐ کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے

الصَّابِرِينَ ﴿٢٤٩﴾ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا

والوں کے ساتھ ہے ف۵۱ پھر جب وہ جالوت اور اُس کے لشکر کے مقابلے کو نکلے تو انہوں نے کہا اے اللہ ہمیں صبر کی توفیق

صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٥٠﴾ فَهَزَمُوهُم

عطا فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح عطا فرما تو انہوں نے اللہ کے حکم

بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

سے انہیں بھگا دیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ جؐ نے اُسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی

وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

اور جو چاہا اُسے سکھایا اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرتے تو

لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٢٥١﴾ تِلْكَ

زمین میں فساد برپا ہو جاتے مگر اللہ تعالیٰ سارے جہان پر بڑا فضل کرنے والا ہے

آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٥٢﴾

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں ہم آپ پر درستگی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور آپ بیشک رسولوں میں سے ہیں

ف ۵۱ درحقیقت وہ لوگ جو اپنی جان دے کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ابدی زندگی حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہیں وہ نہایت خوشی کے ساتھ اپنی جان کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ میدان جنگ میں پہنچتے ہیں تو میدان جنگ سے مجاہد کا فرار ہونا کفر کے مترادف ہے۔ پس جتنے مجاہد جہاد پر جاتے ہیں تو ان سب کی موت ایک وقت میں مقرر نہیں ہوتی ہے کسی کو ابھی 20 سال جینا ہوتا ہے کسی کو 30 سال اور کسی کے ابھی اولاد ہونی ہوتی ہے کیونکہ وہ میدان جنگ سے بھاگتے نہیں اور موت ان کی ہوتی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اس تھوڑی جماعت کو بھی بڑی جماعت پر غلبہ عطا فرما دیتا ہے کیونکہ نصرت الٰہی ان کے شامل حال ہوتی ہے۔

روح القدس

آیت الکرسی

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ
ہم نے رسولوں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ ان میں وہ بھی ہے جس سے اللہ نے
كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
کلام کیا اور کوئی وہ ہے جس کے درجات اوروں سے بلند کیے۔ اور ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
معجزات عطا کیے اور روح القدس سے اس کی تائید کی۵۲ اور اگر اللہ چاہتا تو بعد والے لوگ آپس میں
مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
نہ لڑتے جب کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں مگر ایک نے دوسرے سے اختلاف کیا ان
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ
میں سے کوئی تو ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہوگیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے اور
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ٢٥٣ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا
اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا
سے ہماری راہ میں خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ
شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٢٥٤ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ ۚ
سفارش نفع دے گی اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَلْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِـنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وہ زندہ اور قائم ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ
زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حکم کے بغیر اس سے سفارش کرے اور وہ جانتا ہے
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اس کے علم کا ذرہ برابر بھی احاطہ نہیں
عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ
کر سکتے مگر یہ کہ جتنا وہ چاہے عطا کر دے۔ اس کے علم نے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے۔

ع ۵

ف ۵۲ اللہ تعالیٰ انبیاء کو روح القدس کے ساتھ مبعوث فرماتا ہے۔ روح القدس نبی کو حقیقت اشیائے عالم سے باخبر رکھتی ہے روح القدس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کی طرف اور دوسرا نبی کی طرف ہوتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے نبی پر وحی اور الہام ہوتا ہے۔

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ ع ۳۲ ۶ ۱۶

اگر تم ایمان رکھتے ہو پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے باہر نکلے تو انہوں (طالوت) نے کہا کہ

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ

اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے پس جو اسکا پانی پیئے گا وہ میرا نہیں اور جو نہ پیئے گا وہ

فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا

میرا ہے سوائے اس کے کہ ایک چلّو اپنے ہاتھ سے لے لے، پھر سب نے اُنہیں سے پیا سوائے چند لوگوں

مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

کے، پھر جب طالوت اور اُس کے ساتھ کے ایمان والے عبور کر گئے نہر کو، تو بولے ہم میں آج جالوت

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا

اور اُس کے لشکروں سے مقابلے کی طاقت نہیں اور جنہیں اللہ ج سے ملنے کا یقین تھا اُنہوں نے کہا

اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ

کہ بارہا چھوٹا لشکر بڑے لشکر پر غالب آیا اللہ ج کے حکم سے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے

الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا

والوں کے ساتھ ہے ف ۵۱ پھر جب وہ جالوت اور اُس کے لشکر کے مقابلے کو نکلے تو اُنہوں نے کہا اے اللہ ج ہمیں صبر کی توفیق

صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

عطا فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں کافروں پر فتح عطا فرما تو اُنہوں نے اللہ ج کے حکم

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۟ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ

سے اُنہیں بھگا دیا اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ ج نے اُسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی

وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

اور جو چاہا اُسے سکھایا اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں میں بعض سے بعض کو دفع نہ کرتے تو

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ

زمین میں فساد برپا ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ سارے جہان پر بڑا فضل کرنے والا ہے

اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں جنہیں ہم آپ پر درستگی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور آپ بیشک رسولوں میں سے ہیں

ف ۵۱ درحقیقت وہ لوگ جو اپنی جان دے کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ابدی زندگی حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہیں وہ نہایت خوشی کے ساتھ اپنی جان کا نذرانہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ جب وہ میدان جنگ میں پہنچتے ہیں تو میدان جنگ سے مجاہد کا فرار ہونا کفر کے مترادف ہے۔ پس جتنے مجاہد جہاد پر جاتے ہیں تو ان سب کی موت ایک وقت میں مقرر نہیں ہوتی ہے کسی کو ابھی 20 سال جینا ہوتا ہے کسی کو 30 سال اور کسی کے ابھی اولاد ہونی ہوتی ہے کیونکہ وہ میدان جنگ سے بھاگتے نہیں اور موت ان کی ہوتی نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اس تھوڑی جماعت کو بھی بڑی جماعت پر غلبہ عطا فرما دیتا ہے کیونکہ نصرت الٰہی ان کے شامل حال ہوتی ہے۔

روح القدس

آیت الکرسی

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ
ہم نے رسولوں میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ ان میں وہ بھی ہے جس سے اللہ نے
كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
کلام کیا اور کوئی وہ ہے جس کے درجات اوروں سے بلند کیے۔ اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ
معجزات عطا کیے اور روح القدس سے اس کی تائید کی ۵۲ف اور اگر اللہ چاہتا تو بعد والے لوگ آپس میں
مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
نہ لڑتے جب کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں مگر ایک نے دوسرے سے اختلاف کیا ان
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا
میں سے کوئی تو ایمان پر رہا اور کوئی کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے اور
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا
اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ اے ایمان والو جو ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں
رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا
سے ہماری راہ میں خرچ کرو اس دن کے آنے سے پہلے جس دن نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی کام آئے گی اور نہ
شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ
سفارش نفع دے گی اور کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَلْـحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وہ زندہ اور قائم ہے۔ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ
زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حکم کے بغیر اس سے سفارش کرے اور وہ جانتا ہے
مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ
جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ اس کے علم کا ذرہ برابر بھی احاطہ نہیں
عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ
کر سکتے مگر یہ کہ جتنا وہ چاہے عطا کر دے۔ اس کے علم نے آسمانوں اور زمین کو گھیرا ہوا ہے۔

ف ۵۲ اللہ تعالیٰ انبیاء کو روح القدس کے ساتھ مبعوث فرماتا ہے۔ روح القدس نبی کو حقیقت اشیائے عالم سے باخبر رکھتی ہے روح القدس کا ایک سرا اللہ تعالیٰ کی طرف اور دوسرا نبی کی طرف ہوتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے نبی پر وحی اور الہام ہوتا ہے۔

وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفۡظُهُمَا ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡعَظِيۡمُ ﴿٢٥٥﴾ لَاۤ اِكۡرَاهَ فِى

اور اُن کی حفاظت سے اُس میں کسلمندی نہیں پیدا ہوتی اور وہ بڑی عظمت والا ہے۔ دین میں جبر نہ

الدِّيۡنِ ۙ قَدۡ تَّبَيَّنَ الرُّشۡدُ مِنَ الۡغَىِّ ۚ فَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِالطَّاغُوۡتِ

ہدایت اور گمراہی صاف طور پر ظاہر ہو چکی ہے۔ جو شیطان سے منہ پھیرے او

وَيُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسۡتَمۡسَكَ بِالۡعُرۡوَةِ الۡوُثۡقٰى لَا انْفِصَ

اللہ پر ایمان لائے تو گویا اُس نے مضبوطی سے ایمان کی رسی کو تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے وا

لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ يُخۡرِجُهُ

نہیں اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اللہ ولی ہے ایمان والوں کا اُن کو اندھیروں سے

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوۡ

روشنی کی طرف نکالتا ہے۔ اور کافروں کے حمایتی اہل باطل اور شیطان ہیں جو انہ

يُخۡرِجُوۡنَهُمۡ مِّنَ النُّوۡرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُ

روشنی سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں اور

فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿٢٥٧﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِىۡ حَآجَّ اِبۡرٰهٖمَ فِىۡ رَبِّهٖۤ اَ وقف لازم

اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اے حبیبؐ کیا آپ نے نہیں دیکھا اُس شخص کو جو ابراہیمؑ سے حجت کرتا تھا اُس کے رب کے

اٰتٰٮهُ اللّٰهُ الۡمُلۡكَ ۘ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىۡ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ

میں کہ اللہ نے اُسے بادشاہی دی جب کہ ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے

قَالَ اَنَا اُحۡىٖ وَاُمِيۡتُ ؕ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاۡتِىۡ بِالشَّمۡسِ

وہ بولا میں جلاتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیمؑ نے کہا کہ اللہ سورج کو مشرق سے نکا

مِنَ الۡمَشۡرِقِ فَاۡتِ بِهَا مِنَ الۡمَغۡرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىۡ كَفَ

ہے تو مغرب سے نکال کر دکھا تو وہ کافر مبہوت ہو گیا او

وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٢٥٨﴾ اَوۡ كَالَّذِىۡ مَرَّ عَلٰى قَرۡيَ

اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا یا اُس شخص کی طرح جس کا گزر ایک گاؤں پر

وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحۡىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡ

تو وہ بستی پلٹی ہوئی تھی اپنی چھتوں پر۔ تو اُس شخص نے کہا اللہ تعالیٰ کیسے جلائے گا

مَوْتِهَا ۚ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ
موت کے بعد تو اللہ تعالیٰ نے ایک سو سال اس پر موت طاری رکھی پھر اُسے زندہ کر دیا۔ فرمایا تم کتنا سوئے ہو؟
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
اس نے کہا میں ایک دن یا اس سے کچھ کم سویا ہوں۔ فرمایا نہیں تو سو سال گزر چکے ہیں۔ تم
فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ
اپنے کھانے اور پانی کو دیکھو کہ وہ اب تک نہیں سڑا ہے اور اپنے گدھے کی طرف دیکھو (کہ وہ گل سڑ کر ختم ہو چکا ہے)
وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا
اور یہ اس لیے ہے تاکہ تم لوگوں کے لیے ایک نشانی بن جاؤ۔ اور تم ہڈیوں کی طرف دیکھو کہ ہم انہیں کس طرح قائم کر دیتے ہیں
ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ
پھر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ جب اس پر یہ حقیقت ظاہر ہو گئی تو کہا میں خوب جان گیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر
شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ
قدرت رکھتا ہے۔ اور جب ابراہیمؑ نے عرض کی کہ میرے پالنے والے مجھے دکھا دے کہ تو کیونکر مُردے جلائے گا
قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ
فرمایا کیا تجھے یقین نہیں۔ اس نے کہا مجھے پختہ یقین ہے مگر اس لیے چاہتا ہوں کہ مجھے اطمینان قلب حاصل ہو جائے۔ فرمایا کہ تو
أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ
پرندوں میں سے چار پرندے لے اور ان کو اپنے ساتھ ہلائے پھر اُن کے ٹکڑے کر کے ہر ایک
مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دے، پھر انہیں بُلا وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور یہ خوب جان لے کہ اللہ تعالیٰ غالب
حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾ مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ
حکمت والا ہے۔ اُن لوگوں کی مثل ایسی ہے جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جیسے
حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ
دانے کی کہ جب اُسے اُگائیں تو اس ایک دانے سے سات بالیں نکلیں، پھر ایک بالی میں سے سو دانے برآمد ہوں
وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾ الَّذِينَ
اور اللہ اس سے بھی زیادہ جتنا چاہے اور بڑھا دے اور اللہ تعالیٰ وسیع علم والا ہے۔ وہ لوگ جو

ع ۳۵ ۲

مال کا خرچ کرنا

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْ
اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور مال دینے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور
مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
نہ تکلیف دیتے ہیں ایسے لوگوں کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کوئی ڈر ہو گا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ
اور نہ کوئی غم ۔ اچھی بات کہنا اور زیادتی پر درگزر کرنا اُس خیرات سے بہتر ہے جو
صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
تکلیف دینے کے بعد دی جائے ۔ اور اللہ غنی اور بردبار ہے ۔ اے ایمان لانے والو
اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ
اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور ایذا دے کر باطل نہ کرو ۔ اُس کی طرح جو اپنا مال
مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ
لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان نہ لائے ۔ اُس کی مثال
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا
ایسی ہے جیسے کہ ایک چٹان پر مٹی ہے ۔ پھر اُس پر زور کا پانی پڑا پس وہ نرا پتھر رہ گیا۔
لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
اپنی کمائی سے کسی چیز پر قابو نہیں رکھتے اور اللہ کافروں کو ہدایت کی راہ نہیں
الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ
دکھاتا ۔ اور اُن لوگوں کی مثال ایسی ہے جو اپنے مال اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لیے
اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ
خرچ کرتے ہیں ف۵۳ اپنے دل کی گہرائی سے ۔ جیسے زرخیز زمین ہے اُس پر زور کا پانی پڑے
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ط وَاللّٰهُ بِمَا
تو وہ دوگنے میوے لائے اگر زور کا مینہ نہ بھی برسے تو اوس ہی کافی ہے ۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ
اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے ۔ اور کیا تم میں سے کوئی اس کو پسند کرے گا کہ اُس کے پاس ایک باغ ہو

ف ۵۳ وہ لوگ جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کے طالب ہوتے ہیں وہ اپنا مال نہایت خوشی کیساتھ اس کی رضا کیلئے خرچ کرتے ہیں اور جن لوگوں کو معرفت الٰہی نہیں ہوتی اور ان کا ایمان کامل نہیں ہوتا وہ اپنا مال بیزاری کے ساتھ صرف اپنی عزت وشہرت کی خاطر خرچ کرتے ہیں۔

نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِن

کھجوروں اور انگوروں کا جس کے نیچے ندیاں بہتی ہوں اور اُس میں ہر قسم کے

كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا

پھل ہوں اور وہ خود بوڑھا ہو جائے اور اُس کی اولاد ناتواں ہو تو پھر اُس باغ پر

إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ

ایک صحرائی بگولا آئے جس میں آگ ہو تو وہ جل جائے ایسے ہی اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

ع ۳۷ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٦٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ

تاکہ تم اس میں غور و فکر کرو۔ اے ایمان لانے والو اپنی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں

مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا

خرچ کرو اور جو ہم نے زمین سے تمہارے لیے پیدا کیا ہے اس میں سے بُرے مال کو

الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا

اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو اور اگر تمہیں (وہ مال) ملے تو تم اسے ہرگز نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی

فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٢٦٧﴾ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ

نہ کرو اور یہ اچھی طرح جان لو کہ اللہ اس سے بے پرواہ اور تعریفوں والا ہے۔ شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے

الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ

محتاجی کا اور تمہیں رغبت دلاتا ہے بے حیائی کی طرف اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بخشش اور

وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦٨﴾ يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ

فضل کا وعدہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ وسیع علم والا ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے حکمت دیتا ہے۔

وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا

اور جسے حکمت ملی تو گویا اُسے خیر کثیر حاصل ہو گئی اور عقل والے ہی

أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٢٦٩﴾ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن

نصیحت مانتے ہیں اور تم جو کچھ خرچ کرو یا منت مانو، پس

نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ إِن

اللہ تعالیٰ اُس سے باخبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اگر

USMAN GHAZI
B.A.,LL.B.,LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

صدقات

إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ

تم خیرات اعلانیہ دو تو بہت اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر دو اور محتاجوں کو دو تو

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

یہ تمہارے لیے سب سے بہتر بات ہے۔ اس سے تمہارے گناہ مٹ جائیں گے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ

خَبِيرٌ ﴿٢٧١﴾ لَّيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

اس سے باخبر ہے۔ انہیں ہدایت دینا آپ پر لازم نہیں ہاں البتہ اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔

وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ

اور جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو اس کا نفع تم ہی کو ہے۔ اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی

وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٢٧٢﴾

رضا اور خوشنودی کے لیے اور جو مال تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا پورا ملے گا اور اس سے تمہیں نقصان نہیں پہنچے گا۔

لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ

ان فقیروں کے لیے جو اللہ کی راہ میں روک دیے گئے زمین میں

ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ

چل نہیں سکتے۔ نادان انہیں تونگر سمجھنے لگے تو انہیں ان

تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنفِقُوا

کی صورت سے پہچان لے گا۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے۔ تم جو کچھ

مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم — الربع ۵

اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ جو لوگ اپنے مالوں سے

بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ

رات اور دن میں پوشیدہ اور ظاہر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کیلئے اس کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے — وقف منزل

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٤﴾ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا

اور نہ انہیں خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔ وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں

لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ

وہ قبروں سے ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے جیسے کہ شیطان کے اثر نے مخبوط الحواس

سود کی ممانعت

وقف لازم

الْمَسِّ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوٓا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَأَحَلَّ
کر دیا ہو یہ اس لیے ہے کہ وہ سود کو بیع کی طرح کہتے تھے۔ حالانکہ
اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
اللہ تعالٰے نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ پس جسے اُس کے رب کی طرف سے نصیحت پہنچی
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهٗٓ إِلَى اللّٰهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولٰٓئِكَ
پھر وہ باز آ گیا تو اُس کے لیے معافی ہے جو کچھ کہ پہلے کرتا رہا ہے۔ اور اُس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جس نے پھر ایسا ہی کیا پس یہی
أَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي
لوگ جہنمی ہیں اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالٰی سُود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو
الصَّدَقٰتِ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿۲۷۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا
بڑھاتا ہے اور اللہ تعالٰے کسی منکر گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ
اور نیک اعمال کیے۔ نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اُن کا
أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۲۷۷﴾
اجر اُن کے پروردگار کے پاس ہے۔ اور نہ انہیں خوف ہوگا اور نہ وہ رنجیدہ ہوں گے۔
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا إِنْ
اے ایمان لانے والو اللہ سے ڈرو اور اگر مومن ہو تو سود میں سے جس کے ذمے جو کچھ رہ گیا ہے
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۲۷۸﴾ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ
چھوڑ دو۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ لڑائی کیلئے
وَرَسُولِهٖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ
تیار ہو جاؤ اور اگر تم نے توبہ کر لی تو تمہارے اصل مال تمہارے لیے ہیں نہ تم ظلم کرو
وَلَا تُظْلَمُونَ ﴿۲۷۹﴾ وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ
نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر وہ قرض دار مفلس ہے تو خوشحالی کے زمانے تک اُسے مہلت دو
وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا
اور اگر تم صدقہ کر دو تو تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم اسے سمجھو۔ اور اس دن سے ڈرتے رہو

USMAN GHAZI
BA, LL.B, LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

قرض اور لین دین کی گواہی

تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ

جب کہ تم اللہ کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے۔ پھر ہر شخص کو اُس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۸۱﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ

اور اُن کی حق تلفی نہ کی جائے گی۔ اے ایمان لانے والو جب تم ایک مقررہ مدت تک آپس میں قرض کا

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

لین دین کرو تو اُسے لکھ لیا کرو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان ایک لکھنے والا انصاف سے لکھے

وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ

اور انکار نہ کرے۔ لکھنے والا لکھنے سے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے سکھایا اسی طرح لکھے، اور جس کے ذمے حق ہو

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ

وہ لکھواتا جائے اور اُسے لازم ہے کہ اللہ سے ڈرے اور اُس میں سے کچھ کم نہ کرے۔

فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ

پھر اگر وہ قرض لینے والا بے عقل یا کمزور ہو یا وہ لکھوانے کے قابل نہ ہو

أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ وَاسْتَشْهِدُوا

تو اُس کا سرپرست انصاف کے ساتھ لکھوالے اور تم اپنے مردوں میں سے

شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ ۖ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

دو آدمیوں کی گواہی کرالو۔ پس اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد

وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا

اور دو عورتیں اُن گواہوں میں سے ہوں جن کو تم پسند کرتے ہو۔ تاکہ اگر ان دونوں عورتوں میں سے ایک عورت بھول جائے

فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا

تو اُن میں سے ایک دوسرے کو یاد دلادے۔ اور انکار نہ کریں گواہ جب کہ وہ بلائے جائیں۔

وَلَا تَسْأَمُوا أَن تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ

اور قرض تھوڑا ہو یا زیادہ اس کی میعاد تک اُس کی تحریر کرلو۔ یہ اللہ

أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا

کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ اور اس میں گواہی ٹھیک رہے گی۔ اور یہ اس لیے ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے۔ اگر

أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

کوئی سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے میں

جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ وَلَا يُضَارَّ

کوئی حرج نہیں۔ اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ کر لو۔ اور نہ کسی لکھنے والے کو

كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا

تکلیف دو اور نہ گواہ کو۔ اور جو تم ایسا کرو تمہارے لیے فسق کی بات ہے اور اللہ سے ڈرو

اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٨٢﴾ وَإِنْ كُنْتُمْ

اور اللہ تمہیں سب کچھ سکھاتا ہے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور اگر تم

عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ

سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ ملے تو مقبوض رہن کی کوئی چیز لے لو یا رہن رکھ لو اگر تم میں سے ایک کو دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ

بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ

جس نے اُسے امین سمجھا تھا وہ اپنی امانت ادا کر دے۔ اور اللہ سے ڈرے

رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ

جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو کوئی گواہی کو چھپائے گا تو اس کا دل سیاہ ہے۔

ع ۳۹ ۷ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

تو جو کام کرتے ہو اللہ تعالٰے جانتا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب

الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ

اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے تم اُسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب

بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ

لے گا۔ پس جسے چاہے گا بخشے اور جسے چاہے گا سزا دے گا۔ اور اللہ تعالٰے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

ہر چیز پر قادر ہے۔ رسولؐ ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر نازل ہوا

وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

اور ایمان والے بھی۔ اور سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتے اور اس کی کتابیں اور اس کے رسول سب برحق ہیں۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

ہم اُس کے رسولوں میں کوئی فرق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سُنا اور اطاعت کی

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

تیری بخشش ہو ہمارے لیے اور تیری ہی طرف ہم کو جانا ہے۔ کسی جان کو اللہ تعالیٰ اُس کی وسعت سے زیادہ

وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

تکلیف نہیں دیتا۔ اُس کیلئے وہ ہے جو اُس نے حاصل کیا، اور اُس کا نقصان ہے اگر اُس نے برائی حاصل کی۔ اے ہمارے پالنے والے ہم سے مواخذہ

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

کرنا اگر ہم بھول جائیں۔ یا ہم سے خطا ہو جائے اے ہمارے پالنے والے ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

ہم سے اگلوں پر ڈالا اور اے ہمارے پالنے والے ہمیں ایسے حالات سے دو چار نہ کر جس کی برداشت کی ہم میں

لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا

طاقت نہ ہو۔ اور ہمیں معاف فرمادے اور ہمیں بخشش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولا ہے۔ تو ہمیں

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

کافروں پر کامیابی عطا فرما۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورہ آل عمران مدنی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | دو سو آیتیں اور بیس رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اے، الم، اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم ہے۔ اُس نے آپ پر یہ کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿۳﴾

حق کے ساتھ اتاری۔ جو اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اُس نے اس سے پہلے توریت اور انجیل کو اتارا۔

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اِنَّ الَّذِيْنَ

جو لوگوں کو راہ دکھاتی ہیں اور حق و باطل میں فرق ظاہر کرنیوالی کسوٹی اتاری بلاشبہ جو لوگ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

اللہ کی آیتوں کے منکر ہوئے ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ زبردست

قوتِ برداشت

ف ۵۴ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں ایک قوت ودیعت کر دی ہے۔ جسے قوت برداشت کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایک نوزائیدہ بچے کو بھی ۱۰۴ بخار ہوتا ہے اور ایک نوعمر لڑکے کو بھی ۱۰۴ بخار ہوتا ہے اور ایک نوجوان کو بھی ۱۰۴ اور ایک ضعیف کو بھی مگر ہر ایک اس کو اپنی قوت برداشت کے مطابق محسوس کرتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ نوزائیدہ بچہ فوراً مرجاتا ہے۔ یا ضعیف العمر بوڑھے کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ف ۵۵ انسان جو عمل بھی کرتا ہے اس کے اثرات اس کے باطن پر اس طرح مرتب ہو جاتے ہیں۔ جس طرح غذا کے اثرات

ع ۴۰ / ۸

روح کا عذاب و جزا

جسم پر مرتب ہو جاتے ہیں اور جس طرح اچھی غذا کے اچھے اثرات اور بری غذا کے برے اثرات ہوتے ہیں اسی طرح اچھے اعمال کے اچھے اثرات اور برے اعمال کے برے اثرات ہوتے ہیں۔ بعض اثرات کی شکل سانپوں جیسی ہوتی ہے۔ بعض کی بچھوؤں جیسی، بعض کی خون اور پیپ جیسی جب انسان دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے اور جسم فنا ہو جاتا ہے اور روح مجرد عن المادہ ہوتی ہے اس وقت یہ اثرات اسے اذیت پہنچاتے ہیں کیونکہ جسم باقی نہیں رہتا کہ روح اس میں داخل ہو جائے اور اس اذیت سے وقتی طور پر چھٹکارا پا لے۔

ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا

بدلہ لینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں نہ زمین میں نہ

فِي السَّمَاءِ ﴿٥﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا

آسمان میں۔ وہی ہے جو تمہاری صورتیں ماں کے پیٹ میں بناتا ہے جیسی چاہتا ہے

إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٦﴾ هُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ

اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی

مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتٰبِ وَأُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۖ

اس کی کچھ آیتیں محکم ہیں جو کتاب کی اصل ہیں اور دوسری جن کے معنوں میں اشتباہ ہے

فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشٰبَهَ مِنْهُ

اور جن کے دلوں میں کجی ہے تو وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں

ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗٓ إِلَّا اللّٰهُ ۘ

تاکہ اس سے فتنہ پیدا کریں اور اس کی غلط تاویلیں کریں۔ اور اس کی تاویل تو اللہ ہی کو معلوم ہے۔

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ

اور جو علم میں مضبوط ہیں وہ کہتے کہ ہم ان (متشبہات) پر ایمان لائے سب ہمارے رب کی

رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّآ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ

طرف سے ہے اور عقلمند ہی نصیحت مانتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کر بعد

إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٨﴾

اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بیشک تو بڑا دینے والا ہے۔

رَبَّنَآ إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ

اے رب ہمارے بیشک تو تمام لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کیلئے جس میں کوئی شبہ نہیں بیشک اللہ وعدہ کے

الْمِيْعَادَ ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ ع ١ ٩

خلاف نہیں کرتا۔ اور جو لوگ کافر ہوئے ان کے مال اور ان کی

وَلَآ أَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿١٠﴾

اولاد انہیں اللہ سے بے نیاز نہ کرسکیں گے اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
جیساکہ قوم فرعون اور اس سے اگلوں کا طریقہ تھا انہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُلْ
تو اللہ نے ان کو ان کے گناہوں پر پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ (اے حبیبؐ)
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ
کافروں سے فرما دیجیے کہ عنقریب تم مغلوب ہوکر دوزخ کی طرف ہانکے جاؤگے اور وہ بہت ہی
الْمِهَادُ ﴿١٢﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۭ فِئَةٌ تُقَاتِلُ
بری جگہ ہے۔ بیشک تمہارے لیے یہ نشانی تھی کہ جب دو لشکر آپس میں ایک دوسرے کے مقابل ہوئے اُن میں سے ایک لشکر
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ۭ
اللہ کی راہ میں لڑتا تھا اور دوسرا گروہ کافر تھا۔ کافروں کو مومنوں کی تعداد اپنے جتنی نظر آتی تھی۔
وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي
اور اللہ اپنی مدد جسے چاہے دیتا ہے۔ بے شک اس میں عقلمندوں کے لیے بڑی
الْاَبْصَارِ ﴿١٣﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ
عبرت ہے۔ لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی اُن خواہشوں کی محبت، عورتیں اور بیٹے
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ
اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور گھوڑے نشان کیے ہوئے
وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
اور چوپائے اور کھیتی یہ سب جیتی دنیا کی پونجی ہے اور اللہ ہے جس کے پاس
حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿١٤﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا
اچھا ٹھکانا ہے۔ آپؐ فرمادیں کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتا دوں جو پرہیزگاروں
عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
کے لیے ہے اُن کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ یہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے۔
وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾
اُن میں پاکیزہ بیبیاں ہیں اور خود اُس میں اللہ کی خوشنودی ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَآ إِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

وہ جو کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے ہم ایمان لائے، تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب

النَّارِ ﴿١٦﴾ الصّٰبِرِينَ وَالصّٰدِقِينَ وَالْقٰنِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ

سے بچالے۔ یہ ہیں صبر کرنے والے اور سچے اور ہر بات سے بے نیاز رہنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے

وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اور سحری کے وقت مغفرت طلب کرنے والے۔ حالانکہ اللہ نے تمام عالم نے گواہی دی کہ بیشک وہی ایک معبود ہے اس کے سوا

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ

کوئی معبود نہیں ف ١ اور فرشتے اور اہل علم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ عزت والا

النصف الْحَكِيمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ

اور حکمت والا ہے۔ بے شک اللہ کا پسندیدہ دین اسلام ہی ہے۔ اور اہل کتاب تو

اُوتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ

علم آنے کے باوجود اختلاف میں پڑ گئے۔ یہ اُن کے دلوں کی جلن تھی (یعنی دلوں کی جلن کا سبب تھا)

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾ فَاِنْ

اور جو اللہ کی آیتوں کا منکر ہو تو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ پھر اگر

حَآجُّوكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ

آپ سے حجت کریں تو آپ فرمادیں کہ میں اور میرے پیرو اللہ کے حضور میں جھکے ہوئے ہیں۔ اور

لِّلَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوا فَقَدِ

اہل کتاب سے اور غیر اہل کتاب سے فرمادیں کہ کیا تم نے تسلیم کیا؟ اگر وہ تسلیم کریں تو

ع ٢ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾ ١٠

ہدایت پا گئے اور اگر وہ نہ مانیں تو تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

اِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ

وہ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے منکر ہوئے اور پیغمبروں کو ناحق شہید کیا

وَّيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَاْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ

اور وہ لوگ جو انصاف کا حکم کرتے ہیں۔ ان کو قتل کرتے ہیں تو (اے حبیب) انہیں خوشخبری دو

ف ١ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ تو یہ کائنات اس کی وحدانیت پر گواہ ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے کیونکہ اگر کوئی دوسرا اس میں شریک ہوتا تو یقیناً اس میں تبدیلی لاتا اس پر ملائکہ گواہ ہیں۔ پھر وہ علم والے جنہیں علم ربانی اور روحانی یعنی معرفت حاصل ہے وہ گواہ ہیں۔

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا
درد ناک عذاب کی یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اکارت گئے دنیا
وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا
اور آخرت میں۔ اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں
نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ
کتاب کا ایک حصہ ملا اور وہ کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ وہ اُن کا فیصلہ کرے پھر
يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ
ان میں کا ایک گروہ اُس سے روگرداں ہو کر پھر جاتا ہے۔ یہ جرات انہیں اس لیے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہرگز
تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا
آگ نہ چھوئے گی گر صرف چند دن انہیں فریب دیا اس جھوٹ نے جو وہ
يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ وَوُفِّيَتْ
دین میں باندھتے تھے۔ تو کیسی حالت ہوگی جب ہم انہیں جمع کریں گے اس دن کیلئے اس میں کوئی شک نہیں اور ہر شخص کو اسکی کمائی
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ
پوری پوری دی جائے گی۔ اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ آپ یوں عرض کریں کہ اے اللہ ملک کے
الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ
مالک، تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے۔
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے۔ سب قدرت تیرے ہاتھ میں ہے۔ اور تو
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ
ہر چیز پر قادر ہے۔ تو دن کو رات سے بدل دیتا ہے اور رات کو دن سے
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ
اور مردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ اور جسے چاہے
تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
بے حساب رزق دیتا ہے۔ مسلمان کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں

مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ
سوائے اپنے بھائی مسلمانوں کے اور جو ایسا کرے گا تو اسے اللہ سے کوئی تعلق
شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ
نہیں، نیز یہ کہ ان کے ورغلانے سے ڈرتے ہو اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے۔
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ
اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ آپ فرمادیں جو تمہارے دل میں ہے اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو
يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى
اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ اور جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ
ہر چیز پر قادر ہے۔ جس دن ہر انسان پائے گا جو نیک عمل بھی اس نے کیا ہے
مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ
وہ اس کے سامنے ہوگا اور جو برا کام کیا تو وہ کہے گا کہ کاش مجھ میں اور اس میں
بَعِيْدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ﴿٣٠﴾ قُلْ
دور کا فاصلہ ہوتا۔ اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ (اے حبیب!)
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ
آپ فرمادیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو یا کرنی چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو اور میرے نقش قدم پر چلو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمہارے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ
گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور آپ فرمادیں کہ اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی تو اگر وہ انکار کریں تو
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ
اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ بے شک اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم
اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ۗ
اور آل عمران کو سارے جہانوں کے انسانوں سے۔ یہ ایک دوسرے کی نسل سے ہیں۔
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ
اور اللہ تعالےٰ سنتا اور جانتا ہے۔ جب عمران کی بیوی نے عرض کی کہ اے میرے پالنے والے میں تیرے لیے منت مانتی ہوں

رسول اکرمؐ سے محبت

ف ٢ اس سے مراد یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ محبت گویا اللہ تعالیٰ ہی سے محبت کرنا ہے اور محبت سے مراد اطاعت ہے یعنی وہ کام جس میں نہ لالچ ہو اور نہ کوئی خوف ہو اطاعت کہلاتا ہے۔ اسی لئے عبادت کو بھی جزا کے خیال سے نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ عبادت جزا کیلیے بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے نہیں اور اسی طرح جہنم کے خوف سے کسی عبادت کو کرنا خوف کا باعث ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے نہیں ہوتا اسی لئے قرآن پاک میں جگہ بہ جگہ **اطیعو اللہ و اطیعو الرسول** آیا ہے جس سے مراد ہی اللہ تعالیٰ اور محبت رسول ﷺ ہے۔

لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٥﴾

کہ جو میرے پیٹ میں ہے یہ خالصاً تیری ہی خدمت میں رہے گا تو مجھ سے قبول کر بیشک تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

پھر جب اسے جنا تو بولی اے میرے رب! یہ تو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اور اللہ کو خوب معلوم ہے

بِمَا وَضَعَتْ ۖ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ

جو کچھ اُس نے جنا۔ اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اس کا نام مریم رکھا

وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا

اور میں اُسے اور اس کی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں راندۂ درگاہ شیطان سے۔ تو اُسے اسکے رب نے

رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ

قبول کر لیا اور اسے پروان چڑھایا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریاؑ کی کفالت میں دیا۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ

جب زکریاؑ اس کے پاس محراب میں داخل ہوتے تو اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا

يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ

اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟ وہ بولی وہ اللہ کی طرف سے آیا بے شک اللہ جسے چاہے

مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ

بے حساب رزق دیتا ہے۔ یہاں زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا بولے اے میرے رب

هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ

مجھے اپنے پاس سے اچھی اولاد عطا کر بے شک تو ہی دعا کا سننے والا ہے۔ تو فرشتوں نے

الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ

اسے آواز دی اور وہ اپنے محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا کہ اللہ آپ کو خوشخبری دیتا ہے

بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا

یحییٰ کی جو اللہ کی طرف سے اُس کے کلام کی تصدیق کرے گا اور سردار ہوگا اور ہمیشہ کیلئے عورتوں سے بچنے والا اور ہمارے

مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ

خاص نبیوں میں سے ہوگا۔ تو وہ بولا کہ اے میرے پالنے والے میرے لڑکا کیسے ہوگا جب کہ میں

الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ

بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے" فرمایا اللہ ایسے ہی جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس نے عرض کی

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

کہ "اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی کر دے" فرمایا "تیری نشانی یہ ہے کہ تین دن لوگوں سے بات نہ کرے

اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ ع ۱۱ ۱۲

مگر صرف اشارے سے اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کر صبح اور شام۔"

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

اور جب فرشتوں نے کہا! اے مریم بے شک اللہ نے تمہیں برگزیدہ اور پاکیزہ کیا

وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ

اور سارے جہاں کی عورتوں پر تجھے بزرگی دی۔ اے مریم اپنے رب کے حضور میں جھک جا

وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ

اور اسے سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر" یہ غیب کی خبریں ہیں

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ

جو ہم آپ پر وحی کرتے ہیں۔ اور آپ ان کے پاس تھے جب وہ قلموں سے اس بات کے اوپر قرعہ ڈالتے تھے

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ

کہ مریم کس کی کفالت میں رہیں۔ اور آپ ان کے پاس تھے جب وہ جھگڑ رہے تھے۔ جب

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖۗ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ

فرشتوں نے مریم سے کہا کہ اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک ہستی کی جس کا نام مسیح عیسیٰ

عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ۙ

مریم کا بیٹا اور وہ لوگوں میں معزز ہوگا اور آخرت میں مقربین میں سے ہوگا۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ

اور وہ لوگوں سے پالنے میں بات کریگا اور ادھیڑ عمر میں اور پاک بازوں میں سے ہوگا۔ (مریم) بولی کہ اے میرے پالنے

اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ

والے میرا بچہ کہاں سے ہوگا جب کہ مجھے کسی شخص نے ہاتھ بھی نہیں لگایا کہا اللہ تعالیٰ یونہی

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ إِذَا قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهٗ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾

جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ اور جب وہ کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْإِنْجِيلَ ﴿٤٨﴾ وَرَسُولًا

اور اللہ ج اسے سکھائے گا کتاب اور حکمت، توریت اور انجیل۔ اور وہ

إِلٰى بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ۙ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ أَنِّيٓ

بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے رب کی طرف سے اور وہ یہ

أَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّينِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ

ہے کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرندہ کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا اور وہ

طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتٰى

پرندہ ہو جائے گی اللہ ج کے حکم سے۔ اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور میں مردے جِلاتا ہوں

بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ ۙ فِي بُيُوتِكُمْ ۭ

اللہ ج کے حکم سے اور تمہیں بتا سکتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو

إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٤٩﴾ ۚ وَمُصَدِّقًا لِّمَا

ان معجزوں میں بڑی نشانی ہے تمہارے یقین کے لیے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اور تصدیق کرنے والا ہے

بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ

اپنی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کرے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں

عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٥٠﴾

اور میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانی لایا ہوں کہ اللہ ج سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ

بے شک میرا اور تمہارا پالنے والا اللہ ج ہی ہے تو اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب

أَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِيٓ إِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ

عیسیٰ ؑ نے انہیں کفر میں مبتلا پایا، بولا "کون ہے جو اللہ ج کے معاملے میں میری مدد کرے"

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٥٢﴾

حواریوں نے کہا کہ "ہم اللہ ج دین کے مددگار ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں۔"

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۵۳

اے رب ہمارے ہم ایمان لائے اس پر جو تو نے اتارا اور رسول کے فرمانبردار ہوئے اور تو ہمیں پیروی کرنے والوں میں شامل کرلے۔

ع ۵ ۱۳ ۳ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۵۴ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى

اور کافروں نے مکر کیا اور اللہ نے ان کے مکر کو توڑ دیا اور اللہ مکر کرنے والوں کے مکر کو اُن پر لوٹانے والا ہے۔ جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰؑ

اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھاؤں گا اور تجھے اور تیرے پیروکاروں کو کافروں سے محفوظ رکھوں گا اور

جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ

تیرے پیروکاروں کو قیامت تک تیرے منکروں پر غلبہ دوں گا۔

ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۵۵

پھر تم سب میری طرف پلٹ آؤ گے تو پھر میں تم میں فیصلہ کروں گا۔ جس بات میں جھگڑتے ہو۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِى الدُّنْيَا

اور جو کافر ہوئے میں دنیا اور آخرت میں انکو سخت عذاب

وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۵۶ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

دوں گا اور اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام

الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۵۷

کیے اللہ اُن کا انہیں بھرپور بدلہ دے گا۔ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ۵۸ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى

یہ چند آیتیں آپ پر نازل کرتے ہیں نصیحت اور حکمت والی۔ عیسیٰؑ کی مثال

عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۵۹

اللہ کے نزدیک آدمؑ کی سی ہے۔ کہ اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا پس وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۶۰ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ

اے سننے والے یہ تیرے رب کی طرف سے حق ہے تو اس میں شک نہ کرنا پھر اے حبیبؐ جو تجھ سے عیسیٰؑ کے بارے میں

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ

حجت کریں جب کہ آپ کو اس کا علم ہو چکا تو ان سے فرما دیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹے لائیں اور تم اپنے بیٹے لاؤ

وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَ

ہم اپنی عورتیں لائیں اور تم اپنی عورتیں لاؤ اور ہم اپنی جانیں لائیں اور تم اپنی جانیں لاؤ پھر ہم اور تم مباہلہ کریں ا

لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿۶۱﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَ

جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ڈالیں ف۳ بے شک یہی سچا بیان ہ

وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۶۲﴾ فَإِن تَوَ

اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ ہی غالب حکمت والا ہے۔ پھر اگر وہ منہ پھیر

فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۶۳﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِ

تو اللہ فسادیوں کو جانتا ہے۔ آپ فرما دیں کہ اے اہل کتاب! آؤ

كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ

اس کلمہ کی طرف جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا کسی کو ش

شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِن تَوَ

نہ کریں اور ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنائے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں

فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۶۴﴾ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّو

تو آپ فرما دیں کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ اے اہل کتاب تم ابراہیم کے بارے

فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنجِيلُ إِلَّا مِن بَعْدِ

کیوں جھگڑتے ہو تورات و انجیل تو ان کے بعد اتری ہے

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۶۵﴾ هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَ

پس تم عقل کیوں نہیں پکڑتے؟ تم لوگ اس میں جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم تھا تو اس میں کیو

تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُو

جھگڑتے ہو جس کا تمہیں علم ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے مگر تم نہیں جانت

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِي

ابراہیم نہ یہودی تھے، نہ نصرانی بلکہ وہ یکے مسلمان تھ

مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۶۷﴾ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَ

اور مشرکوں میں سے ہرگز نہ تھے سب لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ

ف ۳ یہ درحقیقت نصاریٰ پر اسلام کی حقانیت کا اظہار کرتا تھا چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہمراہ نفس کی جگہ علی مرتضیٰ کو اور نساءنا کی جگہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کو اور ابناءنا کی جگہ امام حسین رضی اللہ عنہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیا اور میدان مباہلہ میں پہنچ گئے۔ آپ کے ہمراہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ ﷺ نے فرمایا سلمان رضی اللہ عنہ تم بہت دور چلے جاؤ کہ اب یہاں جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہونے والی ہے ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کی لپیٹ میں آجاؤ۔ ایک راہب سعید نام کا تھا اور وہ نصاریٰ میں بہت معزز سمجھا جاتا تھا اس نے کہا "اے میری قوم کے لوگو! تم مجھے کیا سمجھتے ہو" انہوں نے یک زبان ہو کہا کہ "ہم تمہیں بہت معزز سمجھتے ہیں"۔ اس نے کہا کہ "اللہ تعالیٰ کی قسم میں جو یہ صورتیں دیکھ رہا ہوں ایسی صورتیں جھوٹوں کی نہیں ہوا کرتیں۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے اس پہاڑ کو ٹلنے کی دعا کریں جس پر میں کھڑا ہوں تو یہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے گا۔ چنانچہ وہ مباہلہ کرنے سے باز آگئے اور جزیہ دینا منظور کر لیا۔ درحقیقت یہ اسلام کی حقانیت کے اظہار کیلئے تھا۔

ع ۶ ۱۴

لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ

وہ تھے جو اُن کے پیروکار ہوئے اور یہ نبیؐ اور ایمان والے۔ اور اللہ ایمان والوں کا

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ۗ

والی ہے۔ اہل کتاب کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں گمراہ کردے۔

وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اور وہ اپنے آپ ہی کو گمراہ کرتے ہیں لیکن انہیں شعور نہیں۔ اے اہل کتاب!

لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو۔ کہ اے اہل کتاب!

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

حق میں باطل کو کیوں ملاتے ہو اور حق کو کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم

ع ٧ ١٥ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ

جانتے ہو۔ اور اہل کتاب کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر

اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ

نازل ہوا ہے صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ۗ قُلْ

شاید اس ترکیب سے وہ پھر جائیں۔ اور ایمان نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو ہو آپ فرما دیں

اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ

کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے اگر کوئی ایسا کلام لائے جیسا تمہیں ملا ہے

اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ

یا کوئی تم پر حجت لا سکے تمہارے رب کے بارے میں تو آپ فرما دیں کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے جسے چاہے

مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ

عطا کرے اور اللہ وسیع علم والا ہے۔ وہ اپنی رحمت سے جسے چاہے نوازتا ہے۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ وہ ہے کہ اگر

تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَأْمَنْهُ بِدِيْ

اس کے پاس سونے چاندی کا ڈھیر امانت رکھیں تو وہ آپ کو ادا کردے گا اور ان میں کوئی وہ ہے کہ اگر ایک اشرفی اُسکے پاس

لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَا

رکھیں تو وہ آپ کو پھیر کر نہ دے گا۔ مگر جب تک کہ آپ اُس کے سر پر کھڑے رہیں اور یہ اس لیے ہے کہ وہ کہ

لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِ

کہ اُمیوں کے معاملے میں ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ ال

بولتے ہیں۔ بے شک جس نے اپنا عہد پورا کیا اور پرہیزگاری اختیار کی تو اللہ تعا

يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَا

پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔ اور جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے حقیر رقم

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُ

لیتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور اللہ تعالےٰ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا

اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۠ وَلَهُ

اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰ

دردناک عذاب ہے۔ اور ان میں ایک گروہ وہ ہے جو اللہ کی کتاب میں ہیر پھیر کرتا ہے تاکہ

لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُ

لوگ سمجھیں کہ یہ بھی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى ال

اللہ کی طرف سے ہے۔ حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں اور وہ اللہ پر دیدہ و دانستہ

الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِ

جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی آدمی کا یہ حق نہیں کہ اللہ اُسے کتاب او

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِ

حکم دے اور پیغمبری دے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے

دُونِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ
ہو جاؤ، البتہ یہ کہنا درست ہے کہ اللہ والے ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
اور اس سبب سے کہ تم درس دیتے ہو۔ اور نہ ہی تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں
وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۭ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ ع ٨ ٩ ١٦
اور پیغمبروں کو اللہ ٹھہرا لو۔ کیا تمہیں کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو گئے۔
وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اس کا عہد لیا کہ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ
پھر تشریف لائیں تمہارے پاس رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق کریں تو تم ضرور ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ
فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس ذمہ داری کو قبول کیا، انھوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کیا"
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى
فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تم سب پر گواہ ہوں۔ اور جو کوئی اس کے بعد
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ
پھرے اپنے اقرار سے تو وہ فاسق ہو گا۔ کیا یہ اللہ کے دین کے سوا کچھ اور ہی خواہش کرتے ہیں
وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ
حالانکہ آسمان والے اور زمین والے اس کے سامنے اطاعت کی گردنیں جھکائے ہوئے ہیں خوشی کے ساتھ یا جبر اور قہر کے
يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ
ساتھ اور سب اسی کی طرف لوٹیں گے۔ آپ کہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو نازل ہوا
عَلٰٓي اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں پر
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا نُفَرِّقُ
اور جو ملا موسیٰ اور عیسیٰ اور انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے ہم ان میں

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
کسی پر ایمان لانے سے فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ اور جو اسلام کے سوا
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ
کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں
الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِ
نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ کیونکر اللہ ایسی قوم کو ہدایت دے جو ایمان لاکر کافر ہوگئے
وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا
اور وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیوں کے ساتھ آئے تھے اور اللہ
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِ
ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اُن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر
لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
اللہ اور فرشتوں اور سب بندوں کی طرف سے لعنت ہے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہوگا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ مگر جنہوں نے
تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۣ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ
اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کرلی تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ
وہ جو ایمان لاکر کافر ہوئے اور پھر کفر میں اور بڑھ گئے تو اُن کی توبہ
تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُو
ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کافر ہی
وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَ
مرے ان میں کسی نے زمین کے وزن کے برابر سونا بھی فدیہ میں دیا تو وہ بھی قبول نہ کیا جائے گا، اگرچہ
افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ ۱ ۱۷
وہ اپنی خلاصی کے لیے دے۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور اُن کا کوئی مددگار نہیں۔

ركوع ۲

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

تم ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک کہ تم وہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جو تمہیں سب سے زیادہ پیاری ہے اور جو تم خرچ کرو

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

اللہ تعالےٰ اس سے باخبر ہے۔ سب کھانے بنی اسرائیل کو

لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ

حلال تھے مگر وہ جو یعقوبؑ نے حرام کرلیا خود اپنے اوپر ف۴ توریت کے

قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ

اُترنے سے پہلے۔ آپؐ فرمادیں کہ تم توریت لاکر پڑھو اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

تم سچے ہو۔ تو اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ بولے

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ آپؐ فرمادیں کہ اللہ کا فرمان سچا ہے تم ابراہیمؑ کے

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ

دین کی پیروی کرو جو ہر باطل سے جُدا تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ یقیناً

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًی

سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے مقرر ہوا وہ ہے جو مکے میں ہے برکتوں والا اور سارے جہان کیلئے ہدایت

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ

کا سرچشمہ ف۵ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں داخل ہوا

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

امان میں ہوگیا۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا واجب ہے جو اس تک پہنچنے کا

اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

ذریعہ رکھتا ہو اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ

آپؐ فرمادیں کہ اے اہلِ کتاب اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے

قصہ حضرت یعقوب علیہ السلام

ف ۴ درحقیقت حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کا عارضہ تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا اس سے یہود کو شبہ ہوا کہ شاید اونٹ کا گوشت توریت میں حرام قرار دیا گیا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام کھانے بنی اسرائیل پر حلال تھے سوائے اس کے جو انہوں نے خود اپنے اوپر حرام کرلیا۔

ف ۵ اس سے مراد ہے کہ جہاں حرم کعبہ ہے اس جگہ کا نام بکہ ہے۔ اور بکہ اس لئے ہے کہ وہاں گناہوں کی مغفرت کیلئے گریہ وزاری کی جاتی ہے۔

بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ

کسی پر ایمان لانے سے فرق نہیں کرتے اور ہم اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں۔ اور جو اسلام کے سوا

الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔ کیونکر اللہ ایسی قوم کو ہدایت دے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے

وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۗ وَاللّٰهُ لَا

اور وہ گواہی دے چکے تھے کہ رسولؐ سچا ہے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیوں کے ساتھ آئے تھے اور اللہ

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اُن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر

لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اللہ اور فرشتوں اور سب بندوں کی طرف سے لعنت ہے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہوگا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ مگر جنہوں نے

تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کرلی تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بے شک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ

وہ جو ایمان لا کر کافر ہوئے اور پھر کفر میں اور بڑھ گئے تو اُن کی توبہ

تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا

ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی لوگ گمراہ ہیں۔ وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کافر ہی

وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ

مرے ان میں سے کسی نے زمین کے وزن کے برابر سونا بھی فدیہ میں دیا تو وہ بھی قبول نہ کیا جائے گا، اگرچہ

افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ ۱۱ ۱۷

وہ اپنی خلاصی کے لیے دے۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہے اور اُن کا کوئی مددگار نہیں۔

الجزء ۴

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۥ وَمَا تُنْفِقُوْا

تم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم وہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہ کر دو جو تمہیں سب سے زیادہ پیاری ہے اور جو تم خرچ کرو

مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا

اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ سب کھانے بنی اسرائیل کو

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ مِنْ

حلال تھے مگر وہ جو یعقوبؑ نے حرام کر لیا خود اپنے اوپرؑ تورات کے

قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ

اترنے سے پہلے۔ آپؐ فرما دیں کہ تم تورات لا کر پڑھو اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ

تم سچے ہو۔ تو اس کے بعد جو اللہ پر جھوٹ بولے

ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا

تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ آپؐ فرما دیں کہ اللہ کا فرمان سچا ہے تم ابراہیمؑ کے

مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ

دین کی پیروی کرو جو ہر باطل سے جدا تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ یقیناً

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًی

سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے مقرر ہوا وہ ہے جو مکے میں ہے برکتوں والا اور سارے جہان کیلئے ہدایت

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ

کا سرچشمہ ف ۵ اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں داخل ہوا

كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

امان میں ہو گیا۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا واجب ہے جو اس تک پہنچنے کا

اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾

ذریعہ رکھتا ہو اور جو منکر ہو تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے۔

قُلْ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ

آپؐ فرما دیں کہ اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے

وقف جبرئیل علیہ السلام

ف ۴ درحقیقت حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کا عارضہ تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اونٹ کا گوشت کھانا چھوڑ دیا اس سے یہود کو شبہ ہوا کہ شاید اونٹ کا گوشت تورات میں حرام قرار دیا گیا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام کھانے بنی اسرائیل پر حلال تھے سوائے اس کے جو انہوں نے خود اپنے اوپر حرام کر لیا۔

ف ۵ اس سے مراد ہے کہ جہاں حرم کعبہ ہے اس جگہ کا نام بکہ ہے۔ اور بکہ اس لئے ہے کہ وہاں گناہوں کی مغفرت کیلئے گریہ وزاری کی جاتی ہے۔

عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ

واقف ہے۔ آپ فرمادیں اے اہل کتاب تم اللہ کی راہ سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ

کیوں روکتے ہو اُسے جو ایمان لائے تم اُسے کیوں پھیرنا چاہتے ہو حالانکہ تم اس کی سچائی پر خود گواہ ہو اور جو کچھ

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُ

تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُس سے غافل نہیں۔ اے ایمان والو اگر تم

فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

اہل کتاب کے کہنے پر چلے وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر کر

كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰ

چھوڑیں گے۔ اور تم کیونکر کفر کرو گے جب کہ تم پر اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں

وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَا

اور تم میں اُس کا رسول موجود ہے جس نے اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ پکڑا وہ سیدھی راہ پر

ع مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا

گامزن ہو گیا۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور

تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعً

تم مسلمان ہی مرنا۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو

وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآ

اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور اللہ کے احسان کو یاد کرو کہ جب تم آپس میں دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ

تو اُس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کردی اور تم اُس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم

عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

دوزخ کے غار کے کنارے پر تھے تو اُس نے تمہیں گرنے سے بچا لیا۔ اسی طرح تو اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے

ف ٦ اللہ تعالیٰ کی رسی سے مراد توحید ہے۔

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

کہ جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی باتوں کا حکم دیں بُری باتوں سے منع

الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

کریں اور یہی وہ لوگ ہیں فلاح پانے والے۔ اُن جیسے نہ ہونا کہ جو

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ

آپس میں متفرق ہو گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی بعد اس کے کہ اُن کے پاس روشن نشانیاں آچکی تھیں اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ لا يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جس دن کچھ چہرے سفید اور روشن ہوں گے اور کچھ چہرے کالے ہوں گے

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۚ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

تو جن لوگوں کے چہرے کالے ہوں گے تو اُن سے کہا جائے گا کہ کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوئے

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا۔ اور وہ جن کے

ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

چہرے سفید اور روشن ہوئے وہ اللہ کی رحمت میں ہیں اور ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنہیں ہم حق کے ساتھ آپ پر پڑھتے ہیں اللہ تعالٰی جہان والوں پر

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى

ظلم نہیں چاہتا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی کی

11 ع اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ

طرف سب کاموں کو لوٹنا ہے۔ تم بہترین اُمت ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں کیلئے نکالی گئیں تم

بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ

نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اگر

اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ

اہل کتاب ایمان لاتے تو اُن کے لیے بہتر ہوتا اُن میں کچھ مسلمان ہیں اور زیادہ

اعراض واجسام

ف ۷ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپکے بعد دین میں ردوبدل کیا اور نئی نئی راہیں نکالیں۔ درحقیقت یہ وہ لوگ ہوں گے جن لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ طور پر نفاق تھا اور وہ اسکو ظاہر نہیں کرتے تھے اس عالم دنیا میں اعراض ظاہر ہیں اور اجسام مخفی ہیں۔ تو انسان کا جسم مخفی جو جسم کو کنٹرول کرتا ہے اس پر نور یا ظلمت مسلط ہو جاتی ہے مگر کیونکہ وہ مخفی ہے اس لئے نظر نہیں آتا قیامت کا دن چونکہ حقیقی دن ہو گا مادہ فنا ہو چکا ہو گا۔ اس لئے اس دن وہ حقیقی اجسام نظر آئیں گے۔

الْفٰسِقُوْنَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
کافر ہیں۔ وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے سوائے ستانے کے اگر وہ تم سے لڑیں گے تو پشت پھیر کر
الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا
بھاگیں گے۔ پھر اُن کی کوئی مدد نہ ہوگی۔ ذلت اور خواری اُن پر مسلط کردی گئی ہے خواہ کہیں پر ہوں
اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
جب تک کہ وہ اللہ کی رسی (یعنی قرآن) اور نہ آدمیوں کی رسی (یعنی رسول) کو نہ پکڑیں اُن کو چھٹکارہ نہ ہوگا اور وہ غضب الٰہی کے سزاوار
اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
ہوئے اور اُن پر بربادی مسلط کردی گئی اور یہ اس لیے ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا
کرتے تھے اور پیغمبروں کو شہید کرتے تھے ف۸ پس یہ نافرمانی اور حد سے گزرنے
يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوْا سَوَاۗءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ
کی سزا ہے۔ سب ایک جیسے نہیں ہیں۔ اہل کتاب میں سے وہ بھی ہیں جو حق پر قائم ہیں
يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ
کہ وہ اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ اور آخرت کے دن پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔ اور برائی سے منع کرتے ہیں۔
وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا
اور نیک کاموں کو رغبت کے ساتھ جلد انجام دیتے ہیں اور یہی لوگ اللہ کے مقرب ہیں۔ اور وہ جو بھی
مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
بھلائی کریں اُن کا حق نہ مارا جائے گا۔ اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے
كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰهِ
کفر کیا اُن کے مال اور اولاد اُن کو اللہ سے بے نیاز نہ کرسکیں گے (یعنی اُس کی گرفت سے
شَـيْـــًٔـا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١٦﴾ مَثَلُ مَا
نہ بچ سکیں گے) اور وہی لوگ جہنمی ہیں۔ اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اُن لوگوں کی مثال

۴۳ انبیاء کا قتل یہودیوں نے کیا

ف ۸ یہود نے صبح کے وقت
۴۳ نبیوں کو قتل کیا اور شام کو جب
112 عابد لوگوں نے انکو نصیحت کی
تو ان کو بھی شام کو قتل کر ڈالا۔

يُنْفِقُونَ فِي هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ

جو اس دنیا کی زندگی میں خرچ کرتے ہیں اس ہوا کی سی ہے جس میں پالا ہو اور ایک

حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

ایسی قوم کی کھیتی پر پڑے جو اپنا ہی برا کرتے تھے۔ اس نے اُن کو ہلاک کر دیا

وَلٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۱۱۷﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو غیروں کو

بِطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۚ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ

اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کرتے۔ اور تمہیں ایذا پہنچنے کی آرزو کرتے ہیں

بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ

بغض اُن کی باتوں سے ظاہر ہے اور وہ جو سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اُس سے بھی بڑا ہے

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۱۸﴾ هٰٓأَنْتُمْ أُولَآءِ تُحِبُّونَهُمْ

ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنا دیں اگر تم عقلمند ہو۔ افسوس کہ تم تو انہیں چاہتے ہو

وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوٓا

مگر وہ تمہیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر ایمان رکھتے ہو اور وہ جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ

ہم ایمان لائے اور جب تم سے جدا ہوتے ہیں تو غصے کی وجہ سے تم پر اپنی انگلیاں چباتے ہیں۔ آپ فرما دیں

مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۱۱۹﴾ إِنْ

تم اپنے طیش میں خود ہی مر جاؤ اور اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو خوب جانتا ہے۔ جب

تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ

تمہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں برا لگتا ہے اور جب تمہیں کوئی برائی پہنچتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں

وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللّٰهَ بِمَا

اگر تم صبر کرو اور پرہیزگار رہو اُن کے مکر کا داؤ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ بے شک اُن کے سب کاموں پر

ع ۱۲ ۱۱ ۳ يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ

اللہ تعالیٰ نگران ہے۔ اور یاد کرلے جب آپ صبح کو اپنے دولت خانے سے برآمد ہوئے تاکہ مسلمانوں کو لڑائی کے

مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ

مورچوں پر قائم کرو ۔ تو اللہ ہر بات کو سنتا اور جانتا ہے ۔ جب تم میں سے دو گروہ بُزدلی پر

مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

آمادہ ہوئے اور اللہ تعالے اُن کی پشت پناہی کر رہا ہے ۔ حالانکہ مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا

کرنا چاہیے ۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں بدر میں فتح عطا کی جبکہ تم تعداد میں تھوڑے اور بے سروسامان تھے تو اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ

ڈرو تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ ۔ اے حبیبؐ جب آپؐ مسلمانوں سے فرماتے تھے کہ کیا تمہیں یہ کافی نہیں

اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ ؕ

کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے ۔

بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ

یقیناً اگر تم صبر کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو اور کافر اسی دم تم پر آن پڑیں

رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ

تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا ۔ اور یہ فتح اللہ تعالیٰ نے

اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا

تمہاری خوشی کے لیے عطا کی تاکہ تمہارے دلوں کو اس سے اطمینان حاصل ہو جائے ۔ اور فتح تو

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ ۙ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ

اللہ جو غالب حکمت والے کے پاس سے ہے ۔ یہ اس لیے ہے کہ کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے

كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ

اور انہیں ذلیل کرے تاکہ وہ نامراد پھر جائیں یہ بات آپؐ کے اختیار میں نہیں

شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ

یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا وہ اُن پر عذاب کرے کیونکہ وہ ظالم ہیں ۔ اور

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

سب کچھ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ جسے چاہے بخش دے

سود
محسنین

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

جسے چاہے عذاب کرے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰٓوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۠ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ

تم سود دُ[illegible] نہ کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

فلاح پاؤ۔ف۹ اور اس آگ سے ڈرو جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اطاعت کرو اللہ کی

وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اور اس کے رسول کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور جلدی کرو اپنے رب کی بخشش حاصل کرنے میں اور دوڑو

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِيْنَ

ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان اور زمین سما جائیں یہ پرہیزگاروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ اُن کے لیے

يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ

جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں راحت اور تکلیف میں اور وہ جو غصہ پینے والے ہیں اور لوگوں سے

عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا

درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ف۱۰ اور وہ لوگ کہ جب کوئی

فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ

غلط کام کرتے ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اس کے بعد اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ڞ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا

تو اللہ کے سوا کون گناہ بخشنے والا ہے۔ اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر

وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ

اصرار نہ کریں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں اُن کا بدلہ اُن کے رب کی طرف سے بخشش اور جنتیں ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾

جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور یہ نیک کام کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلہ ہے۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

تم سے پہلے کتنے لوگ اور زمانے گزر چکے ہیں تو تم زمین میں پھر کر دیکھو

ف ۹ کہ اس عذاب کے مقابلے میں یہ نفع بے حقیقت ہے۔ اس لئے اللہ تعالی سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ف ۱۰ محسنین وہ ہیں جو ہر کام اللہ تعالی کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرتے ہیں۔

پرہیزگار دل کو نصیحت
آزمائش و صبر

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى
کہ کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔ یہ بیان لوگوں کو بتلانے اور ہدایت کی راہ دکھانے کیلئے
وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ
اور یہ پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے۔ نہ پست ہمت ہو اور نہ غم کرو اور تم
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ
غالب آؤ گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اگر تمہیں کوئی زخم پہنچا تو
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ۭ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ
وہ لوگ بھی ایسے ہی زخم کھا چکے ہیں۔ اور ہم دنوں کو انسانوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاۗءَ ۭ وَاللّٰهُ
تاکہ اللہ تعالٰے ایمان لانے والوں کا امتحان لے لے۔ اور تم میں بعض لوگوں کو شہادت کا رتبہ دے۔ اور اللہ
يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ
ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس لیے کہ اللہ تعالٰی مسلمانوں کو نکھار دے اور کافروں کو
الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ
مٹا دے۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے اور جب کہ اللہ تعالٰے نے امتحان نہ لیا
الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ
جہاد کرنے والوں کا اور نہ صبر کرنے والوں کی آزمائش کی۔ اور تم تو موت کی تمنا
الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ۠ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿١٤٣﴾ ع ۱۴ / ۵
کیا کرتے تھے اس کے ملنے سے پہلے۔ اب تم نے اُسے دیکھ لیا وہ تمہاری نظر کے سامنے ہے۔
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مَّاتَ
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں۔ تو کیا اگر وہ انتقال کر جائیں
اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ
یا شہید ہو جائیں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا۔
فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔـا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٤﴾ وَمَا كَانَ
وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر کرنے والوں کو اُس کا صلہ دے گا۔ اور کوئی جان

جہاد

لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ

اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتی سب کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔ اور جو دُنیا کا

ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

انعام چاہے تو ہم اس میں سے اُسے دیں گے۔ اور جو آخرت کا انعام چاہے تو ہم اُس میں سے اُسے

مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٤٥﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ

دیں گے اور ہم شکر گزاروں کو نیک صلہ دیتے ہیں۔ اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا اُن کے ساتھ

رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا

بہت سے خدا پرست تھے تو نہ انہوں نے اُن مصیبتوں پر دل چھوڑا جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں اور نہ

ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا

کمزوری دکھائی اور نہ دبے۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور

دُعا

كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

اس کے سوا اُن کا کوئی قول ہی نہ تھا۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے جو بے اعتدالی

فِىْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾

اپنے کام میں ہوئی اُسے معاف فرما اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافروں پر فتح عطا فرما۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ

تو اللہ نے انہیں دُنیا کی کامیابی عطا کی۔ اور آخرت کی کامیابی اس سے بھی بڑی ہے۔ اور اللہ

۱۵ ع ۵
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ

احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اے ایمان والو اگر تم نے کافروں کی اطاعت کی تو

كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ

وہ تمہیں ایمان سے پھیر دیں گے تو پھر تم نقصان اٹھا کر پلٹ جاؤ گے۔ بے شک اللہ

مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِىْ فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ

تمہارا مولا ہے اور وہ سب سے بہتر مدد گار ہے۔ عنقریب ہم کافروں کے دلوں میں

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ

رُعب ڈال دیں گے اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا حالانکہ اُس نے ایسی ناسمجھی کی بات نازل نہیں کی

وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

اور ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور یہ بُرا ٹھکانا ظالموں کے لیے ہے۔ اور بیشک اللہ نے اپنا وعدہ سچا

اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ

کر دکھایا تو تم اُس کے حکم سے کافروں کو قتل کر تے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی

وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ

اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور تم نے نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ نے تمہیں خوشی دکھائی۔

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ

تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت کا طلبگار تھا۔ پھر

صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ

تمہارا مُنہ اُن سے پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور بے شک اُس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ

فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى

مسلمانوں پر فضل کرتا ہے۔ جب تم منہ اٹھائے چڑھے جا رہے تھے اور پیچھے پھر کر بھی کسی کو

اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِىْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّاۢ بِغَمٍّ

نہ دیکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو واپس بُلا رہے تھے تو تمہیں غم پر غم دیا

لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ

اور تمہیں معافی اس لیے دی جو تمہارے ہاتھ سے گیا اور جو تم پر آفتاد پڑی ہے اس کا رنج نہ کرو اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً

تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔ پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری

نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

کہ وہ تمہاری ایک جماعت پر اُتاری تھی۔ اور ایک گروہ کو اپنی جان کی

اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ

پڑی تھی اور اللہ پر غلط گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔ کہتے تھے

هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ

کیا اس کام میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟ آپ فرما دیں کہ اختیار تو سب اللہ کو ہے۔

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ

اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں جو آپ پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں کہ

لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ

ہمارا کچھ بس ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ آپ فرما دیں اگر تم

بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ

اپنے گھروں میں ہوتے تو تب بھی جن کی موت آچکی تھی وہ اپنی قتل گاہوں تک نکل کر خود پہنچ جاتے

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ

اور یہ آزمائش اس لیے ہے کہ تمہارے سینوں کا راز ظاہر ہو جائے اور جو دلوں میں ہے اُسے ظاہر کر دے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ

اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے۔ بے شک وہ لوگ جو تم میں سے پھر گئے

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ

جس دن دو فوجیں ایک دوسرے کے مقابل ہوئی تھیں انہیں شیطان نے لغزش دی اُن کے بعض اعمال کے باعث

وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور بیشک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور حلم والا ہے۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا

اُن کافروں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے بھائیوں کی نسبت کہا کہ جب وہ سفر یا

فِي الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ

جہاد کو گئے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے

لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ

اس لیے کہ اللہ اُن کے دلوں میں اس کا افسوس رکھے۔ اور اللہ جلاتا اور مارتا ہے

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَىِٕنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ

اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

یا قتل ہو جاؤ، تو ان پر اللہ کی بخشش اور رحمت ہے اور یہ اُن کی تمام جمع پونجی سے بہتر ہے۔

ف ۱۱ جب حضور ﷺ احد کے میدان میں پہنچے تو آپ ﷺ نے اس میدان کا جائزہ لیا مسلمانوں کی پشت پر ایک گھاٹی تھی جو کھلی ہوئی تھی اور جہاں سے دشمن کے حملہ آور ہونے کا خطرہ تھا۔ سیّد عالم ﷺ نے عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں چالیس تیر اندازوں کا ایک دستہ اس گھاٹی پر متعین کر دیا جب جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں کے میمنہ نے ان کے میسرہ کو شکست دی اس کے بعد مسلمانوں کے میسرہ نے ان کے میمنہ پر حملہ کیا جس کے سردار مقداد بن الاسود الکندی تھے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے قلب کو لے کر بڑھے اور ان کے قلب کو شکست دیتے ہوئے پسپا کر دیا۔ جب یہ لشکر پسپا ہو کر بھاگا تو مسلمان مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئے۔ جو دستہ اس گھاٹی پر متعین تھا ان میں سے چوبیس آدمی بھی اپنی جگہ چھوڑ کر مال غنیمت جمع کرنے کیلئے میدان میں آ گئے۔ عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں بہت روکا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خواہ ہمیں فتح ہو یا شکست جب تک ہم حکم نہ دیں۔ گھاٹی نہ چھوڑنا۔ اس لئے تم لوگ گھاٹی کو نہ چھوڑو مگر انہوں نے کہا کہ جب جنگ ختم ہو چکی دشمن فرار ہو چکا تو ہمارا یہاں ٹھہرے رہنا بیکار ہے۔ چنانچہ ان لوگوں کے ہٹتے ہی خالد بن ولید جو اس زمانے میں کافر تھے اپنے دوست عمرو ابن العاص کے ساتھ اس گھاٹی کی طرف آئے اور گھاٹی کو خالی پا کر اس طرف سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے

حاشیہ بر صفحہ ۸۶

وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَ
اور اگر تم مر جاؤ یا قتل ہو جاؤ تو تم اللہ ہی کی طرف محشور ہو گے۔ اور یہ کیسی اللہ کی

مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضّ
مہربانی ہے کہ اے حبیب آپ ان کے لیے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ ضرور آپ کے گرد سے

مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِ
بھاگ جاتے تو آپ انہیں معاف فرما دیں اور ان کی شفاعت کریں اور کاموں میں ان سے مشورہ لیں

الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِي
اور جب کسی بات کا پکا ارادہ کر لیں تو اللہ پر بھروسہ کریں بے شک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِ
اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں بے مدد چھوڑ دے تو ایسا کون ہے جو

يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٦٠﴾
پھر تمہاری مدد کرے۔ اور مومن اللہ ہی پر توکل کرتے ہیں۔

كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَ
نبی پر یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور جو چھپائے گا وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر آئے

ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦١﴾ أَفَمَ
پھر ہر شخص کو اس کے کیے کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہو گا۔ کیا جو

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَن بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّ
اللہ کی رضا اور خوشنودی کا طالب ہوا وہ اس کی مانند ہو گا جو کہ اللہ کے غضب کا طالب ہوا ؟ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِ
اور وہ بہت بری جگہ پلٹنے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے درجات مختلف ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو

يَعْمَلُونَ ﴿١٦٣﴾ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُو
دیکھتا ہے۔ بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مومنوں پر کہ اس نے انہیں میں سے ایک رسول بھیج

مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَ
جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور ان کے نفس کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب

حاشیہ از صفحہ ۸۵

اپنے چھ ہمراہیوں کے ساتھ شہادت پائی اور اس نافرمانی کے باعث مسلمان افراتفری کا شکار ہو گئے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ مسلمانوں کو احد میں شکست ہوئی قطعاً غلط ہے فتح اس کو کہا جاتا ہے کہ جب مخالف میدان جنگ سے فرار ہو جائے اور فاتح کا میدان جنگ پر قبضہ ہو۔ احد میں صورت اس سے برعکس تھی۔ مسلمان میدان جنگ پر قابض تھے۔ دشمن کے بالمقابل صف آراء تھے۔ پھر اسے شکست کس طرح تسلیم کر لیا گیا۔ حضور پہاڑ پر اپنے اصحاب کے ہمراہ چڑھ گئے۔ ابو سفیان پکارا کیا تم میں محمد ﷺ موجود ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی جواب نہ دو۔ پھر اس نے پکارا کیا تم میں ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کوئی جواب نہ دو۔ پھر اس نے پکارا کیا تم میں عمر رضی اللہ عنہ موجود ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کوئی جواب نہ دو۔ ابو سفیان پکارا۔ اعلیٰ ہبل یعنی ہبل کی جے ہو حضور علیہ السلام رب تعالیٰ کے معاملے میں اس قدر غیرت کے حامل تھے کہ آپ نے فرمایا ارے تم جواب کیوں نہیں دیتے لوگوں نے عرض کیا کیا جواب دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہو اللہ تعالیٰ ہی بلند و برتر ہے۔ پھر ابو سفیان نے پکارا۔ عزیٰ ہمارا ہے تمہارا کوئی عزیٰ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جواب دو اصحاب نے فرمایا کیا جواب دیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا مولا ہے اور تمہارا کوئی

حاشیہ بر صفحہ ۸۷

النصف

وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ
اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے ورنہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ کیا جب
اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ
تمہیں کوئی مصیبت پہنچی کہ اس سے دوگنی تم پہنچا چکے ہو تو کہنے لگے یہ کہاں سے آئی
هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَمَآ
آپ فرما دیں یہ تمہارے اپنے نفسوں کے سبب سے ہے بے شک اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور وہ
اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾
مصیبت جو تم پر آئی جس دن دو فوجیں ایک دوسرے کے بالمقابل ہو گئی تھیں تو وہ اللہ کے حکم سے تھی اور یہ اس لیے کہ اللہ تمہیں جتا دے
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ
کہ تم میں کون ایمان والے ہیں اور کون منافق ہیں۔ اور جب ان سے کہا گیا آؤ اللہ کی راہ میں لڑو
اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ
یا دشمن کو دفع کرو بولے اگر ہمیں قتال کا علم ہوتا تو ضرور تمہارا ساتھ دیتے اور وہ
يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ
اس دن ظاہری ایمان کی بہ نسبت کھلے کفر سے زیادہ قریب ہیں۔ صرف منہ سے کہتے ہیں جو ان کے
فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ ۚ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ
دل میں نہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں
وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
کہا اور خود بیٹھ رہے۔ اگر وہ ہمارا کہا مانتے تو ہرگز قتل نہ ہوتے۔ آپ فرما دیں کہ تم اپنی ہی موت ٹال کر
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ
دکھاؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ اور یہ ہرگز گمان نہ کرنا کہ جو اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ ۙ فَرِحِيْنَ
وہ مردہ ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں۔ اور اپنے رب سے رزق پاتے ہیں۔ اور خوش ہیں
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا
اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے عطا کیا اور خوشخبری دیتے ہیں اپنے پچھلوں کو

حاشیہ از صفحہ ۸۶

سوا نہیں تو ابو سفیان نے کہا " آئندہ سال ہمارا تمہارا مقابلہ پھر اسی جگہ ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جواب دو ہمیں منظور ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دیکھو کہ یہ لوگ اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں یا گھوڑوں پر۔ اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہو رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مدینے پر حملہ کرنا چاہتے ہیں اور اگر اونٹوں پر سوار ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مکے واپس جا رہے ہیں۔ اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے تو ہم اسی وقت ان پر حملہ کر دیں گے اب وہ حضرات غور فرمائیں جو کہتے ہیں کہ احد میں شکست ہوئی تھی کیا کوئی شکست خوردہ لشکر بھی حملہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جنگ کسی مقصد کے تحت لڑی جاتی ہے اور فتح اور شکست کا انحصار اس مقصد کے حاصل ہونے یا نہ ہونے پر ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی بادشاہ یہ اعلان کرے کہ وہ فلاں قلعہ فتح کرنے کیلئے حملہ آور ہوا ہے مگر وہ اس قلعے کو فتح نہ کر سکے اور کچھ لوگوں کو قتل کرنے کے بعد ناکام واپس لوٹ جائے تو کیا اس کو فاتح کہا جائے۔ محض اس لئے کہ اس نے کچھ لوگوں کو قتل کر دیا۔ جب تک وہ اس قلعے کو فتح نہ کرے وہ ہرگز فاتح نہیں کہلائے گا چنانچہ کفار مسلمانوں کے استیصال اور مدینے کو تاراج کرنے کا عزم لے کر آئے تھے مگر وہ ناکام اور نامراد واپس لوٹ گئے اور انہوں نے چند مسلمانوں

حاشیہ بر صفحہ ۸۷

وقف لازم

بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

جو ابھی اُن سے نہیں ملے ہیں اُن پر نہ کوئی ڈر اور نہ کوئی غم

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْ

اللہ کی نعمت اور فضل کے باعث بہت خوش ہیں اور اللہ مومنوں کا اج

اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ

ع ۱۸ ۸

ضائع نہیں کرتا۔ وہ لوگ جو اللہ اور رسولؐ کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے

اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ

انہیں زخم پہنچ چکے تھے اُن نیکوں اور پرہیزگاروں کے لیے بڑا ثواب ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْ

وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہوئے ہیں تو ان سے ڈرو

فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَ

تو اُن کا ایمان اور زیادہ ہوگیا اور وہ بولے کہ اللہ ہمارے لیے کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے۔ تو وہ پلٹے اللہ کی

مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ

نعمتوں کے ساتھ اور اُس کے فضل سے کہ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی رضا کے تابع رہے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور وہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں کو

اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

ڈراتا ہے تو تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

اور اے حبیب آپؐ ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر پر قائم ہیں وہ اللہ کا کچھ

اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُ

نہ بگاڑیں گے اور اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں اُن کا کوئی حصہ نہ رکھے۔ اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ

بہت بڑا عذاب ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ

مع

حاشیہ از صفحہ ۸۷

کے قتل ہی کو غنیمت سمجھا حتیٰ کہ ایک مقام پر جب ابو سفیان خیمہ زن ہوا اور اسے خبر ملی کہ حضور ﷺ ان کے تعاقب میں آ رہے ہیں تو اس نے خوفزدہ ہو کر وزن ہلکا کرنے کے خیال سے تمام ستووں کے تھیلے پھینک دیے اور مکے کی طرف بھاگ گیا جب حضور ﷺ کو معلوم ہوا کہ ابو سفیان پشیمان ہو رہا ہے کہ ہم نے مدینہ پر حملہ کیوں نہ کیا تو حضور علیہ السلام نے ان لوگوں کو حکم دیا جو احد کی جنگ میں زخمی ہوئے تھے کہ وہ اسی حال میں ابو سفیان کے تعاقب میں چلیں جب وہ اس مقام پر پہنچے جہاں ابو سفیان خیمہ زن ہوا تھا تو انہیں بہت سے ستووں کے تھیلے پڑے ہوئے ملے۔ اسی لئے اس غزوہ کو غزوہ سویق کہا جاتا ہے۔ یاد رکھئے جب مسلمان خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیلئے کسی کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو نصرت الٰہی اس کے شامل حال ہو جاتی ہے جتنا ارادہ اس کا مضبوط ہو تا جاتا ہے اتنی ہی یہ قوت اس میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس کیلئے کامیابی یقینی ہو جاتی

يَضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۱۷۷) وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے۔ اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور وہ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ نہ سمجھیں
كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا
کہ ہم جو انہیں ڈھیل دیتے ہیں یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں اس لیے ڈھیل دیتے ہیں کہ وہ زیادہ گناہ
اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (۱۷۸) مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
کریں۔ اور اُن کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔ اور اللہ مومنوں کو اس حال پر نہیں چھوڑے گا
عَلٰي مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ
جس پر تم ہو جب تک کہ وہ خبیث کو اچھے سے علیحدہ نہ کر دے۔ اور اللہ کی شان یہ نہیں ہے
اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَي الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ
کہ وہ تمہیں غیب پر مطلع کر دے۔ ہاں البتہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے
مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ
جسے چاہے چن لیتا ہے تو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو تمہارے لیے
اَجْرٌ عَظِيْمٌ (۱۷۹) وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ
اس کا بہت بڑا بدلہ ہے۔ اور جو لوگ بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے اپنے فضل سے
مِنْ فَضْلِهٖ ھُوَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ
عطا کی یہ ہرگز اُسے اپنے لیے بہتر نہ سمجھیں بلکہ وہ اُن کے لیے بری ہے۔ جس چیز میں انہوں نے بخل کیا تھا
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
قیامت کے دن وہ اُن کے گلے کا طوق ہوگا۔ اور اللہ ہی زمین اور آسمانوں کا وارث ہے۔
۱۸ ع ۹ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (۱۸۰) لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ بیشک اللہ نے سن لیا ہے اُن لوگوں کا قول جو یہ کہتے ہیں کہ
اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَاۗءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ
اللہ محتاج ہے اور ہم غنی ہیں۔ ہم نے اُن کے اس قول کو لکھ لیا ہے اور انبیاء کو
الْاَنْۢبِيَاۗءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ (۱۸۱) ذٰلِكَ
اُن کا بلاوجہ شہید کرنا اور ہم کہیں گے کہ اب چکھو آگ کا عذاب۔ یہ بدلہ ہے اُسکا

حاشیہ از صفحہ ۸۸

ہے اور جب وہ نفسانی خواہش کے ماتحت اس کو انجام دیتا ہے تو اتنی ہی شیطانی قوت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور جتنا اس کا ارادہ مضبوط ہوتا جاتا ہے اتنی ہی یہ قوت اس میں بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی ناکامی اور تباہی پر منتج ہوتی ہے۔

ف ۱۲ درحقیقت انسان کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے امر کے تابع بسر ہوتی ہے انسان حرکت بھی اسی وقت کرتا ہے جب اس کے دل میں آتا ہے اور انسان دل میں خود بھی کچھ نہیں لاسکتا۔ یہ راستہ ہی بند کر دیا گیا ہے۔ انسان اپنا ہاتھ بھی اٹھاتا ہے تو اس وقت اٹھاتا ہے جب اس کے دل میں آتا ہے۔ انسان کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت سرزد ہوتا ہے انسان کو تو اس کی نیت کا صلہ ملتا ہے۔ یعنی جو کچھ انسان کے دل پر القا کیا جاتا ہے اگر وہ اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے حکم کی تعمیل سمجھ کر انجام دیتا ہے تو یہ اس کیلئے باعث ثواب بن جاتا ہے اور اگر اسے نفسانی خواہش کے ماتحت انجام دے تو یہ اس کے لئے باعث گناہ بن جاتا ہے کیونکہ نفس کا تعلق شیطان کے ساتھ ہے اور قلب کا تعلق رحمان کے ساتھ ہے اور اسی امتحان کیلئے انسان اس دنیا میں بھیجا گیا ہے کہ وہ حق کا اتباع کرتا ہے یا باطل کا یعنی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے یا شیطان سے۔ تو جب انسان کی موت کا وقت آجاتا ہے تو جس جگہ اس کا دم نکلنا ہوتا ہے یا قتل ہونا ہوتا ہے تو اس کے متعلق ہی اس کے دل میں آتا ہے اور وہ وہاں

حاشیہ بر صفحہ ۹۰

بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿١٨٢﴾

جو تم نے اپنے ہاتھوں سے کیا اور اللہ جل اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اقرار کیا ہے ہم کسی رسول پر اسوقت تک ایمان نہ لائیں

يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّن

جب تک کہ وہ ایسی قربانی کا حکم نہ لائے جسے آگ کھالے تو آپ فرمادیں کہ مجھ سے پہلے بہت سے رسول تمہارے پاس

قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُ

کھلی نشانیاں اور یہ حکم لے کر آئے جس کا تم مطالبہ کرتے ہو پھر تم نے انہیں کیوں شہید کیا اگر تم

صَادِقِينَ ﴿١٨٣﴾ فَإِن كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ

سچے ہو۔ تو اے حبیبؐ اگر آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی

جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿١٨٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ

جو کھلی نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ ہر نفس کو موت کا ذائقہ

الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ

چکھنا ہے (ف۱۳) اور قیامت کے دن تمہیں پورا پورا بدلہ ملے گا۔ جو آگ سے بچ کر

النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ

جنت میں داخل ہوا وہ اپنی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا

الْغُرُورِ ﴿١٨٥﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ

مال ہی ہے۔ بیشک تم آزمائے جاؤ گے اپنے مالوں سے اور جانوں سے اور تم اہل کتاب سے

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى

اور مشرکوں سے بڑا بُرا سنو گے اور اذیت پاؤ گے اور

كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿١٨٦﴾

اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ بڑی عزم وہمت کا کام ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ

اور یاد کرو جب اللہ جل نے عہد لیا اُن سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کرنا

موت کی حقیقت

حاشیہ از صفحہ ۸۹

جانے پر مجبور ہوتا ہے۔ یاد رکھیں کہ جن باتوں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے اگر وہ دل میں آئے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے القا ہوتا ہے جن کے کرنے پر انسان مجبور ہوتا ہے اور جن باتوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہے وہ باتیں نفس انسانی کی پیداوار ہوتی ہیں جنہیں وسوسہ شیطانی کہتے ہیں اور انسان ان کے کرنے پر مجبور نہیں ہوتا۔ اگر وہ چاہے تو بچ سکتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا۔

ف ۱۳ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر نفس موت کا ذائقہ چکھے گا۔ یاد رکھے موت نہ جسم کو آتی ہے اور نہ روح کو جب انسان کی موت کا وقت آتا ہے تو نفس کو فنا کر دیا جاتا ہے جو روح اور جسم کا ملانے والا ہے پس نفس کے فنا ہونے کے بعد روح اپنے مقام پر چلی جاتی ہے اور جسم اپنے مقام پر (قبر میں) چلا جاتا ہے۔ یاد رکھے یہ تمام عالم مردہ ہے یہاں ہر نوع میں ایک وقت مقررہ کیلئے زندگی آجاتی ہے پس جس چیز میں زندگی آجاتی ہے۔ وہ چیز حرکت کرنے لگتی ہے اور زندہ کہلاتی ہے۔ جب روح مقررہ وقت پر خارج ہو جاتی ہے تو پھر وہ اپنے اصلی حال پر لوٹ جاتی ہے یعنی مردہ ہو جاتی ہے۔ یہ قانون جمادات نباتات حیوانات اور انسان سب میں جاری وساری ہے۔ مثال کے طور پر جمادات میں زمین کو لے لیجئے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ زمین میں کھیتی اگ رہی ہے۔ بوٹیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ درخت اگ رہے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ زمین تو موجود ہوتی ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ اب یہ بنجر ہو گئی ہے۔ یعنی اپنی صلاحیتوں کو کھو بیٹھی اسی طرح نباتات میں درخت کو لیجئے آپ دیکھتے ہیں کہ

حاشیہ بر صفحہ ۹۱

حاشیہ از صفحہ ۹۰

درخت میں ہر سال کونپلیں پھوٹتی ہیں شاخیں نکلتی ہیں۔ پھول لگتے ہیں۔ پھل آتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ درخت تو موجود ہوتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ اب یہ درخت پھل نہیں دیتا بلکہ خشک ہو گیا ہے یعنی مر گیا اپنی صلاحیتوں کو کھو بیٹھا یہی حال حیوان اور انسان کا ہے کہ موت کے بعد انسان موجود ہوتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ یہ مر گئے۔ انہیں دفن کر دو۔ غرضیکہ یہ تمام عالم مردہ ہے۔ کسی چیز میں حقیقی زندگی نہیں۔ ہر چیز میں کچھ وقت کیلئے عارضی طور پر زندگی آ جاتی ہے تو وہ چیز زندہ کہلانے لگتی ہے اور پھر کچھ عرصے کے بعد زندگی خارج ہو جاتی ہے اور وہ اپنے اصل حال کی طرف لوٹ جاتی ہے یعنی مردہ بن جاتی ہے۔

زندگی کی حقیقت

ف ۱۴ انسان کی پوری زندگی دھوکہ ہی دھوکہ ہے ہر معاملے میں یہ دھوکے میں مبتلا رہتا ہے۔ مثلاً زندگی کے متعلق انسان موت کے وقت تک اسی فریب میں مبتلا رہتا ہے کہ ابھی اور جینا ہے اور کمال کے متعلق بھی انسان کو سوائے دو روٹی صبح دو روٹی شام اس سے زیادہ کچھ نہیں ملتا اور نہ قیامت تک ملے گا انسان صبح سے دوپہر تک یہی کہتا رہتا ہے کہ یہ مربعے میرے ہیں یہ بلڈنگ میری ہے یہ جائیداد میری ہے اور دوپہر کو دو روٹی کھا لیتا ہے۔ پھر دوپہر سے رات تک یہی کہتا ہے کہ یہ مل میری ہے اور فیکٹری میری ہے اور یہ میرے مزدور ہیں اور یہ کار میری ہے اور یہ بنگلہ میرا ہے اور رات کو دو روٹی کھا کر سو جاتا ہے اور اسی گردش لیل و نہار میں وہ وقت آ پہنچتا ہے جو ہر انسان کیلئے مقرر کر دیا گیا ہے یعنی موت کا وقت۔ جب موت کا وقت آتا ہے اور نزع کا عالم ہوتا ہے اور یہ زبان بند کر دی جاتی ہے حجاب ہٹا دیے جاتے ہیں اور یہ اس طرف منتقل ہونے لگتا ہے اس وقت یہ بیدار ہو جاتا ہے اور اسے زندگی کی حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے کیونکہ ایک

حاشیہ بر صفحہ ۹۲

وَلَا تَكْتُمُونَهٗ ۡ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

اور نہ چھپانا تو انہوں نے اُسے اپنے پسِ پشت ڈال دیا اور اس کے بدلے حقیر دام

قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

حاصل کیے تو ان کیلئے یہ کتنا برا سودا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔ اور تم ہرگز یہ نہ سمجھنا کہ جو اپنے کیے پر

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ بغیر کیے اُن کی تعریف ہو تو ایسوں کو ہرگز

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ

عذاب سے دور نہ جاننا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے

۹ ع ۵ ۱۰ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ بے شک

خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کا باہم بدلنا اس میں بڑی نشانیاں ہیں

لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا

عقلمندوں کے لیے۔ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے

وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہیں پیدا کیا، تو بڑی شان والا ہے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اے ہمارے پالنے والے بے شک تو نے دوزخ میں داخل کیا اُسے ضرور تو نے ذلیل کیا اور ظالموں کا

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ

کوئی مددگار نہیں۔ اے رب ہمارے ہم نے ایک منادی کرنے والے کی منادی کو سنا کہ وہ ایمان کیلئے بلاتا ہے کہ تم

اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا

اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے تو ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں محو فرما دے

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَ
اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ اے رب ہمارے ہمیں وہ عطا کر جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے اپنے رسولوں کی معرفت

تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿١٩٤﴾ فَاسْتَجَابَ
قیامت کے دن ہمیں ذلیل نہ کرنا۔ بے شک تو اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ تو اُن کے رب نے

لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَ
اُن کی دُعا سن لی بیشک میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا

أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن
عورت۔ تم عمل کے اعتبار سے برابر ہو پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے

دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
اور میری راہ میں اذیت برداشت کی اور لڑے اور قتل ہوگئے میں اُن کے سب گناہ

سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
معاف کر دوں گا اور انہیں جنت میں داخل کر دوں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ
یہ اللہ کے پاس سے ثواب ہے۔ اور اللہ ہی کا ثواب اچھا ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ
اور آپ کو یہ بات غلط فہمی میں مبتلا نہ کرے کافروں کا شہروں میں کھلے بندوں پھرنا۔ یہ بہت تھوڑی متاع ہے

ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا
اور اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ کیا ہی بُری جگہ ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے رب سے

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا
ڈرتے ہیں اُن کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔

نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَإِنَّ
یہ اللہ کی طرف سے اُن کی مہمانی ہے۔ اور نیکوں کے لیے اللہ کے پاس اچھا ہی اچھا ہے۔ اور

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ
اہل کتاب میں کچھ ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو تمہاری طرف نازل ہوا

حاشیہ از صفحہ ۹۱

مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہونے کو جاگنا کہتے ہیں تو جب روح ادھر منتقل ہوتی ہے تو انسان بیدار ہو جاتا ہے اور اسے اس وقت پوری زندگی ایک خواب معلوم ہوتی ہے۔ وہ زندگی کا زیادہ حصہ تو بھول جاتا ہے اور کچھ حصہ یاد رہ جاتا ہے جس طرح خواب کا زیادہ حصہ انسان بھول جاتا ہے اور کچھ حصہ یاد رہتا ہے۔ اسی طرح موت کے بعد زندگی کا زیادہ حصہ بھول جاتا ہے اور کچھ حصہ یاد رہ جاتا ہے۔ جو یاد رہ جاتا ہے وہ یہ ہوتا ہے۔ کہ میری بیوی تھی' فلاں میرے بچے تھے۔ فلاں میرے عزیز اقربا تھے' فلاں دوست احباب تھے' فلاں جگہ میرا مکان تھا اس کے بعد سوچتا ہے کہ نہ وہ بیوی نہ وہ بچے نہ وہ عزیز اقربا نہ دوست احباب' اللہ تعالیٰ جانے میں کہاں تھا کیا تھا یہ ایک خواب تھا' جو ختم ہو گیا۔ مثال کے طور پر جب انسان سو جاتا ہے اور خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک شیر مجھ پر حملہ آور ہے وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس وقت بے حد خوفزدہ ہو جاتا ہے اس شیر سے بچنے کی مختلف تدابیر کرتا ہے کہ میں شیر سے بچ جاؤں کیونکہ اس وقت وہ اس کو حقیقت سمجھتا ہے خواب نہیں۔ اسی طرح اگر یہ دیکھے کہ میں دشمنوں میں گھر گیا ہوں تو خوفزدہ ہو جاتا ہے اور ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اسے حقیقت سمجھتا ہے خواب نہیں۔ مگر جب روح اس عالم سے اس عالم کی طرف منتقل ہوتی ہے جسے جاگنا کہتے ہیں تو اس وقت انسان اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے خواب کہنے لگتا ہے۔ خواب اس لئے کہتا ہے کہ وہ منظر آنکھوں سے دور ہو جاتا ہے اور سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے تو جب تک روح ادھر رہتی ہے جو کچھ ادھر گزرے وہ حقیقت ہوتا ہے جب روح

حاشیہ بر صفحہ ۹۳

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اور اُن کی طرف اُترا ان کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں وہ اللہ کی آیتوں کے بدلے
ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
حقیر دام نہیں لیتے۔ یہ وہ ہیں جن کا بدلہ اُن کے رب کے پاس ہے۔ اور اللہ جلد
الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا
حساب کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں قائم رہو اور آپس میں رابطہ قائم رکھو
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٢٠٠﴾ ع
اور اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تم فلاح پاؤ

سُوْرَةُ النِّسَاۗءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — آيَةً وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا
سورۂ نساء مدنی — اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے — ۱۷۶ آیتیں، ۲۴ رکوع

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ
اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے
وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
پیدا کیا اور اسی مادے سے اس کا جوڑا بنایا ف۱ اور انہی دو سے بہت سے مرد
وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
اور عورت پھیلا دیے۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ کرو بے شک اللہ
كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿١﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا
تمہارا نگہبان ہے اور یتیموں کو اُن کے مال دے دو اور پاک کے بدلے
الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۠ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَھُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ
گندہ نہ لو اور اُن کے مال اپنے مالوں میں نہ ملا کر کھاؤ یہ
حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿٢﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا
بہت بڑا گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں
مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ
پسند آئیں انہیں نکاح میں لاؤ، دو۔ دو، تین، تین اور چار، چار۔ پس اگر تمہیں ڈر ہو

حاشیہ از صفحہ ۹۲

اُدھر سے اِدھر آجاتی ہے تو وہ خواب بن جاتا ہے اور یہ حقیقت پھر جب تک یہاں رہے جو کچھ یہاں گزرے اسے حقیقت سمجھتا ہے۔ مگر جب اس عالم سے اس عالم میں منتقل ہو جاتا ہے تو یہ خواب بن جاتا ہے اور وہ حقیقت جو کچھ وہاں گزرے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ایک اصول بتا دیا ہے کہ جب انسان ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتا ہے تو وہ بیدار ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گزر چکا ہے اسے خواب کہتا ہے کیونکہ وہ منظر آنکھوں سے

ع ۲۰
۱۱

اوجھل ہو جاتا ہے اور سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کی زندگی قریب میں گزر جاتی ہے۔ انسان کو دو روٹی سے جو زیادہ ملتا ہے۔ وہ دوسروں کا حصہ ہوتا ہے۔ اس کا رزق وہی ہے جو وہ صبح اور شام کھا لیتا ہے۔ جب انسان کا رگھر میں داخل ہوتا ہے تو اس میں کچھ آٹے والا کا حصہ ہوتا ہے کچھ لکڑی والے کا حصہ ہوتا ہے وہ دیتا ہے کچھ تیل والے کا ہوتا ہے اسے دیتا ہے۔ اور اسی طرح جس جس کا حصہ ہوتا ہے وہ دیتا ہے سب کو ادا کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ نہیں بچتا اور اگر کچھ بچ جائے تو وہ بھی کسی کا حصہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ بچی کی شادی پر خرچ ہوتا ہو یا بیٹے کی تعلیم پر یا کسی کاروبار میں لگتا ہو یا کسی ڈاکٹر یا وکیل کا حصہ ہو غرضیکہ اس کے پاس دوسروں کے حصے ہوتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حوا کو حضرت آدم کی پسلی یا کسی اور حصہ جسم سے پیدا کیا گیا جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس مادے سے آدم کو پیدا کیا اس مادے سے حوا کو پیدا کیا اس لئے یہ مفروضہ صحیح نہیں کہ حوا یا آدم کے کسی حصہ جسم سے پیدا ہوئیں جو اللہ تعالیٰ آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کر سکتا ہے۔ وہ حوا کو بھی اسی طرح پیدا کرنے پر قادر ہے۔

یتیموں کی حقوق

أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا

کہ تم اُن کے درمیان عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کرو یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو اس سے زیادہ قریب ہے

تَعُولُوا ﴿٣﴾ وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً ۚ فَإِن طِبْنَ لَكُمْ

کہ تم سے ظلم نہ ہو۔ اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنی خوشی سے

عَن شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا ﴿٤﴾ وَلَا تُؤْتُوا

تمہیں کچھ دے دیں تو اُسے خوشی کے ساتھ کھاؤ۔ اور اپنے وہ مال جنہیں

السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا وَارْزُقُوهُمْ

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے قیام زندگی کا ذریعہ بنایا ہے نادان لوگوں کے حوالے نہ کرو اور اس میں سے ان کو کھلاؤ

فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٥﴾ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ

اور پہناؤ اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور یتیموں کو آزماتے رہو

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا

یہاں تک کہ وہ نکاح کے قابل ہو جائیں۔ پھر اگر تم ان میں کافی سمجھ دیکھو تو ان کے مال ان کے سپرد کر دو اور

إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا

ان کو فضول خرچ کر کے اور جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ یتیم بڑے ہو جائیں گے

وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ

اور جسے حاجت نہ ہو وہ یہ مال کھانے سے بچتا رہے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر ضرورت

بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا

کھائے۔ پھر تم جب اُن کے مال انہیں سپرد کرو تو اُن پر گواہ

عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٦﴾ لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ

کر لو اللہ حساب لینے کو کافی ہے۔ مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو

الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ

ماں باپ اور قرابت دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لیے حصہ ہے۔ اس مال میں جو ماں باپ اور

وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾ وَإِذَا

قرابت دار چھوڑ گئے تھوڑا ہو یا زیادہ۔ وہ حصہ طے شدہ ہے۔ پھر

وراثت کا حکم

حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ

بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تو اُن میں سے انہیں بھی

مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٨﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا

کچھ دو اور اچھا سلوک کرو۔ اور ڈریں وہ لوگ کہ اپنے بعد ناتواں اولاد

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ

چھوڑتے تو اُن کا انہیں کیسا خطرہ ہوتا تو چاہیے کہ اللہ سے ڈریں

وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى

اور سیدھی بات کریں۔ وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں

ع ۱ ۱۲ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿١٠﴾

وہ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور وہ بہت جلد آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ۚ

اور اللہ تمہاری اولاد کی بابت تمہیں وصیت (ہدایت) کرتا ہے کہ بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔

فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَإِنْ

پھر اگر وہ صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ وہ دو سے اوپر ہوں تو اُن کو ترکے کی دو تہائی اگر

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

ایک لڑکی تو اُس کا آدھا۔ اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکے سے

السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ

چھٹا حصہ اگر میت والے کی اولاد ہو۔ اگر اُس کی کوئی اولاد نہ ہو

وَّوَرِثَهُ أَبَوٰهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ

اور ماں باپ ہوں تو ماں کا تہائی، پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا

السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ آبَاؤُكُمْ

چھٹا حصہ بعد اُس وصیت کے جو مرنے والا کر گیا اور دَین (قرض) کے علاوہ اور تم کیا جانو

وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيْضَةً مِّنَ

کہ تمہارے باپ بیٹے میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا۔ یہ حصہ باندھا ہوا ہے

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

اللہ کی طرف سے۔ بے شک اللہ جل علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیبیاں جو چھوڑ جائیں اُس میں سے تمہارا آدھا

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ

حصہ ہے اگر اُن کی اولاد نہ ہو۔ پس اگر اُن کی اولاد ہو تو اُن کے ترکے میں سے تمہیں

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ

چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دَین (قرض) نکال کر

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ

اور تمہارے ترکے میں سے عورتوں کا چوتھائی حصہ ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو۔ پھر اگر

لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ

تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکے میں سے آٹھواں حصہ۔ جو وصیت تم

تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ

کر جاؤ اور دَین نکال کر۔ اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اور اولاد کچھ نہ چھوڑے

امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

اور ماں باپ کی طرف سے اُس کا بھائی یا بہن ہے تو اُن میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ پھر اگر

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ

وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی

وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ

وصیت اور دَین نکال کر جس میں اُس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور اللہ علم والا اور حلم والا ہے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، جو اللہ جل اور اُس کے رسولؐ کا حکم مانے

يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ

تو اُسے جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔

وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ

اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ جل اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے اور اُس کی

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٤﴾

کی حدوں سے تجاوز کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اُس کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

بدکاری و زنا

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ

اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کرے تو تم اپنے مردوں میں سے چار کی

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى

گواہی لو پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو اُن عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ

يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿١٥﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا

انہیں موت آجائے یا اللہ ج اُن کے لیے کوئی راہ نکالے۔ اور تم میں سے جو مرد اور عورت ایسا کام

مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کرے تو اُن کو ایذا دو۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں تو پھر اُن کو چھوڑ دو۔ بے شک اللہ ج

توبہ کی قبولیت

كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿١٦﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ توبہ جسکا قبول کرنا اللہ ج نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہی کی ہے

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ

جو نادانی سے برائی کر بیٹھے اور فوراً توبہ کرلے ایسوں پر اللہ ج اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ

اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور اُن کی کوئی توبہ نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں

حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کو موت آئے تو کہتے ہیں کہ میں نے توبہ کی اور نہ اُن کی توبہ ہے جو

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ يٰٓاَيُّهَا

کافر مریں۔ ہم نے اُن کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ

ایمان والو یہ تمہیں حلال نہیں کہ تم عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے نہ روکو

لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ

کہ جو مہر اُن کو دیا تھا اُس میں سے کچھ لے لو، مگر اس صورت میں کہ وہ صریح بے حیائی کا کام کریں

نکاح و حرمت کا بیان

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْ

اور اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو پس اگر وہ تمہیں پسند نہ ہیں تو شاید تمہیں کوئی چیز ناپسند ہو

وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَا

اور اللہ اُس میں بہت بھلائی رکھے اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو

زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَ

اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اُس میں سے کچھ واپس نہ لو، کیا تم اُسے واپس لو گے

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٢٠﴾ وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَى

اُس پر جھوٹ بول کر یا بہتان باندھ کر۔ اور کیونکر اُسے واپس لو گے جب کہ تم دونوں ایک دوسرے کے محرم

بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنْكُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٢١﴾ وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُ

ہو چکے۔ اُن کے بارے میں ہم تم سے مضبوط عہد لے چکے ہیں، وہ عورت جو تمہارے باپ دادا کی منکوحہ رہ چکی ہے

مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ۖ وَسَا

نکاح نہ کرو مگر جو پہلے ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی ہے اور وہ غضب کا کام ہے اور بہت برا

سَبِيلًا ﴿٢٢﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَا ع ۴ ۱۴

راہ ہے۔ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں

وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ

اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک

الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُ

بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور اُن کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیویوں سے

اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُ

جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو تو اُن کی بیٹیوں میں حرج نہیں

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۙ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ

اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا حرام

الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٢٣﴾

ہے مگر جو کچھ پہلے ہو گزرا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

اور حرام ہیں تم پر شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو جنگ کے بعد تمہاری ملک میں آجائیں

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر۔ اور ان کے سوا وہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں اس طرح کہ تم اپنے مالوں کے

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۭ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

ساتھ (ان کو) چاہو نکاح کی قید میں لا کر نہ کہ شہوت رانی کرتے ہوئے سو تم نے جن کیساتھ فائدہ اٹھایا ہے۔

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

اُن کے مقررہ مہر اُن کو ادا کر دو۔ اور اگر تمہاری آپس میں کسی چیز پر رضامندی ہو جائے

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۲۴ وَمَنْ

تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور تم

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۭ

سے نکاح کرے۔ جو ایمان والی کنیزیں تمہاری ملک ہیں۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

تم میں ایک دوسرے کا ساتھی ہے تو اُن سے نکاح کرو اُن کے وارثوں کی اجازت سے اور حسب دستور

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

اُن کے مہر انہیں دو، پاک دامن ہوں نہ کھلی بدکاری کرنیوالی اور نہ در پردہ آشنا رکھنے والی

اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

ہوں جب وہ قید نکاح میں آجائیں اور پھر بے حیائی کا کام کریں تو اُن پر

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ

اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے۔ یہ اس کے لیے ہے جسے تم میں سے

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۵ ع

اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

نکاح و حرمت کا بیان

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْـ
اور اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو پس اگر وہ تمہیں پسند نہ ہوں تو شاید تمہیں کوئی چیز ناپسند ہو
وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا (١٩) وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَا
اور اللہ اُس میں بہت بھلائی رکھے۔ اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بدلنا چاہو
زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۚ أَتَأْخُذُونَ
اور اُسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اُس میں سے کچھ واپس نہ لو، کیا تم اُسے واپس لوگے
بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا (٢٠) وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ
اُس پر جھوٹ بول کر یا بہتان باندھ کر۔ اور کیونکر اُسے واپس لوگے جب کہ تم دونوں ایک دوسرے کے محرم
بَعْضٍ وَأَخَذْنَ مِنكُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا (٢١) وَلَا تَنكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُ
ہو چکے۔ اُن کے بارے میں ہم تم سے مضبوط عہد لے چکے ہیں۔ وہ عورت جو تمہارے باپ دادا کی منکوحہ رہ چکی ہے
مِّنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَا
نکاح نہ کرو مگر جو پہلے ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی ہے اور وہ غضب کا کام ہے اور بہت بری
سَبِيلًا (٢٢) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَـ ع ٤/١٤
راہ ہے۔ حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ
اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک
الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُم مِّن نِّسَائِكُـ
بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور اُن کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اُن بیویوں سے
اللَّاتِي دَخَلْتُم بِهِنَّ فَإِن لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُم بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُـ
جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے اُن سے صحبت نہ کی ہو تو اُن کی بیٹیوں میں حرج نہیں
وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَن تَجْمَعُوا بَيْنَ
اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا حرام
الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا (٢٣)
ہے مگر جو کچھ پہلے ہو گزرا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ

اور حرام ہیں تم پر شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو جنگ کے بعد تمہاری ملک میں آجائیں

كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر۔ اور اُن کے سوا وہ تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں اس طرح کہ تم اپنے مالوں کے

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ

ساتھ (انکو) چاہو نکاح کی قید میں لاکر نہ کر شہوت رانی کرتے ہوئے سو تم نے جن کیساتھ فائدہ اٹھایا ہے۔

فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

اُن کے مقررہ مہر اُن کو ادا کر دو۔ اور اگر تمہاری آپس میں کسی چیز پر رضامندی ہو جائے

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَمَنْ

تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور تم

لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ

میں بے مقدوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو اُن

مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ

سے نکاح کرے۔ جو ایمان والی کنیزیں تمہاری ملک ہیں۔ اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

تم میں ایک دوسرے کا ساتھی ہے تو اُن سے نکاح کرو اُن کے وارثوں کی اجازت سے اور حسب دستور

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ

اُن کے مہر انہیں دو، پاک دامن ہوں نہ کھلی بدکاری کرنیوالی اور نہ در پردہ آشنا رکھنے والی

اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ

ہوں جب وہ قید نکاح میں آجائیں اور پھر بے حیائی کا کام کریں تو اُن پر

نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ

اس سزا کی آدھی ہے جو آزاد عورتوں پر ہے۔ یہ اس کے لیے ہے جسے تم میں سے

الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع

اندیشہ ہے اور صبر کرنا تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِ
اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے احکام بتا دے اور تمہیں ہدایت دے اور تمہیں اگلوں کے طریقوں سے آگاہ ک
وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ
اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور اللہ تمہیں گناہوں سے بچانا
عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلً
چاہتا ہے۔ اور جو لوگ مزوں کے خواہش مند ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے
عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ
ہٹ جاؤ۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے اور انسان کمزور پیدا
ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُ
کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق
بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ
نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی تجارت تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ
اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔ اور جو ظلم اور
ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ
زیادتی سے ایسا کرے گا تو ہم عنقریب اُسے آگ میں ڈالیں گے۔ اور یہ اللہ کو
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَاۗىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّ
کو بہت آسان ہے۔ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو جن کی تمہیں ممانعت ہے تو ہم تمہارے گنا
عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّ
بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ اور اُس کی تمنا نہ کرو
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ
کہ جس سے اللہ نے تم کو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے مردوں کا کیا ہوا
مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔلُوا اللّٰ
اُن کو ملے گا اور عورتوں کا کیا ہوا اُن کو ملے گا۔ اور اللہ سے

مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا

اُس کا فضل مانگو بے شک اللہ تعالے ہر چیز سے باخبر ہے۔ اور ہم نے سب کے لیے

مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

مال کے مستحق بنادیے ہیں جو کچھ مال وہ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت دار اور وہ جن سے تمہارا عقد بندھ چکا

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿۳۳﴾ ع

انہیں اُن کا حصہ دو۔ بے شک اللہ تعالے ہر چیز پر گواہ ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى

مرد عورتوں پر برتری رکھتے ہیں ف۲ اس لیے کہ اُن کو اللہ نے ایک کو دوسرے پر

بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے تو نیک بخت عورتیں باحیا اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنوالی

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ

خاوند کے پیچھے جس طرح اللہ نے انہیں حفاظت کا حکم دیا ہے اور جن عورتوں کی طرف سے تمہیں نافرمانی کا اندیشہ ہو تو انہیں

وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا

سمجھاؤ اور انکو خوابگاہوں میں الگ کر دو اور انہیں خفیف مار مارو پھر وہ اگر تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو ان پر زیادتی

عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

کرنے کا کوئی بہانہ نہ تلاش کرو۔ بے شک اللہ بلند و بالا ہے۔ اور اگر تم کو میاں بیوی کے درمیان جھگڑے

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ

کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد کی طرف سے اور ایک پنچ عورت کی طرف سے مقرر کرو ف۳

يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

دونوں اگر صلح کے خواہش مند ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُن میں میل کرا دے گا۔ بے شک اللہ جاننے والا اور باخبر ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے نیکی کرو

وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى

اور رشتہ داروں سے، یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قریب کے اور دور کے

ف ۲ مردوں کو اللہ تعالیٰ نے قوائے عقلیہ اعلیٰ درجے کے عطا کئے ہیں جو عورتوں کو عطا نہیں کئے گئے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ مرد امور دنیاوی انجام دینے کیلئے پیدا کیے گئے ہیں اور عورت امور خانہ داری اگر مردوں کو قوائے عقلیہ اعلیٰ درجے کے عطا نہ کیے جاتے تو وہ امور دنیاوی مثلاً کمانا کاروبار کرنا لین دین کرنا احسن طریقے پر انجام نہیں دے سکتے تھے عورت خواہ کتنی بھی عاقل ہو وہ دنیاوی امور احسن طریقے پر انجام نہیں دے سکتی اور اس میں بہت سی غلطیاں واقع ہوجاتی ہیں۔

ف ۳ اگر صلح کرانے والے پنچ خلوص اور نیک نیتی سے دونوں میاں بیوی میں صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور ان میں میل کرا دے گا۔

جود و سخا کی حقیقت

وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَـ

ہمسایوں سے اور ساتھ بیٹھنے والوں سے اور حاجتمند سے اور اپنے باند

اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿٣٦﴾ الَّذِ

غلام سے، بے شک اللہ اُس کو دوست نہیں رکھتا جو اترانے والا اور فخر کرنے والا ہو۔ جو لوگ

يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰ

بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل پر مائل کرتے ہیں (ف۴) اور اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْـ

دیا ہے اُسے چھپاتے ہیں اور ایسے منکروں کے لیے ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِـ

اور وہ جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور اللہ پر ا

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَـ

قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے اور جس کا شیطان ساتھی ہو

فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ﴿٣٨﴾ وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ ا

وہ کتنا بُرا ساتھی ہے۔ اور اُن کا کیا نقصان تھا اگر اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لے

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِـيْمًا ﴿٣٩﴾ اِنَّ

اور اللہ کے دیے میں سے اُس کی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ اُن کو خوب جانتا ہے۔ اور

لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْ

ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دوگنی کرتا ہے۔ اور اس

مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُ

علاوہ اُسے بڑا اجر دیتا ہے۔ اور اُس وقت کیا ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک

بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ﴿٤١﴾ۭ يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِ

لائیں گے اور اے حبیب آپ کو اُن سب پر گواہ بنائیں گے (ف۵) اُس دن جنہوں نے کفر کیا

كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمـ

اور رسول کی نافرمانی کی تمنا کریں گے کہ کاش انہیں زمین نگل جاتی اور اُس دن وہ کوئی بات

بخل کی مذمت

ف ۴ بخل یہ ہے کہ خود کھائے اور دوسرے کو نہ دے اور اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ بخیل اللہ تعالیٰ پر یقین نہیں رکھتا۔ اسی لئے بخیل کو اللہ تعالیٰ کا دشمن کہا گیا ہے کیونکہ وہ دوسرے کو اس لئے نہیں دیتا کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہ میرا اپنا مال ہے دوسرے کو دینے سے کم ہو جائے گا اگر وہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتا ہو تو وہ یہ سمجھے کہ رزاق اللہ تعالیٰ ہے اور جس کو میں دے رہا ہوں یہ اس کے حصے کا رزق ہے اور میں درمیان میں ایک سبب بن گیا ہوں شح اس کو کہتے ہیں جو نہ خود کھائے نہ دوسرے کو کھلائے سخی اسے کہتے ہیں جو خود کھائے اور دوسرے کو کھلائے اور جود اسے کہتے ہیں کہ جو اپنے پر دوسرے کو ترجیح دے یعنی خود نہ کھائے دوسرے کو کھلائے۔ صاحب جود و سخا اللہ تعالیٰ کے محبوب اسی لئے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا اور خوشنودی کے لئے دوسروں کو کھلاتے اور ان کی حاجت روائی کرتے ہیں۔

انبیاء کی نگہبانی

ف ۵ ہر نبی اپنی امت کا نگہبان ہوتا ہے اور اگر نگہبان نہ ہو تو نبی نہیں ہوتا اس کا باعث یہ ہے کہ تمام انسانوں کی موت نیند کی کیفیت رکھتی ہے اس کا ادراک و

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

وقف النبی علیہ السلام

ع ۶

اللّٰهَ حَدِيۡثًا ۴۲ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ

سے نہ چھپا سکیں گے۔ اے ایمان والو! نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ

سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ

جب تک کہ اتنا ہوش نہ ہو کر جو کہو اسے سمجھو اور نہ ناپاکی کی حالت میں بغیر نہائے

حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا ؕ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ

البتہ سفر کی حالت میں۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں

مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً

کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں کو چھوا (قربت کی) ہو اور پانی نہ پایا

فَتَيَمَّمُوۡا صَعِيۡدًا طَيِّبًا فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَاَيۡدِيۡكُمۡ ؕ اِنَّ

تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ پس اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو۔ بے شک

اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوۡرًا ۴۳ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِيۡبًا

اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کو کتاب

مِّنَ الۡكِتٰبِ يَشۡتَرُوۡنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَضِلُّوا

سے ایک حصہ ملا گروہ جو گمراہی مول لیتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی گمراہ

السَّبِيۡلَ ۴۴ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاَعۡدَآئِكُمۡ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا

ہو جاؤ؟ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ کی سرپرستی تمہیں کافی ہے۔

وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيۡرًا ۴۵ مِنَ الَّذِيۡنَ هَادُوۡا يُحَرِّفُوۡنَ الۡكَلِمَ

اور اللہ کی مدد تمہیں کافی ہے۔ یہود میں سے کچھ لوگ کلام کے موضوع کو

عَنۡ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَمِعۡنَا وَعَصَيۡنَا وَاسۡمَعۡ غَيۡرَ

بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں "ہم نے سنا اور نافرمانی کی" ان کا سننا کچھ ایسا ہے کہ سنا

مُسۡمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلۡسِنَتِهِمۡ وَطَعۡنًا فِى الدِّيۡنِ ؕ وَلَوۡ

ہی نہیں اور راعنا کہتے ہیں اپنی زبانیں پھیر کر اور دین میں طعن کرنے کے لیے اور اگر

اَنَّهُمۡ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَاَطَعۡنَا وَاسۡمَعۡ وَانۡظُرۡنَا لَكَانَ خَيۡرًا

وہ کہتے کہ "ہم نے سنا اور اطاعت کی اور حضور ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں" تو یہ ان کے لیے

حاشیہ صفحہ سابقہ

شعور ختم ہو جاتا ہے اور وہ اس عالم مادی سے بے خبر ہوتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام کی موت کی کیفیت حالت بیداری کی ہوتی ہے یعنی موت کے بعد عام انسان نیند کی کیفیت میں مبتلا ہوتا ہے اور انبیاء علیہم السلام بیداری کی کیفیت میں۔ اس لئے کہ ان کا جسم مادی کثافت سے پاک ہوتا ہے۔ چونکہ روح کو موت نہیں اس لئے انبیاء علیہم السلام کا ادراک و شعور جو اس عالم میں ہوتا ہے وہی اس عالم میں منتقل ہونے کے بعد باقی رہتا ہے کیونکہ ان کا وجود مادی کثافت سے پاک ہوتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ ﷺ مخلوق اول ہیں اور قیامت تک کے تمام واقعات کے شاہد ہوں گے۔

لَهُمْ وَأَقْوَمَ وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُو

بہتر ہوتا اور راستی میں زیادہ ہوتا۔ لیکن اُن پر تو اللہ نے لعنت کی اُن کے کفر کے سبب اور اُن میں سے بہت تھ

إِلَّا قَلِيلًا ﴿٤٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَ

ایمان لائیں گے۔ اے اہلِ کتاب! ایمان لاؤ اُس پر جو ہم نے تمہارے ساتھ والی کتاب اتاری

لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَ

جو تصدیق کرتی ہے تمہاری کتاب کی بیشتر اس کے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور انہیں پیٹھ کی طرف پھیر د

أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُو

یا اُن پر لعنت کریں جیسے لعنت کی ہفتے کے دن والوں پر۔ اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِ

اور اللہ اُسے ہرگز نہیں بخشتا کہ اُس کے ساتھ شریک بنایا جائے اور اس کے علاوہ جسے چا

يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَى إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾ أَلَ

بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اُس نے اللہ پر بہتان باندھا۔ کیا تم

إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ بَلِ اللَّهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَ

انہیں نہیں دیکھا جو خود اپنے نفس کو پاکیزہ کرنا چاہتے ہیں ؟ بلکہ اللہ جسے چاہے پاکیزہ کرے

وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٤٩﴾ انْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِ

اُن پر دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ دیکھو یہ کیسے اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں

وَكَفَى بِهِ إِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبً

اور یہ کافی صریح گناہ ہے۔ کیا آپؐ نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں کتاب

مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِي

کا ایک حصہ ملا اور وہ ایمان لاتے ہیں بت پر اور شیطان پر اور کافروں

كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا ﴿٥١﴾ أُولَئِ

کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں سے زیادہ راہ راست پر ہیں۔ یہی و

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا

لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور جن پر اللہ لعنت کرے تو آپ ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہیں پا

ف ٦ جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ جس طرح غذا کے اثرات جسم پر مرتب ہوتے ہیں اسی طرح اعمال کے اثرات روح پر مرتب ہو جاتے ہیں اور وہ جزو روح بن جاتے ہیں جب انسان دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے اور روح مجرد عن المادہ ہوتی ہے تو ان میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ مادہ فنا ہو جاتا ہے اب جس طرح فالج اور لقوہ وغیرہ کی بیماری سے چہرہ بگڑ جاتا ہے اسی طرح برے اعمال کے باعث جو روح کو بیماری مثل فالج اور لقوہ کے لاحق ہوتی ہے تو اس سے انسان کا حقیقی بدن جو اس جسم کو کنٹرول کرتا ہے اس کا چہرہ بگڑ جاتا ہے جو اس عالم میں نظر نہیں آتا۔ حالانکہ وہ برے اعمال کی وجہ سے بگڑ چکا ہے جب اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے اور اس عالم برزخ میں پہنچتا ہے تو اس کا بگڑا ہوا چہرہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں کسی کی فطرت سانپ کی بنائی ہے کسی کی بچھو کی، کسی کی شیر کی کسی کی بھیڑیے کی اور کسی کی

ع ٨

بندر کی غرضیکہ جس طرح صورتیں مختلف ہیں اسی طرح فطرتیں بھی مختلف ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص خواب میں یہ دیکھے کہ اس پر کوئی بھیڑیا حملہ آور ہے اور اسے نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ کوئی ظالم شخص اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا تو اب جو اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا اس کی فطرت بھیڑیے کی ہے۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ۝٥٣

کیا ملک میں ان کا کچھ حصہ ہے اگر ایسا ہو تو لوگوں کو تل بھر نہ دیں۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ

کیا یہ اُن لوگوں سے حسد کرتے ہیں اُس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے۔ ہم نے

آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ۝٥٤

تو ابراہیمؑ کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑا ملک عطا کیا۔

فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُم مَّن صَدَّ عَنْهُ ۚ وَكَفَىٰ بِجَهَنَّمَ

اُن میں سے کوئی اُس پر ایمان لایا اور کسی نے اُس سے منہ پھیر لیا اور اُن کیلئے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ

سَعِيرًا ۝٥٥ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا

کافی ہے۔ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم اُن کو آگ کا عذاب دیں گے جب اُن

نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ

کی یعنی کھالیں اتر جائیں گی تو ہم دوسری کھالیں بدل دیں گے ف۷ تاکہ عذاب کا مزا چکھیں

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝٥٦ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

ہم انہیں بہشت میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور وہ اُن میں ہمیشہ

أَبَدًا ۖ لَّهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ۝٥٧

رہیں گے اُن کیلئے وہاں پاکیزہ بیبیاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی سایہ ہوگا۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم

اور اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کے سپرد کردو اور جب تم لوگوں میں

بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ

فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ اور اللہ تمہیں نہایت اچھی نصیحت فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝٥٨ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ

بے شک اللہ تعالٰے دیکھتا اور سنتا ہے۔ اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی

ف ۷ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے انسان کی فطرت میں یہ ایک قوت رکھی ہے کہ جب کوئی تکلیف کچھ وقت تک اسے لاحق رہتی ہے تو طبیعت اس کی عادی بن جاتی ہے اور وہ تکلیف اسے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اس کی شدت کا احساس مٹ جاتا ہے۔ پس اس کے مطابق قیامت کے روز جب گنہگار لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو کچھ وقت کے بعد جب آگ کی شدت کا احساس کم ہو جائے گا تو اللہ تعالٰی ان میں دوبارہ پھر وہی شدت کا احساس پیدا کر دے گا۔ ہر مرتبہ جب شدت کا احساس کم ہو گا تو ان کے وجود میں پھر وہی کیفیت پیدا کر دی جائیگی جس سے انہیں دوبارہ شدت کا احساس ہو گا۔

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ

اور اس کے رسول کی اور اُن کی جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہوں پھر اگر تم میں کسی بات میں تنازعہ

شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

ہو جائے تو اُسے اللہ اور اس کے رسول کے حضور رجوع کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؑ ﴿٥٩﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى ع ٥

اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اس کا انجام سب سے اچھا ہے۔ کیا آپ نے انہیں

الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ

نہیں دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اُس پر جو آپ کی طرف نازل ہوا اور اس پر جو آپ سے

قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا

پہلے اُترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور اُن کو تو حکم دیا گیا تھا

اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾

اُسے قطعاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں انتہائی گمراہی میں مبتلا کرے کہ یہ ایمان سے دور ہو جائیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ

اور جب اُن سے کہا جائے کہ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو آپ دیکھیے

الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۚ ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

کہ منافق آپ سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔ پھر کیا ہوگا جب اُن پر کوئی

مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ بِاللّٰهِ

افتاد پڑے جو اُن کے کیے ہوئے کا بدلہ ہے تو پھر وہ آپ کے حضور حاضر ہوتے ہیں اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں

اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿٦٢﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا

کہ ہمارا مقصود تو بھلائی اور میل ہی تھا۔ اُن کے دلوں کی بات تو اللہ تعالیٰ

فِىْ قُلُوْبِهِمْ ۗ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ

جانتا ہے۔ کہ آپ اُن سے چشم پوشی کرو اور انہیں نصیحت کرو اور ان کے معاملے میں اُن سے دل

قَوْلًا ۢ بَلِيْغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

لگتی بات کہو۔ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے

نبی کریم ﷺ کا حکم ماننا فرض
ایمان کا حصہ ہے

ف ۸ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ایک بدری انصاری میں اپنے اپنے باغوں کے لئے پانی لینے پر یہ اختلاف ہوا کہ انصاری کا کہنا تھا کہ پانی جاری رہے اور جتنا پانی جس کو ملے وہ اس سے اپنا باغ سینچ لے مگر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا باغ پہلے پڑتا تھا اس لئے وہ چاہتے تھے کہ وہ پہلے پانی لیں اور پھر انصاری کیلئے پانی چھوڑ دیں یہ معاملہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ حضور ﷺ نے حضرت زبیر کو ہدایت کی کہ وہ پہلے اپنے باغ کو سیراب کرلیں اور اس کے بعد انصاری کے لئے پورا پانی چھوڑ دیں۔ یہ منصوبہ انصاری کو پسند نہ آیا۔ اور اس نے کچھ اس قسم کے الفاظ کہے یا رسول اللہ ﷺ زبیر آپکا پھوپھی زاد بھائی ہے اس لئے اس کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ اس پر حضور ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے زبیر اپنے باغ کو سینچنے کے بعد پانی روک لو یہاں تک کہ وہ منڈیر تک آ جائے یہ آیت اسی واقعہ کے بعد نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرماتا ہے کہ اپنے معاملات میں رسول اللہ تعالیٰ کو حکم بناؤ اور جو ان کے منصوبہ کو نہ مانے وہ ایمان والا ہو ہی نہیں سکتا۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ
اور وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں اور آپ کے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں
وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا
اور رسول ان کے لیے مغفرت چاہیں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے اے
وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
حبیب آپ کے رب کی قسم وہ ایمان والے ہو ہی نہیں سکتے جب تک کہ وہ آپکو اپنے جھگڑے میں حکم نہ بنائیں
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
پھر جو فیصلہ آپ فرما دیں تو اس فیصلے سے دل برداشتہ نہ ہوں اور اسے دل سے
تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ
تسلیم کرلیں۔ (ف ۹) اگر ہم ان پر فرض کرتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دیا
اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ
اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی لوگ ایسا کرتے اور اگر وہ
فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾
کرتے جس بات کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو اس میں ان کا بھلا تھا اور ایمان پر ثابت قدمی تھی۔
وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا
اور ایسا ہوتا تو ضرور ہم انہیں اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتے۔ اور انہیں سیدھی راہ
مُسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
کی ہدایت کرتے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو اس کو ان کا ساتھ ملے گا۔
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
جن پر اللہ نے انعام کیا نبیوں میں سے اور صدیقوں میں سے اور شہیدوں میں سے
وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ
اور نیک لوگوں میں سے اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ اور یہ اللہ کا فضل
ع ۹ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ
ہے۔ اور اللہ کافی جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو ہوشیاری سے کام لو

فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ

پھر دشمن کی طرف تم تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا جمع ہو کر چلو۔ اور تم میں کوئی ایسا ہے تو وہ ضرور دیر لگائے گا

فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ

پھر تم پر کوئی افتاد پڑے تو کہتا ہے اللہ کا مجھ پر احسان تھا کہ

اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

میں اُن کے ساتھ نہ تھا۔ اور اگر تمہیں اللہ کا فضل حاصل ہو

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ

تو یہ ضرور کہے گا گویا تم میں اور اس میں کوئی دوستی نہ تھی۔ اے کاش میں

مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

اُن کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔ تو انہیں اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیے اُن سے

يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

جو آخرت بیچ کر دنیا کی زندگی لیتے ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں

اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾

لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو ہم اُسے بڑا ثواب دیں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ

اور تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ کی راہ میں نہیں لڑتے اور ضعیف

الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

مردوں اور کمزور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو دعا کر رہے ہیں کہ ہمارے رب! ہمیں اس

مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں۔ اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی

وَلِيًّا ڌ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ

دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے۔ اور جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کی راہ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ

میں لڑتے ہیں۔ اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾ ع

تو تم شیطان کے دوستوں سے لڑو۔ بے شک شیطان کا حربہ ضعیف ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا جن سے کہا گیا کہ اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم کرو

وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ

اور زکوٰۃ دو۔ پھر جب اُن پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے بعضے

يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا

لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرنا چاہیے یا اس سے بھی زیادہ اور بولے اے رب ہمارے

لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ

تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا۔ تھوڑی مدت تک ہمیں اور جینے دیا ہوتا۔

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا

آپ فرمادیں کہ دنیا کی آسائش تھوڑی سی ہے۔ اور ڈر والوں کے لیے آخرت اچھی ہے۔ اور تم پر

تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ

دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں ضرور آلے گی اگرچہ تم

فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ

مضبوط قلعوں میں ہو۔ اور جب انہیں کوئی بھلائی پہنچے تو کہیں کہ "یہ اللہ تعا!

عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ

کی طرف سے ہے اور جب انہیں کوئی دکھ پہنچے تو کہتے ہیں یہ آپ کی طرف سے ہے"

قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ

تو آپ فرمادیں "یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے"۔ اور ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ کوئی بات

يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۡ وَمَا

سمجھتے ہی نہیں۔ جب تجھ کو کوئی بھلائی پہنچے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو

اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ

برائی پہنچے تو وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔ اے حبیب! ہم نے آپ کو سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

USMAN GHAZI
B.A, LL.B, LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

اور اس کے لیے اللہ کی شہادت کافی ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی

وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ

اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے آپ کو ان کا نگہبان نہیں بنایا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے اطاعت کی

فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ

پھر جب آپ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو ان میں ایک گروہ جو کہہ گیا تھا اس کے خلاف رات کو منصوبے

تَقُوْلُ ۭ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ

گانٹھتا ہے۔ اور اللہ لکھ رکھتا ہے ان کے رات کے منصوبے کو تو اے حبیب آپ ان سے درگزر کریں اور اللہ

عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ

پر بھروسہ کریں اور اللہ بہتر کام بنانے والا ہے۔ کیا وہ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر وہ

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَاِذَا جَاۗءَهُمْ

غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔ اور جب ان کے پاس

اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ

کوئی امن کی یا خوف کی بات آتی ہے تو اس کا چرچا کر بیٹھتے ہیں اور اگر وہ اس میں رسول اور اپنے ذی اختیار

وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ

لوگوں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور اس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا

اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم شیطان کے پیچھے لگ جاتے سوائے

قَلِيْلًا ﴿٨٣﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ

چند لوگوں کے۔ تو اے حبیب آپ اللہ کی راہ میں لڑو اور آپ کو سوائے اپنے نفس کے تکلیف نہ ہوگی اور مسلمانوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَاللّٰهُ

کو بھی آمادہ کرو، قریب ہے کہ اللہ کافروں کی سختی روک دے۔

اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ

اور اللہ کی آنچ سب سے شدید تر ہے اور اس کا عذاب سب سے بدتر۔ جو اچھی سفارش کرے اُس کی ان میں سے

ف ٩ انسان کو جب کوئی مصیبت یا بیماری آتی ہے تو اس میں بھی اس کا بڑا نفع ہوتا ہے جس کو انسان نہیں سمجھتا جب انسان کے باطن پر اعمال کے برے اثرات مرتب ہو جاتے ہیں اور گناہوں کی تاریکی گھٹا بن کر چھا جاتی ہے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں اوندھے منہ گرنے والا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی مصیبت یا تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ راضی بہ رضا ہو جائے تو یہ گھنگھور گھٹا چھٹ جاتی ہے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں اوندھے منہ گرنے سے بچ جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ ہر انسان سے پانچ امتحان لیتا ہے۔ یعنی بھوک میں مبتلا کر کے آزماتا ہے۔ خوف میں مبتلا کر کے آزماتا ہے۔ نقصان جان کا کر کے آزماتا ہے۔ نقصان مال کا کر کے آزماتا ہے اور اولاد عطا کر کے سامنے سے اٹھا لیتا ہے اور یہ اس لئے ہے کہ انسان اس کی رضا میں راضی ہو جائے اور اس کے حکم کو خوشی سے قبول کرے تو وہ اثرات گناہوں کے زائل ہو جائیں جب کسی بلا کا نزول ہو رہا ہو اور اس کی شدت کا احساس ہو اس وقت اگر وہ رب تعالیٰ کی رضا میں راضی ہو کر اسے برداشت کرے اور اسے خوشی سے قبول کرے تو اسے صبر کہتے ہیں اگر بلا کے نزول کے وقت اس نے آہ و زاری کی اور شکوہ و شکایت کی اور چند روز کے بعد اس نے کہا کہ میں نے صبر کر لیا تو یہ اس نے صبر نہیں کیا بلکہ اسے صبر آ گیا ہے کیونکہ

بقیہ بر صفحہ ١١١

لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ

اُس کے لیے حصہ ہے اور جو بری سفارش کرے اُس کے لیے اُس میں سے حصہ

مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿٨٥﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ

ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ

فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

سے سلام کرے تو تم اُسے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی کہہ دو جو اس نے کہا ہے۔ بیشک اللہ تعالےٰ ہر چیز کا

حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ

حساب لینے والا ہے۔ اور اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور وہ ضرور تمہیں جمع کرے گا قیامت کے دن اس میں کوئی شک نہیں

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿٨٧﴾ فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ

اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہو سکتی ہے۔ اور پھر تمہیں کیا ہو گیا کہ منافقوں کے بارے میں

فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ

دو گروہ ہو گئے اور اللہ نے اُن کی بدعملی کے باعث انہیں اوندھا کر دیا کیا یہ چاہتے ہو کہ اُسے ہدایت کی راہ دکھاؤ جسے اللہ

اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿٨٨﴾ وَدُّوْا

نے گمراہی میں چھوڑ دیا اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو آپ ہرگز اس کیلئے ہدایت کی راہ نہیں پاؤ گے وہ تو یہ بھی چاہتے ہیں

لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

کہ تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے کہ وہ خود کافر ہوئے اور کفر میں تم سب ایک سے ہو جاؤ پس تم اُن میں سے کسی کو اپنا دوست

اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں۔ پس اگر وہ اس بات سے پھر جائیں تو اُن کو پکڑ لو

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا

اور جہاں پاؤ انہیں قتل کر ڈالو اور اُن میں سے کسی کو نہ دوست ٹھہراؤ نہ

نَصِيْرًا ﴿٨٩﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

مددگار سوائے اُن کے جو ایسی قوم سے تعلق رکھتے ہیں جن سے تمہارا

مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا

معاہدہ ہے یا تمہارے پاس ایسی حالت میں آ گئے کہ اُن کے دلوں میں تم سے لڑنے کی جرأت نہ رہی یا اپنی قوم

بقیہ از صفحہ ١١٠

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں یہ ایک قوت رکھی ہوئی ہے کہ جب کسی بلا کا نزول ہوتا ہے تو اس وقت اس کی شدت کا احساس ہوتا ہے اور جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے اس کا اثر زائل ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ وقت کے بعد وہ اسے بھول جاتا ہے۔ یعنی اس کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور اگر شدت کا احساس ختم ہونے کے بعد

ع ١١ / ٨

یہ کہے کہ میں نے صبر کیا ہے تو یہ اس نے صبر نہیں کیا بلکہ اسے صبر آ گیا ہے۔

ف ١٠ اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت کو اس طرح بنایا ہے کہ اس میں یہ قوت رکھ دی گئی ہے کہ وہ کسی اچھی راہ کو اختیار کرے یا برے راستے کو وہ اس کو مرغوب اور محبوب ہوتا ہے اور وہ اس پر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یعنی اس میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس کی عادت ثانیہ بن جاتا ہے تو چونکہ فطرت میں یہ قوت اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور اس کی فطرت کو بنایا ہے اس لئے جو انسان گمراہی کی راہ اختیار کرتے تے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں کیونکہ فطرت بنانے والا اور اس میں یہ قوت ودیعت کرنے والا وہی ہے اس لئے سے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے کہا گیا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔

قَوْمِهِمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ

سے لڑیں۔ اور اگر اللہ چاہتا تو ضرور انہیں تم پر مسلط کرتا اور وہ ضرور تم سے لڑتے۔ پس وہ اگر

اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ

تم سے کنارہ کریں اور نہ لڑیں اور صلح کا پیغام دیں تو اللہ نے تمہیں

اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ

اُن پر کوئی راہ نہ رکھی۔ اور آخر تم انہیں ایسا پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں

يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ

تم سے امان میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی امان میں رہیں جب بھی انکی قوم فساد کی طرف مرتی ہے تو اُس پر اوندھے گرتے ہیں

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

پھر وہ اگر تم سے کنارہ نہ کریں اور تمہارے سامنے گردن نہ جھکائیں اور لڑائی سے ہاتھ نہ روکیں

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ

تو انہیں گرفت میں لو اور جہاں انہیں پاؤ قتل کر دو۔ اور یہ ہیں وہ لوگ جن پر

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا ع ۱۲ ۹

ہم نے تم کو کھلا اختیار دے دیا ہے۔ اور مومن کیلئے ہرگز جائز نہیں کہ مومن کا خون کرے سوائے

خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ

غلطی کے۔ اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اُس پر ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے اور خون بہا بھی

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ

کہ مقتول کے وارثوں کو سپرد کیا جائے یا یہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری

لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ

دشمن اور خود بھی مسلمان ہو تو اُس پر صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا واجب ہے اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ

تم میں اور اُن میں معاہدہ ہے تو اُس کے وارثوں کو خون بہا سپرد کیا جائے اور ایک مسلمان

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

مملوک آزاد کیا جائے۔ تو جو یہ حیثیت نہ رکھتا ہو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا

یہ اللہ کے ہاں اُس کی توبہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر

مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ

قتل کرے یا ارادتاً قتل کرے تو اُس کا بدلہ جہنم ہے کہ ہمیشہ اُس میں رہے گا اور خدا کا غضب اور اسکی لعنت اُس پر ہوگی

وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ

اور اللہ نے اُس کیلئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایمان والو جب تم

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ

جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو

لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ

کہ تو مسلمان نہیں، کیا تم اس عارضی دنیا کا سامان چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہترین

كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ

نعمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا تم پر بھی تحقیق کرنا لازم ہے اور جو

اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ

عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ وہ مسلمان جو بغیر کسی عذر کے جہاد سے بیٹھ

الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رہے ان کی برابر نہیں ہو سکتے جو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ

اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اور اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں

وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ

کا درجہ بیٹھنے والوں سے بلند کیا ہے۔ اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے

وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجٰتٍ

اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر ثواب میں بڑی فضیلت دی ہے۔ اور یہ اُس کی

مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ١٣ ع ٥ ١٠

طرف سے درجات میں بخشش اور رحمت کے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور وہ لوگ

تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا
جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں ف۱۱ اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے ان سے فرشتے کہتے ہیں تم کس میں تھے وہ کہتے ہیں ہم
مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَ
زمین میں کمزور تھے وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی
فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا
کہ تم اس میں ہجرت کرتے تو ایسوں کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے پلٹنے کی۔
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا
مگر وہ جو ضعیف تھے مرد عورتیں اور بچے جنہیں نہ
یَسْتَطِیْعُوْنَ حِیْلَةً وَّلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ۙ ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ
کوئی تدبیر بن پڑتی تھی اور نہ کوئی خلاصی کا راستہ نظر آتا تھا۔ تو اللہ ایسے مجبوروں کو
اَنْ یَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ
معاف فرمائے گا اور اللہ تعالےٰ معاف فرمانے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا
اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِ
وہ زمین میں بہت بڑی گنجائش پائے گا اور جو شخص اپنے گھر سے نکلا
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُ
۱۴ اور اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف ہجرت کی اور اسے راہ میں موت آگئی تو اسے ہجرت کا ثواب اللہ تعالےٰ
ع عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ
عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور جب تم سفر کرو تو
فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖۗ اِنْ خِفْتُمْ
نماز قصر پڑھنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ
اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾
کافر تمہیں ایذا پہنچائیں گے۔ بے شک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔
وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
اور اے حبیب جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں تو نماز میں ان کی امامت کرنا چاہے ان میں سے ایک جماعت آپ کی اقتدا میں صرف ایک

ف ۱۱ درحقیقت یہاں فرشتوں کے جان نکالنے سے مراد یہ ہے کہ جب نیند کی حالت میں روح دوسرے عالم کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو وہ فرشتے جو نگران مقرر کئے گئے ہیں اس کو اس طرف متوجہ رکھتے ہیں اور نگرانی کرتے ہیں حتی کہ عزرائیل علیہ السلام بھی روح جسم سے نہیں نکالتے بلکہ وہ قابض الارواح ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دو راہیں بنائیں ہیں ایک راستہ روحوں کے نزول کرنے کا اور دوسرا صعود کرنے کا روح انسان کے جسم میں وقت مقرر کر کے ڈالی گئی ہے جب وہ وقت پورا ہو جاتا ہے تو روح جسم کو چھوڑ کر عالم ارواح کی طرف متوجہ ہوتی ہے تو عزرائیل علیہ السلام اس کو پکڑ کر اس کے مقام پر پہنچا دیتے ہیں۔ قابض کے معنی متصرف کے ہوتے ہیں یعنی تصرف کرنے والا۔ جس طرح ہم کہتے ہیں کہ فلاں دکان پر قابض ہو گیا تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ دکان کو اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے گیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے دکان میں تصرف کیا مگر ہر مرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام اس کے پاس ہیں حالانکہ عزرائیل علیہ السلام اپنے ہی مقام پر ہوتے ہیں اس کی مثال یوں سمجھئے کہ ہر چہار طرف آئینے لگا دیئے جائیں اور ایک شخص کو درمیان میں کرسی پر بٹھا دیا جائے

بقیہ بر صفحہ ۱۱۵

حاشیہ صفحہ سابقہ

اور آئینوں پر پردہ ڈال دیا جائے جب آپ ایک آئینے پر سے پردہ ہٹائیں گے تو وہ شخص اس آئینے میں نظر آئے گا اور اگر تمام آئینوں پر سے پردہ ہٹا دیا جائے تو ہر آئینے میں وہ شخص نظر آئے گا اور ہر آئینے کو معلوم ہوگا کہ وہ میرے پاس ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روح کو لطیف بنایا ہے مثل آئینے کے اور اس میں ہر شے کو منعکس ہونے کی قابلیت رکھی گئی ہے اسی لئے کوئی شخص مغرب میں مر رہا ہو یا مشرق میں یا شمال میں یا جنوب میں مادی حجاب کے فنا ہوتے ہی اس کو عزرائیل علیہ السلام اپنے قریب معلوم ہوتے ہیں۔

کم عقل لوگ

ف ۱۲ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر ان سے کہا جائے کہ نماز پڑھ لو تو وہ پڑھ لیں اور جس کام کو کہا جائے کہ کر لو تو وہ کر لیں یعنی اپنی عقل سے کرنے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں حتیٰ کہ اپنی مدافعت بھی نہ کر سکیں ایسے کم عقل لوگوں کو مستضعفین کہا گیا ہے۔

مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَآئِكُمْ

رکعت پڑھے اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تمہارے پیچھے ہو جائیں

وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا

پھر دوسری جماعت آئے جو نماز میں اُسوقت شریک نہ تھی اب وہ آپؐ کے مقتدی ہوں اور چاہیے

حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۗ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ

کر چوکنا رہیں اور ہتھیار لیے رہیں۔ کافروں کی تمنا ہے کہ تم اپنے ہتھیار اور

أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا

سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ پھر تم پر بھرپور حملہ کردیں اور اگر

جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ

تم بارش کے سبب یا بیماری کے سبب اپنے ہتھیار کھول کر رکھ دو

أَن تَضَعُوٓا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَٰفِرِينَ

تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ اپنی جگہ ہوشیار اور چوکنا رہو اللہ تعالیٰ نے کافروں کیلئے ذلت اور خواری

عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَوٰةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا

کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے بیٹھے

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ ۚ إِنَّ الصَّلَوٰةَ

اور کروٹ کے بل پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ تو حسب دستور نماز قائم کرو مسلمانوں کے لیے

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَٰبًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۖ

وقت پر نماز پڑھنا فرض کر دیا گیا ہے۔ اور کافروں کی تلاش اور جستجو میں سستی نہ کرو

إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ

اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے جیسا کہ تمہیں پہنچتا ہے۔ اور تم اللہ سے وہ اُمید

۱۵ ع ۱۲ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ

رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اے حبیب ہم نے آپؐ کی طرف حق

الْكِتَٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرَىٰكَ اللَّهُ ۚ وَلَا تَكُن

کے ساتھ کتاب اتاری تاکہ آپؐ لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح اللہ آپؐ کو بتائے اور خائنوں

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا

کی طرف سے نہ جھگڑو۔ اور اللہ کی طرف رجوع کرو بے شک اللہ بخشنے والا

رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اور مہربان ہے۔ اور اُن کی طرف سے نہ جھگڑو جو اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں اللہ

لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ

نہیں چاہتا کسی بڑے دغاباز گناہگار کو۔ یہ آدمیوں سے چھپتے ہیں

وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى

اور اللہ سے نہیں چھپتے حالانکہ اللہ اُن کے ساتھ ہے۔ جب وہ کوئی غلط منصوبہ بناتے ہیں

مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ

جو اللہ کو ناپسند ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ یہ جو تم

هٰۤؤُلَآءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ

دنیا کی زندگی میں اُن کی طرف سے جھگڑتے ہو تو اُن کی طرف سے قیامت کے دن اللہ تعا

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

سے کون جھگڑے گا یا کون اُن کا وکیل ہوگا۔ اور جو کوئی برائی

سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾

یا اپنی جان پر ظلم کرے اور اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

اور جو گناہ کمائے تو اس کی کمائی کا اثر اسی کی جان پر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت

حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ

والا ہے۔ اور جو کوئی خطا کرے یا گناہ کمائے اور وہ پھر کسی بے گناہ پر تھوپ دے تو اُس نے

احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ ع ۱۶ ۱۳

اپنے اُوپر بہتان اور گناہ کا بوجھ اٹھا لیا۔ اور اے محبوب اگر اللہ کا فضل اور رحمت آپ پر نہ ہوتی

لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ

تو اُن میں سے ایک جماعت یہ چاہتی ہے کہ آپ کو دھوکہ دے دے حالانکہ وہ اپنے آپ کو ہی دھوکہ دے رہے ہیں

وَمَا يَضُرُّونَكَ مِن شَيْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور وہ آپ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت اتاری

النصف

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ﴿١١٣﴾

اور وہ کچھ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔

لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوٰىهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ

اُن کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں۔ سوائے اس کے کہ جو حکم دے خیرات اور اچھے کام کا

أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ

یا لوگوں میں صلح کرانے کا[ف١٣] تو جو اللہ کی رضا کے لیے ایسا

اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن

کرے۔ اُسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔ اور جو رسولؐ سے اختلاف کرے جبکہ

بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ

اُس پر حق ظاہر ہو چکا اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف دوسری راہ اختیار کرے تو ہم بھی اُسے اسی غلط راہ پر

مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ

ع ١٧

چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔ اور اللہ تعالی اُسے ہرگز نہیں بخشے گا۔

أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ

جو اُس سے شرک کرے اس کے علاوہ جسکو چاہے گا بخش دیگا۔ اور جو اللہ کا شریک

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾ إِن يَدْعُونَ مِن دُونِهِ

ٹھہرائے وہ ایسی گمراہی میں مبتلا ہو گیا کہ جسکی ہدایت ممکن نہیں۔ اور یہ لوگ اللہ کے سوا عورتوں کی عبادت

إِلَّا إِنٰثًا ۚ وَإِن يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيدًا ﴿١١٧﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ

وقف لازم

کرتے ہیں اور یہ عبادت درحقیقت شیطان کی عبادت ہے۔ جس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیطان نے

لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿١١٨﴾ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ

کہا ہے کہ میں تیرے بندوں میں سے ضرور ایک مقرر حصہ لوں گا۔ اور میں انہیں ضرور بہکاؤں گا

وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ

اور ان کے نفس میں غلط تمنائیں ڈال دونگا اور انہیں جانوروں کے کان چیرنے کی طرف توجہ کرونگا اور وہ میری ترغیب سے

ف ١٣ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تمہارے سامنے اپنے مخالف کو برا بھلا کہے یا اسکی برائی بیان کرے پھر جب وہ مخالف تمہیں ملے تو تم اس سے کہو کہ وہ شخص تو تمہاری تعریف کر رہا تھا اور تمہارے حق میں اچھی باتیں کہہ رہا تھا اس خیال سے کہ ان میں فساد نہ ہو اور ایک دوسرے سے صلح کرلیں تو اس کا اجر اللہ تعالی کے یہاں بہت بڑا ہے اور اسی کو اللہ تعالی نے قرآن میں لوگوں کے مابین صلح کرانا کہا ہے۔

فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ

اللہ کی پیدا کردہ چیزوں کو بدل ڈالیں گے   اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست

اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَ

بنائے وہ بہت بڑے نقصان میں پڑ گیا۔ اور شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور آرزوئیں دلاتا ہے ا

يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَ

شیطان انہیں وعدے نہیں دیتا بلکہ فریب دیتا ہے۔ اور ایسے فریب خوردہ لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے وہ اس

يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰ

سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔   اور جو ایمان لائے   اور نیک عمل کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَ

ہم انہیں جنت میں داخل کریں گے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں   اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اُن میں

اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ

رہیں گے اللہ کا وعدہ سچا ہے   اور اللہ سے زیادہ کس کا قول سچا ہو سکتا ہے۔ اور کسی

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِ

چیز کا انحصار تمہاری آرزوؤں پر نہیں ہے اور نہ اہلِ کتاب کی تمناؤں پر اور جو جیسی برائی کرتا ہے وہ اسکا بدلہ ضرور پائیگا

وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ

اور وہ اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا اور نہ کوئی مددگار۔   جو بھی کوئی

مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

بھلے کام کرے گا   وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو وہ ضرور جنت میں داخل کیے جائیں

الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ

گے اور انہیں کھجور کی گٹھلی برابر بھی نقصان نہ دیا جائیگا۔ اور اس سے بہتر کونسا دین ہے کہ جو پورے طور پر اللہ کی

وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ

طرف متوجہ ہو گیا اور اپنی پوری زندگی اسکی اطاعت کیلئے وقف کر دی ہو اور دین ابراہیمی پر ہو جو ہر باطل دین سے جدا تھا اور اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا۔   اور سب کچھ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔

ع ۱۵ ۸

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ

اور اس کی قدرت تمام کائنات پر محیط ہے۔ اور اے حبیبؐ! لوگ عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں آپ

اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى

فرما دیں کہ اللہ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو قرآن میں نازل ہو چکا ہے ان یتیم لڑکیوں کے

النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

بارے میں جنہیں تم ان کا مقرر کردہ حق نہیں دیتے ہو اور انہیں نکاح میں بھی لانے سے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا

منہ پھیرتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں بھی انصاف سے کام نہیں لیتے اور یہ کہ تم یتیموں کے

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۭ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ

حق میں انصاف پر قائم رہو اور تم جو بھی نیکی کرتے ہو اللہ اس سے

عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا

باخبر ہے۔ اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی سے ڈر جائے یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ

تو کوئی حرج نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں۔ اور صلح اچھی چیز ہے

وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

اور وہ فریب نفس میں مبتلا ہیں۔ اگر تم نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ

تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔ اور تم عورتوں کے درمیان عدل نہیں

النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا

کر سکو گے چاہے کتنی ہی کوشش کر دیکھو ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری جانب لٹکتی ہوئی

كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾

کو چھوڑ دو۔ اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری اختیار کرو تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

اور اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی کشائش سے تم میں ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دیگا اور اللہ بڑی وسعت والا

حَكِيْمًا (١٣٠) وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ وَصَّيْنَ

اور حکمت والا ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے وصیت کردی

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَاِنْ

ان کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور تم کو بھی کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ

کفر کرو تو یہ سمجھ لو کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ

غَنِيًّا حَمِيْدًا (١٣١) وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَكَفٰى

بے نیاز ہے تعریف کیا گیا۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی ہے

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (١٣٢) اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ

اور بڑا کارساز ہے۔ اے لوگو اگر وہ تمہیں چاہے تو ختم کردے اور تمہاری جگہ اوروں کو لے آئے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي ذٰلِكَ قَدِيْرًا (١٣٣) مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا

اور اللہ اس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو دنیا کا نفع چاہے

فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا (١٣٤) ع ١٩ ٨ ١٦

تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا انعام ہے اور اللہ خوب دیکھنے والا اور سننے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاۗءَ لِلّٰهِ

اے ایمان والو انصاف پر جم جاؤ اور اللہ کے لیے بھی گواہی دو

وَلَوْ عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا

چاہے اس میں تمہارا اپنا نقصان ہو یا ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا۔ جس پر گواہی دو وہ چاہے غنی ہو

اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۣ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا

یا فقیر، بہرحال اللہ سب سے زیادہ بااختیار ہے۔ تو تم خواہشات کی پیروی نہ کرو کہ حق سے دور جا پڑو

وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (١٣٥)

اگر تم ہیر پھیر کرو یا روگردانی کرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ

اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر جو اس

ف ١٤ اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کرے اور کوئی کام بھی اپنی نفسانی خواہش کے ماتحت نہ کرے پس جتنے کام مسلمان اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسکی اطاعت میں کرتا ہے ان تمام کاموں کا اجر اس کو عطا کیا جائے گا اور وہ قرب خداوندی کا مستحق بن جائے گا اسی کو دنیا کا انعام کہا گیا ہے۔ اور آخرت کا انعام یہ ہے کہ جو عبادات فرض کی گئی ہیں ان کو کسی دکھاوے اور شہرت کے خیال سے نہ کرے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اسکی رضا اور خوشنودی کیلئے انجام دے یہ آخرت کا ثواب ہے۔

ف ١٥ اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پوری زندگی اور تمام امور زندگی کو رب تعالیٰ کے سپرد کردو اور ہر کام اس کی اطاعت اور اس کی رضا اور اسکی خوشنودی کیلئے انجام دو۔ پس یہی شیطان سے بچنا ہے۔

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ
نے اپنے رسولؐ پر اتاری (قرآن مجید) اور اس کتاب پر جو پہلے اتاری اور جو

يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
نہ مانے اللہ اور اس کے ملائکہ کو اور اس کی کتابوں کو اور رسولوں کو اور آخرت کے دن کو تو وہ

ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
انتہائی گمراہی میں جا پڑا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر

اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں حد سے بڑھ گئے اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا

وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اور نہ انہیں ہدایت کی راہ دکھائے گا۔ منافقوں کو خوشخبری دے دیجیے ان کیلئے دردناک

اَلِيْمَا ۨ ﴿۱۳۸﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ
عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔

اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾ وَقَدْ نَزَّلَ
کیا وہ اُن سے عزت چاہتے ہیں تو عزت تو ساری اللہ ہی کیلئے ہے۔ اور بیشک اللہ تم پر

عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ
کتاب میں نازل کر چکا کہ جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جاتا ہے یا اس کا مذاق اڑایا

بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ
جاتا ہے تو اُن لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ دوسری بات شروع نہ کریں

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ
ورنہ تم بھی انہیں میں شامل سمجھے جاؤ گے۔ بے شک اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں

جَمِيْعَا ۙ ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ
جمع کرے گا۔ وہ جو تمہاری حالت کا موازنہ کرتے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تم کو فتح حاصل ہو

قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ
تو کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ اور اگر کافروں کے نصیب ہو تو اُن سے کہتے ہیں کیا

USMAN GHAZI
B.A, LL.B, LL.M (UCL, UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

نہیں تم پر قابو نہ تھا، اور ہم نے تو تمہیں مسلمانوں سے بچایا۔ تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (١٤١)

فیصلہ کر دے گا۔ اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر غلبہ نہیں دے گا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى

گو کہ منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ خود فریب میں مبتلا ہیں اور جب نماز کو

الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا

کھڑے ہوں تو کسلمندی سے لوگوں کے دکھاوے کے لیے اور اللہ کو بہت کم یاد

قَلِيْلًا (١٤٢) مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى

کرتے ہیں۔ یہ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے۔ اور

هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا (١٤٣) يٰٓاَيُّهَا

جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لیے کوئی ہدایت کی راہ نہ پائے گا۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ سوائے مسلمانوں کے

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (١٤٤) اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے ایک حجت قائم کرلو۔ بے شک منافق

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا (١٤٥) اِلَّا الَّذِيْنَ

دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تو ہرگز ان کا مددگار نہ پائے گا۔ مگر وہ جنہوں نے

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ

توبہ کی اور اصلاح کی اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لیا اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کرلیا تو یہ مسلمانوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا (١٤٦) مَا يَفْعَلُ

کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو بڑا اجر دے گا۔ اور اللہ تمہیں

اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا (١٤٧)

عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اللہ صلہ دینے والا اور جاننے والا ہے۔

ف ١٦ جنت کے درجات ہیں اور دوزخ کے درکات ہیں درجات سے مراد ہے ایک پر دوسرا اور جہ پھر اس کے اوپر درجہ۔ اس طرح بہت سے درجات ہیں جو ایک سے دوسرا بلند ہے۔ اسی طرح درکات ایک دوسرے سے نیچے ہیں۔ اوپر کا طبقہ۔ پھر اس سے نیچے۔ اس طرح ساتویں طبق تک ایک دوسرے سے نیچے ہوتے گئے ہیں۔ ان کو درکات کہا گیا ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ

اللہ پسند نہیں کرتا بُری بات کا اعلان کرنا مگر

ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ

مظلوم سے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اگر کوئی نیکی اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا

تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کسی کا گناہ معاف کردو تو بے شک اللہ معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے۔ اور جو

يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ

اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں

وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ

تفریق کریں اور کہتے ہیں "ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے" اور چاہتے ہیں کہ

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

ایمان اور کفر کے درمیان کوئی راہ نکال لیں۔ حقیقتاً یہی لوگ

حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

کافر ہیں اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ جو اللہ اور

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی سے فرق نہ کیا تو بیشک اللہ ان کو اس کا

ع ۲۱ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

اجر دے گا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور اے حبیب اہل کتاب آپ سے سوال کرتے

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو تو وہ موسیٰ علیہ السلام سے بھی اس سے بڑا سوال

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

کر چکے ہیں کہ ہمیں اللہ کو اعلانیہ دکھا دو تو انہیں بجلی نے جلا ڈالا ان کے گناہوں کے سبب

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

اور بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن آیتیں آچکیں تو وہ بچھڑے کو پوجنے لگے پھر ہم نے ان کا یہ گناہ معاف

نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ

نہیں تم پر قابو نہ تھا، اور ہم نے تو تمہیں مسلمانوں سے بچایا۔ تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع

فیصلہ کردے گا۔ اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر غلبہ نہیں دے گا۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى

گو کہ منافق لوگ اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ خود فریب میں مبتلا ہیں اور جب نماز کو

الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا

کھڑے ہوں تو کسلمندی سے لوگوں کے دکھاوے کے لیے اور اللہ کو بہت کم یاد

قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ڰ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى

کرتے ہیں۔ یہ بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ ادھر کے نہ ادھر کے۔ اور

هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓاَيُّهَا

جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو اس کے لیے کوئی ہدایت کی راہ نہ پائے گا۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ایمان والو کافروں کو دوست نہ بناؤ سوائے مسلمانوں کے

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

کیا یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لیے ایک حجت قائم کرلو۔ بے شک منافق

فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ

دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تو ہرگز ان کا مددگار نہ پائے گا۔ مگر وہ جنہوں نے

تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ مَعَ

توبہ کی اور اصلاح کی اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لیا اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کرلیا تو یہ مسلمانوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ

کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بڑا اجر دے گا۔ اور اللہ تمہیں

اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾

عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ اللہ صلہ دینے والا اور جاننے والا ہے۔

ف ١٦ جنت کے درجات ہیں اور دوزخ کے درکات ہیں درجات سے مراد ہے ایک پر دوسرا اور جہ پھر اس کے اوپر درجہ۔ اس طرح بہت سے درجات ہیں جو ایک سے دوسرا بلند ہے۔ اسی طرح درکات ایک دوسرے سے نیچے ہیں۔ اوپر کا طبقہ۔ پھر اس سے نیچے۔ اس طرح ساتویں طبق تک ایک دوسرے سے نیچے ہوتے گئے ہیں۔ ان کو درکات کہا گیا ہے۔

الجزء ۶

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ

اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر

ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ

مظلوم سے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اگر کوئی نیکی اعلانیہ کرو یا چھپ کر یا

تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کسی کا گناہ معاف کردو تو بے شک اللہ معاف کرنیوالا اور قدرت والا ہے۔ اور جو

يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ

اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں

وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ

تفریق کریں اور کہتے ہیں "ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے" اور چاہتے ہیں کہ

اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

ایمان اور کفر کے درمیان کوئی راہ نکال لیں۔ حقیقتاً یہی لوگ

حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

کافر ہیں اور ہم نے کافروں کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ جو اللہ اور

وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

اس کے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی سے فرق نہ کیا تو بیشک اللہ ان کو اس کا

ع ۲۱ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع يَسْــَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

اجر دے گا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور اے حبیب اہل کتاب آپ سے سوال کرتے

اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى اَكْبَرَ

ہیں کہ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دو تو وہ موسیٰ علیہ السلام سے بھی اس سے بڑا سوال

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

کر چکے ہیں کہ ہمیں اللہ کو اعلانیہ دکھادو تو انہیں بجلی نے جلا ڈالا ان کے گناہوں کے سبب

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

اور بعد اس کے کہ ان کے پاس روشن آیتیں آچکیں تو وہ بچھڑے کو پوجنے لگے پھر ہم نے ان کا یہ گناہ معاف

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّ

کر دیا اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو کھلا غلبہ عطا کر دیا۔ پھر ہم نے اُن کو طور...

بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَ

اُن سے عہد لینے کو۔ اور ہم نے اُن سے فرمایا کہ دروازے میں جھک کر داخل ہو۔ ہم نے اُن سے...

لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَ

کہ ہفتہ کے دن میں حد سے نہ بڑھو ہم نے اُن سے مضبوط (پختہ) عہد لیا۔ تو ہم...

نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ

عہد شکنی کے سبب اُن پر لعنت کی اور آیاتِ الٰہی سے انکار کے سبب اور انبیاء کو ناحق شہید...

حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِ

کرنے کے باعث ف ۱۸ اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے انکے کفر کے سبب انکے دلوں پر...

فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَا

لگا دی۔ پس اُن میں سے بہت تھوڑے ایمان لائیں گے۔ اور اُن کے کفر کے سبب اور حضرت مریم پر بہت بڑا بہتان

عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْ

باندھنے کے باعث۔ اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم ف ۱۹ اللہ تعالیٰ کے رسول کو

اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِ

قتل کیا۔ نہ انہوں نے عیسیٰ کو قتل کیا نہ صلیب دی مگر وہ شبہ میں مبتلا ہو گئے۔ ف ۲۰ اور جو لوگ

الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِ

اس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور انکی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں اُن کو اس بارے میں حقیقت کا علم نہیں...

اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْ

گروہ اپنے گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور یقیناً انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی طرف اٹھا لیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں ہو گا جو

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

اُس کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ اُن پر

ف ۱۷ طور کو بلند کرنے کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جو میثاق اللہ تعالیٰ کے حضور لیا گیا اسے بلند کیا۔ گویا اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا گیا اس کی عظمت اور بلندی کا اظہار کیا گیا ہے۔

ف ۱۸ درحقیقت کلام الٰہی جب نازل ہوا ہے اور حضور ﷺ مبعوث بہ رسالت ہوئے ہیں اس وقت ان لوگوں نے انبیاء کو قتل نہیں کیا تھا بلکہ وہ ان کے دادا پردادا تھے۔ جنھوں نے انبیاء کو قتل کیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے قتل انبیاء کو ان سے اس لئے منسوب کیا کہ یہ اپنے دادا کے فعل پر راضی تھے تو اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی برے فعل پر راضی ہو اور اسے برا نہ سمجھتا ہو وہ بھی شامل کرنے والے کے سمجھا جاتا ہے۔

ف ۱۹ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نفخ یعنی پھونک مارنے کے عمل کے ذریعہ ہوئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ وہ ماں باپ کے بغیر (جیسے آدم علیہ السلام و حوا) بھی پیدا کر سکتا ہے اور باپ کے بغیر بھی چونکہ عیسیٰ علیہ السلام انسانی نطفہ سے پیدا نہ ہوئے تھے اس لئے ان میں ناسوتی اثرات قطعاً نہ تھے۔ ان کا جسم بے حد لطیف تھا اور یہی وجہ تھی کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوا کیونکہ ظاہر ہے جب تک انسان میں مادی کثافت موجود ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ کا قرب

بقیہ بر صفحہ ۱۲۵

شَهِيدًا ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

گواہ ہوگا۔ اور یہودیوں کے بڑے ظلم کے سبب ہم نے وہ بعض اچھی چیزیں جو اُن کے لیے

طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَن سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ﴿١٦٠﴾

حلال تھیں اُن پر حرام کر دیں اور اس لیے بھی کہ انہوں نے بہت سے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا

وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ

اور اُن کے سود لینے کے باعث حالانکہ اُن کو سود لینے سے منع کیا گیا تھا اور وہ لوگوں کے مال ناحق

بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦١﴾ لَّٰكِنِ

کھاتے تھے اور اُن میں جو لوگ کافر ہوئے ہم نے اُن کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ہاں

الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ

جو اُن میں علم میں پختہ ہیں اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے حبیب آپ کی طرف

إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ ۚ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ ۚ وَالْمُؤْتُونَ

اترا اور جو آپ سے پہلے اترا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسے لوگوں کو ہم بہت بڑا

ع ٢٢ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٦٢﴾ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ

اجر دیں گے۔ اے حبیب ہم نے آپ کی طرف وحی کی جیسے نوح اور

وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ

اُن کے بعد کے پیغمبروں پر کی تھی اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل

وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ

اور اسحاق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس

وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ

اور ہارون اور سلیمان پر وحی کی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی۔ اور رسولوں کو جن کا ذکر ہم آپ سے پہلے

عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ

فرما چکے ہیں اور اُن رسولوں کو جن کا ذکر آپ سے نہیں فرمایا اور اللہ نے

حاشیہ از صفحہ ١

حاصل نہیں ہو سکتا۔ انبیاء کو اسی لیے معصوم کہا جاتا ہے۔ کہ ان میں مادی کثافت نہیں ہوتی۔ اولیاء تزکیہ نفس حاصل کرتے ہیں۔ تاکہ مادی کثافت دور ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ایک معجزہ تھی اور ان کا آسمان پر اٹھایا جانا بھی ایک معجزہ ہے۔ ناسوتی اثرات نہ ہونے کی وجہ سے ہی ان کو رفع آسمانی حاصل ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قید میں ڈال دیا گیا اور ان کو پھانسی کی سزا کا اعلان ہوا تو رات بھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے دعا کرتے رہے کہ "اے میرے رب مجھ سے اس کڑوے پیالے کو ٹال دے۔ میری روح تو آمادہ ہے مگر میرا جسم نحیف ہے وہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا"۔ (یہ دعا انجیل میں بھی موجود ہے۔ لوقا، مرقس، یوحنا اور پطرس کی تشریحات میں بھی) صبح کو جب سات آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لینے قید خانہ پہنچے اور ایک آدمی اندر داخل ہوا تو داخل ہوتے ہی بحکم رب اس کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہو گئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مع جسم آسمان پر اٹھایا گیا جو شخص سولی پر چڑھایا گیا وہ دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل تھا۔ اس نے سولی پر چڑھتے

حاشیہ بر صفحہ ١٢٦

مُوسٰى تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ

موسیٰ سے حقیقی کلام فرمایا ف ٢١ رسول تو خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہیں تاکہ رسولوں کے بعد

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾

اللہ کے یہاں لوگوں کو کوئی عذر نہ رہے۔ اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

لیکن اے حبیب اللہ اس کا گواہ ہے جو اس نے آپ کی طرف نازل کیا اور اسے اپنے علم سے اتارا ہے اور فرشتے بھی

يَشْهَدُونَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا ﴿١٦٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا

گواہ ہیں اور اللہ کی گواہی ان سب پر کافی ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا

عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلٰلًا بَعِيدًا ﴿١٦٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور اللہ کی راہ سے روکا یقیناً وہ بہت بڑی گمراہی میں جا پڑے۔ بیشک جنہوں نے کفر کیا

وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ﴿١٦٨﴾ إِلَّا

اور ظلم کیا اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں ہدایت کی راہ دکھائے گا۔ مگر

طَرِيقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ

جہنم کا راستہ کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لیے نہایت

يَسِيرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ

آسان ہے۔ اے لوگو تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے آ چکے

فَاٰمِنُوا خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

پس تم ایمان لاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم کفر کرو تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا

اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اے اہل کتاب اپنے دین میں

فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللّٰهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى

الٹ پھیر نہ کرو اور اللہ پر سچی بات کہو۔ یقیناً مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا

ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ ۚ أَلْقٰهَآ إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ

اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے۔ کہ مریم کی طرف القا کیا گیا اور اس کی طرف سے ایک روح ہے

حاشیہ از صفحہ ١٢٥:

ہوئے پکار کر کہا "یہ دیکھو یہ مریم کا بیٹا مسیح علیہ السلام ہے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے سولی پر چڑھتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نظر آئے تھے چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت نہیں ہوئی جو ہر انسان کے لئے ضروری ہے اس لئے ان کو دوبارہ دنیا کی زندگی عطا کی جائے گی یہ خیال کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو صلیب پر پھانسی دی گئی غلط ہے کیونکہ قرآن کے علاوہ انجیل سے بھی یہ بات ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنی برائت کی دعا کرتے رہے اور نبی کی دعا کبھی غیر مقبول نہیں ہوتی۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا مقبول ہوئی اور ان کو سولی نہیں ہوئی۔ اگر ایک لمحہ کیلئے تصور کر لیا جائے کہ سولی ہوئی تو اس کا مطلب ہے کہ ان کی دعا مقبول نہیں ہوئی تو اس صورت میں وہ نبی ہی کہاں رہے۔

ف ٢٠ درحقیقت تمام انبیاء علیہ السلام کو وحی جسمانی ہوتی رہی مگر چونکہ حضور علیہ السلام کی نبوت جزوی نہیں کلی تھی اس لئے وحی آپ ﷺ کے قلب پر نازل ہوتی رہی جو کسی نبی کے قلب پر نہیں نازل کی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے وحی کو حقیقت محمدیہ پر نازل کیا جسم محمد ﷺ پر وحی کا نزول نہیں ہوا اس لئے کہ تمام انبیاء کی نبوت جزوی تھی۔ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کو اس دین کا ایک ایک جزو عطا ہوتا رہا اسی لئے ان کی نبوت صرف

مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۫ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا

تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ف ٢١ اور تین نہ کہو اور باز آجاؤ یہ تمہارے لیے بہتر

لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا

ہوگا۔ اللہ تو ایک ہی معبود ہے اس کی ذات پاک ہے اس سے کہ اُس کے کوئی بچہ ہو اور اسی کا ہے جو کچھ

وقف لازم

فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝١٧١

ع ٢٣ / ٣

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی ہے اور بڑا کارساز ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

اور مسیح ؑ اللہ کا بندہ بننے سے نفرت نہیں کرتا اور نہ مقرب فرشتے

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

اور جو اللہ کی بندگی سے نفرت اور تکبر کرے تو اللہ تعالے اُن سب کو مجموعی طور پر

اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝١٧٢ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

محشور کرے گا۔ پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُن کے اجر میں

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا

اپنے فضل سے زیادتی کرے گا اور وہ لوگ جنہوں نے نفرت اور

وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ

تکبر کیا انہیں دردناک سزا دے گا۔ اور وہ اللہ کے سوا نہ کوئی

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝١٧٣ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ

اپنا حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار۔ اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝١٧٤ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن کرنے والا نور اُتارا ف ٢٢ تو وہ جو اللہ پر

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِىْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

ایمان لائے اور اس کی رسی مضبوط تھامی تو اللہ تعالے انہیں اپنی رحمت اور فضل میں

وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝١٧٥ ؕ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ

داخل کرے گا اور انہیں ہدایت کی راہ دکھائے گا۔ اے حبیب ﷺ آپ سے فتویٰ پوچھتے ہیں

حاشیہ از صفحہ ١٢٦

اس قوم تک ہوتی تھی جس کی طرف وہ نبی بنا کر بھیجے جاتے تھے مگر چونکہ آپ ﷺ کی نبوت حقیقی اور کلی تھی اس لئے تمام کل کا کل دین عطا کر دیا اور فرمایا "آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا"۔ یہ اعلان تکمیل دین کسی نبی کے زمانہ نبوت میں نہ ہوا کیونکہ ان کی نبوت جزوی تھی اور اسی معنوں میں آپ ﷺ ختم المرتبت ہیں کیونکہ دین کا کوئی جزو باقی نہ رہا جو کوئی اور نبی لے کر آتا۔

ف ٢١ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے وادی مقدس میں کلام کیا یعنی اس درخت میں آواز پیدا کر دی۔ طور پر حجاب کے پیچھے سے کلام کیا کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام روح جزئی سے مشرف تھے لیکن حضور علیہ السلام پر وحی کا نزول بھی حقیقت محمدیہ پر ہوا اور شب معراج میں حقیقت محمدیہ مقام عبدیت پر جا ٹھہری جو اس کا حقیقی مقام تھا اور اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی حجاب کے کلام کیا۔ حضور علیہ السلام کو تمام انبیاء علیہم السلام پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ آپ ﷺ صاحب معراج اور مقام قاب قوسین پر فائز ہوئے ہیں جہاں کوئی نبی نہ پہنچ سکا۔

قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ

آپ فرما دیں اللہ تعالیٰ کلالہ کی بابت تمہیں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے

وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ

اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا۔ اگر بہن کی

لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ

اولاد نہ ہو۔ پھر اگر دو بہنیں ہوں تو ترکہ میں ان کا دو تہائی اور اگر

كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

بھائی بہن ہوں، مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۱۷۶) ع

اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے۔

سُوْرَةُ الْمَاۗىِٕدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ مائدہ مدنی — اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے — ایک سو بیس آیات ۱۶ رکوع

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ڛ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ

اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو تمہارے لیے حلال ہوئے بے زبان

الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ

مویشی مگر وہ جو آگے تم کو سنایا جائے گا لیکن حلال نہ سمجھو شکار کو جب تک تم احرام میں ہو

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ (۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ

بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم فرماتا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ ٹھہراؤ

اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ

اور نہ ادب والے مہینے، اور نہ حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں اور نہ جن کے گلے میں علامتیں آویزاں ہوں اور نہ ان کا مال اور آبرو

الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا

جو عزت والے گھر کا قصد کر کے آئیں، اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا کے لیے اور جب

حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ۭ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ

احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ اور تمہیں کسی قوم کی عداوت جبکہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا

حاشیہ از صفحہ ۱۲۷

ف ۲۲ آدم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو روح جزئی عطا ہوئی یعنی روح جزئی ڈالی گئی اس لئے ان انبیاء علیہم السلام کی نبوت بھی جزئی تھی ہر نبی صرف اپنی اپنی قوم کیلئے نبی بن کر آتا تھا اس کا کسی دوسری قوم سے کوئی تعلق نہ ہوتا تھا اسی لئے عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں مگر سید عالم ﷺ کو روح کلی عطا ہوئی اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو میں تمام دنیا کے انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کی روح مبارک کو پیدا کیا جس کے متعلق حضور کا بیان ہے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا کیونکہ آپ ﷺ سب سے پہلی خلقت ہیں اس لئے روح کلی ہیں اور اسی لئے آپ ﷺ کو کل دین مکمل طور پر عطا کر دیا گیا اور اس پر قرآن میں اعلان کیا کہ آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ آدم علیہ السلام جسدی اعتبار سے مخلوق اول ہیں اور حضور علیہ السلام حقیقت کے اعتبار سے مخلوق اول ہیں۔ آدم علیہ السلام کے جسم کا جب ڈھانچہ تیار کر دیا گیا اور آپ کا تسویہ کیا تو فرمایا جب میں اس کا تسویہ کر چکوں اور اس میں اپنی ذرا سی روح پھونکوں "من روحی" کا مطلب روح جزئی ہے۔

ف ۲۳ اس سے مراد ہے حضور علیہ السلام کی ذات گرامی نے تمام عالم کو منور فرما دیا کفر و شرک کی گھنگھور گھٹائیں چھٹ گئیں باطل مٹ گیا اور حق ظاہر ہو گیا اور یہ نور تمام عالم پر محیط ہو گیا۔ ظلم و جور کی قوتیں معدوم ہو گئیں اور حق غالب آ گیا اور اس نور کا فیضان قیامت تک جاری رہے گا۔

وقف لازم

عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ

زیادتی کرنے پر نہ ابھارے اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی

وَ التَّقْوٰى ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ

مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مددگار نہ بنو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو

الربع

اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ② حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ

بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ حرام کیا ہم نے تم پر مردار اور خون

وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ

اور سور کا گوشت اور ہر وہ کام جو اللہ کے سوا کسی اور کیلئے ذبح کیا گیا ہو اور وہ جانور جو گلا گھونٹنے سے مرا ہو اور وہ جو بے دھار کی چیز سے مارا ہو

وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۫ وَ مَا

اور وہ جو گر کر مرا ہو اور جو سینگ لگنے سے مرا ہو اور جسے درندے نے کھایا ہو مگر جنہیں تم ذبح کرو اور وہ جو کسی

ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؕ

بت خانے کی جگہ پر ذبح کیا گیا اور پانسے ڈال کر تقسیم کیا گیا ہو اور یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ

آج کافر لوگ تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں تم ان سے نہ ڈرو

وَ اخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ

اور صرف مجھی سے ڈرو آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی روحانی نعمتیں تمام کر دیں

وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ

اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا تو جو بھی بھوک اور پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہو گیا ہو اور وہ ناچار ہو مگر

مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ③ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَاۤ

گناہ کی طرف نہ جھکے تو اس کے لیے رخصت ہے تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے حبیب آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کیلئے

اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ

کیا کیا حلال ہوا آپ فرما دیں کہ تمہارے لیے پاک چیزیں حلال کی گئیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھا لیے ہیں شکار

مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ

کیلئے انہیں شکار پر دوڑاؤ مگر اس شرط کے ساتھ کہ جو تمہیں اللہ نے بتایا ہے۔ تو کھاؤ اس میں سے جو وہ تمہارے لیے پکڑ کر

عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ

لائیں اور اس کو اللہ کے لیے ذبح کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ

سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝٤ الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۖ وَطَعَامُ الَّذِينَ

جلد محاسبہ کرنے والا ہے۔ آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور اہل کتاب کا کھانا

أُوتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنٰتُ

تمہارے لیے حلال ہوا اور تمہارا کھانا اُن کے لیے حلال ہے اور پارسا عورتیں

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِن

جو مسلمان ہیں اور پارسا عورتیں اُن میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب عطا ہوئی حلال ہیں

قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسٰفِحِينَ

جب تم اُن کے مہر ادا کر دو یعنی نکاح کی قید میں لاتے ہوئے نہ تو حرام کاری کرے کے لیے

وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

اور نہ آشنائی پر اور جو مسلمان سے کافر ہوا اُس کے سب اعمال ضائع

عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ ۝٥ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ع

ہو گئے۔ اور وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ اے ایمان والو!

آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى

جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو پہلے اپنا منہ دھو لو اور ہاتھ

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن

کہنیوں تک اور سروں کا مسح کرو اور پاؤں دھو لو ٹخنوں تک اگر تمہیں

كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ

نہانے کی حاجت ہو تو پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا

جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا

تم میں سے کوئی رفع حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ایسی حالت میں تمہیں پانی

مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم

نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو تو اُس مٹی سے تم اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرو

مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ

اور اللہ تعالے یہ نہیں چاہتا کہ تم پر ایسا حکم نازل کرے کہ تم تنگی محسوس کرو وہ تو یہ چاہتا ہے کہ

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ وَ

تمہیں خوب پاکیزہ کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے تاکہ تم اس کے شکرگزار بن جاؤ۔ اور

اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُم بِهِ

اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو اور وہ عہد جو اُس نے تم سے لیا جبکہ

إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ

تم نے کہا تھا "ہم نے سنا اور اطاعت کی" اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ دلوں کی بات

الصُّدُورِ ﴿٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ

جانتا ہے۔ اے ایمان والو اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ

گواہی دینے والے اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس پر آمادہ نہ کردے کہ تم انصاف نہ کرو

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ

اور ضرور انصاف کرو۔ یقیناً وہ پرہیزگاری سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ جو کچھ تم کرتے ہو اُن کاموں

بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۙ

سے باخبر ہے۔ اللہ تعالے نے ایمان والے اور صالح لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ

لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

اُن کو بخشش دیگا اور اُن کو بہت بڑا اجر عطا کرے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ

وہی لوگ دوزخی ہیں۔ اے ایمان والو! وہ احسان جو اللہ نے تم پر کیا

اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَن يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ

اس کو یاد کرو جب کہ ایک قوم نے تم پر دست درازی کرنی چاہی اور اُس نے اُن کے ہاتھ

ع ٢ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

مفلوج کردیئے اور تم اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے اُن میں
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ
بارہ سردار مقرر کیے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز کو قائم کیا
وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ
اور زکوٰۃ ادا کی اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور اُن کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض
اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ
حسنہ دو تو بے شک میں تمہارے گناہ معاف کردوں گا اور تمہیں جنت میں داخل کروں گا
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پھر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کیا
فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
تو اس نے گمراہی کی راہ اختیار کی۔ ہم نے اُن کی بدعہدیوں پر
لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
لعنت کی اور اُن کے دل سخت کر دیے۔ وہ اللہ کے احکام کو بدل دیتے ہیں
مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ
اور بڑا حصہ نصیحتوں کا بھلا بیٹھتے ہیں جو انہیں دی گئیں اور تم ہمیشہ اُن کی
عَلٰي خَاۗىِٕنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ
دغابازیوں پر مطلع ہوتے رہو گے سوائے چند آدمیوں کے، اور اُن کو معاف کرو اور اُن سے درگزر کرو
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى
اور اللہ تعالیٰ احسان کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں
اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ
ہم نے اُن سے عہد لیا تو وہ اُن نصیحتوں کے بڑے حصے کو بھلا بیٹھے جو انہیں دی گئی تھیں تو ہم نے
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ
قیامت تک کے لیے اُن میں عداوت اور بغض ڈال دیا۔ اور اللہ انہیں بتا دے گا

اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ

جو وہ کرتے تھے۔ اے اہل کتاب تمہارے پاس یہ ہمارے رسول

رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾

اور وہ بہت سی معاف فرماتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایک نور آیا (رسالت کا نور) اور ہدایت والی کتاب (قرآن)

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ

جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے۔ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں یہ سلامتی کا راستہ ہے اور یہ انہیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ

اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جاتا ہے اپنے حکم سے اور انہیں سیدھی راہ پر

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ

گامزن کرتا ہے۔ یقیناً وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ مسیحؑ ابن مریمؑ

مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

ہی اللہ ہے تو آپؐ فرما دیجیے کہ اللہ کے حکم کو کون رد کر سکتا ہے اگر وہ چاہے تو ہلاک کر دے

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ

مسیحؑ ابن مریمؑ کو اور اس کی ماں کو اور تمام زمین والوں کو۔ اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ

حقیقی مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور وہ ان کے درمیان جو چاہے پیدا کر سکتا ہے اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اور یہود و نصاریٰ نے کہا کہ ہم

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ

اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں تو آپؐ فرما دیں پھر وہ تمہیں کیوں تمہارے گناہوں پر عذاب کرتا ہے تم تو

بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ

ایک بشر ہو اسکی مخلوقات میں سے (یعنی بیٹے نہیں ہو) وہ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْ

آسمانوں اور زمین کا حقیقی مالک ہے اور ان کے درمیان کی تمام چیزوں کا اور سب کو اسی طرف پھرنا ہے

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْ

اے اہل کتاب بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ہمارے احکام ظاہر فرماتے ہیں حالا

مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِ

رسولوں کا آنا مدتوں تک بند رہا تھا اور یہ اسلیے ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْ

تو اب یہ تمہیں خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدر

قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ ا ع

حاصل ہے۔ اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! اپنے آپ پر اللہ کے احسان کو

عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰ

یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کیے اور تمہیں بادشاہ کیا اور تمہیں وہ کچھ دیا

مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

جو سارے جہاں میں کسی کو نہ دیا۔ اے قوم اس پاک زمین میں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُ

داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لیے مقرر کی ہے اور پیچھے نہ پلٹو

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ

کہ یہاں پلٹنا نقصان دہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ اس میں تو بڑے جابر لوگ ہیں

وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَ

اور ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نہ نکل جائیں پس اگر وہ وہاں سے نکل گ

فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰ

تو ہم داخل ہو جائیں گے۔ پس دو آدمیوں نے کہا جو اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اللہ نے ان پر انعام

عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُ

وہ بولے کہ زبردستی ان پر دروازے سے داخل ہو جاؤ اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو تم

غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا
غالب رہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو۔ وہ بولے
يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ
اے موسیٰؑ ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ اور
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ
آپ کا رب جا کر ان سے لڑو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ موسیٰؑ نے عرض کیا اے میرے پالنے والے مجھے دوسروں پر
اِلَّا نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾
کچھ اختیار نہیں ہے اپنا اور اپنے بھائی کا ذمہ لیتا ہوں تو تو ہم کو ان نافرمانوں سے دور رکھ۔
قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِى
فرمایا تو وہ سرزمین ان پر حرام ہے۔ چالیس برس تک بھٹکتے پھریں گے
الْاَرْضِ ۗ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
زمین میں تو تم ان نافرمانوں کا افسوس نہ کرو۔ اور انہیں پڑھ کر سناؤ
نَبَاَ ابْنَىْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا
آدمؑ کے دو بیٹوں کا واقعہ جب کہ دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی
وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ
اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی وہ بولا قسم ہے کہ میں تجھے قتل کردوں گا تو اس نے کہا کہ اللہ اسی سے قبول کرتا ہے
اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَىَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِىْ مَآ
جو پرہیزگار ہو۔ ف۱ اگر تو مجھ پر قتل کی نیت سے ہاتھ اٹھائے گا
اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ
تو میں تجھ پر اپنا ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ تجھے قتل کردوں کیونکہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَ بِاِثْمِىْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ
جہانوں کا مالک ہے۔ اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ میرا اور تیرا گناہ تجھ پر ہی پڑے تاکہ تو
اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ
دوزخی ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ تو اس کے نفس نے اسے

ف ۱ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے قابیل اور ہابیل تھے۔ ہابیل چھوٹے تھے اور ان میں انبیاء کی تمام صفات موجود تھیں جبکہ قابیل نہایت سرکش بد باطن اور مشتعل مزاج تھے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ضعیفی کا وقت آیا تو انہوں نے سوچا کہ چونکہ حضرت ہابیل میں تمام صفات انبیاء اور صلہ رحمی موجود ہے اس لئے ان کو اپنا جانشین بنالوں۔ قابیل کو پتہ چلا تو اس نے گستاخی کی اور کہا کہ بڑا ہونے کے لحاظ سے میں جانشین بننے کا حق دار ہوں میرے ہوتے مجھ سے چھوٹا کس طرح جانشین بن سکتا ہے میں ایسا نہ ہونے دوں گا اس کی اولاد میری اولاد کو طعنے دے گی کہ تمہارا باپ نااہل تھا اس لئے ہمارا باپ چھوٹا ہونے کے باوجود جانشین بنایا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ "یہ مرضی اللہ تعالیٰ کی ہے"۔ پھر انہوں نے کہا کہ "دونوں ایک ایک جانور (غالباً دنبہ) ذبح کرکے پہاڑ پر رکھیں جس کی قربانی کو آگ کھالے اس کی قربانی قبول ہوگی اور وہی جانشین بنایا جائے گا"۔ چنانچہ ہابیل کی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور آگ نے ہابیل کے ذبیحہ کو کھالیا۔ قابیل نے اس فیصلے کو ماننے سے انکار

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

النصف

قتل اخيه فقتله فاصبح من الخسرين ۝٣٠ فبعث الـ

اُسکے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا تو اُس نے قتل کر دیا اور وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ تو اللہ نے ایک کوا بھیجا

غرابا يبحث في الارض ليريه كيف يواري سوءة اخيه

کہ وہ زمین کرید کر اسے دکھائے تاکہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے

قال يويلتى اعجزت ان اكون مثل هذا الغراب فاواري

وہ بولا ہائے اب میں ایسا عاجز ہوں کہ اس کوّے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی

سوءة اخي فاصبح من الندمين ۝٣١ من اجل ذلك

لاش کو چھپاتا تو پھر وہ سخت شرمندہ ہوا اور پچھتاتا رہ گیا۔ اس سبب سے

كتبنا على بني اسراءيل انه من قتل نفسا بغير نفس

ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے

او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعا ومن احياها

یا زمین میں فساد برپا کیا تو گویا اُس نے تمام عالم کو قتل کر دیا اور جس نے ایک جان کو بچا لیا

فكانما احيا الناس جميعا ولقد جاءتهم رسلنا بالبينت

تو اس نے گویا تمام عالم کو بچا لیا اور بیشک انکے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے

ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك في الارض لمسرفون ۝٣٢ انما

اور اس کے بعد بھی ان میں بہت سے زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ اور

جزؤا الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض

جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں ان کا بدلہ یہی ہے

فسادا ان يقتلوا او يصلبوا او تقطع ايديهم وارجلهم

کہ وہ چن چن کر قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں یا ان کے ایکطرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں

من خلاف او ينفوا من الارض ذلك لهم خزي في

کاٹے جائیں اور یا زمین سے دور کر دیے جائیں۔ یہ دنیا میں اُن کی رسوائی ہے

الدنيا ولهم في الاخرة عذاب عظيم ۝٣٣ الا الذين تابوا من قبل

اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی پیشتر اس کے کہ

کردیا اور کہا کہ "میں آگ کی عبادت کروں گا تاکہ وہ میری ہمنوا ہو جائے اور میری قربانی بھی قبول ہو" اس نے ایک آتش کدہ عدن میں اور دوسرا اصفہا میں بنایا جہاں قابیل کی اولاد تھی اور آتش پرستی کی ابتداء ہوئی اس کے بعد قابیل نے ارادہ کیا کہ ہابیل کو قتل کردے چونکہ اس سے پہلے کوئی قتل نہ ہوا تھا اس لئے قابیل کی سمجھ میں قتل کی ترکیب نہ آئی اس کے نفس پر شیطان نے القا کیا اور اسے جتایا کہ ایک بھاری پتھر اٹھا کر ہابیل کے سر پر دے مارے چنانچہ قابیل نے سوتے ہوئے ہابیل کے سر پر پتھر مار کر ان کو شہید کردیا اور لاش اٹھا کر اسے چھپانے کیلئے ادھر ادھر دوڑنے لگا تو دو کوے آئے اور ایک دوسرے سے لڑ کر ایک مر گیا دوسرے نے چونچ سے زمین کھود کر مردہ کوے کو دبا دیا قابیل نے یہ دیکھا تو ہابیل کی لاش اسی طرح گڑھا کھود کر دفن کردی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پتہ چلا تو وہ اس جگہ آئے جہاں قتل کیا گیا تھا آنسو بہائے اور قابیل پر لعنت کی اور دشمن پر جس نے ہابیل کا خون بہایا چونکہ زمین پر پہلا قتل تھا اس لئے قیامت تک جو قتل ناحق ہو گا اس کا گناہ قاتل کے علاوہ قابیل کی گردن پر بھی ہو گا۔ اس سلسلے میں جس لڑکی اور اس کی شادی کے سلسلے میں ہابیل کا تذکرہ کیا جاتا ہے وہ غلط ہے۔ اقلیمہ نہ کوئی لڑکی تھی اور نہ وہ ہابیل یا قابیل کی بہن تھی معلوم ہوتا ہے ایسی باتیں یہودیوں نے ہمارے تذکروں میں شامل کر دی ہیں۔

أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۴﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ "اے ایمان والو

آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

اللہ سے ڈرو اور اسکا قرب حاصل کرنے کیلئے ایک وسیلہ تلاش کرو اور اس راستے کو طے کرنے کیلئے جدوجہد کرو تاکہ

تُفْلِحُونَ ﴿۳۵﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

تم کامیاب ہو جاؤ۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اگر وہ جو کچھ زمین میں ہے اور

وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ

اس کے برابر بھی قیامت کے دن فدیہ میں دیں تو وہ بھی قبول نہیں

مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ

کیا جائیگا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور وہ آگ سے نکلنا چاہیں گے

وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ

مگر وہ نہیں نکل سکیں گے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ اور چور مرد

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ

اور چور عورت ہو تو ان کے ہاتھ کاٹو یہ ان کے کیے کا بدلہ ہے اللہ کی طرف سے سزا ہے

اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ

اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور اصلاح پکڑے

فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۳۹﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ

تو اللہ اسے معاف کر دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ

اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لیے ہے جسے چاہے سزا دے اور جسے چاہے

لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۰﴾ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا

بخش دے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے رسول آپ کو یہ بات

يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا

غمگین نہ کرے کہ یہ کفر میں پیش قدمی کرتے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جو یہ کہتے ہیں کہ

ف ۲ وسیلہ سے مراد اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت، جہاد فی سبیل اللہ اور جن باتوں سے وہ خوش ہوتا ہے وہ سب مراد ہیں۔ جیسے حضور کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے بندوں سے محبت اور ان کی خدمت غرض کہ ہر وہ کام جو اس کی رضامندی کا باعث ہو۔

مع ٣

آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِينَ هَا

کہ ہم ایمان لائے یہ ان کا زبانی قول ہے مگر ان کے دل میں ایمان نہیں اور یہودیوں سے کچھ لوگ

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ ۖ يُحَرِّفُو

جھوٹ کو خوب سنتے ہیں اور مخالفوں کی خوب سنتے ہیں وہ آپ کے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور وہ کلام کو

الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۖ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا فَخُذُو

اصل موضوع سے بدل ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ حکم تمہیں ملے تو مانو

وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ

اور یہ حکم نہ ملے تو اسے نہ مانو" اور جو اللہ کی نافرمانی کرکے گمراہ ہو جائے تو آپ

تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّ

اسے اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہ بچا سکیں گے ایسے بدعمل لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ پاک

قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ

نہیں کرتا۔ اُن کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا

عَظِيمٌ ﴿٤١﴾ سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ۚ فَإِنْ جَاءُوكَ

عذاب ہے۔ تو جھوٹ سننے والے اور رشوت کھانے والے اگر آپ کے حضور حاضر ہوں

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ ۖ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ

تو آپ اُن میں فیصلہ فرما دیں یا فیصلہ کرنے سے انکار فرما دیں اور اگر آپ انکار کردیں گے تو وہ آپ کا

يَضُرُّوكَ شَيْئًا ۖ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۚ إِنَّ

کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر ان میں فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ بے شک

اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ

اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور وہ آپ سے کیونکر فیصلہ چاہیں گے جب کہ اُن کے پاس

التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا

توریت ہے کہ جس میں اللہ کا حکم موجود ہے اور باوجود اس کے کہ وہ اسی سے منہ پھیرتے ہیں اور وہ

أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ

ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ بے شک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے

ف ۳ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی مقدمے میں کسی مجرم کو رشوت لے کر بے گناہ قرار دے دینا ہے۔ کسی زانیہ کی کمائی جسے شریعت کی زبان میں مہر البغی کہا جاتا ہے اور شراب کی کمائی اور جوئے کی نال اور کسی بھی غلط کام کو رشوت لیکر جائز قرار دینا ہے۔ یہ تمام باتیں سحت ہیں۔ جو لوگ عدالتوں میں حکام کے ساتھ کام کرتے ہیں اور لوگوں سے ان کے ناجائز کام پر پیسے وصول کرتے ہیں یہ سحت کا مال کھاتے ہیں۔ کسی مجرم کے متعلق پیسے لے کر اس کے جرم کو چھپانا بھی مال سحت ہے۔

ف ۴ صرف کسی جھگڑے ہی میں فیصلہ کرنا فقط نہیں بلکہ مسلمان کا ہر معاملے اور ہر کام میں عدل کرنا لازمی ہے کیونکہ انصاف کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اور ناانصافی کا تعلق شیطان کے ساتھ ہے خواہ وہ بیوی کے ساتھ ہو یا عزیز و اقربا کے ساتھ یا دوست احباب کے ساتھ یا ہمسایوں کے ساتھ بلکہ ہر انسان کے ساتھ خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو عدل و انصاف کرنا ایمان کی شرط اولین ہے کیونکہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اس پر عدل کرنا فرض ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔

ع ٦

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے تابع فرمان بندے نبی اور عالم
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ
اور فقیہ کہ وہ کتاب اللہ کے محافظ تھے اور وہ اس پر گواہ تھے
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا
پس تم لوگوں سے خوف نہ کرو صرف مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے حقیر قیمت
قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
نہ لو۔ اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق حکم نہ کریں پس وہی لوگ
الْكٰفِرُوْنَ ۝٤٤ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
کافر ہیں۔ اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کر دیا کہ جان کے بدلے جان
وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ
اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان
وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ
اور دانت کے بدلے دانت۔ اور زخموں کا اس کے مطابق بدلہ ہے۔ پھر وہ جو اپنی خوشی سے بدلہ دے تو وہ اس
كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ
کیلیے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو اللہ کے نازل کیے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو پس وہی لوگ
الظّٰلِمُوْنَ ۝٤٥ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ظالم ہیں۔ اور ہم سابقہ انبیاء کے طریقے پر عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو لائے
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ
جنہوں نے توریت کی تصدیق کی جو اس سے پہلے نازل کی گئی تھی اور ہم نے اسے انجیل عطا کی
فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
جس میں ہدایت اور نور ہے اور وہ تصدیق کرتی ہے توریت کی جو اس سے پہلے تھی
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٦ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ
اور یہ ہدایت و نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیے۔ اور انجیل والوں کو چاہیے کہ جو اللہ نے

ف ۵ سابقہ انبیاء پر جو کتابیں بھی نازل کی گئیں ان کی حفاظت کا ذمہ دار ان کے عالموں اور فقیہوں اور درویشوں کو بنایا گیا۔ مگر قرآن پاک کی حفاظت کا خود اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ

انجیل میں اتارا ہے اس پر حکم کریں اور جو اللہ کے اتارے ہوئے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا

فاسق ہیں۔ اے حبیب یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ اتاری جو اگلی کتابوں کی

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

تصدیق کرتی ہے اور ان پر محافظ اور گواہ ہے تو ان میں اللہ کے اتارے ہوئے کے

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

مطابق فیصلہ کرو اور ان کی خواہش کی پیروی نہ کرنا ٦ اس نازل کردہ حق کو چھوڑ کر

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ

اور ہم نے سب کیلئے ایک ایک شریعت اور ایک ایک راستہ رکھا اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

ایک ہی امت کر دیتا مگر اللہ تعالیٰ تمہیں آزمانا چاہتا ہے کہ جو تمہیں عطا کیا اس میں آزمائے تو تم نیکی کی طرف سبقت کرو

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٨﴾

تم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے اور وہ تم پر ظاہر کر دے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ

اے حبیب جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اس کے مطابق حکم کرو ان کی خواہشوں پر نہ چلو اور

احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ

ان سے بچتے رہو وہ کہیں تمہیں لغزش (مغالطے) میں نہ ڈال دیں کسی بھی حکم میں جو آپ کی طرف اترا ہے۔ پس اگر

تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ

وہ قبول نہ کریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو دینا چاہتا ہے۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ

اور بے شک بہت سے لوگ فاسق ہیں۔ اور کیا وہ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ع ١١

اور اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے یقین والوں کے لیے۔ اے ایمان والو!

ف ٦ مسلمان کیلئے یہ واجب کر دیا گیا ہے کہ وہ قرآن اور حضور اکرم ﷺ کے فیصلے کو دل سے قبول کرے قرآن کے احکام کو چھوڑ کر کسی بھی بادشاہ کے قانون کو دل سے تسلیم کرنا کفر کے مترادف ہے مسلمان کیلئے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے احکام کو دل سے تسلیم کرنا لازمی ہے جو مسلمان کسی بھی فیصلے کو کسی غیر اسلامی تعزیرات یا کسی دوسرے قانون کے تحت تسلیم کرتا ہے تو گویا وہ باطل کے فیصلے کو قبول کرتا ہے جو گناہ عظیم ہے اگر کوئی مسلمان کسی جائیداد کا یا کسی طلاق کا فیصلہ کسی یہودی یا عیسائی سے کروائے تو وہ ہرگز مسلمان نہیں اور یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا فیصلہ نہیں مانا جائے گا۔

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ
یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست
بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی
ہیں اور جو تم میں ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انہی میں سے شمار ہوگا اور بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت کی راہ
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ
نہیں دکھاتا تو اب آپ انہیں دیکھیں گے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ وہ یہود ونصاریٰ کی طرف دوڑتے
فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِیْبَنَا دَآىِٕرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ
ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم پر کوئی گردش نہ آجائے۔ تو ممکن ہے اللہ تعالیٰ
بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ
فتح لائے اور اپنی طرف سے کوئی حکم نازل کرے تو پھر انہوں نے جو اپنے دلوں میں چھپایا اس پر
نٰدِمِیْنَ ؕ ﴿۵۲﴾ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا
پچھتاتے رہ جائیں۔ اور ایمان والے کہتے ہیں کیا یہی ہیں جنھوں نے اللہ کی قسم کھائی تھی! اور اس حلف میں
بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا
پوری یقین دہانی کرائی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ان کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ نقصان اٹھانے
خٰسِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ
والوں میں سے ہو گئے۔ اے ایمان والو! تم سے جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا
الثلثۃ
فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ
تو عنقریب اللہ ایسی قوم کو لائے گا کہ جو اللہ سے محبت کرنے والے ہوں گے اور اللہ ان سے محبت کرنے والا وہ مومنوں
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ٘ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ
پر نرم اور کافروں پر سخت ہوں گے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی
لَوْمَةَ لَآىِٕمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسیع
عَلِیْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ
علم والا ہے۔ تمہارے دوست اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے ہیں۔ کہ وہ نماز کو قائم

الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ

کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں ف٧ اور جو اللہؐ اور اس کے

ع ٦ ١٢

وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾

رسولؐ اور مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بے شک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا

اے ایمان والو! جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے

وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ

اور وہ جو تم سے پہلے کتاب دیے گئے اور کافر لوگ اُن میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ

اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو۔ اور جب تم نماز کے لیے اذان دو

اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ

تو اسے ہنسی کھیل بنا لیتے ہیں اور یہ اُن کی بے عقلی کی بات ہے۔ آپؐ فرمادیں

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ

اے اہل کتاب تمہیں ہمارا کیا بُرا لگا یہی نہ کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس پر جو ہماری طرف نازل

اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ

ہوا اور اس پر جو پہلے اترا اور یہ کہ تم میں اکثر لوگ فاسق ہیں۔ آپؐ فرمادیں کہ کیا

اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ

میں تمہیں بتاؤں کہ جو اللہ کے ہاں اس سے بدتر درجے میں ہیں؟ اور وہ جن پر اللہ نے لعنت کی ہے

وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ

اور اُن پر غضب فرمایا ہے اور ان میں سے بہتوں کو بندر اور سور بنا دیا اور شیطان کے پجاری ہے

اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿٦٠﴾ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ

اُن کا ٹھکانا بہت ہی بُرا ہے اور یہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اور جب یہ لوگ تمہارے پاس آئیں

قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے

ف ٧ مسجد نبوی ﷺ میں تمام اصحاب صفہ بیٹھے تھے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک سائل آیا اور اس نے سوال کیا کہ "مسلمانو! میں حاجت مند ہوں اور سخت پریشان ہوں"۔ اصحاب صفہ نے اس کا سوال سن کر ایک دوسرے کا منہ دیکھا اور سر جھکا لیے کیونکہ یہ سب درویش لوگ تھے۔ سائل نے اپنے سوال کو دہرایا اور جب تیسری مرتبہ بھی اس کا سوال پورا نہ ہوا تو اس نے کہا کہ "یا اللہ تعالیٰ تو گواہ رہنا کہ میں نے تیرے رسول ﷺ کی مسجد میں سوال کیا مگر میرا سوال کسی نے پورا نہیں کیا۔" حضرت علی کرم اللہ وجہہ حالت رکوع میں تھے آپ رضی اللہ عنہ نے کھنکارا اور جب سائل نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ نے انگوٹھے کی مدد سے انگشتری سائل کی جھولی میں پھینک دی اس نے انگشتری کی طرف دیکھا کہ وہ معمولی چاندی کی انگوٹھی تھی اصحاب صفہ میں سے کسی نے کہا کہ "اے سائل تو بڑا خوش قسمت ہے کہ یہ انگوٹھی لے کر حضرت عثمانؓ کے پاس چلا جا تیری مراد بر آئے گی اور تیرا سوال پورا ہو جائے گا"۔ سائل وہ انگشتری لے کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا آپ نے اس انگشتری کو لے کر چوما اور سائل کا جو سوال تھا اور جو

بقیہ بر صفحہ ۱۴۳

بقیہ از صفحہ ١٤٢
اس کی حاجت تھی اس سے دوچند اور سہ چند اس کو عطا کر دیا۔
اس انگشتری کی خاصیت مانند حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری کی تھی جس کی وجہ سے وہ پورے ملک پر حکومت کرتے تھے۔ اور جب انگشتری گم ہو گئی تو حضرت سلیمان علیہ السلام چالیس دن بھٹکتے پھرتے رہے اور کسی نے انہیں نہ پہچانا۔ جب چالیس دن کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کو وہ انگوٹھی ملی تب وہ تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوئے۔ غور فرمائیں کہ جو انگشتری ملک سلیمان کی زکوٰۃ ہو وہ ملک کتنا بڑا ہو گا۔

ف ٨ بہت سے برے اعمال مثلاً کفر اور شرک، قتل ناحق اور غصب اموال جیسے گناہوں کے اثرات باطن پر اس طرح مرتب ہو جاتے ہیں کہ ان کے باعث ان میں بندر اور سور جیسی خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس جب یہ جسم فنا ہو جاتا ہے تو وہ وہی شکل اختیار کر لیتے ہیں جیسے ان کے اعمال ہوتے ہیں اور یہ درحقیقت ان کے اعمال کی اشکال ہوتی ہیں۔

بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ
جسے وہ چھپا رہے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر کو دیکھو گے کہ وہ گناہ اور زیادتی کی

وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾ لَوْلَا
اور رشوت کھانے کی بہت زیادہ خواہش رکھتے ہیں۔ بے شک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں۔ ان کے

يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ
عالم اور درویش انہیں کیوں نہیں منع کرتے گناہ کرنے اور حرام

السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ
کھانے سے کاش وہ یہ عمل نہ کرتے۔ اور یہود نے کہا کہ اللہ کا ہاتھ

مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ
بندھا ہوا ہے۔ انہی کے ہاتھ بندھے رہیں اور ان پر لعنت کی گئی ان کے اس کہنے پر بلکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں

يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ
وہ جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اے حبیب یہ جو آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا اس سے ان میں بہتوں

مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ
کی شرارت اور کفر میں ترقی ہوگی اور ہم نے ان میں قیامت تک کے لیے دشمنی اور بغض

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ
ڈال دیا ہے۔ جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ اللہ اسے بجھا دیتا ہے

وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾
اور وہ زمین میں فساد کے لیے کوششیں کرتے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ معاف کر دیتے

وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ
اور ان کو ہم نعمتوں والی جنت میں داخل کریں گے اور اگر وہ قائم رکھتے توریت

وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ
اور انجیل اور جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل ہوا تو انہیں رزق ملتا اوپر سے

وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِ

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے (روحانی اور مادی دونوں رزق) ان میں کوئی گروہ اعتدال پر ہے اور ان میں زیادہ

مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْ ۹ ع ۱۰ ۱۲

بہت ہی برے کام کر رہے ہیں۔ اور اے رسول جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پ

مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُ

انہیں پہنچا دو اور ایسا نہ ہو کہ اس کا کوئی پیغام پہنچنے سے رہ جائے اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفو

مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ قُلْ يٰۤاَ

رکھے گا۔ بے شک اللہ کافروں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ آپ فرما دیں اے

الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْ

کتاب تم کو کسی طریق پر بھی نہیں ہو جب تک کہ تم توریت اور انجیل پر قائم نہ ہو جاؤ

وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْ

اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے نازل ہوا اور اے حبیب وہ جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل

مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ اِنَّ

ہے اس سے ان میں سے بہت سے لوگوں کو کفر اور سرکشی میں زیادتی ہو گی تو آپ کافروں کا کچھ غم نہ کھائیں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ

لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اسی طرح یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی اور ان میں سے جو

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِ

کوئی سچے دل سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو گا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْ

اور نہ غم ہو گا۔ بے شک ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف

اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقً

رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس کوئی رسول ان کی نفسانی خواہش کے خلاف کوئی بات لے کر آیا تو انہوں نے ایک

كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَحَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُ

گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کر دیا۔ اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کوئی سزا نہ ملے گی۔ تو وہ اندھے

وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ

اور بہرے ہو گئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی اور پھر ان میں بہتیرے اندھے اور بہرے ہو گئے۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا

ابن مریم ہی اللہ ہے۔ اور مسیحؑ نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو

اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ

جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ یقیناً جو اللہ کا شریک ٹھہرائے اور اللہ نے اس پر جنت حرام

عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾

کر دی اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

وقف لازم

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ

اور یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تین معبودوں میں کا تیسرا ہے اور معبود تو صرف

اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ

ایک ہی ہے۔ اور اگر وہ اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو لوگ ان میں کافر رہیں گے انہیں ضرور

كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ

دردناک عذاب ہوگا۔ تو کیوں نہیں وہ اللہ سے توبہ کرتے اور اس سے بخشش مانگتے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ

اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ مسیحؑ ابن مریم تو ایک رسول ہیں اُس سے پہلے

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ۭ

بہت سے رسول ہو گزرے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ ہے دونوں کھانا کھاتے تھے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ

دیکھو تو سہی ہم کیسی صاف نشانیاں ان کے لیے بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے الٹے جاتے ہیں۔ فرما دیجیے

اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۭ وَاللّٰهُ

کیا اللہ کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے نقصان کا مالک ہے نہ نفع کا اور اللہ ہی

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

سنتا ہے اور جانتا ہے۔ آپ فرما دیجیے اے اہل کتاب تم بغیر حق کے اپنے دین میں ہیر پھیر

غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓا أَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ

نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے اور

ع ١١ / ١٤ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

بہتوں کو گمراہ کیا اور وہ سیدھی راہ سے بہک گئے۔ اور لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے

مِنْ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذٰلِكَ

کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤدؑ اور عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی زبان پر یہ

بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ

بدلہ انکی نافرمانی اور سرکشی کا ہے۔ جو بری بات کرتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے تھے

لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرٰى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

اور وہ نہایت ہی برے کام کرتے تھے۔ ان میں تم بہت سوں کو دیکھو گے کہ وہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي

کیا ہی برا توشہ انہوں نے جمع کیا اور وہ یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ

الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ

عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ پر اور ان نبی پر اور اس پر جو

أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿٨١﴾

ان کی طرف نازل ہوا اور کافروں سے دوستی نہ کرتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ

آپ ضرور مسلمانوں کے سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے

وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوٓا إِنَّا نَصٰرٰى ۚ

آپ مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں۔

ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَّأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾

یہ اس لیے ہے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ

اور جب وہ سنتے ہیں ۹ اُس کو جو رسولؐ کی طرف نازل ہوا تو اُن کی آنکھیں

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا

آنسوؤں سے اُبل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے ہیں کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے ہم ایمان لائے

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ

تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے ۱۰ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اُس حق پر کہ جو

الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾

ہمارے پاس آیا اور ہم خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے۔

فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

تو اللہ نے اُن کی اس خواہش کے بدلے انہیں باغ دیے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

اور وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور یہ بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس وہی لوگ دوزخ والے ہیں۔ اے ایمان والو!

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

اُن چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ

حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ نے جو تمہیں حلال اور پاکیزہ روزی دی ہے اُسے کھاؤ

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ

اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہارا ایمان ہے۔ اور اللہ تمہیں تمہاری غلط فہمی کی

بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ

قسموں پر نہیں پکڑتا ہاں اُن قسموں پر گرفت کرتا ہے جو تم نے مضبوط ارادے سے کھائی ہیں

فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ

تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے جیسا تم اپنے گھر والوں کو

ع ۹

ف ۹ اس کا شان نزول یہ ہے کہ جعفر بن ابو طالب حبشہ کی ہجرت سے مدینہ واپس ہوئے تو نجاشی شاہ حبشہ نے چند عیسائیوں کو بھی ان کے ساتھ کر دیا تھا کہ وہ انہیں مدینے پہنچا دیں اور حضور ﷺ کے متعلق خود تصدیق کریں جب یہ عیسائی حضرت جعفر کے ساتھ مدینہ پہنچے تو حضور علیہ السلام سے انہوں نے قرآن پاک سننے کی خواہش کا اظہار کیا حضور علیہ السلام نے انہیں سورہ یٰسین سنائی جب انہوں نے اس کلام کو سنا تو ان کے آنسو جاری ہو گئے یعنی اس کلام حق نے ان کے دل پر اثر کیا۔ ظلمت کے پردے چاک ہو گئے اور نور حق نے اس حقیقت پر اثر کیا جس کا تعلق پروردگار کے ساتھ ہے۔ بدیں وجہ ان کے آنسو جاری ہو گئے۔ سخت دل نرم پڑ گئے۔ بس یہی اہل ایمان کی پہچان ہے کہ جب حق کا کلام پڑھا جائے تو وہ ان کی حقیقت پر اثر انداز ہوتا ہے اور ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور ان کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

ف ۱۰ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کی صحبت میں بیٹھنے والوں میں شامل کر لے کیونکہ ہم نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کلام قرآن سنا ہے اور اس کی تصدیق کی ہے۔

هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٧٦﴾ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

سنتا ہے اور جانتا ہے۔ آپ فرما دیجیے اے اہل کتاب تم بغیر حق کے اپنے دین میں ہیر پھیر

غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ

نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہش پر نہ چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے اور

ع ۱۱ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

بہتوں کو گمراہ کیا اور وہ سیدھی راہ سے بہک گئے۔ اور لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے

مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ

کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ ابن مریمؑ کی زبان پر یہ

بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ﴿٧٨﴾ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ

بدلہ انکی نافرمانی اور سرکشی کا ہے۔ جو بری بات کرتے تھے اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے تھے

لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧٩﴾ تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ

اور وہ نہایت ہی برے کام کرتے تھے۔ ان میں تم بہت سوں کو دیکھو گے کہ وہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں۔

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي

کیا ہی برا توشہ انہوں نے جمع کیا اور وہ یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ

الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا

عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ پر اور ان نبی پر اور اس پر جو

أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨١﴾

ان کی طرف نازل ہوا اور کافروں سے دوستی نہ کرتے تو یہ ان کیلیے بہتر ہوتا مگر ان میں تو بہتیرے فاسق ہیں۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ

آپ ضرور مسلمانوں کے سب سے بڑھ کر دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے

وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ

آپ مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے جنہوں نے کہا کہ ہم نصاریٰ ہیں۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٨٢﴾

یہ اس لیے ہے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے۔

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ

اور جب وہ سنتے ہیں ۹ اُس کو جو رسولؐ کی طرف نازل ہوا تو اُن کی آنکھیں

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۖ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا

آنسوؤں سے اُبل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے ہیں "کہتے ہیں کہ اے رب ہمارے ہم ایمان لائے

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ

تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے ۱۰ اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں اور اُس حق پر کہ جو

الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَن يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ ﴿٨٤﴾

ہمارے پاس آیا اور ہم خواہش کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے۔

فَأَثَابَهُمُ اللَّهُ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

تو اللہ نے اُن کی اس خواہش کے بدلے انہیں باغ دیے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

وہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے اور یہ بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

ع ۹
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا پس وہی لوگ دوزخ والے ہیں۔ "اے ایمان والو!

لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

اُن چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں اور حد سے نہ بڑھو اللہ تعالیٰ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ

حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ نے جو تمہیں حلال اور پاکیزہ روزی دی ہے اُسے کھاؤ

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ

اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہارا ایمان ہے۔" اور اللہ تمہیں تمہاری غلط فہمی کی

بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ

قسموں پر نہیں پکڑتا ہاں اُن قسموں پر گرفت کرتا ہے جو تم نے مضبوط ارادے سے کھائی ہیں

فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ

تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے جیسا تم اپنے گھر والوں کو

ف ۹ اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ جعفر بن ابو طالب حبشہ کی ہجرت سے مدینہ واپس ہوئے تو نجاشی شاہ حبشہ نے چند عیسائیوں کو بھی ان کے ساتھ کر دیا تھا تاکہ وہ انہیں مدینے پہنچا دیں اور حضور ﷺ کے متعلق خود تصدیق کریں جب یہ عیسائی حضرت جعفر کے ساتھ مدینہ پہنچے تو حضور علیہ السلام سے انہوں نے قرآن پاک سننے کی خواہش کا اظہار کیا حضور علیہ السلام نے انہیں سورہ یٰسین سنائی جب انہوں نے اس کلام کو سنا تو ان کے آنسو جاری ہو گئے یعنی اس کلام حق نے ان کے دل پر اثر کیا۔ ظلمت کے پردے چاک ہو گئے اور نورِ حق نے اس حقیقت پر اثر کیا جس کا تعلق پروردگار کے ساتھ ہے۔ بدیں وجہ ان کے آنسو جاری ہو گئے۔ سخت دل نرم پڑ گئے۔ بس یہی اہل ایمان کی پہچان ہے کہ جب حق کا کلام پڑھا جائے تو وہ ان کی حقیقت پر اثر انداز ہوتا ہے اور ان پر رقت طاری ہو جاتی ہے اور ان کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

ف ۱۰ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں حضور ﷺ کی صحبت میں بیٹھنے والوں میں شامل کر لے کیونکہ ہم نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے کلمہ قرآن سنا ہے اور اس کی تصدیق کی ہے۔

اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَا...

کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا جو ان میں سے کوئی کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو تین دن کے رو...

ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُ...

پے در پے رکھے یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب تم ارادتاً قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی

اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُو...

حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تعالٰے تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم اسکا شکر ادا کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَ...

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ...

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ناپاک ہی ہیں اور شیطانی کام تو تم ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْ...

شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں شراب اور جوے کے باعث بغض اور دشمنی

وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْ...

ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے تو کیا تم لوگ باز آ گئے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَ...

اور تم اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم مانو اور ہوشیار رہو۔ پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو

اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَ...

کہ ہمارے رسولؐ کے ذمے تو صرف احکام پہنچانا ہے۔ اور جو ایمان لا...

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰ...

اور نیک عمل کیے اُن پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے کھایا اور جبکہ وہ ڈرے ... ایمان رکھیں

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِ...

اور نیک عمل کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اللہ تعالٰے نیکوں کو

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّ...

دوست رکھتا ہے۔ اے ایمان والو ضرور اللہ تعالٰے تمہیں ایسے شکار سے آزمائے گا

ع ۱۲ / ۲

ف ۱۱ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی پوچھا گیا میسر کیا چیز ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہر وہ چیز جس پر ہار جیت ہو حتی کہ کعب اور اخروٹ پھر پوچھا گیا کہ انصاب کیا شے ہے فرمایا کہ جو مشرکین کے معبودوں یعنی بتوں کے نام پر ذبح کیا جائے۔ پھر پوچھا گیا کہ ازلام کیا ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تیر جنکے ذریعے سے تقسیم ہوتی ہے۔ بعض مغرب زدہ اعتراض کرتے ہیں کہ شراب کو حرام نہیں کیا گیا۔ حرام صرف چار چیزیں ہوئی ہیں۔ مردار خون' سور کا گوشت اور غیر اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبیحہ جانور' شراب کو رجس گندگی اور شیطان کا فعل کہا گیا ہے۔ ذرا غور فرمایئے کہ مندرجہ بالا چار چیزیں جو حرام کی گئی ہیں اگر اضطراری کیفیت طاری ہو جائے تو نہ صرف ان کی حرمت حلت میں بدل جاتی ہے بلکہ جان بچانے کیلئے ان کا کھانا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ خودکشی کا الزام عائد ہو گا مگر شراب کو گندگی ہے تو گندگی مرتے وقت بھی نہیں کھائی جا سکتی۔ یہ تو ان سے بھی زیادہ حرام ہے اور شیطان کا فعل کہا گیا ہے جو کہ انسان کا کھلا اور ازلی دشمن ہے۔ اس فعل کو اپنا کر کیسے نجات مل سکتی ہے اور پھر فرمایا گیا۔ اس (شراب) سے بچ جاؤ یعنی کسی حالت میں استعمال نہیں کی جا سکتی۔ اضطراری کیفیت میں بھی نہیں۔

الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ

جس تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچیں ف۱۲ تاکہ اللہ پہچان کرا دے انکی جو اُس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں

فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۹۴ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

پھر اس کے بعد جو حد سے تجاوز کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اے ایمان والو

لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا

جب تم احرام میں ہو ف۱۳ تو شکار کو نہ مارو۔ اور تم میں سے جو اُسے قصداً قتل کرے

فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ

اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور اپنے مویشیوں میں سے دے تم میں سے دو معتبر آدمی اس کا حکم کریں ف۱۴

هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا

یہ قربانی کعبہ کے لیے ہے یا کفارہ دے چند مسکینوں کا کھانا یا اس کے برابر روزے رکھے

لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

تاکہ اپنے کیے ہوئے کا مزہ چکھے جو تم سے غلطی ہو چکی ہے اللہ نے اُسے معاف کیا اور جو اب کریگا اللہ اُس سے بدلہ لیگا

اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۹۵ أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ

اور اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ اور تمہارے لیے دریا کا شکار حلال ہے اور اسکا کھانا بھی تمہارے لیے

مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ

حلال ہے اور یہ تمہارے اور مسافروں کے فائدے کیلیے اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم

حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۹۶ جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ

احرام میں ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم نے لوٹنا ہے۔ اللہ نے کعبے کو

الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ

پاکیزہ گھر قرار دیا ہے لوگوں کے قیام کے لیے اور حرمت والے مہینوں کو بھی اور حرم کی قربانی اور گلے میں پٹے پڑے ہوئے

ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ

جانوروں کو بھی یہ اسلیے کہ تم یقین کرو اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور

اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۹۷ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ

اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے۔ اور یہ بھی طرح جان لو کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے اور اللہ

ف ۱۲ یہ آیت اس کے متعلق ہے کہ جب سرکار رسالت ﷺ حدیبیہ میں مع اصحاب کے تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کیلیے اتنے جانور جمع کر دیئے تھے کہ آدمیوں کے سامانوں کے بیچ میں سے گزر جاتے تھے حتیٰ کے اصحاب کے ہاتھ اور نیزے باسانی ان تک پہنچ جاتے تھے۔

ف ۱۳ یہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جو لوگ احرام میں ہوتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کو جو تم میں سے اسے قصداً "قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے۔ یعنی حکم ہے کہ جب تم حالت احرام میں ہو تو ہر جانور کے قتل سے پرہیز کرو سوائے سانپ اور بچھو اور چوہے کے اس لیے کہ چوہا مشک کو کاٹ ڈالتا ہے اور مکان میں آگ لگا دیتا ہے۔ رہا بچھو تو ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی پتھر کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا کہ بچھو نے ڈنک مار دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے تو کسی نیک و بد کو نہیں چھوڑتا اور سانپ جس وقت وہ تمہارا قصد کرے تو تم اس کو قتل کر دو ورنہ کرے تو قتل نہ کرو یہی حکم دیوانے کتے اور درندے کا ہے۔ یعنی شیر وغیرہ کا اور کالے ناگ کو بہرحال قتل کر دینا چاہیے اور کوے اور چیل کو ان کی طرف کوئی چیز پھینک کر اڑا دینا چاہیے۔

ف ۱۴ اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ ہرن کے بدلے بکری اور گور خر کے عوض میں گائے اور شتر مرغ کے عوض میں پانچ برس کا اونٹ اور گائے کے بدلے میں گائے۔

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْ

بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ رسولؐ کا کام صرف احکام پہنچانا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہ

وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَ

پوشیدہ کرتے ہو۔ آپؐ فرما دیجیے کہ گندہ اور پاک برابر نہیں اگرچہ آپؐ کو گندے

ع كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾

کثرت اچھی معلوم ہو تو اے عقل والو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ و

ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو ف١٥ جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تم ان کو پورا نہ کر سکو اور

تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ و

انہیں اس وقت پوچھو گے کہ جب قرآن نازل ہو رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ انہیں معاف کر چکا ہے

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا

بخشنے والا اور حلم والا ہے۔ تم سے پہلے ایک قوم نے اسی طرح سوال کیا تھا گروہ اس سے

كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ

منکر ہو گئے۔ تو اللہ نے نہ جانور کان چرا ہوا اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ ف١٦ اور نہ

حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُ

حام کو قربانی کے لیے مقرر کیا ہے ہاں کافر لوگ اللہ پر جھوٹا افترا باندھتے ہیں اور ان میں اکثر لوگ

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْ

بے عقل ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف آؤ اور رسولؐ کی طرف

قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْ

تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اسی پر کاربند ہیں جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا خواہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانت

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّ

نہ ہدایت کی راہ پر ہوں۔ اے ایمان والو تم اپنے متعلق خیال رکھو جو گمراہ ہوگا تمہارا کچھ نہیں

مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُ

بگاڑے گا کیونکہ تم سیدھی راہ پر ہو۔ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتا دے گا

ف ١٥ اس کے متعلق یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے حج کے موقع پر فرمایا کہ لوگو اللہ تعالیٰ نے حج تم پر فرض کر دیا ہے۔ ایک شخص سراقہ نے فرمایا یا رسول اللہ ہر سال۔ آپ ﷺ نے دوسری طرف منہ پھیر لیا پھر مکرر اس نے دریافت کیا یا رسول اللہ ہر سال آپ ﷺ نے پھر دوسری طرف منہ کر لیا پھر اس نے سہ کرر دریافت کیا یا رسول ﷺ ہر سال آپ ﷺ نے فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر اے سراقہ اگر میں کہہ دوں ہاں تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جائے گا اور تم اس کو ہر سال نہیں کر سکو گے لہٰذا جب میں کسی بات کو چھوڑ دوں تو تم لوگ اس کے پیچھے نہ لگا کرو سابقہ امتیں اسی لئے عذاب میں گرفتار ہوئیں کہ وہ اپنے نبی سے اسی قسم کے بے جا سوال کیا کرتے تھے۔

ف ١٦ منقول ہے کہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی اونٹنی ایک بطن سے دو بچے جنتی تھے تو لوگ اسے وصیلہ کہتے تھے تو پھر نہ اس کا ذبح کرنا حلال جانتے تھے نہ اس کا کھانا اور جو اونٹنی 10 بچے جن چکتی تھی وہ اسے سائبہ قرار دیتے تھے۔ اب اس کی پیٹھ پر سوار ہونا اور اس کو کھانا حلال نہیں جانتے تھے اور حام سے مراد اونٹوں کا سانڈھ ہے اس کو کھانا اور اس پر سوار ہونا حلال نہیں جانتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی چیز کو بھی حرام قرار نہیں دیا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ
جو کچھ تم کرتے تھے۔ اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کو
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ
موت آجائے اس کیلئے تمہاری آپس کی گواہی کافی ہے۔ وصیت کرتے وقت تم ہی کے دو معتبر شخص ہوں یا غیروں
مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ
میں سے دو آدمی ہوں۔ جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ
الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ
پہنچے تو ان دونوں کو نماز کے بعد روکو اور اگر تمہیں کوئی شک پڑے تو وہ اللہ ہی کی قسم کھا لیں
ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ
ہم حلف کے بدلے کچھ مال نہ خریدیں گے اگرچہ قریب کا رشتہ دار ہو اور اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے
اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا
ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں سے ہیں۔ پھر اگر پتہ چلے کہ وہ کسی گناہ کے سزاوار ہوئے ہیں
فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ
تو ان کی جگہ جو اور دو کھڑے ہوں ان میں سے کہ جن کا جھوٹی گواہی نے انکا حق لیکر انکو نقصان پہنچایا ہے جو میت کے زیادہ قریبی ہوں
فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ
تو وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی زیادہ صحیح ہے ان دونوں کی گواہی سے ہماری شہادت غلط نہیں ایسا ہو
اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى
تو ہم ظالموں میں سے ہیں۔ یہ قریب تر ہے اس سے کہ گواہی جیسی چاہیے
وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
ادا کریں یا ڈریں ان کی قسموں کے بعد کچھ رد کر دی جائیں اور اللہ سے ڈرو
ع ۱۴ ۴ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ
اور حکم مانو اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ جس دن اللہ تمام رسولوں کو
الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
جمع کریگا پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا تو عرض کریں گے ہمیں کچھ علم نہیں۔ بے شک تو ہی سب غیبوں کا

حاشیہ صفحہ سابقہ

ب ۱۷ عمرو ابن لحی ابن قمعی ابن جندب مکہ کا بادشاہ ہو گیا تھا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے دین اسمٰعیل علیہ السلام کو بدل دیا۔ بتوں کی عبادت شروع کی بتوں کو نصب کیا۔ بحیرہ سائبہ وصیلہ حام وغیرہ رسمیں جاری کیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے اسے دوزخ میں اس حالت میں دیکھا ہے کہ دوزخ والے اس کی ہڈیوں کی بدبو سے اذیت پاتے ہیں۔

الْغُيُوبِ ﴿١٠٩﴾ إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ
جاننے والا ہے۔ جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریمؑ یاد کرو میرا احسان اپنے اوپر

وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي
اور اپنی ماں پر جب میں نے روح القدس سے تیری تائید کی تو لوگوں سے تجھ

الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ
مہد میں باتیں کرتا تھا۔ اور جب کہ تیرا ادھیڑپنا تھا اور جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت کی تعلیم دی اور توریت اور انجیل دی

وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ
اور جب تو مٹی سے پرندکی سی مورت میرے حکم سے بناتا تھا۔ پھر اس میں پھونک مارتا تھا

فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي
تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتی تھی اور تو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے شفا دیتا تھا

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِ
اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا تھا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا جب کہ

جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا
تو اُن کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو اُن میں سے کافر لوگ بولے کہ "یہ تو

سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١١٠﴾ وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي
کھلا جادو ہے۔" اور جب میں نے حواریوں کے دل پر القا کیا کہ مجھ پر اور میرے

وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ﴿١١١﴾ إِذْ قَالَ
رسول پر ایمان لاؤ۔ تو بولے کہ ہم ایمان لائے اور گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں۔" جب

الْحَوَارِيُّونَ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ
حواریوں نے کہا "اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ کا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہمارے لیے

عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾
آسمان پر سے ایک خوان اتارے۔" اس نے کہا "اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔"

قَالُوا نُرِيدُ أَن نَّأْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَن قَدْ
بولے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں

وقف لازم

ف ١٨ عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نے عرض کی اے اللہ اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو۔ ہمارے اگلوں، پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے تو سب سے پہلے روزی دینے والا ہے جب اللہ تعالیٰ سے دعا کی عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے خوان اتارا اور فرمایا کہ اس میں نہ چوری ہو اور نہ خیانت یعنی نہ اس میں سے کوئی چوری کرے اور نہ چھپائے مگر انہوں نے شام ہونے سے پہلے پہلے اس میں سے چوری بھی کی اور چھپایا بھی دوم یہ کہ حکم ہوا تھا کہ اس خوان سے صرف وہ لوگ کھائیں کہ جو حاجت مند ہوں مالدار لوگوں کو اس میں سے نہیں کھانا چاہئے مگر بنی اسرائیل کے مالداروں نے اسمیں سے کھایا بھی اور چھپایا بھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس خوان کو اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ نے ان چوری اور خیانت کرنے والی شکلوں کو مسخ کر دیا اور وہ تین دن تک کوڑا گھر پر فضلہ کھاتے پھرتے تھے یہاں تک کہ تین دن کے بعد وہ ہلاک کر دیے گئے یہی وہ سخت سزا تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا میں تمہیں وہ سزا دوں گا جو عالمین میں کسی کو نہ دی ہوگی۔

صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ

کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں۔ عیسیٰ ابن مریمؑ نے

مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

عرض کی اے اللہ اے رب ہمارے ہمارے لیے آسمان سے خوان اتار کہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کیلئے

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١٤﴾

عید ہو اور تیری طرف سے یہ ایک نشانی ہو جائے اور ہمیں رزق عطا فرما کہ تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اسے تم پر اتارتا ہوں مگر اب جو تم میں کفر کریگا تو میں اُسے وہ عذاب دوں گا

ع ١٥ / ٥ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١١٥﴾ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ

جو سارے جہاں میں کسی پر وہ عذاب نہ کیا گیا ہو۔ اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ عیسیٰ مریم کے

مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ

بیٹے کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو اللہ کے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ

سوا، تو عیسیٰ عرض کریگے کہ تیری ذات پاک ہے کہ مجھے یہ روا نہیں کہ وہ بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں پہنچتا۔ اگر میں نے

قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ

ایسا کہا ہو تو تجھے معلوم ہوگا کیونکہ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے مگر میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ

بیشک تو تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جسکا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ

اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں اُن کا نگران رہا جب تک میں ان میں رہا

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ

پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا، تو ہی اُن کا نگران تھا اور ہر چیز سے

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿١١٧﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ

تو بخوبی واقف ہے۔ اگر تو انہیں عذاب کرے وہ تیرے بندے ہیں اگر تو انہیں بخشش دے۔

فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ

تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے جس میں سچوں کو انکا سچ

صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

کام آئے گا۔ ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں

أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ

رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اللہ ہی کیلئے ہے

مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٦

ملک آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطنت۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ... بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝ خَمْسٌ وَسِتُّونَ وَمِائَةُ آيَةٍ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا

سورہ انعام مکی ہے اور اس میں اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے ۱۶۶ آیتیں ہیں اور ۲۰ رکوع ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ

سب خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور اندھیرے اور روشنی

وَالنُّورَ ۖ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم

پیدا کی۔ پھر کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ ف وہی ہے جس نے تمہیں

مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ

مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اس کی ایک معیاد مقرر کی ف۲ اس کے یہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اس کے باوجود تم لوگ

تَمْتَرُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ

شک کرتے ہو۔ اور وہی اللہ ہے مالک آسمانوں کا اور زمین کا۔ اُسے تمہارا چھپا

وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ﴿٣﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ

اور ظاہر سب معلوم ہے اور تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ اور جو بھی نشانی اپنے رب کی نشانیوں میں سے

رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۚ

انکے پاس آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ پس انہوں نے حق کو جھٹلایا جبکہ حق ان کے پاس آیا۔

فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٥﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ

اب انہیں خبر ہو جائیگی اس چیز کی۔ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے

ف ۱ منقول ہے کہ یہ آیت 3 قسم کے لوگوں کی تردید کرتی ہے، جب اللہ تعالیٰ نے کہا۔ "سب خوبیاں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے" تو یہ فرقہ دہریہ کارد ہو گیا جو یہ کہتے تھے کہ ہمارے سامنے وہ چیزیں جن کی ابتدا ہی نہیں، یہ ہمیشہ سے یونہی چلی آتی ہیں اور جب یہ فرمایا "اور اندھیرے اور روشنی پیدا کی" تو یہ فرقہ مجوسیہ کی تردید ہو گئی جو یہ کہتے تھے کہ نور اور ظلمت دونوں مل کر عالم کے مدبر ہیں۔ پھر جب یہ کہا" اس پر کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں" تو عرب کے مشرکوں کی تردید ہو گئی جو یہ کہتے ہیں کہ بت ہمارے معبود ہیں۔

ف ۲ اس اجل سے وہ اجل مراد ہے جو حتمی ہے اور موت کیلئے معین کردی گئی ہے جو نہ ٹل سکتی ہے اور نہ آگے پیچھے ہو سکتی ہے اور مسمی سے وہ مراد ہے جس کو آگے پیچھے ہو جانا ممکن ہے کسی دعا یا صدقات وغیرہ سے

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّن
اُن سے پہلے کتنے طاقتور گروہوں کو ہلاک کیا حالانکہ ہم نے انہیں زمین میں وہ وہ اقتدار دیا تھا جو تم کو
لَّكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِم مِّدْرَارًا وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي
نہیں دیا اور ہم نے اُن پر موسلا دھار پانی برسایا اور اُن کے نیچے
مِن تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَأَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا
نہریں بہائیں پھر اُنکے گناہوں کے سبب ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور اُن کے بعد ہم نے دوسرے لوگوں کو اُنکی جگہ
آخَرِينَ ﴿٦﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ
اقتدار عطا کیا ف۳ اور اگر ہم آپ پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا اتار دیتے وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے
لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٧﴾ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ
تب بھی کافر یہی کہتے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ اور وہ بولے اُن پر کوئی فرشتہ
عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ﴿٨﴾ وَلَوْ
کیوں نہ اتارا گیا اور اگر ہم فرشتہ اُتار دیتے تو کام ہی تمام ہو جاتا پھر اس میں مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر
جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ﴿٩﴾
ہم نبی کو فرشتہ بنا کر بھیجتے جب بھی اُسے مرد ہی بناتے اور وہ اُس پر بھی وہی شبہ کرتے جس شبہ میں وہ اب پڑے ہوئے ہیں ف۴
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم
اور اے حبیب آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کے ساتھ مذاق کیا گیا تو جو لوگ اُن سے ٹھٹھا کرتے تھے
مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا ع
اُن کی ہنسی اُن کو ہی لے بیٹھی۔ آپ فرمادیں کہ زمین میں پھر کر دیکھو کہ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿١١﴾ قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔" آپ فرمادیں کہ یہ کس کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔"
قُل لِّلَّهِ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
آپ فرمادیں" یہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ نے اپنی رحمت کی صفت ہی سے کام لیا ہے ف۵ یقیناً وہ تم سب کو قیامت کے
لَا رَيْبَ فِيهِ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ وَلَهُ
دن جمع کریگا۔ اس میں کوئی شک نہیں اور وہ جنہوں نے اپنی جان کا نقصان کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور اُسی کا ہے

ف ۳ یہاں پروردگار عالم کی مراد یہ ہے کہ جس طرح ہم نے عاد اور ثمود اور دوسری قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد تم کو ان کا جانشین بنا دیا اسی طرح ہم تمہارے گناہوں کے باعث تمہیں ہلاک کرنے کے بعد دوسری قوم کو تمہاری جگہ لے آئیں گے۔

ف ۴ اس سے مراد پروردگار عالم کی یہ ہے کہ اگر ہم فرشتہ کو بھی بھیجتے تو شکل بشری ہی میں بھیجتے کیونکہ فرشتے کا جسم لطیف ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا تو جب اس عالم مادی میں بھیجتے تو جسم کثیف ہی دے کر بھیجتے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچا سکے تو اس وقت بھی یہی اعتراض کیا جاتا جواب کر رہے ہیں کہ فرشتہ بنا کر کیوں نہ بھیجا۔ تمام انبیاء علیہ السلام کے پاس بھی جب بھی فرشتے آئے تو وہ لباس بشری ہی میں آئے تو اگر وہ تبلیغ کیلئے بھیجے جاتے تب بھی انہیں لباس بشری ہی میں آنا پڑتا تو کفار جو اعتراض اب انبیاء پر کر رہے ہیں وہی فرشتوں پر کرتے۔

ف ۵ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہدایت اور نزول رحمت اپنے ذمے لے لی ہے۔ اسی لئے رب تعالیٰ بندوں کی ہدایت کیلئے انبیاء علیہ السلام کو بھیجتا رہا اور کتابیں اور صحیفے نازل کرتا رہا اور باران رحمت کا نزول کرتا رہا اور تاقیامت کرتا رہے گا۔ وہ اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس سے غلہ اور پھل اگتے ہیں۔ یہ بندوں کیلئے سراسر رحمت ہے اس کے علاوہ اپنی رحمت سے بندوں کی ہر تکلیف کو دور فرما دیتا ہے۔ ہمیشہ اس میں مبتلا نہیں رکھتا۔

مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣﴾ قُلْ أَغَيْ
جو کچھ رات اور دن میں ہے۔ اور وہی سنتا اور جانتا ہے۔ آپ فرمادیں کیا اللہ کے سو
اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَ
کسی اور کو والی بناؤں؟ وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین پیدا کیے اور وہ کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک
قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ
اور آپ فرمادیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں سر تسلیم خم کردوں اور تم ہرگز
الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ
شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا۔ آپ فرمادیں اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں بڑے دن کے عذاب سے
عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهُ ۚ وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ
ڈرتا ہوں۔ اس دن جس سے عذاب ٹال دیا جائے اس پر اللہ کی رحمت ہوئی اور یہی بڑی
الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ
کامیابی ہے۔ اور اگر اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا اور کوئی دور کرنے والا نہیں۔
وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ
اور اگر آپ کو کوئی خیر پہنچے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور وہ اپنے بندوں پر
فَوْقَ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿١٨﴾ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً ۖ
غالب ہے اور وہی ہے حکمت والا اور ہر بات سے باخبر۔ آپ فرمائیں کہ سب سے بڑی گواہی کس کی ہے؟
قُلِ اللَّهُ ۖ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۚ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ
آپ فرمادیں کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے میری طرف یہ قرآن وحی کیا جاتا ہے تاکہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں
بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۚ أَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ آلِهَةً أُخْرَىٰ ۚ قُلْ
اور ان کو جن جن تک پہنچے ف۶ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہیں؟ آپ فرمادیں
لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنَّنِي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿١٩﴾ وقف لازم
کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا آپ فرمادیں کہ وہ تو صرف ایک ہی معبود ہے اور میں ان سے بیزار ہوں جنکو تم شریک ٹھہراتے ہو۔
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ ۘ الَّذِينَ
اور جن کو ہم نے کتاب دی اس نبی کو یوں پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں ف۷ اور جنہوں نے

ف ۶ اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ باوجود فصاحت و بلاغت رکھنے کے اور عربی زبان پر عبور رکھنے کے اس کا جواب لانے سے عاجز ہو تو یہ میری نبوت کا ایک ٹھوس ثبوت اور کھلا معجزہ ہے اس سے انکار ممکن نہیں۔

ف ۷ یہود و نصاریٰ توریت و انجیل میں آپ ﷺ کی نشانیاں اور صفات سے پہچان لیتے تھے اور اچھی طرح جانتے تھے کہ یہ وہی نبی ہیں جن کا ذکر توریت اور انجیل میں ہے اور اس سے انکار ممکن نہیں۔ مگر چونکہ ان پر نفس کا غلبہ تھا جس کے باعث وہ شیطان کی گرفت میں تھے۔ کیونکہ تزکیہ نفس کی تعلیم صرف قرآن ہی میں دی گئی ہے اور کسی کتاب میں تزکیہ نفس کی تعلیم نہیں دی گئی جس سے شیطان سے تعلق منقطع ہوجاتا ہے اور باطن کی آنکھیں روشن ہوجاتی ہیں جس سے ہدایت کی راہ کھل جاتی ہے۔

ع ١٠ ٨

خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا وہ ایمان نہیں لاتے۔ اور اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ

جھوٹ باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ یقیناً ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔ اور جس دن

نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ

ہم سب کو اپنے حضور میں حاضر کریں گے پھر مشرکوں سے فرمائیں گے کہاں ہیں تمہارے وہ شریک جن کا

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا

تم دعویٰ کرتے تھے؟ پھر وہ اپنی فریب کاری سے کہیں گے کہ ہمیں اللہ کی قسم ہے ہمارے پروردگار

مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

کہ ہم مشرک نہ تھے" دیکھو کیسا اپنے آپ پر جھوٹ بولتے ہیں ف۸ اور اب ان باتوں سے مکرتے ہیں

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى

جو باتیں وہ بناتے تھے۔ اور ان میں کوئی ایسا بھی ہے جو آپ کی بات سنتا ہے ہمارے اصول کے مطابق ان کے

قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

دلوں پر غلاف پڑ گئے ہیں کہ وہ اُسے نہ سمجھیں اور اُن کے کانوں میں بوجھ ہے ف۹ اور اگر یہ ساری

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ

نشانیاں بھی دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ جب آپ کے حضور آپ سے جھگڑنے کیلئے حاضر ہوں تو کافر

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ

کہتے ہیں "یہ تو اگلوں کی داستانیں ہیں۔" اور وہ اُس سے روکتے ہیں

وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ

اور اس سے دور بھاگتے ہیں اور وہ اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں مگر انہیں اس کا شعور نہیں۔ اور آپ

تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ

دیکھو گے جب وہ آگ پر کھڑے کیے جائیں گے تو کہیں گے کاش ہم کسی طرح واپس بھیجے جائیں تو کبھی اپنے رب کی آیتوں کو

رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ

نہ جھٹلائیں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔" بلکہ ان پر کھل گیا جو پہلے وہ چھپاتے تھے

ف ۸ جب بروز حشر ان کے اعمال جو انکے وجود میں منعکس ہوئے ہوں گے اور ان کے بداثرات سے ان کا سابقہ پڑے گا تو اپنے آپ پر جھوٹ بولیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے حالانکہ ان کے اعمال ان کے سامنے کھلی کتاب کی مانند ہوں گے جس سے ان کا کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا۔

ف ۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار اور مشرکین اپنے شرک اور کفر پر کامل یقین اور مضبوط عقیدے کے ساتھ جمے ہوتے ہیں اس کے مطابق ان کے باطن پر کفر اور شرک کی سیاہی کا غلاف چڑھ جاتا ہے اور وہ سیاہی ان کی بصارت قلبی یعنی حقیقی نظر جس سے انسان حق اور باطل کو دیکھ سکتا ہے۔ اس پر یہ سیاہی چڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ان کی باطنی سماعت جس سے حق دل پر اثر انداز ہوتا ہے اس پر یہ سیاہی چھا جاتی ہے جس سے حق کا کلام ان کے دل پر اثر نہیں کرتا چونکہ یہ طریقہ رب تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اس لیے اسی سے نسبت دی گئی ہے۔

مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٢٨

اور اگر وہ واپس بھی بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝٢٩ وَل

اور وہ بولے کہ وہ تو یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے اور ہم ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔" اور اگر آ

تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَل

دیکھیں جب یہ اپنے رب کے حضور کھڑے کیے جائیں گے تو وہ فرمائے گا کیا یہ حق نہیں کہیں گے" کیوں نہیں

وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٠ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْن

ہمیں اپنے رب کی قسم" پھر وہ فرمائے گا اپنے کفر کے بدلے اس عذاب کو چکھو۔" بے شک وہ نقصان میں رہے

كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ ۭ حَتّٰى اِذَا جَاۗءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَ

جنہوں نے اپنے اللہ ج سے ملنے کا انکار کیا یہاں تک کہ جب اُن پر قیامت آئی بولے ہائے افسوس

عَلٰي مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰي ظُهُوْرِهِمْ ۭ اَلَ

ہماری اس خطا پر کہ اسکو ماننے میں ہم نے تقصیر کی اور وہ اپنے اعمال کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہیں وہ

سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ۝٣١ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّا

یہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور دنیا کی زندگی تو ایک کھیل تماشا ہے۔ اور آخرت کا گھر

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٣٢ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ

اُن کے لیے بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں کیا تم یہ نہیں سمجھتے۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ کو وہ بات رنج دیتی ہے

الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰ

جو یہ کہہ دیتے ہیں اور یہ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ ج کی آیتوں سے

يَجْحَدُوْنَ ۝٣٣ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰي مَ

انکار کرتے ہیں ف١٠ اور آپ سے پہلے تو بہت سے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا اس

كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓي اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰ

جھٹلانے پر اور ایذائیں پانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی اور اللہ ج کی باتیں بدلنے والا کوئی نہیں

وَلَقَدْ جَاۗءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ۝٣٤ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ

اور آپ کے پاس رسولوں کے متعلق خبریں آ ہی چکی ہیں۔ اور اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر

ع ٣ / ١٠ / ٥

ف ١٠ چونکہ وحی کا نزول نبی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس پیغام کو بندوں تک پہنچاتا ہے تو جو ظالم اسکو حق سمجھتے ہوئے بھی اس سے انکار کرتے ہیں تو گویا نبی کو نہیں جھٹلاتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں۔

إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا
شاق گزرا ہے ف۱۱ اگر آپ سے ممکن ہو سکے تو زمین میں کوئی سرنگ تلاش کرو یا آسمان میں
فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُمْ بِآيَةٍ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ
زینہ پھر ان کے لیے کوئی نشانی لے آؤ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر جمع کر دیتا
فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۵﴾ إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ ۘ
تو اے سننے والو تم ہرگز نادان نہ بن جانا۔ اور مانتے وہی ہیں جن کے دل میں بات جم جاتی ہے۔
وَالْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ
اور مردوں کو اللہ اٹھائے گا پھر وہ اُس کی طرف ہانکے جائیں گے۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ان پر انکے رب کیطرف
عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۚ قُلْ إِنَّ اللَّهَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَنْ يُنَزِّلَ آيَةً
سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری۔ تو آپ فرمادیں کہ اللہ قادر ہے جو نشانی چاہے ف۱۲ اتارے"
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ
لیکن اُن میں بہت سے جاہل ہیں۔ اور زمین میں چلنے والا کیڑا اور نہ کوئی پرندہ
يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ۚ
اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر یہ کہ وہ تم جیسی اُمتیں ہیں ف۱۳ ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہیں رکھا
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمٌّ وَبُكْمٌ
پھر وہ اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ بہرے اور گونگے ہیں
فِي الظُّلُمَاتِ ۗ مَنْ يَشَإِ اللَّهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ
اندھیروں میں۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے اُسے اُسکی گمراہی پر چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہے ہدایت کی راہ
مُسْتَقِيمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ أَرَأَيْتَكُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ
دکھا دیتا ہے۔ آپ فرمادیں کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا قیامت قائم ہو جائے
أَغَيْرَ اللَّهِ تَدْعُونَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۴۰﴾ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ
تو کیا اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو۔ بلکہ اسی کو پکارو گے
ع فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ﴿۴۱﴾ وَلَقَدْ
تو وہ اگر چاہے جس پر اُسے پکارتے ہو اُسے اٹھا دے اور شریکوں کو تم بھول جاؤ گے۔ اور ہم نے

ف ۱۱ بات یہ ہے کہ حرث بن نوفل بن عبد المناف جو ایک کافر تھا۔ اس کے متعلق حضور علیہ السلام کی خواہش تھی کہ حرث مسلمان ہو جائے تو وہ ایمان نہ لاتا تھا اور طرح طرح سے باتیں کرتا اور کٹ حجتیاں کرتا تھا اور اس قسم کے ثبوت مانگتا تھا جن کا انبیاء علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف ۱۲ اس سے رب تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ در حقیقت ایمان اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور چونکہ رسول اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے نسبت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس لئے حضورؐ سے محبت اللہ تعالیٰ ہی کی محبت ہے گویا جو رسولؐ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور محبت ثبوت سے نہیں کی جاتی اور اگر ثبوت سے کی جائے تو وہ محبت نہیں۔ پس یہی پروردگار عالم کا منشا ہے کہ اگر ہم ثبوت دیں جو وہ چاہتے ہیں تو ان کا ایمان لانا نہ ہو گا۔

ف ۱۳ اس سے مراد یہ ہے کہ چرند اور پرند انسانوں جیسے ہی محسوسات رکھتے ہیں۔ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور بول و براز کرتے ہیں اور اپنے ماحول میں اپنی خلقت کی مناسبت سے ادراک و شعور رکھتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ تمہاری مثل امت ہیں۔

أَرْسَلْنَآ إِلَىٰٓ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَخَذْنَٰهُم بِٱلْبَأْسَآءِ وَٱلضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ

آپ سے پہلی امتوں کی طرف رسول بھیجے اور ان کی امتوں کو سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ

يَتَضَرَّعُونَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ إِذْ جَآءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن قَسَتْ قُلُوبُهُمْ

گڑگڑائیں ف١٤ پس اگر ان پر ہمارا عذاب آتا تو وہ گڑگڑاتے ہوتے لیکن ان کے دل سخت ہو گئے

وَزَيَّنَ لَهُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِۦ

اور شیطان نے اُن کے اعمال کو اُن کی نظر میں اچھا کر دیا۔ اور جب انھوں نے بھلا دیا جو نصیحتیں انہیں کی گئی تھیں

فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَٰبَ كُلِّ شَىْءٍ حَتَّىٰٓ إِذَا فَرِحُوا بِمَآ أُوتُوٓا

تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیے۔ یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوئے اُس پر جو انہیں ملا

أَخَذْنَٰهُم بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ ٱلْقَوْمِ ٱلَّذِينَ

تو ہم نے انہیں پکڑ لیا اور اُن کی آس ٹوٹ گئی۔ اور جڑ کاٹ دی گئی

ظَلَمُوا وَٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٤٥﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَخَذَ ٱللَّهُ

ظالموں کی۔ اور تمام تعریف اللہ جل شانہ کیلئے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ آپ فرما دیں کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اللہ اگر

سَمْعَكُمْ وَأَبْصَٰرَكُمْ وَخَتَمَ عَلَىٰ قُلُوبِكُم مَّنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ ٱللَّهِ

تمہارے کان اور آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے تو اللہ جل شانہ کے سوا کون معبود ہے

يَأْتِيكُم بِهِ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْءَايَٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُونَ ﴿٤٦﴾

جو تمہیں یہ چیزیں لادے۔ دیکھو ہم کس رنگ سے آیتیں بیان کرتے ہیں مگر وہ منہ پھیر لیتے ہیں۔

قُلْ أَرَءَيْتَكُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُ ٱللَّهِ بَغْتَةً أَوْ جَهْرَةً هَلْ

آپ فرما دیں " بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر تم پر اچانک اللہ جل شانہ کا عذاب آجائے یا کھلم کھلا تو

يُهْلَكُ إِلَّا ٱلْقَوْمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّا

سوائے ظالموں کے کون تباہ ہو گا ؟" اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو مگر

مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ فَمَنْ ءَامَنَ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے۔ پس تو جو ایمان لائے اور اپنی اصلاح کرے تو انکو نہ کچھ اندیشہ ہوگا

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٤٨﴾ وَٱلَّذِينَ كَذَّبُوا بِـَٔايَٰتِنَا يَمَسُّهُمُ ٱلْعَذَابُ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو ہماری حکم عدولی کے باعث

ف ١٤ اس کا مطلب یہ ہے کہ سختی اور تکلیف میں جب انسان کو مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ راضی بہ رضا ہو جائے اور سچے دل اور خلوص نیت سے گڑگڑائے تو اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور گناہوں کی ظلمت جو اس کے باطن پر چھا جاتی ہے وہ ظلمت چھٹ جاتی اس لئے انسان کو سختی اور تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے۔

بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ

سخت عذاب ہوگا۔ آپ فرمادیں کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى

اور نہ ہی یہ کہتا ہوں کہ میں آپ ہی غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو اسی کا تابع ہوں جو مجھے وحی آتی ہے

اِلَىَّ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۗ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾

آپ فرمادیں کہ کیا اندھے اور آنکھ والے برابر ہیں ف۱۵؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے۔

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ

اور اس قرآن سے انہیں ڈراؤ جنہیں خوف ہو کہ ہم اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے اللہ کے سوا

مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِىٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ

نہ کوئی حمایتی اور نہ کوئی سفارشی اس امید پر تاکہ وہ پرہیز گار ہو جائیں۔ اور ان لوگوں کو نہ دور کرو

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِىِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۗ مَا عَلَيْكَ

جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں ان کا حساب

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَىْءٍ

آپ پر نہیں اور نہ آپ کا حساب ان پر ہے پھر اگر

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ

انہیں آپ دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ اور یوں ہی ہم نے ایک کو دوسرے کیلئے آزمائش بنایا

لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۗ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ

کہ مالدار کافر محتاج مسلمان کو دیکھ کر کہیں کہ یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا

بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ

شکر کرنے والوں کو۔ اور جب آپ کے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ کہ اللہ کی سلامتی

عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

ہو تم پر اللہ نے تم پر رحمت نازل کرنے کی ذمہ داری لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے

سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾

کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے تو بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ف ۱۵ اندھے سے مراد جاہل اور آنکھوں والے سے مراد عالم ہے نیز ان کو اللہ تعالیٰ نے باطنی بصیرت عطا فرمائی ہے۔ جس سے وہ حق کی راہ دیکھ لیتے ہیں وہ ان کی مانند نہیں ہو سکتے جن کی باطنی آنکھوں پر تاریک پردے پڑے ہوئے ہیں۔ جس سے انہیں حق کی راہ نظر نہیں آتی۔

ع ۵ ۱۲ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٥٥﴾
اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اس لیے کہ مجرموں کا راستہ ظاہر ہو جائے۔
قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ
آپ فرمائیں کہ مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اُن کی عبادت کروں جن کو اللہ کے سوا تم پکارتے ہو" آپ فرمادیں
لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَاۗءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾
کہ میں تمہاری خواہشات پر نہیں چلتا اگر ایسا کروں تو میں بھٹک جاؤں راہ راست پر نہ رہوں"
قُلْ اِنِّىْ عَلٰي بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ۭ مَا عِنْدِيْ مَ
آپ فرمادیں کہ میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور تم اُسے جھٹلاتے ہو اور میرے پاس وہ چیز نہیں جس کی
تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ
تم جلدی مچا رہے ہو۔ حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے" اور وہ حق فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر
الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ
فیصلہ کرنے والا ہے۔ آپ فرمادیں" اگر میرے پاس وہ چیز ہوتی جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو مجھ میں اور تم میں
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
کام ختم ہو چکا ہوتا" اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں
لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا
اور انہیں وہی جانتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور جو پتہ گرتا ہے وہ اُسے بھی
يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ
جانتا ہے ف۶ اور کوئی ایسا دانہ جو زمین کے اندھیروں میں ہو اور کوئی تر اور نہ خشک جس کے متعلق اس روشن
كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
کتاب علم الٰہی میں نہ ہو اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم
بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ
دن میں کرتے ہو پھر تمہیں دن میں اٹھاتا ہے تاکہ مقررہ میعاد پوری ہو۔ پھر اس کی طرف تمہیں لوٹنا ہے
ع ۷ ۱۳ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَ
پھر وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور

ف ۶ اس سے پتہ بھی مراد ہے اور وہ بچہ بھی مراد ہے کہ ولادت کے وقت معین سے پہلے ساقط ہو جائے اور ابھی اس کے سر پر نرم بال نہ بنے ہوں۔ اور حبہ سے مراد وہ بچہ ہے جو ماں کے پیٹ میں ہو اور اس کے سر پر بال اگ آئے ہوں اور وہ ولادت سے قبل ساقط ہو جائے اور رطب سے مراد گوشت کا وہ لوتھڑا ہے جو رحم مادر میں ہو اور ابھی اس کی خلقت پوری نہ ہوئی ہو اور وہ حرکت نہ کرنے لگا ہو اور یابس سے مراد وہ بچہ ہے جس کی خلقت پوری ہو چکی ہو اور وہ صحیح سالم پیدا ہوا ہو۔

يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ۗ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ

وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے ہمارے فرشتے اسکی روح

رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾ ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا

قبض کرتے ہیں اور وہ چوکتے نہیں۔ پھر لوٹائے جاتے ہیں اللہ کی طرف جو انکا مولا ہے اور اسی کا

لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ

حکم جاری ہے اور وہ سب سے جلد حساب لینے والا ہے آپ فرمائیں کہ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے

ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ

جنگل اور دریا کی اندھیروں سے جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ اگر وہ ہمیں اس سے بچالے

هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ

تو ہم ضرور اس کے شکر گزار ہوں گے۔ آپ فرمائیں اللہ تمہیں نجات دیتا ہے اس سے اور

كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰىٓ اَنْ يَّبْعَثَ

ہر بے چینی سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو۔ آپ فرمادیں کہ وہ قادر ہے کہ تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے ف ۱۸ یا تمہیں مختلف

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ

گروہوں میں منتشر کر دے۔ اور ایک کو دوسرے کی سختی کا مزا چکھائے۔ آپ دیکھیں کہ ہم کس طرح سے

الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ

آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ ان کو سمجھ آجائے۔ اور اسے آپ کی قوم نے جھٹلایا۔ اور یہی حق ہے آپ فرمادیں

لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۷﴾

کہ میں تم پر وکیل نہیں ہوں۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب جان جاؤ گے۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى

اور جب آپ انہیں دیکھیں جو ہماری آیتوں کا غلط مطلب لیتے ہیں ان سے ہٹ جاؤ جب تک

يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ

کہ وہ اور بات میں نہ پڑ جائیں۔ اور اگر شیطان آپ کو بھلا دے تو

ف ۱۷ اللہ تعالیٰ کی یہ قدرت ہے کہ قیامت کے دن اپنے تمام بندوں سے ایک ہی وقت میں سب سے حساب لے گا اور ہر بندہ یہ سمجھتا ہو گا کہ صرف اسی سے حساب لیا جارہا ہے کیونکہ ہر انسان کا نامہ اعمال اس کے سامنے موجود ہو گا اور اس نے اس دنیا میں جس عضو سے جو عمل کیا ہے وہ اس عضو میں بالکل اسی طرح منعکس ہو گا جس طرح اس نے اس دنیا میں کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے یہ ایک قانون بنادیا ہے کہ جس کے پاس نور کی استعداد زیادہ ہوگی تو نور اس کو اپنی طرف کھینچ لے گا اور اگر ظلمت زیادہ ہوگی تو ظلمت کو ظلمت اپنی طرف کھینچ لے گی اور وہ اس ظلمت میں جذب ہو جائے گا جسے جہنم کہتے ہیں۔

ف ۱۸ اوپر کے عذاب سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک قسم کی چیخ اور دھواں ہو گا جو ایک قسم کی گیس ہو گی جس سے دم گھٹ جائے گا اور نیچے سے یعنی پاؤں کے تلے سے مراد وہ عذاب ہے جیسے زلزلہ یا زمین دھنس جانا اور ایک کو دوسرے کی سختی چکھائے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آپس میں لڑکر ایک دوسرے کو قتل کریں۔

بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْ
یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھیں اور پرہیزگاروں پر

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَ
اُن کا کچھ حساب نہیں، ہاں نصیحت کرنا اس لیے کہ شاید وہ باز آ جائیں۔ اور چھوڑ دے

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَ
اُن کو جنہوں نے اپنا دین ہنسی کھیل بنا لیا ہے اور انہیں دنیا کی زندگانی نے فریب دیا

وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰ
اور آپ انہیں قرآن سے نصیحت کرو کہ کہیں کوئی جان اپنے کیے پر پکڑی نہ جائے، اللہ کے سوا نہ اس کا کوئی

وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ
حمایتی نہ کوئی سفارشی اور اگر اپنے عوض سارے بدلے دے تو اس سے نہ لیے جائیں یہ ہیں وہ

الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْ
جو اپنے کیے پر پکڑے گئے انہیں پینے کو کھولتا پانی اُن کے کفر کے بدلے ملے گا اور دردناک

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُ ع ١٤
عذاب دیا جائے گا۔ آپ فرماؤ کیا ہم اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں جو ہمارا نہ بھلا کرے

وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ
نہ برا اور الٹے پاؤں لوٹا دیے جائیں گے بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت کی راہ دکھائی۔ اس کی طرح

الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۖ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى
جسے شیطان نے زمین میں راہ بھلا دی وہ حیران ہیں اور اس کے رفیق اُسے اپنی

الْهُدَى ائْتِنَا ۗ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۗ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ
راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آ۔ آپ فرماؤ کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے سامنے تسلیم خم کر دیں

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ۚ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ
جو رب ہے سارے جہان کا۔ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو وہی ہے جس کی طرف تمہیں

تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۗ وَيَوْمَ
محشور ہونا ہے۔ اور وہی ہے جس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائی۔ اور جس دن

يَقُولُ كُن فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ

فنا ہوئی ہر چیز کو بنیگا ہو جا تو وہ فوراً ہو جائیگی۔ اس کی بات سچی ہے اور تمام کائنات اسکی زیر سلطنت ہوگی جس دن صور پھونکا جائیگا

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝٧٣ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ

وہ ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے وہی حکمت والا ہے اور ہر چیز سے باخبر ہے۔ اور یاد کرو جب ابراہیمؑ نے

لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ

اپنے باپ آزر سے کہا ف۱۹ کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں

مُّبِينٍ ۝٧٤ وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ

پاتا ہوں۔" اور اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو دکھاتے ہیں آسمانوں اور زمین کی مخفی طاقتیں ف۲۰ اس لیے کہ اُسے

مِنَ الْمُوقِنِينَ ۝٧٥ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ

حق الیقین حاصل ہو جائے۔ پھر جب اُن پر رات کی تاریکی چھائی تو انہوں نے ایک تارہ دیکھا بولے "کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے؟

فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ ۝٧٦ فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا

پھر جب وہ ڈوب گیا تو بولے کہ میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ پھر جب چاند کو چمکتا دیکھا بولے "اسے

رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِي رَبِّي لَأَكُونَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

میرا رب بناتے ہو؟" پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا "اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا تو میں بھی انہی گمراہوں

الضَّالِّينَ ۝٧٧ فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّي هَٰذَا أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّا

میں سے ہوتا۔" پھر جب سورج کو جگمگاتا دیکھا بولے کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ اس لیے کہ یہ سب سے بڑا ہے" پھر جب

أَفَلَتْ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝٧٨ إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ

وہ ڈوب گیا تو کہا کہ اے قوم میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔ میں یکسوئی سے طور سے اسکی طرف متوجہ ہوں

لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝٧٩

جس نے آسمان اور زمین بنائے میں اسی کا بندہ ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔"

وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ ۚ قَالَ أَتُحَاجُّونِّي فِي اللَّهِ وَقَدْ هَدَانِ ۚ وَلَا أَخَافُ

اور انکی قوم ان سے جھگڑنے لگی کہا کیا اللہ کے بارے میں تم مجھ سے جھگڑتے ہو وہ مجھے ہدایت کی راہ دکھا چکا اور مجھے انکا ڈر نہیں

مَا تُشْرِكُونَ بِهِ إِلَّا أَن يَشَاءَ رَبِّي شَيْئًا ۗ وَسِعَ رَبِّي كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۗ

جنہیں تم شریک بناتے ہو ہاں جو بات میرا رب چاہے میرے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔"

ف ۱۹ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا باپ نہیں۔ باپ کا نام تارخ تھا۔ اس زمانے میں لوگ پرورش کرنیوالے کو ہی باپ کہا کرتے تھے کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کی پرورش آزر نے کی تھی اس لئے اس وقت کے دستور کے مطابق آزر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ کہا گیا ہے۔

ف ۲۰ اس سے مراد آسمانوں کے وہ حقائق ہیں جو صرف انبیاء کو دکھائے جاتے ہیں مثلاً جنت دوزخ سدرۃ المنتہیٰ انبیاء علیہ السلام کے مقامات صدیقین اور شہداء صالحین اور اولیاء اللہ کے مقامات اور اسی طرح کفار، مشرکین اور منافقین کے مقامات اور عذاب کی کیفیت اور دیگر حقائق کلی طور پر دکھائے جاتے ہیں اور ان کی حقیقت سے آشنا کر دیا جاتا ہے۔

أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨٠﴾ وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُ

کیا تم اس نصیحت کو نہیں مانتے۔ اور میں تمہارے شریکوں سے کیونکر ڈروں جبکہ تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہوئے

أَشْرَكْتُم بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا فَأَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ

نہیں ڈرتے جس کی تم پر اس نے کوئی سند نہیں اتاری اور تم دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ سزاوار

بِالْأَمْنِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨١﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا

کون ہے اگر تم اس حقیقت کو جانتے ہو۔ وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی باطل کی آمیزش

إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٨٢﴾ وَتِلْكَ

نہ کی اپنے انہیں کے لیے امان ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ اور یہ

حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ

ہماری مضبوط دلیل ہے ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی۔ ہم جسے چاہیں اسکے درجات بلند کرتے ہیں بیشک

رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ

آپ کا رب علم والا حکمت والا ہے۔ اور ہم نے انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے اور سب کو ہدایت کی راہ دکھائی

وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ

اور اس سے پہلے نوحؑ کو ہدایت کی راہ دکھائی۔ اور اس کی اولاد میں سے داؤدؑ سلیمانؑ اور ایوبؑ

وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا

اور یوسفؑ اور موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بھی راہ ہدایت دکھائی اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو اور زکریاؑ

وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ

اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ اور الیاسؑ کو یہ سب ہمارے مقرب ہیں۔ اور اسماعیلؑ اور یسعؑ

وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ

اور یونسؑ اور لوطؑ کو اور ہم نے ہر ایک کو اس کے زمانہ نبوت میں سب پر فضیلت دی۔ اور انکے باپ دادا میں سے

وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ ۖ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾

اور اولاد میں سے اور بھائیوں میں سے بعض کو یہ مقام عطا کیا اور ہم نے انہیں چن لیا اور انہیں ہدایت کی راہ پر قائم رکھا۔

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا

اس ہدایت کا اللہ ہی مالک ہے یہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے دے اور اگر وہ شرک کرتے

ف ۲۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد کسی ایسی بات کو اختیار کرنا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع کیا ہو ایمان کیلئے ضرر کا باعث ہے اور ایمان میں نقص کا موجب ہے۔

لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

تو ضرور ان کا کیا ضائع ہو جاتا۔ یہ ہیں جن کو ہم نے کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَإِن يَكْفُرْ بِهَا هَٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

اور حکم اور نبوت عطا کی کہ اگر یہ لوگ اس سے منکر ہوں تو ہم نے اس کے لیے ایک ایسی قوم لگا رکھی ہے جو

لَّيْسُوا بِهَا بِكَافِرِينَ ﴿٨٩﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ

انکار کرنے والی نہیں۔ یہ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی۔ تو تم انہی کی راہ پر

اقْتَدِهْ ۗ قُل لَّآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ ﴿٩٠﴾ ع ۸ ۱۶

چلو تو آپ فرمائیں کہ میں تم سے اجر رسالت کچھ نہیں مانگتا وہ تو تمام جہانوں کی نصیحت کے لیے ہے۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا مَآ أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن

اور یہود نے اللہ کی قدر نہ کی جیسے قدر کرنی چاہیے تھی۲۲ اور وہ بولے کہ اللہ نے کسی انسان پر

شَيْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا

کچھ نہیں اتارا آپ فرمادیں کہ کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے ؟۲۳ جو سراسر نور

وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ

اور لوگوں کیلیے ہدایت ہے جسکے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے کچھ تو ظاہر کرتے ہو اور بہت سے چھپا لیتے ہو

وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا أَنتُمْ وَلَآ آبَآؤُكُمْ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي

اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے جو تم کو معلوم نہ تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو آپ فرمادیجیے "اللہ نے" پھر انہیں چھوڑ دیا

خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩١﴾ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِي

ان کی بے ہودگی میں کھیلتا ہوا۔ اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری یہ تصدیق کرتی ہے ان کتابوں کی جو

بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ

پہلے نازل ہوئیں اس لیے کہ آپ ڈرائیں اہل مکہ کو اور ان کے ارد گرد بسنے والوں کو اور جو ایمان لاتے اور وہ

بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۖ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٩٢﴾ وَمَنْ

آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہی اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور اس سے

أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ

بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے وحی

ف ۲۲ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی راہ دکھائی ہو اور وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوں تو مومن کو ان کی ہر حال میں پیروی کرنی چاہیے یہی ایمان کا تقاضا ہے یہ وہ لوگ ہوں گے جو انبیاء علیہ السلام کے بعد حضور علیہ السلام کی تعلیم کو لوگوں تک پہنچانے میں اپنی زندگی گزار دیں گے۔

ف ۲۳ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہود نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ مانا اور اس کی پوری پوری اطاعت نہیں کی اور نہ موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کی اور نہ ان کے احکام کو پورا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی اوصاف بیان کریں وہ پھر بھی ان کے اوصاف بیان کرنے سے عظیم تر ہے پس جس قدر بھی اس کا وصف بیان کیا جائے گا وہ اس سے اعظم ثابت ہوگا۔

اِلَيْهِ شَيْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ۗ وَلَوْ تَرٰٓى

نہ ہوتی ہو۔ اور جو کہے کہ میں ابھی نازل کرتا ہوں ایسا کلام جیسا اللہ نے اتارا اور جب آپ دیکھیں کہ

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا

ظالم موت کی سختیوں میں ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ نکالو

اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ

اپنی جانیں آج تمہیں ذلت اور خواری کا عذاب دیا جائے گا یہ بدلہ ہے اس کا کہ تم اللہ پر

اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُ

جھوٹ بولتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔ اور بے شک تم ہمارے پاس

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُ

اکیلے آئے جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور پیچھے چھوڑ آئے جو مال ومتاع ہم نے تمہیں دیا تھا

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا

اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جن کو تم اپنا سفارشی جانتے ہو۔

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾ اِنَّ اللّٰهَ فَالِ ع ١١ ١٧

اب تمہارا تعلق ان سے منقطع ہو گیا اور وہ ضائع ہو گیا جس پر تمہیں بھروسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ دانے اور

الْحَبِّ وَالنَّوٰى ۭ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَ

گٹھلی کو چیر کر نکالنے والا ہے زندہ کو مردہ سے نکالنے والا اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَ

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت تم کہاں الٹی راہ پر جاتے ہو۔ تاریکی کو چاک کر کے صبح کرنے والا اور اس نے رات کو سکون کیلئے بنا

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٩٦﴾ وَهُـ

اور سورج اور چاند کو حساب کے لیے یہ نظام مقرر ہے زبردست جاننے والے کی طرف سے وہی ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَ

جس نے تمہارے لیے تارے بنائے۔ تاکہ تم ان سے راستہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ

ہم نے تمام نشانیاں تفصیل سے بیان کر دی ہیں جاننے والوں کے لیے۔ اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے

نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

پیدا کیا، پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے اور کہیں رخصت ہونا۔ بے شک ہم نے تفصیل کے ساتھ آیتیں بیان کر دیں عقلمندوں

يَّفْقَهُوْنَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ

کے لیے۔ اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے تمام اُگنے والی چیزیں پیدا کیں تو ہم نے اس سے

كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ

سبزی نکالی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور

النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ

کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور کے باغ

وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ

اور زیتون اور انار کوئی ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور کوئی الگ اس کا پھل دیکھو

اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ وَجَعَلُوْا

جب پھلے اور اس کا پکنا اور اس میں یقیناً نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔ اور انہوں نے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

اللہ کا شریک ٹھہرایا جنوں کو حالانکہ اس نے ان جنوں کو پیدا کیا اور اس کیلئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں جہالت کے سبب

١٢ ع ١٨ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى

اس کی ذات ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔ اور وہ برتر ان کی ان باتوں سے اور وہ زمین اور آسمانوں کا بنانے والا ہے

يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ

اور اس کا بچہ کہاں سے ہو جب کہ اس کی عورت ہی نہیں۔ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ اور وہ تمام

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ

چیزوں کا جاننے والا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالٰے تمہارا پالنے والا اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہر چیز کا

شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ

بنانے والا تو اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر نگران ہے۔ آنکھیں اسے

الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿١٠٣﴾ قَدْ

احاطہ نہیں کر سکتیں اور سب آنکھوں کا اس نے احاطہ کیا ہوا ہے اور وہ ہر پوشیدہ چیز سے باخبر ہے۔ تمہارے

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِ

رب کی طرف سے تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آگئیں تو جس نے اس پر غور وفکر کیا تو اپنے لیے جو کور با

فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ۝١٠٤ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰ

تو وہ بھی اپنے لیے اور میں تم پر تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ اور ہم اسی طرح مختلف طریقے سے آیات بیان کرتے ہیں

وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝١٠٥ اِتَّبِعْ مَآ اُوْ

تاکہ لوگ کہیں کہ آپؐ نے خوب پڑھا دیا اور ہم نے اسی لیے اسے واضح کیا ہے علم والوں کے لیے۔ اور آپؐ اس پر چلو جو آپ کے رب

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

سے آپ کو وحی ہوتی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے دور رہو۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْ

اور اگر اللہ چاہے تو وہ شرک نہیں کرتے۔ اور ہم نے ان پر آپؐ کو ذمہ دار قرار نہیں دیا۔ اور نہ آپ

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝١٠٧ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ ا

ان کے حمایتی ہو۔ اور انہیں گالی نہ دو جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُ

وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے عداوت اور جہالت کی وجہ سے۔ یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں انکے اعمال

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

کر دیے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ پس وہ انہیں بتا دے گا جو وہ کرتے تھے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُ

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان

بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَ

آپؐ فرما دیں کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور انہیں کیا شعور ہے کہ جب وہ نشانیاں آگئیں

لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠٩ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

تو یہ ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو پھیر دیتے ہیں۔ جیسا وہ

١٣
ع
١٠
١٩

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١١٠ ع

پہلی بار ایمان نہ لائے تھے اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔

ف ٢٤ اصل دین اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اور کمال معرفت اس کی تصدیق ہے اور کمال تصدیق اسکی توحید ہے اور کمال توحید اخلاص فی التوحید ہے اور کمال اخلاص یہ ہے کہ اس سے تمام صفات کی نفی کر کے اسکو وحدہ لاشریک سمجھا جائے کمال اخلاص نفی الصفات ہے کیونکہ ہر صفت اور موصوف میں تغائر ہوتا ہے اور ہر صفت شہادت دیتی ہے کہ وہ غیر موصوف ہے پس اگر اللہ تعالیٰ کو صفت اور موصوف کا مجموعہ سمجھا جائے تو مرکب ہوا پس توحید رخصت ہو گئی اسکی صفات عین ذات ہیں وہ ذات بسیط اور مجرد المطلق ہے۔ اس میں کسی قسم کی بھی ترکیب و تجزیہ نہیں ہے۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور ان سے مُردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز ان کے سامنے

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوٓا إِلَّآ أَن يَشَآءَ اللّٰهُ

اکٹھا لاتے۔ جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے سوائے ان کے جن کو اللہ چاہتا ہے۔

وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا

اور ان میں سے بہت سے جاہل ہیں۔ اور ہمارے اصول کے مطابق ہر نبی کے دشمن پیدا ہو جاتے ہیں

شَيٰطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ

آدمیوں میں سے اور جنوں میں سے شیطان ف۲۵ کہ ان میں سے ایک دوسرے پر بے کار مخفیہ باتیں

الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا

آشکار کرتا ہے دھوکا دینے کو ف۲۶ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو آپ انھیں ان کی افترا پردازی

يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰىٓ إِلَيْهِ أَفْـِٔدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

پر چھوڑ دو اور یہ اس لیے کہ اس کی طرف ان لوگوں کے دل جھکیں جنھیں آخرت پر ایمان

بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ أَفَغَيْرَ

نہیں اور اسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو انھیں کمانے ہیں۔ تو کیا میں

اللّٰهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِيٓ أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۚ

اللہ کے سوا کسی اور کو حکم مانوں اور وہی ہے جس نے تمھاری طرف مفصل کتاب اتاری۔

وَالَّذِينَ آتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ

اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ اترا

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

ہے۔ اور آپ اس میں ہرگز شک نہ کریں اور آپ کے رب کی بات سچ اور انصاف

صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١١٥﴾ وَإِن

میں پوری ہے۔ اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا اور زمین میں

تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ إِن

اکثر وہ ہیں کہ اگر آپ ان کے کہنے پر چلیں تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں۔ وہ صرف

ف ۲۵ اس سے مراد ہر سرکش شیطان ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے صفات برحق کا اہل نہیں بنایا وہی شیاطین الانس والجن ہے۔

ف ۲۶ اس سے مراد ہر وہ بات ہے جو باطل ہے حق نہیں۔ ہر وہ کلام جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے نسبت دیا جاتا ہے۔ دھوکہ دینے کیلئے وہ "دھوکے کی بات ہے"۔

جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِ

رب کی طرف سے تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آگئیں تو جس نے اس پر غور وفکر کیا تو اپنے لیے اور جو کور

فَعَلَيْهَا ۭ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰ

تو وہ بھی اپنے لیے اور میں تم پر تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ اور ہم اسی طرح مختلف طریقے سے آیات بیان کرتے ہیں

وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾ اِتَّبِعْ مَآ اُوْ

تاکہ لوگ کہیں کہ آپ نے خوب پڑھا دیا اور ہم نے اسی لیے اسے واضح کیا ہے علم والوں کے لیے۔ اور آپ اس پر چلو جو آپ کے رب

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ

سے آپ کو وحی ہوتی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے دور رہو

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۭ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْ

اور اگر اللہ چاہے تو وہ شرک نہیں کرتے۔ اور ہم نے ان پر آپ کو ذمہ دار قرار نہیں دیا۔ اور نہ آپ

عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰ

ان کے حمایتی ہو۔ اور انہیں گالی نہ دو جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُ

وہ اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے عداوت اور جہالت کی وجہ سے۔ یونہی ہم نے ہر امت کی نگاہ میں انکے اعمال

ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

کر دیے ہیں پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے، پس وہ انہیں بتا دے گا جو وہ کرتے تھے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُ

اور انہوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں پوری کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی تو ضرور اس پر ایمان

بِهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَ

آپ فرما دیں کہ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور انہیں کیا شعور ہے کہ جب وہ نشانیاں آگئیں

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٩﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا

تو یہ ایمان نہ لائیں گے۔ اور ہم ان کے دلوں اور آنکھوں کو پھیر دیتے ہیں۔ جیسا وہ

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١١٠﴾ ع ١٣ ١٠ ١٩

پہلی بار ایمان نہ لائے تھے اور انہیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔

ف ٢٤ اصل دین اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اور کمال معرفت اس کی تصدیق ہے اور کمال تصدیق اسکی توحید ہے اور کمال توحید اخلاص فی التوحید ہے اور کمال اخلاص یہ ہے کہ اس سے تمام صفات کی نفی کر کے اسکو وحدہ لاشریک سمجھا جائے کمال اخلاص نفی الصفات ہے کیونکہ ہر صفت اور موصوف میں تغائر ہوتا ہے اور ہر صفت شہادت دیتی ہے کہ وہ غیر موصوف ہے پس اگر اللہ تعالیٰ کو صفت اور موصوف کا مجموعہ سمجھا جائے تو مرکب ہوا پس توحید رخصت ہوگئی اسکی صفات عین ذات ہیں وہ ذات بسیط اور مجرد المطلق ہے۔ اس میں کسی قسم کی بھی ترکیب و تجزیہ نہیں ہے۔

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَآ إِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اتارتے اور ان سے مُردے باتیں کرتے اور ہم ہر چیز ان کے سامنے
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوٓا إِلَّآ أَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ
اٹھا لاتے۔ جب بھی وہ ایمان لانے والے نہ تھے سوائے ان کے جن کو اللہ چاہتا ہے۔
وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿۱۱۱﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
اور ان میں سے بہت سے جاہل ہیں۔ اور ہمارے اصول کے مطابق ہر نبی کے دشمن پیدا ہو جاتے ہیں
شَيٰطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ
آدمیوں میں سے اور جنوں میں سے شیطان ف۲۵ کہ ان میں سے ایک دوسرے پر بے کار مخفیہ باتیں
الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا
آشکار کرتا ہے دھوکا دینے کو ف۲۶ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو آپ انھیں ان کی افترا پردازی
يَفْتَرُونَ ﴿۱۱۲﴾ وَلِتَصْغٰٓى إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
پر چھوڑ دو اور یہ اس لیے کہ اس کی طرف ان لوگوں کے دل جھکیں جنھیں آخرت پر ایمان
بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُونَ ﴿۱۱۳﴾ أَفَغَيْرَ
نہیں اور اسے پسند کریں اور گناہ کمائیں جو انھیں کمانے ہیں۔ تو کیا میں
اللّٰهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيٓ أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۗ
اللہ کے سوا کسی اور کو حکم مانوں اور وہی ہے جس نے تمھاری طرف مفصل کتاب اتاری۔
وَالَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ
اور جن کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے سچ اترا
بِالْحَقِّ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
ہے۔ اور آپ اس میں ہرگز شک نہ کریں اور آپ کے رب کی بات سچ اور انصاف
صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۱۵﴾ وَإِنْ
میں پوری ہے۔ اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا اور زمین میں
تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ ۭ إِنْ
اکثر وہ ہیں کہ اگر آپ ان کے کہنے پر چلیں تو وہ آپ کو اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں۔ وہ صرف

ف ۲۵ اس سے مراد ہر سرکش شیطان ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے صفات برحق کا اہل نہیں بنایا وہی شیاطین الانس والجن ہے۔

ف ۲۶ اس سے مراد ہر وہ بات ہے جو باطل ہے حق نہیں۔ ہر وہ کلام جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے اور اسے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے نسبت دیا جاتا ہے۔ دھوکہ دینے کیلئے وہ "دھوکے کی بات ہے"۔

يَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ
گمان کی پیروی کرتے ہیں اور نری اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ آپ کا رب خوب جا
اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَ
کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ ان کو بھی جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں اور
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَ
اس میں سے جو اللہ کے لیے کیا گیا ہو ف۲۷ اگر تم اس کے فرمان کو مانتے ہو۔
لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَ
کیا ہوگیا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جو اللہ کے لیے کیا گیا ہو اور وہ تم سے مفصل بیان کر
مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْ
جو کچھ تم پر حرام ہوا ہے مگر بحالت مجبوری جائز ہے اور بہت سے لوگ بغیر علم کے
بِاَهْوَاۗىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ
خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں آپ کا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے
وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِ
اور چھوڑ دو ظاہر اور باطن گناہ کو ف۲۸ وہ لوگ جو گناہ کماتے ہیں عنق
سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْ
ہی اس کی سزا پائیں گے اور اسے نہ کھاؤ جو اللہ کے لیے
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ
کیا گیا ہو اور وہ حکم عدولی ہے بے شک شیطان اپنے دوستوں کے د
اِلٰٓي اَوْلِيٰۗـــِٕــهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ع
وسوسے ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے ف۲۹
اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ
اور وہ جو کہ مردہ تھا تو ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لیے ایک ہدایت کا نور کر دیا جس سے وہ لو
النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِ
چلتا تھا کیا اس جیسا ہو سکتا ہے جو کہ اندھیروں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں ایسے

ف ۲۷ چونکہ اللہ تعالیٰ جسم اور جان سے مبرا ہے اور اس کا نور تمام عالم کو محیط ہے تو وہ چونکہ جسم و جان نہیں اس لئے اس کا نام لیا جاتا ہے درحقیقت اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اس کے لئے کر رہے ہیں یا اس کے حضور میں نذر پیش کر رہے ہیں یہ ہمارے نفس کیلئے نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے یہ مراد ہے کہ اگر ذبح کے وقت اسکے نام کی بجائے کچھ اور کہا جاتا تو معلوم ہوتا کہ وہ بھی انسانوں یا جنوں جیسی کوئی ہستی ہے لیکن اس کا نام لینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس عالم کی ہر شے کا حقیقی مالک وہی ہے۔

ف ۲۸ ظاہر الاثم سے عام گناہ و نافرمانیاں مراد ہیں اور باطنہ سے شرک اور دل کے شکوک و شبہات سے مراد ہیں۔

ف ۲۹ کسی کی باطل بات کو تسلیم کرکے اور اس کو صحیح سمجھ کر اس پر عمل کرنا شرک ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کسی مسلمان سے یہ کہے کہ شراب حلال ہے اور وہ مسلمان اس بات کو تسلیم کرکے اور اس کو صحیح اور درست سمجھ کر اس پر عمل کرتا ہے تو وہ مشرک ہے۔

زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ
کافروں کی نظر میں ان کے اعمال بھلے کر دیے گئے۔ اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے
قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ
مجرموں کے سرغنے کیے تو اس میں وہ دھوکا دہی اور ہیر پھیر کریں حالانکہ اس دھوکا دہی کا اثر خود ان کی جانوں پر پڑتا
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى
ہے جس کا انھیں شعور نہیں اور جب ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک
نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ
ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا کہ اللہ کے رسولوں کو ملا اللہ خوب جانتا ہے جہاں وہ اپنی رسالت کو
رِسَالَتَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ
قائم کرے۔ عنقریب مجرموں کو اللہ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور ان کے مکر کے بدلے
شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ
سخت عذاب ملے گا۔ اور جسے اللہ ہدایت کی راہ دکھانا چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا
کے لیے کھول دیتا ہے ف۳۰ اور جو اپنی گمراہی پر جما ہوا ہو (جو ہدایت حاصل نہ کرنا چاہے) اس کا سینہ تنگ کر دیتا ہے۔ ف۳۱
حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاۗءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ
گویا کسی کی زبردستی سے آسمان پر چڑھ رہا ہے اور اللہ یونہی عذاب دیتا ہے
عَلَي الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۭ قَدْ
ایمان نہ لانے والوں کو اور یہ تمھارے رب کی سیدھی راہ ہے۔ ہم نے آیتیں
فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
مفصل بیان کر دی ہیں نصیحت ماننے والوں کے لیے۔ ان کے لیے سلامتی کا گھر ہے ان کے رب کے یہاں
وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ
اور اللہ ہی ان کا مولا ہے۔ یہ ان کے اعمال کا صلہ ہے۔ اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا
يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰۗـؤُهُمْ
اور فرمائے گا اے گروہ جن! تم نے بہت انسانوں کو گھیرا۔ وہ انسان جو ان کے دوست تھے، عرض کریں گے کہ

ف ۳۰ جو انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کا جتنا رجحان اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتا جاتا ہے اس کے باطن پر سے حجاب اٹھتے جاتے ہیں اور اس کی جگہ نور ہدایت اس کے باطن پر چھاتا چلا جاتا ہے اسی کو رب تعالیٰ شرح صدر فرماتا ہے۔

ف ۳۱ "ضیقا" سے مراد بہت تنگ ہونا اور "حرجا" سے مراد وہ شے ہے جو ٹھوس ہو جس میں نہ کچھ داخل ہو سکے اور نہ نکل سکے مراد یہ ہے کہ نہ اس میں سے شرک خارج ہو سکتا ہے اور نہ ایمان داخل ہو سکتا ہے۔

مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِیْ

اے ہمارے رب! ہم نے ایک نے دوسرے سے فائدہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ ہم اپنی اس میعاد تک پہنچ گئے

اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ

جو تُونے ہمارے لیے مقرر فرمائی تھی۔ وہ فرمائے گا کہ آگ تمھارا ٹھکانہ ہے ہمیشہ اس میں رہو گے سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ بے

اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ

اے محبوب! آپ کا رب حکمت والا اور علم والا ہے۔ اور یوں ہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلط کرتے ہیں

بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ

یہ بدلا ان کے کیے کا ہے ف۳۲ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا

یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ

تمھارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم پر میری آیتیں پڑھتے تھے اور تمھیں یہ دن دیکھنے

لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ

سے ڈراتے تھے۔؟ وہ کہیں گے ہم نے اپنی جانوں پر گواہی دی ف۳۳ اور انھیں دنیا کی زندگی نے فریب

الدُّنْیَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

دیا اور وہ خود اپنی جانوں پر گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے۔ یہ اس لیے

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

ہے کہ آپ کا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا کہ بستی کے لوگ بے خبر ہوں

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

اور ہر ایک کے لیے ان کے کاموں کے مطابق درجے ہیں اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں۔

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَیَسْتَخْلِفْ مِنْۢ

اور اے حبیب! آپ کا رب بے پرواہ ہے اور رحمت والا ہے۔ اے لوگو! وہ چاہے تو تمھیں ختم کر دے اور جسے چاہے تمھاری جگہ

بَعْدِكُمْ مَّا یَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّیَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا

لا دے ف۳۴ جیسے تمھیں اوروں کی اولاد سے پیدا کیا۔ ! جس کا تمھیں

تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

وعدہ دیا جاتا ہے وہ (یقیناً) ضرور آنے والی ہے اور تم عاجز نہیں کر سکتے۔ آپ فرما دیں کہ اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر

ع ۱۵ ۸ ۲

ف ۳۲ اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے احکام سے منحرف ہو جاتی ہے اور ظلم و جور پر کمر باندھ لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر کسی ظالم اور جابر شخص کو حکمران بنا دیتا ہے۔ کہ وہ ان پر ایسے مظالم ڈھاتا ہے کہ ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اور اس وقت اپنے کیے ہوئے مظالم پر پچھتاتے ہیں اور یہ ان کے کیے ہوئے ظلموں کی سزا ہوتی ہے۔

ف ۳۳ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے باطن کو اتنا لطیف بنایا ہے کہ انسان جسم کے جس عضو سے جو عمل کرتا ہے وہ اس عضو میں منعکس ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح کہ اس نے اس فعل کو کیا ہے قیامت کے دن انھی ہاتھ پیروں کی گواہی ہو گی اور اسی کو ہاتھ پیروں کا بولنا کہتے ہیں جب ہر انسان کے اعمال اس کے سامنے بالکل اسی طرح ہوں گے جیسے کہ اس نے دنیا میں انجام دیے تھے اس کو ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اپنی جانوں پر گواہی دی۔

ف ۳۴ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح تم سے پہلی قوموں کو ان کے ظلم و جور اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کے اثرات نے فنا کر دیا اور ان کی جگہ اللہ تعالیٰ تمھیں لے آیا اسی طرح اگر تم نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی اور ظلم و جور پر کمر بستہ رہے تو اس کے اثرات سابقہ امم کی طرح تم پر محیط ہو جائیں گے اور تمھیں فنا کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ تماری جگہ دوسری قوم کو لے آئے گا جس طرح امم سابقہ کی جگہ تم کو لے آیا یہ اللہ تعالیٰ نے ایک طریقہ بنا دیا ہے جس طرح پیدائش و موت کا طریقہ بنا دیا۔

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

کام کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں۔ اب تم جاننا چاہتے ہو کہ آخرت کا گھر

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ

کس کے لیے ہے۔ بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے۔ اور اللہ نے جو کھیتی اور مویشی

مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ

پیدا کیے ہیں ان میں اسے ایک حصہ دار ٹھہرایا تو بولے کہ یہ اللہ کا ہے ان کے خیال میں

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا

اور یہ ہمارے شریکوں کا تو وہ جو اُن کے شریکوں کا ہے وہ تو اللہ کو نہیں پہنچتا اور جو

كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

اللہ کا ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچتا ہے ف۳۵ کیا ہی بُرا طریقہ اپناتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ

اور ایسے ہی بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل بھلا کر دکھایا ہے ف۳۶

لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا

کہ انھیں ہلاک کردیں اور ان کا دین ان پر مشتبہ کردیں۔ اور اللہ چاہتا تو ایسا نہ کرتے

فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ

اور آپ انھیں ان کے افترا پر چھوڑ دو۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ مویشی

وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ

اور کھیتی روکی ہوئی ہے اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں ف۳۷ اور کچھ مویشی ہیں جن پر چڑھنا

ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ

حرام ٹھہرایا اور کچھ مویشی کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے۔ یہ سب اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے۔

سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ

عنقریب وہ انھیں بدلا دے گا ان کی افتراؤں کا اور وہ بولے جو ان مویشیوں کے پیٹ میں

الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

ہے وہ ہمارے مردوں کا ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے۔ اور مرا ہوا

ف ۳۵ درحقیقت کفار کا یہ وطیرہ تھا کہ جب وہ فصل کاٹتے تھے یا کھجور وغیرہ کی فصل اتارتے تھے تو اس میں سے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کا اور ایک حصہ اپنے بتوں کا مقرر کرتے تھے اگر اللہ تعالیٰ کا حصہ اچھا ہوتا تھا تو اس کو بدل لیتے تھے اور اگر اللہ تعالیٰ کا حصہ برا ہوتا تھا اور بتوں کا حصہ اچھا تو تب نہیں بدلتے تھے اور دلیل یہ دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے اس کو اچھے برے کی کوئی پروا نہیں یعنی وہ یہ کہتے تھے کہ جو ہمارے شریکوں کا حصہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہنچتا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہے وہ ہمارے شریکوں کو پہنچتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

ف ۳۶ بتوں اور دیوی دیوتاؤں کی پرستش نے ان کے دلوں میں بٹھا دیا ہے کہ اولاد کا قتل نہایت اچھا اور محمود ہے درحقیقت شرک کے اثرات نے ان کے دلوں سے رحم اور کرم کی صفت کو معدوم کردیا تھا۔ یہ رسم بت پرستی کے باعث قبائل ربیعہ و مضر میں کثرت سے جاری تھی جیسا کہ آج بھی ہندو بت پرست کالی دیوی کے استھان پر انسانی جانوں کو بھینٹ چڑھاتے ہیں۔

ف ۳۷ مشرک لوگ کھیتی کا کچھ حصہ بتوں سے منسوب کر دیتے تھے اور سوائے بتوں کی خدمت کرنے والے پجاری کے دوسروں کیلئے اس کو حرام جانتے تھے اور مشرکانہ رسوم میں سے ایک رسم یہ بھی تھی کہ جو مویشی کے پیٹ میں بچہ ہوتا تھا اسے کہتے تھے کہ یہ خالص ہمارے مردوں کا ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر پیٹ سے مرا ہوا نکلے تو اسے عورت مرد سب پر حلال جانتے تھے۔

مَّيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ

نکلے تو وہ سب اس میں شریک ہیں؟ قریب ہے کہ اللہ انہیں انکی ان باتوں کا بدلہ دیگا۔ بیشک وہ حکمت والا

عَلِيمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْ

علم والا ہے۔ یقیناً تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے

وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُو

اور حرام ٹھہراتے ہیں وہ جو اللہ نے انہیں روزی دی اللہ پر جھوٹ باندھنے کو بیشک وہ گمراہ ہوئے اور ہدای

مُهْتَدِينَ ﴿۱۴۰﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَ

نہ پائی اور وہی ہے جس نے زمین پر پیدا کیے باغ کچھ چھپے ہوئے، کچھ بے چھپے وہ

وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِ

اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے ہیں اور زیتون اور انار جو کہ مشابہ بھی ہ

وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْ

اور غیر مشابہ بھی۔ کھاؤ اس کا پھل جب وہ پھل لائے اور اس کا حق دو جس دن

حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْأَنْعَ

کٹے اور بے جا ضائع نہ کرو بیشک وہ بیجا خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ف ۳۹ اور مویشیوں میں سے

حَمُولَةً وَفَرْشًا ۚ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَا

بوجھ اٹھانیوالے اور کچھ زمین پر بچھے ہوئے۔ اس میں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر

الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۖ مِّنَ الضَّأْ

نہ چلو بیشک وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔ آٹھ نر و مادہ ایک جوڑا بھیڑ کا

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْ

اور ایک جوڑا بکری کا تو آپ فرمادیں کہ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ

أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ ۖ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُ

یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہیں کسی علم سے بتاؤ اگر تم

صَادِقِينَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ

سچے ہو۔ اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا۔ آپ فر

ف ۳۸ اس سے مراد یہ ہے کہ وہی ہے جس نے پیدا کئے باغ اس زمین پر درخت کی شکل میں چھائے ہوئے اور کچھ بیلوں کی صورت میں زمین میں چھپے ہوئے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے یعنی ذائقے اور مختلف شکلیں ہیں اور زیتون اور انار ان میں بعض متشابہ ہیں جیسے دیسی انار اور قندھاری آپس میں متشابہ ہیں لیکن ذائقہ دونوں کا الگ ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ ان کا پیدا کرنے والا رب تعالیٰ ہے اگر یہ خود پیدا ہوتے تو سب ایک ہی طریقے پر پیدا ہوتے 'کوئی بیل سے اور کوئی درخت سے پیدا نہ ہوتا تو جب یہ پھل آجائیں اور کھیتی پک جائے اور تم کاٹو تو عشر وغیرہ فوراً دو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے تمہارا نہیں اس لئے اس کا حق ادا کرو اس سے معلوم ہوا کہ مال میں سے ہی رب تعالیٰ کا پورا پورا حق ادا کرنا چاہئے جو نہیں ادا کرتا تو وہ گویا دنیا سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں کرتا۔ اس پر دنیا کی محبت غالب ہے اس لئے دولت سے پیار کرتا ہے اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا اور جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا تو اس سے ایمان سلب ہو جاتا ہے اور یہ اثرات اس طرح اس پر محیط ہوتے جاتے ہیں کہ ایک دن وہ دولت فنا ہو جاتی ہے۔

ف ۳۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے وہ اسراف بیجا ہے۔ خواہ وہ مال ہو یا جسم کی طاقت ہو جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے وہ اسراف بیجا نہیں بلکہ وہ

ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ

کہ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے

الْاُنْثَيَيْنِ ۭ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

ہوئے ہوں کیا تم موجود تھے جب اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بیشک اللہ

١٧ ع ٣

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ

ظالموں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔ آپ فرمائیں کہ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی

مُحَرَّمًا عَلٰي طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا

کہ کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام ہو مگر یہ کہ وہ مُردار ہو یا رگوں کا بہتا ہوا خون

اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ

یا سور کا گوشت ف۱۴۰ وہ ناپاک ہے یا وہ جانور جو اللہ کے لیے ذبح نہ کیا گیا ہو البتہ جو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَعَلَي

ناچار ہو اور اپنی نفسانی خواہش سے نہ کھائے تو درست ہے بیشک اللہ بخشنے والا ہے رحم کرنے والا ہے اور یہودیوں پر

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

ہم نے حرام کیا ہر ناخن والا جانور اور گائے اور بکری کی

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ

چربی ان پر حرام کی مگر جو ان کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت

اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۭ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ڮ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾

یا ہڈی سے ملی ہو۔ ہم نے یہ ان کی سرکشی کا بدلہ دیا ہے اور ہم یقیناً سچے ہیں

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ

پھر اگر وہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرمادیں کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ

مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا۔ اب کہیں گے مشرک کہ اللہ چاہتا تو

ف ۱۴۰ بعض لوگ یہاں فقر کی آڑ لے کر مردار جانور کی بابت کہتے ہیں کہ تم اپنا مارا تو کھاتے ہو اللہ تعالیٰ کا مارا نہیں کھاتے وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جو اپنا مارا ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کیلئے ذبح کیا جاتا ہے اور مردار اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ذبح کیا جاتا اسی لئے وہ حرام ہوتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جانور جس پر اللہ تعالیٰ کا نام نہ پکارا گیا ہو وہ صرف جانور ہی کیلئے نہیں بلکہ ہر وہ کام جو اللہ تعالیٰ کیلئے اور اس کی اطاعت کیلئے نہ کیا جائے وہ فعل شیطانی ہوتا ہے اور حرام ہوتا ہے خواہ وہ عبادت ہی کیوں نہ ہو اگر کوئی شخص نماز بھی اللہ تعالیٰ کیلئے اور اسکی اطاعت میں نہ پڑھے اور اپنی نفسانی خواہش کے ماتحت ادا کرے تو یہ نماز بھی حرام ہے۔

مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ
نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا نہ ہم کچھ حرام ٹھیراتے ف۴۱ ایسا ہی ان سے اگلوں
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
نے جھٹلایا تھا۔ یہاں تک کہ انھوں نے ہمارا عذاب چکھا۔ آپ فرمائیں کہ کیا تمھارے پاس کوئی
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
علم ہے تو اسے ہمارے لیے نکالو تم تو گمان کے پیچھے پڑے ہو اور تم یونہی
تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾
تخمینے لگاتے ہو۔ آپ فرمائیں کہ اللہ ہی کی حجت پوری ہے وہ چاہتا تو سب کو ہدایت فرماتا ف۴۲
قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ
آپ فرمائیں کہ لاؤ اپنے وہ گواہ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اسے حرام کیا
فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
پھر اگر وہ گواہی دے بیٹھیں تو اے سننے والے ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتیں
ع بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾
جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنے رب کا ہمسر ٹھیراتے ہیں۔
قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ
آپ فرمائیں آؤ میں تمھیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمھارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور
بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ
ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم
نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
تمھیں اور انھیں سب کو رزق دیں گے اور تم بے حیائی کے کاموں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو
بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ
چھپی ہیں اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق نہ مارو۔ یہ تمھیں
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا
حکم دیا ہے تاکہ تمھیں عقل ہو۔ اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر

ف ۴۱ مشرک لوگ کہتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کچھ حرام ٹھیراتے ان احمقوں نے یہ نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک طریقہ بنا دیا ہے جس طرح کوئی شخص یہ کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو مجھے بھوک نہ لگتی اور نہ میں گند کھاتا یا یوں کہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو مجھے پیاس نہ لگتی اور نہ میں گندہ پانی پیتا۔ یہ ان کی احمقانہ بات ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا کی ہے اور اس میں سمجھ کا مادہ رکھا تاکہ وہ بھلے برے میں تمیز کرسکے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیت اور ارادے کا اختیار عطا کر دیا ہے اور ہر فعل کا انحصار انسان کی نیت پر ہوتا ہے۔ یاد رکھو جس طرح غذا کے اثرات جسم پر مرتب ہوتے ہیں اسی طرح اعمال کے اثرات روح پر مرتب ہو جاتے ہیں جس طرح اچھی غذا سے انسان کو صحت و توانائی حاصل ہوتی ہے اسی طرح نیک اعمال سے روح کو توانائی حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں برائے امتحان چند روز کیلئے بھیجا ہے اور اسے نیت اور ارادے کا اختیار دے دیا ہے اگر اللہ تعالیٰ ہی انسان سے نیک و بد فعل کرواتا تو پھر امتحان کا کیا مقصد تھا اور یہاں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔

ف ۴۲ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ انسان کو برائے امتحان اس دنیا میں نہ بھیجتا تو وہ تمام عالم کو ہدایت دے دیتا مگر چونکہ انسان یہاں برائے امتحان بھیجا گیا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ

بہت اچھے طریقے سے جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ

بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا

پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور کے مطابق اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو

وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید کی جاتی ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٢﴾ وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا

نصیحت مانو اور یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس پر چلو اور راہیں

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

نہ چلو کہ تمہیں حق کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم

تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ

پرہیزگار بن جاؤ پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی احسان پورا کرنے کو اس پر جو نیکوکار ہے

وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ

اور ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت تاکہ وہ اپنے رب سے ملنے پر

ع ۱۹ يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٤﴾ وَهَٰذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعَلَّكُمْ

ایمان لائیں ۳۳ اور یہ برکت والی کتاب ہم نے اتاری تو اس کی پیروی کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تاکہ

تُرْحَمُونَ ﴿١٥٥﴾ أَنْ تَقُولُوا إِنَّمَا أُنْزِلَ الْكِتَابُ عَلَىٰ طَائِفَتَيْنِ مِنْ

تم پر رحم ہو کبھی کہو کہ کتاب تو ہم سے پہلے دو گروہوں پر

قَبْلِنَا وَإِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ ﴿١٥٦﴾ أَوْ تَقُولُوا لَوْ أَنَّا

اتری تھی اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی کچھ خبر نہ تھی یا کہو کہ اگر ہم پر کتاب

أُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ لَكُنَّا أَهْدَىٰ مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ

اترتی تو ہم ان سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہوتے تو تمہارے پاس تمہارے رب

مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِآيَاتِ

کی روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آئی تو اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ کی آیتوں کو

حاشیہ صفحہ سابقہ

ہے اس لئے اس کو عقل اور سمجھ عطا کر دی گئی ہے اور حق و باطل کی راہیں اس پر کھول دی گئی ہیں اور انبیاء علیہم السلام اور کتابوں کے ذریعے حق و باطل کو واضح طور پر سمجھا دیا گیا ہے اب اگر کوئی خواہشات کا غلام بن کر شیطان کی راہ اختیار کرے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۴۳ اس میں قرآن پاک کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل اور ہدایت اور رحمت ہے کیونکہ قرآن کریم روحانی بالیدگی اور ترقی کیلئے نازل کیا گیا ہے جس شخص کو جتنی باطنی نظر عطا کی جاتی ہے بس اتنا ہی وہ قرآن پاک کے حقائق و معارف سے آگاہ ہوتا ہے اسی لئے جو نبی علیہ السلام اس کے حقائق و معارف سے آگاہ تھے قیامت تک کوئی بھی اتنی آگاہی حاصل نہیں کر سکتا۔ باوجود اس کے کہ اہل عرب عربی پر پورا پورا عبور رکھتے تھے قرآن پاک کے ہر لفظ اور ہر آیت کے متعلق حضور علیہ السلام سے دریافت کرتے تھے اسی لئے بغیر نبی کے بتائے ہوئے کوئی شخص بھی خواہ وہ کتنا ہی عالم و فاضل ہو قرآن کے کسی لفظ یا آیت کے مطالب و مفاہیم نہیں سمجھ سکتا اسی لئے اطاعت رسول نہایت ضروری ہے ہر انسان کو رب تعالیٰ کی طرف سے جتنی بصیرت عطا ہوتی ہے اس کے مطابق وہ قرآن کی تفصیل اور حقائق و معارف کو سمجھتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔

اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا

جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے وہ جو ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ۔ ہم انھیں بڑے عذاب کی

سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ

سزادیں گے یہ بدلہ ہے ان کے منہ پھیرنے کا ۔ وہ کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ ا

تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ رَبُّكَ اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ ؕ یَوْمَ

پاس فرشتے آئیں یا آپؐ کے رب کا عذاب یا آپؐ کے رب کی کوئی نشانی آئے ۔ جس دن

یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ

آپؐ کے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی نفس کو بھی ایمان لانا کام نہ دے گا

اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ قُلِ

جو پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اپنے ایسان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی ۔ آپؐ فرماؤ

انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ

رستہ دیکھو ہم بھی دیکھتے ہیں ۔) وہ جنھوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکالیں

وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَی

اور کئی گروہ ہو گئے اے حبیب! آپؐ سے انھیں کوئی تعلق نہیں ان کا معاملہ اللہ ہی کے حوالے

اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

ہے ، پھر وہ انھیں بتادیگا جو کچھ وہ کرتے تھے ۔ جو ایک نیکی کرے

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا

تواس کے لیے اس جیسی دس ہیں اور جو برائی کرے تو اسے اس برائی کے برابر بدلہ

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی

ملے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۔ آپؐ فرماؤ بیشک مجھے میرے رب نے سیدھی

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا

راہ پر رکھا ۔ ٹھیک دین ابراہیم کی ملت جو ہر باطل سے جدا تھے اور

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ

مشرک نہ تھے ۔ آپؐ فرماؤ بیشک میری نماز اور میری قربانی

ف ۴۴ مقصد یہ ہے کہ قیامت سے قبل سورج بجائے مشرق کے مغرب سے طلوع کریگا اس کو دیکھ کر لوگ ایمان لے آئیں گے مگر ان کا یہ ایمان لانا انہیں کچھ کام نہ دیگا۔ کیونکہ ان کا یہ ایمان لانا محبت کے سبب سے نہ ہو گا بلکہ خوف کے سبب سے ہو گا اسی طرح اب بھی اور ہر زمانے میں کسی انسان کا صرف "اٰمنّا" کہہ دینا کافی نہیں جب تک وہ اس ایمان کے امتحان میں کامیاب نہ ہو جائے یعنی دنیا سے منہ موڑ کر اور دنیا کی محبت کو فانی سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے دل میں بسا لے اور قائم کرلے۔

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهٗ

اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے ف۴۵ اس کا کوئی شریک نہیں

وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ قُلْ أَغَيْرَ اللّٰهِ

مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ آپ فرماؤ کیا اللہ کے سوا

أَبْغِي رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

کوئی اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے" اور جو کوئی کچھ حاصل کرے وہ اسی

إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ۚ ثُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ

کے ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا پھر تمہیں اپنے رب کی طرف

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿١٦٤﴾ وَهُوَ

لوٹنا ہے وہ تمہیں بتا دے گا جس میں اختلاف کرتے تھے۔ اور وہی ہے

الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

جس نے تمہیں زمین میں نائب کیا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجات میں

دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتٰكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ

بلندی دی تاکہ تمہیں آزمائے ف۴۶ اس چیز میں جو تمہیں عطا کی بیشک آپ کے رب کو عذاب کرتے دیر نہیں لگتی۔

وَإِنَّهٗ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٥﴾

اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

سُورَةُ الْأَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ آيَاتٍ وَأَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ رُكُوعًا — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ اعراف مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | دو سو چھ آیتیں اور چوبیس رکوع ہیں

الٓمٓصٓ ﴿١﴾ كِتٰبٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ

اے المص ایک کتاب آپ کی طرف اتاری گئی تو آپ کا دل اس سے ملول

مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾ اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ

نہ ہو اس لیے کہ آپ اس سے ڈراؤ اور مسلمانوں کو نصیحت کرو۔ "اے لوگو! اس کی پیروی کرو جو تمہاری طرف

إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۗ قَلِيلًا مَّا

تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اسے چھوڑ کر دوسروں کو اپنا سرپرست نہ بنا تم اس کو بہت ہی کم

ف ۴۵ درحقیقت اسی کو ایمان کہا گیا ہے اور مومن وہی ہے جس کی نماز قربانی اور جس کا جینا اور مرنا اور اس کی پوری زندگی اور اس کا ہر فعل صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو جتنے کام وہ اپنی نفسانی خواہش کے ماتحت کرے گا وہ ایمان میں نقص کا باعث بن جائیں گے اور ایسے تمام کام جو نفسانی خواہش کے ماتحت کیے جائیں وہ سب فعل شیطانی ہوتے ہیں اور حرام ہوتے ہیں۔

ف ۴۶ درحقیقت امم سابقہ کو جزئی دین عطا ہوا مگر اس میں ہی انہوں نے نافرمانی کی انبیاء کو جھٹلایا۔ انبیاء کی پیروی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل نہیں کی اس لیے وہ مغضوب اور گمراہ ٹھہرائے گئے اس امت کو چونکہ کامل دین عطا ہوا اور انہوں نے بجائے انبیا علیہ السلام کی تکذیب کرنے کے ان کی تصدیق کی ہے اور کتب سابقہ کو الہامی کتب تسلیم کیا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان تمام اقوام عالم پر ان کو خلیفہ مقرر کیا اور ان کو فضیلت عطا کی۔

تَذَكَّرُوْنَ ③ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَ

سمجھتے ہو۔ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کر ڈالیں - ان پر ہمارا عذاب اس وقت نازل ہوا جب

هُمْ قَآئِلُوْنَ ④ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ

رات کو یا دوپہر کو سو رہے تھے۔ اور جب ہمارا عذاب ان پر آیا تو وہ

قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑤ فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِ

بولے کہ یقیناً ہم ظالم تھے۔ اور ضرور ہم پوچھیں گے ان سے جن کے پاس ہمارے رسول

وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ⑥ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّ

اور ہم رسولوں سے بھی پوچھیں گے اور ہم ان کو بتا دیں گے اپنے علم سے اور ہم

غَآئِبِيْنَ ⑦ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ

غائب نہ تھے۔ اور اس دن حق کی تول ضرور ہو گی اور جن کے پلڑے بھاری ہوں گے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑧ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ

وہی فلاح پائیں گے۔ اور جن کے پلڑے ہلکے ہوئے تو وہ

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ⑨

نقصان میں رہیں گے یہ ان زیادتیوں کا بدلہ ہے جو ہماری آیتوں پر کرتے تھے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْ

اور بیشک ہم نے تمھیں زمین میں بسا دیا اور تمھارے لیے ان میں زندگی کے اسباب بنائے۔ مگر تم بہت

ع مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑩ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَ

شکر کرتے ہو۔ اور ہم نے تمھیں پیدا کیا پھر تمھاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے ملائکہ

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ

سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر گئے سوائے ابلیس کے کہ وہ سجدہ کرنے

السّٰجِدِيْنَ ⑪ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَ

میں سے نہ ہوا۔ فرمایا کس چیز نے تجھے سجدے سے منع کیا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ بولا کہ میں اس سے

مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ⑫ قَالَ فَاهْبِ

بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا فرمایا تو یہاں سے

ف ۱ اس کے متعلق حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کہ کیا اعمال تولے نہ جائیں گے آپ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں اس لئے کہ اعمال جسم نہیں رکھتے وہ تو عمل کرنے والے کی صفت ہیں اور تول وہ چیز جاتی ہے جس کی تعداد معلوم نہ ہو اور جس کا بوجھل اور ہلکا ہونا معلوم نہ ہو سکے حالانکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر لوگوں نے پوچھا کہ تو پھر میزان کے کیا معنی ہیں؟ آپؑ نے فرمایا عدل، پھر پوچھا گیا اس کے کیا معنی ہیں جو کتاب میں ہے کہ "جس کے تول بھاری ہوں گے"۔ آپ نے فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ جس کے نیک اعمال بڑھ جائیں

گے ان سب کا خلاصہ یہ ہے کسی چیز کی میزان سے وہ جانچ مراد ہے جس سے اس چیز کی پہچان ہو جائے یعنی کمی اور بیشی کا پتہ چل جائے۔ پس قیامت کے دن آدمیوں کی میزان ان کے عقائد، اخلاق و اعمال کی جانچ ہو گی اور یہ دیکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت میں جسے اطاعت کہتے ہیں کس نے کس قدر عمل کیا۔ یاد رکھئے قیامت کے دن میزان کی حقیقت یہ ہے کہ دائیں طرف نور ہو گا اور بائیں طرف ظلمت جس کے پاس نور کی استعداد زیادہ ہو گی تو نور اسے اپنی طرف کھینچ لے گا اور نور نور میں جذب ہو جائے گا اور جس کے پاس ظلمت کی استعداد زیادہ ہو گی تو ظلمت اس کو اپنی طرف کھینچ لے گی اور ظلمت ظلمت میں جذب ہو جائے گی جس طرح اس عالم میں نظام کشش رائج ہے اور ہر چیز نے دوسری چیز کو کشش سے روکا ہوا ہے قیامت

مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ

ہو جا تجھے یہ روا نہیں کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل جا کہ تو ذلت والوں

الصّٰغِرِينَ ﴿١٣﴾ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ

میں سے ہے۔ بولا ''مجھے قیامت تک کے لیے موقع دے۔'' فرمایا ''تجھے

مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿١٥﴾ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ

مہلت ہے۔'' وہ بولا ''تو قسم ہے اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ قرار دیا میں سیدھے راستے پر ان کی تاک

الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ

میں بیٹھوں گا (ف۲) پھر ضرور میں ان کے پاس ان کے آگے اور پیچھے

وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾

اور ان کے دائیں اور بائیں سے آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔''

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا ۖ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ

فرمایا نکل جا یہاں سے کہ تو مردود اور راندۂ درگاہ ہوا۔ ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو میں تم

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٨﴾ وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

سب کو جہنم میں جمع کروں گا۔'' اور اے آدم (ف۳) تو اور تیری بیوی باغ میں رہو

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا

اور جو پھل، چاہو کھاؤ، اور اس پیڑ کے پاس نہ جانا کہ یہ تمہارے لیے

مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا

زیادتی کی بات ہوگی۔ (ف۴) پھر شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ ان پر وہ چیز ظاہر کر دے جو

وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ

ان سے چھپی ہوئی تھی۔ اور بولا ''تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے اسی لیے

الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ﴿٢٠﴾

منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دونوں فرشتے نہ ہو جاؤ یا ہمیشہ یہاں کے رہنے والوں میں سے نہ بن جاؤ۔''

وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ﴿٢١﴾ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا

اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ پھر اس نے انہیں دام فریب میں لے لیا پس جب

ف ۲ اس سے مراد یہ ہے کہ تو نے مجھے ناامید اور مایوس کیا ہے تو میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا اسکا مطلب یہ ہے کہ میں ان کو دنیا کی طرف متوجہ کروں گا۔ کہیں اولاد کی طرف کہیں مال کی طرف، کہیں زمین کی طرف، کہیں بادشاہت کی طرف، غرضیکہ میں دنیا کی محبت ان کے نفس میں پیدا کر دوں گا اور وہ ہر کام بجائے تیری اطاعت میں کرنے کے نفسانی خواہش کے ماتحت کریں گے' جو میری راہ ہے کیونکہ نفس کے ساتھ تو نے میرا تعلق قائم کر دیا ہے اور وہ تیری محبت سے منہ موڑ کر دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جائیں گے جو میرا راستہ ہے۔

ف ۳ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی کے جوہر سے پیدا کیا جیسے جنوں کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے عالم امر میں اتارا۔ وہاں سے جب ان کو عالم خلق میں اتارا گیا تو حضرت حوا کی تخلیق کرکے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس مادے سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی مادے سے حوا کو پیدا کیا۔ یہ تصور کہ حوا حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی یا کسی اور عضو سے پیدا ہوئیں غلط ہے۔ یہ یاد رہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام عالم امر میں ہی پیدا کیے جاتے ہیں سوائے آدم علیہ السلام کے جبکہ عام انسان عالم خلق میں پیدا کیے جاتے ہیں۔ عالم خلق سے آدم علیہ السلام و حوا کو عالم ناسوت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْه

انھوں نے اس درخت سے کھایا تو ان پر نیکی اور بدی کی حقیقت ظاہر ہوگئی اور لپنے بدن کو باغ کے پتر

مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُ

سے چھپانے لگے۔ پس انھیں ان کے پروردگار نے پکارا کہ کیا میں نے تمھیں اس پیڑ سے

الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۲۲ قَا

نہ کیا تھا اور یہ نہ کہا تھا کہ شیطان تمھارا کھلا دشمن ہے؟" انھوں

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِ

اے ہمارے پالنے والے! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو تُو اگر ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور نقصان اٹھانیو

الْخٰسِرِيْنَ ۝۲۳ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِ

میں سے ہو جائیں گے۔" تو کہا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ اور تم میں سے ایک دوسرے کے لیئے تکلیف کا باعث ہے اور تمھ

الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝۲۴ قَالَ فِيْهَا تَحْيَو

زمین میں ایک وقت تک ٹھیرنا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانا ہے؟" اور فرمایا کہ اب تم اسی میں جیو گے

ع وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝۲۵ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَي

اور اسی میں مرو گے اور پھر اسی میں سے اٹھائے جاؤ گے۔" اے اولادِ آدم! ہم نے تمھاری طرف ایک

لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَ

لباس وہ اتارا کہ تمھارا جسم چھپائے رکھے اور تمھاری آرائش کو بھی اور پرہیزگاری کا لباس سب سے بہتر

ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۲۶ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُ

یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اے اولادِ آدم! خبردار تمھیں شیطان فتنہ

الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُ

نہ ڈال دے جیسا کہ تمھارے ماں باپ کو باغ سے نکلوا دیا اس نے ان کے وہ نورانی لباس اتروا

لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَو

جو ان کو سر سے پیر تک ڈھانپے ہوئے تھے اور وہ اور اس کے ساتھی وہاں سے تمھیں دیکھتے ہیں کہ تم ان کو نہیں دیک

اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۲۷ وَاِذَا فَ

اور ہم نے شیطانوں کو ان کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ اور جب کوئی بے

حاشیہ صفحہ سابقہ

میں، پھر عالمِ برزخ میں اور وہاں سے عالمِ دنیا میں اتارے گئے اگر آدم علیہ السلام کو یکدم عالمِ امر سے عالمِ دنیا میں اتار ا جاتا تو وہ اس سختی کو برداشت نہ کر پاتے کیونکہ عالمِ امر میں وہ چونکہ روئی کے گالے کی طرح تھے۔ عالم تبدیل ہوتے رہے تو حضرت آدم علیہ السلام کا جسم سختی جھیلنے کے قابل ہوتا چلا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ انسانوں کی ایک جماعت اور پیدا کی گئی۔ زمین پر آنے کے بعد حضرت حوا کو اولاد پیدا ہونے لگی اور یہ اولاد اسی طرح پیدا ہوتی تھی جیسے آج نو ماہ کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تصور کہ حضرت حوا کو ایک بچہ صبح ہوتا تھا اور دوسرا شام کو، تو یہ تصور صحیح نہیں غالباً یہ کہانی یہود کی پھیلائی ہوئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے تقریباً ایک لاکھ سال کی عمر پائی۔ ان کا قد ستر ہاتھ تھا۔ ان کے دو بیٹے پیدا ہوئے قابیل اور ہابیل۔

حضرت آدم علیہ السلام جب جنتِ ارضی میں آئے اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اگر تم اس درخت کے قریب (یعنی گندم کے قریب) جاؤ گے تو اپنی جانوں پر ظلم کرو گے۔ حوا چونکہ نبیہ نہیں تھیں اس لیے ان کے نفس نے

ان کو بہکایا کہ یہ جو اناج ہے اسے کھانے سے پروردگارِ عالم نے اس لیے منع کیا ہے کہ اگر ہم یہ کھالیں گے تو اس عالم کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہیں کے باسی بن جائیں گے۔ انھوں نے آدم علیہ السلام

حاشیہ برصفحہ ۱۸۵

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ

کریں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسے کرتے پایا ہے اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے تو آپ فرما دیں کہ

اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ پر وہ بات بناتے ہو جس کی تمھیں خبر نہیں

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۫ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

آپ فرمائیں کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر نماز کے وقت کی طرف پورے طور سے متوجہ ہو جاؤ

وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ ؕ

اور خلوص سے اس کی عبادت کرو خالص اس کے بندے بن کر جیسے اس نے تمھارا آغاز کیا ویسے ہی تم لوٹو گے"

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا

ایک فرقے نے ہدایت پائی اور ایک فرقہ گمراہی میں مبتلا ہوا کیونکہ انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

شیطان کو اپنا رہنما بنایا اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

اے اولادِ آدم! نماز کے وقت اپنے آپ کو مزین کرو۔ اور کھاؤ اور پیو

٣ ع ١٠ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ

اور حد سے نہ بڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ف ۴ آپ فرمائیں کہ کس نے حرام کی اللہ کی وہ

الَّتِيْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ

زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق عطا کیا آپ فرمائیں کہ یہ ایمان والوں کیلیے

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

ہے دنیا میں اور قیامت میں تو خاص انھی کا حصہ ہے ہم اسی طرح تفصیل سے آیتیں بیان

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا

کرتے ہیں ان کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔ آپ فرمائیں کہ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام کر دی ہیں اور جو

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا

ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی ہیں اور ہر گناہ اور ناحق کی زیادتی اور یہ بھی کہ تم اللہ کا شریک

حاشیہ از صفحہ ۱۸۴

سے یہ بات کہی تو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو تم نہیں جانتی ہو اور نہ میں ہمیں اس کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ حوا نے گندم کا دانہ آدم علیہ السلام کو کھلا دیا کھاتے ہی حجاب پڑ گئے عالم ملکوت سے جو رابطہ تھا وہ ختم ہو گیا اور آدم علیہ السلام سخت پشیمان ہوئے اور توبہ استغفار کرنے لگے۔

اس پر حکم باری تعالیٰ ہوا کہ تم سب کے سب نکل جاؤ اور مشقت اٹھاؤ۔ تم نے گندم قبول کی۔ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کو بیلوں کی جوڑی پھل اور اناج دیا اور ہل چلانے کا طریقہ سکھایا۔

یہ جنت جس سے حضرت آدم علیہ السلام کا اخراج ہوا زمین پر اور عدن میں واقع تھی۔ اس سے مراد جنت ارضی ہے۔ اس کے بعد جب حوا رفع حاجت کے لیے گئیں تو راستہ بھول کر عرفات پہنچ گئیں اور جب وہ واپس نہ آئیں اور حضرت آدم علیہ السلام ان کی تلاش میں نکلے اور ان کے قدموں کے نشانات کے ساتھ چلے تو عرفات پر نشان ختم ہو گئے تو عرفات میں دونوں کی ملاقات ہوئی۔ عرفات نام اسی وجہ سے پڑا ہے۔ عرفات کے معنی ہیں "پہچان کی جگہ۔ پوچھا کیسے پہنچیں؟ تو کہا کہ راستہ بھول گئی تھی۔ پریشان تھیں کہ یہ تو وہ جگہ نہیں ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۴ درحقیقت اسراف وہ ہے جو نفسانی خواہشات پر خرچ کیا جائے۔ یہ اسراف بیجا ہے۔ اللہ

حاشیہ بر صفحہ ۱۸۶

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا
بناؤ جس کا کہ اس نے تمھیں حکم نہیں دیا ، اور اللہ پر تم ایسی بات کہو کہ جس کا تم
تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
علم نہیں رکھتے ۔ اور ہر ایک کے لیے ایک وقت مقرر ہے پس جب وہ مقررہ وقت آئے گا تو ایک گھڑی نہ پیچھے
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٤﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
ہوگی نہ ایک گھڑی آگے ہو گی ۔ اے اولادِ آدم! اگر تمھارے پاس تم میں سے رسول آئیں
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
اور تم پر میری آیتیں پڑھیں ، تو جو پرہیزگاری کرے اور اپنی اصلاح کرے تو اس کو نہ کچھ خوف ہو گا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا
اور نہ کوئی غم اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے تکبّر کیا
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
وہ دوزخی ہیں اور ہمیشہ اس میں رہیں گے ۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس نے
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ
اللہ پر جھوٹ باندھا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا انھیں ان کے مطابق ان کا حصہ مل جائے گا
الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے آئیں گے ان کی جان نکالنے کے لیے تو ان سے کہیں گے کہاں ہیں وہ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى
جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے وہ کہیں گے کہ وہ ہمیں چھوڑ گئے اور وہ خود اقرار کریں گے کہ
اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
وہ کافر تھے ۔ اللہ ان سے کہے گا کہ تم سے پہلے جو اور جماعتیں آگ میں داخل
مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ
ہیں جنوں اور انسانوں کی ان میں تم بھی داخل ہو جاؤ جب ایک گروہ داخل ہوتا ہے تو دوسرے پر
اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا
لعنت کرتا ہے ف۵ یہاں تک کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو پچھلے والے پہلوں کو کہیں گے کہ اے رب ہمارے

حاشیہ از صفحہ ۱۸۵

تعالیٰ کے راستے میں یا اس کی اطاعت میں 'بال بچوں' کی پرورش، بیوی کی کفالت اور اقرباء سے صلہ رحمی یہ سب کچھ باعث اجر و ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔ جتنا مال بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا جائے۔ وہ ہرگز اسراف نہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۵ یہ ان لوگوں کے متعلق ہے جو دنیا میں کسی طریقے کے بانی تھے جو باطل اور گمراہی کا راستہ تھا وہ جاہل لوگوں کو بہکا کر اس گمراہی کے راستے پر لگا دیتے تھے اور خود ان کے رہبر اور پیشوا بن جاتے تھے جب یہ لوگ دوزخ میں جائیں گے تو اس گروہ پر لعنت کریں گے جس نے انھیں بہکایا اور غلط راستے پر چلایا۔

هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ

اُنھوں نے ہم کو بہکایا تھا تو انھیں آگ کا دوگنا عذاب دے" فرمائے گا سب کو دوگنا ہی

ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ

عذاب ہوگا مگر تم کو خبر نہیں" اور پہلے پچھلوں سے کہیں گے کہ "تم کو کچھ ہم

ع ۴ ۸ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

سے اچھے نہ رہے . چکھو یہ عذاب جو اپنے کیے کا بدلہ ہے"

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ

اور وہ جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تکبر کیا تو ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں

السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ

کھولے جائیں گے ف۶ اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے جب تک کہ سُوئی کے ناکے میں اونٹ داخل نہ ہو.

وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ

اور مجرموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ان کے لیے آگ ہی کا اوڑھنا اور

فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بچھونا ہے. اور ظالموں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں. اور وہ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ؗ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

اور نیک عمل کیے تو کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف کا احساس نہیں دیا جاتا، وہ جنت والے

الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ

ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کو خارج کر دیا

غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ

ہے اور ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ کہیں گے کہ "سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں جس نے

هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

ہمیں ہدایت کی راہ دکھائی ف۷ ورنہ ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت کی راہ نہ دکھاتا". بے شک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمھاری میراث ہے . یہ ہے صلہ

ف ۶ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہیں گے اور ان پر نزولِ رحمت نہ ہو گا- اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے-

ف ۷ جب مومنین جنت میں داخل ہونگے اور ان پر اس حقیقت کا اظہار ہو گا کہ یہ انعام اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کے باعث ملا ہے اس وقت وہ کہیں گے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں کہ اس نے ہدایت کی راہ دکھائی اور توفیق بخشی اور اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت کی راہ نہ دکھاتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاتے-

النصف

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ

تمہارے اعمال کا۔ اور جنت والوں نے دوزخ والوں کو پکارا کہ ہمیں تو

وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ

وہ مل گیا جس کا وعدہ ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا تو کیا تم نے بھی وہ پایا جس کا وعدہ تمہارے رب نے

حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى

تم سے کیا تھا؟ بولے ہاں۔ تو ان میں سے ندا کرنے والوں نے ندا کی کہ اللہ کی لعنت ہے

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا

ظالموں پر۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور ٹیڑھے راستے کو چاہتے ہیں۔

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ

اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ اور جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہے اور اعراف پر کچھ

رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

مرد ہوں گے ف۸ یہ دونوں فریقوں کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

سلام ہے تم پر اور جو جنت میں نہ گئے اور اس کی طمع رکھتے ہیں۔ اور جب ان کی آنکھیں

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

دوزخیوں کی طرف پھریں گی یعنی جب وہ دوزخیوں کو دیکھیں گے، کہیں گے اے رب ہمارے! ہمیں ظالموں کا ساتھی

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ ع ۵ / ۱۲

نہ بنانا۔ اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکاریں گے جنہیں ان کی پیشانی سے پہچانتے ہیں۔

قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰٓؤُلَاۗءِ

کہیں گے کہ تمہاری جمعیت نے تمہیں کیا کام دیا اور وہ جو تم غرور کرتے تھے۔ اور کیا یہ ہیں

الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ

وہ لوگ جن پر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان پر اپنی رحمت نہ کرے گا، ان سے تو کہا گیا کہ بے خوف جنت میں داخل

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ

ہو جاؤ اب تمہیں کوئی اندیشہ نہیں اور نہ کچھ غم ہے۔ اور دوزخی بہشتیوں کو پکاریں گے

ف ۸ درحقیقت اعراف پر رسول اکرم ﷺ اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور حفاظت اور حمایت میں جہاد کرتے رہے اور شہادت پائی وہ اعراف میں ٹھہرائے جائیں گے۔ تاکہ اہل جنت اور اہل دوزخ پر حقیقت حال واضح ہو جائے اور وہ جان لیں کہ رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور وہ حق لے کر آئے اور حضور اکرم ﷺ اہل جنت اور اہل دوزخ کو ملاحظہ فرمالیں اور اسی طرح وہ شہید اور مبلغین کو دوزخ اور جنت والے دیکھ لیں کہ انہوں نے حق کیلئے جانیں قربان کی تھیں، جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے آج انہیں یہ مقام عطا کیا ہے۔

الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا

کہ ہمیں اپنے پانی کا کچھ فیض دو یا اس کھانے کا جو اللہ نے تمھیں دیا ہے تو وہ کہیں گے

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا

کہ اللہ نے ان دونوں چیزوں کو کافروں پر حرام کیا ہے ۔ جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ

وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ

بنا لیا اور دنیا کی فانی زندگی نے انھیں فریب دیا۔ تو آج ہم انھیں چھوڑ دیں گے جیسا کہ انھوں نے اس

يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿٥١﴾ وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ

دن کے خیال کو چھوڑ دیا تھا ف۹ جیسا وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔ اور بیشک ہم ان کے پاس ایک

بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾

کتاب لائے جسے ہم نے علم کی بنا پر کھول کھول کر بیان کر دیا وہ ہدایت اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ

اور کیا وہ دیکھتے ہیں اس کتاب کا کہا ہوا انجام سامنے آئے جس دن اس کا بتایا ہوا انجام واقع ہوگا، پکار اٹھیں گے وہ جو

نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ

اسے پہلے سے بھلائے بیٹھے تھے کہ بیشک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے۔ تو ہیں کوئی ہمارے

شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ

سفارشی جو ہماری شفاعت کریں یا ہم واپس بھیجے جائیں تاکہ ہم پہلے اعمال کی بجائے نیک عمل کریں۔

ع ٦ ١٣ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ

یقیناً انھوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور ان سے وہ کھوئے گئے جو بہتان اٹھاتے تھے۔ بیشک

رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ

تمھارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے ۔ پھر

اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا

عرش پر استوا فرمایا ف۱۰ جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ایک دوسرے سے ادلتا بدلتا ہے کہ ایک جلد دوسرے کے

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ

پیچھے لگا آتا ہے۔ اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے تابع ہیں ۔ اور اسی کے ہاتھ ہے پیدا کرنا

ف ۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اس دنیا کی لذتوں میں محو ہو کر آخرت کو بھول بیٹھے ہیں اور کبھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور عیش و عشرت اور لذات میں مستغرق رہتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر نہیں کرے گا اور وہ پریشان و سرگرداں رہیں گے اور ان سے کہا جائیگا کہ جس طرح تم دنیا میں آج کے دن کو بھول بیٹھے تھے اسی طرح آج ہم نے تمھیں چھوڑ دیا۔

ف ۱۰ اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس عالم کی تدبیر درست کی اور اس کا امر غالب رہا نیز اس نے حقائق اشیاء عالم کو اپنے دست قدرت میں رکھا اور اس نے تمام کائنات فرش تا عرش ہر چیز کا احاطہ کر لیا اور سب پر اس کا امر غالب ہوا۔

وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا

اور حکم دینا اور وہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے

وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ

ہوئے اور چھپا کر۔ اور وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ

اس کی اصلاح کے بعد ف۱۱ اور اس سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور اس کی طلب کرتے ہوئے۔ بیشک اللہ کی رحمت

قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶ وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ

نیکوں سے بہت قریب ہے۔ اور وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ اس کی

بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ

رحمت کا مژدہ سناتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بھاری بادل کو اٹھا لاتی ہیں تاکہ مردہ زمین کو

لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ

پانی سے سیراب کرے۔ پھر ہم نے ان بادلوں سے پانی اتارا پھر اس سے طرح طرح کے پھل نکالے۔

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ

پس اسی طرح ہم مردوں کو بھی نکالیں گے تاکہ تم اس سے نصیحت حاصل کرو۔ اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ

نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ

اللہ کے حکم سے نکلتا ہے۔ اور جو خراب ہے اس میں سے نہیں نکلتا مگر بمشکل تھوڑا سا۔ ہم مختلف طریقے

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ ع ۱۴ ۵

سے آیتیں بیان کرتے ہیں ان کے لیے جو شکر گزار ہیں۔ اور ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔

فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ

تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور مجھے تم پر

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

قیامت کے عذاب کا ڈر ہے۔ اس کی قوم کے سردار نے کہا کہ ہم تو تمہیں کھلی

فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۰ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ

گمراہی میں دیکھتے ہیں۔" تو کہا اے میری قوم! مجھ میں کونسی گمراہی ہے! میں تو رب العالمین کا

ف ۱۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی پیدائش سے قبل زمین پر ہر طرف فساد ہی فساد تھا اور ہر طرف شرک و بت پرستی اور گمراہی کا راج تھا اسی کو قرآن کی زبان میں فساد فی الارض کہا گیا۔ حضور علیہ السلام کی ولادت با سعادت اور بعثت کے بعد زمین میں اصلاح ہوئی۔ کفر اور شرک و بت پرستی کو مٹا دیا گیا اور دنیا والوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا۔ قرآن اور نبوت کے انوار تمام عالم پر چھا گئے جس سے دنیا کو امن سکون اور چین نصیب ہوا۔ چونکہ حضور علیہ السلام کی نبوت تمام عالم کے لئے تھی اس لئے آپ ﷺ کے انوار نبوت تمام عالم پر محیط ہو گئے جس سے اہل عالم کو سکون قلب اور اطمینان قلب حاصل ہوا۔

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ

رسول ہوں تمھیں اپنے رب کی رسالت پہنچاتا ہوں اور تمھیں نصیحت کرتا ہوں

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ

اور میں اللہ کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے ۔ اور کیا تمھیں اس کا اچنبھا ہوا کہ تمھارے پاس تمھارے

رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

رب کی طرف سے ایک نصیحت آئی تم میں ہی کے ایک شخص کی معرفت کہ وہ تمھیں ڈرائے اور تم ڈرو تاکہ تم پر رحم ہو ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں تھے ، نجات دی ۔ اور اپنی آیتیں جھٹلانے والوں کو

ع ۸ ۱۵ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾ ع وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

ڈبو دیا ۔ بیشک وہ باطن کا اندھا گروہ تھا ۔ اور عاد کی طرف ان کے بھائی

هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

ہود کو بھیجا ۔ اس نے کہا کہ اے میری قوم ! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں ۔

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ

اور کیا تم اس سے نہیں ڈرتے ؟ اس کی قوم کے کافر سردار بولے "ہم تو تجھے

فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ

بیوقوف سمجھتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ تم جھوٹے ہو ۔" انھوں نے کہا کہ اے میری قوم ! میں

بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾ اُبَلِّغُكُمْ

بیوقوف نہیں ۔ میں تو پروردگار عالم کا رسول ہوں ۔ تمھیں اپنے رب کی

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ

رسالت پہنچانے والا اور میں تمھارا ناصح اور خیر خواہ ہوں ۔ اور کیا تمھیں اس کا اچنبھا ہوا کہ تمھارے رب کی

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ

طرف سے تمھیں ایک نصیحت آئی تمھارے میں ہی سے ایک شخص کی معرفت تاکہ وہ تمھیں ڈرائے ۔ اور اس بات کو یاد کرو کہ جب

جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

اس نے تمھیں قوم نوح کا جانشین بنایا اور تمھیں خلق میں بڑھایا

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا

در کشادگی عطا کی اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ بولے

اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور جنکی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے انھیں چھوڑ دیں۔

فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ

تو لاؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو، اگر تم سچے ہو! اس نے کہا کہ تم پر تمہارے

عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ

رب کا عذاب اور غضب پڑے گا! کیا مجھ سے خالی ان ناموں میں جھگڑتے ہو

سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ

جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے تھے۔ اللہ نے تو ان کی کوئی سند نہیں اتاری

فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ

تو انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس کا منتظر ہوں! تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا

والوں کو اپنی رحمت سے نجات دی اور جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ہم نے ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ

مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ

اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف روشن دلیل آئی۔ یہ اللہ کا

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا

ناقہ تمہارے لیے نشانی ہے تو اسے چھوڑ دو یہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری نیت

بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ

سے ہاتھ نہ لگاؤ، پس تمہیں دردناک عذاب آئے گا۔ اور یاد کرو جب ہم نے تم کو

مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

عاد کا جانشین کیا اور ملک میں جگہ دی کہ نرم زمین میں محل

ف ۱۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب قوم عاد نے اپنے نبی کو جھٹلایا اور ان کی تعلیمات سے منہ پھیرا اور انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ہوا کا عذاب بھیجا جس سے وہ پوری قوم ہلاک ہو گئی اس ہوا کو ریح عقیم کہا گیا ہے۔ آج کل لوگ اس کو سن کر ہنستے بھی ہوتے ہیں۔ در حقیقت یہ ہوا ایک زہریلی گیس تھی۔ جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے آج بھی زمین میں جو زہریلی گیسیں نظر آتی ہیں اگر پروردگار عالم اپنا فضل اور رحمت نہ کرتا اور ان گیسوں کو زمین سے اوپر لے آتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی آج بھی سائنس دان جو طبقات الارض کے ماہر ہیں وہ کہتے ہیں کہ زیر زمین بڑی بڑی ہلاکت خیز گیس ہیں کہ اگر وہ اوپر آجائیں تو تمام دنیا ہلاک ہو جائے۔ ریح عقیم زہریلی گیس کو کہتے ہیں اور یہ ساتوں زمینوں کے نیچے سے نکلتی ہے۔ یہ صرف قوم عاد پر جبکہ ان پر غضب نازل ہوا تھا،

ع

آئی تھی اور کبھی نہیں نکلی اللہ تعالیٰ کا حکم اس کے نگہبانوں کو یہ پہنچا تھا کہ ایک انگوٹھی کے حلقے کے برابر ہوا نکالو۔ مگر جب انہوں نے کھولا تو ایک بیل کے نتھنے کے برابر نکل گئی۔ وہ نگہبان چیخ اٹھے کہ یا اللہ یہ ہمارے اختیار سے باہر ہو گئی اور ہمیں خوف ہے کہ تیری مخلوق میں سے جو فرمانبردار ہیں کہیں وہ نہ ہلاک ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے اسے اس کے مقام تک پہنچا دیا کہ جتنی کا حکم دیا ہے اتنی ہی نکلے۔ پس وہ اتنی ہی نکلی اور قوم عاد

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

قُصُورًا وَّتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۚ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا
بناتے ہو اور پہاڑوں میں مکان تراشتے ہو۔ تو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں
فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن
فساد مچاتے نہ پھرو۔ اس کی قوم کے غرور والے سرداروں نے
قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ
کمزور مسلمانوں سے کہا "کیا تم جانتے ہو
أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ﴿٧٥﴾
کہ صالح ؑ اپنے رب کے رسول ہیں؟" تو انھوں نے کہا کہ "وہ جو کچھ لے کر آئے ہیں ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔"
قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٧٦﴾
وہ لوگ جو متکبر تھے انھوں نے کہا "جس پر تم ایمان لائے ہو ہمیں اس سے انکار ہے۔"
فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا
پس انھوں نے ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور بولے کہ اے صالح ؑ ہم پر وہ عذاب لے آؤ
بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
جس کا تم وعدہ دے رہے ہو اگر تم رسول ہو تو۔" انھیں زلزلے نے آلیا
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ
تو صبح کو اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ تو صالح ؑ نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ اے میری قوم!
لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ
میں نے تمھیں اپنے رب کی رسالت پہنچادی اور تمھارا بھلا چاہا مگر تم نصیحت کرنے والوں کو
النَّاصِحِينَ ﴿٧٩﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم
پسند نہیں کرتے۔" اور لوط ؑ نے جب اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے
بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً
جہان میں کسی نے نہ کی۔ تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو
مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ
عورتوں کو چھوڑ کر، بلکہ تم تو حد سے گذر گئے ہو۔ اور اس کی قوم کا یہ جواب

حاشیہ صفحہ سابقہ

کو اور جو اس کے پاس تھے۔ سب کو ہلاک کر دیا۔ یہ وہی ہوا ہے جسے آج کل گیس کہا جاتا ہے اور ریح عقیم زہریلی گیس کو کہتے ہیں اور اس بیسویں صدی کے زمانے میں جو جنگیں ہوتی ہیں اس میں زہریلی گیس دشمن کی فوجوں کو ہلاک کرنے کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ اب رہا اس کے خزانے کا زمین کے اندر ہونا تو اس بیسویں صدی میں بلوچستان (پاکستان) کے علاقے میں سوئی کے قریب اس جلنے والی گیس کے قدرتی ذخائر دریافت ہوئے ہیں جو زمین کے اندر پوشیدہ ہیں۔

اسی طرح آسمان سے جو شہاب ثاقب گرتے ہیں تو وہ ہوا کی رگڑ سے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں اور جب ہوا سے گزرتے ہیں اور اس کی رگڑ سے گیس میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور وہ اسی میں تحلیل ہو جاتے ہیں۔

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

تھا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال دو کہ یہ تو

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٨٣﴾

پاکیزگی چاہتے ہیں اور ہم نے اسے اور اس کے اہل کو نجات دی سوائے اس کی عورت کے کہ وہ نافرمانوں میں سے تھی۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٨٤﴾

اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا ف۱۳ تو آپ دیکھیں کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انھوں نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ

تمھارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ہے تو ماپ اور تول

وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

پوری کرو اور لوگوں کو چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اصلاح کے بعد

بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا

فساد نہ پھیلاؤ یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر

تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انھیں روکو

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا

جو اس پر ایمان لائے انھیں اس سے موڑ دو۔ اور یاد کرو جبکہ تم بہت تھوڑے تھے

فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ

پھر اس نے تمھیں بڑھا دیا اور دیکھو کہ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور اگر تم

طَاۗىِٕفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَاۗىِٕفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہ لایا

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

ف ۱۳ روایت ہے کہ یہ عجیب قسم کی بارش تھی جس میں ان پر پتھرائی ہوئی مٹی برسائی جا رہی تھی آسمان سے پتھروں کی بارش کا ہونا کوئی بعید نہیں اس لیے کہ شہاب ثاقب اکثر ٹوٹتے اور گرتے

ع ۱۲ / ۱۷

رہتے ہیں یہ چھوٹے بڑے اور چمکیلے ستارے جو آپ کو رات کے وقت فضاء آسمانی میں نظر آتے ہیں یہ بھی آپ کی زمین کی طرح کروڑوں دنیائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرگرم پرواز ہیں۔ ان دنیاؤں سے اکثر ٹکڑے الگ ہو ہو کر گرتے رہتے ہیں۔ سائنس کی تحقیقات کے مطابق ان کی رفتار 12 ہزار میل فی منٹ ہوتی ہے یعنی بندوق کی گولی کی رفتار سے 100 گنا زیادہ۔ یہ زمین کے ارد گرد صرف ڈھائی گھنٹے میں چکر کاٹ سکتے ہیں۔ بہرحال یہ چیز مشاہدے میں آچکی ہے کہ آسمان سے پتھر برسا کرتے ہیں ان کی رفتار کی تیزی کا اثر یہ ہے کہ وہ زمین پر پہنچنے سے قبل ہی پگھل جاتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں کیونکہ جب یہ کرہ ہوا سے تیز رفتاری کے ساتھ گزرتے ہیں تو خاکی ذرات سے جو فضا میں اڑتے پھرتے ہیں رگڑ کھا کر پہلے گرم اور پھر مشتعل ہو جاتے ہیں جس سے انہیں آگ لگ جاتی ہے اور یہ گیس میں تبدیل ہو کر ہوا میں بکھر جاتے ہیں‘ اگر ان کی رفتار کم ہوتی تو وہ پگھل نہ سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ رات دن ہم پر پتھر برستے رہتے اس لیے کہ روزانہ سینکڑوں شہاب ٹوٹتے رہتے ہیں یہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ
اس کی قوم کے سرداروں نے از راہ تکبّر کہا کہ اے شعیب!
يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا
ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ۔
قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿٨٨﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا
انھوں نے کہا کہ کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں؟ اگر ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں گے تو گویا ہم اللہ پر
فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ
جھوٹ باندھیں گے۔ بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا اور ہم مسلمان کسی طرح بھی تمہارے دین میں
فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
نہیں لوٹ سکتے سوائے اس کے کہ اگر اللہ چاہے جو ہمارا پالنے والا ہے۔ اور ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ
اور ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور تو
خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿٨٩﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ
بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔" اور اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے بولے کہ اگر
اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿٩٠﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
تم شعیبؑ کے تابع ہوئے تو یقیناً تم نقصان میں رہو گے۔" تو انھیں زلزلے نے لے لیا
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩١﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ
تو صبح وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے۔ شعیبؑ کو جھٹلانے والے گویا
لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۛ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾
ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ اور جنھوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا پس وہی تباہی میں پڑے۔
فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ
شعیبؑ نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم! میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا اور تمہارے بھلے
لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ
کیلئے نصیحت کی۔ تو میں ایسے کافروں کا کیونکر غم کروں؟ اور ہم نے جس بستی میں کسی نبی کو

بقیہ از صفحہ ۱۹۴

اللہ تعالیٰ کی عنایت کا کمال ہے کہ ہمیں اس عذاب سے محفوظ رکھا ورنہ وہ اگر چاہتا تو ان کی رفتار کم کر کے ہم پر اس قدر پتھر برساتا کہ ہم تباہ ہو جاتے جن قوموں کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کرنا چاہا ان پر اسی طریق سے پتھر برسائے اور وہ تباہ ہو گئے آسمان سے پتھروں کی بارش کا تجربہ ہوا بازوں کو بھی ہوا چنانچہ سول ملٹری گزٹ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں ایک مصدقہ خبر شائع ہوئی تھی جس میں ایک ہوا باز نے اپنا ذاتی تجربہ یوں بیان کیا تھا "کہ اس کا طیارہ کافی بلندی پر جا رہا تھا کہ اچانک پتھر برسنا شروع ہو گئے اور وہ واپس بھاگا"۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (یعنی اے نظر والو عبرت پکڑو) کچھ پتھر تو اپنی چھوٹی سی جسامت کی وجہ سے ہوا کی رگڑ سے فضا ہی میں جل کر رہ جاتے ہیں اور بعض پتھر فضا کی دست برد سے بچ کر قدرت خداوندی سے ہماری زمین پر بھی گر پڑتے ہیں جو بڑے بڑے عجائب گھروں میں رکھے ہوئے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں ایک اسی قسم کا شہاب

ع ۱۲

ثاقب سائبیریا میں گرا تھا جو دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا شہاب ثاقب تھا اس کے سینکڑوں چمکیلے اور روشن ٹکڑے بکھر گئے جن میں

حاشیہ بر صفحہ ۱۹۶

ع ۱۱

قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ

تھا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال دو کہ یہ تو

يَتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾

پاکیزگی چاہتے ہیں اور ہم نے اسے اور اس کے اہل کو نجات دی سوائے اس کی عورت کے کہ وہ نافرمانوں میں سے تھی۔

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٤﴾

اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا ف۱۳ تو آپ دیکھیں کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انھوں نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا

مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ

تمھارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے روشن دلیل آئی ہے تو ماپ اور تول

وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

پوری کرو اور لوگوں کو چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں اصلاح کے بعد

بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَلَا

فساد نہ پھیلاؤ یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا اگر تم ایمان والے ہو۔ اور ہر

تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ

راستے پر یوں نہ بیٹھو کہ راہ گیروں کو ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے انھیں روکو

اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا

جو اس پر ایمان لائے انھیں اس سے موڑ دو۔ اور یاد کرو جبکہ تم بہت تھوڑے تھے

فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِنْ كَانَ

پھر اس نے تمھیں بڑھا دیا اور دیکھو کہ فسادیوں کا کیسا انجام ہوا۔ اور اگر تم

طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا

میں ایک گروہ اس پر ایمان لایا جو میں لے کر بھیجا گیا ہوں اور ایک گروہ ایمان نہ لایا

فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾

تو صبر کرو یہاں تک کہ اللہ ہم میں فیصلہ کرے اور اللہ کا فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

ع ۱۲/۱۷

ف ۱۳ روایت ہے کہ یہ عجیب قسم کی بارش تھی جس میں ان پر پتھرائی ہوئی مٹی برسائی جا رہی تھی آسمان سے پتھروں کی بارش کا ہونا کوئی بعید نہیں اس لیے کہ شہاب ثاقب اکثر ٹوٹتے اور گرتے رہتے ہیں یہ چھوٹے بڑے اور چمکیلے ستارے جو آپ کو رات کے وقت فضاء آسمانی میں نظر آتے ہیں یہ بھی آپ کی زمین کی طرح کروڑوں دنیائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرگرم پرواز ہیں۔ ان دنیاؤں سے اکثر ٹکڑے الگ ہو ہو کر گرتے رہتے ہیں۔ سائنس کی تحقیقات کے مطابق ان کی رفتار 12 ہزار میل فی منٹ ہوتی ہے یعنی بندوق کی گولی کی رفتار سے 100 گنا زیادہ۔ یہ زمین کے ارد گرد صرف ڈھائی گھنٹے میں چکر کاٹ سکتے ہیں۔ بہر حال یہ چیز مشاہدے میں آچکی ہے کہ آسمان سے پتھر برسا کرتے ہیں ان کی رفتار کی تیزی کا اثر یہ ہے کہ وہ زمین پر پہنچنے سے قبل ہی پگھل جاتے ہیں اور فنا ہو جاتے ہیں کیونکہ جب یہ کرہ ہوا سے تیز رفتاری کے ساتھ گزرتے ہیں تو خاکی ذرات سے جو فضا میں اڑتے پھرتے ہیں رگڑ کھا کر پہلے گرم اور پھر مشتعل ہو جاتے ہیں جس سے انہیں آگ لگ جاتی ہے اور یہ گیس میں تبدیل ہو کر ہواؤں میں بکھر جاتے ہیں۔ اگر ان کی رفتار کم ہوتی تو وہ پگھل نہ سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ رات دن ہم پر پتھر برستے رہتے اس لیے کہ روزانہ سینکڑوں شہاب ٹوٹتے رہتے ہیں یہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ
اس کی قوم کے سرداروں نے از راہ تکبر کہا کہ اے شعیب!
يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا
ہم تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ
قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا
انھوں نے کہا کہ کیا اگرچہ ہم بیزار ہوں؟ اگر ہم تمہارے دین میں لوٹ آئیں گے تو گویا ہم اللہ پر
فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ
جھوٹ باندھیں گے۔ بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا اور ہم مسلمان کسی طرح بھی تمہارے دین میں
فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ
نہیں لوٹ سکتے سوائے اس کے کہ اگر اللہ جو ہمارا پالنے والا ہے چاہے۔ اور ہمارے رب کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ
اور ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور تو
خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ
بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور اس کی قوم کے سردار جو کافر تھے بولے کہ اگر
اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ ﴿۹۰﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
تم شعیب کے تابع ہوئے تو یقیناً تم نقصان میں رہو گے۔ تو انھیں زلزلے نے لے لیا
فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿۹۱﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن
تو صبح وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے۔ شعیب کو جھٹلانے والے گویا
لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿۹۲﴾
ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ اور جنھوں نے شعیب کو جھٹلایا پس وہی تباہی میں پڑے۔
فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ
شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم! میں تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچا چکا اور تمہارے بھلے
لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿۹۳﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ
کیلئے نصیحت کی۔ تو میں ایسے کافروں کا کیونکر غم کروں؟ اور ہم نے جس بستی میں کسی نبی کو

بقیہ از صفحہ ۱۹۴
اللہ تعالیٰ کی عنایت کا کمال ہے کہ ہمیں اس عذاب سے محفوظ رکھا ورنہ وہ اگر چاہتا تو ان کی رفتار کم کر کے ہم پر اس قدر پتھر برساتا کہ ہم تباہ ہو جاتے جن قوموں کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کرنا چاہا ان پر اسی طریق سے پتھر برسائے اور وہ تباہ ہو گئے آسمان سے پتھروں کی بارش کا تجربہ ہوا بازوں کو بھی ہوا چنانچہ سول ملٹری گزٹ ۸ جنوری ۱۹۳۹ء کی اشاعت میں ایک مصدقہ خبر شائع ہوئی تھی جس میں ایک ہوا باز نے اپنا ذاتی تجربہ یوں بیان کیا تھا "کہ اس کا طیارہ کافی بلندی پر جا رہا تھا کہ اچانک پتھر برسنا شروع ہو گئے اور وہ واپس بھاگا"۔ فاعتبروا یا اولی الابصار (یعنی اے نظر والو! عبرت پکڑو) کچھ پتھر تو اپنی چھوٹی سی جسامت کی وجہ سے ہوا کی رگڑ سے فضا ہی میں جل کر رہ جاتے ہیں اور بعض پتھر فنا کی دست برد سے بچ کر قدرت خداوندی سے ہماری زمین پر بھی گر پڑتے ہیں جو بڑے بڑے عجائب گھروں میں رکھے ہوئے ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں ایک اسی قسم کا شہاب

ع ۴

ثاقب سائبیریا میں گرا تھا جو دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا شہاب ثاقب تھا اس کے سینکڑوں چمکیلے اور روشن ٹکڑے بکھر گئے جن میں
حاشیہ بر صفحہ ۱۹۶

ع ۱۱ ۱

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ
بھیجا تو ہم نے ان لوگوں کو انتہائی سخت مصائب سے دو چار کر دیا تا کہ وہ
يَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَا
عاجزی اور انکساری پکڑیں۔ پھر ہم نے تکلیف کو راحت سے بدل دیا ، یہاں تک کہ انھوں نے معافی مانگی
قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ
کہا کہ ہمارے باپ دادا کو رنج و راحت پہنچتے تھے تو ہم نے انھیں اچانک ان کی اس
يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ
غفلت پر پکڑ لیا ف ۱۴۲ اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور ڈرتے تو ہم ان پر آسمان
بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا
اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انھوں نے تو جھٹلایا تو ہم نے انھیں ان کے کیے
يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ
پکڑ لیا۔ کیا بستیوں والے اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ
نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ
سوتے ہوں۔ کیا بستیوں والے اس بات سے نہیں ڈرتے کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آجائے جب وہ
يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ
کھیل رہے ہوں۔ کیا وہ اللہ کی تدبیر سے بے خبر ہیں تو اللہ کی تدبیر سے وہی بے خبر ہوتے ہیں جو
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ ع ۱۲
تباہ ہونے والے ہوں۔ اور کیا وہ لوگ جو زمین کے مالکوں کے بعد اس کے وارث
اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
ہوئے انھیں اتنی ہدایت نہ ملی کہ اگر ہم چاہیں تو انھیں ان کے گناہوں پر مصیبت پہنچائیں اور ہم نے انکے گناہوں کے باعث انکے
فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا
دلوں پر مہر کر دی تو وہ کچھ نہیں سنتے۔ اور ہم ان کی بستیوں کے احوال تمھیں سناتے ہیں۔
وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا
اور بیشک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے گروہ اس قابل نہ ہوئے کہ اس پر ایمان لاتے جسے پہلے

حاشیہ از صفحہ ۱۹۵

سے ہر ایک ٹکڑا اسی اسی فٹ قطر کا تھا۔ اس کے گرنے سے زمین میں بے شمار شگاف ہو گئے اور ۱۸۵۰ ایکڑ زمین بنجر ہو گئی۔ اس شہاب ثاقب کا وزن ۱۵۰۰ ٹن سے ۲۰۰۰ ٹن کے درمیان پایا گیا۔ پاکستان ٹائمز لاہور مجریہ ۱۵ فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۸، کالم نمبر ۳

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱۴۲ عیش اور نعمتوں نے انہیں غافل کر دیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا شکر کرنا بھول گئے تھے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی اس غفلت کے باعث انہیں اچانک پکڑ لیا۔ درحقیقت یہ ان کے اعمال کا نتیجہ تھا پس آج بھی جو لوگ دولت کی فراوانی اور عیش و عشرت میں غرقاب ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتے ہیں اور اس کے عطا کردہ مال کو اس کی راہ میں خرچ کر کے اس کا شکر ادا نہیں کرتے تو ان کو بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ پکڑ لیتا ہے اور یہ ان کے برے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔

مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ ﴿١٠١﴾ وَمَا وَجَدْنَا

جھٹلا چکے تھے اور اسی کے باعث اللہ تعالیٰ کافروں کے دلوں پر مُہر لگا دیتا ہے اور ہم نے ان میں سے

لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ

اکثر کو قول کا سچا نہ پایا اور یقیناً ہم نے ان میں اکثر کو نافرمان ہی پایا۔ پھر

بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا

ان کے بعد ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انھوں نے ان

بِهَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ

نشانیوں پر اعتبار نہ کیا۔ تو دیکھ کیسا انجام ہوا اُن مفسدوں کا اور موسیٰؑ نے کہا کہ اے فرعون!

إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى

میں پروردگارِ عالم کا رسول ہوں۔ میں حقیقتاً جو کچھ کہتا ہوں اللہ پر

اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي

سچ ہی کہتا ہوں۔ میں تم سب کے پاس تمھارے رب کی طرف سے نشانی لیکر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ

إِسْرَائِيلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ

بھیج دے۔" اس نے کہا اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو دکھاؤ اگر تم

مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾

سچے ہو" تو موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈال دیا تو فوراً ایک اژدھا بن گیا ف۱۵

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ

اور جب اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگا رہا تھا۔ قوم فرعون کے سردار

فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ

بولے "یہ تو ایک بہت بڑا جادو جاننے والا ہے۔ یہ تمھیں تمھارے ملک سے نکالنا

أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي

چاہتا ہے۔ اب بتاؤ تمھاری کیا رائے ہے"؟ تو بولے کہ انھیں اور انکے بھائی کو یہاں ٹھہرا اور بھیج

الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَاءَ السَّحَرَةُ

شہروں میں اعلان کرنیوالوں کو کہ وہ ماہر جادوگروں کو تیرے پاس لے آئیں۔ تو جادوگر فرعون کے

ف ۱۵ فرعون کے درباریوں نے موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جادو قرار دیا اور فرعون کو مشورہ دیا کہ وہ ان سے مقابلے کیلئے جادوگروں کو جمع کرے چنانچہ اس نے اپنے آدمیوں کو بھیج کر مصر کے مشہور جادوگروں کو جمع کرا لیا جن کی تعداد چار سو تھی اور مقابلے کیلئے ایک وقت مقرر کر دیا مقررہ وقت پر جب موسیٰ علیہ السلام میدان مقابلہ میں پہنچے تو دیکھا کہ جادوگروں نے کچھ موٹی رسیاں اور کچھ موٹی لکڑیاں میدان میں ڈال رکھی ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام سے جادوگروں نے از راہ ادب کہا کہ پہلے آپ ڈالیں گے یا ہم ڈالیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ پہلے تم ہی ڈالو چنانچہ ان کی رسیاں اور لکڑیاں اژدھوں کی شکل اختیار کر گئیں اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ایک اژدھا بن گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدھا بن گیا زرد رنگ کا منہ کھولے ہوئے جب وہ

۱۳ ع ۲

اپنی دم پر کھڑا ہوا تو ایک میل اونچا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر، پھر اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے چیخ نکل گئی اور جب لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھگدڑ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے اور کچھ زخمی ہو گئے فرعون گھر میں جا کر

بقیہ بر صفحہ ۱۹۸

فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾ قَالَ
پاس آئے تو انھوں نے کہا کہ ”اگر ہم موسیٰ پر غالب آ جائیں تو ہمیں کیا انعام ملے گا؟“ وہ بولا ک
وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَ
وقت تم میرے مقربوں میں سے ہو جاؤ گے“ بولے اے موسیٰ! یا تو آپ ڈالیں
اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْ
ہم ڈالتے ہیں“ موسیٰ نے کہا کہ ”تم ہی ڈالو“ جب انھوں نے ڈالا اور لوگو
النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِ
آنکھوں پر جادو کر دیا اور انھیں ڈرایا اور وہ ایک بہت بڑا جادو لے کر آئے۔ اور ہم نے موسیٰ
مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾ فَوَ
وحی کی کہ اپنا عصا ڈال دو تو وہ ان کی بناوٹوں کو نگل لے گا۔ پھر
الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُ
ثابت ہوا اور ان کا عمل باطل ہو گیا۔ اور وہ مغلوب ہو کر
صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
ذلیل ہوئے۔ اور وہ جادوگر سجدے میں گر گئے اور بولے کہ ”ہم رب العالمین پر ایمان لا
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَ
جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا۔“ فرعون بولا کیا تم اس پر ایمان لے آئے ہو، میری اجازت
لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَ
بغیر؟ یہ تو تم سب نے بڑے فریب کی بات کی ہے، تم چاہتے ہو کہ شہر والوں کو شہر
اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُ
نکال دو تمھیں ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں تمھارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طر
مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّ
کے پاؤں کٹوا دوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا۔“ وہ بولے کہ ہم اپنے رب کی طر
مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْ
لوٹنے والے ہیں۔ تو ہم سے اس بات کا انتقام لے رہا ہے کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب کہ وہ ہمارے پاس

بقیہ از صفحہ ١٩٧

چیخنے لگا کہ اے موسیٰ تمھیں اس کی قسم جس نے تجھے رسول بنایا اس کو پکڑ لو۔ میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمھارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیتا ہوں‘ موسیٰ علیہ السلام نے اسے اٹھایا تو وہ مثل سابق عصا ہو گیا اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو دیکھنے والوں کی آنکھوں میں چکا چوند ہو گئی کیونکہ اس کی روشنی اور چمک آفتاب کے نور پر غالب ہو گئی۔ جادوگروں نے موسیٰ علیہ السلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ علیہ السلام کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض انھیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا۔ آپ علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ تم پہلے ڈالو‘ اس لئے تھا کہ آپ علیہ السلام ان کی کچھ پروا نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ ان کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہوگا۔ غور فرمائیں کہ جب چار سو جادوگروں کے جادو نے موسیٰ علیہ السلام پر اثر نہیں کیا اور وہ مغلوب ہو گئے تو سید عالم ﷺ پر ایک عام یہودی کے جادو نے کس طرح اثر کیا درحقیقت انبیاء علیہم السلام پر کبھی جادو اثر نہیں کرتا کیونکہ وہ روح القدس کے ساتھ مبعوث کئے جاتے ہیں اور شیطان کا اثر کبھی ان پر نہیں ہوتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا اور پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا شخص فرعون ہے۔ حقیقی ایمان کی قوت یہ ہوتی ہے کہ ہر باطل کا خوف دل سے نکل جاتا

حاشیہ صفحہ ١٩٩

حاشیہ از صفحہ ١٩٨

ہے۔ جب فرعون نے جادوگروں سے کہا کہ تم میری اجازت کے بغیر موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے تو میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں کٹوا دوں گا اور تمہیں سولی دوں گا تو جادوگر خوفزدہ نہ ہوئے یہ ایمان کی قوت تھی انہوں نے فرعون کو جواب دیا کہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں' وہ خود ہمارے اور تیرے درمیان فیصلہ فرمادے گا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اہل ایمان باطل کی کسی طاقت سے نہیں ڈرا کرتے ہمیشہ اہل باطل خوفزدہ ہوا کرتے ہیں۔

ع ١٤ ٤ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿١٢٦﴾ ع وَقَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ

اے رب ہمارے! ہمیں صبرِ جمیل عطا فرما اور ہمیں اسلام پر ہی موت آئے" اور فرعون کی قوم کے

قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اَتَذَرُ مُوۡسٰى وَقَوۡمَهٗ لِيُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ

سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لیے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں.

وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَنَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ۚ

اور تجھے اور تیرے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ بولا ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رکھیں گے

وَاِنَّا فَوۡقَهُمۡ قٰهِرُوۡنَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اسۡتَعِيۡنُوۡا بِاللّٰهِ

اور یقیناً ہم ان پر غالب ہیں." اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ "اللہ پر بھروسہ رکھو

وَاصۡبِرُوۡا ۚ اِنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ ۙ يُوۡرِثُهَا مَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ؕ

اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا مالک اللہ ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے وارث بنائے

وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوۡۤا اُوۡذِيۡنَا مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَاۡتِيَنَا وَمِنۡۢ

اور آخرت پرہیزگاروں کے لیے ہے." بولے ہم تو آپ کے آنے سے پہلے ستائے گئے ہیں اور آپ

بَعۡدِ مَا جِئۡتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمۡ اَنۡ يُّهۡلِكَ عَدُوَّكُمۡ

کے آنے کے بعد بھی." موسیٰ نے کہا کاش کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے

ع ١٥ ٥ وَيَسۡتَخۡلِفَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرَ كَيۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٢٩﴾ ع وَلَقَدۡ

اور اس کی جگہ زمین کا مالک تمھیں بنادے اور پھر دیکھے کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟" بیشک

اَخَذۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ بِالسِّنِيۡنَ وَنَقۡصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ

ہم نے آلِ فرعون کو برسوں کے قحط اور پھلوں کی فصل نہ ہونے سے مصیبت میں مبتلا کر دیا تاکہ وہ

يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿١٣٠﴾ فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَـنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ

نصیحت مانیں ۔ پھر جب ان پر اچھا وقت آیا اور مصیبت دور ہوگئی تو کہنے لگے یہ تو ہے ہی ہمارے لیے" اور

تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰۤـئِرُهُمۡ

جب تکلیف پہنچی تو اس کو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ان کے

عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوۡا مَهۡمَا تَاۡتِنَا

اعمال کے اثرات ہیں مگر زیادہ ان میں سے نہیں جانتے۔ اور بولے کہ تم کیسی ہی نشانی لے کر

بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝١٣٢

ہمارے پاس آؤ اور ہم پر اس سے جادو کرو ہم کسی طرح بھی تم پر ایمان لانے والے نہیں ف۱۶

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ

پس ہم نے ان پر طوفان بھیجا ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک

وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝١٣٣

اور خون، یہ علیحدہ علیحدہ ان پر بھیجی گئی تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا

اور جب ان پر عذاب آتا تو کہتے "اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو کہ جو

عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ

اس نے تم سے عہد کیا اگر ہم سے عذاب اٹھا دو گے تو ہم یقیناً تم پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل

مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝١٣٤ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى

کو تمہارے ساتھ بھیج دیں گے۔" پھر جب ہم ان سے ایک مقررہ مدت کے لیے عذاب

اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝١٣٥ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

اٹھا لیتے تو وہ فوراً پھر جاتے۔ تو ہم نے ان کو سزا دی اور انھیں دریا میں

فِى الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ۝١٣٦

ڈبو دیا اس لیے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان سے غافل تھے۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ

اور ہم نے اس قوم کو جو کمزور تھی، اس کے مشرق اور مغرب کا

وَمَغَارِبَهَا الَّتِىْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى

وارث کیا اور اس میں ہم نے برکت رکھی اور تیرے رب کا اچھا وعدہ

عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ۗ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ

بنی اسرائیل پر پورا ہوا یہ ان کے صبر کا بدلہ ہے اور ہم نے برباد کر دیا جو فرعون اور

فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝١٣٧ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اس کی قوم بناتی تھی اور تعمیر کرتی تھی اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار

ف ۱۶ جب جادوگروں کے ایمان لانے کے بعد بھی فرعونی اپنے کفر اور سرکشی پر جمے رہے تو ان پر آیات الٰہی پے در پے وارد ہونے لگیں کیونکہ موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ یا رب فرعون زمین میں بہت سرکش ہو گیا اور اس کی قوم نے عہد شکنی کی ہے انہیں ایسے عذاب میں مبتلا کر کہ جو ان کے لئے سزاوار ہو اور میری قوم اور بعد والوں کیلئے عبرت ' تو اللہ تعالیٰ نے طوفان بھیجا' ابر آیا اندھیرا چھا گیا بارش کثرت سے ہونے لگی' قبطیوں کے گھروں میں پانی بھر گیا یہاں تک کہ وہ اس میں کھڑے رہ گئے اور پانی ان کی گردنوں کی ہسلیوں تک آگیا ان میں سے جو بیٹھا ڈوب گیا نہ ہل سکتے تھے اور نہ کچھ کام کر سکتے تھے سنیچر سے سنیچر تک سات دن اسی عذاب میں مبتلا رہے باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل کے گھر ان کے گھروں سے متصل تھے ان کے گھروں میں پانی نہ آیا' جب یہ لوگ عاجز ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ہمارے لئے دعا فرمایئے کہ یہ مصیبت رفع ہو تو ہم آپ پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ بھیج دیں گے۔ حضرت موسیٰ نے دعا فرمائی طوفان کی مصیبت رفع ہوئی' زمین میں وہ سرسبزی و شادابی آئی جو پہلے کبھی نہ دیکھی تھی کھیتیاں خوب ہوئیں' درخت خوب پھلے تو فرعونی کہنے لگے کہ یہ پانی تو نعمت تھا اور ایمان نہ لائے ایک مہینہ تو

بقیہ بر صفحہ ۲۰۱

البحر فاتوا على قوم يعكفون على اصنام لهم ج قالوا

اتارا تو ان کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جو اپنے بتوں کے سامنے آسن مارے بیٹھے تھے۔ وہ بولے

يٰموسى اجعل لنا الٰهًا كما لهم الهة ط قال انكم قوم

اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایک معبود بنادے جیسے کہ ان کے لیے اتنے سارے معبود ہیں" اس نے کہا کہ یقیناً تم

تجهلون ﴿١٣٨﴾ ان هؤلاء متبر ما هم فيه وبطل ما كانوا يعملون ﴿١٣٩﴾

جاہل لوگ ہو۔ یہ حال ان کی بربادی کا ہے جس حال میں یہ لوگ ہیں اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ بالکل باطل ہے۔"

قال اغير الله ابغيكم الٰها وهو فضلكم على العلمين ﴿١٤٠﴾

کہا (یعنی موسیٰؑ نے کہا) کیا اللہ کے سوا تمھارے لیے اور کوئی معبود چاہوں حالانکہ اس نے تمھیں تمام زمانے پر فضیلت دی ہے۔"

واذ انجينكم من ال فرعون يسومونكم سوء العذاب ج

اور یاد کرو جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے نجات بخشی کہ وہ تمھیں بڑا عذاب دیتے تھے۔

يقتلون ابناءكم ويستحيون نساءكم ط وفي ذلكم بلاء من

کہ وہ تمھارے بیٹوں کو ذبح کر دیتے تھے اور تمھاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمھارے رب کی طرف سے

١٦ ع ١٤ ٦ ربكم عظيم ﴿١٤١﴾ ع وواعدنا موسى ثلثين ليلة واتممنها

بڑا امتحان تھا۔ اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور ان میں دس رات کا

بعشر فتم ميقات ربه اربعين ليلة ج وقال موسى لاخيه

اضافہ کر کے پورا چالیس رات کر دیا۔ اور موسیٰؑ نے اپنے بھائی

هرون اخلفني في قومي واصلح ولا تتبع سبيل المفسدين ﴿١٤٢﴾

ہارونؑ سے کہا تم میری قوم میں میرے بعد خلیفہ ہو تو تم ان کی اصلاح کرنا اور فسادیوں کی راہ کی پیروی نہ کرنا۔

ولما جاء موسى لميقاتنا وكلمه ربه لا قال رب ارني انظر

اور جب موسیٰؑ حسب وعدہ حاضر ہوئے اور ان سے ان کے رب نے کلام فرمایا تو انھوں نے عرض کی کہ اے میرے رب!

اليك ط قال لن ترىني ولكن انظر الى الجبل فان استقر

مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ اللہ نے فرمایا تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا البتہ تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر یہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا

مكانه فسوف ترىني ج فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا

تو پس تو مجھے دیکھ سکے گا پس جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو اسے پاش پاش کر دیا۔

بقیہ از صفحہ ۲۰۰

عافیت سے گزرا پھر اللہ تعالیٰ نے ٹڈی بھیجی اور کھیتیاں اور پھل اور درختوں کے پتے اور مکانوں کے دروازے چھتوں کے تختے، حتیٰ کہ لوہے کی کیلیں تک کھا گئیں اور قبطیوں کے گھروں میں بھر گئیں پھر موسیٰ علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی اور ایمان لانے کا وعدہ کیا اس پر عہد و پیمان کیا، سات روز یعنی شنبہ سے شنبہ تک ٹڈی کی مصیبت میں مبتلا رہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے نجات پائی، ٹڈی کے بعد گھن جوئیں، مینڈک اور خون جدا جدا عذاب آتے رہے اور یہ ہر مرتبہ ایمان لانے کا وعدہ کر کے اس سے پھرتے رہے غرض کہ آخر میں خون کا عذاب آیا اور اس کے بعد اس عہد شکنی، سرکشی اور غرور کے باعث دریائے نیل میں غرق کر دیے گئے۔

وَخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ

اور موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش آیا تو بولے "سب تعریف تیرے لیے ہے میں تجھ سے اپنی غلطی کی

وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى

معافی چاہتا ہوں اور میں سب سے پہلا مومن ہوں" فرمایا "اے موسیٰؑ! میں نے تجھے لوگوں سے برگزیدہ

النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ

کیا اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور تو اس کے لیے

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً

شکر گذار ہو جا" اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت لکھ دی

وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا

اور ہر چیز کی تفصیل بھی اور فرمایا کہ "اے موسیٰؑ! اسے مضبوطی سے لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ ان کو اچھی

بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِىَ

طرح اختیار کریں اور میں عنقریب تمھیں نافرمانوں کا انجام دکھاؤں گا"۔ اور میں انھیں اپنی آیتوں سے پھیر

الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔ اور اگر وہ سب نشانیاں

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ

دیکھیں تو ان پر ایمان نہ لائیں اور اگر ہدایت کی راہ دیکھیں تو اس پر چلنا پسند

سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَىِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ ذٰلِكَ

نہ کریں۔ اور اگر گمراہی کا راستہ نظر پڑے تو اس پر چلنے کو تیار ہو جائیں۔ یہ اس لیے

بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِيْنَ

ہے کہ انھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے بے خبر رہے اور جنھوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ

ہماری آیتوں اور آخرت کے دیدار کو جھٹلایا ان کے سب اعمال ضائع ہو گئے انھیں اسی کا بدلہ ملے گا

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ ع ۱۷/۶

جو وہ کرتے تھے۔ اور موسیٰؑ کے بعد اس کی قوم نے اپنے

ف ١٧ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ میرے بندوں پر جبر کرتے ہیں اور میرے اولیاء سے لڑتے ہیں ان کے باطن اس درجے تاریک، قلب اس حد تک سخت ہو جاتے ہیں کہ اس میں قبول حق اور تصدیق کی صلاحیت نہیں رہتی یہ ان کے عناد کی سزا ہے کہ وہ ہدایت سے محروم رہتے ہیں، یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ حکمت قرآن سے اہل باطل کے قلوب کا اکرام نہیں فرماتا۔

حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ

زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا کہ جو بے جان تھا اور گائے کی طرح آواز نکالتا تھا۔ کیا وہ یہ نہ سمجھے کہ وہ نہ ان سے بات

وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا

کرتا ہے اور نہ انھیں کوئی راہ بتاتا ہے۔ انھوں نے اسے معبود بنا لیا اور وہ ظالم تھے۔ اور جب انھیں

سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ

حقیقت حال کا علم ہوا اور وہ سمجھے کہ ہم گمراہ ہو گئے تو بولے "اگر ہمارا

یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ

رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم تباہ ہو جائیں گے" اور جب موسےٰ

مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ

اپنی قوم کی طرف پلٹا غصے میں بھرا ہوا اور جھنجھلایا ہوا تو کہا کہ "تم نے میرے بعد میری کتنی بری

مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ

جانشینی کی ہے۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی" اور تختیاں ڈال دیں اور اپنے

بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ

بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچے۔ کہا "اے میرے ماں جائے قوم نے مجھے کمزور سمجھا

وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۖ٘ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ

اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں تو مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسا اور مجھے

الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ

ظالموں میں نہ ملا۔" عرض کی "اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت

رَحْمَتِكَ ۖ٘ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ

میں داخل کر کے تو سب رحم کرنے والوں سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔" بیشک جنھوں نے بچھڑے کو معبود بنایا

سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَكَذٰلِكَ

عنقریب انھیں دنیا کی زندگی میں ذلت اور اللہ کا غضب پہنچے گا اور ہم ایسا ہی

نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ

بدلا دیتے ہیں بہتان باندھنے والوں کو۔ اور جنھوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کر لی

بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا

اور ایمان لائے تو اس کے بعد آپ کا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور جب

سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖ وَفِيْ نُسْخَتِهَا

موسیٰ کا غصہ تھما تب تختیاں اٹھالیں کہ ان کی تحریر میں

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى

ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور موسیٰ نے اپنی قوم

قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

میں سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لیے چنے۔ پس جب انھیں زلزلے نے آلیا موسیٰ نے عرض کی

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

اے میرے رب! تو چاہتا تو پہلے ہی انھیں اور مجھے ہلاک کر دیتا کیا تو ہمیں اس فعل پر ہلاک کریگا جو

السُّفَهَاۤءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاۤءُ

ہمارے نادانوں نے کیا۔ وہ تو تیری آزمائش تھی تو اس سے جسے چاہے بھٹکائے

وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَاۤءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ

اور جسے چاہے راہ راست دکھائے تو ہمارا مولا ہے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر

الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

بخشنے والا ہے۔ اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھلائی رکھ اور آخرت میں بھی

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاۤءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ

بیشک ہم نے تیری راہ اختیار کی۔ فرمایا "میرا عذاب ہے میں جسے چاہوں دوں" اور میری رحمت

وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ

ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے تو عنقریب میں اپنی حقیقی نعمتوں کو ان کے لیے لکھ دوں گا جو ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ

اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور وہ جو پیروی کریں گے ہمارے اس رسول

النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

اور نبی اُمّی کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس تورات

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور انجیل میں، وہ انھیں بھلائی کا حکم دے گا اور بُرائی سے منع فرمائے گا۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ

اور اچھی چیزیں اُنکے لیے حلال فرمائے گا اور بُری چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان سے وہ بوجھ

اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ

اور گلے کے پھندے جو اُن پر تھے اتار دے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی توقیر کریں

ع ۱۹ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۵۷

اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا۔ بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ

آپ فرمائیں کہ اے لوگو! میں تمام انسانوں کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں کہ آسمانوں اور

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا

زمین کی بادشاہی اسی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا اور مارتا ہے تم ایمان لاؤ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ

اللہ پر اور اس کے رسول اور نبی اُمی پر جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان لاتا ہے

وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵۸ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ

اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ

بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝۱۵۹ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا

بتاتا ہے اور اسی سے انصاف کرتا ہے۔ اور ہم نے انھیں بارہ قبیلوں میں بانٹ دیا گروہ در گروہ

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

اور ہم نے موسیٰ پر وحی کی جب اس سے اس کی قوم نے پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا

الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

مارو۔ تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر گروہ نے اپنا گھاٹ

مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ

مقرر کرلیا اور ہم نے ان پر ابر کا سائبان کیا اور ان پر مَن

USMAN GHAZI
B.A., LL.B, LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اور سلویٰ اتارا اور ہم نے کہا کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزیں ، اور انھوں نے ہمارا کچھ نقصان نہ کیا بلکہ اپنی ہی
اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝١٦٠ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا
جانوں پر ظلم کرتے تھے ۔ اور جب ان سے کہا گیا کہ اس شہر میں بسو اور اس میں
مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ
جو کچھ چاہو کھاؤ اور کہو گناہ اترے ۔ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو تو ہم تمہارے
لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝١٦١ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ
گناہ بخش دیں گے اور نیکوں کو زیادہ عطا فرمائیں گے" تو ان میں سے ظالم لوگوں نے بات بدل دی
قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ
اس کے خلاف جس کا انھیں حکم تھا تو ہم نے ان پر ان کے ظلم کے بدلے آسمان سے
بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝١٦٢ ع ۲۰ وَسْـَٔــلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ
عذاب بھیجا یہ بدلہ ان کے ظلم کا ۔ اور ان سے حال پوچھو اس بستی کا کہ جو دریا کے کنارے
وقف لازم الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
پر تھی ۔ جب وہ ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھتے تو جب ہفتے کے دن ان کی مچھلیاں پانی پر
معانقة شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۚ كَذٰلِكَ ۚ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا
تیرتی ہوئی انکے سامنے آتیں اور جو دن ہفتے کا نہ ہوتا تو نہ آتیں ف۱۸ اس طرح ہم انھیں آزماتے تھے ان کی
النصف يَفْسُقُوْنَ ۝١٦٣ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۨ اللّٰهُ
حکم عدولی کے سبب ۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا کہ تم کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنھیں اللہ
مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ
ہلاک کرنیوالا ہے یا انھیں سخت عذاب دینے والا ہے" ، بولے تم اپنے رب کے حضور معذرت کرو
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝١٦٤ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ
اور تاکہ وہ ڈر جائیں" ۔ پھر جب بھلا بیٹھے جو نصیحت انھیں کی گئی تھی ہم نے نجات دی انھیں جو برائی سے
عَنِ السُّوْۗءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَـِٔيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا
منع کرتے تھے اور ہم نے ظالموں کو انتہائی برے عذاب میں پکڑا ، یہ بدلہ تھا

ف ۱۸ روایت ہے کہ اس قوم میں تین گروہ تھے ایک ان میں ہفتے کے دن شکار کو حرام سمجھتا تھا دوسرا گروہ کنارہ کش تھا اور وہ ان لوگوں کو شکار کھیلنے سے منع کرتا تھا اور تیسرا گروہ یہ تھا جو ہفتے کے دن شکار کرتا تھا۔ امر الٰہی سے ہفتے کے دن مچھلیاں آجاتیں اور یہ لوگ شکار کرلیتے یہ ان کی آزمائش تھی ایک روز جب ان نافرمانوں کے دروازے نہ کھلے اور وہ صبح اپنے گھروں سے باہر نہ نکلے تو فرمانبردار لوگوں نے دیواروں پر چڑھ کر ان کے گھروں میں جھانکا تو ان کے چہرے مسخ ہوگئے تھے اور وہ بندر بن گئے تھے۔ بندر اپنے رشتہ داروں کو پہچانتے تھے اور ان کے پاس آکر ان کے کپڑے سونگھتے تھے اور یہ لوگ ان بندر ہوجانے والوں کو نہیں پہچانتے تھے۔ ان لوگوں نے ان سے کہا کیا ہم لوگوں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا انھوں نے سر کے اشارے سے کہا ہاں اور وہ سب ہلاک ہوگئے اور منع کرنے والے سلامت رہے قیامت کے روز تک ہر زمانے میں نافرمان لوگ ایسی ہی سزا پاتے رہیں گے اگرچہ بظاہر ان کی شکلیں مسخ نہیں ہوں گی لیکن ان کا حقیقی جسم اور حقیقی چہرہ مسخ ہوجائے گا جو ان ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا ہے مگر جب یہ جسم مادی فنا ہوجائے گا اور جسم حقیقی باقی رہ جائے گا تو اس وقت انھیں اپنی حالت کا پتہ چلے گا۔

يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً
ان کی نافرمانی کا۔ پھر جب انھوں نے ممانعت کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے فرمایا کہ تم بندر ہو جاؤ
خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾ وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
دھتکارے ہوئے۔ اور جب آپؐ کے رب نے حکم دیا کہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے لوگوں کو بھیجتا رہوں گا
مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ
جو انھیں سخت عذاب میں مبتلا رکھیں گے۔ بیشک آپؐ کا رب جلد مواخذہ کرنے والا ہے اور یقیناً وہ
لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ
بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور ہم نے انھیں ٹکڑے ٹکڑے گروہوں کی صورت میں کر دیا۔ ان میں کچھ
الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ
نیک لوگ ہیں اور کچھ اور طرح کے اور ہم نے انھیں برائیوں اور بھلائیوں سے آزمایا
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ
تاکہ وہ حقیقت کی طرف پلٹ جائیں۔ پھر ان کے بعد ان کی جگہ ناخلف لوگ کتاب کے وارث ہوئے
يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن
اس دنیا کا حقیر مال لیتے ہیں اور کہتے ہیں اس سے ہماری بخشش ہو گی اور اگر
يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ
ایسا ہی مال ان کے پاس آئے تو وہ لے لیں ف۱۹ کیا ان پر کتاب میں عہد نہیں لیا گیا
الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ
تھا کہ اللہ کی طرف سچی بات کو نسبت دیں اور انھوں نے اسے پڑھا جو اس میں لکھا تھا
وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِينَ
اور آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے بہترین جگہ ہے۔ تو کیا تمھیں عقل نہیں اور وہ لوگ
يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ
جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور انھوں نے نماز کو قائم کیا تو ہم اصلاح کرنیوالوں کے اجر کو
الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾ وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا
ضائع نہیں کرتے۔ اور جب ہم نے ان پر پہاڑ کو اٹھا یا گویا وہ سائبان ہے ف۲۰ اور وہ یہ سمجھے

ف ۱۹ روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں کوئی قاضی ایسا نہ ہوتا تھا جو رشوت نہ لے جب اس سے کہا جاتا تھا کہ تم رشوت لیتے ہو تو کہتا تھا کہ یہ گناہ بخش دیا جائے گا اس کے زمانے میں دوسرے لوگ اس پر طعن کرتے تھے لیکن جب وہ مرجاتا' یا معزول کر دیا جاتا اور وہی طعن کرنے والے لوگ اس کی جگہ حاکم یا قاضی مقرر ہوتے تو وہ بھی اسی طرح رشوت لیتے' توریت میں گناہ کی تکرار کرنے والے کیلئے مغفرت کا وعدہ نہ تھا تو ان کا گناہ کئے جانا اور توبہ نہ کرنا اور اس پر یہ کہنا کہ ہم سے مواخذہ نہ ہو گا یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ قرآن کے یہ احکام صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک اور صرف اس زمانے کے لوگوں کیلئے نہیں ہیں بلکہ قیامت تک کے انسانوں کیلئے موزوں کیے گئے ہیں لہٰذا ہر زمانے میں رشوت لینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سنگین جرم ہے اس کے اثرات انسان پر اس طرح چھا جاتے ہیں کہ آخر تباہی و بربادی پر منتج ہوتے ہیں۔

ف ۲۰ جب بنی سرائیل نے تکالیف شاقہ کی وجہ سے احکام توریت کو قبول کرنے سے انکار کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بحکم الٰہی ایک پہاڑ جس کی مقدار ان کے لشکر کے برابر ایک فرسنگ طویل اور ایک فرسنگ عریض تھی' اٹھا کر سائبان کی طرح ان کے سرداروں کے قریب کر دیا اور ان سے کہا گیا کہ احکام توریت قبول کرو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا۔ پہاڑ کو سروں پر دیکھ کر سب کے سب سجدے میں گر گئے مگر اس طرح کہ

بقیہ بر صفحہ ۲۰۸

اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
کہ وہ ان پر گر پڑے گا مضبوط اعتقاد کیساتھ قبول کرو جو ہم نے تمہیں کلام عطا کیا ہے تو اس کو بیان کرو اس میں جو کچھ ہے تاکہ تم
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ
پرہیزگار بن جاؤ اور جب آپ کے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ
اور انھیں خود ان پر گواہ کیا کہ کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں وہ سب بولے کہ بیشک تو ہمارا رب ہے اور ہم اس کا
اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾
اقرار کرتے ہیں کہ کہیں قیامت کے دن یہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی
اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ
یا یہ کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد ان کی اولاد
بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
ہوئے ہیں تو کیا تو ہمیں اس فعل پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا۔ اور ہم اسی طرح اپنی آیتیں
الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ
تفصیل سے بیان کرتے ہیں اور یہ اسلیے تاکہ وہ حق کی طرف پلٹ آئیں۔ اور اے حبیبؐ ان کو اس شخص کے احوال سناؤ جسے ہم نے
اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ
اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین کا باسی بن گیا اور اپنی خواہش کے
هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ
تابع ہوا تو اس کی مثل کتے کی سی ہے کہ تو اس پر حملہ کرے تو وہ بھونکے اور
تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ
چھوڑ دے تب بھی بھونکے یہ مثل ہے اس قوم کی جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَاۗءَ مَثَلَا ۨ الْقَوْمُ
تو آپؐ ان کو نصیحت کرو تاکہ وہ اس پر غور و فکر کریں کیا بُری مثل ہے ان لوگوں کی

بقیہ از صفحہ ۲۰۷

بایاں رخسار اور ابرو تو انہوں نے سجدے میں رکھ دی اور داہنی آنکھ سے پہاڑ کو دیکھتے رہے کہ کہیں گر نہ پڑے چنانچہ اب تک یہودیوں کے سجدے کا یہی طریقہ ہے۔ اسلام میں عبادت کا انحصار پورے طور سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے اور کامل یقین کرنے پر ہے اگر عبادت کرنے والا ایک لمحے کیلئے بھی اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹالے اور دنیا کی طرف متوجہ ہو جائے تو وہ عبادت فاسد ہو جاتی ہے یا کوئی عبادت خالصتاً" اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا اور خوشنودی کیلئے نہ کرے بلکہ اپنے نفس کے لئے کرے تو یہ عبادت حرام ہے۔

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿۱۷۷﴾ مَن يَهْدِ

جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اس فعل سے وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ اور جسے اللہ

اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۱۷۸﴾

ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جو گمراہی میں گھرا ہے تو وہ سخت نقصان میں ہے۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ

اور ہم نے بہت سے جنوں اور انسانوں کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے کہ وہ دل تو رکھتے ہیں

لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ

مگر ان میں سمجھ نہیں اور وہ آنکھیں رکھتے ہیں مگر دیکھتے نہیں۔ اور وہ کان رکھتے ہیں

لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ

مگر سنتے نہیں اور وہ چوپاؤں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اور وہ غفلت میں

الْغَافِلُونَ ﴿۱۷۹﴾ وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا

پڑے ہیں۔ اور اللہ کے بہت اچھے نام ہیں تو تم اسے ان ناموں سے پکارو اور جو اس کے

الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۸۰﴾

ناموں سے رُوگردانی کرتے ہیں انھیں چھوڑ دو، وہ جلد اپنے کیے کو پائیں گے۔

۲۲ ع ۱۲ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿۱۸۱﴾ وَالَّذِينَ

اور ہمارے پیدا کیے ہوؤں میں ایک گروہ وہ ہے کہ وہ لوگوں کو حق کیطرف ہدایت کرتے ہیں اور اسی سے انصاف کرتے ہیں۔ اور جنھوں نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۲﴾ وَأُمْلِي

ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہم بتدریج انھیں عذاب کیطرف لے جائیں گے جس کی انھیں خبر نہ ہوگی۔ اور میں انھیں

لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۱۸۳﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِم

ڈھیل دوں گا بیشک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔ اور کیا وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ ان کے صاحب کو جنوں سے

مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۱۸۴﴾ أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ

کوئی تعلق نہیں وہ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔ کیا وہ غور نہیں کرتے آسمانوں اور زمین کی

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ

سلطنت میں اور ان میں جو جو چیزیں اللہ نے بنائی ہیں اور ممکن ہے کہ ان کا

أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾

وعدہ نزدیک آگیا ہو تو اس کے بعد وہ اور کون سی بات پر ایمان لائیں گے

مَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

جو گمراہی پر جما ہوا ہو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ اور اللہ انھیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا

يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا

چھوڑ دیتا ہے۔ وہ آپ سے قیامت کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہ وہ کب آئے گی؟ تو آپ فرمادیں کہ

عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ

اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہ اسے اس کے وقت پر ظاہر کرے گا اور وہ زمین اور آسمانوں پر بھاری

وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا

پڑ رہی ہے وہ تم پر اچانک آئے گی۔" وہ تو آپ سے ایسا پوچھتے ہیں گویا آپ نے اسے خوب تحقیق کر رکھا ہے

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾ قُلْ

آپ فرمادیں کہ اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے مگر اس کو بہت لوگ جانتے نہیں۔" آپ فرمادیں

لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ

کہ میں تو اپنی جان کے بُرے اور بھلے کا مختار نہیں مگر جو اللہ چاہتا ہے۔ اور اگر میں

أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ

غیب جانتا تو خیر کثیر حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی

إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ هُوَ الَّذِي

اور میں تو صرف ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔" وہی ہے جس نے

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ

تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اسی مادہ سے اس کا جوڑا بنایا کہ وہ اس سے سکون

إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا

حاصل کرے۔ پس جب مرد کا اس سے تعلق ہوا تو وہ حاملہ ہوگئی خفیف سا حمل ہوا تو اسے لیے پھرتی رہی۔ پھر جب

أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ

پیٹ بھاری ہوگیا تو انھوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ اگر تو ہمیں صالح بچہ عطا کرے گا تو ہم تیرے بے حد

ع ٢٤ / ١٣

ف ٢١ غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت راہ میں تیز ہوا چلی چوپائے بھاگے تو نبی کریم ﷺ نے خبر دی کہ مدینہ طیبہ میں رفاعہ کا انتقال ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ دیکھو میرا ناقہ کہاں ہے عبد اللہ بن ابی منافق اپنی قوم سے کہنے لگا ان کا کیا عجب حال ہے کہ مدینے کے مرنے والے کی تو خبر دے رہے ہیں اور اپنا ناقہ معلوم ہی نہیں کہ کہاں ہے؟ سید عالم ﷺ پر اس کا یہ قول بھی مخفی نہ رہا حضور ﷺ نے فرمایا منافق ایسا ایسا کہتے ہیں اور میرا ناقہ اس گھاٹی میں ہے اس کی نکیل ایک درخت میں الجھ گئی ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا اسی شان سے وہ ناقہ پایا گیا بعض لوگ جو سطحی نظر رکھتے ہیں وہ نبی ﷺ کو بھی عام انسانوں جیسا تصور کرتے ہیں وہ یہ نہیں سمجھتے کہ انبیاء علیہم السلام میں وہ مادی حجاب نہیں ہوتے جو عام انسانوں میں ہوتے ہیں جس طرح ایک عام انسان کروڑوں میل دور کی چیز کی طرف متوجہ ہو تو ایک پل میں اسکا تصور ذہن میں آ جاتا ہے اسی طرح انبیاء جب کسی شے کی طرف متوجہ ہوں تو ان کو تصور نہیں آتا بلکہ وہ شے حقیقی شکل میں انہیں نظر آتی ہے کیونکہ ان کے باطن پر مادی حجاب نہیں ہوتے۔

الشّٰكِرِيْنَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا
شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب اللہ نے انھیں صالح بچہ عطا فرمایا تو انھوں نے اس کے لیے شریک ٹھہرائے
فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٩٠﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ
تو اللہ تعالیٰ برتر ہے انکے شرک سے جو وہ کرتے ہیں۔ کیا ایسے شریک کرتے ہیں کہ جو کچھ بھی نہ پیدا کر سکے اور وہ خود
يُخْلَقُوْنَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ
پیدا کیے ہوئے ہوں ۲۲ اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کر سکیں اور نہ اپنی ہی
يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٢﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ
مدد کر سکیں اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری پیروی نہیں کریں گے، تمھارے
عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿١٩٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ
لیے برابر ہے ان کو سمجھانا یا خاموش رہنا۔ وہ جن کو تم اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
پکارتے ہو تمھاری طرح بندے ہیں، پس تم انھیں پکارو پھر دیکھو کہ وہ تمھاری
لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ
حاجت برآری کرتے ہیں؟ اگر تم سچے ہو۔ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں، یا
لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ ؗ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ ؗ
ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ گرفت کرتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں
اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ
یا ان کے کان ہیں جن سے سنتے ہیں آپ فرمادیں کہ اپنے شریکوں کو پکارو اور مجھ پر داؤ چلاؤ
فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾ اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ
اور مجھے مہلت نہ دو ۲۳ میرا والی وہ اللہ ہے جس نے مجھ پر کتاب نازل کی اور وہ
يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور جن کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ تمھاری مدد نہیں
نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
کر سکتے اور نہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں اور اگر آپ انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ

ف ۲۲ یہاں مشرکین سے خطاب ہے کہ دوران حمل تمہارا دھیان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتا ہے کہ وہی بچہ کو صحیح سالم پیدا کر سکتا ہے۔ وضع حمل کے بعد بتوں یا دوسرے لوگوں کے ممنون ہو کر بچہ کا نام بھی انکے نام پر رکھتے ہو۔ جیسے عبد العزیٰ، عبد اللات وغیرہ۔

ف ۲۳ شان نزول: سید عالم ﷺ نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ یہ بت انھیں ہلاک کر دیتے ہیں اس پر یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں کہ اگر بتوں میں کچھ قدرت سمجھتے ہو تو انھیں پکارو اور میری نقصان رسانی میں ان سے مدد لو اور تم بھی جو مکر و فریب کر سکتے ہو وہ میرے مقابلے میں کرو اور اس میں دیر نہ کرو، مجھے تمہاری اور تمہارے معبودوں کی کوئی پروا نہیں اور تم سب میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اس سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم ﷺ پر جادو اثر نہیں کر سکتا نیز جملہ انبیاء علیہم السلام پر جادو کا اثر نہیں ہوا کرتا کیونکہ ان میں نفس نہیں ہوتا جس کے ساتھ شیطان کا تعلق ہو جائے۔

لَا يَسْمَعُوْا ۭ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۱۹۸

تو وہ نہیں سنیں گے اور تو سمجھتا ہے کہ وہ تیری طرف متوجہ ہیں حالانکہ انھیں کچھ بھی نہیں نظر آتا۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝۱۹۹ وَاِمَّا

اے حبیب آپ درگزر کا طریقہ اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو اور اگر

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

وہ آپ کو کسی شیطانی کھیل سے چکر دیں تو اللہ کی پناہ مانگئے بیشک وہ سننے والا

عَلِيْمٌ ۝۲۰۰ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۤىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ

اور جاننے والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہیں، جب انھیں شیطان کی حرکت سے ٹھیس پہنچتی ہے

تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝۲۰۱ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي

تو وہ ہوشیار ہو جاتے ہیں اور اسی وقت انکی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان انھیں گمراہی

الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا

میں کھینچتے ہیں اور وہ کمی نہیں کرتے۔ اور اے حبیب! جب آپ ان کے پاس کوئی آیت نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ آپ نے

اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ

دل سے کیوں نہ بنائی۔ تو آپ فرمائیں میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی ہوتی ہے اور یہ تمھارے رب

مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۲۰۳ وَاِذَا

کی طرف سے تمھاری آنکھیں کھولنے کیلیے ہے اور ہدایت اور رحمت ہے مسلمانوں کے لیے۔ اور جب

قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۲۰۴

قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو عاجزی اور خوف کے ساتھ اور بغیر آواز

الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝۲۰۵ اِنَّ

بلند کیے صبح اور شام اور غافلوں میں سے مت ہونا۔ اور

الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ

جو تیرے رب سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے ہیں

وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ۝۲۰۶ السجدة

اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ انفال مدنی اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | پچھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

اے حبیب! آپ سے غنیمتوں کے متعلق پوچھتے ہیں، آپ فرمادیں کہ غنیمتوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں۔ تو تم اللہ سے

اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

ڈرو اور آپس میں میل جول رکھو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

ایمان والے ہو ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ

ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان زیادہ ہوجاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی

يَتَوَكَّلُوْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

بھروسہ کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ

یہی سچے ایمان والے ہیں ان کیلیے انکے درجات بلند ہیں ان کے رب کے پاس اور

مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ

وہ بخشے ہوئے ہیں اور انھیں روحانی رزق عطا ہوتا ہے۔ اے حبیب! جس طرح آپ کو آپ کے رب نے آپ کے گھر سے حق کیساتھ نکالا

وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۝۵ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ

اور مومنوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا۔ حق بات میں آپ سے جھگڑتے ہیں

بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶

بعد اس کے کہ ان پر ظاہر ہوچکا گویا وہ آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔

وَ اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَ تَوَدُّوْنَ

اور یاد کرو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک گروہ تمہارے لیے ہے اور تم یہ چاہتے تھے

ف ۱ مختصر واقعہ یہ ہے کہ ابو سفیان کے ملک شام سے ایک قافلے کیساتھ آنے کی خبر پاکر سید عالم ﷺ اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ ان کے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے، مکہ مکرمہ سے ابو جہل قریش کا ایک لشکر گراں لے کر قافلے کی امداد کیلئے روانہ ہوا ابو سفیان راستے سے کترا کر مع اپنے قافلے کے ساحل بحری کی راہ چل پڑا اور ابو جہل سے اس کے رفیقوں نے کہا کہ قافلہ تو بچ گیا اب تو مکہ مکرمہ واپس چل تو اس نے انکار کردیا اور وہ سید عالم ﷺ سے جنگ کرنے کے قصد سے بدر کی طرف چل پڑا۔ سید عالم ﷺ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کفار کے دونوں گروہوں میں سے ایک پر مسلمانوں کو فتح مند کرے گا خواہ قافلہ ہو یا قریش کا لشکر، اس میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے موافقت کی مگر بعض کو یہ عذر ہوا کہ ہم تیاری سے نہیں چلے تھے اور نہ ہماری تعداد اتنی ہے نہ ہمارے پاس کافی سامان واسلحہ ہے۔ یہ رسول اکرم ﷺ کو گراں گزرا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قافلہ تو ساحل کی طرف نکل گیا اور ابو جہل سامنے آرہا ہے اس پر ان لوگوں نے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ قافلے ہی کا تعاقب کیجئے اور لشکر کو چھوڑ دیجئے، یہ بات ناگوار خاطر اقدس ﷺ ہوئی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے اخلاص و فرمانبرداری و رضاجوئی و

حاشیہ بر صفحہ ۲۱۴

أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ

کہ تمھیں وہ گروہ ملے جس سے کوئی کھٹکا نہ ہو اور اللہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ

بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۝٧ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ

کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے اور سچ کو سچ کردے اور جھوٹ کو

الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝٨ إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ

جھوٹ خواہ وہ مجرموں کو ناگوار گزرے۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمھاری

لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝٩ وَمَا جَعَلَهُ

سن لی اور کہا کہ میں تمھیں ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا۔ اور یہ اللہ نے

اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ

تمھاری خوشی کے لیے کیا اور اس لیے کہ تمھارے دل مطمئن ہو جائیں اور مدد تو اللہ ہی کی طرف

عِنْدِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝١٠ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً

سے ہوتی ہے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ جب تمھیں اونگھ نے ڈھانپ لیا اور اس سے

مِنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ

تمھیں چین حاصل ہوا اور آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمھیں اس سے پاکیزہ کردے

وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ

اور تم سے شیطان کی ناپاکی دور فرمادے اور تمھارے دلوں کو ڈھارس بندھائے اور اس سے تمھا

بِهِ الْأَقْدَامَ ۝١١ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا

قدم جما دے۔ اے حبیب! جب آپ کے رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمھارے ساتھ ہوں تو تم

الَّذِينَ آمَنُوا ۚ سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

ایمان والوں کو ثابت قدم رکھو۔ عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا۔

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝١٢

تو تم ان کی گردنوں پر مارو اور ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِقِ اللَّهَ

یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

حاشیہ از صفحہ ۲۱۳

جاں نثاری کا اظہار کیا اور بڑی قوت واستحکام کے ساتھ عرض کی کہ وہ کسی طرح بھی مرضی مبارک کے خلاف سستی کرنے والے نہیں پھر اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو جو امر فرمایا اس کے مطابق تشریف لے چلیں ہم ساتھ ہیں کبھی تخلف نہ کریں گے یعنی اختلاف نہ کریں گے ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے ہم نے آپ ﷺ کی تصدیق کی۔ ہمیں آپ ﷺ کی اتباع میں سمندر کے اندر کود جانے سے بھی عذر نہیں ہے۔ حضور ﷺ

ع ۱۴
۱۵

نے فرمایا' چلو اللہ کی برکت پر بھروسہ کرو اس نے مجھے وعدہ دیا ہے میں تمھیں بشارت دیتا ہوں مجھے دشمنوں کے گرنے کی جگہ نظر آرہی ہے حضور ﷺ نے کفار کے قتل ہونے اور گرنے کی جگہ نام بنام بتادی جنگ کے خاتمے پر جب ان کفار کو دیکھا تو کسی نے حضور ﷺ کے لگائے ہوئے نشان سے ایک بالشت بھی تجاوز نہ کیا تھا' ہر کافر اسی لکیر پر قتل ہوا پڑا تھا اس جنگ میں باوجود عددی قلت اور بے سروسامانی کے اللہ تعالیٰ نے فتح عظیم عطا فرمائی ستر آدمی کفار کے قتل ہوئے اور تقریباً اتنے ہی اسیر ہوئے۔

اس حدیث کے راوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں'

درحقیقت اسلام میں جہاد کا نظریہ یہ ہے کہ جب کفار مسلمانوں کی

حاشیہ بر صفحہ ۲۱۵۔

رَسُولَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ

مخالفت کرے تو بیشک اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ تو تم اس کو چکھو اور

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ

کافروں کو آگ کا سخت ترین عذاب ہے۔ اے ایمان والو! جب کافروں سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ

تمھارا مقابلہ ہو تو تم ان سے پشت نہ پھیرو اور جو اس دن ان سے

يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ

پشت پھیرے گا سوائے لڑائی کا پینترہ بدلنے کے لیے یا اپنی جماعت میں شامل ہونے کیلیے، تو وہ

بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦﴾

اللہ کے عذاب کا مستحق ہوگیا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ کتنی بُری جگہ ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ

اور تم نے انھیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انھیں قتل کیا اور اے حبیب! وہ مٹی جو آپ نے پھینکی وہ آپ نے نہیں

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ

بلکہ اللہ نے پھینکی تاکہ مومنوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے۔ بیشک

اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾

اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ یہ تو تمہارے ساتھ تھا اور اللہ تعالیٰ کافروں کے داؤ کو رد کرنے والا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ

اے کافرو! اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تو ہو چکا اور اگر تم باز آجاؤ تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے

وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ

اور اگر تم پھر شرارت کروگے تو ہم پھر سزا دیں گے اور تمھارا جتھا تمھیں کچھ کام نہ دے گا چاہے وہ کتنا ہی زیادہ ہو

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اور اللہ تعالیٰ مومنوں کے ساتھ ہے اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی

وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا

اطاعت کرو اور اس سے نہ پھرو، حالانکہ تم سنتے ہو۔ اور تم ان جیسے

حاشیہ از صفحہ ۲۱۴

سرحدوں کی طرف پیش قدمی کریں اور ان کے عزائم بد ہوں اور وہ اسلام اور مسلمانوں کو فنا کر دینا چاہتے ہوں اس وقت ہر عاقل و بالغ مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ نیت اور ارادہ کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت و حمایت کیلئے اپنی جان کی قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتا ہوں جب وہ اس عزم اور ارادے کے ساتھ میدان جہاد کی طرف چلتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور جب وہ میدان جہاد میں پہنچ جاتا ہے تو اس کے دل سے دشمن کی قلت و کثرت کا خوف نکل جاتا ہے اور دشمن کا اسلحہ مجاہد کو مرعوب نہیں کرتا کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ خواہ مجھے دو مل کر ماریں یا سو مل کر، خواہ مجھے ٹینک سے ماریں یا گولی سے ماریں مجھے تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان دے کر شہادت حاصل کرنی ہے اگر کوئی شخص یہ خیال کرے کہ میں کل کفار کی لاشوں سے میدان کو بھر دوں گا تو یہ مجاہد نہیں جلاد ہے اور اسی طرح میدان جنگ کی طرف جاتے وقت اگر کسی کو یہ خیال آ جائے کہ اس جنگ میں فتح حاصل کرنے کے بعد مجھے انعام ملے گا یا عہدہ ملے گا یا میرے منصب میں ترقی ہوگی تو اس کا یہ جہاد نہیں جنگ ہے اس چیز کے لئے جس کی نیت کر کے یہ گھر سے نکلا ہے۔

ع ۲ ۹ ۱۶

ف ۲ یاد رکھئے کہ غنودگی اگر جنگ میں ہے تو امن ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر نماز میں ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔

حاشیہ صفحہ ۲۱۶

كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ شَرَّ

نہ ہونا جنھوں نے کہا کہ ہم نے سُنا حالانکہ وہ نہیں سُنتے اور سب سے بد

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَلَو

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں جن کو عقل نہیں اور اگر

عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا

اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انھیں سُنا دیتا اور اگر انھیں سُنا دیتا تو جب بھی وہ

وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ

انجام کار منہ پھیر کر پلٹ جاتے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر

وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ

حاضر ہو جاؤ اور تمھیں اس لیے بلائیں گے کہ وہ تمھیں ایک زندگی بخشیں گے اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ انسان او

بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً

اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمھیں اسی کی طرف محشور ہونا ہے ف۳ اور اس فتنہ سے ڈرتے

لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

کہ تم میں سے خاص ظالموں کو ہی پہنچے گا۔ اور یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٢٥﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

سخت گرفت کرنے والا ہے۔ اور یاد کرو جب تم بہت تھوڑے تھے اور کمزور

فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ

تھے اور ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمھیں نقصان نہ پہنچائیں تو اس نے تمھیں ٹ

وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾

اور اپنی تائید سے تمھاری مدد کی اور تمھیں پاکیزہ رزق عطا کیا تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے خیانت مت کرو اور جان بوجھ

اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُ

اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو۔ اور جان لو تمھارے مال

جنگ میں غنودگی کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اسے اونگھ اور نیند نہیں آتی وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے خوف شدید کے وقت غنودگی آنا حصول امن اور زوال خوف کی دلیل ہے یہ مسلمانوں کیلئے رب تعالیٰ کا بڑا کرم ہے کہ جب مسلمانوں کو دشمنوں کی کثرت اور مسلمانوں کی قلت سے جانوں کا خوف ہو اور بہت زیادہ پیاس لگے تو ان پر غنودگی ڈال دی جاتی ہے جس سے انھیں سکون واطمینان حاصل ہو جاتا ہے جس سے انھیں راحت حاصل ہوتی ہے اور تکان اور پیاس رفع ہو جاتی ہے اور وہ دشمن سے جنگ کرنے پر قادر ہو جاتے

ف ۳ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ تمہیں کوئی حکم دیں تو اس کو اللہ تعالیٰ کی اور سرکار رسالت کی اطاعت اور محبت کے لئے نہایت خوش دلی کے ساتھ انجام دو اس سے انوار نبوت تمہارے باطن کی سیاہی کو دور کریں گے جس سے تمہیں حقیقی زندگی حاصل ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے یعنی حقیقت روح انسانی جسے فقری اصطلاح میں قلب کہا جاتا ہے رب تعالیٰ کا اس کے ساتھ پورا پورا تعلق ہے اور وہی القاء کرتا ہے جسے دل میں آنا کہتے ہیں اسی لئے انسان کے ارادے اور عزائم اس کے امر کے تابع ہیں اور یہی انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہونا ہے یعنی گویا حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری انسان کو حقیقی زندگی عطا کرتی ہے۔

ع ۳ ۱۷ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور تمہاری اولاد سب فتنہ ہیں ف۴ اور اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ

ایمان والو! اگر اللہ سے ڈرو گے تو تمہیں وہ چیز عطا کرے گا جس سے تم حق کو باطل سے جدا کر

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ

سکو گے اور تمہاری غلطیوں کو معاف کردیگا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اے حبیب!

يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ

یاد کرو جب کافر آپ کے ساتھ مکر کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ آپ کو نظر بند کردیں یا شہید کردیں یا نکال دیں۔

وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى

اور وہ اپنی ہی تدبیریں کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان کی تدبیر کو رد کردیتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ سب سے بہتر تدبیریں رد کرنے والا ہے اور جب ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ

ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں ہاں ہم نے سنا اگر ہم چاہتے تو ایسے ہی ہم بھی کہہ دیتے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ

کہ یہ تو اگلے زمانے کے قصے ہیں۔ اور جب انھوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہی (قرآن)

هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ

یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ۔ اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک کہ آپ ان

فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ

میں تشریف فرما ہیں اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔ اور کیونکر ممکن ہے

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کہ اللہ انھیں عذاب نہ کرے وہ تو مسجد حرام سے روک رہے ہیں۔

وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

اور وہ اس کے اہل نہیں۔ اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں مگر اکثر لوگ

ف ۴ مال اور اولاد وہ فتنہ ہے جس کی محبت میں انسان مستغرق ہو جائے اور جائز و ناجائز کرے اور مال حرام حاصل کرنے سے بھی نہ چوکے مگر جو لوگ اپنی جان، اپنا مال، اپنی اولاد سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کا سمجھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں دینے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں تو ایسا مال اور اولاد ان کیلئے آخرت کا سرمایہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی بہتر ہے اور یہ دنیا اور آخرت دونوں جگہ نفع دے گا۔

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً

اس کو نہیں سمجھتے اور کعبہ کے پاس ان کی نماز تو یہ ہے کہ وہ سیٹی

وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ

اور تالی بجاتے ہیں۔ تو اب عذاب کو چکھو کہ یہ بدلہ ہے اس کا جو تم کفر کرتے تھے۔ بیشک

الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

کافر مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں

فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ

تو اب انھیں خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ

اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ گندے کو پاک سے

مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ

جدا فرما دے۔ اور نجاستوں کو ایک کو دوسری کے ساتھ رکھ کر اور سب کو ایک

جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ ع ٩ ١٨

ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے۔ پس وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ آپ

لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ

کافروں سے فرمائیں کہ اگر وہ باز رہے تو جو کچھ وہ کر چکے وہ انھیں معاف کر دیا جائے گا۔

وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

اور اگر پھر دوبارہ انھوں نے وہی کیا تو اگلے لوگوں کی طرح ان کو سزا دی جائے گی۔ اور ان سے لڑو

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ

یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ

انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا

باز آجائیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر وہ پھریں

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

پس جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمھارا مولا ہے اور وہ کتنا اچھا مولا ہے اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
اور جان لو کہ جو کچھ تمھیں غنیمت حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ
اور اس کے رسول اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے
اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ
اگر تمھارا ایمان اللہ پر ہے اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن اتارا
یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ط وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (۴۱) اِذْ اَنْتُمْ
جس دن دونوں فوجیں مقابل ہوئیں ف۵ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جب تم
بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ
نچلے کنارے پر تھے اور وہ اوپر والے کنارے پر اور سوار تم سے نیچے
مِنْكُمْ ط وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ لا وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ
گھاٹی میں اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت کے خلاف ہو جاتا اور جو کچھ اللہ کی مشیت میں
اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا لا لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ
گزر چکا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے کہ جو ہلاک ہو وہ کسی مقصد سے ہلاک ہو
وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (۴۲) اِذْ
اور جو جیے وہ کسی مقصد سے جیے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ جبکہ
یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ط وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ
اے حبیب! اللہ نے کافروں کو آپ کے خواب میں تھوڑا دکھایا تھا اور اگر وہ آپ کو بہت دکھاتا تو تم دہل جاتے
وَلَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ط اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ
اور اس معاملہ میں آپس میں جھگڑا ڈالتے مگر اللہ نے تمھیں محفوظ رکھا بیشک وہ دلوں کی بات
الصُّدُوْرِ (۴۳) وَاِذْ یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا
جانتا ہے۔ اور لڑائی کے وقت کافروں کی تعداد تمھیں تھوڑی نظر آتی تھی
وَّیُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ط وَ
اور تم ان کی نگاہوں میں تھوڑے نظر آتے تھے تاکہ جو اللہ کی مشیت میں گزر چکا ہے وہ کام پورا کرے۔ اور

ف ۵ اس دن سے مراد یوم بدر ہے دونوں فوجوں سے مراد کافروں اور مسلمانوں کی فوجیں ہیں یہ واقعہ ۱۷ رمضان المبارک 2ھ کو پیش آیا اصحاب رسول ﷺ کی تعداد ۳۱۳ تھی اور مشرکین ۱۰۵۰ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ہزیمت دی ان میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین کو خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو فتح اور غلبہ عطا فرماتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ مجاہد کی نیت یہ ہوتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت و حمایت کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کرتا ہوں اور کفار صرف دنیا کے مفاد کیلئے جنگ کرتے ہیں، مسلمان کی جنگ جہاد ہے اور کافر کی لڑائی جنگ ہے میدان بدر میں جب کہ ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی کہ ابو جہل نے عرب کے مشہور سردار وہب کو جو جنگی معاملات میں مہارت تامہ رکھتا تھا بلا کر کہا کہ محمد ﷺ کے لشکر کی تعداد اور اسلحہ وغیرہ کا جائزہ لے کر مجھے بتاؤ اور یہ بھی دیکھنا کہ کہیں مسلمانوں نے کوئی لشکر تو نہیں چھپایا ہوا۔ وہب اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا اور مسلمانوں کے لشکر کے گرد اپنے گھوڑے کو کاوا دیا اور یکے بعد دیگرے تین چکر لشکر کے گرد لگائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابو جہل نے وہب کو ہمارے حال کی تحقیقات کیلئے بھیجا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً

اس کو نہیں سمجھتے اور کعبہ کے پاس ان کی نماز تو یہ ہے کہ وہ سیٹی

وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿۳۵﴾ إِنَّ

اور تالی بجاتے ہیں۔ تو اب عذاب کو چکھو کہ یہ بدلا ہے اس کا جو تم کفر کرتے تھے۔ بیشک

الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ

کافر مال خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں

فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ

تو اب انھیں خرچ کریں گے پھر وہ ان پر پچھتائیں گے پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ

اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا۔ اس لیے کہ اللہ گندے کو پاک سے

مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ

جدا فرما دے۔ اور نجاستوں کو ایک کو دوسری کے ساتھ رکھ کر اور سب کو ایک

جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۳۷﴾ قُلْ ع ۹ ۱۸

ڈھیر بنا کر جہنم میں ڈال دے۔ پس وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ آپ

لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ

کافروں سے فرمائیں کہ اگر وہ باز رہے تو جو کچھ وہ کر چکے وہ انھیں معاف کر دیا جائے گا۔

وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ﴿۳۸﴾ وَقَاتِلُوهُمْ

اور اگر پھر دوبارہ انھوں نے وہی کیا تو اگلے لوگوں کی طرح ان کو سزا دی جائے گی۔ اور ان سے لڑو

حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ فَإِنِ

یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ

انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۳۹﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا

باز آجائیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اگر وہ پھریں

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿۴۰﴾

پس جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمھارا مولا ہے اور وہ کتنا اچھا مولا ہے اور کتنا اچھا مددگار ہے۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان لو کہ جو کچھ تمھیں غنیمت حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ

اور اس کے رسولؐ اور قرابت داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے

اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ

اگر تمھارا ایمان اللہ پر ہے اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا

يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ

جس دن دونوں فوجیں مقابل ہوئیں ف۵ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جب تم

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ

نچلے کنارے پر تھے اور وہ اوپر والے کنارے پر اور سوار تم سے نیچے

مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ

گھاٹی میں اور اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور وقت کے خلاف ہو جاتا اور جو کچھ اللہ کی مشیت میں

اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ

گزر چکا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہتا ہے کہ جو ہلاک ہو وہ کسی مقصد سے ہلاک ہو

وَّيَحْيٰي مَنْ حَيَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ

اور جو جیے وہ کسی مقصد سے جیے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ جبکہ

يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

اے حبیب! اللہ نے کافروں کو آپؐ کے خواب میں تھوڑا دکھایا تھا اور اگر وہ آپؐ کو بہت دکھاتا تو تم دہل جاتے

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور اس معاملہ میں آپس میں جھگڑا ڈالتے مگر اللہ نے تمھیں محفوظ رکھا بیشک وہ دلوں کی بات

الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا

جانتا ہے۔ اور لڑائی کے وقت کافروں کی تعداد تمھیں تھوڑی نظر آتی تھی

وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَ

اور تم ان کی نگاہوں میں تھوڑے نظر آتے تھے تاکہ جو اللہ کی مشیت میں گزر چکا ہے وہ کام پورا کرے۔ اور

ف ۵ اس دن سے مراد یوم بدر ہے دونوں فوجوں سے مراد کافروں اور مسلمانوں کی فوجیں ہیں یہ واقعہ ۱۷ رمضان المبارک 2 ھ کو پیش آیا اصحاب رسول ﷺ کی تعداد ۳۱۳ تھی اور مشرکین ۱۰۵۰ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو ہزیمت دی ان میں سے ستر سے زیادہ مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین کو خواہ ان کی تعداد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو فتح اور غلبہ عطا فرماتا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ مجاہد کی نیت یہ ہوتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت و حمایت کے لئے اپنی جان کی قربانی پیش کرتا ہوں اور کفار صرف دنیا کے مفاد کیلئے جنگ کرتے ہیں' مسلمان کی جنگ جہاد ہے اور کافر کی لڑائی جنگ ہے میدان بدر میں جب کہ ابھی جنگ شروع نہیں ہوئی تھی کہ ابو جہل نے عرب کے مشہور سردار وہب کو جو جنگی معاملات میں مہارت تامہ رکھتا تھا بلا کر کہا کہ محمد ﷺ کے لشکر کی تعداد اور اسلحہ وغیرہ کا جائزہ لے کر مجھے بتاؤ اور یہ بھی دیکھنا کہ کہیں مسلمانوں نے کوئی لشکر تو نہیں چھپایا ہوا۔ وہب اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلا اور مسلمانوں کے لشکر کے گرد اپنے گھوڑے کو کاوا دیا اور یکے بعد دیگرے تین چکر لشکر کے گرد لگائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابو جہل نے وہب کو ہمارے حال کی تحقیقات کیلئے بھیجا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

إِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۴۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً

سب کاموں رجوع اللہ کی طرف ہے۔ اے ایمان والو! جب کسی فوج سے تمھارا مقابلہ ہو

فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا

کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ تم ثابت قدم نہ رہ سکو گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ

حقیقتاً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اپنے گھر سے

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

اتراتے ہوئے نکلتے ہیں لوگوں کو دکھانے کے لیے اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں

وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

اور اللہ ان کے تمام کاموں کو احاطہ کیے ہوئے ہے۔ اور جب شیطان نے ان کے اعمال کو

اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ

زینت بخشی اور اس نے ان کے دل میں یہ بات بٹھادی کہ آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں اور تم میری

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ

پناہ میں ہو۔ پس جب دونوں لشکر ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو وہ الٹے پاؤں بھاگا اور بولا

اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ

میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، میں وہ دیکھتا ہوں جو تمھیں نظر نہیں آتا اور میں اللہ سے ڈرتا ہوں

وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ جب منافق کہتے تھے اور وہ جن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

دلوں میں بیماری ہے۔ مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے اور جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ

بھروسہ کرے تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اور جب تُو دیکھیں کہ فرشتے کافروں کی جان

ع ۵ ۱

حاشیہ صفحہ سابقہ

ہے۔ چنانچہ جب وہب واپس گیا تو اسے پکار کر کہا کہ اے آل غالب میری طرف متوجہ ہو جاؤ اور میری ایک بات غور سے سنو' چنانچہ ابو جہل اور اس کے رفقاء اس کی طرف متوجہ ہو گئے اس نے کہا کہ میں نے اسلامی لشکر کا بغور جائزہ لیا ہے ان کی تعداد تین سو اور سوا تین سو کے درمیان ہے اسلحہ بھی تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے اور بظاہر لشکر بھی کہیں چھپا ہوا معلوم نہیں ہوتا مگر اس کے باوجود اے آل غالب میں تمھیں ایک نیک مشورہ دیتا ہوں کہ تم اپنے خیمے اکھاڑ کر کے

کی راہ لو کیونکہ ان کی صورتوں کو دیکھ کر مجھ پر جو اثر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ یثرب کی اونٹنیوں نے انسانوں کو نہیں ہلاکتوں کو لادا ہوا ہے یعنی اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کی صورتیں بتاتی ہیں کہ وہ اس میدان میں اپنی جان دینے کا فیصلہ کر کے آئے ہیں یعنی انھوں نے یہ عزم کیا ہوا ہے کہ وہ اپنی جانیں قربان کر دیں گے تو جو اپنے اوپر موت کو آسان کر لیتا ہے۔ اس سے مقابلہ کرنا اور لڑنا آسان نہیں ہوتا۔

ع ۶ ۲

چنانچہ ابو جہل نے کہا کہ تم جیسے دور اندیش سردار کی زبان سے ایسے الفاظ سن کر مجھے حیرت ہوئی ہے جب تم کہتے ہو کہ ان کی تعداد بھی ہم سے ایک تہائی ہے اور اسلحہ بھی نہ ہونے کے برابر ہے تو پھر اس مشورے کے کیا معنی کہ ہم بغیر

حاشیہ بر صفحہ ۲۲۱

كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا

نکالتے ہیں اور ان کے منہ پر مار رہے ہیں اور ان کی پیٹھوں پر اور کہتے ہیں اب چکھو

عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ

آگ میں جلنے کا عذاب یہ بدلہ ہے اس کا جو تم نے اپنے ہاتھوں سے حاصل کیا اور اللہ بندوں پر

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

ہرگز ظلم نہیں کرتا جیسے آل فرعون کا اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

کہ وہ اللہ کی آیتوں سے منکر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انھیں انکے گناہوں پر پکڑا یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً

اور سخت عذاب دینے والا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ جب کسی قوم کو نعمت عطا کرتا ہے۔ اس

اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

نعمت کو بدلتا نہیں جب تک کہ ان کی نیت اور ارادے نہ بدل جائیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا

عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا

اور جاننے والا ہے۔ جیسے آل فرعون کا اور ان سے اگلوں کا دستور تھا کہ انھوں نے اپنے

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ

رب کی آیتیں جھٹلائیں تو ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کیا اور ہم نے فرعون کی آل کو غرق کر دیا۔

وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَاۗبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ

کیونکہ وہ سب ظالم تھے بیشک اللہ کی نظر میں وہ سب بدتر ہیں جنھوں نے

كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

کفر کیا اور ایمان نہیں لائے وہ اور وہ جن سے آپؐ نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ بار بار اپنا عہد

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ

توڑ دیتے ہیں اور وہ قطعاً نہیں ڈرتے۔ اور جب ہم انھیں بحالت جنگ

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

آپؐ کے قابو میں دیدیں تو انھیں ایسا بھگاؤ کہ وہ اور ان کے خاندان والے ساری زندگی یاد رکھیں۔

حاشیہ از صفحہ ۲۲۱

جنگ کے واپس لوٹ جائیں یہ تو ہمارے بتوں کی مہربانی ہے کہ انہوں نے نہتے اور بے سروسامان مسلمانوں کو گھیر کر ہمارے سامنے لا ڈالا ہے تو وہب نے کہا کہ میں تمہارا دوست ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ تمہارا وہ حال دیکھوں جس کے متعلق میں جانتا ہوں کہ اب کچھ دیر کے بعد تم اس حال سے دو چار ہو جاؤ گے یہ کہہ کر وہب چلا گیا اور جو اس نے اندازہ لگایا تھا وہ بالکل صحیح اور درست ثابت ہوا قریش کے 70 مشہور سردار قتل ہوئے اور تقریباً اتنے ہی گرفتار ہو گئے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں انکی تعداد خواہ کتنی ہی قلیل ہو اور خواہ سامان جنگ سے تہی دست ہوں پھر بھی اللہ تعالیٰ مجاہدوں کو فتح اور غلبہ عطا فرماتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۶ درحقیقت شر پسند اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور وہ ایمان نہیں لاتے یعنی کفر کے اثرات ان کے باطن پر بڑھتے جاتے ہیں اور جڑ پکڑتے جاتے ہیں یہ اثرات حقیقت روح انسانی پر مرتب ہو جاتے ہیں اور چھا جاتے ہیں جو کافروں کو ہلاک و تباہ کر دیتے ہیں۔ عام گناہوں کے اثرات بھی قلب انسانی پر اس طرح چھا جاتے ہیں جس طرح غذا کے اثرات جسم پر مرتب ہو جاتے ہیں اور جس طرح بری اور زہریلی غذا جسم کی ہلاکت کا باعث بنتی ہے اسی طرح برے اعمال جزو روح بن کر حقیقت روح

حاشیہ بر صفحہ ۲۲۲

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ
اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت یا عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد ان کی طرف
سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝٥٨ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ ع۷ ۲
لوٹا دو اور بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے دھوکہ بازوں کو پسند نہیں کرتا اور کافر یہ نہ سمجھیں
كَفَرُوا سَبَقُوا ۚ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ ۝٥٩ وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم
کہ وہ ہاتھ سے نکل گئے اب وہ عاجز نہیں ہوں گے. اور ان کے لیے تیاری کرو جتنی تم سے بن پڑے
مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ
طاقت اور جتنے گھوڑے تم باندھ سکو تا کہ اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں دھاک بیٹھ جائے
وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ ۚ وَمَا
اور ان کے علاوہ ان کے دلوں میں بھی جنھیں تم نہیں جانتے اور اللہ انھیں جانتا ہے اور جو کچھ
تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ
تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اس پر تمھیں پورا صلہ دیا جائیگا اور تم کسی طرح
لَا تُظْلَمُونَ ۝٦٠ وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى
گھاٹے میں نہیں رہو گے. اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ
اللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٦١ وَإِن يُرِيدُوا أَن يَخْدَعُوكَ
رکھو. یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے. اور اگر وہ آپ کو فریب دینا چاہیں
فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۚ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝٦٢
تو یقیناً اللہ آپ کو کافی ہے وہی ہے کہ جس نے اپنی تائید سے آپ کی مدد کی اور مومنوں کی بھی.
وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۚ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
اور ان کے دلوں میں اُلفت ڈال دی ، اور اگر آپ جو کچھ زمین میں ہے سب خرچ کر دیتے
مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ
تب بھی ان کے دلوں میں اُلفت نہ ڈال سکتے تھے لیکن اللہ نے انکے دل ملا دیے . یقیناً اللہ تعالیٰ غالب
حَكِيمٌ ۝٦٣ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝٦٤ ع۸ ۳
حکمت والا ہے. اے نبی! اللہ آپ کو کافی ہے اور ان مومنوں کو جو آپ کے پیرو ہیں.

حاشیہ صفحہ سابقہ
انسانی کی ہلاکت کا باعث بن جاتے ہیں ان کے اثرات جو سانپ بچھو وغیرہ کی شکل میں ہوتے ہیں انسان کے مرنے کے بعد جبکہ روح مجرد عن المادہ ہوتی ہے تو اس وقت اذیت کا باعث بنتی ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں سے
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
بیس صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں کے
مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾
سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب آئیں گے اس لیے کہ وہ حقیقت کو نہیں سمجھتے۔
اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ
اب اللہ تعالیٰ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کردیا کیونکہ وہ جان گیا کہ تم میں کمزور بھی ہیں اور اگر
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
تم میں سے سو صبر والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے
اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾
ایک ہزار ہوں گے تو دو ہزار پر غالب آئیں گے مگر اللہ کے حکم سے۔ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ
اور کسی نبی کے لیے یہ بات ٹھیک نہیں ہے کہ کافروں کو زندہ قید کرے جبتک کہ زمین میں ان کا خون خوب نہ بہے
تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ
تم دنیا کی متاع چاہتے ہو اور اللہ تمھارے لیے آخرت چاہتا ہے اور اللہ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ
غالب حکمت والا ہے۔ اور اللہ پہلے سے ایک بات مقرر نہ کرچکا ہوتا تو جو کچھ تم نے کیا اس کے
اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ
باعث تم پر بڑا عذاب آتا۔ تو کھاؤ جو تمھیں غنیمت ملی یہ تمھارے لیے حلال اور پاکیزہ ہیں
وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ ۹ع/۵ ۵
اور اللہ سے ڈرتے رہو یقیناً اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے نبی! جو
لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
قیدی آپ کے پاس ہیں ان سے فرمادیں کہ اللہ نے اگر تمھارے دلوں میں بھلائی چاہی

خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ
تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٠﴾ وَإِن يُرِيدُوا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللَّهَ
بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اے حبیب! اگر وہ آپ سے خیانت کرنا چاہیں گے تو اس سے پیشتر وہ اللہ سے بھی
مِن قَبْلُ فَأَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٧١﴾ إِنَّ الَّذِينَ
خیانت کر چکے ہیں جس کے باعث اللہ نے انہیں آپ کے بس میں کر دیا اور یقیناً اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ بیشک جو لوگ
آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ
ایمان لائے اور اللہ کے لیے ہجرت کی اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں
اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ
جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُم مِّن وَلَايَتِهِم مِّن
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت نہ کی تمہیں ان کے ترکے میں سے کچھ نہیں
شَيْءٍ حَتَّىٰ يُهَاجِرُوا ۚ وَإِنِ اسْتَنصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ
پہنچتا جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں۔ اور اگر وہ دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر
النَّصْرُ إِلَّا عَلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ ۗ وَاللَّهُ بِمَا
مدد دینا واجب ہے مگر سوائے اس قوم کے کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ
اللہ تعالےٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں
إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُن فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ ﴿٧٣﴾
ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ
اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنھوں نے
آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ
جگہ دی اور مدد کی وہی حقیقتاً ایمان والے ہیں ان کے لیے بخشش ہے

ف ۷ درحقیقت یہ آیت حضرت عباس بن عبدالمطلب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو سید عالم ﷺ کے چچا ہیں یہ کفار قریش کے ان دس سرداروں میں سے تھے جنہوں نے جنگ بدر میں لشکر کفار کے کھانے کی ذمہ داری لی تھی اور یہ اس خرچ کے لئے ۲۰ اوقیہ سونا لے کر چلے تھے ایک اوقیہ ۴۰ درہم کا ہوتا ہے لیکن ان کے ذمے جس دن کھلانا تجویز ہوا تھا خاص اسی دن جنگ کا واقعہ پیش آیا اور قتال میں کھانے کھلانے کی فرصت اور مہلت نہ ملی تو یہ ۲۰ اوقیہ سونا ان کے پاس بچ رہا۔ جب وہ گرفتار ہوئے اور یہ سونا ان سے لے لیا گیا تو انہوں نے درخواست کی کہ یہ سونا ان کے فدیے میں محسوب کر لیا جائے مگر رسول کریم ﷺ نے انکار فرمایا ارشاد کیا کہ جو چیز ہماری مخالفت میں صرف کرنے کے لئے لائے تھے وہ نہ چھوڑی جائے گی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر ان کے دونوں بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کے فدیے کا بار بھی ڈالا گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا محمد ﷺ تم مجھے اس حال میں چھوڑو گے کہ میں باقی عمر قریش سے مانگ مانگ کر بسر کیا کروں، تو حضور ﷺ نے فرمایا تو پھر وہ سونا کہاں ہے جس کو تمہارے مکہ مکرمہ سے چلتے وقت تمہاری بی بی ام الفضل نے زمین میں دفن کیا تھا اور تم ان سے کہہ کر آئے ہو کہ خبر نہیں مجھے کیا حادثہ پیش آئے اگر میں جنگ میں کام آ جاؤں تو یہ تیرا ہے اور عبد اللہ اور عبید اللہ اور فضل اور قثم

حاشیہ بر صفحہ ۲۲۵

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

اور معزّز رزق۔ اور جو بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

مل کر جہاد کیا تو وہ بھی تم ہی میں سے ہیں اور رشتہ دار ایک دوسرے سے زیادہ نزدیک ہیں

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٧٥﴾ ع

اللہ کی کتاب میں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورہ توبہ مدنی ہے اور اس میں ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں۔

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١﴾

اللہ اور اس کا رسول بیزار ہیں ان مشرکوں سے جن سے تمہارا معاہدہ تھا۔

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ

اور وہ اس پر قائم نہ رہے تو چار مہینے زمین پر چلو پھرو اور یہ اچھی طرح جان لو کہ تم اللہ کو

مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

عاجز نہیں کر سکتے اور یہ کہ اللہ کافروں کو ذلیل کرنے والا ہے اور اعلان ہے اللہ اور

وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْۗءٌ

اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لیے بڑے حج کے دن کہ اللہ اور اس کا رسول

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ڏ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ

بیزار ہیں مشرکوں سے۔ تو اگر تم توبہ کرو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

انکار کروگے تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور آپ کافروں کو

كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔ مگر یہ کہ وہ مشرک جن سے تمہارا معاہدہ تھا

ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا

پھر انھوں نے نقص عہد نہیں کیا اور تمہارے مقابلے پر کسی کو مدد نہ دی، تو ان کے عہد کو

حاشیہ صفحہ سابقہ

کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے رب نے خبردار کیا ہے اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میرے اس راز پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مطلع نہ تھا۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بھتیجوں عقیل اور نوفل کو حکم دیا وہ بھی ایمان لے آئے

درحقیقت انبیاء علیہم السلام روح امری لے کر آتے ہیں اور تمام انسان روح خلقی، روح خلقی کا مادے سے تعلق ہوتا ہے اور مادے میں محصور ہوتی ہے اس لئے مادی حجاب ان کے نفس اور قلب کے درمیان حائل ہوتے ہیں ان کو صرف جسمانی آنکھ سے نظر آتا ہے اور باطنی آنکھ سے کچھ نظر نہیں آتا مگر انبیاء علیہم السلام چونکہ روح امری لے کر آتے ہیں اور ان میں نفس نہیں ہوتا جس کا تعلق شیطان سے ہوتا ہے۔

اس لئے انبیاء علیہم السلام کی باطنی آنکھ ظاہری آنکھ سے

حاشیہ بر صفحہ ۲۲۶

إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٤﴾ فَإِذَا
مقررہ مدت تک پورا کرو یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں سے محبت کرتا ہے۔ پھر جب
انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
حرمت والے مہینے نکل جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو
وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَإِنْ
اور انھیں پکڑو اور ان کا محاصرہ کرو اور ان کے لیے ہر ناکے پر بیٹھ جاؤ۔ پھر اگر
تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ
وہ توبہ کریں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو بیشک
اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥﴾ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ
اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اے حبیبؐ! اگر کوئی مشرک آپ سے پناہ مانگے
فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
تو اسے پناہ دو تاکہ وہ اللہ کا کلام سنے پھر اسے امن کی جگہ پہنچا دو۔ یہ اس لیے کہ وہ
قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ ع
نادان لوگ ہیں۔ مشرکوں کے لیے اللہ اور اس کے رسولؐ
اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
کے پاس کوئی عہد کیونکر ہو گا۔ مگر وہ جن سے تمھارا معاہدہ مسجد حرام کے پاس
الْحَرَامِ ۖ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
ہوا پس جب تک وہ تمھارے لیے عہد پر قائم رہیں تو تم بھی انکے لیے عہد پر قائم رہو یقیناً اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں سے
الْمُتَّقِينَ ﴿٧﴾ كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ
محبت کرتا ہے۔ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کا حال تو یہ ہے کہ اگر تم پر قابو پائیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں
إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ
اور نہ عہد کا۔ وہ تو صرف تمھیں اپنے منہ سے راضی کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں اس کے برعکس ہے
وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨﴾ اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا
اور ان میں اکثر فاسق ہیں۔ انھوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے بہت تھوڑے دام لیے اور اس کی

حاشیہ از صفحہ ۲۲۵

زیادہ روشن ہوتی ہے اور ان کے سامنے از فرش تا عرش اور زمین سے لے کر سدرہ تک سب کچھ اس کے ہاتھ کی ہتھیلی کی مانند نظر کے سامنے ہوتا ہے اور کوئی چیز ان سے مخفی نہیں ہوتی جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہ تھا تو ایسا عقیدہ ان کی کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ درحقیقت یہ علم نہیں بصیرت ہے اسے علم غیب نہیں کہتے بلکہ اسے بصارت تامہ کہتے ہیں۔

عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ

راہ سے روکا وہ بہت ہی برا کام ہے جو وہ کرتے ہیں نہ کسی مسلمان میں

فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ

قرابت داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد کا اور وہی سرکش ہیں پھر اگر

تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ

وہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمھارے دین میں بھائی ہیں

وَنُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ

اور ہم آیتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگ سمجھیں۔ اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی

مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ

قسمیں توڑ دیں اور تمھارے دین میں طعن کریں۔ تو کفر کے سرغنوں سے لڑو

اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا

بیشک ان کی کوئی قسمیں نہیں شاید وہ باز آجائیں کیا تم اس قوم سے قتال نہ کروگے

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ

جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ دیں اور رسولؐ کے نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ ابتداء انھیں کی طرف سے

مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

ہوئی تو پھر کیا تم ان سے ڈرتے ہو پس اللہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ

تم ان سے قتال کرو اللہ تمھارے ہاتھوں انھیں عذاب دیگا اور انھیں ذلیل کریگا اور تمھیں ان پر مدد دیگا۔

وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

اور ایمان والوں کا دل ٹھنڈا کرے گا اور ان کے دلوں کے طیش کو دور فرمائے گا۔

وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ

اور اللہ جس کی چاہتا ہے توبہ قبول فرماتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ کیا

حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ

تم یہ سمجھتے ہو کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے جب تک کہ اللہ یہ نہ جتادے کہ کون لوگ تم میں سے جہاد پر آمادہ ہیں

وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ اور اس کے رسول کے اور مسلمانوں کے سوا کسی کو رازدار

وَلِيجَةً وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ ع ٨

نہ بنائیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا

أَنْ يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ

کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر

أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ

ان کے سب اعمال ضائع ہو گئے ہیں اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ اللہ کی

يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَا

مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قا

الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ

کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ

أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿١٨﴾ أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَ

ہدایت یافتہ ہو جائیں۔ تو کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت اور

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ

مسجد حرام کی خدمت کو اس کے برابر سمجھ لیا کہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی

فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

راہ میں جہاد کیا وہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالموں کو

الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي وقف لازم

ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ

سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ

اپنی جان اور مال سے جہاد کیا اللہ کے یہاں ان کا بہت بڑا

اللَّهِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَ

درجہ ہے۔ اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب انھیں خوشخبری سناتا ہے اپنی رحمت

مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ

اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں ان کے لیے دائمی نعمت ہے۔ اور وہ ہمیشہ ہمیشہ

فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ان میں رہیں گے یقیناً اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے۔ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا

اپنے باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر ایمان کے

الْكُفْرَ عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

بدلے کفر کو اختیار کریں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی کریگا تو بس وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ

ظالم ہیں۔ آپ فرمادیں کہ اگر تمھارے باپ اور تمھارے بیٹے اور تمھارے بھائی

وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ

اور تمھاری عورتیں اور تمھارا کنبہ اور تمھاری کمائی کے مال اور وہ سودا

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

جس کے نقصان کا تمھیں ڈر ہے اور تمھاری پسند کے مکانات یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ

اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم ظاہر کرے

ع ٣ ٨ ٩ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ

اور اللہ فاسقوں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا یقیناً اللہ تعالےٰ نے بہت سی جگہ

مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ

تمھاری مدد کی۔ اور حنین کے دن جب تم کو اپنی کثرت پر گھمنڈ تھا تو وہ

تُغْنِ عَنْكُمْ شَـيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ

تمھارے کچھ کام نہ آئی اور زمین باوجود اپنی وسعت کے تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر

وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي رَسُوْلِهٖ

تم پشت پھیر گئے۔ پھر اللہ نے سکون اور اطمینان نازل کیا اپنے رسول پر

وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِي

اور مسلمانوں پر اور وہ لشکر اتارے جو تمھیں نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کو عذاب

كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْ

مبتلا کیا اور یہی منکروں کی سزا ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہے گا

ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَ

توبہ قبول کرے گا۔ اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْ

مشرک لوگ ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس

عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ

آنے پائیں۔ اور اگر تمھیں محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ تعالیٰ تمھیں دولتمند کردیگا اپ

فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ

فضل سے اگر چاہے بیشک اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ قتال کرو ان سے

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّ

ایمان نہیں لاتے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول نے

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُ

حرام کیا اس کو وہ حرام نہیں مانتے اور سچے دین کے پیرو نہیں بنتے ان لوگوں میں سے جن

ع ٥ ١٠ الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾

کتاب دی گئی جب تک اپنے ہاتھ سے جزیہ نہ دیں ذلیل ہو کر۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِي

اور یہود بولے عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ بولے مسیح

ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ

اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کی منہ کی باتیں ہیں وہ اگلے کافروں کی سی

كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٣٠﴾ اتَّخَذ

بات بناتے ہیں۔ اللہ انھیں ہلاک کرے کہاں یہ اوندھے جاتے ہیں۔ انھوں نے

ف ۱ درحقیقت جو لوگ دنیا کی محبت اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ رکھتے ہیں اور مال کو محبت کے باعث جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے اس کے اثرات اسی دنیا میں ان کے باطن پر چھا جاتے ہیں اور ان کے جزو روح بن جاتے ہیں۔ قیامت کے دن اس مال کے اثرات یہ ہوں گے کہ وہ سرخ تپا ہوا بن کر ان کی پیشانیوں اور پیٹھوں اور کروٹوں پر چپک جائے گا اور اس سے ان کی پیشانیاں کروٹیں اور پیٹھیں داغی جائیں گی۔

أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ

عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن مریم

مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ

کو بھی۔ اور انھیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کی عبادت کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ

اس کی ذات پاک ہے ان کے شرک سے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے

بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿٣٢﴾

بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر کتنا ہی ناپسند کریں۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ

وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴿٣٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک برا مانیں۔ اے ایمان والو!

إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ

بہت سے عالم اور درویش لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ

ہیں اور انھیں اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ جو سونے اور

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم

چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ف۱ انھیں دردناک

بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ

عذاب کی خوشخبری سنا دیں۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں اور پھر اس سے

بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ

داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے اس کا نتیجہ جو تم جمع کرتے تھے

فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا

اب اس جمع کرنے کا مزہ چکھو بیشک اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد

عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا
بارہ مہینہ ہے اللہ کی کتاب میں جس دن سے اس نے آسمان اور زمین بنائے ان میں سے
اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ
چار مہینے حرمت والے ہیں۔ یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم
اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً
نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي
اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ ان کا مہینے پیچھے ہٹانا کفر میں زیادتی
الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ
باعث ہے اس سے کافر بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے
عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُيِّنَ
حرام مانتے ہیں کہ اس گنتی کے برابر ہو جائیں جو اللہ نے حرام فرمائی اور اللہ کے حرام کیے ہوئے حلال کرلیں ان کے
ع لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٧﴾
برے کام ان کی آنکھوں میں بھلے لگتے ہیں۔ اور اللہ کافروں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اے ایمان والو! یہ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں کوچ کرو
اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ
تو بوجھ کے مارے زمین پر بیٹھ جاتے ہیں کیا تم نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا
فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا
اور دنیا کی زندگی اور اس کا مال و متاع آخرت کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہے۔ اگر کوچ نہ کرو گے
يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ
تو تمہیں سخت سزا دے گا اور تمہاری جگہ اور قوم کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ
شَيْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ
سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تم ہمارے رسول کی مدد نہ کرو تو یقیناً اللہ نے ان کی

ف ۲ درحقیقت نسی لوند کے
مہینے کو کہتے ہیں۔ مشرک کسی سال اس
مہینے کو حلال قرار دے دیتے تھے اور اس
سے اگلے مہینے کو حرام کر دیتے تھے کبھی
پچھلے کو حرام کر دیتے تھے اور اگلے کو
حلال قرار دے دیتے تھے اس کو نسی کہتے
تھے۔ بنو کنانہ کا ایک شخص حرم کے قریب
ناقے پر سوار ہو کر اعلان کیا کرتا تھا کہ اے
لوگو تمہارے معبودوں نے اس سال اس
مہینے کو حلال کر دیا ہے لہٰذا تم بھی اس کو
حلال قرار دو اور دوسرے سال اس مہینے
کو حرام قرار دیتے تھے اور اس سے اگلے
کو حلال نسی لغت میں وقت کے موخر
کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں شہر حرام کی
حرمت کا دوسرے مہینے کی طرف ہٹانا
مراد ہے۔ زمانہ جاہلیت میں عرب اشہر
حرام یعنی ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم اور
رجب ان چار مہینوں کی حرمت و عظمت
کے معتقد تھے تو جب بھی لڑائی کے زمانے
میں یہ حرمت والے مہینے آجاتے تو ان کو
بہت شاق گزرتے اس لئے انہوں نے یہ
کیا کہ ایک مہینے کی حرمت دوسرے کی
طرف ہٹانے لگے، محرم کی حرمت صفر کی
طرف ہٹا کر محرم میں جنگ جاری رکھتے
اور بجائے اس کے صفر کو ماہ حرام بنا لیتے
اور جب اس سے تحریم ہٹانے کی حاجت
سمجھتے تو اس میں بھی جنگ حلال کر لیتے
اور ربیع الاول کو ماہ حرام قرار دیتے اس
طرح تحریم سال کے تمام مہینوں میں
گھومتی اور ان کے اس طرز عمل سے ماہ
ہائے حرام کی تخصیص ہی باقی نہ رہی اسی
طرح حج کو مختلف مہینوں میں گھماتے
پھرتے تھے سید عالم ﷺ نے حجۃ
الوداع میں اعلان فرمایا کہ نسی کے مہینے
گئے گزرے ہوئے اب مہینوں کے
اوقات کی وضع الٰہی کے مطابق عبادت کی
جائے اور کوئی مہینہ اپنی جگہ سے نہ ہٹایا
جائے [illegible] اس آیت میں نسی کو ممنوع قرار
دیا گیا اور [illegible] کفر کی زیادتی بتایا گیا کیونکہ
اس [illegible] لو ماہ [illegible] تحریم قتال کو
حلال جا[illegible] اللہ تعالیٰ کے حرام کیے
ہوئے کو حلال کرلینا پایا جاتا ہے۔

اللّٰهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
مدد فرمائی جب کافروں نے انھیں نکال دیا تھا اور وہ دو جان تھے جب وہ دونوں غار میں تھے ف۳
إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ
تو آپ نے اپنے دوست سے فرمایا کہ تو غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر
سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ
اپنا اطمینان اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات
الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ
نیچی کر دی اور اللہ ہی کا بول بالا ہے۔ اور اللہ غالب
حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾ انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ
حکمت والا ہے۔ کوچ کرو ہلکے اور بھاری سامان کے ساتھ اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنی جان
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ لَوْ
اور مال سے یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو اگر
كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ
کوئی قریب مال یا متوسط سفر ہوتا تو ضرور آپ کے ساتھ جاتے مگر ان پر تو مشقت کا
عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
راستہ دور پڑ گیا۔ اور اب اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم سے بن پڑتا تو ضرور تمھارے
مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٤٢﴾ ع
ساتھ چلتے۔ اس جھوٹ سے اپنی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔
عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ
اللہ نے آپ سے درگزر فرمایا آپ نے پہلے ہی انھیں اذن کیوں دیدیا جب تک کہ آپ پر سچے اور
صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
جھوٹے ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ اور وہ جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
آپ سے رخصت نہ مانگیں گے اس بات سے کہ اپنے مال اور جان سے جہاد کریں۔

ع ٦ ١٢

ف ۳ جب حضور علیہ السلام کو کافروں نے حد سے زیادہ اذیتیں پہنچائیں اور آپ ﷺ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم نازل ہوا اور آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر غار ثور میں جا چھپے کفار آپ ﷺ کی تلاش میں غار کے دہانے تک پہنچ گئے۔ کھوجی آپ ﷺ کے نقش پا کو دیکھتا ہوا غار کے دہانے تک پہنچ گیا مگر وہاں قدرت خداوندی سے مکڑی نے غار کے دہانے پر جالا بن دیا اور ایک کبوتر کا جوڑا آکر اس جالے میں بیٹھ گیا اور انڈے سینے لگا۔ کھوجی نے کفار سے کہا کہ محمد ﷺ یقیناً اس غار میں ہیں یا آسمان پر اٹھا لئے گئے' کفار نے کھوجی کا مذاق اڑایا اور کہنے لگے کہ اگر کوئی شخص غار میں داخل ہوتا تو یقیناً جالا ٹوٹ جاتا اور کبوتر کیونکہ جانور ہے یہ کبوتر انسان کو دیکھ کر اڑ جاتا معلوم ہوتا ہے کہ کھوجی کا دماغ خراب ہو گیا

ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ اگر کفار اپنے پیروں کی طرف نظر کریں تو یقیناً ہمیں دیکھ لیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا "غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے" تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنا اطمینان اتارا چنانچہ کفار خائب و خاسر لوٹ گئے' جس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حاشیہ بر صفحہ ...

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ اور آپ سے یہ رخصت وہی مانگتے ہیں جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہیں اور وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ

ڈانواں ڈول ہیں ف۴ اگر ان کے نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کا سامان کرتے مگر اللہ کو

كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾

ان کا اٹھنا ناپسند ہوا تو ان میں کاہلی بھر دی اور فرمایا کہ بیٹھ رہو تم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَا۟اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ

اور اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے تو ان سے سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہ ہوتا اور وہ تمہارے نقصان کیلیے

يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ

تمہارے درمیان فتنہ ڈالتے۔ اور تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں اور اللہ ظالموں کو

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ

خوب جانتا ہے۔ بیشک انھوں نے پہلے ہی فتنہ چاہا تھا اور تمہارے لیے الٹی تدبیریں کی تھیں

حَتّٰى جَاۗءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ

یہاں تک کہ حق آگیا اور اللہ کا حکم ظاہر ہوا اور یہ انھیں ناگوار تھا اور ان میں سے

مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ۭ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ۭ

کوئی آپ سے یوں عرض کرتا ہے کہ مجھے رخصت دیجیے اور فتنہ میں نہ ڈالیے۔ بیشک فتنہ میں وہی پڑے ہیں

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ

اور جہنم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو اگر آپ کو بھلائی پہنچے تو انھیں دکھ ہوتا ہے

وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ

اور اگر آپ کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا

وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ

اور خوشیاں مناتے پھر جاتے ہیں۔ آپ فرما دیجیے کہ ہمیں تو وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے

حاشیہ صفحہ سابقہ

حد سے زیادہ پریشان تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا اے ابی بکر رضی اللہ عنہ کیا میں مجھے دکھاؤں کہ انصار اپنی مجلسوں میں ہمارا ذکر کر رہے ہیں اور جعفر کشتی میں سمندر میں رواں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں دکھا دیجیے حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منہ پر پھیرا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مدینے میں لوگ اپنی مجلسوں میں ان کا ذکر کر رہے ہیں اور دیکھا کہ جعفر بن ابی طالب سمندر میں کشتی میں بیٹھے سفر کر رہے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۴ جو شخص شک میں متردد رہے گا اولین اس سے بڑھ جائیں گے اور آخرین اسے آلیں گے اور شیاطین کی ٹاپیں اسے روند ڈالیں گے۔

لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ
وہ ہمارا مولا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور آپ فرمادیں تم
تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ
ہماری بابت کس چیز کا انتظار کرتے ہو سوائے دو خوبیوں کے اور ہم تمہاری بابت اس انتظار میں ہیں
اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ڮ فَتَرَبَّصُوْٓا
کہ اللہ تم پر عذاب ڈالے اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں عذاب میں مبتلا کردے۔ تو اب
اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ
انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ اس کے منتظر ہیں۔ آپ فرمادیں کہ تم اطاعت کے طور پر خرچ کرو یا ناگواری سے تم سے ہرگز
مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ
قبول نہ ہوگا بیشک تم نافرمان لوگ ہو۔ اور وہ جو خرچ کرتے ہیں وہ اسی لیے قبول نہیں
مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ
ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور نماز کے لیے
الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾
نہیں آتے مگر سستی سے اور ناگواری سے خرچ کرتے ہیں۔
فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
تو آپ کو ان کے مال اور ان کی اولاد پر تعجب نہ ہو اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے
لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ
کہ دنیا کی زندگی میں ان چیزوں سے ان پر وبال ڈالے اور کفر پر ان کا دم
كٰفِرُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ
نکل جائے۔ اور وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں
وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ
البتہ وہ لوگ ڈرتے ہیں۔ اور اگر ان کو کوئی پناہ یا غار
اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ
یا چھپنے کی جگہ مل جائے تو رسیاں تڑواتے ہوئے ادھر پھر جائیں گے اور ان میں کوئی وہ ہے کہ

يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَّمْ
صدقہ دینے میں تم پر الزام لگاتا ہے ف۵ پس اگر آپ انھیں کچھ دیدیں تو راضی ہو جائیں اور اگر نہ
يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتٰهُمُ
دیں تو سخت ناراض ہو جائیں اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول
اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ
کے دیے پر راضی ہو جاتے اور کہتے کہ اللہ ہمیں کافی ہے اور اب اللہ ہمیں دیتا ہے اپنے فضل سے
وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ رٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ
اور اللہ کا رسول، ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔ اور زکوٰۃ تو انھیں لوگوں کے لیے ہے جو محتاج
وَالْمَسٰكِينِ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
اور نادار ہیں اور جو اسے حاصل کر کے لاتے ہیں اور جن کے دلوں میں اسلام کی محبت ہے اور گردنیں چھڑانے
وَالْغٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ
میں اور قرضداروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر یا حاجت مند کو یہ اللہ کی طرف سے
اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ
فرض ہوا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور ان میں وہ لوگ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں ف۶
وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ
اور کہتے ہیں کہ وہ تو کان ہیں آپ فرمائیں کہ یہ کان تمھارے بھلے کیلیے ہیں اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں
لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ
کی بات پر یقین کرتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول کو
رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ تمھارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں
لِيُرْضُوكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا
تاکہ تمھیں راضی کر لیں اور اللہ اور اس کے رسول اس کے زیادہ حقدار تھے کہ انھیں راضی کرتے اگر ایمان
مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَنْ يُحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ
رکھتے تھے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرے تو اس کے لیے

ف ۵ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے اور یہی خوارج کا بانی مبانی اور ان کی اصل اور بنیاد ہے۔ بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا

ع ۷ / ۱۴

رسول اللہ ﷺ! عدل کیجیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تجھے خرابی ہو، میں عدل نہ کروں گا تو کون عدل کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ اسے چھوڑو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور وہ ان کے گلوں سے نیچے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ درحقیقت حضور ﷺ سے محبت نہ رکھنے والا اور حضور ﷺ کے کسی بھی حکم میں تبدیلی لانے والا اور اعتراض کرنے والا دین سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ اصل دین اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے اور اصل ایمان اللہ تعالیٰ کی محبت کیونکہ حضور

حاشیہ بر صفحہ ۲۴۷

النصف

لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ (٦٣) يَحْذَرُ

جہنم کی آگ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔ منافق

الْمُنٰفِقُونَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي

ڈرتے ہیں کہ ان پر کوئی سورت ایسی اترے جو ان کے دلوں کی چھپی بات

قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِءُوا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ (٦٤)

بتادے۔ آپ فرمادیں تم ٹھٹھا کرو اللہ اس کو ضرور ظاہر کرے گا جس کا تمھیں ڈر ہے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ قُلْ

اور اے حبیب! اگر آپ ان سے پوچھو تو کہیں گے ہم تو یونہی ہنسی کھیل کرتے تھے۔ آپ فرمادیں

اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُولِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ (٦٥) لَا تَعْتَذِرُوا

کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ ف بہانے نہ بناؤ

قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيمَانِكُمْ ۚ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ

تم کافر ہوچکے مسلمان ہوکر۔ اگر ہم تم میں سے کسی گروہ کو معاف کریں

نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ (٦٦) ع الْمُنٰفِقُونَ

تو دوسرے گروہ کو عذاب دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم تھے۔ منافق مرد

وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ

اور منافق عورتیں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں کہ برائی ہی کا حکم دیتے ہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ وَيَقْبِضُونَ اَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللّٰهَ

اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنی مٹھی بند رکھتے ہیں اور اللہ کو بھلا بیٹھے

فَنَسِيَهُمْ ۗ اِنَّ الْمُنٰفِقِينَ هُمُ الْفٰسِقُونَ (٦٧) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِينَ

اور اللہ نے انھیں چھوڑ دیا۔ بیشک منافق لوگ ہی فاسق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ

عورتوں اور کافروں کو جہنم کی آگ کا وعدہ دیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ ان کے لیے کافی ہے

وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ (٦٨) كَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اور ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ جیسے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے

حاشیہ صفحہ سابقہ

ﷺ کی محبت اللہ تعالیٰ ہی کی محبت ہے اس لئے حضور ﷺ سے محبت نہ کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ ہی سے محبت نہیں کرتا اس لئے وہ دین سے خارج ہے۔

ف ٦ اس کا شان نزول یہ ہے کہ منافقین اپنے جلسوں میں سید عالم ﷺ کی شان میں ناشائستہ باتیں کیا کرتے تھے ان میں سے بعضوں نے کہا کہ اگر حضور ﷺ کو خبر ہو گئی تو ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ جلاش بن سوید منافق نے کہا کہ ہم جو چاہیں کہیں حضور ﷺ کے سامنے مکر جائیں گے اور قسم کھالیں گے وہ تو کان ہیں ان سے جو کچھ کہہ دیا جائے وہ سن کر مان لیتے ہیں، یاد رکھئے جو مسلمان بھی حضور علیہ السلام کے اقوال کے خلاف اپنے

بقیہ

قیاس سے غلط باتیں کرتے ہیں وہ گویا نبی علیہ السلام کے علم سے اپنے علم کو زیادہ سمجھتے ہیں اگرچہ وہ نادانستہ طور پر اس امر کو توحید سمجھتے ہیں مگر درحقیقت وہ دردناک عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ۱۰۸

ف ۷ اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کفر ہے جس طرح بھی ہو اس میں عذر قبول نہیں۔ مندرجہ بالا آیت سے وہی شخص مراد ہے جو ہنستا تھا مگر اس نے اپنی زبان سے کوئی کلمہ گستاخی کا نہ کہا

كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا

اور تم سے زور میں بڑھ کر تھے اور ان کے مال اور اولاد تم سے زیادہ تھے کہ وہ اپنے حصہ سے

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

فائدہ اٹھا گئے اور تم نے اپنے حصے سے نفع اٹھایا جیسے کہ اگلے لوگ اپنے حصہ

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

سے نفع اٹھا گئے تھے۔ اور تم بیہودگی میں پڑے جیسے وہ پڑے تھے۔ ان کے

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔ اور وہی لوگ

الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۹ اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ

نقصان اٹھانے والے ہیں۔ کیا انہیں اپنے سے اگلے لوگوں کی خبر نہ ملی تھی قوم نوحؑ کی

وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ

اور عاد اور ثمود کی۔ اور قوم ابراہیمؑ کی اور مدین والوں کی۔

وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

اور وہ جن کی بستیاں الٹ دی گئیں، ان کے رسول ان کے پاس روشن دلیلیں لائے تھے۔ مگر اللہ کی شان نہ تھی کہ

لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۷۰ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

وہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ اور مسلمان مرد

وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق (خیرخواہ) ہیں بھلائی کا حکم دیتے ہیں

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ

اور برائی سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ

دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم مانتے ہیں یہی ہیں وہ جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝۷۱ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ اللہ نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو جنت کا وعدہ

وقف لازم

حاشیہ صفحہ سابقہ

تھا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ تائب ہوا اور اخلاص کے ساتھ ایمان لایا اور اس نے دعا کی کہ یا رب مجھے اپنی راہ میں مقتول کرکے ایسی موت دے کہ کوئی یہ کہنے والا نہ ہو کہ میں نے غسل دیا یا میں نے کفن دیا یا میں نے دفن کیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اور ان کا پتہ ہی نہ چلا ان کا نام یحیی بن عمیر اشجعی تھا اور کیوں کہ انہوں نے حضور ﷺ کے متعلق بدگمانی سے زبان روکی تھی اس لئے انہیں توبہ اور ایمان کی توفیق ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب تک کسی بات کو پورے طور پر تصدیق نہ کرلے کہ یہ سرکار رسالت ﷺ کا فرمان ہے یا نہیں اس وقت تک اپنی رائے سے موافقت یا مخالفت کرنا انتہائی نقصان دہ ہے اس سے مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ مَسٰكِنَ
دیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں
طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ
میں اور رہائش کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے۔ اور یہی
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۷۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ
سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اے نبی! کافروں اور
وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ
منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور کیا ہی بری جگہ
الْمَصِیْرُ ﴿۷۳﴾ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَ لَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ
ہے پلٹنے کی۔ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا اور یقیناً انھوں نے کفر کی بات
الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ هَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ وَ مَا
کہی اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے اور انھوں نے جو چاہا تھا انھیں نہیں ملا اور انھیں
نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
کیا برا لگا یہی نا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔
فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
تو اگر وہ توبہ کریں تو ان کے لیے بہتر ہے۔ اور اگر منہ پھیریں تو اللہ انھیں سخت
عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ مَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ
عذاب دے گا دنیا اور آخرت میں اور زمین میں نہ کوئی ان کا
مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۷۴﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ
حمایتی ہوگا اور نہ مددگار۔ اور ان میں کچھ وہ ہیں جنھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر
اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾
ہمیں اپنے فضل سے دیگا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور ہم ضرور نیک آدمی ہو جائیں گے ف۹
فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾
تو جب اللہ نے انھیں اپنے فضل سے دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور منہ پھیر کر پلٹ گئے

ف ۸ درحقیقت یہ آیت جلاس بن سوید کے حق میں نازل ہوئی واقعہ یہ تھا کہ ایک روز حضور اکرم ﷺ تبوک میں خطبہ دے رہے تھے اس میں منافقین کا ذکر کیا اور ان کی بدحالی اور بدمآلی کا

۹
ع
۱۵

ذکر فرمایا یہ سن کر جلاس نے کہا کہ اگر محمد ﷺ سچے ہیں تو ہم لوگ گدھوں سے بدتر ہیں۔ جب حضور ﷺ مدینے تشریف لائے تو عامر ابن قیس نے حضور ﷺ سے جلاس کا مقولہ بیان کیا جلاس نے انکار کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ عامر نے مجھ پر جھوٹ بولا ہے حضور ﷺ نے دونوں کو حکم فرمایا کہ منبر کے پاس قسم کھائیں جلاس نے بعد عصر منبر کے پاس کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی کہ یہ بات اس نے نہیں کہی اور عامر نے اس پر جھوٹ بولا ہے، پھر عامر نے کھڑے ہو کر قسم کھائی کہ بیشک یہ مقولہ جلاس نے کہا اور میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا پھر عامر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی یارب اپنے نبی ﷺ پر سچے کی تصدیق نازل فرما۔ ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے "آیت یہ ہے "اگر وہ توبہ کرلیں تو ان کیلئے بہتر ہوگا"۔ یہ سن کر جلاس کھڑے ہو گئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ سنئے اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کا موقعہ دیا عامر بن قیس نے جو کچھ کہا سچ کہا میں نے وہ کلمہ کہا تھا اور اب میں توبہ و استغفار کرتا ہوں

حاشیہ بر صفحہ ۲۴۰

فَأَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ بِمَا
تو اس کے پیچھے اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق رکھ دیا اس دن تک کہ اس سے ملیں گے اور جو
أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ﴿٧٧﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوا
انھوں نے اللہ سے جھوٹا وعدہ کیا اور یہ بدلہ ہوگا اس کا کہ وہ اس سے جھوٹ بولتے تھے۔ کیا انھیں خبر نہیں کہ
أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ
اللہ ان کے دل کی چھپی بات اور ان کی سرگوشی کو جانتا ہے۔ اور اللہ سب غیبوں کا
الْغُيُوبِ ﴿٧٨﴾ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
جاننے والا ہے۔ اور جو الزام لگاتے ہیں ان مسلمانوں پر کہ جو دل سے خیرات
فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ
کرتے ہیں اور ان کو جو اپنی محنت سے حاصل کرتے ہیں۔ تو ان سے ٹھٹھا
مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ
کرتے ہیں اللہ ان سے ٹھٹھے کی سزا دیگا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ آپ ان کے لیے استغفار کرو
أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ
یا نہ کرو۔ اگر آپ ستر بار بھی ان کے لیے استغفار کرو گے تو اللہ انھیں
يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ
ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہوئے اور اللہ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ
فاسقوں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ پیچھے رہ جانے والے اس پر خوش ہوئے کہ
خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
رسول اللہ کے پیچھے بیٹھ رہے اور انھیں گوارا نہ ہوا کہ اپنے جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں
فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ
انھوں نے کہا اس گرمی میں نہ نکلو۔ آپ فرما دیں کہ جہنم کی آگ
أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا
سب سے زیادہ گرم ہے۔ کاش انھیں سمجھ ہوتی۔ تو انھیں چاہیے کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت

ع ۱۰ / ۱۶

حاشیہ صفحہ سابقہ

حضور ﷺ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور وہ توبہ پر ثابت قدم رہے معلوم ہوا کہ جب انسان صدق دل اور خلوص نیت سے توبہ کرتا ہے تو وہ کفر و گمراہی کے حجاب جو شیطان کے اثر سے نفس اور قلب کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں جس سے ہدایت کی راہ نظر نہیں آتی وہ حجاب ہٹ جاتے ہیں اور انسان کو ہدایت کی راہ نظر آنے لگتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنی بات پر جما رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا قرب عطا فرما دیتا ہے کیونکہ وہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

ف ۹ اس کا شان نزول یہ ہے کہ ثعلبہ بن حاطب نے سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ سے درخواست کی کہ اس کیلئے مالدار ہونے کی دعا فرمائیں، حضور ﷺ نے فرمایا اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکر ادا کر سکے اس بہت سے مال سے بہتر ہے جس کا تو شکر ادا نہ کر سکے گا۔ دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی

اور کہا کہ اسی کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینے میں ان کی گنجائش نہ رہی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم

حاشیہ بر صفحہ ۲۴۱

كَثِيرًا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَإِن رَّجَعَكَ اللّٰهُ إِلَىٰ

روئیں ۔ یہ بدلہ اس کا ہے کہ جو وہ کماتے تھے ۔ پس اے حبیب! اگر اللہ آپ کو ان میں سے

طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُل لَّن تَخْرُجُوا

کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ آپ سے جہاد کیلئے نکلنے کی اجازت مانگیں تو آپ فرمادو کہ تم کبھی میرے ساتھ

مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ إِنَّكُمْ رَضِيتُم

نہ چلو اور ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ ﴿٨٣﴾ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ

بیٹھ رہنا پسند کیا تو بس اب بیٹھے رہو پیچھے رہ جانیوالوں کے ساتھ ۔ اور ان میں سے کسی کی

أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا

میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا یہ اللہ اور اس کے

بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ

رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی کی حالت میں مر گئے ۔ ولا اور ان کے مال یا اولاد پر

وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ أَن يُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الدُّنْيَا

تعجب نہ کرنا ۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اس مال سے دنیا میں ان پر عذاب کرے ۔

وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾ وَإِذَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ

اور کفر ہی پر ان کا دم نکل جائے ۔ اور جب کوئی سورت اترے کہ

آمِنُوا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُوا الطَّوْلِ

اللہ پر ایمان لاؤ اور رسول کے ہمراہ جہاد کرو تو ان کے مقدور والے لوگ آپ سے رخصت

مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُن مَّعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا

مانگتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں چھوڑ دیجیے کہ ہم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہولیں ۔ انھیں پسند آیا کہ پیچھے رہنے والی

مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر مہر لگ گئی پس وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُۥ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

لیکن رسول اور جو ان کے ساتھ ایمان لائے انھوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے

حاشیہ از صفحہ ۲۴۰

ہو گیا۔ حضور ﷺ نے اس کا
حال دریافت فرمایا تو صحابہ
رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس کا مال
بہت کثیر ہو گیا اور اب جنگل میں
بھی اس کے مال کی گنجائش نہ
رہی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ
ثعلبہ پر افسوس' پھر جب حضور
ﷺ نے زکوٰۃ کی تحصیل
کرنے والے بھیجے' لوگوں نے
انہیں اپنی اپنی زکوٰۃ دی۔ جب
ثعلبہ سے زکوٰۃ مانگی انہوں نے کہا
کہ یہ تو ٹیکس ہو گیا' جاؤ میں سوچ
لوں۔ جب یہ لوگ حضور
ﷺ کی خدمت میں واپس
آئے تو حضور ﷺ نے ان کے
عرض کرنے سے پہلے فرمایا ثعلبہ
پر افسوس' تو یہ آیت نازل ہوئی'
پھر ثعلبہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا تو
حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ
تعالیٰ نے مجھے اس کے قبول کرنے
کی ممانعت فرما دی وہ اپنے سر پے
خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس
زکوٰۃ کو خلافت صدیقی میں حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا انہوں
نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر
خلافت فاروقی میں حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کے پاس لایا انہوں نے
بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی
میں یہ شخص ہلاک ہو گیا اس بات
سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد شکنی اور
وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے'
مسلمان کو چاہیے کہ ان باتوں سے
احتراز کرے اور عہد پورا کرے اور
وعدہ وفا کرنے میں صدق دل سے
پوری پوری کوشش کرے۔
کیونکہ حدیث شریف میں منافق
کی تین نشانیاں ہیں اول یہ کہ جب

وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۸۸﴾
جہاد کیا اور انھیں کے لیے تمام بھلائیاں ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
اللہ نے ان کے لیے جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں
فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۸۹﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور اعراب میں سے بہانے بنانے والے لوگ آئے
لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ
کہ انھیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ لوگ جنھوں نے اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا تھا۔ جلد ان
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۹۰﴾ لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ
کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ ضعیفوں پر کوئی حرج نہیں
وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ
اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنھیں خرچ کا مقدور
حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن
نہ ہو جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں اور نیکوکاروں پر کوئی
سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۹۱﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ
الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ ان پر جو آپ ﷺ کے حضور حاضر ہوں
لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ
کہ آپ انھیں سواری عطا کر دیجیے تو آپ ﷺ سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمھیں سوار کروں تو اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی
تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ﴿۹۲﴾ إِنَّمَا
آنکھوں سے آنسو بہتے ہوں اس غم سے کہ انھیں خرچ کا مقدور نہ تھا۔ مواخذہ
السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَن
تو ان سے ہے جو آپ ﷺ سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں۔ انھیں تو یہ پسند آیا کہ وہ
يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۹۳﴾
عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے اور وہ کچھ نہیں جانتے۔

ع ۹/۱۷

حاشیہ صفحہ سابقہ

بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، اللہ تعالیٰ کل مسلمانوں کو ان تینوں برائیوں سے محفوظ رکھے۔

ف ۱۰ اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا تو منافقین حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے معذرت کرکے کہنے لگے کہ آپ ﷺ ہمارے لئے استغفار کیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ ﷺ کتنا بھی استغفار کریں اس سے ثابت ہوا کہ جب لوگوں کے دلوں میں نفاق گھر کر لیتا ہے اور وہ نفاق پر جم جاتے ہیں اس کیلئے توبہ و استغفار کوئی نفع نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام کا ان کیلئے استغفار کرنا بھی نفع بخش ثابت نہیں۔

ف ۱۱ اس کا شان نزول یہ ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافقوں کا سردار تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے نے جو صالح مسلمان اور مخلص صحابی اور کثیر العبادات تھے انھوں نے یہ خواہش کی کہ سید عالم ﷺ ان کے باپ عبد اللہ بن ابی کو کفن کیلئے اپنی قمیص مبارک عنایت فرماویں اور اس کی نماز جنازہ پڑھادیں حضرت عمر کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی

حاشیہ بر صفحہ ۲۴۳

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے آپ فرمادیں کہ بہانے نہ بناؤ
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ
ہم ہرگز تمھارا یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمھاری خبریں دے دی ہیں۔ اور اب اللہ اور اس کا
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
رسول تمھارے عمل دیکھیں گے پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو ظاہر اور پوشیدہ سب کو جانتا ہے۔
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا
اور وہ تمھیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اب تمھارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب
انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لیے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو۔ تو تم ان کا خیال چھوڑ دو۔ وہ تو بالکل
رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ
پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کماتے تھے۔ تمھارے آگے قسمیں
لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اور اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ
ہرگز راضی نہ ہوگا۔ اعراب کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور اسی قابل ہیں
اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں۔ اور اللہ علم والا
حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ
اور حکمت والا ہے۔ اور اعراب میں سے کچھ وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اسے تاوان سمجھیں اور تم پر گردشیں
بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾
آنے کے انتظار میں رہیں۔ درحقیقت انھیں پر گردش ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔
وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا
اور اعراب میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں

حاشیہ صفحہ سابقہ

تھی اور حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ حضور ﷺ کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہو گا اس لئے حضور ﷺ نے اپنی قمیض بھی عنایت فرمائی اور جنازے میں شرکت بھی کی۔ قمیض دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبد اللہ بن ابی نے اپنا کرتہ انھیں پہنایا تھا حضور ﷺ کو اس کا بدلہ دے دینا بھی منظور تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد پھر کبھی حضور ﷺ نے کسی منافق کے جنازے میں شرکت نہ فرمائی اور حضور ﷺ کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی چنانچہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب حضور ﷺ کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں۔ یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہو گئے۔

وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾

جہاد کیا اور انھیں کے لیے تمام بھلائیاں ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ

اللہ نے ان کے لیے جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں

فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ

رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور اعراب میں سے بہانے بنانے والے لوگ آئے

لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ

کہ انھیں رخصت دی جائے اور بیٹھ رہے وہ لوگ جنھوں نے اللہ اور رسول سے جھوٹ بولا تھا۔ جلد ان

الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾ لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ

کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ ضعیفوں پر کوئی حرج نہیں

وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ

اور نہ بیماروں پر اور نہ ان پر جنھیں خرچ کا مقدور

حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن

نہ ہو جبکہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں اور نیکوکاروں پر کوئی

سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾ وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ

الزام نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور نہ ان پر جو آپ کے حضور حاضر ہوں

لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ

کہ آپ انھیں سواری عطا کریں جبکہ آپ سے یہ جواب پائیں کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمھیں سوار کروں تو اس پر یوں واپس جائیں کہ ان کی

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ﴿٩٢﴾ إِنَّمَا

آنکھوں سے آنسو بہتے ہوں اس غم سے کہ انھیں خرچ کا مقدور نہ تھا۔ مواخذہ

السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَن

تو ان سے ہے جو آپ سے رخصت مانگتے ہیں اور وہ دولت مند ہیں۔ انھیں تو پسند آیا کہ وہ

يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے اور وہ کچھ نہیں جانتے۔

حاشیہ صفحہ سابقہ

بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے خلاف کرے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، اللہ تعالیٰ کل مسلمانوں کو ان تینوں برائیوں سے محفوظ رکھے۔

ع ۹ ۱۷

ف ۱۰ اوپر کی آیتیں جب نازل ہوئیں اور منافقین کا نفاق کھل گیا اور مسلمانوں پر ظاہر ہوگیا تو منافقین حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے معذرت کرکے کہنے لگے کہ آپ ﷺ ہمارے لئے استغفار کیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ فرمائے گا چاہے آپ ﷺ کتنا بھی استغفار کریں اس سے ثابت ہوا کہ جب لوگوں کے دلوں میں نفاق گھر کر لیتا ہے اور وہ نفاق پر جم جاتے ہیں اس کیلئے توبہ و استغفار کوئی نفع نہیں دیتا۔ حتی کہ انبیاء علیہم السلام کا ان کیلئے استغفار کرنا بھی نفع بخش ثابت نہیں۔

ف ۱۱ اس کا شان نزول یہ ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافقوں کا سردار تھا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹے نے جو صالح مسلمان اور مخلص صحابی اور کثیر العبادات تھے، انھوں نے یہ خواہش کی کہ سید عالم ﷺ ان کے باپ عبد اللہ بن ابی کو کفن کیلئے اپنی قمیض مبارک عنایت فرماویں اور اس کی نماز جنازہ پڑھا دیں حضرت عمر کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی

حاشیہ بر صفحہ ۲۴۳

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا

تم سے بہانے بنائیں گے جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے آپ فرمادیں کہ بہانے نہ بناؤ

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ

ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے۔ اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں دے دی ہیں۔ اور اب اللہ اور اس کا

عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

رسول تمہارے عمل دیکھیں گے پھر اس کی طرف پلٹ کر جاؤ گے جو ظاہر اور پوشیدہ سب کو جانتا ہے۔

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۴﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا

اور وہ تمہیں جتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اب تمہارے آگے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب

انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے اس لیے کہ تم ان کے خیال میں نہ پڑو۔ تو تم ان کا خیال چھوڑ دو۔ وہ تو بالکل

رِجْسٌ ؗ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾ يَحْلِفُوْنَ

پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے اس کا جو وہ کماتے تھے۔ تمہارے آگے قسمیں

لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى

کھاتے ہیں کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اور اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے

عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ

ہرگز راضی نہ ہوگا۔ اعراب کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور اسی قابل ہیں

اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

کہ اللہ نے جو حکم اپنے رسول پر اتارے اس سے جاہل رہیں۔ اور اللہ علم والا

حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ

اور حکمت والا ہے۔ اور اعراب میں سے کچھ وہ ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اسے تاوان سمجھیں اور تم پر گردشیں

بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾

آنے کے انتظار میں رہیں۔ درحقیقت انھیں پر گردش ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا

اور اعراب میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اللہ کی راہ میں

حاشیہ صفحہ سابقہ

تھی اور حضور ﷺ کو معلوم تھا کہ حضور ﷺ کا یہ عمل ایک ہزار آدمیوں کے ایمان لانے کا باعث ہو گا اس لئے حضور ﷺ نے اپنی قمیض بھی عنایت فرمائی اور جنازے میں شرکت بھی کی۔ قمیض دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبد اللہ بن ابی نے اپنا کرتہ انھیں پہنایا تھا حضور ﷺ کو اس کا بدلہ دے دینا بھی منظور تھا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد پھر کبھی حضور ﷺ نے کسی منافق کے جنازے میں شرکت نہ فرمائی اور حضور ﷺ کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی چنانچہ جب کفار نے دیکھا کہ ایسا شدید العداوت شخص جب حضور ﷺ کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حبیب اور اس کے سچے رسول ہیں۔ یہ سوچ کر ہزار کافر مسلمان ہوگئے۔

يُنفِقُ قُرُبٰتٍ عِندَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُولِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ لَّهُ

خرچ کریں اسے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور رسولؐ سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں۔ یقیناً وہ ان کیلیے باعث

ع ۲/ ۱ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٩٩﴾ وَالسّٰبِقُوۡنَ

قرب ہیں۔ اور اللہ بہت جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کریگا۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔ اور مہاجرین اور انصار

الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَالَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ

میں سے پہلے پہل سبقت لے جانے والے اور جو (ہجرت اور نصرت میں) بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے

رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡهُ وَاَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ

اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے اور ان کے لیے باغ مقرر کیے گئے ہیں جن کے

تَحۡتَهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿١٠٠﴾

نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

وَمِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ؕۛ وَمِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ

اور تمہارے آس پاس کے کچھ اعراب (دیہاتی) بھی منافق ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے کچھ لوگ

مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ سَنُعَذِّبُهُمۡ

نفاق کی طرف مڑ گئے ہیں تم انہیں نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں جلد ہم انہیں دوبارہ عذاب

مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿١٠١﴾ وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا

میں مبتلا کریں گے اور پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔ اور کچھ اور ہیں جو اپنے گناہوں

بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ

کے معترف ہوئے اور اس میں ایک اچھا کام ملایا اور دوسرا برا۔ شاید کہ اللہ ان کی

يَّتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً

توبہ قبول کرلے۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے حبیبؐ! ان کے مال میں سے صدقہ حاصل کرو

تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ

جس سے انہیں پاکیزہ اور ان کا تزکیہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک آپؐ کی دعا ان کے دلوں کو سکون

لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿١٠٣﴾ اَلَمۡ يَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ

بخشے گی اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کیا انہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

ف۱ جب حضورؐ غزوہ تبوک پر تشریف لے گئے تو اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ بوجہ سستی و کاہلی جہاد میں شریک نہ ہوسکے جب حضورؐ نے مراجعت فرمائی اور ایک گاؤں میں جو مدینہ منورہ کے قریب تھا پہنچے تو جو اصحاب مخلص اور کامل الایمان تھے انہوں نے اعتراف جرم کے طور پر اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ستونوں سے باندھ لیا اور یہ عہد کیا کہ جب تک حضورؐ ہماری اس کوتاہی اور غلطی کو معاف نہ فرما دیں گے اور ہم سے راضی ہوکر ہمیں اپنے دست مبارک سے نہ کھولیں ہم ہرگز نہ کھلیں گے۔ جب حضورؐ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے اور ان لوگوں کو ستونوں سے بندھا ہوا دیکھا تو دریافت فرمایا جب حضورؐ کو حقیقت حال کا علم ہوا تو حضورؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہیں ہرگز نہ کھولوں گا اور نہ ان کے عذر قبول کروں گا جب تک کہ مجھے اللہ کی طرف سے انہیں کھولنے کا حکم نہ دیا جائے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی اور رسول کریمؐ نے تب انہیں کھولا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مال ہی ہمارے جہاد سے رہ جانے کا باعث ہوئے انہیں لیجیے اور صدقہ کر دیجیے اور ہمیں پاک کر دیجیے اور ہمارے لیے دعائے مغفرت فرمائیے۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے تمہارے مال لینے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر اگلی آیت نازل ہوئی "ان کے اموال میں سے لو" اس پر بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ صدقہ غیر واجب تھا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ بطور کفارہ تھا اور بعض کا خیال ہے کہ یہ مال زکوٰۃ تھا جو ان کے ذمے واجب تھا مگر حقیقت یہ مال شکرانے کے طور پر دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کر لی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ یہ مال ہمارے جہاد سے رہ جانے کا باعث ہوا۔

عَنْ عِبَادِهٖ وَيَأْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

اور صدقے خود لیتا ہے ف۱۳ اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

اور آپ فرمائیں کہ تم عمل کرو پس اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے اور اس کا رسول اور مومن بھی

وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اور جلد اس کی طرف پلٹائے جاؤ گے جو ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے ف۱۴ اور وہ تمہارے کام تمہیں جتا دے گا۔

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ

اور کچھ موقوف رکھے گئے ہیں اللہ کے حکم پر خواہ وہ ان پر عذاب کرے یا ان کی توبہ قبول کرے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا

اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور وہ جنہوں نے مسجد بنائی نقصان پہنچانے کو اور کفر کے باعث

وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کو اور اس کے انتظار میں کہ جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول

مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ

سے جنگ کا خواہشمند ہے۔ اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو بھلائی چاہی تھی۔ اور اللہ گواہ ہے کہ وہ یقیناً

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۭ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ

جھوٹے ہیں۔ اور اس مسجد میں آپ کبھی کھڑے نہ ہونا، بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد

اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا

پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے، وہ زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں وہ لوگ بھی ہیں جو پاکیزہ ہونا چاہتے ہیں

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى

اور اللہ پاکیزہ لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی پرہیزگاری پر

مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا

اور اللہ کی رضا پر، وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی بنیاد تعمیر کی ایک گرنے والے

جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

گڑھے کے کنارے پر اور وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑا اور اللہ ظالموں کو ہدایت کی راہ

ف۱۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو انسان خدا کے راستے میں خلوص نیت کے ساتھ اور رغبت کے جذبے سے دیتا ہے تو گویا خدا ہی کو دیتا ہے اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صدقے خود اپنے دست قدرت میں لیتا ہے گویا بندے کا ہر وہ عمل جو اللہ کے لیے ہو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خدا کے ساتھ ہی معاملہ کیا ہے لوگ جس کو قوت تخیل کہتے ہیں وہ درحقیقت وہ جسم حقیقی کی پرواز ہے جو انتہائی لطیف ہے کہ انسان جس طرف خیال کرے تو وہ چیز یا کوئی منظر خواہ ایک ہزار میل پر بھی ہو ایک پل میں یہ جسم لطیف اس کے مقابل ہو کر اس کا عکس اپنے میں لے لیتا ہے یعنی وہ چیز اس جسم لطیف میں منعکس ہو جاتی ہے تو اس چیز کا تصور ذہن میں آجاتا ہے۔ نماز کی حقیقت بھی یہی ہے کہ جب مسلمان اپنے مصلے پر کھڑے ہونے کے بعد کامل یقین سے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں دست بستہ باادب کھڑا ہوں تو یہ تصور ترقی کرنا شروع کرتا ہے جتنا یہ تصور ترقی کرتا جاتا ہے اتنا ہی انسان خدا کا قرب حاصل کرتا جاتا ہے اور جتنا اس کا یقین کامل ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا ایمان کامل ہوتا جاتا ہے پس ہر عمل جو خلوص نیت اور کامل یقین کے ساتھ خدا کے لیے کیا جائے اتنا ہی حقیقت روح انسانی کا تعلق خدا کے ساتھ بڑھتا جاتا ہے اور وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے خدا کے ساتھ معاملہ کیا۔

ف۱۴ اس آیت میں رویت خدا اور رسول و مومنوں کا سلسلہ وار ایک جگہ ذکر کیا گیا ہے لیکن رویت تینوں درجات میں یکساں نہیں۔ نحوی کہتے ہیں کہ یہاں "س" استقبال کے واسطے ہے اور مراد یہ ہے کہ قیامت میں خدا اور رسول اور مومنین اعمال کو دیکھیں گے لیکن یہ نہیں سمجھے کہ اگر "س" کو استقبال کے معنی میں لیا جائے تو کفر محض ہے کیونکہ نسبت رویت باری تعالیٰ لازم آتی ہے کہ اس وقت خدا ہمارے اعمال کو نہیں دیکھتا اور ان سے بے خبر ہے اور یہ مطلقاً محال ہے اور کفر محض ہے کہ یہ الفاظ ہر ایک مقام پر یہی معنی نہیں دیتے بلکہ کلام خدا میں اکثر تفسیر مصطفیٰ اسٹنڈ

الظّٰلِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ
ہیں دکھاتا۔ وہ تعمیر جو کی گئی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی۔
إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ ع إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ
اور یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
مسلمانوں سے ان کے جان اور مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں ف۱۵
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ
وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں تو وہ قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہوتے ہیں ف۱۶ اس پر اللہ کا وعدہ
حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ
سچا ہے۔ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ وعدہ کا پورا کون
اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
ہوگا اور تمھیں خوشخبری ہو اپنے اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی
الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾ التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ
ہے۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اسکی حمد و ثنا کرنے والے اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے رکوع کرنے والے
السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور سجدہ کرنے والے اور بھلائی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے
وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور خوشخبری دیجیے مومنوں کو۔ اور نبی
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ
اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ
جبکہ ان پر ظاہر ہو چکا کہ وہ دوزخی ہیں اور ابراہیمؑ کا اپنے باپ
إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ
کی بخشش چاہنا ایک وعدہ کے سبب تھا جو اس سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیمؑ پر ظاہر ہو گیا

بقیہ صفحہ سابقہ

اس قسم کے الفاظ نیز الفاظ ترجیح بھی وغیرہ تاکید کے واسطے استعمال ہوتے ہیں یا معنی دوام و استمرار اور یہ بات قرآن سے معلوم ہوتی ہے اور یہ صحیح ہے کہ س اور سوف استقبال کیلئے بھی آتے ہیں جیسا کہ اس آیت کے دوسرے جز یعنی "تم لوٹائے جاؤ گے اسکی طرف جو ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے" اور جس سے مراد قیامت ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت کے جزو اول "فسیری اللہ" میں استقبال کیلئے نہیں ہے اور یہ غلط ہے کہ اس رویت سے مراد رویت قیامت ہے کیونکہ رویت قیامت کا ذکر آیت کے دوسرے جز "ستردون" میں موجود ہے۔ پس مراد اس رویت سے رویت دنیا ہی ہے کہ یہاں ہمارے اعمال کو خدا اور رسولؐ اور مومنین دیکھتے ہیں اور مومنین سے مراد اولیاء اللہ ہیں۔ اس شبہ کا جواب کہ خدا اور رسولؐ اور مومنوں کی رویت یکساں ہے یہ ہے کہ اگر یہ مذکورہ میں متعلق رویت یعنی "عملکم" تمام موضوعات کے آخر میں مذکور ہوتا تو بیشک سب کی رویت یکساں ہو سکتی لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ "عملکم" بعد لفظ اللہ مذکور ہوا ہے جو متعلق ہے اور مطلب یہ ہے کہ عمل سے بالذات صرف رویت خدا کو تعلق ہے اور اسی کی رویت حقیقی اور اصلی ہے اور رسول خدا اور اولیاء اللہ کی بالعرض اور بالطبع منجانب اللہ لہٰذا رویت یکساں نہیں۔ قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب کسی قضیہ میں موضوع متعدد ہوں اور محمول ایک جیسا کہ اس آیت میں موضوع تین ہیں خدا اور رسولؐ اور اولیاء اللہ اور محمول ایک یعنی رویت اعمال پس اگر محمول بعد موضوع اول مذکور ہو تو موضوع اول پر حمل حقیقی ہوگا اور باقیوں پر حمل بالعرض اور یہاں ایسا ہی ہے کہ "عملکم" بعد لفظ اللہ مذکور ہوا ہے اور باقی موضوعات بعد میں۔ لہٰذا اصل رویت اعمال اللہ پر حقیقی ہے اور پیغمبر و اولیاء پر عرضی لہٰذا سب رویت میں یکساں نہ ہوئے۔

ف۱۵ مطلب یہ اور حقیقت مومن وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مستغرق رہتا ہے اور اپنی جان اور مال کا حقیقی مالک اللہ ہی کو

(بقیہ ۲۴۷ پر)

أَنَّهُ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا كَانَ

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے یقیناً ابراہیمؑ بردبار اور متحمل مزاج تھے۔ اور اللہ کی شان کے

اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُونَ ۚ

لائق نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت کر کے گمراہ کر دے جب تک کہ انھیں صاف صاف نہ بتادے کہ انھیں کس چیز سے بچنا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۱۵﴾ إِنَّ اللّٰهَ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ

بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے باخبر ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی کیلیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔

يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّٰهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿۱۱۶﴾

وہی جلاتا اور مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمھارا کوئی حامی ہو گا اور نہ مددگار

لَقَد تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ

یقیناً اللہ کی رحمتیں متوجہ ہوئیں نبیؐ پر اور ان مہاجرین اور انصار پر جنھوں نے مشکل کی گھڑی

فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ

میں ان کا ساتھ دیا۔ اور قریب تھا کہ ان میں کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں

ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ

پھران پر رحمت کیساتھ رجوع فرمایا ف۱ بیشک وہ ان پر نہایت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے۔ اور ان تین پر جو

الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ

موقوف رکھے گئے تھے یہاں تک کہ زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہو گئی

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا

اور وہ اپنی جان سے تنگ آگئے اور انھیں یقین ہو گیا کہ اللہ سے پناہ نہیں مگر اسی کے پاس

إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۱۸﴾ ع

پھر جانے سے۔ تو ان کی توبہ قبول کی تاکہ وہ تائب رہیں بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصّٰدِقِينَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ (کے قوانین کی مخالفت کے نتائج) سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ ف۱ اور اہل مدینہ کو

لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ أَن يَتَخَلَّفُوا

اور ان کے گرد بسنے والے اعراب کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے

(بقیہ صفحہ ۲۴۶)
سمجھتا ہے اور اپنی جان اور مال کو خدا کی خوشنودی کے لیے بے دریغ خرچ کر دیتا ہے۔ اس کا ہر عمل اور اس کا ہر فعل خالصتاً خدا کے لیے ہوتا ہے جو مسلمان اپنی اہلیہ اور بچوں کی حفاظت اور پرورش خدا کی رضا کے لیے کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اہل و عیال کا کفیل مجھے بنایا ہے اور تمام دن جتنی محنت و مشقت اور جدوجہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک مجاہد کا اجر عطا فرماتا ہے اور جب وہ دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے مجاہد کا ہی حسب کرتا ہے اور جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ یہ بچے میرے ہیں اور میں انکا باپ ہوں آج میں انکی پرورش کر رہا ہوں اور جب یہ جوان ہو جائیں گے تو یہ میری خدمت کریں گے اور مجھے کھلائیں گے ایسے انسان سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دریافت کریگا کہ اے انسان! میں نے آدم سے کر تجھ تک نسل کو پہنچایا اور جب میں نے تیرے گھر میں چند روح کو بھیجا کہ مجھے انکی پرورش کا اجر و ثواب عطا کروں تو تو نے مجھ سے امیدوں کو منقطع کر لیا اور ان سے امیدوں کو قائم کر لیا جن کے متعلق تو یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ ان کے جوان ہونے تک تو زندہ بھی رہے گا یا نہیں یا تیرے بوڑھے ہونے تک وہ دنیا میں موجود رہیں گے یا نہیں تو جب تو یہ جانتا ہی نہ تھا تو تو نے کیسے مجھ سے امیدوں کو منقطع کیا اور کیسے انسانی ہستیوں سے امیدوں کو قائم کر لیا جو اپنی مرضی سے اپنا ہاتھ ہلانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ چنانچہ وہ مجاہد جس کی نماز بھی قربانی اور جس کا ہر کام حتیٰ کہ زندگی اور موت بھی اللہ ہی کے لیے ہوتی ہے۔

ف۱ تو وہ جہاد بالسیف ہو یا جہاد بالنفس یا جہاد بالمال ہو یہ تمام جہاد یکساں حیثیت کے حامل ہیں بلکہ اس میں جو جہاد بالنفس کرے اور جہاد جو تمام زندگی جاری رہتا ہے جو نفس کے ساتھ جہاد کرتے کرتے مر جائے تو وہ بھی مقتول فی سبیل اللہ ہے اسی طرح جو جہاد بالمال کرے اور یہ جہاد تمام زندگی جاری رہتا ہے اور اگر وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی مجاہدوں میں محسوب کرتا ہے تو گویا ہر جہاد خواہ وہ کوئی بھی جہاد ہو اس کا کرنے والا مجاہد ہے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ
پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان کو پیاری سمجھیں۔ یہ
بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ
اس لیے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں
اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ
پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے
نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
ہیں تو اس سب کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا
الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً
اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور جو کچھ اللہ کی راہ میں تھوڑا یا زیادہ خرچ کرتے ہیں
وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا
اور جو وادی طے کرتے ہیں سب ان کیلئے لکھی جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے سب بہتر
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا
کاموں کا صلہ دے۔ اور مسلمانوں کیلئے یہ درست نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکلیں۔ پس کیوں نہ
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ
ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں
وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا
اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈرائیں اس امید پر کہ وہ بچ جائیں۔ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ
ایمان والو! جہاد کرو ان کافروں سے جو تمہارے قریب ہیں۔ اور وہ تم میں سختی
غِلْظَةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
محسوس کریں اور یہ اچھی طرح جان لو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
تو ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں زیادتی کی ہے۔ وہ جو

(بقیہ صفحہ سابقہ)

اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے وہی اجر عطا کرے گا جو جہاد بالسیف کے مجاہدوں کو عطا کرے گا۔

ف یہ وہ لوگ ہوسکتے ہیں کہ ہر چھوٹی بڑی موٹی اور باریک حدود کو سمجھتے اور جانتے ہوں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ علم کو پورا پورا سمجھنے والے کہتا ہے جو عالم ہونے کا دعویٰ کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کی حفاظت نہیں کر سکتا کیونکہ یہ وہ حدود ہیں جن کا تعلق ایمان و یقین کے ساتھ ہے اور انہی لوگوں کو اولیاء اللہ یا مجدد کہا جاتا ہے اور جن کا مرتبہ انبیاء کے بعد ہوتا ہے۔

ف (صفحہ ۲۴۷) اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیفوں اور پریشانیوں کو دور کر دیا اور ان لوگوں کو بھی جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا تھا اور کچھ لوگ جن کے دل اس تکلیف کے باعث پھر جانے لگے تھے اللہ تعالیٰ نے تصدق اپنے حبیب کے ان پر بھی اپنی رحمت نازل کی۔

ف ۱۹ یہ ہر زمانے میں قیامت تک کیلئے ایمان والوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ سچوں کا ساتھ دیں اور سچوں سے مراد وہ ہیں جو خدا اور رسول کے سچے احکام اور حقوق کو صورت دنیا کے لوگوں تک بغیر کسی طمع و لالچ کے پہنچاتے ہیں اور اس میں اپنے قیاس اور رائے کو داخل نہیں کرتے۔ یہ آیات تین سچے مومنین کے حق میں نازل ہوئیں۔ غزوہ تبوک سے جب حضور مدینہ میں تشریف لائے تو کچھ لوگ جو غزوہ میں شریک نہیں ہوئے تھے ساتھ نہ جانے کے متعلق معذرتیں پیش کرنے لگے منافقوں کے جھوٹے عذرات قبول کر لئے گئے ان میں تین سچے مومن کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے انہوں نے صاف صاف اپنے قصور کا اعتراف کر لیا حضور نے ان تینوں کے معاملہ میں فیصلہ ملتوی کر دیا اور فرمایا جب تک خدا کا حکم نہ آئے ان کا سماجی مقاطعہ رکھا جائے بہت پریشانی ہوئی بیویوں تک سے علیحدہ ہونے کا حکم دیا گیا آخر پچاس دن بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی برأت کا حکم نازل ہوا۔

ف (صفحہ ہذا ۲۴۸) اس کے معنی یہ ہیں کہ ہر گروہ میں سے کچھ لوگ دین میں جو تبلیغ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

ایمان والے ہیں ان کے ایمان کو اس نے زیادہ کیا اور وہ خوشیاں مناتے ہیں اور جن کے

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

دلوں میں بیماری ہے تو انھیں اور پلیدی پر پلیدی بڑھائی ف۲ اور وہ

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً

کفر ہی پر مر گئے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے

اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ

جاتے ہیں پھر نہ تو توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت مانتے ہیں۔ اور جب کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ

اترتی ہے تو ان میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگتا ہے کہ تمھیں کوئی دیکھتا تو نہیں پھر

انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

پلٹ جاتے ہیں۔ اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

یقیناً تمھارے پاس تشریف لائے تم ہی میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا گراں گزرتا ہے ف۳

حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

تمھاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ہیں اور رحم کرنے والے ہیں۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ

تو آپ فرمادیں کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود حاکم نہیں میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

بڑے عرش کا مالک ہے۔

ع ۷ / ۵

سورۃ یونس مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہی تسع ومائۃ آیۃ واحدی عشرۃ رکوعا

سورہ یونس مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ایک سو نو آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ

الف لام را۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ کیا لوگوں کو اس کا اچنبھا ہوا ف۱ کہ

(بقیہ صفحہ سابقہ)

کریں اور دین کی پوری پوری سند حاصل کریں اور بقیہ لوگ جہاد کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد بالسیف اور جہاد بالعلم (یعنی علم کے ذریعہ جہاد کرنا) ان دونوں کا اجر و ثواب خدا کے یہاں یکساں ہے۔

ف۱ قریب سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمھارے قبیلے میں سے ہوں یا تمھارے قریب سکونت رکھتے ہوں تو وہ تمھارے دین میں دخل اندازی کرتے ہیں اور دین کو مٹانا چاہتے ہوں ان کے ساتھ کوئی رو رعایت نہیں برتنی چاہیے۔

ف۲ مطلب یہ کہ پلیدی در حقیقت شک اور نفاق ہے جو ان کے دلوں میں بیٹھ گیا تھا اور قائم ہو گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق وہ شک اور نفاق بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ وہ اسی شک اور نفاق پر ہی مر گئے جیسا کہ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے کہ انسان کے دل میں کفر ہو یا ایمان وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے، یہاں تک کہ یہ عادت حقیقت کی شکل اختیار کر جاتا ہے جس سے چھٹکارا پانا ناممکن ہو جاتا ہے۔

ف۳ یعنی رسول تمھاری ہی جنس سے ہے اور حقیقت میں اسی کا وجود تمھارے وجود کی مانند ہے یعنی تمھارے وجود ہی کی طرح نظر آتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ جوہر بشری نہ ہوتا اور صرف نوری ہوتا تو تبلیغ کرنا اور خدا کے احکام پہنچانا ناممکن ہوتا، اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اور ہر زمانے میں فرشتوں کو انبیاء کے پاس بھیجا تو وہ شکل بشری ہی میں آتے رہے۔

ف۱ کفار کو تعجب اس بات کا تھا کہ خدا نے ایک یتیم کو باوجود مفلس و نادار ہونے کے اور ظاہری شان و شوکت کے نہ ہونے کے رسول مقرر کر دیا ان کا مطلب یہ تھا کہ اگر خدا کو رسول بنانا ہی تھا تو عرب کے سردار کو جو مالدار اور شان و شوکت والا ہوتا اسی کو رسول بناتا۔

اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

ہم نے ان میں سے ایک شخص کو وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈرائیے اور ایمان والوں کو خوشخبری

اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ

دے کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچ کا مقام ہے ۔ کافر بولے

اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ② اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ۔ بیشک تمہارا رب، اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ

اور زمین چھ دن (وقفوں) میں بنائے وہ اپنی حکومت پر پوری طرح مسلط ہے جیسا اس کی شان کے

الْاَمْرَ ؕ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

لائق ہے ف۲ کام کی تدبیر فرماتا ہے ۔ کوئی سفارشی نہیں مگر اس کی اجازت سے ۔ یہ ہے اللہ تمہارا پالنے والا

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ③ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

تو اس کی عبادت کرو تو کیا تم دھیان نہیں کرتے ۔ اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے ۔ اللہ کا وعدہ

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سچا ہے ۔ وہ خلق کو ابدا اور احیاء کرتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ بنائیگا کہ ان کو جو ایمان لائے اور

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ

اچھے کام کیے، انصاف کا صلہ دے ۔ اور کافروں کیلیے پینے کو کھولتا

حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ④ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

پانی اور دردناک عذاب ہے یہ بدلہ ہے ان کے کفر کا ۔ وہی ہے جس نے

الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

سورج کو جگمگاتا بنایا اور چاند کو چمکتا ہوا اور اس کے لیے منزلیں ٹھہرائیں تاکہ تم برسوں کی

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ

گنتی اور حساب جان سکو اللہ نے اسے حق کے ساتھ بنایا ہے وہ نشانیاں مفصل

الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ⑤ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا

بیان فرماتا ہے علم والوں کے لیے ۔ بیشک رات اور دن کا ادلتے بدلتے رہنا اور جو کچھ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف ۲ عرش سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکومت پر پوری طرح مسلط اور متوجہ ہوا اس عالم کی طرف، اور وہ غالب اور محیط ہوا تمام کائنات پر، اس کے باعث ہر ذرے کی حرکت سے ہمہ وقت باخبر ہے اور تاریک رات میں چیونٹی کی حرکت کو بھی دیکھتا اور سنتا ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾ اِنَّ

اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں نشانیاں ہیں پرہیزگاروں کے لیے۔ بیشک

الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا

وہ جو ہمارے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی اور مطمئن ہوگئے

بِهَا وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ

ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غفلت برتتے ہیں۔ ان لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے

بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا بیشک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے

یَهْدِیْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِیْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِیْ

ان کا رب ان کے ایمان کے باعث انھیں ہدایت کی راہ دکھائیگا نعمت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں

جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۹﴾ دَعْوٰىهُمْ فِیْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ

بہتی ہوں گی ان کی دعا اس میں یہ ہوگی ف ۳ کہ اللہ تیری ذات پاک ہے اور ان کا ملتے وقت

فِیْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰﴾ ع ۱ / ۶

خوشی کا پہلا بول سلام ہے اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَیْرِ لَقُضِیَ اِلَیْهِمْ

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر برائی بھیجنے میں ایسی جلدی کرتا جیسی وہ بھلائی کی جلدی کرتے ہیں تو ان کا وعدہ پورا

اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾

ہو چکا ہوتا اور جو لوگ ہمارے دیدار کی امید نہیں رکھتے تو ہم انھیں چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنی گمراہی میں بھٹکا کریں۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے بیٹھے اور کھڑے ہمیں پکارتا ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَآ اِلٰی ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ

پھر ہم جب اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا کسی تکلیف کے پہنچنے پر اس نے ہمیں پکارا ہی نہ تھا

زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ

اسی طرح حد سے [illegible] والوں کے اعمال [illegible] اور ہم نے تم سے پہلے [illegible]

ف ۳ ان کی دعا جنت میں یہ ہوگی کہ "یا اللہ! ہم تیری تسبیح کرتے ہیں" اور یہ دعا در حقیقت اس کے شکرانے کے طور پر کریں گے اور اس کی رضا و خوشنودی کے وہاں بھی طالب ہوں گے جیسا کہ دنیا میں اس کی رضا و خوشنودی کے طالب تھے۔

قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُو

کر دیا جب وہ حد سے بڑھے اور ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے اور وہ ہرگز ایمان لانے

لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُ

والے نہیں تھے اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں مجرموں کو پھر ہم نے ان کے

خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَاِ

بعد تمہیں زمین میں جانشین کیا۔ کہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو اور جب

تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا ائْتِ

ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ کہنے لگتے ہیں جنہیں ہم سے ملنے کی امید نہیں کہ اس کے سو

بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِيٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ

کوئی اور قرآن لے آئیے یا اسی کو بدل دیجیے۔ آپ فرمادیں کہ مجھے یہ حق نہیں پہنچتا کہ میں اسے اپنی طرف سے

تِلْقَآئِ نَفْسِيٓ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّيٓ اَخَافُ اِنْ

بدل دوں۔ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی ہوتی ہے۔ میں اگر اپنے رب کی

عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ

نافرمانی کروں تو مجھے اس عظیم دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ آپ فرمادیں کہ اگر اللہ چاہتا تو میں اسے تم پر

عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ

پڑھتا اور نہ ہی وہ تم کو اس سے خبردار کرتا ف۴ میں تو اس سے پہلے تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں

اَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ

تو کیا تم اس پر غور نہیں کرتے۔ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے یا

كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ یقیناً وہ مجرموں کو کامیاب نہیں کرتا اور اللہ کے سوا ایسی چیز کی عبادت کرتے

اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا

ہیں جو ان کا کچھ بھی نہ برا کر سکے اور نہ بھلا کر سکے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ قُلْ اَتُنَبِّـُٔونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِ

سفارشی ہیں ف۵ تو آپ فرمادیں کہ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے اور نہ

ف ۴ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تلاوت اللہ تعالیٰ کی مشیت اور تعلیم کے مطابق ہے مطلب یہ ہے اگر اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا تو مجھے اس کو تم پر پڑھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں اس سے کوئی ذاتی نفع حاصل نہیں کرتا ہوں میں تو صرف اپنے رب کے حکم کی تعلیم کر رہا ہوں۔

ف ۵ روایت ہے کہ قریش بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم بتوں کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کردیں، اللہ تعالیٰ نے اس کا رد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کیا اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے نہ زمین میں یعنی آسمان اور زمین کی ہر بات اور ہر حقیقت سے باخبر ہے مگر تم وہ بات کہہ رہے ہو اور وہ عقیدہ رکھتے ہو کہ جس کا کہیں نام و نشان نہیں۔

الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱۸﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ
زمین میں ہے۔ اس کی ذات پاک ہے اور وہ بہت بلند ہے ان کے شرک سے۔ اور لوگ ایک ہی
إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ
امت تھے پھر مختلف ہو گئے ف۶ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات پہلے مقرر نہ ہو چکی ہوتی
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ
تو یہیں ان کے اختلافات کا فیصلہ ان پر ہو گیا ہوتا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب
عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم
کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری تو آپ فرما دیں کہ غیب تو اللہ ہی کیلئے ہے اور تم انتظار کرو اور میں بھی تمھارے
مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ
ساتھ انتظار کر رہا ہوں اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت سے نوازتے ہیں کسی تکلیف کے بعد
مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ
جو انھیں پہنچی تھی ف۷ تو وہ کبھی ہماری آیتوں کے ساتھ الٹ پھیر کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ اللہ کی تدبیر بہت جلد ہو جاتی ہے ف۸
رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿۲۱﴾ هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ
یقیناً ہمارے فرشتے تمھارے مکر لکھ رہے ہیں۔ وہی ہے کہ جو تمھیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے۔
حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا
یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہو اور وہ اچھی ہوا سے تمھیں لے کر چلے اور وہ اس پر خوش ہوں
جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا
پھر ان پر آندھی کا جھونکا آیا اور ہر طرف سے انھیں لہروں نے گھیر لیا اور وہ سمجھ گئے
أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا
کہ ہم گھر گئے اس وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اس کے مخلص بندے بن کر اور کہتے ہیں کہ اگر تو ہمیں اس سے
مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ
بچائے گا تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔ پھر جب اللہ انھیں بچا لیتا ہے تو پھر وہ زمین میں
فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَاعَ
ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں اے لوگو! تمھاری زیادتی تمھاری ہی جانوں کا وبال ہے ف۹ یہ تمھاری

ف ۶ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے پہلے کی بات ہے اس زمانے میں لوگ دین فطرت پر تھے یعنی نہ تو مکمل ہدایت یافتہ تھے اور نہ ہی ضلالت پر تھے۔

ف ۷ اہل مکہ سات سال تک قحط میں مبتلا رہے یہاں تک کہ مرنے کے قریب ہو گئے پس جب اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور مینہ برسایا تو اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر جرح و قدح کرنے لگے اور اس کے رسول ﷺ سے ۔الم، چلنے لگے۔

ع ۲

ف ۸ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے اور اسلام کے خلاف تدبیریں کرتے ہیں وہ خود اس میں گرفتار ہو جاتے ہیں کیونکہ رب تعالیٰ نے یہ ایک طریقہ بنا دیا ہے کہ جب انسان کسی کا برا چاہتا ہے تو اس کا برا تو ہو یا نہ ہو برا چاہنے والے کا پہلے ہی برا ہو جاتا ہے اسی طرح جب انسان کسی کا بھلا چاہتا ہے تو اس کا بھلا ہو یا نہ ہو بھلا چاہنے والے کا پہلے ہی بھلا ہو جاتا ہے۔

ف ۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ وعدے کے خلاف کر کے کفر و معصیت میں مبتلا ہوتے ہیں، یعنی اس کے برے اثرات انہی کی ذات پر پڑتے ہیں۔

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

زندگی کا سرمایہ ہے ۔ پھر تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہے اس وقت ہم تمہیں بتا دیں گے کہ جو تم عمل کیا کرتے تھے

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

اور دنیا کی مثال تو ایسی ہے جیسے کہ ہم نے آسمان سے پانی برسایا تو اس کے سبب زمین سے

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَآ اَخَذَتِ

اگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جسے آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا

الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ

سنگھار لے لیا اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ اب ہم اس پر قادر ہو گئے

اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ

تو اس پر ہمارا حکم ہوا رات میں یا دن میں تو ہم نے اسے ملیا میٹ کر دیا گویا کہ وہ کل تھی ہی

بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا

نہیں ف۱ ایسے ہی ہم اپنی آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں غور اور فکر کرنے والوں کیلئے اور اللہ تعالیٰ تمہیں

اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾ لِلَّذِيْنَ

سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے ف۲ اللہ تعالیٰ اسکی رہنمائی کرتا ہے جو خود سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کا عملاً طلب گار ہے۔ اور بھلائی والوں

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ

کے لیے بھلائی ہے اس سے بھی زیادہ۔ اور ان کے منہ نہ سیاہ ہوں گے اور نہ انھیں ذلت ہوگی۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ

اور وہی لوگ جنت والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور جنھوں نے گناہ کمائے

جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

تو برائی کا بدلہ اسی جیسا ہے۔ اور انھیں ذلت ملے گی انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی

عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ

نہ ہوگا۔ گویا ان کے چہروں پر تاریک رات کی سیاہی چڑھا دی گئی ہے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

وہی لوگ دوزخ والے ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا اٹھائیں گے۔

ف۱ یعنی اچانک ہمارا عذاب آیا خواہ بجلی گرنے کی شکل میں خواہ آندھی چلنے کی صورت میں یا اولے پڑنے کی شکل میں۔ یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ دنیاوی زندگانی امید دل کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہو اچانک اس کو موت آ پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے اس وقت اسے یہ زندگی ایک خواب معلوم ہوتی ہے۔ غور فرمائیں کہ جب انسان سو جاتا ہے اگر خواب میں یہ دیکھے کہ ایک شیر مجھ پر حملہ آور ہے اور مجھے کھا جانا چاہتا ہے تو اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، درخت پر چڑھتا ہے اور ہر طرح اس سے بچنا چاہتا ہے کیونکہ اس وقت یہ حقیقت ہوتا ہے خواب نہیں، خواب میں انسان جو کچھ بھی دیکھتا ہے وہ اس وقت حقیقت ہوتا ہے خواب نہیں مگر جب روح عالم رؤیہ سے اس عالم دنیا کی طرف منتقل ہوتی ہے جسے جاگنا کہتے ہیں تو انسان بیدار ہو جاتا ہے اور اسے خواب کہنے لگتا ہے کیونکہ وہ منظر آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے بس اسی طرح انسان جب تک اس دنیا میں موجود ہے یہاں جو کچھ گزرتا ہے اسے حقیقت سمجھتا ہے مگر جب موت کا وقت آتا ہے اور نزع کا عالم ہوتا ہے اور یہ زبان بند کر دی جاتی ہے اور حجاب ہٹا دیئے جاتے ہیں اور انسان ادھر منتقل ہونے لگتا ہے تو یہ بیدار ہو جاتا ہے اس وقت اسے یہ پوری زندگی ایک خواب معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ منظر آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ف۲ دار السلام دین کی حقیقت ہے جس کے ذریعے سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔

نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ

جدا کردیں گے ان میں اور ہم مشرکوں سے فرمائیں گے کہ اپنی جگہ پر رہو تم اور تمہارے شریک، تو ہم انہیں

وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ﴿۲۸﴾ فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا

اور ان کے شریک ان سے کہیں گے "تم ہماری کب عبادت کرتے تھے؟" تو اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے

بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبْلُو

ہمارے اور تمہارے درمیان کہ ہمیں تمہاری عبادت کی خبر بھی نہ تھی اور یہاں ہر نفس

كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم

اس میں مبتلا ہوگا جو اس نے آگے بھیجا تھا اور وہ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے جو ان کا سچا مولا ہے اور انکی ساری

مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن

بناوٹیں ان سے گم ہو جائیں گی آپ فرمادیں کہ تمہیں کون رزق دیتا ہے آسمان و زمین سے یا کون

يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

مالک ہے کانوں اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مُردے سے اور کون نکالتا ہے

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ

مُردے کو زندہ سے۔ اور کون ان تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے" وہ تو کہیں گے کہ "اللہ ہے" تو پس آپ فرمادیں

أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۳۱﴾ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ

کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟ تو اللہ ہی تمہارا سچا رب ہے اور حق کے بعد تو

إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿۳۲﴾ كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

گمراہی ہی ہے تو پھر تم کہاں الٹی راہ جاتے ہو۔ بس ایسے ہی ثابت ہو چکی ہے تیرے رب کی بات

الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم

فاسقوں پر۔ کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ فرمادیں کہ تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے

مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

کہ پہلے بنائے پھر فنا کے بعد دوبارہ پیدا کرے؟ آپ فرمادیں کہ اللہ ہی اول بناتا ہے پھر فنا کے بعد دوبارہ اسکو بنائے گا

فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ

تو پھر تم کہاں اوندھی راہ جاتے ہو۔؟ آپ فرمادیں کہ "تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے کہ حق کی راہ دکھائے؟"

ف ۱۲ قیامت کے دن ایک ایسی سخت گھڑی آئے گی کہ معبودانِ باطل یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہ ہم دیکھتے تھے نہ ہم سنتے تھے اور نہ ہم جانتے تھے کہ یہ ہماری عبادت کرتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہی نہیں کہ یہ ہماری کب عبادت کرتے تھے اور مشرک کہیں گے اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ضرور تمہاری ہی عبادت کرتے تھے جنکی سزا آج ہم بھگت رہے ہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے کہ اس دن ہم ان کو اور ان کی عبادت کرنیوالوں کو ایک دوسرے سے جدا کردیں گے اور وہ جو آج اس دنیا میں نہایت محبت اور عقیدت سے جن کی عبادت کرتے ہیں اتنی ہی شدت کے ساتھ قیامت کے روز ان سے نفرت کریں گے۔

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَ

آپ فرما دیں کہ اللہ ہی حق کی راہ دکھاتا ہے اور جو حق کی راہ دکھاتا ہے تو وہ اسکا مستحق ہے کہ اسکی پیروی کی جا

اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝۳۵

نہ کہ اس کی جو خود ہی راہ نہ پائے جب تک کہ اسے راہ نہ دکھائی جائے تو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم غلط راہ اختیار کرتے ہو۔

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا

اور ان میں اکثر وہ ہیں جو گمان پر چلتے ہیں ف۴ اور بیشک گمان حق سے بے نیاز نہیں کرتا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۳۶ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

اور یقیناً اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے۔ اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ کو

يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَ

اپنی طرف سے اسے گھڑ لے بغیر اللہ کے نازل کیے ہوئے ف۵ بلا شک وہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے

وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۳۷ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اور لوح میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں ک

افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ

انھوں نے اسے بنا لیا ہے، آپ فرما دیں کہ تم اس جیسی کوئی ایک سورۃ لے آؤ اور اللہ کے سوا تم جن کو بلا سکتے ہو

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۸ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْ

بلا لاؤ اگر تم سچے ہو اور اسے جھٹلایا جس کے علم پر انھیں احا

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِ

نہیں اور ابھی انھوں نے اس کام کا انجام نہیں دیکھا۔ ایسے ہی ان سے اگلوں نے اسے جھٹلایا تھا۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝۳۹ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِ

تو آپ دیکھیں کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔ اور ان میں سے کوئی اس پر ایمان لاتا ہے

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝۴۰ ع وَاِنْ

ع ۱۰ ۹

اور ان میں سے کوئی اس پر ایمان نہیں لاتا۔ اور آپ کا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے۔ اور اگر

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَ

آپ کو جھٹلائیں تو آپ فرما دیں کہ میرا عمل میرے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے۔ تم میرے اعمال سے بری ہو

ف۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس جرمِ صغیر میں عالمِ کبیر رکھا ہے جو کچھ اس عالمِ کبیر میں ہے وہ سب کچھ اس عالمِ صغیر میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں دونوں چیزیں رکھی ہیں، حق بھی اور باطل بھی یا کسی میں یہ دونوں راہیں کھلی ہوئی ہیں، حق کا منبع قلب ہے اور باطل کا منبع نفس ہے، یہ دونوں راہیں انسان میں موجود ہیں، انسان جو شرک (یعنی بُت، آتش ستارے وغیرہ) کی عبادت کرتا ہے وہ درحقیقت انکی عبادت نہیں کرتا بلکہ اپنے نفس کی عبادت کرتا ہے کیونکہ جب اس کے نفس میں تحریک ہوتی ہے کہ فلاں عبادت سے مجھے فلاں نفع حاصل ہوگا وہ اس کی پرستش کرتا ہے، تو یہ پرستش اس بُت کی نہیں کرتا بلکہ اپنے نفس کی کرتا ہے۔ مثلاً ہندو لکشمی دیوی کی پوجا اس خیال سے کرتے ہیں کہ اس سے انہیں دولت حاصل ہوگی اور اس لیے وہ لکشمی دیوی کو دولت کی دیوی کہتے ہیں تو اب یہ انسان اس کی پوجا کرتا ہے وہ اسکی پوجا نہیں کرتا بلکہ اپنے نفس کی عبادت کرتا ہے دولت حاصل کرنے کے لیے اور نفس کا تعلق چونکہ شیطان کے ساتھ ہے اس لیے وہ شیطان کی عبادت کرتا ہے۔

ف۴ اہل باطل گمان پر ہی چلتے ہیں جو بغیر مصدقہ ہوتا ہے اور گمان کا تعلق نفس سے ہوتا ہے اور یقین کا تعلق قلب سے۔ باطل پر چلنے کے لیے سوائے نفس کے کوئی دوسری راہ نہیں ہوتی اور حق کی راہ وحی ہی سے حاصل ہوتی ہے یا کتب اللہ سے اسی کو حق کہا جاتا ہے اور ظن ہی باطل ہے اور اسی راہ کو باطل کہا جاتا ہے۔

ف۵ اس عظیم کتاب کے الفاظ الگ ہیں اور اسکی حقیقت ایک علیحدہ چیز ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ ایک کاغذ پر لفظ آگ یا انگارہ یا نور یا شمس لکھ دیں تو کاغذ کا کچھ نہیں بگڑے گا اگر آگ کی ایک چنگاری کاغذ کے ایک ڈھیر پر ڈال دیں تو وہ ڈھیر جل کر خاک ہو جائے گا کیونکہ حقیقتاً آگ ہے۔ اس قرآن کے ذکری الفاظ بنا سکتا ہے اور نہ اسکی حقیقت کو سمجھ سکتا ہے بغیر نبی کے سمجھائے ہوئے اسی سے نبی سے وابستگی ایمان کے لیے نہایت ضروری ہے اس کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہو سکتا

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

اور میں تمہارے اعمال سے بَری ہوں ۔ اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ جو آپؐ کی طرف کان لگاتے ہیں تو کیا آپ

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ

بہروں کو سُناؤ گے اگرچہ انھیں عقل نہ ہو ۔ اور ان میں سے کوئی آپؐ کی طرف دیکھتا ہے

اَفَاَنْتَ تَهْدِی الْعُمْیَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

تو کیا آپؐ اندھوں کو راہ دکھا دو گے اگرچہ انھیں نظر نہ آتا ہو ۔ بیشک اللہ لوگوں پر ظلم

النَّاسَ شَيْئًا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

نہیں کرتا ف۱۶ یقیناً لوگ ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ۔ اور جس دن وہ انھیں اٹھائے گا

كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ قَدْ

تو انھیں ایسا محسوس ہوگا گویا وہ دنیا میں ایک گھڑی ہی رہے تھے وہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لیں گے کہ وہ

خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا

نقصان میں رہے کہ جنھوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا تھا اور وہ ہدایت یافتہ نہ تھے ۔ اور اگر

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

ہم آپ کو دکھادیں وہ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے یا آپ کو پہلے ہی اپنے پاس بلالیں بہرحال انھیں ہماری طرف پلٹ کر آنا ہے

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا

پھر اللہ گواہ ہے اس پر جو کچھ وہ کرتے تھے ۔ اور ہر امت میں ایک رسول ہوا پس جب ہی

جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

ان کا رسول ان کے پاس آتا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کردیتا اور ان پر ظلم نہیں ہوتا ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

اور وہ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو ۔ آپؐ فرمادیں کہ میں اپنی

لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ

جان کے بُرے بھلے کا ذاتی اختیار نہیں رکھتا مگر وہ جو اللہ چاہے ہر گروہ کیلئے ایک وقت مقرر ہے کہ جب ان کا مقررہ

اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ

وقت آئے گا تو اس میں نہ ایک گھڑی کم ہوگی اور نہ ایک گھڑی زیادہ ۔ آپؐ فرمادیں

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ظاہری الفاظ کو بھی کوئی شخص بغیر سرکارِ رسالتؐ کے نہیں سمجھ سکتا مثلاً اقیموا الصلوٰۃ (نماز قائم کرو) سے مخاطب کیا سمجھ سکتا ہے جب تک حضورؐ اس کی تشریح نہ فرمادیتے مثلاً اس کے اوقات، رکعات اور طریقہ وغیرہ۔

ف۱۵ (صفحہ ہذا) اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہری کان تو رکھتے ہیں مگر قرآن جو محض روحانی کتاب ہے اس کیلئے ان باطنی اور حقیقی کانوں کی ضرورت ہے جن سے یہ باطنی اور روحانی کتاب سمجھی جاسکتی ہے چونکہ ان کے باطنی کان کھلے ہوئے نہیں لہٰذا انہیں اس کا کیا نفع ہو سکتا ہے اور اس کا باعث یہ ہے کہ ان کو سرکارِ رسالتؐ سے محبت نہیں، جتنی سرکارؐ کے ساتھ محبت اور تعلق لگاؤ بڑھتا جاتا ہے اتنے ہی حقیقی کان کھلتے جاتے ہیں اور حقیقی آنکھ کھلتی جاتی ہے اور اس سے حقیقت سمجھ میں آتی جاتی ہے اسی طرح باطنی آنکھ کے بغیر آپؐ کو صرف دیکھنے سے حقیقت کیسے سمجھ میں آسکتی ہے یعنی وہ نبوت کی دلیلیں دیکھتے ہیں مگر تصدیق نہیں کرتے اور جب آنکھ کسی کی حقیقت پر نظر نہ جائے صرف ظاہر کو دیکھتا ہو تو وہ دل کا اندھاپن ہے اور دل کا اندھا آنکھ کے اندھے سے بدتر ہے کیونکہ دل کی آنکھ سے ہی حق کو دیکھا اور پہچانا جاتا ہے اس ظاہری آنکھ سے نہیں، جو بصارت دی گئی ہے اس سے غرض یہ ہے کہ بصیرت حاصل کرے اور خدا اور رسولؐ اور آخرت کے باب میں بصیرت بصارت سے زیادہ کام دیتی ہے۔ مثلاً جب کسی فن سے واقف نہ ہو اسے فن کا اندھا کہتے ہیں اور جو شخص احمق ہو وہ عقل کا اندھا کہلاتا ہے اور یہ دونوں آیتیں عقل کے بہروں اور عقل کے اندھوں کے متعلق ہیں۔ ابن ام مکتومؓ اگرچہ نابینا تھے مگر کامل الایمان تھے کیونکہ انہیں بصیرت حاصل تھی جس کے لیے بصارت کی ضرورت نہیں، ابوجہل باوجود بصارت رکھنے کے بصیرت نہیں رکھتا تھا لہٰذا حق کیلئے وہ نابینا تھا کیونکہ نبی علیہ السلام کے اسرارِ نبوت اور قرآن کے احکام دونوں حق سے تعلق رکھتے ہیں ان کو نہ بصارت سے دیکھا جاسکتا ہے اور نہ سمجھا جاسکتا ہے۔

ف۱۶ درحقیقت اللہ تعالیٰ انسانوں کے درمیان

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَتَىٰكُمْ عَذَابُهُۥ بَيَٰتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ

کہو بھلا بتاؤ تو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا دن میں تو وہ کونسی چیز ہے جس کے لیے مجرم

ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ ءَامَنتُم بِهِۦٓ ءَآلْـَٰٔنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِۦ

لوگ جلدی کرتے ہیں۔ تو کیا جب تم پر یہ واقع ہوگا اس وقت اس کا یقین کروگے۔ کیا اب مانتے ہو پہلے تو تم اس کی

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ ذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْخُلْدِ

جلدی مچا رہے تھے۔ پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب تم ہمیشہ ہمیشہ اس عذاب کا مزہ چکھو

هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنۢبِـُٔونَكَ أَحَقٌّ هُوَ

تمھیں کچھ اور بدلہ نہ ملے گا، مگر وہی جو تم کماتے تھے۔ اور وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ حق ہے

قُلْ إِى وَرَبِّىٓ إِنَّهُۥ لَحَقٌّ ۖ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ

آپ فرمادیں کہ میرے رب کی قسم یقیناً وہ حق ہے اور تم اس کو عاجز نہ کرسکوگے۔ اور اگر

لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى ٱلْأَرْضِ لَٱفْتَدَتْ بِهِۦ ۗ وَأَسَرُّوا۟

ہر نفس کے لیے، جو اس نے ظلم کیا جو کچھ زمین میں ہے سب کا مالک ہوتا تو وہ ضرور سب اپنی جان چھڑانے کیلئے دیدیتا۔ اور وہ اپنے

ٱلنَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا

دل میں سخت پشیمان ہوئے جب عذاب دیکھا اور ان میں انصاف سے فیصلہ کردیا گیا اور ان پر

يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾ أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِنَّ

ظلم نہ کیا جائے گا اور بیشک سب اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور اچھی طرح

وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْىِۦ وَيُمِيتُ

جان لو کہ اللہ ہی کا وعدہ سچا ہے مگر ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے

وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن

اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اے لوگو! تمھارے رب کے پاس سے تمھارے لیے نصیحت آئی

رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى ٱلصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾

اور دلوں کی صحت اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے۔

قُلْ بِفَضْلِ ٱللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِۦ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا۟ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا

اور آپ فرمادیں کہ اللہ ہی کا فضل اور اسی کی رحمت ہے اور چاہیے کہ اس پر خوشی کریں، وہ اس سب سے بہتر ہے

(بقیہ صفحہ سابقہ)

اور قوموں کے درمیان وقت کرتا پھیرتا رہتا ہے اور رب انسان کی آزمائش کرتا رہتا ہے اور اس لیے ہے کہ وہ اس کی قدرت کے قائل ہیں۔ اگر انسان ایک حال پر رہتا یا قومیں ایک حال پر رہتیں تو اس کی قدرت کی کبھی قائل نہ ہوتیں مثلاً ایک تاجر جس کی فروخت ہزاروں روپیہ یومیہ ہوتی ہے کبھی سو پچاس روپے یومیہ کی فروخت بھی نہیں ہوتی، حالانکہ وہی دکان وہی مال اور وہی خریدار ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ رب تعالیٰ کی قدرت کا قائل ہو جاتا ہے کہ باوجود سب کچھ وہی ہونے کے یہ حالات کیسے بدل گئے۔ اگر وہ ایک ہی حال پر رہتا تو اس کی ذات کا اس کی صفات اور قدرت کا کبھی قائل نہ ہوتا جب تبدیلی کا وقت آجاتا ہے تو اس وقت ایک پل کی کمی ہوتی ہے نہ بیشی۔

يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ
جو وہ جمع کرتے ہیں ف۱۸ آپ فرمادیں کہ بھلا بتاؤ تو کہ جو اللہ نے تمھارے لیے رزق اتارا اس میں تم نے

مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٩﴾
اپنی طرف سے حلال اور حرام ٹھہرالیا" آپ فرمائیں کیا اللہ نے تمھیں اسکی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر جھوٹ بولتے ہو؟"

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ
اور کیا گمان ہے ان کا جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا۔ یقیناً

ع ۶ ۱۱ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَا
اللہ لوگوں پر فضل کرتا ہے مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اور تم

تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ
کسی حال میں بھی ہو اس قرآن میں سے کچھ پڑھو ف۱۹ اور تم لوگ جو کوئی بھی

عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ
کام کرو ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس کو شروع کرتے ہو ف۲۰ اور آپ کے رب

عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ
سے ذرہ برابر بھی کوئی چیز غائب نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں اور نہ

اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ
کوئی چھوٹی اور نہ بڑی، کوئی چیز ایسی نہیں جو اس روشن کتاب میں نہ ہو ف۲۱ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ولیوں

اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا
پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے ف۲۲ وہ جو ایمان لائے اور

يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا
پرہیزگاری کرتے ہیں انھیں بشارت ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ

تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ
کی باتیں بدل نہیں سکتیں یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ اور ان کی باتیں آپ کو

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ
رنجیدہ نہ کریں بیشک عزت ساری اللہ ہی کیلیے ہے ف۲۳ وہی سننے والا اور جاننے والا ہے اور اللہ ہی کا ہے

ف۱۸ درحقیقت قرآن پاک کے نازل ہونے کی خوشخبری سنائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور واضح کیا ہے انسانوں پر کہ گمراہی و ضلالت ایک مہلک بیماری ہے روح کے لیے جب قرآن دل میں اتر جاتا ہے اور بصیرت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ کفر اور شرک کی بیماری ختم ہو جاتی ہے اور روح صحت یاب ہو کر ہدایت کی راہ پر گامزن ہو جاتی ہے درحقیقت قرآن روحانی بیماریوں کے لیے شفا ہے جس طرح وحی حضور علیہ السلام کے قلب پر نازل ہوتی تھی اور اسکا آپ کے قلب پر پورا پورا اثر ہوتا تھا اسی طرح ہر انسان کے قلب پر اس کا اثر ہوتا ہے اگر وہ کامل یقین کے ساتھ اسکو جذب کرے تو اسکی حقیقی آنکھ اور کان روشن ہو جاتے ہیں اسی کو اللہ تعالیٰ روحوں کی صحت فرماتا ہے یعنی درحقیقت روح انسانی پر جسے باطنی اصطلاح میں دل کہا جاتا ہے اثر انداز ہوتی ہے اور اس سے روح صحت یاب ہو جاتی ہے اور اسکی آنکھیں اور کان کھل جاتے ہیں اور روشن ہو جاتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اکتساب کرتا ہے اور اس کا فضل شامل حال ہو جاتا ہے اور یہ مومن کے لیے بڑی خوشی کی بات ہے اور یہ دنیا کی بھی دولت سے زیادہ بہتر ہے۔

ف۱۹ اس سے مراد ذکر الٰہی ہے اور یہ قرآن ذکر ہے اللہ تعالیٰ نے اسے ذکر ہی فرمایا ہے کوئی بھی ذکر الٰہی ہو وہ قرآن میں سے ہوگا ہر حال میں ذکر الٰہی میں مشغول رہو اور خدا کی طرف متوجہ رہو۔

ف۲۰ یعنی تم جو کچھ بھی کام کرتے ہو اللہ تعالیٰ اسکو دیکھتا ہے اور چونکہ اس کا تعلق حقیقت روح انسانی سے ہے اس لیے وہ انسان کی ہر حرکت کو دیکھتا اور اس سے باخبر رہتا ہے۔

ف۲۱ روشن کتاب سے مراد قلب انسانی ہے جس پر نیت اور ارادہ منعکس ہو جاتا ہے اور اس عمل کے اثرات جزو روح بن جاتے ہیں اور جب روح مجرد عن المادہ ہوتی ہے تو ان میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے قیامت کے دن یہی کتاب مبین ہر انسان کے سامنے ہوگی اور اسی پر جزا اور سزا کا انحصار ہوگا۔

ف۲۲ درحقیقت اولیاء اللہ بھی شہید راہ حق

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ ان کی پیروی کر رہے ہیں جو اللہ کے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

سوا شریک بناتے ہیں۔ اور وہ گمان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ اٹکل کی باتوں کے

يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ

پیچھے دوڑتے ہیں ف۲۴ وہی ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی کہ اس میں چین پاؤ اور دن بنایا کہ

مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

تم بیدار ہو جاؤ۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں کے لیے۔ انھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنْ

لیے اولاد بنائی اس کی ذات پاک ہے اور وہ ان باتوں سے بے نیاز ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے نہیں کچھ تمھارے

عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

پاس اس کی کوئی سند ہے کیا اللہ پر وہ بات بناتے ہو جس کا تمھیں علم نہیں۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

آپ فرما دیں کہ وہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ

دنیا کو کچھ عرصہ برت لیں گے پھر انھیں ہماری طرف لوٹنا ہے پھر ہم ان کے کفر کے بدلے انھیں سخت

الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ

عذاب چکھائیں گے۔ اور انھیں نوح کا واقعہ پڑھ کر سناؤ۔ جب اس نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ

اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اگر تم پر میرا یہاں رہنا اور اللہ کی نشانیاں یاد دلانا شاق گزرا

اللّٰهِ فَعَلَي اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَاۗءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، تم مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو تمھارے کام کی

اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مجھے مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیرو تو

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ہوتے ہیں کیونکہ یہ نفس انہی کی تلوار سے ہوتے ہیں اس لیے انہیں اولیاء اللہ کہا جاتا ہے اور شہدا کفار کی تلوار سے قتل ہوتے ہیں لیکن دونوں کو یکساں حقیقی زندگی حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں مقتول فی سبیل اللہ ہوتے ہیں۔

ف۲۳ اس سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! تمہاری محبت درحقیقت ہماری محبت ہے اور تم سے دشمنی درحقیقت ہم سے دشمنی ہے اور تمہاری اہانت ہماری اہانت ہے چونکہ ہم کو تمام کائنات پر غلبہ حاصل ہے اس لیے ہم جو چاہیں وہ کر سکتے ہیں ہر چیز پر قادر ہیں تم ان کے ظاہری کلمات کا اثر دل اور ان سے رنجیدہ نہ ہو ان کی فطرت ہی ایسے ساتھ جھگی ہوئی ہے۔

ف۲۴ (صفحہ ہٰذا) درحقیقت گمان کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شریک کرتے ہیں اور انھیں پکارتے ہیں حالانکہ تمام کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے یعنی وہ اپنے گمان سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ اگر فلاں کو پکارا تو وہ دولت عطا کرے گا اور فلاں کی عبادت کی تو وہ فتح عطا کرے گا تو یہ درحقیقت اپنے ظن کی پیروی ہیں اپنے نفس اور اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں کیونکہ جن کو پکار رہے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں اور نہ ان کا کوئی وجود ہے یہ معبود صرف ظنی اور خیالی ہیں۔ اور یہ ان کی پرستش نہیں کرتے بلکہ اپنی خواہشات کی کرتے ہیں حالانکہ ہر چیز رب تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور ہر چیز کا وہی حقیقی مالک ہے۔

فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ

میں تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو اللہ پر ہے اور مجھے حکم ہے کہ میں

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی

تسلیم کرنے والا ہوں" تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو اس کے ساتھ کشتی میں

الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ

تھے ان کو نجات دی اور ہم نے انھیں خلیفہ کیا اور جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا۔

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان ڈرائے گئے لوگوں کا۔ پھر اس کے بعد ہم نے اور رسول

رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا

ان کی قوموں کی طرف بھیجے وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے مگر وہ ایمان نہ لائے جسے پہلے

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾

وہ جھٹلا چکے تھے ایسے ہی مہر لگ جاتی ہے سرکشوں کے دلوں پر

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر

بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ

بھیجا۔ تو انھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے تو جب ان کے پاس ہماری طرف

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤی اَتَقُوْلُوْنَ

سے حق آیا تو بولے "یہ تو کھلا جادو ہے" موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا

کہتے ہو جبکہ وہ تمھارے پاس آیا، کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر ہرگز کامیاب نہیں ہوتے" بولے

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اس سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا؟ اور زمین پر تم دونوں بڑے

فِی الْاَرْضِ ؕ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ

بنے رہو۔ اور ہم تم پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے" اور فرعون بولا "ہر جادوگر علم والے کو

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿٧٩﴾ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا

میرے پاس لے کر آؤ۔" پھر جب جادوگر آئے تو ان سے موسیٰؑ نے کہا کہ ڈالو

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ

جو تمھیں ڈالنا ہے۔" پھر جب انھوں نے ڈالا، موسیٰؑ نے کہا "یہ جو تم لائے ہو یہ

السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾

جادو ہے اب اللہ یقیناً اسے باطل کر دے گا" اللہ مفسدوں کا کام نہیں بناتا۔

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰى ع ۱۲ ۱۳

اور اللہ اپنی باتوں سے حق کو حق کر دکھاتا ہے۔ چاہے مجرم لوگ برا مانیں تو موسیٰؑ پر ایمان نہ لائے

اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ

سوائے اس کی قوم کی اولاد سے کچھ لوگ۔ فرعون اور اس کے درباریوں سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں

اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ

یہ انھیں آزمائش میں نہ ڈال دیں۔ بیشک فرعون زمین پر بڑا بنا ہوا تھا اور بیشک وہ حد سے

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

گزرنے والا تھا اور موسیٰؑ نے کہا "اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو

فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا

اسی پر بھروسہ کرو اگر تم مسلمان ہو۔" وہ بولے "ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

اے ہمارے پالنے والے! ہم کو ظالم لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنانا۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ

سے نجات دے۔" اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں

لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

اپنی قوم کے لیے مکانات بناؤ اور اپنے گھروں کو عبادت کی جگہ کرو اور نماز قائم رکھو

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ

اور مومنوں کو خوشخبری سناؤ۔ اور موسیٰؑ نے عرض کی کہ اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے

مَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ
درباریوں کو دنیا کی زینت اور مال ، دنیا کی زندگی میں دیئے۔ اے رب ہمارے! اس لیے کہ تیری راہ
سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓي اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ
سے بہکا دیں۔ اے ہمارے رب! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے
فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ
کہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں۔" فرمایا تم دونوں کی دعا
دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾
قبول ہوئی تم ثابت قدم رہو اور نادانوں کی راہ نہ چلو۔"
وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ
اور ہم بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے گئے تو فرعون اور اس کے لشکروں نے ان کا پیچھا کیا
بَغْيًا وَّعَدْوًا ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ
سرکشی اور ظلم سے۔ یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو بولا کہ میں ایمان لایا کہ کوئی سچا معبود نہیں
اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَاۗءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾
سوائے اس کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔"
اٰۗلْئٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ
اب پتا چلا اور پہلے سے نافرمان رہا اور تو فسادیوں میں سے تھا۔ اور آج
نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
ہم تیرے بدن کو فنا ہونے سے بچالیں گے کہ تو اپنے بعد میں آنیوالوں کیلیے نشانی ہو ف۲۵ اور بیشک لوگ ہماری
ع ۹ / ۱۵ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ ۧ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مُبَوَّاَ
آیتوں سے غافل ہیں اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی
صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ
جگہ دی اور انھیں اچھی روزی عطا کی تو علم آنے کے بعد اختلاف
الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا
میں پڑ گئے۔ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں وہ

ف ۲۵ قرآن مجید کا یہ معجزہ ہے کہ فرعون کی ممی شدہ لاش صحیح و سالم لندن کے عجائب گھر میں موجود ہے اور دنیا اسے دیکھ رہی ہے کہ یہ اس شخص کی لاش ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔

فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾ فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ
جھگڑتے تھے۔ اور اگر آپ کو کچھ شبہ ہو اس میں ف۱ جو ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تو ان سے
الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ
پوچھ دیکھیں جو آپ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں بیشک آپ کے پاس آپ کے رب کی طرف
رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ
حق آیا تو آپ ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنھوں نے
كَذَّبُوا بِآيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ
اللہ کی آیتیں جھٹلائیں کہ آپ خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور بیشک وہ لوگ جن پر آپ کے
عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ
رب کی بات قائم ہو چکی ہے ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ اگرچہ سب نشانیاں ان کے پاس آ جائیں
حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ
جب تک وہ دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے۔ کوئی بستی ایسی نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اس
فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ
ایمان کام آتا ہاں یونس کی قوم جب ایمان لائے ہم نے ان سے رسوائی
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ إِلٰى حِينٍ
عذاب دنیا کی زندگی میں ہٹا دیا اور ایک وقت تک دنیا سے آرام اٹھانے دیا
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنْتَ
اور اگر آپ کا رب چاہتا تو زمین میں جتنے ہیں سب کے سب ایمان لے آتے۔ تو کیا آپ
تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ
لوگوں کے ساتھ زبردستی کروگے کہ وہ مومن ہو جائیں اور کسی کی قدرت نہیں
تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ
بغیر اللہ کے حکم کے ایمان لے آئے اور عذاب ان پر ڈالتا ہے جو
لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
عقل سے کام نہیں لیتے آپ فرما دیں دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا ہے

ف۱ ایک شخص یحییٰ بن اکثم نے ایک بزرگ کے پاس کچھ سوالات لکھ کر بھیجے تھے ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ مجھے بتاؤ کہ اس آیت کا مخاطب کون ہے۔ اگر جناب رسول خدا اس آیت کے مخاطب ہیں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ خدا نے جو کچھ ان پر نازل کیا ہو اس میں انہوں نے شک کیا ہو اور اگر اس کا مخاطب کوئی اور ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پر بھی خدا نے کتاب نازل کی تھی تو اس پر ان بزرگ نے فرمایا کہ اس کے مخاطب جناب رسول خدا ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کیا اس میں انہوں نے کبھی شک نہیں کیا لیکن چونکہ جاہلوں نے یہ کہا تھا کہ خدا تعالیٰ فرشتوں میں سے کوئی نبی کیوں نہیں بھیجتا کہ ہم میں اور اس میں فرق تمیز ہو یعنی وہ وہ کھانا کھاتا ہے اور دو پانی پیتا ہے اور نہ بازاروں میں چلتے پھرتے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو وحی کی کہ تم جاہلوں کے سامنے ان لوگوں سے جو پہلی کتابیں پڑھتے ہیں یہ سوال کرو کہ کیا خدا نے پہلے بھی کوئی ایسا رسول بھیجا ہے جو نہ کھاتا ہو اور نہ بازاروں میں چلتا پھرتا ہو اور چونکہ سب رسول ایسے ہی تھے جو کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے لہٰذا تم بھی اس معاملہ خاص میں انہی کے پیرو ہو جاؤ سو فرمایا ہے "اور اگر تم شک میں ہو، حالانکہ وہ شک میں نہیں تھے بلکہ اس کتاب میں روئے سخن ان جاہلوں کی طرف تھا جو شک کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آیۂ مباہلہ میں فرمایا ہے "آپ ان سے کہیں کہ آؤ ہم اپنے لڑکوں کو بلائیں اور تم اپنے لڑکوں کو ہم اپنی عورتوں کو لائیں اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفس کو اور تم اپنے نفس کو اور پھر مباہلہ کریں اور پھر جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔ اگر اللہ تعالیٰ یوں کہتا "ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علیکم" یعنی ہم تم پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔ آنحضرتؐ تیرے مباہلہ کو قبول ہی نہ کرتے حالانکہ خدا جانتا ہے کہ اس کا رسولؐ جو اس کی طرف سے پیغام پہنچاتا ہے جھوٹا نہیں ہے اور اسی طرح رسول اللہ بھی جانتے تھے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ سب سچ ہی کہہ رہا ہوں لیکن انہوں نے اس کو پسند کیا کہ بات ایسی ہی کہی جائے جسے مخالف بھی انصاف سمجھے اور حضورؐ کی ذات گرامی کو خواہ مخواہ ترجیح نہ دیا جانا سمجھا جائے۔

تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ
اللہ کی آیتیں اور اس کے رسولؐ انھیں کچھ نہیں دیتے جن کے نصیب میں ایمان نہیں۔ تو انھیں کاہے کا
یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ
انتظار ہے مگر انہی لوگوں کے دنوں کا سا جو اُن سے پہلے ہو گزرے۔ آپ فرمادیں
فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّیْ رُسُلَنَا
تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ف ۲۷ پھر ہم اپنے رسولوں اور ان پر
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا
ایمان لانے والوں کو نجات دیں گے۔ یہ ہم پر حق ہے کہ ہم مومنوں کو نجات دیں ف ۲۸ آپ فرمادیں اے
النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْنَ
لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہے میں مبتلا ہو تو میں تو ان کی ہرگز عبادت نہ کروں گا۔
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ
جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ہاں میں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمھیں موت دے گا
وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ایمان والوں میں سے ہوں۔ اور یہ کہ آپ اپنا منہ دین کے لیے
لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ
سیدھا رکھیں ف ۲۹ سب سے الگ ہوکر۔ اور ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا اور اللہ کے سوا اس کو
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ
نہ پکاریں جو آپؐ بھلا کر سکے نہ بُرا پھر اگر ایسا کروگے تو اس وقت آپ انصاف
الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ
نہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے اور اگر آپ کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا۔ اور
یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
اگر آپ کا بھلا چاہے تو اس کے فضل کا رد کرنے والا کوئی نہیں، اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ
اور وہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ آپ فرمادیں اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

ف ۲۷ مقصد یہ ہے کہ خوشی کے زمانے کا انتظار کرنا بھی موجب خوشی ہوتا ہے۔

ف ۲۸ اس سے مراد یہ ہے کہ جب انسان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہو جاتا ہے جسے ایمان لانا کہتے ہیں تو اس سے تمام ظلمتیں کافور ہو جاتی ہیں اور اسکی جگہ رحمتیں لے لیتی ہیں اور قیامت

ع ۱۰ ۱۱ ۱۵

کے دن یہ انوار کی استعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ نور نور کو اپنے میں جذب کرلے گا جسے جنت میں داخل ہونا کہتے ہیں کیونکہ اس دن نظام کشش رائج ہوگا، ظلمت ظلمت کو جذب کریگی۔ اور نور نور کو جذب کرلے گا۔ چونکہ جنت نور کا منبع ہے اس لئے نور والے اس میں کھنچے چلے جائیں گے اسی طرح دوزخ ظلمت کا منبع ہے اور اہل ظلمت اس کی طرف کھنچے چلے جائیں گے جسے جہنم میں داخل ہونا کہتے ہیں۔

ف ۲۹ یہ بظاہر سرکار رسالت ﷺ کو خطاب ہے مگر تمام مومنین اس تخاطب میں شامل ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جب تو سب سے الگ ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تو کسی دوسرے کی طرف توجہ نہ ہونے پائے کیونکہ یہ شرک فی العبادت ہے۔

رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ

حق آیا کہ جو ہدایت پائے وہ اپنے ہی نفس کے لیے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو

فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ

وہ اپنے ہی لیے گمراہ ہوتا ہے اور میں کچھ تمہارا ذمہ دار نہیں" اور اس پر چلو جو تم پر وحی

إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١ ١٦

ہوتی ہے اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے۔

سُورَةُ هُودٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّ ‏ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ ثَلَاثٌ وَّعِشْرُونَ آيَةً وَّعَشْرُ رُكُوعَاتٍ

سورہ ہود مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا | ایک سو تیئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿١﴾

اے الف لام را! یہ کتاب جس کی آیتیں محکم بھی ہیں اور مفصل بھی یہ اس حکیم اور خبیر کی طرف سے ہے۔

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴿٢﴾ وَأَنِ

تو اللہ کی عبادت کرو۔ بیشک میں تمھارے لیے اسکی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا

اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس سے توبہ کرو پھر تمھیں بہت اچھا انعام دے گا

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن

ایک مقررہ وعدے تک اور ہر فضیلت والے کو اپنا فضل عطا کرے گا اور اگر

تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ﴿٣﴾ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ

منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں۔ تمھیں اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٤﴾ أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ

اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہ اپنے سینے "دہرے" موڑ لیتے ہیں

لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا

کہ اللہ سے چھپ جائیں جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٥﴾

چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے یقیناً وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے۔

وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۶ وَهُوَ الَّذِي

اور وہ جانتا ہے اس کی جائے رہائش اور اس کی جائے سپردگی کہاں ہے۔ سب کچھ لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے۔ اور وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

آسمانوں اور زمین کو چھ دن (ادوار) میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ف۱

لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن

کہ تمھیں آزمائے ف۲ کہ تم میں سے کس کا عمل اچھا ہے۔ اگر آپ فرمائیں گے کہ تم مرنے کے بعد

بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۷

اٹھائے جاؤ گے تو کافر یقیناً کہیں گے کہ یہ کھلا جادو ہے۔

وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا

اور اگر ہم ان سے کچھ مدت کے لیے عذاب ہٹا دیں ف۳ تو یہ ضرور کہیں گے اسے

يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم

کس نے روکا ہے؟ جس دن وہ ان پر آئے گا تو وہ اس سے چھٹکارا نہ پائیں گے اور وہی عذاب انھیں

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۸ وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً

گھیرے گا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔ اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں

ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ ۹ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ

پھر اسے اس سے چھین لیں تو وہ بڑا ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد

مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ ۱۰ إِلَّا الَّذِينَ

جو اسے پہنچی تھی تو وہ کہے گا کہ تکلیفیں مجھ سے دور ہوئیں بیشک وہ خوش ہونے والا اور فخر کرنے والا ہے۔ مگر جنھوں نے

صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۱۱

صبر کیا اور نیک کام کیے ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا ثواب ہے۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن

تو کیا جو وحی آپ کی طرف ہوتی ہے تو اس میں سے تم کچھ چھوڑ دو گے اور اس پر دل میں تنگی محسوس کرو گے اس بنا پر

ف ۱ عموماً اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور اللہ تعالیٰ عرش پر تھا جنھوں نے ایسا گمان کیا وہ جھوٹے ہیں اس سے تو اللہ تعالیٰ ایسی چیز بن گیا جسے کوئی اٹھائے اپنے اس بیان سے انھوں نے خالق میں مخلوق کی صفت پیدا کر دی ہے اور عقل سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اٹھانے والی چیز اس چیز سے جس کو وہ اٹھائے قوت میں زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے تمل اس کے آسمان ہو یا زمین، جن یا انس، سورج یا چاند، اپنے دین کو اور اپنے علم کو پانی کے اوپر محمول فرمایا۔

در حقیقت اللہ تعالیٰ نے آسمان کی تخلیق کے بعد اس کو مرکز انوار قرار دیا جس کو عرش کہتے ہیں اور اس نور نے تمام کائنات کا احاطہ کر لیا اور وہ نور تمام حقائق اشیائے عالم میں جلوہ گر ہوا۔ یہ نور ذاتی جملہ صفات عالیہ کا مظہر ہے اور اسی نور میں دیکھنے اور سننے کی طاقت ہے۔

ف ۲ ابتلاء اور آزمائش کے دو مقصد ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ امتحان لینے والا اس شخص کی لیاقت و صلاحیت سے پوری طرح باخبر ہو جائے یا یہ کہ اس کی لیاقت و صلاحیت کا ممتحن کو پوری طرح علم ہو مگر اوروں کی نظر میں اس کی حالت کا پیش کرنا مقصود ہو کہ وہ کس قابلیت و صلاحیت کا مالک

رَبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ

حق آیا کہ جو ہدایت پائے وہ اپنے ہی نفس کے لیے ہدایت پاتا ہے اور جو گمراہ ہو

فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى

وہ اپنے ہی لیے گمراہ ہوتا ہے اور میں کچھ تمھارا ذمہ دار نہیں" اور اس پر چلو جو تم پر وحی

اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ ع ١١ ١٦

ہوتی ہے اور صبر کرو یہاں تک کہ اللہ حکم فرمائے اور وہ سب سے بہتر حکم فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ ہود مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا | ایک سو تئیس آیتیں اور دس رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾

اے الف لام را! یہ کتاب جس کی آیتیں محکم بھی ہیں اور مفصل بھی یہ اس حکیم اور خبیر کی طرف سے ہے۔

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۚ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾ وَّاَنِ

تو اللہ کی عبادت کرو۔ بیشک میں تمھارے لیے اس کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری سنانے والا ہوں اور یہ کہ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا

اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس سے توبہ کرو پھر تمھیں بہت اچھا انعام دے گا

اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۚ وَاِنْ

ایک مقررہ وعدے تک اور ہر فضیلت والے کو اپنا فضل عطا کرے گا اور اگر

تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ

منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں۔ تمھیں اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ وہ اپنے سینے "رخ" موڑ لیتے ہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۚ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا

کہ اللہ سے چھپ جائیں جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا

يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے یقیناً وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا
اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو
وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
اور وہ جانتا ہے اس کی جائے رہائش اور اس کی جائے سپردگی کہاں ہے۔ سب کچھ لوح محفوظ میں لکھا جاچکا ہے۔ اور وہی ہے جس نے
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ
آسمانوں اور زمین کو چھ دن (ادوار) میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا ف۱
لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ
کہ تمہیں آزمائے ف۲ کہ تم میں سے کس کا عمل اچھا ہے۔ اگر آپ فرمائیں گے کہ تم مرنے کے بعد
بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾
اٹھائے جاؤ گے تو کافر یقیناً کہیں گے کہ یہ کھلا جادو ہے۔
وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا
اور اگر ہم ان سے کچھ مدت کے لیے عذاب ہٹا دیں ف۳ تو یہ ضرور کہیں گے اسے
يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ
کس نے روکا ہے؟ جس دن وہ ان پر آئے گا کہ وہ اس سے چھٹکارا نہ پائیں گے اور وہی عذاب انھیں
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً
گھیرے گا جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔ اور اگر ہم آدمی کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں
ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ
پھر اسے اس سے چھین لیں تو وہ بڑا ناامید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہم اسے نعمت کا مزہ دیں اس مصیبت کے بعد
مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
جو اسے پہنچی تھی تو وہ کہے گا کہ تکلیفیں مجھ سے دور ہوئیں بیشک وہ خوش ہونیوالا اور فخر کرنیوالا ہے۔ مگر جنھوں نے
صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾
صبر کیا اور نیک کام کیے ان کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا ثواب ہے۔
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ
تو کیا جو وحی آپ کی طرف ہوتی ہے تو اس میں سے تم کچھ چھوڑ دو گے اور اس پر دل میں تنگی محسوس کرو گے اس بنا پر

ع ۸

ف ۱ عموماً اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں کہ اس کا عرش پانی پر تھا اور اللہ تعالیٰ عرش پر تھا جنھوں نے ایسا گمان کیا وہ جھوٹے ہیں اس سے تو اللہ تعالیٰ ایسی چیز بن گیا جسے کوئی اٹھائے اپنے اس بیان سے انھوں نے خالق میں مخلوق کی صفت پیدا کر دی ہے اور عقل سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ اٹھانے والی چیز اس چیز سے جس کو وہ اٹھائے قوت میں زیادہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے محل اس کے آسمان ہو یا زمین' جن یا انس' سورج یا چاند' اپنے دین کو اور اپنے علم کو پانی کے اوپر محمول فرمایا۔

در حقیقت اللہ تعالیٰ نے آسمان کی تخلیق کے بعد اس کو مرکز انوار قرار دیا جس کو عرش کہتے ہیں اور اس نور نے تمام کائنات کا احاطہ کر لیا اور وہ نور تمام حقائق اشیائے عالم میں جلوہ گر ہوا۔ یہ نور ذاتی جملہ صفات عالیہ کا مظہر ہے اور اسی نور میں دیکھنے اور سننے کی طاقت ہے۔

ف ۲ ابتلاء اور آزمائش کے دو مقصد ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ امتحان لینے والا اس شخص کی لیاقت و صلاحیت سے پوری طرح باخبر ہو جائے یا یہ کہ اس کی لیاقت و صلاحیت کا ممتحن کو پوری طرح علم ہو مگر اوروں کی نظر میں اس کی حالت کا پیش کرنا مقصود ہو کہ وہ کس قابلیت و صلاحیت کا مالک

يَقُولُوا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُۥ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَآ أَنتَ نَذِيـ

کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی خزانہ کیوں نہ اترا یا اسکے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا آپ تو اللہ کے عذاب سے ڈرانیوالے

وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ فَأْتُو

اور اللہ ہر چیز پر محافظ ہے۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے دل سے گھڑ لیا ہے آپ فرما

بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِۦ مُفْتَرَيَٰتٍ وَٱدْعُوا مَنِ ٱسْتَطَعْتُم مِّن دُو

کہ تم بھی ایسی ہی گھڑی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جس کو بھی تم بلا سکتے ہو، سب کو

ٱللَّهِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٣﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَٱعْلَمُوٓا أَنَّ

بلالو۔ اگر تم سچے ہو۔ پس اگر وہ تمھاری اس بات کو پورا نہ کر سکیں تو سمجھ لو کہ وہ

أُنزِلَ بِعِلْمِ ٱللَّهِ وَأَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٤﴾

اللہ ہی کے حکم سے اترا ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو کیا اب تم تسلیم کرتے ہو۔

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَٰلَهُ

جو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو ف۴ ہم اس میں ان کا پورا پھل دے

فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿١٥﴾ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِى

دیں گے اور اس میں کمی نہ کریں گے۔ یہ ہیں وہ جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ

ٱلْءَاخِرَةِ إِلَّا ٱلنَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

نہیں، سوائے آگ کے اور ضائع ہو گیا وہ جو کچھ اس دنیا میں کرتے تھے اور ان کے عمل باطل ہو گئے۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن

تو کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو اور اس پر اللہ کی طرف سے گواہی آئے ف۵ اور اس

قَبْلِهِۦ كِتَٰبُ مُوسَىٰٓ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِۦ ۚ وَ

سے پہلے موسیٰ کی کتاب جو پیشوا اور رحمت ہے۔ وہ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور

مَن يَكْفُرْ بِهِۦ مِنَ ٱلْأَحْزَابِ فَٱلنَّارُ مَوْعِدُهُۥ ۚ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَ

جو اس کا منکر ہو، سارے گروہوں میں تو اس کا ٹھکانہ آگ ہے تو اے سننے والے! تجھے کچھ اس میں

مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾

شک نہ ہو بیشک وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے، لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے۔

حاشیہ صفحہ سابقہ

ہے۔ قرآن مجید میں جب ابتلاء کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف ہو تو دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں۔

ف ۳ امت کے لغوی معنی ہیں جماعت گروہ طریقہ 'دین' ہر وہ جماعت جس میں کسی قسم کا رابطہ یا اشتراک موجود ہو اسے امت کہا جاتا ہے خواہ یہ اتحاد مذہبی وحدت کی بنا پر ہو یا جغرافیائی اور عصری وحدت کی وجہ سے اور خواہ اس رابطے میں امت کے اپنے اختیار کو دخل ہو یا نہ ہو تصریح یہ ہے کہ امت باعتبار لفظ کے واحد ہے اور باعتبار معنی کے جمع ہے' نیز حیوان کی ہر جنس ایک امت ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے"۔ اور کوئی جانور زمین میں اور اڑنے والا پرندہ جو اپنے پروں کے ساتھ اڑتا ہے وہ تمھاری مثل ایک امت ہیں"۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا

ف ۴ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو انسان صرف دنیا کی زندگی کا طالب اور اس کی آسائش اور زینت کا طلبگار ہو۔ تو ہم اس کو دنیا عطا کر دیں گے اور جو آخرت کا طلبگار ہو ہم اسے آخرت عطا کر دیں گے فرق یہ ہے کہ جو صرف دنیا کا طالب ہو اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو گا اور وہ دوزخ میں ڈالا جائیگا اور جو آخرت کا طلبگار ہو اس کو دنیا میں بھی سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور آخرت بھی مل جاتی ہے' نیز یہ کہ بعض دنیا کے طالب دولت و ثروت حاصل نہیں کر پاتے تو انہیں دنیا حاصل ہونے کے کیا معنی؟

حاشیہ بر صفحہ ۲۰۹

حاشیہ صفحہ سابقہ

درا صل جو کچھ اسے دنیا میں حاصل ہوتا ہے اسی میں اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کے مطابق عیش و عشرت عطا کر دیتا ہے اور وہ اسی تھوڑے میں ایک مالدار کے مانند زندگی گزارتا ہے اس کو تمام کچھ وہی محسوس ہوتا ہے جو ایک بادشاہ یا نواب یا رئیس کو نصیب ہوتا ہے۔

ف ۵ درحقیقت جب اللہ تعالیٰ کسی رسول کو دنیا میں بھیجتا ہے۔ تو اس کے پیچھے پیچھے ایک شاہد بھی بھیج دیتا ہے۔ جو اس کی نبوت کی تصدیق کرتا ہے اگر ایسا نہ ہو تو آسمان ٹوٹ پڑے۔ اور زمین کا سینہ شق ہو جائے اور نظام عالم درہم برہم ہو جائے کہ ایک اللہ تعالیٰ کا سچا رسول پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو کوئی ایک آدمی بھی اس کی گواہی دینے والا نہ ہو کہ یہ سچا ہے لہٰذا جب بھی کوئی رسول دنیا میں آیا تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ایک شاہد بھیجا جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یحییٰ کو بھیجا کہ انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کی۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کو بھیجا کہ انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کی اسی طرح حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا جنہوں نے حضور ﷺ کی نبوت کی تصدیق کی اور صدیق لقب پایا۔

حاشیہ بر صفحہ ۲۷۰

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ
اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے۔ وہ اپنے رب کے حضور پیش کیے

عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ
جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ
یقیناً ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں

اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿١٩﴾ أُولَٰئِكَ لَمْ
اور اس میں کجی چاہتے ہیں۔ اور وہی آخرت کے منکر ہیں وہ اللہ کو

يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ
عاجز نہیں کر سکتے زمین میں اور نہ اللہ کے سوا ان کا کوئی

أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَ
حمایتی ہے۔ انھیں عذاب پر عذاب ہوگا وہ نہ سن سکیں گے اور

مَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ
نہ دیکھ سکیں گے ف وہی لوگ ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا اور ان سے

عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ
وہ باتیں گم ہو گئیں جو باتیں وہ جوڑتے تھے۔ یقیناً آخرت میں وہی سب سے زیادہ

الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا
نقصان میں ہیں۔ بیشک جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اپنے رب کی طرف

إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ
رجوع ہوئے۔ وہی لوگ جنت والے ہیں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ
فریقوں کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور دوسرا دیکھنے اور سننے والا ف کیا ان دونوں کا حال ایک جیسا

مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ ع وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ
ہو سکتا ہے کیا تم اس پر غور نہیں کرتے۔ اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ کہ میں تمھیں

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ

واضح طور پر اللہ سے ڈرانے والا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بیشک میں تم پر صرف مصیبت والے دن کے عذاب

يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

سے ڈرتا ہوں۔ تو اس کی قوم کے سردار جو کافر ہوئے تھے، بولے "ہم تو تجھے اپنے ہی

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ

جیسا آدمی دیکھتے ہیں، اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمھاری پیروی کسی نے کی ہو سوائے ہمارے کم تر لوگوں کے جو

الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

سرسری نظر رکھتے ہیں اور ہم ان میں اپنے اوپر کوئی بڑائی نہیں پاتے بلکہ ہم تو تمھیں جھوٹا سمجھتے ہیں"۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ

وہ بولا اے میری قوم! کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں اپنے رب کی طرف سے کھلی دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا

اپنے پاس سے رحمت عطا کی ہے تو تم اس سے اندھے رہے ہو تو کیا ہم زبردستی اسے تمہارے گلے چپکا دیں حالانکہ تم

كٰرِهُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

اس سے بیزار ہو۔ اور اے قوم! میں تم سے اس پر کچھ مال نہیں مانگتا میرا اجر تو اللہ ہی کی طرف ہے

اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ

اور میں ایمان والوں کو دور کرنے والا نہیں۔ بیشک وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں ولٰکن میں

اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

تم کو ایک جاہل قوم پاتا ہوں اور اے قوم! مجھے اللہ سے کون بچائے گا اگر

طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ

میں انھیں اپنے پاس سے بھگا دوں تو کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے۔ اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے

اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور میں انھیں نہیں کہتا جن کو

تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ

تمھاری نگاہیں حقیر سمجھتی ہیں کہ ہرگز انھیں اللہ کوئی بھلائی نہ دے گا۔ اللہ خوب جانتا ہے جو ان کے

حاشیہ صفحہ سابقہ

رسول اللہ اپنے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلیل پر ہیں اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی رسالت پر شاہد ہیں۔

ف ٦ اس کا مطلب یہ ہے کہ حق سے باز رکھنے کے سبب وہ اس کے سننے سے بہرے ہو گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دیکھنے سے اندھے ہو گئے تھے۔

ف ٧ اس کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے بجائے بہشت کے جہنم کو اختیار کیا جو کچھ اہل دنیا اس دنیا کے گزارنے کا طور طریق اختیار کرتے ہیں اسی طریقے پر ان نقصان اٹھانے والوں نے بھی زندگی گزاری مگر نقصان کا باعث یہ ہوا کہ شیطان کے پیروکار بن گئے اور جو کچھ کیا وہ شیطان کے اتباع میں کیا اور نفسانی خواہشات کا شکار ہو گئے اگر وہی سب کچھ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کرتے اور اس کی رضا اور خوشنودی کے طلبگار ہوتے تو اپنی جان کو نقصان میں نہ ڈالتے۔

ف ٨ اس کا مطلب یہ ہے کہ کافر بے بصیرت ہوتا ہے اس کے قلب کی آنکھ جو حقیقی آنکھ ہے بند ہوتی ہے اور اس پر کفر کے پردے پڑے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ حقیقت کو نہیں دیکھ پاتا اور حقیقت اس کی نظر سے اوجھل رہتی ہے اور نہ ہدایت کی آواز اس کے باطنی کان سنتے ہیں۔ اسی وجہ سے کفار پر رسول اکرم ﷺ کی تبلیغ کا اثر نہیں ہوتا تھا۔ مومن کی باطنی آنکھ روشن ہوتی ہے کیونکہ ایمان کے باعث

حاشیہ بر صفحہ ٢٧١

أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّىٓ إِذًا لَّمِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا۟ يَٰنُوحُ قَدْ جَٰدَلْتَنَا

دلوں میں ہے۔ میں ایسا کروں تو یقیناً میں ظالموں میں سے ہونگا"۔ تو وہ بولے "اے نوح"! تُو نے ہم سے بہت جھگڑا

فَأَكْثَرْتَ جِدَٰلَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿۳۲﴾

کیا اور جھگڑے کو طول دیا تو تم لے آؤ جس کا ہمیں وعدہ دے رہے ہو اگر تم سچے ہو"۔

قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ ٱللَّهُ إِن شَآءَ وَمَآ أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿۳۳﴾

بولا، وہ تو اللہ تم پر جلد لائے گا جب وہ چاہے اور تم اس کو عاجز نہ کر سکو گے۔

وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِىٓ إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ ٱللَّهُ

اور تمھیں میری نصیحت کوئی نفع نہ دے گی اگر میں تمھارا بھلا چاہوں جبکہ اللہ تمھاری گمراہی کے

يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۳۴﴾ أَمْ يَقُولُونَ

باعث تمھیں بھٹکانے والا وہ تمھارا رب ہے اور تم اسی کی طرف پلٹ جاؤ گے"۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ

ٱفْتَرَىٰهُ ۖ قُلْ إِنِ ٱفْتَرَيْتُهُۥ فَعَلَىَّ إِجْرَامِى وَأَنَا۠ بَرِىٓءٌ مِّمَّا

انھوں نے اپنے دل سے بنا لیا؟ آپ فرما دیں کہ اگر میں نے بنا لیا ہوگا تو میرا گناہ مجھ پر ہے اور میں تمھارے گناہ سے

تُجْرِمُونَ ﴿۳۵﴾ وَأُوحِىَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُۥ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ

بری ہوں"۔ اور نوح کو وحی ہوئی ف۱۰ کہ تمھاری قوم سے ایمان نہ لائیں گے

إِلَّا مَن قَدْ ءَامَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا۟ يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾ وَٱصْنَعِ

مگر جتنے ایمان لا چکے تو تم نہ کھا اس پر جو وہ کرتے ہیں۔ اور کشتی

ٱلْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَٰطِبْنِى فِى ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ ۚ

بناؤ ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا۔

إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿۳۷﴾ وَيَصْنَعُ ٱلْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن

وہ ضرور ڈبوئے جائیں گے۔ اور جب نوح کشتی بنا رہا تھا تو جب اس کی قوم کے سردار اُدھر سے

قَوْمِهِۦ سَخِرُوا۟ مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا۟ مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ

گزرتے تو اس پر ہنستے۔ بولا اگر تم ہم پر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم تم پر ہنسیں گے

كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

جیسا تم ہم پر ہنستے ہو۔ پس اب تم جان جاؤ گے کہ کس پر عذاب آتا ہے کہ اسے رُسوا کرے

حاشیہ صفحہ سابقہ

گمراہی کی تاریکی کافور ہو جاتی ہے اور قلب کی آنکھ روشن ہو جاتی ہے کیونکہ ظلمت کے پردے ہٹ جاتے ہیں 'حق کی آواز اس کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے اور ہدایت کی راہ اس کے سامنے کھل جاتی ہے۔

ف ۹ کفار شیطان کے پجاری دنیا کے پرستار تھے وہ مال و دولت ہی کو بڑائی کا سبب سمجھتے تھے وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ مومنوں پر جو رب تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اس کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت بھی ہیچ ہے۔ ایمان کی وہ لذت اور شیرینی ہے کہ جو شخص مسلمان ہو جاتا تھا وہ باوجود مصائب برداشت کرنے کے اور سختیاں جھیلنے کے اسلام سے روگرداں نہیں ہوتا تھا۔ اس کی فقیری بھی دنیا کی بادشاہت سے بدرجہا بہتر ہے مگر کفار اس راحت اور سکون قلب کی لذت سے نا آشنا تھے۔

ف ۱۰ درحقیقت کفار نوح علیہ السلام سے کہتے تھے۔ کہ یہ لوگ جو تمہارے قریب ہیں اور تم پر ایمان لانے والے ہیں یہ سب مفلس اور نادار لوگ ہیں اور رذیل لوگ ہیں انھیں اپنے پاس سے بھگا دیجئے۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو اس سے زیادہ معزز کوئی نہیں ہو سکتا اس دنیا کی اس کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہوتی اور یہ دنیا اس کے زیر تصرف ہوتی ہے ایسے انسان کو اگر کوئی اذیت پہنچائے تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت

حاشیہ بر صفحہ ۲۷۲

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰٓى إِذَا جَآءَ أَمْرُنَا وَفَارَ
اور اترتا ہے ان پر وہ عذاب جو ہمیشہ رہے ۔ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنور سے
التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ
پانی اُبلا ف ۱۲ تو ہم نے فرمایا "کشتی میں ہر جنس میں سے ایک جوڑا سوار کر لو نر اور مادہ اور جن پر عذاب
إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَآ آمَنَ مَعَهٗٓ
آچکا ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو" اور اس کے ساتھ مسلمان
إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا
بہت تھوڑے تھے ۔ وہ بولا اس میں سوار ہو جاؤ اللہ اس کا چلانے والا ہے اور ٹھہرانے والا
إِنَّ رَبِّيْ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ
بیشک میرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے" اور وہ انھیں لیے جارہی تھی ایسی موجوں میں کہ جو پہاڑ کی مانند تھیں
وَنَادٰى نُوحٌ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا
اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس سے کنارے پر تھا کہ اے میرے بچے ہمارے ساتھ سوار ہو جا
وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ إِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ
اور کافروں کے ساتھ نہ ہو" بولا اب میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا وہ مجھے پانی سے
مِنَ الْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ إِلَّا مَنْ رَّحِمَ
بچا لے گا" اس نے کہا "آج اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر وہ جس پر رحم کرے"
وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰٓأَرْضُ
اور ان کے بیچ میں موج حائل ہو گئی اور وہ ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا اور حکم دیا گیا کہ اے زمین!
ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ أَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ
اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور اس کا حکم پورا ہو گیا
وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾
اور کشتی کوہ جودی پر جا کر ٹھہری اور فرمایا گیا کہ دوری ہے ظالموں کے لیے۔
وَنَادٰى نُوحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِيْ مِنْ أَهْلِيْ وَإِنَّ وَعْدَكَ
اور نوح نے اپنے رب کو پکارا۔ عرض کی اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرے اہل میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ

قرأ حفص بفتح الميم وامالة الراء ۱۲

حاشیہ صفحہ سابقہ

پہنچائی۔ تو اے قوم! اگر میں نے ان لوگوں کو بھگا دیا تو مجھے اللہ تعالیٰ سے کون بچائے گا کیا تم اس پر غور نہیں کرتے۔

ف ۱۱ درحقیقت جو لوگ دل کے ساتھ کفر پر جمے ہوئے ہیں تو کفر کی تاریکی ان کے قلب پر چھا جاتی ہے جس کی وجہ سے حق کی بات ان کے دل میں گھر نہیں کرتی نہ ان کا دل اس کو قبول کرتا ہے اور اس تاریکی کے باعث انہیں ہدایت کی راہ نظر نہیں آتی۔ اسی کو شیطان کا اغواء کہتے ہیں۔

ف ۱۲ نوح علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ جو لوگ مسلمان ہو چکے وہ ہو چکے اب تمہاری قوم سے مسلمان نہیں ہوں گے لہٰذا تم کشتی بناؤ نوح علیہ السلام نے اس خیال سے کہ قوم کو مہلت مل جائے اور شاید وہ راہ راست پر آجائیں، زمین میں تخم ڈالا کہ جب یہ تیار ہو جائے گا تو اس لکڑی سے کشتی بناؤں گا مگر ان کی قوم کے لوگ جب ادھر سے گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے اور کہتے کہ اب تو تم مالی بن گئے ہو، جب درخت تیار ہو گیا اور نوح علیہ السلام نے اس کو کاٹا اور چیرا تو جب یہ کفار ادھر سے گزرتے تو کہتے کہ اب تم بڑھئی بن گئے ہو،

حاشیہ بر صفحہ ۲۷۳

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ

سچا ہے اور تو سب سے بڑا حکم والا ہے۔ فرمایا اے نوح! وہ تیرے اہل میں سے نہیں

اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ

بیشک اس کے عمل نیک نہیں ہیں۔ تو مجھ سے وہ بات طلب نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ میں

اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ

تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بن۔ عرض کی کہ اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا

اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ

ہوں کہ میں تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ کرے تو میں زیاں کار

الْخٰسِرِيْنَ ﴿٤٧﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ

ہو جاؤں گا۔ اس سے فرمایا گیا اے نوح! کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ جو تجھ پر ہیں

مِّمَّنْ مَّعَكَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٤٨﴾ تِلْكَ

اور تیرے پیروکاروں پر اور کچھ گروہ ہیں جنھیں ہم دنیا کی آرائش دیں گے پھر انھیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ

غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ انھیں نہ تو آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم

مِنْ قَبْلِ هٰذَا فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

اس سے پہلے۔ تو صبر کرو۔ بیشک عاقبت پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔ اور قوم عاد کی طرف ہم نے

هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنْ اَنْتُمْ

ان کے بھائی ہود کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں، تم تو صرف

اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿٥٠﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى

مفتری ہو۔ اے قوم! میں تم سے اس پر کچھ اجرت نہیں مانگتا۔ میری اجرت تو اسی کے ذمہ ہے

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٥١﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ

جس نے مجھے پیدا کیا تو کیا عقل نہیں۔ اور اے میری قوم! اپنے رب سے معافی چاہو اور

تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى

اس کی طرف رجوع کرو۔ تم پر آسمان سے پانی برسائے گا اور جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ قوت

حاشیہ صفحہ سابقہ

جب نوح علیہ السلام نے تختے چیر کر اس میں کیلیں وغیرہ ٹھونکیں کشتی تیار کرنے کیلئے تو جب کفار وہاں سے گزرتے تو وہ کہتے کہ اب تو تم ملاح بھی ہو گئے ہو نوح علیہ السلام اس مذاق کے جواب میں فرماتے تھے کہ ایک وقت آئے گا جب ہم بھی تمہارا تمسخر اڑائیں گے جیسا کہ تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔

ف ١٣ اس کے متعلق یہ ہے کہ جب نوح علیہ السلام کشتی تیار کر رہے تھے تو تنور ابلا اور اس میں سے پانی جوش مار کر باہر آنے لگا ان کی بی بی نے انہیں آکر بتایا کہ تنور میں سے پانی ابل رہا ہے' نوح علیہ السلام نے اس پر ایک طباق ڈھک دیا' تنور کا ابلنا بند ہو گیا' یہ اس لئے کیا کہ شاید قوم ڈر جائے مگر وہ پھر بھی نہ ڈرے اس کے بعد جب کشتی تیار ہوئی اور ابھی اس میں لوگ سوار نہیں ہوئے تھے اور سامان نہیں رکھا گیا تھا تو تنور پھر ابلا' نوح علیہ السلام نے پھر اس پر تختہ رکھ دیا تنور ابلنا بند ہو گیا' یہ بار بار اس لئے مہلت دی جاتی تھی کہ شاید وہ اپنی بداعمالی سے باز آجائیں اور ڈر کر راہ راست اختیار کر لیں مگر وہ باز نہ آئے یہاں تک کہ نوح علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو کشتی میں سوار کر لیا اور ہر ایک چیز کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لیا۔ غرض اللہ تعالیٰ کا عذاب آ گیا جبرائیل علیہ السلام عذاب لے کر آ گئے' تنور میں سے پانی ابلنے لگا' آسمان کے سوتے کھل گئے بے تحاشا بارش ہونے لگی اس وقت

حاشیہ بر صفحہ ٢٧٤

قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا يٰهُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا

دے گا اور مجرم ہو کر پھر نہ جاؤ" بولے "اے ہودؑ! تم کوئی نشانی لے کر ہمارے پاس نہ آئے اور

نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾

صرف تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑیں گے ، نہ تمھاری بات پر یقین کریں گے۔

إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ

ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود کی طرف سے تمھیں یہ تکلیف پہنچی ہے" ، کہا "میں اللہ کو گواہ کر

اللّٰهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِنْ دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي

ہوں اور تم سب بھی گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنھیں تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو، تم سب مل کر میرا

جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ

چاہو پھر مجھے مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ پر بھروسا کیا ہے جو میرا رب ہے اور تمھارا بھی رب

مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾

کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی حقیقت اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو ۱۴ بیشک میرے رب کا سیدھا راستہ ہے۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي

پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمھیں وہ پہنچا چکا جو تمھاری طرف دے کر بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمھاری جگہ اور دوں

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب ہر شے کا

حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ

محافظ ہے۔" اور جب ہمارا حکم آیا ، ہم نے ہودؑ اور اس کے ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی رحمت

بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَنَجَّيْنَاهُمْ مِنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا

سے بچا لیا اور انھیں سخت عذاب سے نجات دی۔ اور وہ قوم عاد جو اپنے رب کی

بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾ وَأُتْبِعُوا

آیتوں سے منکر ہوئے ۱۵ اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش اور ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے۔ اور وہ اس

فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا

اور آخرت میں لعنتی ہو گئے۔ بیشک قوم عاد

حاشیہ صفحہ سابقہ

نوح علیہ السلام کا بیٹا جب غرق ہونے لگا تو نوح علیہ السلام نے فرمایا بیٹا کشتی میں سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو اس نے کہا میں جودی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جاؤں گا' نوح علیہ السلام نے کہا کہ آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں مگر وہ نہ مانا (پانی کی ایک موج ان دونوں کے درمیان حائل ہو گئی اور وہ غرق ہو گیا' نوح علیہ السلام نے عرض کی اے پروردگار! یہ میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ ہے کہ میں تیرے اہل کو بچا لوں گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام یہ تیرا بیٹا نہیں کیونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱۴ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کی حقیقت رب تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے ہر چیز اس کے تابع فرمان ہے یعنی بغیر اس کے امر کے کوئی ضرر یا نفع نہیں پہنچا سکتا جتنی چیزیں اس دنیا میں نظر آتی ہیں ان سب کی حقیقت رب تعالیٰ کے پاس ہے آپ دیکھتے ہیں کہ ایک وقت آتا ہے جب پھل درختوں میں لگا ہوتا ہے اور بازاروں میں بکتا ہے اور پھر کچھ ہی وقت کے بعد وہ بازار سے مفقود ہو جاتا ہے' اسی طرح جتنے جانور ہیں ان تمام کے محسوسات انسان کے محسوسات کے مانند ہیں اور اپنے ماحول میں ادراک و شعور بھی رکھتے ہیں صرف عقل نہیں رکھتے جو ایک جوہر ہے تو محسوسات کے باعث حیوانات بھی مثل انسان کے ایک مخلوق ہے اسی لئے کسی بھی جانور کو

حاشیہ بر صفحہ ۲۷۵

كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ ع ۵

اپنے رب سے منکر ہوئے۔ تو دوری ہو ہود کی قوم عاد کو۔ اور ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم وقف لازم

صالح کو بھیجا۔ کہا کہ "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں۔ اس نے تمھیں زمین

مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ

سے پیدا کیا اور اس نے تمھیں بسایا تو اس سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع کرو

إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ

بیشک میرا رب دعا کو جلد سننے والا ہے۔" بولے "اے صالح! اس سے پہلے تو تم ہم میں ہونہار معلوم ہوتے

هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا

تھے۔ کیا تم ہمیں اپنے باپ دادا کے معبودوں کی عبادت سے منع کرتے ہو اور جس بات کی طرف ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے

إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾ قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن

شک میں ہیں۔ اور اسے دھوکہ سمجھتے ہیں۔" بولا "اے میری قوم بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی نشانی

رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ

لایا ہوں۔ اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت بخشی ہے تو مجھے اس سے کون بچائے گا اگر میں اسکی نافرمانی کروں

فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً

اور تم مجھے سوائے نقصان کے کچھ نہ دے سکو گے۔ اور اے میری قوم! یہ اللہ کا ناقہ ہے تمھارے لیے نشانی ہے

فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

تو اسے چھوڑ دو تو اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری نیت سے ہاتھ نہ لگانا کہ تم کو عنقریب

عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ

عذاب پہنچے گا۔" تو انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ف۱۶ تو صالح نے کہا اپنے گھروں میں تین دن اور

أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا

گزار لو۔ یہ وعدہ ہے کہ کبھی جھوٹا نہ ہو گا۔" پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور اس کے

وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ

ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور اس دن کی ذلت سے یقیناً

حاشیہ صفحہ سابقہ

اذیت پہنچانا منع ہے۔

ف ۱۵ یہاں اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کا ذکر کر کے امت محمدیہ ﷺ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ سرکشی اور ہٹ دھرمی سے دور رہیں کیونکہ یہ سرکشی اور ہٹ دھرمی اور رسول کی نافرمانی اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار ان کیلئے موجب عذاب ہوا اور وہ سب ہلاک کر دیئے گئے در حقیقت اللہ تعالیٰ اور رسول کی نافرمانی کے برے اثرات انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی گھنگھور گھٹاؤں کی طرح چھاتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عذاب کی صورت میں ان پر نازل ہو جاتے ہیں اور وہ قوم اور وہ انسان مختلف مصائب و آلام کا شکار ہو جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب ان پر مسلط ہو جاتا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱۶ جب انکی قوم برائی سے باز نہ آئی اور صالح علیہ السلام کو ستایا اور تکلیفیں پہنچائیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ناقہ بھیج دیا اور صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اے قوم جب تک یہ ناقہ تمہارے درمیان رہے گا تم عذاب سے محفوظ رہو گے تم بری نیت سے اسے ہاتھ نہ لگانا مگر وہ سرکش اور نافرمان قوم باز نہ آئی اور قیدار بن سالف نے

حاشیہ بر صفحہ ۲۷۶

رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا

تمہارا رب قوی اور عزت والا ہے۔ اور ظالموں کو ایک چنگھاڑ نے آلیا تو وہ صبح

فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟

اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔ گویا یہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ جان لو کہ قوم ثمود

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۭ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ وَلَقَدْ جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ

اپنے رب سے منکر ہوئے بس لعنت ہو ثمود پر اور بیشک ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے پاس

بِالْبُشْرٰي قَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاۗءَ بِعِجْلٍ

مژدہ لے کر آئے بولے سلام بولا سلام (ابراہیم نے کہا سلام ہو آپ پر بھی) پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا ہوا

حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ

لے آئے۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھتے تو وہ ان کو اجنبی سمجھا اور دل ہی دل

مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾ وَامْرَاَتُهٗ

میں ان سے ڈرنے لگا۔ بولے ڈرو نہیں ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اس کی بیوی

قَاۗىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَاۗءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾

کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا

بولی "ہائے ہائے کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں۔ بیشک یہ تو

لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ

اچنبھے کی بات ہے۔" فرشتے بولے کیا اللہ کے کام کا اچنبھا کرتی ہو؟ اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ

تم پر اے گھر والو! بیشک وہی سب تعریفوں والا اور عزت والا ہے۔ پھر جب ابراہیم کا

عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰي يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ

خوف زائل ہوا اور اسے خوش خبری ملی تو ہم سے قوم لوط کے بارے میں

لُوْطٍ ﴿٧٤﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿٧٥﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ

جھگڑنے لگا بیشک ابراہیم تحمل والا اور بہت آہیں بھرنے والا اور رجوع کرنے والا ہے۔ اے ابراہیم! اس معاملہ میں نہ

حاشیہ صفحہ سابقہ

ناقہ اللہ کی کونچیں کاٹ دیں، صالح علیہ السلام کو سخت افسوس ہوا، صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تین دن اپنے گھروں میں بند رہو اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرو تو ایک چنگھاڑ نے ان سب کو موت

ع ۶ / ۷

کے گھاٹ اتار دیا اور وہ اپنے گھروں میں مرے پڑے تھے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱۷ ابراہیم علیہ السلام کے پاس چار فرشتے آئے ابراہیم علیہ السلام نے ان کیلئے ایک بچھڑا ذبح کر کے بھونا اور ان کے سامنے پیش کیا مگر انہوں نے کھانے کو ہاتھ نہ لگایا، ابراہیم علیہ السلام ان کی اس بات سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا ڈریے نہیں، ہم قوم لوط علیہ السلام کی طرف بھیجے گئے ہیں اور آپ کو اور آپکی بی بی کو خوشخبری دینے آئے ہیں اسحاق علیہ السلام کی اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام کی۔ ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ کھڑی تھیں وہ کہنے لگیں کہ میں بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بھی بوڑھے ہیں یہ تو بڑے اچنبھے کی بات ہے فرشتے بولے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کے کام کا اچنبھا کرتی ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں تم پر اور اس گھر والوں پر ہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت میں جب کوئی امر گزر جاتا ہے تو وہ ہر حال میں پورا ہو کر رہتا ہے یہ اندازے اور قیاس آرائیاں درست نہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ
پڑیے۔ بیشک تیرے رب کا حکم آچکا۔ اور یقیناً ان پر عذاب آنے والا ہے
غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
جو ٹالا نہ جائے گا۔ اور جب لوط کے یہاں ہمارے فرشتے آئے اسے ان کا غم ہوا اور ان کے سبب
بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ
دل تنگ ہوا اور بولا "یہ بڑی سختی کا دن ہے" اور اس کے پاس اس کی قوم دوڑتی ہوئی
اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ
آئی اور انھیں پہلے ہی سے بُرے کاموں کی عادت پڑی تھی۔ کہا "اے قوم! یہ میری (قوم کی)
بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ
بیٹیاں ہیں ف یہ تمھارے لیے جائز ہیں تو اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں ذلیل نہ کرو
اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ
کیا تم میں ایک آدمی بھی نیک نہیں؟" بولے "تمھیں معلوم ہے کہ تمھاری بیٹیوں سے
بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ
ہمارا کوئی تعلق نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے" بولے کہ کاش مجھے تمھارے مقابل
قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
زور حاصل ہوتا یا کوئی طاقتور میرا حمایتی ہوتا" فرشتے بولے "اے لوط! ہم تمھارے رب کے بھیجے
لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ
ہوئے ہیں وہ تم تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم میں سے کوئی منہ پھیر کر
اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ
نہ دیکھے سوائے تمھاری عورت کے، تو اسے بھی وہی مصیبت پہنچے گی جو انھیں پہنچے گی، بیشک ان کے لیے صبح کا وقت
الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا
مقرر ہے۔ کیا صبح قریب نہیں۔" پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کا تختہ
سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ڏ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً
الٹ دیا اور ہم نے اس پر سجیل کے پتھر لگاتار برسائے۔ جو نشان کیے ہوئے

ف ١٨ جب فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو ان کی بی بی جو کافرہ تھی دوڑتی ہوئی اپنی قوم کے پاس گئی اور کہا کہ لوط علیہ السلام کے پاس نہایت ہی خوبصورت مہمان آئے ہیں جن کی مثل آج تک کوئی شخص نظر نہیں آیا وہ لوگ دوڑتے ہوئے لوط علیہ السلام کے گھر آئے۔ لوط علیہ السلام نے کہا کہ لوگو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے بارے میں مجھے رسوا اور ذلیل نہ کرو برادری میں بے شمار لڑکیاں ہیں ان سے نکاح کر لو مگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہے یہاں تک کہ جب فرشتوں نے لوط علیہ السلام کو پریشان حال دیکھا تو کہا اے لوط علیہ السلام! ہم فرشتے ہیں اور عذاب لے کر آئے ہیں تم اپنے اہل و عیال کے ساتھ بستی سے نکل جاؤ اور منہ پھیر کر نہ دیکھنا چنانچہ لوط علیہ السلام فرشتوں کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بستی سے نکل گئے فرشتوں نے اپنے پر جھاڑے اس کی گرد سے پوری قوم اندھی ہو گئی فرشتوں نے کہا کہ لوط علیہ السلام ان کیلئے صبح کا وقت مقرر ہو چکا ہے چنانچہ جب لوط علیہ السلام بستی سے نکل گئے تو انھوں نے سب کو ہدایت کر دی کہ کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے مگر ان کی بی بی جو کافرہ تھی باز نہ آئی چنانچہ وہ عذاب میں گرفتار ہو گئی اور صبح کے قریب انھیں عذاب نے آ لیا اور زمین کا طبقہ الٹ دیا گیا در اصل نبی کی نافرمانی عذاب کا باعث ہوتی ہے اور کوئی قوم بھی اس عذاب سے نہیں بچتی۔

عِندَ رَبِّكَ ۚ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿٨٣﴾ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ

تیرے رب کے پاس ہیں۔ اور وہ پتھر ظالموں سے دور نہیں۔ اور مدین کی طرف ان کے ہم قو

شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۚ وَلَا تَنْقُصُ

شعیبؑ کو بھیجا۔ اس نے کہا "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں اور ناپ او

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُ

تول میں کمی نہ کرو ف۱۹ بیشک میں تمھیں آسودہ حال میں دیکھتا ہوں اور مجھے تم پر اس عذاب والے دن

عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْ

ڈر ہے جو مجرموں کو ہر طرف سے گھیر لیتا ہے۔" اور "اے میری قوم! ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کر

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾

اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُ

اللہ کا دیا جو بچ رہے ف۲۰ وہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اور میں تم پر

بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوا يٰشُعَيْبُ أَصَلٰوتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ

نگہبان نہیں ہوں۔ بولے اے شعیبؑ! کیا تمھاری نماز تمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤ

آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشٰؤُا ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِي

چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو چاہیں وہ نہ کریں کیا تم ہی بڑے عقل مند اور

الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّ

نیک چلن ہو۔" اس نے کہا "اے میری قوم! بھلا بتاؤ تو اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک کھلی نشانی لے کر آیا ہو

وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلٰى

اور اس نے مجھے اپنے پاس سے اچھی روزی دی ہے تو میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمھیں منع کرتا ہو

أَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِ

تو اس کے خلاف کرنے لگوں۔ میں تو جہاں تک ہو سکتا ہے تمھاری اصلاح چاہتا ہوں اور میری توفیق

إِلَّا بِاللّٰهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿٨٨﴾ وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُ

اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ میں نے اسی پر بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور اے میری قوم! تمھیں میرے ساتھ ضد

ع (۸) ۷

ف ۱۹ شعیب علیہ السلام نے پہلے تو توحید کی اور عبادت کی ہدایت فرمائی اور اس کے بعد اس فعل بد سے منع فرمایا۔ در حقیقت کم ناپ اور کم تول کے برے اثرات انسان پر عذاب کی شکل میں مسلط ہو جاتے ہیں مگر چونکہ وہ بظاہر نظر نہیں آتے اس لئے انسان اس فعل قبیح کو اپنے لئے سود مند سمجھتا ہے کیونکہ یہ اثرات لطیف ہوتے ہیں۔ چونکہ ہماری مادی آنکھ صرف مادی اشیاء کا ادراک کرتی ہے لطیف اشیاء کا ادراک نہیں کرتی، لطیف اشیاء کا ادراک کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قلب کی آنکھ عطا کی ہے جسے بصیرت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر عضو کو ایک مخصوص کام کیلئے مقرر کیا ہے جیسے پھول کی خوشبو صرف ناک سے سونگھی جاتی ہے آنکھیں پھول کی خوشبو نہیں سونگھ سکتیں پس جب عذاب کے اثرات پوری طرح مسلط ہو جاتے ہیں تو انسان تباہ و برباد ہو جاتا ہے اور جتنا مال اس نے کم تول کر کمایا تھا وہ بھی فنا ہو جاتا ہے اور اپنے ساتھ دوسرے مال کی بھی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔

ف ۲۰ اس سے مراد ہے کہ جو کچھ نیک نیتی سے اور صحیح ناپ تول سے بچ رہے وہ "اللہ کے دیے میں سے بچ رہنا" ہے یہ خیر و برکت والا ہوتا ہے۔ جس سے انسان سکون اور شادمانی محسوس کرتا ہے نیز انسان کو جو کچھ عطا ہوتا ہے اس میں سے اس کا فائدہ صرف وہ ہوتا ہے

حاشیہ بر صفحہ ۲۷۹

حاشیہ صفحہ سابقہ

جو وہ دونوں وقت کھا لیتا ہے باقی اوروں کا حصہ ہوتا ہے جسے وہ ان کو پہنچا دیتا ہے اگر وہ اپنی زندگی میں اپنے ہاتھ سے نہیں دیتا تو مرنے کے بعد وہ لیبن وار آجاتے ہیں مثلاً ایک شخص جو سو روپے یومیہ کماتا ہے جب وہ یہ کمائی لے کر گھر میں داخل ہوتا ہے تو اس کے حصے کی صرف دو روٹیاں ہیں جو وہ کھا کر سو رہے گا باقی کچھ آٹے والے کا حصہ ہوتا ہے اسے ادا کرتا ہے کچھ گوشت سبزی والے کو دیتا ہے کچھ موچی' حجام اور دھوبی کو ادا کرتا ہے اور سب کو دینے کے بعد اس کے پاس کچھ نہیں بچتا اگر کچھ بچ جائے تو یہ بھی کسی کا حصہ ہوتا ہے خواہ وہ بچی کی شادی پر خرچ ہونا ہو یا بیٹے کی تعلیم پر یا کسی کاروبار پر لگنا ہو' بہرحال یہ حصے ہیں جو اس کے پاس رہ جاتے ہیں وہ انہیں ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہے پھر کیا نفع ہے انسان کو کم تولنے اور ناجائز طور پر حاصل کرنے کا جو مقرر کر دیا گیا ہے وہ خواہ بدنیتی سے حاصل کرے یا نیک نیتی سے اس میں کمی بیشی نہیں ہوتی۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف۲۱ انتظار سے مراد یہ ہے کہ اپنے بدی کے اور گناہوں کے اثرات پورے ہو جانے دو' پھر جب وہ اثرات عذاب کی شکل میں تم پر وارد ہوں گے تب تمہیں میری صداقت کا پتہ چل جائے گا اس وقت کا میں انتظار کر رہا ہوں اور تم بھی انتظار کرو۔

حاشیہ بر صفحہ ۲۸۰

ع ٨ ١٢

شِقَاقِیْٓ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ
ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر دے جس میں نوحؑ کی قوم یا ہودؑ کی قوم
اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِیْدٍ (٨٩) وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ
یا صالحؑ کی قوم مبتلا ہو گئی تھی اور لوطؑ کی قوم کا واقعہ تو زیادہ دیر کا نہیں ہے۔ اور تم اپنے رب سے معافی چاہو
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ ؕ اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ (٩٠) قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ
پھر اس کی طرف رجوع کرو بیشک میرا رب رحم کرنیوالا اور محبت کرنے والا ہے۔ بولے اے شعیبؑ! ہماری سمجھ میں
كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ
تمہاری بہت سی باتیں نہیں آتیں اور ہم تو تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا کنبہ نہ ہوتا
لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَ مَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ (٩١) قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ
تو ہم تمہیں سنگسار کر دیتے اور تم ہماری نگاہ میں کچھ عزت والے نہیں۔ اس نے کہا اے میری قوم! کیا تم پر میرے کنبے کا دباؤ اللہ سے
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
زیادہ ہے۔ اور تم نے اسے پس پشت ڈال دیا ہے۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو میرا رب اس پر
مُحِیْطٌ (٩٢) وَ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ
محیط ہے۔ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ اور میں اپنا کام کرتا ہوں پس تم جان لوگے کہ کس پر
یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَ ارْتَقِبُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ
رسوائی کا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ
رَقِیْبٌ (٩٣) وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
انتظار میں ہوں" ف۲۱ اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیبؑ اور اس کے ساتھ ایمان والوں کو اپنی رحمت
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ اَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ
کا طرح سے بچا لیا اور ظالموں کو چنگھاڑ نے آلیا تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل
جٰثِمِیْنَ (٩٤) كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْیَنَ كَمَا بَعِدَتْ
پڑے رہ گئے ف۲۲ گویا وہاں کبھی بسے ہی نہ تھے اسے دوری ہے مدین والوں کیلیے جیسے دور ہوئے
ثَمُوْدُ (٩٥) وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ (٩٦) اِلٰى
ثمود اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ اور صریح غلبے کے ساتھ فرعون

فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْ

اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔ تو وہ لوگ فرعون کے کہنے پر چلے اور فرعون کا کام

بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۭ وَبِئْسَ

راستی کا نہ تھا۔ وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا قیامت کے دن پھر وہ دوزخ میں وارد ہوں گے اور وہ کیا

الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ بِئْسَ

بُری قرارگاہ ہے۔ اور ان کے پیچھے لعنت پڑی اس دنیا میں اور قیامت کے دن ف۲۳ کیا بُرا

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْقُرٰي نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْ

تھا جو انھیں ملا۔ یہ بستیوں والوں کی خبریں ہیں جو ہم آپ کو سناتے ہیں ان میں

قَاۗىِٕمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَ

نشانی موجود ہے اور بعض کی نشانیاں بھی مٹ گئیں۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ خود انھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو ان

اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِ

معبودوں نے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے، انھیں نہیں بچایا اور وہ ان کے کچھ کام

شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَكَذٰلِكَ

آئے جب آپ کے رب کا حکم آیا تو انھیں سوائے ہلاکت کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ اور ایسی

اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰي وَهِىَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْ

گرفت ہے آپ کے رب کی جبکہ اس نے بستیوں والوں کو پکڑا اور وہ ظالم تھے بیشک اس کی پکڑ دردناک

شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِ

اور شدید ہے۔ بیشک اس میں نشانی ہے اس کے لیے جو آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے وہ (ایسا)

يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِ

ہے جس میں تمام لوگ اس کے حضور میں جمع ہونگے اور وہ حاضری کا دن ہے ف۲۴ اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹا

لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُ

ایک مقررہ مدت کے لیے۔ جب وہ دن آئے گا تو کوئی بھی بے حکم اللہ بات نہ کر سکے گا تو ان میں

شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِ

بدبخت ہے اور کوئی خوش نصیب۔ وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں اور وہ اس میں گدھے کی

حاشیہ صفحہ سابقہ

ف ۲۲ درحقیقت جب کوئی زلزلہ آتا ہے یا طوفان آتا ہے یا آندھی آتی ہے تو ایک آواز پیدا ہوتی ہے پہلے وہ آواز ہلکی ہوتی ہے اس کے بعد بڑھتی جاتی ہے اور اس میں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے پھر اس میں اتنی شدت پیدا ہوجاتی ہے کہ انسانوں کے دل دہل جاتے ہیں اور جب یہ عذاب کی صورت میں ہو تو اس کی شدت سے لوگ مر جاتے ہیں اسی چنگھاڑ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۲۳ لعنت سے مراد اللہ تعالیٰ سے دوری ہے اور لعنت ایک عذاب ہے جو انسان کی روح پر اس طرح مسلط ہوجاتا ہے جس طرح گھن لکڑی کو لگ جاتا ہے اس سے دنیا میں انسان کا روحانی سکون برباد ہوجاتا ہے اور اس سے ہزار گنا زیادہ تکلیف آخرت میں پہنچے گی۔

ف ۲۴ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کے وہ اعمال جو اسکے وجود حقیقی میں منعکس ہیں اس دن حقیقی شکل میں ظاہر ہونگے اور یہی گواہی ہوگی جس سے انسان انکار نہ کرسکے گا۔

وَشَهِيقٌ ﴿١٠٦﴾ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا

رینکیں گے۔ اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں مگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ﴿١٠٧﴾ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ سُعِدُوا۟

جتنا کہ رب چاہے اور یقیناً آپ کا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ جو خوش نصیب ہیں

فَفِى ٱلْجَنَّةِ خَٰلِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ إِلَّا

وہ جنت میں ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ؔ جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں مگر

مَا شَآءَ رَبُّكَ ۖ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِى مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ

جتنا کہ آپ کا رب چاہے اور یہ بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہوگی، تو اے سننے والے! تو دھوکے میں نہ پڑ اس سے جنکی یہ کافر

هَٰٓؤُلَآءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا

عبادت کرتے ہیں۔ یہ ویسی ہی عبادت کرتے ہیں جیسی پہلے ان کے باپ دادا کرتے تھے اور یقیناً ہم

٩ ع ٩

لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى ٱلْكِتَٰبَ

ان کا حصہ انہیں پورا دیں گے جس میں کمی نہ ہوگی۔ اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی

فَٱخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۚ

تو اس میں پھوٹ پڑ گئی اگر آپ کے رب کی ایک بات پہلے مقرر نہ ہو چکی ہوتی تو اسی وقت ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔

وَإِنَّهُمْ لَفِى شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١١٠﴾ وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

اور بیشک وہ اس کی طرف سے دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں۔ اور بیشک وہ جتنے ہیں ایک ایک کو آپ کا رب اس کے عمل کا

أَعْمَٰلَهُمْ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١١﴾ فَٱسْتَقِمْ كَمَآ أُمِرْتَ وَمَن تَابَ

پورا بدلہ دے گا کیونکہ وہ ان کے کاموں سے باخبر ہے۔ تو آپ قائم رہو جیسا کہ آپ کو حکم دیا جائے اور جو آپ کے ساتھ

مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا۟ ۚ إِنَّهُۥ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوٓا۟ إِلَى ٱلَّذِينَ

رجوع کرے اور اے لوگو سرکشی نہ کرو بیشک وہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ اور ظالموں کی طرف

ظَلَمُوا۟ فَتَمَسَّكُمُ ٱلنَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ثُمَّ

جھکو کہ اس کا نتیجہ آگ ہے اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں اور

لَا تُنصَرُونَ ﴿١١٣﴾ وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَىِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ

نہ مددگار ہے اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں میں اور کچھ رات کے حصوں

ب ۲۵ درحقیقت جسے جنت کہا گیا ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ جن لوگوں کو قرب الٰہی اس دنیا میں رہتے ہوئے نصیب ہوا یا جو اس کے متمنی رہے یا جنہوں نے اس کیلئے تقویٰ اختیار کیا قیامت کے دن وہ رب تعالیٰ کے قریب رہیں گے یعنی انہیں رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا جسے جنت کہا گیا ہے اور جنہیں رب تعالیٰ کا قرب حاصل ہو گا انہیں راحت ہی راحت نصیب ہو گی کیونکہ انہیں ہر چیز انکی خواہش کے مطابق حاصل ہو گی جس چیز کی خواہش کریں گے وہ چیز خود ان کے پاس پہنچ جائے گی۔

الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ

ہیں ۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لیے

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ مِنَ

اور صبر کرو کہ اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا پس اگر تم سے پہلے زمانے

الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي

جو بھلائی والے ہوتے تو زمین میں فساد سے

الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

روکتے ف۲۶ مگر یہ کہ ان میں بہت تھوڑے تھے جن کو ہم نے نجات دی اور ظالم اسی عیش کے پیچھے پڑے

مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى

رہے جو انہیں حاصل تھا اور وہ لوگ مجرم تھے ۔ اور آپ کا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بلا وجہ ہلاک

بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ

کردے اور ان کے لوگ اچھے ہوں ۔ اور اگر آپ کا رب چاہتا تو سب انسانوں کو ایک ہی امت

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ۭ

بنا دیتا ۔ اور وہ ہمیشہ اختلاف ہی میں رہیں گے ۔ سوائے ان کے جن پر آپ کے رب نے رحم کیا

وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ

اور ان کو اسی لیے پیدا کیا ہے اور آپ کے رب کی بات پوری ہو چکی کہ یقیناً میں جہنم کو بھر دوں گا

الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ

جنوں اور انسانوں سب کو ملا کر اور سب کچھ ہم آپ کو رسولوں کی خبریں سناتے

الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

ہیں تاکہ آپ کے دل کو قرار آئے اور اس میں آپ کے پاس حق آیا اور یہ مسلمانوں

وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰي

کے لیے پند و نصیحت ہے ۔ آپ ان سے فرما دیں جو ایمان نہیں لاتے کہ تم اپنی جگہ اپنا کام

مَكَانَتِكُمْ ۭ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ

کیے جاؤ ہم اپنا کام کرتے ہیں ۔ اور تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں ۔ اور اللہ ہی کیلئے

ف۲۶ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ نیکو کار ہوں اور پرہیز گار ہوں ان پر واجب ہے کہ برے لوگوں کو برائی سے روکیں اور ظالموں کو ظلم سے منع کریں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی اصلاح کے لئے پوری پوری جدوجہد کریں ورنہ قیامت کے دن ان سے اسکے متعلق بازپرس ہوگی۔

غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ

آسمانوں اور زمین کے غیب اور اسی کی طرف سب کام رجوع کریں گے تو اس کی عبادت کرو

وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۱۲۳ ع

اور اس پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے غافل نہیں۔

ع ۱۰

سُوْرَةُ یُوْسُفَ مَكِّیَّةٌ وَهِیَ مِائَةٌ وَاِحْدٰى عَشَرَةَ اٰیَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ یوسف مکی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۱ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ

اے الف لام را! یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہم نے قرآن کو عربی میں اتارا تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ۲ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ

سمجھ سکو ف۱ ہم آپ کو سب سے اچھا بیان سناتے ہیں کیونکہ ہم نے آپ کی طرف

اِلَیْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ۳

اس قرآن کی وحی بھیجی ہے۔ اگرچہ اس سے پہلے آپ اس سے غافل تھے۔

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستارے

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۴ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ

اور سورج اور چاند کو اپنے لیے سجدہ کرتے دیکھا ہے ف۲ یعقوب نے کہا اے میرے بیٹے! اپنا خواب

رُءْیَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَیَكِیْدُوْا لَكَ كَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ

اپنے بھائیوں سے نہ کہنا وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے۔ بیشک شیطان انسان کا

عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۵ وَكَذٰلِكَ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ

کھلا دشمن ہے۔ اور ایسے ہی تیرا رب تجھے برگزیدہ کرے گا اور تجھے تمام باتوں کی تاویل

الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَعَلٰۤى اٰلِ یَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

سکھائے گا۔ اور تجھ پر اپنی نعمت تمام کردے گا اور یعقوب کی آل پر جس طرح تیرے پہلے

ع ۱

عَلٰۤى اَبَوَیْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۶ ع

دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی۔ یقیناً تیرا رب علم والا اور حکمت والا ہے۔

ف ۱ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عربی زبان میں اپنے بندوں سے کلام کیا ہے اور رسول اکرم ﷺ کی زبان عربی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت دین ہے اور رسول ﷺ کی محبت ایمان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی زبان عربی ہے لہٰذا اس زبان کا سیکھنا بڑی نیکی ہے کیونکہ انسان ہمیشہ محبوب کی زبان سیکھتا ہے تو یہ زبان اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت کی علامت ہے۔

ف ۲ یہ خواب یوسف علیہ السلام نے جو دیکھا یہ عالم امر سے تھا ستاروں کے سجدہ کرنے سے مراد ان کے اثرات کا یوسف علیہ السلام کی طرف نزول ہے۔ جن ستاروں کو یوسف علیہ السلام نے دیکھا تھا ان کے نام یہ ہیں: حوبان، طارق، ذیال، ذوالکتفین، قابس، وثاب، عمودان، فیلق، مصبح، صدوح، ذوالفروع، ضیاء اور نور ضیاء سے مراد سورج ہے اور نور سے مراد چاند ہے۔ جب یوسف علیہ نے یہ خواب اپنے والد سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹا یہ خواب حالات پراگندہ پر دلالت کرتا ہے مگر آخر میں اللہ تعالیٰ اس کا

حاشیہ برصفحہ ۲۸۴

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ۝٧ إِذْ قَالُوا
یقیناً یوسفؑ اور اس کے بھائیوں میں پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ف۲ جب انھوں نے کہا
لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا
کہ یوسفؑ اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ پیارے ہیں اور ہم تو ایک جماعت ہیں۔ اور ہمارے باپ صریحاً
لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝٨ اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ
ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ف۴ یوسف کو مار ڈالو یا زمین میں ڈال دو تاکہ تمھارے باپ کی محبت صرف تمھاری
وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝٩ قَالَ قَائِلٌ
ہی طرف رہے اور اس کے بعد پھر نیک ہو جانا" ان میں سے ایک کہنے
مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
بولا کہ یوسفؑ کو مارو نہیں ف۵ اور اسے اندھے کنویں میں ڈال دو تاکہ کوئی چلتا ہوا قافلہ
السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۝١٠ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ
لے جائے اگر تمھیں کرنا ہی ہے"؛ وہ بولے کہ اے ہمارے باپ! آپ کو کیا ہوگیا کہ یوسف کے معاملے میں
يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝١١ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ
ہمارا اعتبار نہیں کرتے اور ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ وہ میوے کھائے اور کھیلے
وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝١٢ قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ
اور ہم اس کے محافظ ہیں"؛ (یعقوبؑ) بولے کہ تمھارا اس کو اپنے ساتھ لے جانا مجھے رنجیدہ کردے گا اور میں ڈرتا ہوں
أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ۝١٣ قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ
کہ کہیں اسے بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم اس سے بے خبر رہو" ف۶ وہ بولے کہ اگر اسے بھیڑیا
الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ۝١٤ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ
کھا جائے اور ہم ایک جماعت ہیں تو ہم تو کسی مصرف کے نہیں"؛ پھر جب وہ اسے لے گئے
وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
اور سب کی رائے یہی ٹھہری کہ اسے اندھے کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اس پر وحی بھیجی کہ ضرور تم انھیں ان
بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝١٥ وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ۝١٦
یہ کام جتادو گے ایسے وقت کہ وہ نہ جانتے ہوں اور رات کے وقت اپنے باپ کے پاس روتے ہوئے آئے

حاشیہ صفحہ سابقہ

انجام بہتر کرے گا یہ خواب یوسف علیہ السلام نے شب جمعہ کو دیکھا تھا جو شب قدر تھی اور جو سجدہ یعقوب علیہ السلام اور ان کی اہلیہ اور بیٹیوں نے کیا تھا وہ سجدہ شکر تھا وہ سجدہ یوسف علیہ السلام کو ہر گز نہ تھا یوسف علیہ السلام تو نبی تھے اگر کوئی فرعون خصلت انسان بھی ہوتا تو بھی یہ گوارا نہ کرتا کہ اس کے والدین اور اس کے بھائی اسے سجدہ کریں در حقیقت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اہلیہ اور بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گئے کہ "یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے جدائی کے وقت کو دور کیا اور مصیبت کا وقت دور کر دیا اپنے فضل سے ہمیں یوسف علیہ السلام سے ملا دیا۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۳ در حقیقت یہ قصہ بہت سے عجائب و غرائب اور حکمتوں اور عبرتوں پر مشتمل ہے اور اس میں دین و دنیا کے بہت سے فوائد اور سلاطین و رعایا اور علماء کے احوال اور عورتوں کے خصائص اور دشمنوں کی ایذاؤں پر صبر اور ان پر قابو پانے کے بعد ان سے در گزر کرنے کا نفیس بیان ہے جس سے سننے والے میں نیک سیرتی اور پاکیزہ خصائل پیدا ہوتے ہیں اس بیان کا احسن ہونا اس سبب سے ہے کہ یہ قصہ انسانوں کے احوال کے ساتھ کمال مشابہت رکھتا ہے اگر یوسف علیہ السلام سے دل کو اور یعقوب علیہ السلام سے روح کو اور راحیل سے نفس کو اور برادران یوسف

حاشیہ بر صفحہ ۲۸۵

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا
اور بولے کہ "اے ہمارے باپ ہم دوڑ کر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے اور یوسف کو اپنے اسباب کے
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾
پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ ہمارا کسی طرح بھی یقین نہیں کریں گے اگر چہ ہم سچے ہوں"۔
وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ
اور اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگا لائے ف٤ اس نے کہا کہ "یہ تم نے اپنے دلوں سے ایک بات بنالی
اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾
ہے ۔ پس صبر ہی اچھا ہے اور میں اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ف٥ ان باتوں پر جو تم بنا رہے ہو"۔
وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰى
اور ایک قافلہ آیا انھوں نے اپنا پانی لانے والا بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا، تو وہ بولا آہا کیسی خوشی کی بات ہے
هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ
کہ یہ تو ایک لڑکا ہے اور اسے ایک پونجی کی طرح چھپالیا۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اور انھوں نے
بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿٢٠﴾
چند کھوٹے داموں پر اسے بیچ ڈالا ف٦ اور انھیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی۔
وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى
اور مصر کے جس شخص نے اسے خریدا وہ اپنی عورت سے بولا "اسے عزت سے رکھو ، شاید
اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ
اس سے ہمیں نفع پہنچے یا ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں" اور اسی طرح ہم نے یوسف کو اس زمین میں جما دیا۔
وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ
اس لیے کہ اسے ہم باتوں کی حقیقت سے باخبر کردیں اور اللہ تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے۔
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب وہ جوانی کے سن کو پہنچا تو ہم نے اسے حکومت
وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ
اور علم عطا فرمایا اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیک لوگوں کو اور وہ جس عورت کے گھر میں تھا اس نے اسے

حاشیہ صفحہ سابقہ
علیہ السلام سے حواس کو تعبیر کیا جائے اور تمام قصے کو انسانوں کے حالات سے مطابقت دی جائے تو اس سے بہتر کوئی قصہ دنیا کی تاریخ میں نہ ملے گا۔

ف ٤ یہاں "ضلال" سے مراد گمراہی نہیں ہے بلکہ یہاں سے اس سے مراد محبت میں مستغرق ہونا ہے۔

ف ٥ یہ کہنے والا لاوی تھا اور اس کے مشورے ہی کے باعث وہ یوسف علیہ السلام کے قتل سے باز رہے اور اسے اندھے کنویں میں ڈال دیا۔

ع ٢ ١٢

ف ٦ یعقوب علیہ السلام نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ اس زمانے میں وہاں بھیڑیے بہت زیادہ تھے نیز یہ کہ علم نبوت سے انھیں اس کا علم ہو گیا تھا کہ یوسف علیہ السلام سے جدائی کا یہی سبب بنے گا اسی لئے تو جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے ساتھ چلے تو یعقوب علیہ السلام تیز قدم چل کر ان کے پاس پہنچ گئے اور یوسف علیہ السلام کو ان سے لے کر اپنے سینے سے لپٹا لیا اور بے تحاشا پیار کیا جس طرح کوئی انسان جدائی کے وقت اپنے عزیز کو پیار کرتا ہے اسی وجہ سے جب یعقوب علیہ السلام واپس لوٹے تو یہ لوگ

حاشیہ بر صفحہ ٢٨٦

بَيۡتِهَا عَنۡ نَّفۡسِهٖ وَغَلَّقَتِ الۡاَبۡوَابَ وَقَالَتۡ هَيۡتَ لَكَ ؕ قَالَ

اپنے اوپر متوجہ کیا اور سب دروازے بند کر دیئے اور بولی "آؤ تمہیں کیا رکاوٹ ہے" اس نے کہا

مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىۡۤ اَحۡسَنَ مَثۡوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۲۳﴾

"اللہ کی پناہ وہ عزیز تو میرا پرورش کرنے والا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا اور یقیناً وہ ظالموں کو فلاح نہیں دیتا"

وَلَقَدۡ هَمَّتۡ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوۡلَاۤ اَنۡ رَّاٰ بُرۡهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ

اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی اس عورت کا ارادہ کرتا ف اگر وہ اپنے رب کی طرف سے دلیل نہ دیکھ لیتا تو یقیناً اس برائی میں

لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ السُّوۡٓءَ وَالۡفَحۡشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿۲۴﴾

مبتلا ہو جاتا۔ اور ایسے ہی ہم نے اس سے برائی اور بے حیائی کو دور رکھا بیشک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے ہے۔

وَاسۡتَبَقَا الۡبَابَ وَقَدَّتۡ قَمِيۡصَهٗ مِنۡ دُبُرٍ وَّاَلۡفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا

اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتہ پیچھے سے چیر دیا اور دونوں کو عورت کا شوہر دروازے

الۡبَابِ ؕ قَالَتۡ مَا جَزَآءُ مَنۡ اَرَادَ بِاَهۡلِكَ سُوۡٓءًا اِلَّاۤ اَنۡ يُّسۡجَنَ اَوۡ

کے پاس ملا۔ بولی "کیا سزا ہے اس کی جس نے تیری گھر والی سے بدی چاہی سوائے اس کے کہ یا تو اسے قید کیا جائے یا

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتۡنِىۡ عَنۡ نَّفۡسِىۡ وَشَهِدَ شَاهِدٌ

کسی دردناک عذاب میں مبتلا کیا جائے" اس نے کہا "اسی نے مجھے لبھایا کہ اپنی حفاظت نہ کروں" اور عورت کے گھر والوں ہی سے

مِّنۡ اَهۡلِهَا ۚ اِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ فَصَدَقَتۡ وَهُوَ

ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر اس کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یہ

مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنۡ كَانَ قَمِيۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ فَكَذَبَتۡ

جھوٹا ہے۔ اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے

وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيۡصَهٗ قُدَّ مِنۡ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

اور یہ سچا ہے" پھر جب عزیز نے اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو بولا "بیشک یہ

مِنۡ كَيۡدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيۡدَكُنَّ عَظِيۡمٌ ﴿۲۸﴾ يُوۡسُفُ اَعۡرِضۡ عَنۡ هٰذَا

تم عورتوں کا چلتر ہے اور بیشک تمہارا چلتر بڑا ہے۔ اے یوسف! تم اس کا خیال نہ کرو

وَاسۡتَغۡفِرِىۡ لِذَنۡۢبِكِ ۚ ۖ اِنَّكِ كُنۡتِ مِنَ الۡخٰطِـئِيۡنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسۡوَةٌ

اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ بیشک تو خطا کاروں میں سے ہے" اور شہر میں کچھ عورتیں

حاشیہ صفحہ سابقہ

یوسف علیہ السلام کو لے کر دوڑنے لگے اس ڈر سے کہ کہیں یعقوب علیہ السلام پھر واپس نہ آ جائیں۔ یعقوب علیہ السلام کے سامنے انہوں نے یوسف علیہ السلام کو کندھے پر بٹھایا اور نہایت عزت و احترام سے لیکر چلے مگر جب یعقوب علیہ السلام نظروں سے اوجھل ہو گئے تو انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو زمین پر دے پٹکا اور ان کے دلوں میں جو عداوت تھی وہ ظاہر ہو گئی یوسف علیہ السلام جس بھائی کی طرف جاتے تھے وہی مارتا تھا اور طعنے دیتا تھا اور خواب جو انہوں نے کسی طرح سن لیا تھا اس پر تشنیع کرتے تھے اور کہتے تھے اپنے باپ کو بلا اب وہ تجھے ہمارے ہاتھوں سے چھڑائے' جب سختیاں حد تک پہنچیں تو یوسف علیہ السلام نے یہودا سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈر اور ان لوگوں کو ان زیادتیوں سے روک یہودا نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے عہد کیا تھا یاد کرو قتل کا مشورہ نہیں ہوا تھا چنانچہ وہ زیادتیوں سے باز نہ آئے اور آپس میں مشورہ کر کے یوسف علیہ السلام کو چاہ ذتن میں جو کنعان سے تین فرسخ کے فاصلے پر بیت المقدس کی جانب تھا ڈال دیا۔

ف ۷ یوسف علیہ السلام کو کنویں میں ڈالنے کے بعد انہوں نے یوسف علیہ السلام کے کرتے پر ایک بکرے کو ذبح کیا جس سے کرتہ خون میں تر ہو گیا۔ یہ لوگ رات کو

حاشیہ بر صفحہ ۲۸۷

۳ع ۱۴

فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ قَدْ شَغَفَهَا

بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے، بیشک اس کی محبت اس کے

حُبًّا ۖ إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (۳۰) فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ

دل میں پس گئی ہے، واہم تو صریحا اسے خود رفتہ پاتے ہیں۔ توجب اس زلیخا نے ان کا چرچا سنا تو ان عورتوں کو

إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا

بلا بھیجا اور ہر ایک کے آگے خربوزہ رکھا اور ہر ایک کو ایک ایک چھری دے دی

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۖ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ

اور یوسف سے کہا کہ باہر نکل آؤ ان کے سامنے۔ جب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو وہ حواس باختہ ہو گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے

وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ (۳۱) قَالَتْ

اور بولیں "اللہ کی پناہ کہ یہ بشر نہیں ہے یہ تو کوئی معزز فرشتہ ہے۔" تو اس زلیخا نے کہا

فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ

کہ یہ ہیں وہ جن پر تم مجھے طعنہ دیتی تھیں بیشک میں نے ان کا دل لبھانا چاہا

فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ

مگر وہ باعصمت رہا ف۱۲ اور اگر وہ میرے حکم کے مطابق نہ کرے گا تو ضرور قید میں پڑے گا یا ذلت

الصَّاغِرِينَ (۳۲) قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ

اٹھائے گا۔" یوسف نے عرض کی "اے میرے رب! مجھے قید خانہ زیادہ پسند ہے اس کام سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں۔

وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ (۳۳)

اور اگر تو ان کے مکر کو مجھ سے دور نہ کرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور نادانوں میں سے ہوں گا۔"

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کے مکر کو دور کر دیا بیشک وہی سننے والا

الْعَلِيمُ (۳۴) ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ

اور جاننے والا ہے۔ پھر سب نشانیاں دیکھ دکھا کر یہ طے کیا کہ اسے قید خانے میں ڈال دیں

حِينٍ (۳۵) ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي

فی الحال۔ اور اس کے ساتھ قید خانے میں دو جوان داخل ہوئے، ان میں سے ایک بولا "میں نے خواب میں دیکھا کہ

حاشیہ صفحہ سابقہ

عشاء کے وقت روتے ہوئے گھر پہنچے اور یعقوب علیہ السلام سے کہا کہ ہم دوڑ کرتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں بہت دور نکل گئے اور یوسف علیہ السلام کو اپنے اسباب پر چھوڑ دیا کہ ان کو بھیڑیا کھا گیا۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اس کا کرتہ دکھاؤ۔ جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کا کرتہ دکھایا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ بھیڑیا یوسف علیہ السلام پر تو اس درجے غضبناک ہوا کہ اسے پھاڑ ڈالا اور کرتے پر اتنا مہربان ہوا کہ اس میں خراش تک نہ آئی۔

ف ۸ صبر جمیل اس کو کہتے ہیں کہ جس میں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہو جائے اور کوئی گلہ اور شکوہ اس کی زبان پر نہ آنے پائے اور اس مصیبت کو اپنے لئے راحت تصور کرے اور یہ سمجھے کہ یہ رب تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہے جب رب تعالیٰ چاہے گا تو مجھے کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گزار دے گا۔

ف ۹ درحقیقت یہ بیس سکے تھے جو کھوٹے تھے انہوں نے یوسف علیہ السلام کو اپنے داموں پر بیچ ڈالا حالانکہ انہیں اس میں کچھ رغبت نہ تھی۔

ف ۱۰ چونکہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں ان میں نفس نہیں ہوتا اس لئے انکے جذبات

حاشیہ بر صفحہ ۲۸۸

ع ۴ ۱۲

اَعۡصِرُ خَمۡرًا ۚ وَقَالَ الۡاٰخَرُ اِنِّیۡۤ اَرٰىنِیۡۤ اَحۡمِلُ فَوۡقَ رَاۡسِیۡ خُبۡزًا

میں شراب نچوڑ رہا ہوں" اور دوسرا بولا "میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں

تَاۡكُلُ الطَّيۡرُ مِنۡهُ ؕ نَبِّئۡنَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۳۶

ان میں سے پرندے کھا رہے ہیں، ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بیشک ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں"

قَالَ لَا يَاۡتِيۡكُمَا طَعَامٌ تُرۡزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاۡتُكُمَا بِتَاۡوِيۡلِهٖ قَبۡلَ اَنۡ

یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائیگا کہ میں اس کے آنے سے پہلے تمہیں تعبیر بتا دوں

يَّاۡتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیۡ رَبِّیۡ ؕ اِنِّیۡ تَرَكۡتُ مِلَّةَ قَوۡمٍ

گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھائے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کے طریقے کو کبھی اختیار نہیں کیا

لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝۳۷ وَاتَّبَعۡتُ مِلَّةَ

جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔ اور میں نے اپنے باپ

اٰبَآءِیۡۤ اِبۡرٰهِيۡمَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنۡ نُّشۡرِكَ

دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا۔ یہ ہمیں زیب نہیں دیتا کہ ہم کسی کو اللہ تعالیٰ کا

بِاللّٰهِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ عَلَيۡنَا وَعَلَى النَّاسِ

شریک ٹھہرائیں یہ ہم پر اللہ کے فضل میں سے ہے اور لوگوں پر بھی۔

وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَشۡكُرُوۡنَ ۝۳۸ يٰصَاحِبَیِ السِّجۡنِ ءَاَرۡبَابٌ

مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے"۔ "اے میرے قیدخانے کے دونوں ساتھیو کیا جُدا جُدا رب

مُّتَفَرِّقُوۡنَ خَيۡرٌ اَمِ اللّٰهُ الۡوَاحِدُ الۡقَهَّارُ ۝۳۹ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ

بہتر ہیں یا ایک اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب ہے۔ تم اس کے سوا نہیں

دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسۡمَآءً سَمَّيۡتُمُوۡهَاۤ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمۡ مَّاۤ اَنۡزَلَ

عبادت کرتے مگر جو نام تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی

اللّٰهُ بِهَا مِنۡ سُلۡطٰنٍ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا

کوئی سند نہیں اتاری اور حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے

اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ

سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ

حاشیہ از صفحہ ۲۸۷

عام انسانوں کے جذبات کی طرح نہیں ہوتے اس لئے ان سے گناہ سرزد نہیں ہوتا کیونکہ وہ اپنے جذبات و خواہشات پر قابو پالیتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف ۱ انبیاء علیہ السلام کی توجہ کا اثر عام انسانوں پر ایسا پڑتا ہے کہ وہ ان کی طرف کھنچے لگتے ہیں یہی حال زلیخا کا بھی ہوا کہ یوسف علیہ السلام کی قربت سے وہ خود رفتہ اور حواس باختہ ہوگئی اور یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوسف علیہ السلام کی عصمت کا امتحان تھا۔

ف ۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس کو برائی کیلئے بہکانا چاہا۔ مگر وہ ثابت قدم رہا اس کی وجہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں 'اگر یوسف علیہ السلام نبی نہ ہوتے تو شیطان کے اس جال سے کبھی نہ نکل سکتے یہ عصمت ہی تھی جس کی وجہ سے وہ اس گناہ سے بچ گئے اور یہ انکی عصمت کا رب تعالیٰ کی طرف سے امتحان بھی تھا جس میں وہ کامیاب ہوئے۔

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٠﴾ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ
نہیں جانتے۔" "اے قید خانے کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب
خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ
پلائے گا۔ اور دوسرا، وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کے سر میں سے کھائیں گے یہ لکھا
الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ
جاچکا ہے اس بات کے بارے میں جس کا تم سوال کرتے تھے۔" اور یوسفؑ نے ان دونوں میں سے جس کو نجات یافتہ
نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ
سمجھا اس سے کہا کہ "اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا" تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے
ع ٥ ١٥ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ
یوسفؑ کا ذکر کرے تو یوسفؑ کئی برس اور جیل خانے میں رہے اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں سات
بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ
فربہ گائیں دیکھیں کہ انھیں سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہری
وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۭ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ
اور دوسری سات سوکھی، اے میرے درباریو! میرے خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تمھیں
لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿٤٣﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ
خواب کی تعبیر آتی ہو۔" بولے "پریشان خواب ہیں" اور ہم خواب کی
الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ
تعبیر نہیں جانتے۔" اور بولا وہ جو ان دونوں میں سے ایک بچا تھا تو اسے ایک مدت بعد
اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿٤٥﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ
یاد آیا کہ میں تمھیں اس کی تعبیر بتاؤں گا مجھے بھیجو۔ اے یوسفؑ! اے صدیق!
اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ
ہمیں تعبیر دیجیے سات فربہ گائیوں کی جنھیں سات دبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات
سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
ہری بالیاں اور دوسری سات سوکھی تاکہ میں اُن لوگوں کی طرف لوٹ کر جاؤں

ف ١٣ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں ایک مومن کے لئے اللہ ہی کی طرف سے خوشخبری ہوتی ہے دوسرے شیطان کی طرف سے ڈراوا۔ اور تیسرے اضغاث و احلام جو گویا پریشان خواب۔

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا ۚ فَمَا
اور شاید وہ اس کی تعبیر سے آگاہ ہو جائیں"۔ اس نے کہا "تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار تو جو
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ
تم کاٹو اسے اس کی بالی میں رہنے دینا اور صرف تھوڑا نکالنا جتنا تم کھا لو۔ پھر
يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ
اس کے بعد سات برس سخت آئیں گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے سے جمع
لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ﴿٤٨﴾ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ
کر رکھا تھا مگر تھوڑا سا جو تم بچا لو پھر ان کے بعد ایک برس
عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ع ٧/١٦
آئے گا جس میں لوگوں کو مینہ دیا جائے گا اور وہ اس میں رس نچوڑیں گے"۔ اور بادشاہ بولا
ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ
"انھیں میرے پاس لے آؤ" تو جب اس کے پاس ایلچی آیا۔ اس نے کہا "اپنے بادشاہ کے پاس پلٹ جا
فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ
پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک
رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ
میرا رب ان کا فریب جانتا ہے"۔ بادشاہ نے کہا "اے عورتو! تمھارا کیا حال تھا جب تم نے یوسف کو
عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ
راغب کرنا چاہا؟" بولیں "اللہ کی پناہ ہم نے اس میں کوئی بدی نہیں پائی"۔
قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُّهُ
عزیز کی عورت بولی "اب اصل بات ظاہر ہو گئی ہے میں نے اس کو اپنی طرف
عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ
راغب کرنا چاہا تھا اور وہ یقیناً سچے ہیں"۔ یوسف نے کہا "میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ
بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾
میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا"۔

الجزء ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِىْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ

اور میں اپنے آپ کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔ مگر جس پر میرا رب

رَبِّىْ ۭ اِنَّ رَبِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِىْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ

رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔ اور بادشاہ بولا "انھیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انھیں اپنے لیے

لِنَفْسِىْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ

چن لوں" ف ۱۴ پھر جب اس سے بات کی کہا "بیشک آج آپ ہمارے ہاں معزز و معتمد ہیں"۔ یوسف نے کہا

اجْعَلْنِىْ عَلٰى خَزَاۗىِٕنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّىْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿٥٥﴾ وَكَذٰلِكَ

"مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں"۔ اور اسی طرح

مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ

ہم نے یوسف کو اس ملک پر قدرت عطا کی اس میں جہاں چاہے رہے۔ ہم جسے چاہیں

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَلَاَجْرُ

اپنی رحمت پہنچائیں اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور بیشک آخرت کا

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَجَاۗءَ اِخْوَةُ

ثواب ان کے لیے بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ اور یوسف کے بھائی

يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَلَمَّا

آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انھیں پہچان لیا اور وہ اسے نہ پہچان سکے۔ اور جب

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِىْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا

ان کا سامان مہیا کر دیا کہا "اپنا سوتیلا بھائی میرے پاس لے آؤ کیا

تَرَوْنَ اَنِّىْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِىْ

تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں۔ پھر اگر تم اسے لے کر میرے

بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِىْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿٦٠﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ

پاس نہ آئے تو تمہارے لیے میرے یہاں غلہ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا"۔ بولے ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے

اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ

باپ سے اور ہم یہ ضرور کریں گے"۔ اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا کہ ان کی پونجی ان کی خورجیوں میں

ع ۸ / ۱

ف ۱۴ چونکہ انبیاء علیہم السلام روح امری لے کر آتے ہیں اس لئے کمالات کا مجسمہ ہوتے ہیں جہاں تک اس کا اثر پہنچتا ہے لوگ ان کے تابع فرمان ہو جاتے ہیں اور کمالات کا ظہور ہونے لگتا ہے کمالات میں ایک کمال اضطراری ہوتا ہے اور دوسرا کمال اختیاری کمال اضطراری وہی ہوتا ہے جیسے کسی کا حسین پیدا ہونا یا قوت میں رنگ اور چمک کا ہونا اور دوسرا کمال اختیاری ہوتا ہے جیسے جاہل کا عالم بن جانا یا کسی کا اپنی کوشش سے کسی ہنر میں کاریگر ہو جانا کمال اختیاری سے صرف وہ متاثر ہوتا ہے جس کے ساتھ اس شخص کا معاملہ یا تعلق ہو مگر کمال اضطراری سے جہاں تک اس کا اثر پہنچے وہاں تک لوگ متاثر ہوتے ہیں کیونکہ یوسف علیہ السلام کمال اضطراری اور اختیاری کے مجسمہ تھے اس لئے اس کا اثر بادشاہ پر بھی پڑا اور درباریوں پر بھی اسی لئے بادشاہ نے ان کو اپنا خصوصی مشیر بلکہ وزیر بنا لیا۔

لعلهم يعلمون ﴿۴۶﴾ قال تزرعون سبع سنين دأبا فما
اور شاید وہ اس کی تعبیر سے آگاہ ہو جائیں"۔ اس نے کہا "تم کھیتی کرو گے سات برس لگا تار تو جو
حصدتم فذروه في سنبله إلا قليلا مما تأكلون ﴿۴۷﴾ ثم
تم کاٹو اسے اس کی بالی میں رہنے دینا اور صرف تھوڑا نکالنا جتنا تم کھا لو۔ پھر
يأتي من بعد ذلك سبع شداد يأكلن ما قدمتم
اس کے بعد سات برس سخت آئیں گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لیے پہلے سے جمع
لهن إلا قليلا مما تحصنون ﴿۴۸﴾ ثم يأتي من بعد ذلك
کر رکھا تھا مگر تھوڑا سا جو تم بچا لو پھر ان کے بعد ایک برس
عام فيه يغاث الناس وفيه يعصرون ﴿۴۹﴾ وقال الملك ع ۶ ۱۶
آئے گا جس میں لوگوں کو مینہ دیا جائے گا اور وہ اس میں رس نچوڑیں گے"۔ اور بادشاہ بولا
ائتوني به فلما جاءه الرسول قال ارجع إلى ربك
"اُنھیں میرے پاس لے آؤ" تو جب اس کے پاس ایلچی آیا۔ اس نے کہا "اپنے بادشاہ کے پاس پلٹ جا
فسئله ما بال النسوة التي قطعن أيديهن ط إن
پھر اس سے پوچھ کیا حال ہے اُن عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک
ربي بكيدهن عليم ﴿۵۰﴾ قال ما خطبكن إذ راودتن يوسف
میرا رب ان کا فریب جانتا ہے"۔ بادشاہ نے کہا "اے عورتو! تمھارا کیا حال تھا جب تم نے یوسف کو
عن نفسه ط قلن حاش لله ما علمنا عليه من سوء ط
راغب کرنا چاہا؟" بولیں "اللہ کی پناہ ہم نے اس میں کوئی بدی نہیں پائی"۔
قالت امرأت العزيز الئن حصحص الحق أنا راودته
عزیز کی عورت بولی "اب اصل بات ظاہر ہو گئی ہے میں نے اس کو اپنی طرف
عن نفسه وإنه لمن الصادقين ﴿۵۱﴾ ذلك ليعلم أني لم أخنه
راغب کرنا چاہا تھا اور وہ یقیناً سچے ہیں"۔ یوسف نے کہا "میں نے اس لیے کیا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ
بالغيب وأن الله لا يهدي كيد الخائنين ﴿۵۲﴾
میں نے پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہ کی اور اللہ دغا بازوں کا مکر نہیں چلنے دیتا"۔

الجزء ۱۳

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ
اور میں اپنے آپ کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔ مگر جس پر میرا رب
رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ
رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔ اور بادشاہ بولا "انھیں میرے پاس لے آؤ کہ میں انھیں اپنے لیے
لِنَفْسِیْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ
چن لوں ف۱۴ پھر جب اس سے بات کی کہا "بیشک آج آپ ہمارے ہاں معزز و معتمد ہیں"۔ یوسف نے کہا
اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ
"مجھے زمین کے خزانوں پر کر دے بیشک میں حفاظت والا علم والا ہوں"۔ اور اس طرح
مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیْبُ
ہم نے یوسف کو اس ملک پر قدرت عطا کی اس میں جہاں چاہے رہے۔ ہم جسے چاہیں
بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ
اپنی رحمت پہنچائیں اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ اور بیشک آخرت کا
الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخْوَةُ
ثواب ان کے لیے بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ اور یوسف کے بھائی
یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا
آئے تو اس کے پاس حاضر ہوئے تو یوسف نے انھیں پہچان لیا مگر وہ اسے نہ پہچان سکے۔ اور جب
جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا
ان کا سامان مہیا کر دیا تو کہا "اپنا سوتیلا بھائی میرے پاس لے آؤ کیا
تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ
تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ماپتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں۔ پھر اگر تم اسے لے کر میرے
بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ
پاس نہ آئے تو تمہارے لیے میرے یہاں غلہ نہیں اور میرے پاس نہ پھٹکنا"۔ بولے ہم اس کی خواہش کریں گے اس کے
اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ
باپ سے اور ہم یہ ضرور کریں گے"۔ اور یوسف نے اپنے غلاموں سے کہا کہ ان کی پونجی ان کی خورجیوں میں

ع ۸ / ۱

ف ۱۴ چونکہ انبیاء علیہم السلام روح امری لے کر آتے ہیں اس لیے کمالات کا مجمع ہوتے ہیں جہاں تک اس کا اثر پہنچتا ہے لوگ ان کے تابع فرمان ہو جاتے ہیں اور کمالات کا ظہور ہونے لگتا ہے کمالات میں ایک کمال اضطراری ہوتا ہے اور دوسرا کمال اختیاری کمال اضطراری وہی ہوتا ہے جیسے کسی کا حسین پیدا ہونا یا یاقوت میں رنگ اور چمک کا ہونا اور دوسرا کمال اختیاری ہوتا ہے جیسے جاہل کا عالم بن جانا یا کسی کا اپنی کوشش سے کسی ہنر میں کاریگر ہو جانا' کمال اختیاری سے صرف وہ متاثر ہوتا ہے جس کے ساتھ اس شخص کا معاملہ یا تعلق ہو مگر کمال اضطراری سے جہاں تک اس کا اثر پہنچے وہاں تک لوگ متاثر ہوتے ہیں کیونکہ یوسف علیہ السلام کمال اضطراری اور اختیاری کے مجمع تھے اس لیے اس کا اثر بادشاہ پر بھی پڑا اور درباریوں پر بھی اسی لیے بادشاہ نے ان کو اپنا خصوصی مشیر بلکہ وزیر بنا لیا۔

رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَآ إِذَا انْقَلَبُوٓا إِلَىٰٓ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُ

رکھ دو۔ شاید کہ وہ اسے پہچان جائیں جب اپنے گھر کی طرف لوٹ کر جائیں شاید وہ

يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا رَجَعُوٓا إِلَىٰٓ أَبِيهِمْ قَالُوا يَٰٓأَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَي

واپس آئیں۔" پھر جب وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے۔ بولے "اے ہمارے باپ! ہم سے غلہ روک دیا گیا

فَأَرْسِلْ مَعَنَآ أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَ

پس آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجیے کہ غلہ لے آئیں اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے۔" کہا "کی

ءَامَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَآ أَمِنتُكُمْ عَلَىٰٓ أَخِيهِ مِن قَبْلُ فَاللَّ

اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کروں جیسا پہلے اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا؟ تو اللہ

خَيْرٌ حَٰفِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّٰحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَٰعَهُ

سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے۔" اور جب انھوں نے اپنا اسباب کھولا

وَجَدُوا بِضَٰعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَٰٓأَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِ

اپنی پونجی دیکھی کہ ان کو پھیر دی گئی ہے بولے "اے ہمارے باپ اب اور کیا چاہیے کہ یہ

بِضَٰعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْ

ہماری پونجی جو ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور اپنے بھائی کی حفاظت کریں اور ایک اونٹ کا غ

بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُۥ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُو

زیادہ حاصل کریں اور یہ غلہ بادشاہ کے لیے کچھ بھی نہیں۔" کہا "میں اسے ہرگز تمھارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ

مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّآ ءَاتَو

کا عہد نہ دے دو کہ ضرور اسے لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم گھیر جاؤ" پھر جب انھوں نے

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَٰبَنِ

کو عہد دے دیا کہا کہ "ہم اللہ کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں ان باتوں کا جو ہم کہہ رہے ہیں۔" اور کہا "اے میرے بیٹو

لَا تَدْخُلُوا مِنۢ بَابٍ وَٰحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَٰبٍ مُّتَفَرِّقَ

ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور جدا جدا دروازوں سے جانا

وَمَآ أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَي

اور اللہ کی طرف سے تمھارے لیے جو ہونی ہو میں تمھیں اس سے بچا نہیں سکتا، حکم تو سب اللہ ہی کا ہے۔ میں نے اسی

USMAN GHAZI
B.A., LL.B., LL.M. (UCL, UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ

بھروسا کیا ہے اور بھروسا کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں"۔ اور جب وہ داخل ہوئے جہاں سے

أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۖ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً

انکے باپ نے انھیں حکم دیا تھا تو وہ انھیں اللہ کی طرف سے ہونے والی بات سے بچا نہیں سکتا تھا ہاں یعقوبؑ کے دل

فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ

کی ایک خواہش تھی جو اس نے پوری کردی۔ اور بیشک وہ صاحب علم ہے جو علم ہم نے اسے سکھایا ہے مگر

أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ

اکثر لوگ اس کو نہیں جانتے ف۱۵ اور جب وہ یوسفؑ کے پاس گئے اس نے اپنے بھائی کو اپنے

أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا

پاس جگہ دی اور کہا یقین جان کہ میں ہی تیرا بھائی ہوں اور یہ جو کچھ کرتے ہیں تو اس کا غم نہ کر"۔ پس جب

جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ

ان کا سامان لاد دیا تو ایک پیالہ اپنے بھائی کے کجاوے میں رکھ دیا پھر ایک منادی

مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِمْ مَاذَا

نے ندا کی "اے قافلے والو! یقیناً تم چور ہو"۔ وہ بولے ان کی طرف متوجہ ہوکر کہ تمھاری

تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ

کیا چیز گم ہوئی ہے؟ وہ بولے "بادشاہ کا پیمانہ گم ہوا ہے جو اسے لادیگا اس کو ایک اونٹ سے بھرا ہوا

وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي

غلہ دیا جائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں"۔ وہ بولے "اللہ کی قسم، تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم زمین میں فساد کرنے

الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿٧٤﴾

نہیں آئے اور نہ ہم چور ہیں" وہ بولے اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو اس کی کیا سزا ہے؟"

قَالُوا جَزَاؤُهُ مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي

بولے اس کی سزا یہ ہے کہ جس کے اسباب میں سے ملے پس اسی کو بھی سزا کے طور پر رکھ لیا جائے اور ہم ظالموں کو یہی سزا

الظَّالِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

دیتے ہیں"۔ تو اول ان کی خورجیوں کی تلاشی لی اپنے بھائی کی خورجی کی تلاشی لینے سے پہلے پھر اسے اپنے بھائی کی

ع ۱۱ / ۲

ف ۱۵ چونکہ انبیاء علیہم السلام عالم امر کی مخلوق ہوتے ہیں اس لئے ان پر تمام عوالم منکشف ہوتے ہیں اور تمام اسرار مخفیہ سے وہ آشنا ہوتے ہیں اور ان کا سینہ تمام عالم مخفیہ کا مخزن ہوتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ جب بادشاہ نے یوسف علیہ السلام سے کلام کیا تو آپ علیہ السلام نے اسی کی زبان میں اس کا جواب دیا اور چونکہ عالم رویاء عالم امر کا ایک حصہ ہے اسی لئے آپ علیہ السلام نے بادشاہ کو بجائے اس کا خواب سننے کے خود اس کا خواب اسے سنادیا اس سے بادشاہ حیرت زدہ ہوگیا اور اس نے یوسف علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تم میرے خواب پر کیسے مطلع ہوئے یعنی تمہیں میرے خواب کا کیسے علم ہوا اس کے بعد آپ علیہ السلام نے بادشاہ کو خواب کی تعبیر بتائی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی کیونکہ انبیاء علیہم السلام تمام باطنی علوم سے آشنا ہوتے ہیں علم نبوت جو تمام علوم کا سرچشمہ ہے جب وہ ان کو عطا کردیا جاتا ہے تو دیگر تمام علوم جو ضمنی ہوتے ہیں ان سے بھی خود بخود آشنا ہوجاتا ہے یہ قوت تمام انسانوں کو عطا کی گئی ہے کہ جب انسان کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتو ایک پل میں اس کا تصور ذہن میں آجاتا ہے کیونکہ روح اس چیز کے بالمقابل ہوجاتی ہے اور اس کا عکس روح میں منعکس ہوجاتا ہے تو تصور ذہن میں آجاتا ہے اگر روح میں اس کا عکس نہ آئے تو تصور ذہن میں آہی نہیں سکتا۔ انبیاء علیہم السلام میں یہ قوت عام

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

مِنْ وِّعَاۗءِ اَخِيْهِ ۭ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ۭ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَ...

خورجی سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی اور شاہی قانون میں اسے یہ حق...

فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَا...

پہنچتا تھا کہ اپنے بھائی کو گرفتار کرے مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔ اور ہم جسے چاہیں اس کے درجات بلند کرتے...

وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝۷۶ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَ...

اور ہر علم والے کے اوپر ایک بڑا علم والا ہے۔ بھائی بولے اگر اس نے چوری کی تو اس سے پہلے اس کے...

لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَ...

بھی چوری کر چکا ہے۔" تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں چھپا لی اور ان پر ظاہر نہ کی اور اس...

اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝۷۷ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِ...

دل میں کہا کہ تم بدتر لوگ ہو۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم بناتے ہو۔ بولے اے عزیز مصر! اس...

لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْ...

ایک باپ ہیں بہت بوڑھے تو ہم میں سے اس کی جگہ کسی اور کو لے لو۔ ہم تمہیں احسان کرنے والوں میں سے دیکھ رہے...

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِ...

اس نے کہا کہ اللہ کی پناہ کہ ہم اس کو پکڑیں جس کے پاس سے ہمارا مال نہیں ملا یعنی ہم اس کو ہی پکڑیں گے جس کے پاس سے ہمارا مال...

لَّظٰلِمُوْنَ ۝۷۹ فَلَمَّا اسْتَيْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِ... ع ۹

بے گناہ کو پکڑا تو ہم ظالم ہوں گے۔" پھر جب اس سے ناامید ہو گئے تو وہاں سے خلاصی پا کر سرگوشی کرنے لگے ان کا بڑا بھا...

اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ...

کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا عہد لے لیا تھا اور اس سے...

مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ...

یوسف کے حق میں تم نے کیسی تقصیر کی۔ تو میں یہاں سے ہرگز نہ جاؤں گا جب تک کہ میرے باپ...

لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِ...

نہ دیں یا اللہ مجھے حکم فرمائے اور وہ بہتر حکم کرنے والا ہے۔ اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جا...

فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا...

پھر عرض کرو کہ اے ہمارے باپ! آپ کے بیٹے نے چوری کی۔ اور ہم تو وہی جانتے ہیں جو ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھا...

حاشیہ صفحہ سابقہ

انسانوں سے ہزارہا درجے زیادہ ہوتی ہے انسان میں تو اس چیز کا جس کی طرف متوجہ ہو صرف تصور آ جاتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام جس چیز کی طرف متوجہ ہوں علم کی زیادتی اور شدت کے باعث اس چیز کی حقیقت سے باخبر اور اس کے جزئیات تک سے واقف ہو جاتے ہیں گویا وہ خود اس چیز کے قریب موجود ہیں کیونکہ انسان میں بصارت والی آنکھ ہے بصیرت والی نہیں اور انبیاء علیہم السلام میں بصیرت والی آنکھ ہوتی ہے۔

كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ

علم میں تھی اور ہم غیب داں نہیں تھے۔ اور اس بستی والوں سے پوچھ دیکھیے جس میں ہم تھے اور اس قافلے سے

الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٨٢﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ

جس کے ساتھ ہم آئے ہیں اور ہم یقیناً سچے ہیں۔" یعقوبؑ نے کہا کہ تمھارے نفس نے تمھیں

اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ

کچھ حیلہ بتا دیا تو بس صبر ہی اچھا ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو مجھ سے

جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٨٣﴾ وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى

ملا دے۔ بیشک وہی علم والا اور حکمت والا ہے" اور ان سے منہ پھیر لیا اور کہا "ہائے افسوس!

عَلٰي يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾

یوسفؑ کی جدائی پر" اور اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں تھیں اور وہ غم جھیلتا رہا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ

وہ بولے اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسفؑ کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ آپ گور کے کنارے پہنچ جائیں یا

تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ

ہلاک ہو جائیں۔" کہا "میں تو اپنی مصیبت اور غم کی فریاد اللہ ہی سے

اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا

کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ف١٦۔ اے بیٹو! تم سب جاؤ اور یوسفؑ اور

مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْــــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْــــَٔسُ

اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بیشک اللہ کی رحمت

مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا

سے کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔" پھر جب وہ یوسفؑ کے پاس پہنچے، بولے

يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ

اے عزیز! ہم اور ہمارے گھر والے مصیبت میں گرفتار ہیں اور ہم حقیر پونجی لے کر آئے ہیں

فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾

تو آپ ہمیں پورا غلہ دے دیجیے اور ہمیں خیرات کے طور پر بھی دے دیجیے بیشک اللہ تعالیٰ خیرات کرنیوالوں کو اچھا صلہ دیتا ہے

ف١٦ انبیاء علیہم السلام کو علم لدنی عطا کیا جاتا ہے جس سے انبیاء علیہم السلام ظاہر اور باطن حالات سے واقف ہو جاتے ہیں اسی کے متعلق یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ کی طرف سے جو کچھ جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے یعنی جو علم مجھے عطا کیا گیا ہے اس سے تم نا آشنا ہو۔ یعقوب علیہ السلام' یوسف علیہ السلام کی جدائی اور زمانے کے نشیب و فراز اور حالات کی تبدیلی سے بخوبی واقف تھے ان کی گریہ و زاری لاعلمی کے باعث نہ تھی یعنی یہ نہ تھا کہ وہ یوسف علیہ السلام سے بے خبر تھے بلکہ انکی گریہ و زاری یوسف علیہ السلام کی مصیبت اور اذیت ناک تکالیف کو برداشت کرنے اور یوسف علیہ السلام کا اس چھوٹی عمر میں والد سے اور بھائیوں سے جدائی کا غم سہنے کے باعث تھی۔ جن کو علم لدنی عطا ہوتا ہے ان کی بصیرت پر ظلمت کے حجاب نہیں پڑتے ہیں۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ

یوسفؑ بولے کچھ خبر ہے تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا جب تم نادان تھے۔"

قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي قَ

بولے کیا سچ مچ تم یوسفؑ ہو؟" کہا "میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے بیشک

مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَ

اللہ نے ہم پر احسان کیا یقیناً جو پرہیزگاری اور صبر کرے تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع

الْمُحْسِنِينَ ﴿٩٠﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِنْ كُ

نہیں کرتا۔" بولے "اللہ کی قسم بیشک آپ کو اللہ نے ہم پر فضیلت دی ہے اور بیشک

لَخَاطِئِينَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُ

خطاوار تھے۔" اس نے کہا "آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے اور وہ سب ز

أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٩٢﴾ اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْ

والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے۔ میرا یہ کرتہ لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ

أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا فَصَلَ

ڈالدینا۔ ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی ف۱۷ اور تم اپنے گھروالوں کو بھی سب کو میرے پاس لے آؤ۔" تو جب قافلہ مصر سے

الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ

گیا تو یہاں ان کے باپ نے کہا "یقیناً میں یوسفؑ کی خوشبو پاتا ہوں اور اگر یہ نہ کہو کہ تو سٹھیا گیا ہے

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِ

بیٹے بولے "اللہ کی قسم! آپ اپنی پرانی روش پر قائم ہیں۔" پھر جب خوشی سنانے والا آ

أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِ

تو اس نے وہ کرتہ یعقوبؑ کے منہ پر ڈالا اسی وقت اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔" کہا میں نہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ کی طر

أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَ

متعلق معلوم ہے اور اللہ کے متعلق جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔" بولے "اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی معافی مانگیے

إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُ

بیشک ہم خطاوار ہیں۔" کہا "میں ضرور تمہاری بخشش اپنے رب سے طلب کروں گا بیشک وہی بخشنے

ف۱۷ دنیا کی ہر چیز سے لہروں کا اخراج ہوا کرتا ہے آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض لوگوں کو سرخ رنگ پسند ہوتا ہے اگر کوئی دوسرا رنگ ان کے سامنے آئے تو خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہو اس کو دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ اس سے طبعی مناسبت نہیں ہوتی اور جب لال رنگ سامنے آئے تو اسے نہایت دلچسپی کے ساتھ دیکھتا ہے اسی طرح آپ نے دیکھا ہوگا کہ کوئی شخص بازار میں کھڑا کسی سے بات چیت کر رہا ہو اور کوئی شخص برابر سے گزرے تو وہ جھٹ اسے گزرنے کیلئے راستہ دے دیتا ہے اور بعض اوقات اگر کوئی شخص برابر سے گزرے تو اس کو غیر ارادی طور پر بار بار جاتے ہوئے دیکھتا ہے اور اس طرف بار بار نظر جاتی ہے اس کا باعث طبعی مناسبت ہوتی ہے۔ اسی لئے شریعت میں کسی عورت سے نظر ملانے کی ممانعت ہے اور نظریں نیچی رکھنے کا حکم ہے یہ اس لئے ہے کہ اگر تم نے کسی عورت کی طرف دیکھا اور اس عورت کی آنکھوں سے بھی وہی لہریں خارج ہوتی ہوئیں جو تمہاری آنکھوں سے خارج ہو رہی ہیں تو طبعی مناسبت کی وجہ سے وہ لہریں ایک دوسرے سے مربوط ہو جائیں گی اور جب مربوط ہو جائیں گی تو دونوں طرف

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ
اور رحم کرنے والا ہے۔ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا
ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى
کہ مصر میں داخل ہو جاؤ اللہ نے چاہا ہے تو امن کے ساتھ۔ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر
الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۖ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ
بٹھایا اور سب نے اس کیلئے سجدہ شکر ادا کیا(۱) اور یوسف نے کہا کہ اے میرے باپ! یہ میرے پہلے خواب کی
مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي
تعبیر ہے۔ بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا اور اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید
مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ
سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے یہاں لے آیا۔ بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے
بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ
بھائیوں میں ناچاقی کرادی تھی بیشک میرا رب جس بات کو چاہے اسے باریک بینی سے کرتا ہے بیشک وہی علم والا
الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ
حکمت والا ہے۔ اے میرے رب! بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے باتوں کا انجام نکالنا
الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا
سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو ہی میرا سرپرست ہے دنیا
وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذَٰلِكَ مِنْ
اور آخرت میں مجھے دنیا سے مسلمان اٹھا اور ان کا مقام عطا کر جو تیرے خاص بندے ہیں یہ غیب کی
أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا
خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ ان کے پاس نہیں تھے جب انہوں نے اپنا کام
أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ
پکا کیا تھا اور وہ چال چل رہے تھے۔ اور اکثر لوگ آپ کتنا ہی چاہیں ہرگز
بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ
ایمان نہ لائیں گے۔ اور آپ اس پر ان سے کچھ اجرت نہیں مانگتے یہ تو سارے جہان کے لیے

حاشیہ صفحہ سابقہ

کشش پیدا ہو جائے گی تو تصور میں جگہ پالیں گی اور جب تصور میں جگہ پالی تو موجب فساد ہو گا۔ اسی لئے عورت مرد کو ہاتھ ملانے سے بھی منع کیا گیا ہے کہ اگر دونوں کے ہاتھوں سے ایک جیسی لہریں خارج ہوتی ہوں تو وہ آپس میں مربوط ہو جائیں گی اور جب مربوط ہو گئیں تو کشش پیدا ہو جائے گی اور جب کشش بڑھے گی تو تصور میں جگہ پالے گی اور جب تصور میں جگہ پالی تو موجب فساد ہو گا تو چونکہ والدین کے جسم سے جو لہریں خارج ہوتی ہیں وہی اولاد کے جسم سے بھی خارج ہوتی ہیں اسی لئے والدین کو اولاد سے اور اولاد کو والدین سے محبت ہوتی ہے جسے فطری محبت کہتے ہیں تو جب یوسف علیہ السلام نے اپنا کرتا یعقوب علیہ السلام کے لئے بھیجا کہ میرے باپ کے منہ پر ڈال دینا ان کی آنکھیں کھل جائیں گی اس میں راز یہی تھا کہ چونکہ یوسف علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے درمیان طبعی مناسبت تھی بیٹا اور باپ ہونے کے باعث اور ان کی بینائی کا ختم ہونا یوسف علیہ السلام کی جدائی کے باعث تھا چنانچہ یہ کشش ایک نقطے پر مرتکز ہو گئی تھی یعنی یعقوب علیہ السلام کی ذات میں تو اب جب یوسف علیہ السلام کا کرتا یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا گیا تو وصل طبعی ہو گیا اور اس بینائی کے زائل ہونے کا مداوا ہو گیا اور ان لہروں نے اپنا مقام حاصل کر لیا اور یعقوب علیہ السلام بینا ہو گئے۔

لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ ع ۱۱ ۵

نصیحت ہے۔ اور کتنی ہی نشانیاں ہیں آسمانوں اور زمین میں کہ اکثر لوگ

عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ

گزرتے ہیں اور ان سے بے خبر رہتے ہیں اور ان میں اکثر وہ ہیں جو اللہ پر یقین نہیں کر

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ

مگر یہ کہ وہ شرک کرتے ہیں۔ کیا اس سے نڈر ہوگئے کہ اللہ کا عذاب انھیں آگر

عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

گھیر لے یا قیامت ان پر اچانک آجائے اور انھیں خبر نہ ہو۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ

آپ فرمائیں "یہ میری راہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے پیروکار دل

اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ

آنکھیں رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور میں شرک کرنے والا نہیں ہوں۔" اور ہم

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى

آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے جنھیں ہم وحی کرتے اور سب شہر والوں میں سے

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

تو کیا یہ زمین پر نہیں چلے پس وہ دیکھیں اپنے سے پہلے لوگوں کا

مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

انجام اور بیشک آخرت کا گھر پرہیزگاروں کے لیے ہے تو کیا تم سمجھ نہیں رکھتے

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور انھوں نے گمان کیا کہ وہ جھٹلائے گئے ہیں

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّىَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

تو اس وقت ان کو ہماری مدد آئی پس ہم جسے چاہتے ہیں بچالیتے ہیں اور ہمارے عذاب کو مجرم لوگ

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ فِىْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ

نہیں سکتے بیشک ان قصوں میں عقلمندوں کے لیے بڑی عبرت

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حاشیہ صفحہ سابقہ

یہ راز تھا یوسف علیہ السلام کی قمیص کا یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالنے کا۔

ف ۱۸ اس سجدہ سے مراد نہ سجدہ تعظیمی ہے نہ واجبی، یہ صرف سجدہ شکر تھا جو یوسف علیہ السلام کے لئے ماں باپ اور بھائیوں نے کیا جو لوگ اسے سجدہ تحیۃ و تواضع کہتے ہیں انہیں تسامح ہوا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یوسف علیہ السلام بھی نبی یعقوب علیہ السلام بھی نبی اور ان کے باپ دادا بھی انبیاء علیہم السلام ہو گزرے ہیں اور وہ اپنے ہی لخت جگر کو سجدہ کریں اور یوسف علیہ السلام سے یہ کیسے گوارا ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے والدین اور بھائیوں سے سجدہ کرواتے۔

مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں مگر اپنے سے اگلے کاموں کی تصدیق ہے

وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُونَ ﴿۱۱﴾ ع

اور ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

ع ۱۲ ۶

سُورَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُونَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ رعد مدنی اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | تینتالیس آیتیں اور چھ رکوع

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۗ وَالَّذِيٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

یہ الف لام میم را۔ یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور وہ جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا حق ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا

بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

بغیر ستونوں کے کہ تم دیکھو پھر عرش پر استوا فرمایا (جیسا اسکی شان کے لائق ہے) اور سورج اور چاند کو

وَالْقَمَرَ ۗ كُلٌّ يَّجْرِي لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ

مسخر کیا ف۱ ہر ایک، ایک مقررہ وقت تک چلتا ہے۔ اللہ کام کی تدبیر کرتا ہے اور آیتوں کو کھول

الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ ﴿۲﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْاَرْضَ

کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کے دیدار کا یقین کرو۔ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۗ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ

اور اس میں پہاڑ (لنگر) اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو

فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۗ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

طرح کے بنائے رات سے دن کو ڈھک لیتا ہے بیشک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُونَ ﴿۳﴾ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ

دھیان کرنے والوں کے لیے۔ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور سب پاس پاس ہیں اور باغ ہیں

اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَاءٍ

انگوروں کے اور کھیتی اور کھجور کے درخت اور کچھ ایک جیسے اور کچھ الگ الگ اور سب کو ایک ہی پانی

ف۱ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے نور کو تمام انسانوں کے نفع کیلئے مقرر کر دیا ہے اور اس دنیا کی ہر چیز اس سے فیضیاب ہوتی ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے ان ساتوں ستاروں کے نیچے کرے بنا دیئے ہیں تاکہ جب ان سے شہاب ثاقب ٹوٹ کر گریں تو کرے پر گریں زمین تک نہ پہنچنے پائیں کیونکہ ایک ایک شہاب کئی کئی ٹن کا ہوتا ہے۔ اگر یہ شہاب کرے پر نہ گرتے اور سیدھے زمین پر گرتے تو اس دنیا میں ایک بھی نظر نہ آتی اور نہ زمین پر ایک پتی پیدا ہوتی کیونکہ یہ تمام زمین کھنڈر بن جاتی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ہر ستارے کے نیچے ایک کرہ بنا دیا ہے تاکہ شہاب زمین پر نہ گرنے پائیں۔ دوسرے یہ کہ سورج اور چاند کا نور اپنے اپنے کرے سے گزر کر ہماری زمین تک پہنچتا ہے کیونکہ ان کروں کی خاصیت بالکل ہماری زمین کی مانند ہے لہٰذا جتنے نور کی ضرورت ہماری زمین کو ہوتی ہے یہ کرہ اتنا ہی نور ہماری زمین کی طرف آنے دیتا ہے اگر درمیان میں کرہ نہ ہوتا اور سورج کا نور براہ راست ہماری زمین کی طرف آتا تو بعض اوقات شدت کے باعث بجائے پکنے کے سبزہ جل جاتا اور انسانوں کے لئے بھی ناقابل

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ

دیا جاتا ہے۔ اور پھلوں میں ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں کھانے میں۔ بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا

نشانیاں ہیں سمجھ داروں کے لیے۔ اور اگر آپ تعجب کرو تو تعجب تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ

ہم مٹی ہونے کے بعد پھر نئے سرے سے پیدا کیے جائیں گے۔ یہ وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے

وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ

اور وہ ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور وہی دوزخ والے ہیں۔ اور وہ

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۵﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ

ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور وہ آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں، رحمت سے پہلے اور وہ

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ

عبرتناک سزائیں تو ان سے پہلے گزر چکیں اور بیشک آپ کا رب بخشنے والا ہے لوگوں کو اور ان کے

عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

ظلم پر ان کو معافی دیتا ہے۔ اور بیشک آپ کے رب کا عذاب سخت ہے اور کافر کہتے

كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ

ہیں کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ف۲ آپ تو ڈرانے والے ہو اور ہر قوم

قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ

کے لیے ایک ہادی ہے ف۳۔ اللہ بھی جانتا ہے ہر ایک مادہ کے پیٹ کا حال اور پیٹ جو کچھ

الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَىْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ

گھٹتے بڑھتے ہیں۔ اور ہر چیز کی اس کے یہاں ایک مقدار ہے۔ ہر چھپے

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ

اور ظاہر کا جاننے والا سب سے بڑا اور سب سے بلند۔ برابر ہیں جو تم میں بات کو چھپاتے

الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ

ہیں اور جو اسے ظاہر کرتے ہیں اور جو کچھ رات میں چھپا ہے اور دن میں راہ

حاشیہ از صفحہ ۲۹۹

برداشت ہوتا۔ اب چونکہ اتنا ہی نور کرے سے گزر کر ہماری زمین کی طرف آتا ہے جس سے پھل پکتے اور شیریں ہو جاتے ہیں اور تمام اجناس اور غلہ وغیرہ ہماری حسب مراد پک کر تیار ہو جاتا ہے اور اسی طرح چاند کا نور بھی اپنے کرے سے گزر کر ہماری زمین تک پہنچتا ہے جس سے سبزے کی روئیدگی ہوتی ہے اور پھلوں میں رس پیدا ہوتا ہے اگر ہماری احتیاج سے زیادہ نور زمین کی طرف آجاتا تو تمام سبزہ جل جاتا جو لوگ چاند کے کرے پر پہنچے ہیں وہ اسی کو چاند سمجھ بیٹھے ہیں حالانکہ یہ چاند نہیں ہے بلکہ چاند کا کرہ ہے جو مادی ہے اور چاند خالص نور ہے اور زمین سے دو کروڑ میل کے فاصلے پر ہے۔

ف۲ کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دیدیا۔ یہ انتہا درجے کی ناانصافی اور حق سے دشمنی ہے

ع

جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار براہین پیش کر دیے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے۔۔۔۔ جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز و متحیر ہو جائیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات بینہ و براہین واضح اور معجزات ظاہرہ

حاشیہ بر صفحہ ۳۰۱

بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ

چلتا ہے۔ آدمی کے لیے بدل والے فرشتے ہیں اس کے آگے اور پیچھے کہ بحکم خدا اس کی حفاظت

مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا

کرتے ہیں۔ بیشک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی نیت کو

بِأَنفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُم

نہ بدلے ف۴ اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے تو اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں اور ان کے لیے

مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا

اس کے سوا کوئی حمایتی نہیں۔ وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈرانے کو

وَطَمَعًا وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ

اور امید کو۔ بھاری بدلیاں اٹھاتا ہے۔ اور گرج اس کی پاکی بیان کرتی ہے

وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا

اور ملائکہ اس کے ڈر سے اور کڑک بھیجتا ہے تو اسے ڈالتا ہے

مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهُ

جس پر چاہے وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور اس کی پکڑ نہایت سخت ہے۔ اسی کو

دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم

پکارنا درست ہے۔ اور اس کے سوا وہ جس کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں

بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ۚ وَ

سنتے۔ مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے اور وہ ہرگز نہ

مَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ

پہنچے گا اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور

السجدۃ

وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۩ ﴿۱۵﴾ قُلْ مَن

زمین میں ہیں اپنی خوشی سے یا جبر سے اور ان کے سائے بھی ہر صبح اور شام آپ فرمادیں کون ہے

رَّبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ ۚ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن

رب آسمانوں اور زمین کا "آپ خود ہی فرمادیں کہ اللہ ہے" فرماؤ! تو کیا اس کے سوا تم نے وہ

حاشیہ از صفحہ ۳۰۰

کو دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری' روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے در حقیقت جب نفس کی قوت حواس پر غالب آجاتی ہے تو اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بجائے حق نظر آنے کے باطل نظر آنے لگتا ہے کیونکہ بصارت پر ظلمت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور ہر چیز انہیں مظلم نظر آتی ہے۔

ف۳ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد چونکہ نبوت ختم ہو چکی ہے لہٰذا اب کیسے کوئی ہادی ہو سکتا ہے۔ حضور ﷺ ہی جملہ اقوام عالم کیلئے ہادی ہیں۔

ف۴ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تک کوئی انسان اپنی نیت' عقیدے اور خیالات کو تبدیل نہیں کرتا اس وقت تک اس میں تبدیلی نہیں آتی' اللہ تعالیٰ نے تبدیلی کیلئے ایک طریقہ رکھا ہے جیسے پیدائش کیلئے ایک طریقہ رکھا ہے۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ خود تو براہ راست پیدا نہیں کرتا مگر اپنے وضع کردہ طریقے سے۔

دُونِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ قُلْ هَلْ
حمایتی بنا لیے ہیں جو اپنا بھلا برا نہیں کر سکتے ہیں" آپ فرماؤ ور کیا
يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ڏ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ڬ
برابر ہو سکتے ہیں اندھے اور آنکھوں والے؟ یا کیا برابر ہو جائیں گے اندھیرے اور اجالے؟
اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۭ
کیا اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرائے ہیں جنھوں نے اللہ کے پیدا کیے ہوئے کی طرح پیدا کیا ہے تو انھیں اللہ کا بنانا
قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ⑯ اَنْزَلَ مِنَ
اور انکا بنانا ایک جیسا معلوم ہوا ف۵ آپ فرماؤ کہ اللہ ہر چیز کا بنانے والا ہے اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے۔ اس نے آسمان سے
السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا
پانی اتارا تو نالے اپنی اپنی وسعت کے مطابق بہ نکلے تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ
رَّابِيًا ۭ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاۗءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
اٹھالائی تو جس پر آگ دہکاتے ہیں زیور یا اور اسباب بنانے کو اس سے بھی
زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ڛ فَاَمَّا الزَّبَدُ
ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں۔ اللہ بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے۔ تو جھاگ تو
فَيَذْهَبُ جُفَاۗءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ۭ
پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو لوگوں کے کام آئے اس کا نام زمین (دنیا) میں رہتا ہے
كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ⑰ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى
اور اللہ یونہی مثالیں بیان فرماتا ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہی کیلیے بہتری ہے
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا
اور جنھوں نے اس کا حکم نہ مانا اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب
وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ
اور اس جیسا اور انکی ملک میں ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کیلیے دیدیتے یہی ہیں جن کا بہت برا حساب ہوگا اور ان کا ٹھکانا
جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ⑱ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
جہنم ہے اور کیا ہی برا بچھونا ہے۔ تو کیا وہ جو جانتا ہے کہ جو کچھ آپ کے رب سے آپ پر نازل ہوا

ف۵ درحقیقت اس دنیا میں ہر مجازی ایک حقیقت ہوتی ہے اور ہر حقیقت ایک مجاز ہوتا ہے جب انسان مجاز کو اختیار کرتا ہے تو مجاز حقیقت پر جا کر منتہی ہو جاتا ہے، مثال کے طور پر اگر کوئی شخص یہ تصور کرلے اور اس پر یقین کرلے کہ جس جگہ میں رہتا ہوں یہاں ایک جن بھی رہتا ہے۔ یہ تصور اس کا رتی کرنا شروع کرے گا اور کچھ عرصے کے بعد جب وہ اپنے مکان میں داخل ہوگا تو اسکے رونگٹے کھڑے ہو جائینگے اور ایک انجانا سا خوف اسے محسوس ہوگا اور جب یہ تصور اپنی انتہا کو پہنچے گا اور یقین کامل ہو جائے گا تو مجاز حقیقت بن جائیگا اور جب وہ گھر میں داخل ہوگا تو وہ دیکھے گا کہ کوئی سیاہ لباس والا مجھے دیکھ کر چھپ گیا ہے یا کوئی سفید لباس میں ملبوس کواڑ کے پیچھے ہو گیا ہے یہ درحقیقت جن نہ ہوگا بلکہ وہ مجاز اب حقیقت بن گیا ہے پس یہی بات مشرکین اور بت پرستوں کی ہے کہ وہ جب ایک مجاز اختیار کرتے ہیں تو ایک دن وہ حقیقت بن جاتا ہے اور وہ اس کو ایک فرضی نام دیدیتے ہیں۔ اصل میں حقیقت اس کی کچھ بھی نہیں ہوتی۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ ۱۹ الَّذِيْنَ

وہ حق ہے وہ اس جیسا ہو گا جو اندھا ہے؟ اور نصیحت وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں ف۶ وہ جو

يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ ۲۰ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور عہد کو توڑتے نہیں۔ اور وہ کہ جوڑتے ہیں

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ

اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی سے خوف

الْحِسَابِ ؕ ۲۱ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ

کھاتے ہیں۔ اور وہ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب کی رضا چاہی اور نماز قائم رکھی

وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

اور ہم نے جو کچھ انھیں رزق دیا ہے اسے ہماری راہ میں پوشیدہ اور ظاہر خرچ کیا اور برائی کا بدلہ بھلائی سے

السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ ۲۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

دیتے ہیں انھیں کے لیے آخرت کا گھر ہے رہنے کے لیے باغات جن میں وہ داخل ہوں گے

وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ

اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور ان کی بیبیاں اور اولادیں اور فرشتے

يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ ۲۳ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ

ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے ہوئے داخل ہوں گے کہ سلامتی ہو تم پر جو تمھارے صبر کا بدلہ ہے

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ ۲۴ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ

اور آخرت کا گھر کتنا اچھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ سے پختہ عہد کرنے کے بعد اسے

بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

توڑ دیتے ہیں اور جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے قطع کر دیتے ہیں

وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۲۵

اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور ان کا ٹھکانا برا گھر ہے۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرے اور ناپ کر دے۔ اور کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہوتے ہیں۔

ف۶ اللہ تعالیٰ بے دین اور کافر لوگوں کو اور ان کو جو طالب دنیا ہیں صرف بصارت عطا کر دیتا ہے کیونکہ اس دنیا کا تعلق بصارت سے ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں ان کو بصیرت عطا کر دیتا ہے کیونکہ بصیرت کا تعلق اس عالم سے ہے جو انسان کا اصلی مقام ہے چنانچہ جو احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں اور جو فرامین آتے ہیں اس سے طالب دنیا نصیحت حاصل نہیں کرتے اور نہ مستفیض ہوتے ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت میں مستغرق ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں بصیرت عطا کر دیتا ہے وہ اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اور اس سے مستفیض ہوتے ہیں یہاں تک کہ نفس کی ظلمت جو حجاب کی صورت میں نفس اور قلب کے درمیان حائل ہو جاتی ہے وہ کافور ہو جاتی ہے۔

ع ٩

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ نہیں مگر یہ ایک حقیر سرمایہ ہے اور کافر کہتے ہیں
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ
کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتری آپ فرما دیں اللہ جسے چاہے اسے گمراہی پر چھوڑ
يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ
دیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اس پر ہدایت کی راہیں کھل جاتی ہیں ف٧ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کے دل
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ
اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں۔ اور یقیناً اللہ کی یاد سے دلوں کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے وہ جو
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ
ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کے لیے طوبیٰ ہے اور انجام بخیر ف٨ اسی طرح
اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَيْهِمُ
ہم نے آپ کو اس امت میں بھیجا جس سے پہلے اور امتیں ہو گزری ہیں۔ تاکہ آپ انھیں پڑھ کر سنائیں
الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ۭ قُلْ هُوَ رَبِّيْ
جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اور وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں آپ فرما دیں "وہ میرا رب ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا
اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں" اور اگر کوئی ایسا قرآن آتا
سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ۭ
جس سے پہاڑ چلنے لگتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی یا مردے بولنے لگتے تب
بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۭ اَفَلَمْ يَايْـــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَاۗءُ
بھی یہ کافر نہ مانتے بلکہ تمام امور رب تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں۔ تو کیا ایمان والے اس سے ناامید ہو جائیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو
اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
تمام انسانوں کو ہدایت دے دیتا۔ اور کافروں کو ہمیشہ کے لیے اپنے کیے کا پھل ملتا
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ
رہے گا یا ان کے گھروں کے نزدیک قارعہ اترے گی ف٩ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا

ف٧ چونکہ ہدایت والا راستہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے اور ضلالت والا راستہ شیطان کا راستہ ہے۔

ف٨ طوبیٰ بہشت میں ایک درخت ہے اس کا پھل ان لوگوں کیلئے ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ طوبیٰ کی جڑیں میرے گھر میں ہیں اور اس کی شاخیں بہشت میں ہیں مطلب یہ ہے کہ جس نے مجھ سے تمسک کیا اور میری تعلیم پر عمل پیرا ہوا، بہشت میں اس کے لئے طوبیٰ ہے۔

ف٩ قارعہ ایک ہلا دینے والا عذاب ہے جو ان اعمال کا انجام ہے جو ان پر چھاتا چلا جاتا ہے ہر قوم جو عمل کرتی ہے اس عمل کے اثرات چھاتے چلے جاتے ہیں اگر اعمال اچھے ہوں تو وہ قوم فلاح پاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور اگر اعمال برے ہوں تو جس قسم کے وہ بداعمال ہوں گے اسی قسم کے برے اثرات مجتمع ہوتے رہتے ہیں اور چھاتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب وہ بادل کی طرح گھنگھور گھٹا بن جاتے ہیں تو بارش کی طرح ان پر نازل ہوتے ہیں جس سے وہ قوم ذلت و خواری کے غار میں جا پڑتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کیلئے ہر عمل اور ہر کام کا ایک طریقہ بنا دیا ہے جیسے پیدائش اور موت کا طریقہ۔ حالانکہ یہ دونوں چیزیں اس کے امر کے تابع ہیں۔

ع ٥ / ١٠

وَعْدُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (٣١) وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

وعدہ آئے اور یقیناً اللہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اور بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا بھی

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۣ فَكَيْفَ

مذاق اڑایا گیا۔ تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں کے لیے ڈھیل دی اور پھر انھیں پکڑ لیا۔ تو وہ

كَانَ عِقَابِ (٣٢) اَفَمَنْ هُوَ قَاۗىِٕمٌ عَلٰي كُلِّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۚ

عذاب کیسا تھا۔ تو کیا وہ ہر نفس پر اس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ قُلْ سَمُّوْهُمْ ۭ اَمْ تُنَبِّــــُٔـوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي

اور انھوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں تو آپ فرما دیں انکے نام تو بتاؤ یا اسے وہ بتاتے ہیں جو اس کے علم میں ساری

الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۭ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

زمین میں نہیں یا یونہی ظاہری باتیں بناتے ہو بلکہ کافروں کی نظر میں ان کا مکر اچھا

مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

ٹھہرا ہے اور انھوں نے اللہ کی راہ سے روکا ہے اور جو اللہ سے گمراہ کرے اسے کوئی

مِنْ هَادٍ (٣٣) لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

ہدایت کرنے والا نہیں۔ انھیں دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہو گا اور آخرت کا عذاب بے حد

اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ (٣٤) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ

سخت ہے اور انھیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں۔ اور وہ جنت جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے

الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ

کیا گیا ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور اس کے میوے ہمیشہ کیلیے ہیں اور اس کا سایہ بھی اور یہ

عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ (٣٥) وَالَّذِيْنَ

انجام ہے پرہیزگاروں کا اور کافروں کا انجام آگ ہے اور جن کو

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ

ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا اور ان گروہوں میں سے کچھ وہ ہیں

مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ۭ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ

جو اس کے بعض حصے کے منکر ہیں۔ آپ فرما دیں کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک

بِهٖ ۭ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمً
ٹھہراؤں۔ میں تو اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ہے۔" اور ایسے ہی ہم نے عربی زبان میں حکم
عَرَبِيًّا ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاۗءَهُمْ بَعْدَ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْ
اتارا - اور اے سننے والے اگر ان کی خواہشوں پر چلو گے بعد اس کے کہ آپ کو علم ہو چکا ہے
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلً ع ۱۱
تو نہ کوئی اللہ سے بچانے والا ہوگا اور نہ کوئی آپکا حمایتی ہوگا۔ اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے رسول
مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
بھیجے اور ان کو بیبیاں اور بچے بھی دیے ف۴۰ اور کسی رسول کے لیے یہ نہیں
اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُوا اللّٰ
کہ وہ کوئی نشانی لے آئے سوائے خدا کے حکم کے۔ ہر ہونے والا کام اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔ اور اللہ جسے چاہے
مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿٣٩﴾ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ
مٹاتا ہے اور جسے چاہے قائم رکھتا ہے۔ اور اس کے پاس سب کچھ لکھا ہوا ہے۔ اور اگر ہم آپ کو دکھا دیں
بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ
بعض باتیں جو ان کے لیے مقرر کیا ہے، یا پہلے ہی اپنے پاس بلالیں تو بہر حال آپکا کام تو صرف تبلیغ کرنا ہے
وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُ
اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ کیا انھیں نظر نہیں آتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے
مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۭ وَهُوَ سَرِيْ
آرہے ہیں اور جو اللہ حکم دیتا ہے اس کے حکم کو ٹالنے والا کوئی نہیں اور وہ جلد
الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعً
حساب لینے والا ہے۔ اور ان سے پہلے لوگ بھی فریب کر چکے ہیں تو لیکن مکر کا توڑ اللہ ہی کے ہاتھ میں
يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۭ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَ
وہ جانتا ہے جو کچھ کوئی نفس کماتا ہے اور کافر جان لیں گے کہ آخرت کا گھر کس
الدَّارِ ﴿٤٢﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ۭ قُلْ كَفٰى بِا
لیے ہے۔ اور کافر کہتے ہیں کہ تم رسول نہیں ہو آپ فرما دیں میرے اور تمہارے

ف ۴۰ کفار یہ اعتراض کرتے تھے کہ رسول اکرم ﷺ نکاح کرتے ہیں یعنی اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے اور بیوی بچوں سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بیوی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں دوسرے یہ کہ ہر نبی اپنی امت کیلئے نمونہ ہوتا ہے اور امت کا نگہبان ہوتا ہے تو اگر نبی علیہ الصلوۃ والسلام نکاح نہ کرتے اور بچوں والے نہ ہوتے تو کوئی امتی بھی شادی نہ کرتا نہ اسے سنت سمجھتا اس لیے وہ کام جو انسانوں سے نسبت رکھتے ہیں وہ انبیاء علیہ السلام کرکے دکھاتے ہیں تاکہ اس کا حسن و قبح لوگوں کے سامنے آ جائے کہ اس کا بہتر طریقہ کونسا ہے؟

ع ۱۲

شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور وہ جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثِنْتَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ ابراہیم مکی اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے باون آیتیں اور سات رکوع ہیں

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

اے الف لام را یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں

النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۱﴾ اللّٰهِ الَّذِيْ

لے آؤ۔ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف جو بڑی عزت والا اور سب خوبیوں والا ہے۔ اور اللہ ہی کا ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْكٰفِرِيْنَ مِنْ

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور کافروں کے لیے خرابی ہے اس

عَذَابٍ شَدِيْدِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

سخت عذاب سے۔ جو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی سے محبت رکھتے ہیں

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس کو ٹیڑھا چاہتے ہیں۔ وہ انتہائی

ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

گمراہی میں ہیں اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

کہ وہ انہیں صاف طور پر بتائے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے۔

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ

اور وہی غالب ہے بڑی حکمت کے ساتھ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا تاکہ

اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ

وہ اپنی قوم کو اندھیروں سے نکال کر اُجالے میں لے آئے اور انہیں اللہ کے دنوں کو یاد

اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۵﴾ وَاِذْ قَالَ

دلائے ف۱ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے۔ اور جب موسیٰ نے

ف ۱ ان سے تین دن مراد ہیں ایک جس دن مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا۔ دوسرے موت کا دن اور تیسرے قیامت کا دن یعنی ان کو موت اور قیامت کے دن کی یاد دلاؤ کیونکہ جو ان کو یاد کریگا وہ گناہوں سے بچ جائے گا "ظلم نہیں کریگا" غرور و تکبر اس کے دل سے نکل جاتا ہے یہ جانتا ہے کہ ایک دن مجھے قبر میں جانا ہے۔ مہدی علیہ السلام کے ظہور سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ شروع ہو گی کیونکہ ان کا ظہور اس وقت ہو گا جبکہ دنیا میں کوئی لا الٰہ الا اللہ کا کہنے والا نہ رہے گا اس لئے یہ دن بھی اللہ تعالیٰ کے دنوں میں یاد گار دن ہے۔

مُوسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ

اپنی قوم سے کہا کہ اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو کہ جب اس نے تمھیں آلِ

اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَ

سے نجات دی جو تم کو بہت ہی سخت عذاب دیتے تھے اور تمھارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ

اور تمھاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور یہ تمھارے لیے بہت بڑا ابتلا تھا۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُ

اور یاد کرو جب تمھارے رب نے تمھیں بتادیا کہ اگر شکر کروگے تو میں تمھیں زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کروگے تو

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۷ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَ

دیکھو میرا عذاب بہت سخت ہے ف۲ اور موسٰی نے کہا کہ اگر تم اور جتنے لوگ زمین میں ہیں

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۸ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَ

کافر ہو جائیں تو یقیناً اللہ اس سے بے پروا ہے اور وہ سب خوبیوں والا ہے۔ کیا تمھیں ان کی خ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِيْنَ مِ

نہیں ملیں جو تم سے پہلے گزر چکے نوحؑ کی قوم اور عادؑ اور ثمودؑ کی قوم اور جو ان کے بعد

بَعْدِهِمْ ڔ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰ

ہوئے انھیں کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آ

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْ

تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور بولے "ہم نے کفر کیا اس کے ساتھ جو تمھارے

بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۹ قَالَتْ رُسُلُ

بھیجا گیا ہے اور ہمیں اس میں شک ہے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو" ان کے رسولوں نے

اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَ

کیا تمھیں اللہ میں شک ہے کہ جو آسمانوں و زمین کا بنانے والا ہے تمھیں بلاتا ہے کہ تمھارے گناہ بخ

مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ قَالُوْٓا اِنْ اَنْ

دے اور مقررہ وقت تک تمھاری زندگی گزار دے" بولے "تم تو ہمارے

ف۲ شکر کرنے سے مراد صرف زبانی شکر نہیں ہے بلکہ شکر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال کو جتنا خرچ کرے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریگا اور اس رزق میں فراخی ہوتی جائیگی،

ع

یعنی روحانیت بھی زیادہ ہوتی جائیگی اور دنیا کا مال و متاع بھی زیادہ ہوتا جائیگا اور اگر تم اس کے راستے میں خرچ نہیں کروگے اور بجائے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے مال کی محبت کو دل میں بٹھالو گے جسے شرک کہتے ہیں تو یہ تمہارے لئے سخت عذاب کا باعث بن جائیگا وہ مال بھی فنا کردیا جائیگا اور آخرت بھی برباد کردی جائیگی، دین درحقیقت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اگر اس محبت میں کسی کو شریک کیا خواہ وہ مال ہو یا اولاد ہو یا کچھ اور چیز ہو تو اس کو شرک کہتے ہیں اور اس

مع

کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "ان الشرک لظلم عظیم" بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ
جیسے آدمی ہو تم چاہتے ہو کہ ہمیں اس سے باز رکھو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت
آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن
کرتے تھے تو اب کوئی مضبوط سند ہمارے پاس لے آؤ" ان کے رسولوں نے ان سے کہا "ہم
نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ
بھی تو تمہیں جیسے انسان مگر اللہ جو اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے احسان
عِبَادِهِ ۖ وَمَا كَانَ لَنَا أَن نَّأْتِيَكُم بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ
فرماتا ہے۔ اور ہمارا کام یہ نہیں ہے کہ ہم تمہارے پاس سند لے آئیں مگر اللہ کے حکم سے
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى
اور مومن اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور ہمارے لیے یہ نہیں کہ ہم اللہ پر بھروسہ
اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ
کریں اس نے تو ہمیں اپنی راہیں دکھائیں ف اور تم جو ہمیں ستارہے ہو ہم ضرور اس پر صبر کریں گے
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور بھروسہ کرنے والے اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں" اور کافروں نے اپنے رسولوں
لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُم مِّنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ
سے کہا کہ ہم ضرور تمہیں اپنی زمین سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین کی طرف پلٹ آؤ"
فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِينَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ
تو انہیں ان کے رب نے وحی بھیجی کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کردیں گے۔ اور یقیناً ہم تم کو ان کے
الْأَرْضَ مِن بَعْدِهِمْ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ
بعد زمین میں بسائیں گے۔ یہ اس کے لیے ہے جو میرے مقام سے ڈرتا ہے اور جسے میرے وعدے
وَعِيدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿١٥﴾ مِّن وَرَائِهِ
کا خوف ہے۔ اور انہوں نے فیصلہ مانگا اور ہر سرکش اور ہٹ دھرم نامراد ہوا۔ اس کے پیچھے
جَهَنَّمُ وَيُسْقَىٰ مِن مَّاءٍ صَدِيدٍ ﴿١٦﴾ يَتَجَرَّعُهُ وَلَا يَكَادُ يُسِيغُهُ
جہنم ہے ف اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لیگا اور گلے سے نیچے

ف ۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیوں نہ کریں جبکہ اس نے ہمیں انجام سے واقف کر دیا اور تمہاری اذیتوں پر صبر کرنے کے اجر سے باخبر کر دیا ہمیں وہ بصیرت عطا فرمائی جس سے ہم راہ راست کو پا گئے اور حقائق ہماری نظر میں آگئے اور یہ ایمان کی ایک روشن دلیل ہے۔

ف ۴ اور ان پر کھل گیا کہ ہر سرکش ہٹ دھرم نقصان اٹھانیوالا ہے یعنی ہر سرکشی اور ہٹ دھرمی کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد اس کیلئے جہنم ہے اور اس میں ان اعمال کی شکل پیپ کے پانی جیسی بن جائیگی ان گناہوں کے اثرات ہی پیپ کے پانی جیسے ہیں اللہ تعالیٰ نے وہاں پیپ کا پانی نہیں رکھا ہے اور نہ ہی اس کی شان کے شایاں

ع ۲ / ۱۴

ہے جہنم میں جہنمی ایسا محسوس کریگا کہ وہ پیپ کا پانی زبردستی گھونٹ گھونٹ حلق میں اتار رہا ہے اور اس کی حقیقت پر موت طاری ہو جائیگی یعنی اس کی کیفیت مردہ جیسی ہوگی حالانکہ وہ مردہ نہیں ہوگا یعنی روح میں قطعاً سکت نہیں ہوگی اور یہ اسکے برے اعمال کا نتیجہ ہو گا۔

وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۖ وَمِنْ وَرَآئِ
اتارنے کی امید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف سے موت آئے گی مگر وہ مرے گا نہیں۔ اور اس کے پیچھے
عَذَابٌ غَلِيظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَعْمَالُهُمْ كَرَ
ایک زبردست عذاب ہوگا ف۵ اپنے رب سے منکروں کی مثال ایسی ہے کہ ان کے اعمال راکھ جیسے ہیں
اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ۖ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَ
کہ اس پر ہوا کا سخت جھونکا آیا آندھی کے دن کہ اس میں سے کچھ نہ روک سکے کہ جو
عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ﴿١٨﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَ
نے کمایا تھا یہی ہے بہت بڑی گمراہی کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْ
آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اگر چاہے تو تمھیں لے جائے اور تمھاری جگہ نئی مخ
جَدِيدٍ ﴿١٩﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا
لے آئے اور یہ اللہ کے لیے کچھ دشوار نہیں۔ اور سب اللہ کے حضور اعلانیہ حاضر ہوں گے
فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَ
تو کمزور کہیں گے ان لوگوں سے جو بڑے بنے ہوئے تھے ف۷ "ہم تو تمھارے تابع تھے تو کیا
أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَ
یہ نہیں ہوسکتا کہ تم اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم پر سے ٹال دو" تو کہیں گے ف۸ اگر اللہ
اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِ
ہدایت کرتا تو ہم تمھیں ضرور ہدایت کرتے۔ اور ہمارے لیے یکساں ہے بیقرار ہونا یا صبر سے رہنا۔ ہمیں کہیں
مَحِيصٍ ﴿٢١﴾ وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَ
پناہ نہیں۔ اور شیطان کہے گا جب فیصلہ ہوچکے گا کہ بیشک اللہ نے تم
وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ
سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا اور میرا تو تم پر کچھ قا
سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُو
نہ تھا سوائے اس کے کہ جب میں نے تم کو اپنی طرف راغب کیا تو تم نے میری بات مان لی ف۹ اور اب مجھ پر ملامت نہ کرو اور

ع ۳ ۹ ۱۵

ف۵ یعنی جس عذاب میں وہ پہلے مبتلا ہوں گے ہر وقت اس پر مزید عذاب کا اضافہ کیا جائے گا۔

ف۶ اس کا مطلب یہ ہے یہ کفار کے اچھے اعمال کے اثرات بھی مثلاً اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ دینا، حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنا، قرضداروں کا قرض ادا کرنا، غلاموں کو آزاد کرانا جڑ نہیں پکڑیں گے یعنی جڑ و روح نہیں بنیں گے اس کا صرف ان کو اتنا ہی فائدہ ہو گا کہ عذاب کی شدت میں کچھ کمی واقع ہو جائے گی ورنہ یہ ایسے ہوں گے جیسے راکھ ہوا میں اڑ جاتی ہے۔

ف۷ یعنی جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اس کی اطاعت نہ کرنا اور جس کی پیروی کی تاکید کی گئی ہے اس سے اعلیٰ بن بیٹھنا۔

ف۸ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا کرتا تو ہم ضرور تم پر سے عذاب میں تخفیف کر دیتے مگر ہمیں یہ توفیق نصیب نہیں ہم چاہے بیقراری کریں یا صبر سے رہیں ہمیں کہیں پناہ نہیں۔

ف۹ جب شیطان راندہ درگاہ ہوا تو اس نے رب تعالیٰ سے عرض کیا کہ پروردگار تو نے مجھے میری ایک خطا پر راندہ درگاہ کیا یہ انسان تو لاکھوں خطائیں کرے گا۔ تو مجھے اس پر تسلط اور غلبہ عطا فرما کر آزما لے کیونکہ اس نے اپنی تمام بندگی کا اجر یہ مانگا تھا کہ مجھے آدم اور اولاد آدم کو اغوا کرنے کا اذن بخشا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ خالق کل ہے اور

حاشیہ بر صفحہ ۳۱۱

أَنفُسَكُم مَّآ أَنَا۠ بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ أَنتُم بِمُصْرِخِىَّ ۖ إِنِّى كَفَرْتُ

آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکوں گا نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکو گے۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے شریک

بِمَآ أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ ٱلظَّـٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ

ٹھہرایا تھا میں اس سے سخت بیزار ہوں۔ ف١٠ اور ظالموں کے لیے دردناک عذاب

أَلِيمٌ ﴿٢٢﴾ وَأُدْخِلَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى

ہے۔ اور وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وہ باغوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے

مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۖ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اپنے رب کے حکم سے اور ان کے ملتے وقت کا

سَلَـٰمٌ ﴿٢٣﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ

اکرام سلام ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھتے ہو کہ اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ

طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِى ٱلسَّمَآءِ ﴿٢٤﴾ تُؤْتِىٓ أُكُلَهَا كُلَّ

درخت کہ جس کی جڑیں قائم ہوں اور شاخیں آسمان میں ہوں ہر وقت اپنا پھل دیتا

حِينٍۭ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ ٱللَّهُ ٱلْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

ہے اپنے رب کے حکم سے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ ٱجْتُثَّتْ

سمجھ جائیں۔ اور بری بات کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گندہ پیڑ جو کہ زمین کے اوپر

مِن فَوْقِ ٱلْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟

سے کاٹ دیا گیا اب اسے کوئی قیام نہیں۔ ف١١ اور اللہ ثابت رکھتا ہے ایمان والوں کو

بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْـَٔاخِرَةِ ۖ وَيُضِلُّ ٱللَّهُ

حق بات پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اور اللہ ظالموں کو گمراہی میں

ٱلظَّـٰلِمِينَ ۚ وَيَفْعَلُ ٱللَّهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ بَدَّلُوا۟ نِعْمَتَ

چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہے وہ کرے کیا آپ نے انھیں نہیں دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت

ٱللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا۟ قَوْمَهُمْ دَارَ ٱلْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ

ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا۔ وہ جو دوزخ ہے اس میں ملائے جائیں گے اور وہ

اس کا وعدہ ہے کہ ہم کسی کا اجر ضائع نہیں کرتے اس لئے عزازیل سے انکار اس کی شان کے شایاں نہ تھا اس لئے رب تعالیٰ نے فرمایا کہ اے عزازیل! قلب انسان پر تسلط عطا نہیں کریں گے بلکہ نفس انسان کے ساتھ تیرا تعلق قائم کر کے آزما لیتے ہیں کہ کون تیری راہ پر چلتا ہے اور کون میری راہ پر، جو تیری راہ پر چلنے والے ہیں وہ ہماری راہ پر نہیں آئیں گے چنانچہ اسی عالم میں یہ فیصلہ کر دیا گیا تھا کہ نفس والا راستہ شیطان والا راستہ اور قلب والا راستہ رحمان والا راستہ، چنانچہ کفار اور مشرکین نفسانی خواہشات کا شکار ہوتے ہیں اور ہر کام نفسانی خواہش کے ماتحت کرتے ہیں- یہی شیطان کی پیروی کرنا ہے

اور مومن ہر کام اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ والا راستہ ہے اور جو ہدایت والا راستہ ہے-

ف ١٠ یعنی میں اس سے بری ہوں-

ف ١١ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو بات نیک نیت اور اچھے عقیدے کے ماتحت کی جائے اس کی جڑ قلب انسانی میں ہوتی ہے اور اس کے اثرات جزو روح بن جاتے ہیں اور اس کی حقیقت عالم بالا میں اپنی

ع ٤
١٦
١٤

حقیقت میں ضم ہو جاتی ہے جس کا اظہار قیامت کے دن ہو گا اور بری نیت اور برے عقیدے سے جو بات کی جائے صرف اس کی تاریکی

الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوْا
کتنی بُری قرار کی جگہ ہے۔ اور اللہ کے برابر والے ٹھہرائے تاکہ اس کی راہ سے بہکا دیں۔ آپ فرما دیں کہ کچھ عیش کر لو

فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا
کیونکہ تمھارا انجام آگ ہے۔" میرے ایمان والے بندوں سے فرما دیں کہ نماز

الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ
قائم رکھیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے چھپے اور ظاہر خرچ کریں اس دن کے آنے سے پہلے

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
جس میں نہ سوداگری ہو گی اور نہ دوستانہ کام آئے گا اللہ ہے جس نے آسمان

وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا
اور زمین بنائے اور آسمان سے پانی اتارا تو اس میں سے پھل تمھارے کھانے کو پیدا

لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾
کیے اور تمھارے لیے کشتی کو مسخر کیا کہ اس کے حکم سے دریا میں چلے، اور تمھارے لیے نہروں کو مسخر کیا

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾
اور تمھارے لیے سورج اور چاند مسخر کیے جو برابر اپنے محور پر گردش کر رہے ہیں اور تمھارے لیے رات اور دن مسخر کیے

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ۗ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا
اور جو کچھ تم نے مانگا وہ دیا اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو ہرگز شمار نہ کر سکو گے۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ ع وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا ع ۱۷
بیشک انسان بڑا ظالم اور بڑا ناشکرا ہے۔ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی "اے میرے رب اس شہر کو

الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ
امان والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت سے بچالے۔ ف ۱۲ اے میرے رب بتوں نے

اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ
بہت انسانوں کو گمراہ کیا ہے تو جس نے میری پیروی کی وہ میرا ہے اور جس نے

عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ
میری نافرمانی کی تو بیشک تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے رب! میں نے اپنی اولاد کو بے آب و گیاہ

انسان کی بصیرت پر مثل حجاب پڑ جاتی ہے جس سے انسان مثل نابینا کے ہو جاتا ہے اور اس کو حق کی راہ اور ہدایت کا راستہ نظر نہیں آتا۔

ف ۱۲ یہاں بتوں سے جملہ خواہشات مراد ہیں جو رب تعالیٰ سے علاوہ ہوں اس کے لئے نہ ہوں۔

بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ

وادی میں بسایا ہے تیرے حرمت والے گھر کے پاس اے میرے رب اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ

کر تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور انھیں کھانے کو

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ

پھل دے تاکہ وہ تیرے شکر گزار بن جائیں اے ہمارے رب تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

اور اللہ پر کچھ چھپا ہوا نہیں نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ إِنَّ

تمام خوبیاں اللہ ہی کو ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل اور اسحاق دیے۔ بیشک

رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

میرا رب دعا کا سننے والا ہے۔ اے میرے رب! مجھے نماز کا قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو بھی

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ

اے ہمارے رب! ہماری دعا قبول کر لے اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو بھی اور سب مومنوں کو جس دن حساب

ع ۷ ۱۸ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا

قائم ہوگا۔ اور ہرگز اللہ کو غافل نہ جاننا اس سے جو عمل ظالم لوگ کرتے ہیں انھیں

يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي

ڈھیل نہیں دے رہا ہے مگر ایسے دن کیلئے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے اپنے سر

رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَأَنْذِرِ

اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں میں کچھ سکت نہ ہوگی۔ اور لوگوں کو

النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا

اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں تھوڑی

إِلٰى أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا

دیر کی مہلت دیدے تاکہ ہم تیرا کہا مانیں اور رسولوں کی اطاعت کریں۔ تو کیا تم پہلے

أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ﴿٤٤﴾ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَٰكِنِ

قسم نہ کھا چکے تھے کہ ہمیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں۔ اور تم ان کے گھروں میں رہے

الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

جنھوں نے اپنا برا کیا تھا اور تم پر خوب ظاہر ہو گیا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا اور ہم نے تمھیں

لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن

مثالیں دے کر بتا دیا تھا۔ اور بیشک وہ اپنا سا داؤ چلے اور ان کا داؤ اللہ کے قابو میں ہے ف۱۳ اور ان کا

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ

داؤ کچھ ایسا نہ تھا کہ جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں تو ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ

رُسُلَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

کے خلاف کریگا بیشک اللہ غالب ہے اور انتقام لینے والا ہے۔ جس دن زمین بدل دی جائیگی اس زمین کے سوا ف۱۴

وَالسَّمَٰوَٰتُ وَبَرَزُوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ

اور آسمان۔ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں کو

يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٤٩﴾ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ

دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ ان کے کرتے رال (تارکول) کے ہوں گے اور ان کے چہرے

وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾ لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

آگ ڈھانپ لے گی۔ اس لیے کہ اللہ ہر انسان کو اس کے کیے کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ کو حساب کرتے کچھ

الْحِسَابِ ﴿٥١﴾ هَٰذَا بَلَٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوٓا أَنَّمَا

دیر نہیں لگتی۔ یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے تاکہ وہ اس سے ڈر جائیں اور جان لیں کہ وہ ایک

هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع ۷/۱۱ ۱۹

ہی معبود ہے اور اس لیے کہ عقل مند نصیحت حاصل کریں۔

سُورَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ حجر مکی اور اس میں ننانوے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الٓرۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ﴿١﴾

الف لام را۔ یہ آیتیں ہیں کتاب اور قرآن مبین کی۔

ف ۱۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی قسم کا بھی کوئی مکر و فریب کرے، یا دھوکہ دہی کرے یا ظلم و زیادتی کرے اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ اس مکر و فریب سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ فطرت عالم رب تعالیٰ کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور ہر انسان کے فعل کا نتیجہ اس کے اختیار میں ہے۔

ف ۱۴ جو لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اس مادی جسم کے ساتھ اٹھائے جائیں گے وہ اس آیت پر غور کریں کہ جب یہ زمین بدل دی جائیگی اور آسمان بھی اور سورج سوا نیزے پر ہوگا تو اس مادی جسم کے ساتھ انسان ہزاروں سال سوا نیزے سورج کے نیچے کیسے کھڑا رہ سکے گا یہ مادی جسم تو ایک پل بھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ غور کریں کہ جب عالم مادی فنا کر دیا جائے گا تو یہ مادی جسم کیسے باقی رہ جائے گا۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (٢) ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا
کافر لوگ بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوں انھیں چھوڑ دو کہ آسودگی
وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ (٣) وَمَا أَهْلَكْنَا
سے کھائیں اور امیدیں لگائے رکھیں ف ۱ تاکہ انھیں پتہ چل جائے اور جو بستی ہم نے
مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ (٤) مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ
ہلاک کی اس کا ایک مقررہ نوشتہ تھا تاکہ کوئی گروہ اپنے وعدے سے آگے
أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ (٥) وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ
نہ بڑھے اور نہ پیچھے ہٹے۔ اور انھوں نے کہا کہ اے وہ جن پر قرآن اترا
الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ (٦) لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ
ہے بیشک تم مجنون ہو۔ تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے اگر تم
الصَّادِقِينَ (٧) مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا
سچے ہو؟ ہم فرشتے حق کے ساتھ اتارتے ہیں اور وہ اتریں تو انھیں
مُنْظَرِينَ (٨) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (٩) وَلَقَدْ
مہلت نہ ملے۔ اور یقیناً ہم نے یہ قرآن اتارا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں اور یقیناً
أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ (١٠) وَمَا يَأْتِيهِمْ
ہم نے آپ سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے۔ اور جو بھی رسول ان کے
مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ (١١) كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي
پاس آتا تو وہ اس سے ٹھٹھا کرتے۔ اور ایسے ہی ہم اس ہنسی کو ان مجرموں
قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ (١٢) لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ (١٣)
کے دلوں میں راہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور وہ اگلوں کی راہ پڑ چکے ہیں۔
وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ (١٤)
اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اس میں چڑھتے
لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ (١٥) ع ۱ ۱۵
جب بھی یہی کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے۔

ف ۱ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ مجھے تمہارے متعلق دو باتوں کا اندیشہ ہے خواہش نفس کی پیروی اور جھوٹی امیدیں باندھ لینا۔ خواہش نفس کی پیروی تو حق سے باز رکھتی ہے اور جھوٹی امیدوں کا باندھنا آخرت کو بھلا دیتا ہے، نیز بندہ جتنا اپنی امیدوں کو بڑھاتا ہے اتنی ہی بدعملی کرتا ہے اگر بندہ اپنی اجل کو دیکھتا ہوتا اور اسے اس بات کا پتہ لگ جاتا کہ وہ کس تیزی سے اس کی طرف آ رہی ہے تو دنیا طلبی کے متعلق کسی کام کے کرنے کو پسند نہ کرتا۔

اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ
قسم نہ کھا چکے تھے کہ تمہیں دنیا سے کہیں ہٹ کر جانا نہیں۔ اور تم ان کے گھروں میں بسے
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا
جنہوں نے اپنا بُرا کیا تھا اور تم پر خوب ظاہر ہو گیا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا اور ہم نے تمہیں
لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ
مثالیں دے کر بتا دیا تھا۔ اور بیشک وہ اپنا سا داؤ چلے اور ان کا داؤ اللہ کے قابو میں ہے ف۱۳ اور ان کا
كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ
داؤ کچھ ایسا نہ تھا کہ جس سے یہ پہاڑ ٹل جائیں تو ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ
رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ
کے خلاف کرے گا بیشک اللہ غالب ہے اور انتقام لینے والا ہے۔ جس دن زمین بدل دی جائیگی اس زمین کے سوا ف۱۴
وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ
اور آسمان۔ اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں کو
يَوْمَىِٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى
دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہوں گے۔ ان کے کرتے رال (تارکول) کے ہوں گے اور ان کے چہرے
وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
آگ ڈھانپ لے گی۔ اس لیے کہ اللہ ہر انسان کو اس کے کیے کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ کو حساب کرتے کچھ
الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا
دیر نہیں لگتی۔ یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے تاکہ وہ اس سے ڈر جائیں اور جان لیں کہ وہ ایک
هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع ۷/۱۱ ۱۹
ہی معبود ہے اور اس لیے کہ عقل مند نصیحت حاصل کریں۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سورۂ حجر مکی اور اس میں ننانوے | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | آیتیں اور چھ رکوع ہیں

الۤرٰ ۟ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾
دراصل الف لام را ۔ یہ آیتیں ہیں کتاب اور قرآن مبین کی۔

ف ۱۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی قسم کا بھی کوئی مکر و فریب کرے، یا دھوکہ دہی کرے یا ظلم و زیادتی کرے اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ اس مکر و فریب سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے کیونکہ فطرت عالم رب تعالیٰ کے سامنے جھکی ہوئی ہے اور ہر انسان کے فعل کا نتیجہ اس کے اختیار میں ہے۔

ف ۱۴ جو لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن اس مادی جسم کے ساتھ اٹھائے جائیں گے وہ اس آیت پر غور کریں کہ جب یہ زمین بدل دی جائیگی اور آسمان بھی اور سورج سوا نیزے پر ہو گا تو اس مادی جسم کے ساتھ انسان ہزاروں سال سوا نیزے سورج کے نیچے کیسے کھڑا رہ سکے گا یہ مادی جسم تو ایک پل بھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ غور کریں کہ جب عالم مادی فنا کر دیا جائے گا تو یہ مادی جسم کیسے باقی رہ جائے گا۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا

کافر لوگ بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوں انھیں چھوڑو کہ آسودگی

وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا

سے کھائیں اور امیدیں لگائے رکھیں ف ا تاکہ انھیں پتہ چل جائے اور جو بستی ہم نے

مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ

ہلاک کی اس کا ایک مقررہ نوشتہ تھا تاکہ کوئی گروہ اپنے وعدے سے آگے

أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ

نہ بڑھے اور نہ پیچھے ہٹے۔ اور انھوں نے کہا کہ اے وہ جس پر قرآن اترا

الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ ﴿٦﴾ لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ إِنْ كُنْتَ مِنَ

ہے بیشک تم مجنون ہو۔ تم ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے اگر تم

الصَّادِقِينَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوا إِذًا

سچے ہو؟ ہم فرشتے حق کے ساتھ اتارتے ہیں اور وہ اتریں تو انھیں

مُنْظَرِينَ ﴿٨﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾ وَلَقَدْ

مہلت نہ ملے۔ اور یقیناً ہم نے یہ قرآن اتارا ہے اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں اور یقیناً

أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٠﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ

ہم نے آپ سے پہلے اگلی امتوں میں رسول بھیجے۔ اور جو بھی رسول ان کے

مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١١﴾ كَذَلِكَ نَسْلُكُهُ فِي

پاس آتا تو وہ اس سے ٹھٹھا کرتے۔ اور ایسے ہی ہم اس جنسی کو ان مجرموں

قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾

کے دلوں میں راہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور وہ اگلوں کی راہ پڑ چکے ہیں۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ﴿١٤﴾

اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اس میں چڑھتے

لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَسْحُورُونَ ﴿١٥﴾ ع

جب بھی یہی کہتے کہ ہماری نگاہ باندھ دی گئی بلکہ ہم پر جادو ہوا ہے۔

ع ١ ١٥

ف ١ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ مجھے تمہارے متعلق دو باتوں کا اندیشہ ہے خواہش نفس کی پیروی اور جھوٹی امیدیں باندھ لینا۔ خواہش نفس کی پیروی تو حق سے باز رکھتی ہے اور جھوٹی امیدوں کا باندھنا آخرت کو بھلا دیتا ہے' نیز بندہ جتنا اپنی امیدوں کو بڑھاتا ہے اتنی ہی بدعملی کرتا ہے اگر بندہ اپنی اجل کو دیکھتا ہوتا اور اسے اس بات کا پتہ لگ جاتا کہ وہ کس تیزی سے اس کی طرف آ رہی ہے تو دنیا طلبی کے متعلق کسی کام کے کرنے کو پسند نہ کرتا۔

ولقد جعلنا في السماء بروجا وزينها للنظرين ۝۱۶ وحفظنها
اور بیشک ہم نے آسمان میں بروج بنائے ف۲ اور اسے دیکھنے والوں کیلئے آراستہ کیا۔ اور اسے ہم نے
من كل شيطن رجيم ۝۱۷ الا من استرق السمع فاتبعه
ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا مگر جو چوری چھپے سننے جائے تو اسے
شهاب مبين ۝۱۸ والارض مددنها والقينا فيها رواسي
شہاب ثاقب مارا جاتا ہے۔ اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے
وانبتنا فيها من كل شيء موزون ۝۱۹ وجعلنا لكم فيها
اور اس میں ہر چیز اندازے سے اگائی اور تمہارے لیے اس میں
معايش ومن لستم له برزقين ۝۲۰ وان من شيء الا
معیشت رکھی اور ان کیلئے روزی کا ذریعہ بنایا جنھیں تم رزق نہیں دیتے۔ اور کوئی چیز بھی ایسی نہیں جس کے
عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم ۝۲۱ وارسلنا الريح
ہمارے پاس خزانے (حقیقت) نہ ہوں۔ اور ہم اسے ایک مقررہ اندازے سے اتارتے ہیں۔ اور ہم نے ہوائیں بھیجیں
لواقح فانزلنا من السماء ماء فاسقينكموه وما انتم له
(بادل) بنانے والی پھر ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا اور وہ تمھیں پینے کو دیا اور تم کچھ اس کے
بخزنين ۝۲۲ وانا لنحن نحي ونميت ونحن الورثون ۝۲۳ ولقد
خزانچی نہیں ہو۔ اور یقیناً ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں۔ اور یقیناً
علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستاخرين ۝۲۴ وان
ہم جانتے ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور انھیں بھی جانتے ہیں جو تم میں پیچھے رہے۔ اور بے شک
ربك هو يحشرهم انه حكيم عليم ۝۲۵ ولقد خلقنا الانسان
ع ۲
رب ہی انھیں قیامت میں اٹھائے گا بیشک وہی حکمت والا اور علم والا ہے۔ اور بیشک ہم نے انسان کو
من صلصال من حما مسنون ۝۲۶ والجان خلقنه من قبل
کھنکتی ہوئی مٹی سے بنایا جو اصل میں ایک سیاہ بدبودار گارا تھی ف۳ اور جنوں کو اس سے پہلے بنایا
من نار السموم ۝۲۷ واذ قال ربك للملئكة اني خالق بشرا
بے دھوئیں کی آگ سے۔ اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں بشر کو بنانے والا ہوں

ف ۲ علماء فلکیات نے آسمان کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے اور ہر حصے کا نام ستاروں کی اشکال کی مناسبت سے رکھ دیا ہے اس میں چھ برج ہیں جن کا تعلق موسم گرما سے ہے اور وہ ہیں، حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد اور سنبلہ۔ یہ چھ برج موسم گرما سے تعلق رکھتے ہیں اور جو چھ برج موسم سرما سے تعلق رکھتے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو اور حوت یہ ہیں وہ چھ برج جن کا تعلق موسم سرما سے ہے۔

ف ۳ اللہ تعالیٰ نے جتنی اشیاء کو تخلیق کیا ہے تو ان میں ان کا جوہر اور ان کی حقیقت سے بنایا ہے، یہ مٹی اور یہ گارا نہیں جو ہمیں نظر آتا ہے کیونکہ تمام کائنات میں جتنی چیزیں ہیں انکی حقیقت امام مبین میں ہے جو عالم امر کے ساتھ ہے جو چیز بھی یہاں نظر آتی ہے اسکی حقیقت وہاں ہے۔

مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۸﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ

کھنکتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے۔ تو جب میں اس کا تسویہ کروں اور اس میں اپنی ذاتی

مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۲۹﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾

روح پھونک دوں تو تم اس کی طرف سجدے میں گر پڑنا۔ تو جتنے بھی فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گر گئے

إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ

سوائے ابلیس کے، اس نے انکار کیا اور وہ سجدہ کرنیوالوں کے ساتھ نہ ہوا۔ فرمایا "اے ابلیس!

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ

تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا!" بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا

جسے تو نے کھنکتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے سے تھی۔" فرمایا تو یہاں سے نکل جا

فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ

کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔ اور قیامت تک میری لعنت تجھ پر پڑتی رہے گی۔" بولا

رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿۳۷﴾

اے میرے رب! تو مجھے قیامت تک کے لیے مہلت دے۔" فرمایا تو ان میں ہے جنکو وقت معلوم تک کے لیے

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ

مہلت دی گئی ہے۔" بولا اے میرے رب! جس کے لیے تو نے مجھے گمراہ کیا میں دنیا کی

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۳۹﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

محبت ان میں داخل کروں گا اور میں ان سب کو بھکاؤں گا سوائے ان کے کہ جو تیرے

الْمُخْلَصِينَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿۴۱﴾ إِنَّ

مخلص بندے ہیں۔" فرمایا یہ ہدایت کا راستہ سیدھا میری طرف آتا ہے۔ بیشک

عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں ہوگا سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی

الْغَاوِينَ ﴿۴۲﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۴۳﴾ لَهَا سَبْعَةُ

کریں گے۔" اور یقیناً جہنم ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔ اس کے سات

ف ۴ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا گیا کہ یہ روح کا پھونکنا کس طرح ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کہ روح مثل ریح یعنی ہوا ایک متحرک چیز ہے اور اس کو روح اس لئے کہتے ہیں کہ اس کا نام لفظ ریح سے مشتق ہے اور روح اور ریح ہم جنس ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے اپنی ذات کی طرف مضاف کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری روحوں میں سے اسے برگزیدہ کر لیا تھا جیسا کہ اور مکانوں میں سے ایک مکان یعنی کعبے کو برگزیدہ کر لیا اور اس کو "بیتی" کہا یعنی "میرا گھر" یا رسولوں میں سے ایک رسول کو برگزیدہ کر لیا اور کہا "خلیلی" یعنی میرا حبیب اس قسم کی سب چیزیں اس کی پیدا کی ہوئی اور اس کی بنائی ہوئی اور اس کی ایجاد کی ہوئی ہیں وہی ان کی تربیت کرتا ہے اور وہی ان کی تدبیر فرماتا ہے روح اولاً "بخار لطیف" سے تعلق پکڑتی ہے جو قلب سے اٹھتے ہیں اور ان پر قوت حیوانی پھیل جاتی ہے پھر اسے شریانوں کے خلاؤں میں سے لئے ہوئے بدن کی گہرائی میں جاری ہو جاتی ہے اس کا تعلق پھونک کے ذریعے بدن سے ہونا مثال کے طور پر ہے کیونکہ یہی زندگی کا ذریعہ ہوتی ہے روح عالم مادہ سے نہیں ہوتی بلکہ عالم امر کی چیز ہے اور بدن اس کیلئے بمنزلہ چھلکے یا غلاف کے ہوتا ہے اور یہ اس پر غالب ہوتی ہے کیونکہ بدن کی زندگی روح ہی کے سبب سے ہوتی ہے اور روح ایک دوسری قسم کی مخلوق ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "کہ روح دوسری قسم کی مخلوق ہے جو عام مخلوق سے نہیں ملتی"۔

ع ۳
اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۴۴ ع اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ
دروازے ہیں ف۵ ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔ بیشک پرہیزگار لوگ
جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۴۵ ۭ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۴۶ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ
باغوں اور چشموں میں ہیں۔ "ان میں داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ امان دیئے ہوئے"۔ اور ہم نے ان کے
صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰي سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۴۷ لَا يَمَسُّهُمْ
سینوں سے کینے کو نکال دیا وہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں جو تختوں پر روبرو بیٹھے ہیں۔ نہ انھیں اس میں
فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۴۸ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ
کچھ تکلیف پہنچے اور نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں گے۔ اور آپ خبر دیں میرے بندوں کو کہ یقیناً میں
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۴۹ ۙ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۵۰
ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ اور میرا ہی عذاب دردناک ہے۔
وقف لازم
وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ۵۱ ۘ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ
اور انھیں احوال سناؤ ابراہیمؑ کے مہمانوں کا کہ جب وہ اس کے پاس آئے تو بولے "سلامتی ہو تم پر"
قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ۵۲ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ
اس نے کہا ہمیں تم سے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا ڈریئے نہیں۔ ہم آپ کو ایک علم والے لڑکے کی
عَلِيْمٍ ۵۳ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ
بشارت دیتے ہیں۔ کہا کیا اس وقت تم مجھے بشارت دیتے ہو کہ جب میں بڑھاپے کو پہنچ گیا، اب کاہے پر
تُبَشِّرُوْنَ ۵۴ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ۵۵
بشارت دیتے ہو۔ کہا "ہم نے آپ کو سچی بشارت دی ہے آپ نا امید نہ ہوں"۔
قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ۵۶ قَالَ فَمَا
کہا "اپنے رب کی رحمت سے کون نا امید ہوتا ہے سوائے ان کے جو گمراہ ہوتے ہیں"۔ کہا ابراہیم نے "پھر
خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۵۷ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۵۸
تمہارا کیا کام ہے اے فرشتو!" بولے "ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں
اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۵۹ ۙ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ
مگر لوطؑ کے گھر والوں کو ہم بچا لیں گے سوائے اس کی عورت کے ہم طے کر چکے ہیں

ف ۵ یعنی اس کے سات طبقات ہیں اور یہ سات درکات ہیں، پہلا جہنم ہے دوسرا لظی، تیسرا حطمی، پھر ہے سعیر، پھر ہے سقر، پھر جحیم پھر ہاویہ یہ سات طبقات ہے اور اس میں ہر ایک اپنے اعمال کے اعتبار سے داخل کیا جائیگا، یعنی مشرکوں کا طبقہ علیحدہ ہے منافقوں کا طبقہ علیحدہ ہے اسی طرح گمراہوں کا علیحدہ ہے غرضیکہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے اعتبار سے جگہ ملے گی اور کفار اور مشرکین اس لئے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کہ دنیا میں ان کی نیت وارادہ یہی تھا کہ ہم ہمیشہ ہمیشہ اپنے اس طریقے پر قائم رہیں گے۔

إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ (۶۰) فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ (۶۱) قَالَ ع ۶

کہ وہ پیچھے رہ جانیوالوں میں سے ہے۔" جب لوطؑ کے گھر فرشتے آئے۔ تو اس (لوطؑ) نے کہا

إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ (۶۲) قَالُوا بَلْ جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَمْتَرُونَ (۶۳)

کہ تم تو بیگانے لوگ معلوم ہوتے ہو۔ف۱ انھوں (فرشتوں) نے کہا بلکہ ہم تو آپکے پاس وہ لائے ہیں کہ جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے۔

وَأَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (۶۴) فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ

اور ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں۔ تو اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر باہر نکل

اللَّيْلِ وَاتَّبِعْ أَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَامْضُوا حَيْثُ

جائیے اور آپ ان کے پیچھے چلیے اور تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اور جس جگہ کیلیے آپکو حکم دیا جائے

تُؤْمَرُونَ (۶۵) وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَٰلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ هَٰؤُلَاءِ مَقْطُوعٌ

سیدھے چلے جائیے۔" اور ہم نے اسے اس حکم سے آگاہ کر دیا کہ صبح ہونے سے پہلے ان کافروں کی جڑ

مُصْبِحِينَ (۶۶) وَجَاءَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ يَسْتَبْشِرُونَ (۶۷) قَالَ إِنَّ

کٹ جائے گی۔ اور شہر والے خوشیاں مناتے آئے لوطؑ نے کہا: "یہ

هَٰؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُونِ (۶۸) وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ (۶۹)

میرے مہمان ہیں مجھے فضیحت نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو اور مجھے شرمندہ نہ کرو۔"

قَالُوا أَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ (۷۰) قَالَ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ

بولے کیا ہم نے تمھیں منع نہ کیا تھا کہ اوروں کے معاملے میں دخل نہ دیا کرو۔ (لوطؑ) نے کہا: "یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں (ان سے نکاح کرو) اگر

كُنْتُمْ فَاعِلِينَ (۷۱) لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (۷۲) فَأَخَذَتْهُمُ

تمھیں ایسا ہی کرنا ہے۔" اے محبوب (آپ) کی جان کی قسم! بیشک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں۔ تو انھیں دن نکلتے

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ (۷۳) فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

ایک خوفناک چنگھاڑ نے آلیا۔ تو ہم نے اس بستی کا تختہ الٹ دیا اور ہم نے ان پر

حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ (۷۴) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ (۷۵)

سجیل کے پتھر برسائے (یعنی کھنگر پتھر)۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں فراست والوں کے لیے۔

وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ (۷۶) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ (۷۷)

اور بیشک وہ بستی اس راہ پر ہے جو اب تک چلتی ہے۔ اور یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔

ف ۱ پہلے یہ فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تاکہ ابراہیم علیہ السلام کو فرزند کی بشارت دیں اور لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کریں۔ فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ علیہ السلام کی تحیت و تکریم بجالائے حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی آمد پر متعجب ہوئے اس لئے کہ وہ بغیر اذن اور بے وقت آئے اور کھانا نہیں کھایا جب آپ کو حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت دی ابراہیم علیہ السلام بہت متعجب ہوئے اور فرمایا ایسی پیرانہ سالی میں اولاد ہونا عجیب و غریب ہے اولاد کس طرح ہو گی کیا ہمیں پھر جوان کیا جائے گا یا اسی حالت میں بیٹا عنایت فرمایا جائے گا فرشتوں نے کہا قضائے الٰہی اس پر جاری ہو چکی ہے کہ آپ کے بیٹا ہو اور اس کی ذریت بہت پھیلے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں خدا کی رحمت سے ناامید نہیں کیونکہ رحمت سے ناامید کافر ہوتے ہیں ہاں اس کی سنت جو عالم میں جاری ہے اس سے یہ بات عجیب معلوم ہوتی ہے اس کے بعد یہ فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس خوبصورت نوجوان کی شکل میں آئے لوط علیہ السلام کو اندیشہ ہوا کہ قوم ان کے درپے ہو گی آپ نے فرشتوں کو مہمان سمجھ کر کھانا پیش کیا تو انہوں نے ہاتھ کھینچ لیا تب انہوں نے بتایا کہ ہم فرشتے ہیں اور آپ کے پاس وہ لائے ہیں جس میں یہ شک کرتے ہیں یعنی عذاب آپ اپنے گھر والوں کو کچھ رات رہے لے کر گھر سے نکل جائیں اور جہاں کا حکم دیا گیا ہے وہاں سیدھے چلے جائیں اور آپ اپنے گھر والوں کے پیچھے چلیں اور تم میں کوئی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے صبح ہوتے ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی جب کوئی قوم کسی گناہ میں مبتلا ہوتی ہے تو اس کے اجتماعی اثرات اس پر چھاتے چلے جاتے ہیں اور جب اپنی انتہا کو پہنچتے ہیں تو عذاب کی شکل اختیار کر لیتا ہیں اور اس سے وہ قوم ہلاک ہو جاتی ہے یہ قانون قدرت ہے جو اٹل ہے۔

وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ لَظَالِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ

اور بیشک ایکہ والے سخت ظالم تھے۔ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا ف

وَإِنَّهُمَا لَبِإِمَامٍ مُبِينٍ ﴿٧٩﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٨٠﴾

اور وہ دونوں بستیاں کھلے راستے پر پڑتی ہیں۔ اور بیشک حجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ف

وَآتَيْنَاهُمْ آيَاتِنَا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٨١﴾ وَكَانُوا يَنْحِتُونَ

اور ہم نے ان کو اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے۔ اور وہ پہاڑوں میں گھر

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ﴿٨٢﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ﴿٨٣﴾

تراشتے تھے جس میں امن سے رہتے تھے۔ تو انہیں صبح ہوتے ایک چنگھاڑ نے آلیا

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٤﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ

تو ان کی کمائی ان کے کچھ کام نہ آئی اور ہم نے پیدا کیا آسمانوں

وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حق کے ساتھ۔ اور یقیناً قیامت آنے والی ہے سو آپ

الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ﴿٨٥﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿٨٦﴾ وَلَقَدْ

احسن طریقے سے درگزر فرما دیں۔ بیشک آپ کا رب ہی پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ اور یقیناً

آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ﴿٨٧﴾ لَا تَمُدَّنَّ

ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور یہ عظمت والا قرآن۔ اپنی آنکھ اٹھا کر اس

عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ

چیز کو نہ دیکھو کہ جو ہم نے انکی دنیاوی آسائش کیلئے کچھ جوڑوں کو دی ہے۔ اور ان پر کچھ غم نہ کھاؤ

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ

اور مسلمانوں کو اپنی رحمت کے پروں میں لے لو۔ اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں ڈرانے والا اس

الْمُبِينُ ﴿٨٩﴾ كَمَا أَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ﴿٩٠﴾ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ

عذاب سے۔ جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا تھا انہوں نے کلام الٰہی کو

عِضِينَ ﴿٩١﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٢﴾ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

ٹکڑے بوٹی کر لیا۔ پس آپکے رب کی قسم! ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے جو کچھ کہ وہ کرتے تھے۔

ف یہ شعیب کی قوم تھی جنہوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہایت زرخیز خطہ عطا کیا تھا اور نہایت گھنا جنگل تھا اور ان کی بستی کے قریب سے قافلے گزرتے تھے۔ شعیبؑ نے ان کو سمجھایا کہ اس فعل بد سے باز آجاؤ اور وہ فعل بد یہ تھا کہ جو قافلے ادھر سے گزرتے تھے یہ لوگ دھوکے سے ان کا مال لیتے تھے اور واپس نہیں کرتے تھے۔ اسی لوٹ مار کے اثرات ایسے سنگین اور سخت ہوتے ہیں کہ وہ لوگ ہلاک کر دیے جاتے ہیں۔

ف یہ وادی حجر ایک وادی ہے شام اور مدینے کے درمیان جس میں قوم ثمود آباد تھے انہوں نے اپنے پیغمبر حضرت صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور ان کی نصیحت نہ مانی، ایک ہی کی تکذیب گویا تمام انبیاء علیہم السلام کی تکذیب ہے۔ صالح علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے پتھر سے ایک ناقہ پیدا کی جو بہت سے عجائبات پر مشتمل تھا۔ مثلاً اس کا عظیم الجثہ ہونا پیدا ہوتے ہی بچہ جننا اور کثرت سے دودھ دینا جو تمام قوم ثمود کو کافی تھا۔ یہ سب صالحؑ کے معجزات تھے اور قوم ثمود کے لیے اللہ کی نشانیاں تھیں۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا کہ جب تک یہ تم میں موجود رہے گا تم لوگ عذاب سے محفوظ رہو گے۔ انہوں نے آپ کے فرمان کی پرواہ نہ کی اور ایک شقی قیدار بن سالف نے ناقۃ اللہ کی کونچیں کاٹ دیں۔ صالحؑ نے کہا تم نے بڑا ظلم کیا۔ تم ہلاک کر دیے جاؤ گے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿۹۴﴾ إِنَّا كَفَيْنَاكَ

اور جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اسے علانیہ کہہ دو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو اور ہم ان ہنسنے والوں پر

الْمُسْتَهْزِئِينَ ﴿۹۵﴾ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ

آپ کو کفایت کرتے ہیں وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود ٹھہراتے ہیں تو وہ اب جان

يَعْلَمُونَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ﴿۹۷﴾

جائیں گے اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہو گیا ہے۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ

اور آپ اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہونا۔ اور اپنے رب کی اتنی عبادت کرو

ع ۶ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ﴿۹۹﴾

کہ یقین کی انتہائی منزل پر فائز ہو جاؤ

سُورَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○ وَثَمَانٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتَّ عَشْرَةَ رُكُوعًا

سورہ نحل مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے | ایک سو اٹھائیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱﴾

اب اللہ کا حکم آتا ہے تم اس کی جلدی نہ کرو پاکی اور برتری ہے اسے جس سے کہ وہ شرک کرتے ہیں

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

ملائکہ کو روح کے ساتھ بھیجتا ہے اپنے حکم سے اپنے جن بندوں پر چاہے۔

أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

کہ لوگوں کو ڈراؤ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم مجھ سے ڈرو۔ اس نے آسمانوں اور

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۳﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ

زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا وہ اس شرک سے برتر ہے جو مشرک لوگ کرتے ہیں۔ اس نے انسان کو ایک نطفے سے

نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿۴﴾ وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا

پیدا کیا تو تبھی وہ کھلا جھگڑالو ہے۔ ف ۱ اور ہم نے تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے کہ ان میں تمہارے

دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِينَ

لیے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو اور تمہارا ان میں تجمل ہے جب

ف ۱ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کو اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کا نمونہ بنایا ہے جب انسان شکم مادر میں آتا ہے اور ابھی وہ ایک ذرا سی سرخ بوند کی شکل میں ہوتا ہے اور لوتھڑا بھی نہیں بنا ہوتا۔ اس بوند میں روح تامہ داخل کر دی جاتی ہے اور اس کی فطرت میں وہ تمام کام رکھ دیئے جاتے ہیں جو اس نے اس دنیا میں آ کر کرنے ہیں اور وہ علم رکھ دیا جاتا ہے جو اس نے اس دنیا میں آ کر حاصل کرنا ہے۔ یہ روح تامہ پیدا ہونے کے بعد روح حیوانیہ ہو جاتی ہے اس کے بعد یہ روح حیوانیہ روح انسانیہ کی طرف ترقی کرتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے تو اس میں تمام انسانی صفات آ جاتی ہیں' جب شکم مادر میں روح تامہ ہوتی ہے اس وقت بچہ نیند کی کیفیت میں ہوتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو حیوانی صفات کا حامل ہو جاتا ہے یعنی صرف کھانا' پینا اور بول و براز کو جانتا ہے جو حیوانوں کا خاصہ ہے مگر جب سن بلوغ کو پہنچ جاتے ہیں تو اس میں انسانی صفات آ جاتی ہیں اور وہ ادب و آداب سے واقف ہو جاتا ہے۔ علم حاصل کرتا ہے بزرگوں کا ادب کرتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی معرفت حاصل ہو جاتی ہے اسی لئے جب تک روح حیوانیہ ہوتی ہے اس پر کوئی حد جاری نہیں ہوتی اور نہ احکام شرعی اس پر لاگو ہوتے ہیں اس لئے کہ روح حیوانی میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور نہ حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ ۝٦ وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ لَّمْ
انھیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کو چھوڑتے ہو۔ اور وہ تمھارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں ایسے شہر کی طرف کہ

تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنفُسِ ۚ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝٧
اس تک تم پہنچتے مگر ادھ مرے ہو کر بیشک تمھارا رب نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا
اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر تم سوار ہوتے ہو اور وہ تمھارے لیے زینت ہے اور وہ پیدا کرتا ہے جس کو

تَعْلَمُونَ ۝٨ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ ۚ وَلَوْ شَاءَ
تم نہیں جانتے ف۲ اور اللہ ہی کی راہ ٹھیک ہے اور اس کے علاوہ ہر راہ ٹیڑھی ہے اور اگر وہ چاہتا تو

لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝٩ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ
تم سب کو ہدایت دے دیتا۔ وہی ہے جس نے تمھارے لیے آسمان سے پانی اتارا اس میں سے

شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝١٠ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ
تم پیتے ہو اور درختوں کو دیتے ہو جن سے تم جانوروں کو چراتے ہو۔ اس پانی سے تمھارے لیے کھیتی اگاتا ہے

وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۗ إِنَّ فِي
اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل۔ اور یقیناً اس میں

ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝١١ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
نشانی ہے غور اور فکر کرنے والوں کے لیے۔ اور اس نے تمھارے لیے رات اور دن کو مسخر کیا

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم سے تمھارے لیے مسخر ہیں بیشک اس میں

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝١٢ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا
نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔ اور اس نے تمھارے لیے زمین سے مختلف رنگوں کی چیزیں

أَلْوَانُهُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝١٣ وَهُوَ الَّذِي
اگائی ہیں بیشک اس میں نشانی ہے سمجھ داروں کے لیے۔ اور وہی ہے جس نے

سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً
تمھارے لیے دریا کو مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور اس میں سے گہنا نکالتے ہو

ع

ف ۲ اس میں وہ تمام چیزیں آ گئیں جو آدمی کے نفع و راحت اور آرام و آسائش کے کام آتی ہیں اور اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ دخانی جہاز ریلیں، موٹر، ہوائی جہاز، برقی قوتوں سے کام کرنے والے آلات دخانی و برقی مشین خبر رسانی و نشر صوت کے سامان اور اللہ تعالیٰ جانے اس کے علاوہ اس کو کیا کیا پیدا کرنا منظور ہے۔

تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ

جسے پہنتے ہو۔ اور تم دیکھتے ہو کشتیوں کو کہ پانی چیر کر چلتی ہیں اور اس لیے کہ تم اس کا فضل چاہو۔

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٤﴾ وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ

اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اور اس نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ تمھیں لے کر نہ کانپے

وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ

اور ندیاں اور راستے بنائے کہ تم راہ پاؤ اور بہت سی علامتیں۔ اور ستاروں سے وہ

يَهْتَدُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾

راہ پاتے ہیں۔ تو جو پیدا کرے وہ اس کے برابر ہو سکتا ہے جو نہ پیدا کر سکتا ہے؟ تو کیا تمھیں سمجھ نہیں۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گنو تو ہرگز شمار نہ کر سکو گے۔ بےشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ

اور اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ کے سوا جن کی تم عبادت

دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؕ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ

کرتے ہو وہ کچھ بھی نہیں پیدا کر سکتے اور وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ مُردے ہیں، زندہ

ع ٢ ١٢ ٨ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

نہیں اور انھیں یہ خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ

تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل منکر ہیں اور وہ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ

مغرور ہیں۔ فی الحقیقت اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ

اور یقیناً اللہ تعالیٰ مغروروں سے محبت نہیں کرتا اور جب ان سے کہا جائے کہ "تمھارے رب نے کیا

رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾ لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ

اتارا" کہتے ہیں "اگلوں کی کہانیاں ہیں"۔ کہ قیامت کے دن وہ اپنے پورے بوجھ اٹھائیں گے

الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اَلَا سَآءَ مَا

اور کچھ ان کے بوجھ بھی جنھیں اپنی جہالت سے وہ گمراہ کرتے ہیں بغیر علم کے۔ ارے کیا ہی

يَزِرُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ ع ٣ / ٥

بوجھ اٹھاتے ہیں۔ بیشک ان سے اگلوں نے بھی فریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی بنیاد کو جڑ سے

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ

اکھیڑ دیا تو ان پر چھت گر پڑی اور عذاب ان پر وہاں سے

مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ

کہ جہاں کی انھیں خبر بھی نہ تھی۔ ف۳ پھر قیامت کے دن انھیں رُسوا کرے گا اور فرمائے گا

اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

کہاں ہیں میرے وہ شریک جن میں تم جھگڑتے تھے تو علم والے کہیں گے

الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ

کہ آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے۔ جبکہ فرشتے ان کی جان

الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ

نکالتے ہیں اس حال پر کہ وہ اپنی جان پر ظلم کر رہے تھے تو اب وہ تسلیم کریں گے ہم تو کچھ برائی نہ کرتے

سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

تھے۔ یقیناً اللہ خوب جانتا ہے جو تمھارے کرتوت تھے۔ اب جہنم کے دروازوں میں داخل

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَقِيْلَ

ہو جاؤ کہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو گے کیا ہی برا ٹھکانہ ہے مغروروں کا۔ اور ان لوگوں سے

لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَيْرًا ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

کہا گیا جو ڈرتے تھے تمھارے رب نے کیا نازل کیا؟ بولے بہت بہتر چیز۔ وہ جنھوں نے دنیا میں بھلائی

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ وَلَنِعْمَ دَارُ

کی ان کے لیے بھلائی ہے اور بیشک آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور کیا خوب گھر

الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٠﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

پرہیزگاروں کا۔ باغات ہیں جن میں داخل ہوں گے اور جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

ف ٣ یہ ایک تمثیل ہے کہ پچھلی امتوں نے اپنے رسولوں کے ساتھ مکر کرنے کیلئے منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں خود انھی کے منصوبوں میں ہلاک کیا اور ان کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہو گئے اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے مفسرین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اس آیت میں اگلے مکر کرنے والوں سے نمرود بن کنعان مراد ہے جو زمانہ ابراہیم علیہ السلام میں روئے زمین کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے بابل میں بہت اونچی ایک عمارت بنائی تھی جس کی بلندی پانچ ہزار گز تھی اور اس کا مکر یہ تھا کہ اس نے یہ بلند عمارت اپنے خیال میں آسمان پر پہنچنے اور آسمان والوں سے لڑنے کیلئے بنائی تھی' اللہ تعالیٰ نے ہوا چلائی اور وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ لوگ ہلاک ہو گئے۔

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ﴿٣١﴾ الَّذِينَ

اوران کے لیے جو کچھ وہ چاہیں موجود ہے ۔ اللہ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے ۔ پرہیزگاروں کو اور وہ جن کو

تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا

فرشتے لے جاتے ہیں اور وہ نہایت ستھرے ہیں یہ کہتے ہیں کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں داخل

الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٣٢﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ

ہو جاؤ ف یہ بدلہ ہے اس کا جو عمل تم کرتے تھے ۔ وہ کاہے کے انتظار میں ہیں سوائے اس کے کہ فرشتے انکے

الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

پاس آئیں یا آپ کے رب کا عذاب آئے ۔ ان سے اگلوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٣٣﴾ فَأَصَابَهُمْ

اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۔ تو ان کی بری کمائیاں

ع سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٤﴾

انہی پر پڑیں اور انھیں گھیر لیا اس نے جس پر وہ ہنستے تھے ۔

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ

اور مشرک بولے کہ اگر اللہ چاہتا تو اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے

مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ

نہ ہم اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ اس کے علاوہ ہم کوئی چیز

مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

حرام ٹھہراتے ایسا ہی ان سے اگلوں نے کیا ۔ اور رسولوں پر تو بس

الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا

ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں تک کھلے احکام پہنچا دیں ۔ اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى

کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو تو ان میں سے کسی نے اللہ کی راہ کو

اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

اختیار کیا اور کسی نے گمراہی کو حق سمجھ کر اختیار کر لیا تو زمین میں چل پھر کر

ف ۴ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ شرک و کفر سے پاک ہوتے ہیں اور ان کے اقوال و افعال اور اخلاق و خصائل پاکیزہ ہوتے ہیں اور ان کی اطاعتوں کے اثرات جزو روح بن جاتے ہیں جو ان کے ساتھ ہوتے ہیں محرمات و ممنوعات کے داغوں سے ان کا دامن عمل میلا نہیں ہوتا قبض روح کے وقت ان کو جنت و رضوان اور رحمت و کرامت کی بشارتیں دی جاتی ہیں اس حالت میں موت انھیں خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور جان فرحت و سرور کے ساتھ جسم سے نکلتی ہے اور ملائکہ عزت کے ساتھ اس کو قبض کرتے ہیں۔

فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى
دیکھو کہ کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا ف۵ اگرچہ آپ ان کی ہدایت کی کتنی

هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
ہی خواہش کریں تو یقیناً اللہ ہدایت نہیں دیتا اُسے جو گمراہی پر جما ہوا ہو اور ان کا کوئی

نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٧﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ
مددگار نہیں۔ اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنے ایمان کے مطابق کہ اللہ مُردوں کو نہ اٹھائے

يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ ۙ
گا۔ بیشک وعدہ پورا کرنا اس کی ذمہ داری ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
اس لیے کہ ان پر ظاہر کر دے جس بات پر وہ جھگڑتے تھے اور اس لیے کہ کافر جان لیں

اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَاۤ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ
کہ وہ جھوٹے تھے۔ اور جب ہم کسی چیز کا ارادہ کریں تو ہمارا قول یہ ہوتا ہے کہ ہم اسے کہتے

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ ع وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ع ٥
ہو جا، وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر

ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ وقف لازم
ظلم ہوئے، ہم انھیں دنیا میں بھی اچھی جگہ دیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے۔

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿٤٢﴾
کاش یہ لوگ جانتے۔ وہ لوگ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ
اور ہم نے آپؐ سے پہلے نہیں بھیجے مگر ایسے شخص جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے پس اے لوگو! تم علم والوں

الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٣﴾ ۙ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ
سے پوچھو اگر تمھیں علم نہیں اور روشن دلیلیں اور کتابیں۔ اور اس کے ساتھ آپؐ کی طرف یہ

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٤﴾ النصف
یادگار اتاری کہ آپؐ لوگوں سے وہ بیان کر دو جو ان کی طرف نازل ہوا۔ تاکہ وہ اس میں غور و فکر کریں۔

ف۵ جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا اور ان کے شرور ان کے ان کی اجڑی ہوئی بستیاں ان کی ہلاکت کی خبر دیتی ہیں اس کو دیکھ کر سمجھو کہ اگر تم بھی ان کی طرح کفر و تکذیب پر مصر رہے تو تمھارا بھی ایسا ہی انجام ہوتا ہے۔

ف٦ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار اور بے جان کی فطرت میں عبادت کا عنصر داخل کر دیا ہے اور ان کی فطرت اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے یعنی فطرت عالم اس کے سامنے جھکنے پر مجبور کر دی گئی ہے جتنے جاندار چرند پرند اور درندے ہیں وہ جب زمین سے دانہ چگتے ہیں تو پہلے سر جھکاتے ہیں اس کے بعد دانے کو اٹھاتے ہیں یہی حال مویشیوں کا ہے کہ وہ جب اپنی غذا کھاتے ہیں تو سر جھکا لیتے ہیں، نباتات جن میں ظاہری حرکت نہیں ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو درختوں کا سایہ سجدہ ریز ہو جاتا ہے گویا ہر چیز سجدہ کرتی ہے قلب انسانی کی غذا ذکر ہے اور اعمال صالح اس کیلئے نعمت ہیں بعض لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین نہیں رکھتے ان کا نفس سرکشی پر آمادہ کرتا ہے اور قلب کی قوتوں پر غالب آجاتا ہے لہذا انسان نیک عمل کرنے سے باز رہتا ہے اور جو لوگ اس پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا اور سنتا ہے ان کا قلب نفس پر غالب آجاتا ہے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

السجدة

أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَن يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ
تو کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں اور اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے
أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ
یا انھیں وہاں سے عذاب آئے جہاں سے انھیں خبر بھی نہ ہو یا ان کے ہیر پھیر ہی میں
فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ
انھیں پھنسا دے اور وہ عاجز نہیں کر سکتے۔ یا انھیں خوف میں مبتلا کر دے
فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِن
یقیناً تمھارا رب نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے اس چیز کی طرف جو اللہ نے بنائی
شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ
ہے کہ اس کی پرچھائیاں دائیں اور بائیں جھکتی ہیں اللہ کو سجدہ کرتی ہوئی اور وہ
دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
اس کے حضور عاجز ہیں۔ اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں
مِن دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ
چلنے والے ہیں اور فرشتے۔ اور وہ غرور نہیں کرتے۔ اپنے اوپر اپنے
رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٥٠﴾ السجدة وَقَالَ
رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انھیں حکم دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ
فرمادیا کہ تم دو معبود نہ ٹھہراؤ وہ تو ایک ہی معبود ہے پس اسی سے
فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ
توقعات وابستہ رکھو۔ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اسی کی فرمانبرداری
وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾ وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ
لازم ہے تو کیا اللہ کے سوا کسی دوسرے سے ڈرتے ہو۔ اور تمھارے پاس جو بھی نعمت ہے سب اللہ ہی کی طرف سے ہے
ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْأَرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ
پھر جب تمھیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اسی سے امید رکھتے ہو۔ پھر جب وہ تم سے اس برائی کو ٹال

عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا

دیتا ہے تو تم میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک ٹھہرانے لگتا ہے۔ تاکہ جو کچھ ہم نے دیا ہے اسکی

آتَيْنَاهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ

ناشکری کریں۔ بس تم مزے اڑا لو، پھر تم عنقریب جان جاؤ گے۔ اور جو ہم نے رزق دیا ہے اس میں سے ایک

نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾

حصہ مقرر کرتے ہیں جن کو وہ جانتے بھی نہیں۔ اللہ کی قسم! تم سے ضرور پوچھا جائیگا۔ جو کچھ تم جھوٹ باندھتے ہو۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا

اور وہ اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اس کی ذات پاک ہے، اور اپنے لیے بھی اپنی خواہش کے مطابق۔ اور جب

بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾

ان میں سے کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دیجاتی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے میں بھر جاتا ہے۔

يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ

لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس بشارت کی برائی کے سبب۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ

هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾

رکھے گا یا اسے مٹی میں دبا دے گا ارے یہ تو بہت ہی برا فعل تھا

لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ

ان لوگوں کا جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کا برا حال ہوگا اور اللہ ہی کی شان سب

الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم ع ١٣

بلند ہے۔ اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم پر گرفت کرتا تو

مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۖ

زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا مگر انھیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے۔

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾

پھر جب ان کا وعدہ آ جائے گا تو نہ ایک گھڑی آگے ہو گی اور نہ ایک گھڑی پیچھے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ

اور اللہ کے لیے وہ ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیے ناگوار ہے اور ان کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ

لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ

ان کے لیے بھلائی ہے۔ حالانکہ ان کے لیے آگ ہے اور یہ ضرور ایسے ہیں کہ وہ حق سے گزرے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم!

لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

ہم نے آپ سے پہلے کتنی ہی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے انکے کرتوت انکی آنکھوں میں بھلے کر دیئے

فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ

تو آج وہی ان کا رفیق ہے اور ان کیلیے دردناک عذاب ہے۔ اور ہم نے آپ پر یہ کتاب اس لیے نازل

الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

کی ہے کہ ان کے لیے وہ باتیں کھول کر بیان کر دیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے

لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ

ایمان والوں کے لیے اور اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو اس سے زمین کو

ع ۸ ۵ ۱۴

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾

زندہ کر دیا اس کے مرنے کے بعد بیشک اس میں نشانی ہے ان کے لیے جو بات کو سنتے ہیں۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ

اور یقیناً تمھارے لیے چوپایوں میں عبرت ہے کہ ہم تمھیں اس چیز میں سے پلاتے ہیں جو انکے پیٹ میں ہے،

بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ

گوبر اور خون کے درمیان میں سے خالص دودھ جو پینے والوں کو مزا دیتا ہے۔ اور

ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا

کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے تم نشہ آور چیزیں (نبیذ) بنالیتے ہو۔ اور وہ تمھارے لیے اچھا

حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ

رزق بھی ہے بیشک اس میں نشانی ہے ان کے لیے جو عقل رکھتے ہیں اور تمھارے رب نے

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ

شہد کی مکھی پر وحی کی ف کہ پہاڑوں میں گھر بنائے اور درختوں میں

وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ

اور چھتوں میں۔ ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ پر

ف ۷ وحی سے مراد ہے فطرت کا بنا دینا یعنی اس کی فطرت میں یہ رکھ دیا گیا ہے کہ وہ اجتماعی زندگی بسر کرتی ہے اور ایسے خانے بناتی ہے جس میں شہد محفوظ ہو جاتا ہے اگر کوئی مہندس پرکار لے کر بھی ایسے خانے بنانا چاہے تو یقیناً اس میں ایک دو بال کا فرق ہو جائے گا مگر یہ وحی کی برکت ہے کہ سینکڑوں مکھیاں مل کر چھتہ بناتی ہیں مگر اس میں ایک بال کا بھی فرق نہیں ہوتا نیز اس کی فطرت میں یہ بات بھی رکھ دی گئی ہے کہ تم مکھی کو کسی ڈبیہ میں بند کر کے دس بیس میل کے فاصلہ پر لے جا کر چھوڑ دو تو یہ فوراً اپنے چھتے تک پہنچ جائے گی کیونکہ اسے سمت کا پتہ چل جاتا ہے اسی طرح چیونٹی جو حقیر ترین کیڑا ہے یہ جب اپنے بل میں جو کا دانہ لے جاتی ہے۔ تو اس کے دو ٹکڑے کر دیتی ہے کیونکہ ثابت جو اگ جاتا ہے اور جب گیہوں کا دانہ اپنے بل میں لے جاتی ہے تو اس کے چار ٹکڑے کر دیتی ہے کیونکہ گیہوں کے دو ٹکڑے بھی اگ جاتے ہیں' یہ علم بھی اس کی فطرت میں رکھ دیا گیا ہے نیز اس کو بارش کا علم ہو جاتا ہے اگر بادل آسمان پر چھایا ہوا ہو گھنگھور گھٹا ہو اور چیونٹیاں اپنے بل میں سے نکل کر زمین پر پھیل جائیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ بارش ہرگز نہیں ہو گی اور بادل نہ ہوں آسمان صاف ہو اور چیونٹیاں بھاگ کر اپنے بلوں میں داخل ہو رہی ہوں تو اس بات کی علامت ہے کہ بارش

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ
چل۔ اس کے پیٹ سے نکلتی ہے پینے کی رنگ برنگی چیز جس میں
شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ وَاللَّهُ
لوگوں کے لیے شفاء ہے بیشک اس میں نشانی ہے غور و فکر کرنے والوں کے لیے۔ اور اللہ
خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ ۚ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ
تمھیں پیدا کیا پھر وہ تمھیں اٹھائے گا اور تم میں کوئی ناقص عمر تک پہنچتا ہے
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَاللَّهُ ع ۹ ۱۵
کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور اللہ
فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا
تم میں ایک کو دوسرے پر رزق میں بڑائی دی۔ تو جنھیں بڑائی دی ہے
بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ
تو وہ اپنا رزق اپنے باندی غلاموں کو نہیں دیتے کہ وہ سب اس میں برابر ہو جائیں تو
أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٧١﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ
تو کیا اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں۔ اور اللہ نے تمھارے لیے تمھاری جنس سے
أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنْ أَزْوَاجِكُم بَنِينَ وَحَفَدَةً
عورتیں بنائیں اور تمھارے لیے تمھاری عورتوں سے بیٹے اور پوتے اور نواسے پیدا کیے
رَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ
تمھیں اچھی چیزوں سے روزی دی تو کیا جھوٹی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے فضل
هُمْ يَكْفُرُونَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ
منکر ہوتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور
لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٧٣﴾
زمین سے کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔
فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ
اور اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کرو بیشک اللہ جانتا ہے اور

حاشیہ از صفحہ ۳۲۹

ضرور ہوگی یہ علم ان کو دیا جانا ضروری تھا کیونکہ اگر یہ علم چیونٹیوں کو نہ دیا جاتا تو بارش ان کی نسل کو ختم کر دیتی تو پروردگار عالم نے جس کو جس چیز کی ضرورت تھی وہ اسے دی۔

حاشیہ صفحہ ۳۳۱

ف ۸ در حقیقت جسے اللہ تعالیٰ رزق عطا فرماتا ہے وہ وہی اناج ہے جو صبح اور شام انسان کھا لیتا ہے اور جو بقائے حیات کے لئے ضروری ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے عام انسانوں کو برابر رکھا ہے جس طرح بادشاہ سیر ہوتا ہے اسی طرح ایک گدا بھی سیر ہو جاتا ہے جتنا ذائقہ ایک بادشاہ کو اپنے کھانے میں آتا ہے اتنا ہی ذائقہ ایک نواب کو اپنے کھانے میں آتا ہے اور اتنا ہی ذائقہ ایک غریب کو اپنے کھانے میں آتا ہے اور اتنا ہی ذائقہ ایک دیہاتی کو اپنی لسی اور روٹی میں آتا ہے ایک بال کا فرق نہیں ہوتا در حقیقت اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کے انسانوں کو ایک ہی حال پر رکھا ہے جو انسان جس ماحول میں پیدا ہوتا ہے وہ اس ماحول کا عادی ہو جاتا ہے لہٰذا اسے اپنے ماحول میں سب کچھ وہی محسوس ہوتا ہے جو ایک بادشاہ کو اپنے ماحول میں محسوس ہوتا ہے کیونکہ بادشاہ اپنے ماحول کا عادی ہوتا ہے اور غریب اپنے ماحول کا عادی ہوتا ہے لہٰذا دونوں کو

حاشیہ بر صفحہ ۳۳۱

حاشیہ از صفحہ ۳۳۰

سب کچھ یکساں محسوس ہوتا ہے مثال کے طور پر کسی غریب کو شاہی محل میں داخل کر دیا جائے تو پہلے وقت جو شاہی کھانے اس کے سامنے آئیں گے تو اس میں اسے کچھ زیادہ لذت محسوس ہوگی جب دوسرے وقت وہی کھانے اس کے سامنے آئیں گے تو لذت میں کمی واقع ہو جائے گی یہاں تک کہ سات آٹھ دن کے بعد ان کھانوں میں اتنی ہی لذت آنے لگے گی جتنی پہلے دال روٹی یا سبزی روٹی یا گوشت روٹی میں آتی تھی کیونکہ زبان پہلے ان کھانوں کی عادی تھی اب ان کھانوں کی عادی ہو گئی اب ان میں بھی اتنی ہی لذت محسوس ہونے لگی جتنی پہلے ان کھانوں میں محسوس ہوتی تھی اسی پر دوسری چیزوں کو بھی قیاس کر لیجئے اسی طرح

ع ۱۶

اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کو خواہ وہ افریقہ میں بستے ہوں یا امریکہ میں یورپ میں بستے ہوں یا ایشیا میں تمام کو اپنی اپنی جگہ ایک جیسی لذت و راحت محسوس ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے جو کیفیتیں تمام عالم کے انسانوں کو عطا کی ہیں جو انسان کی زندگی سے خاص تعلق رکھتی ہیں اور وہ ہے خوشی اور غم انسان خوشی ہر قیمت پر حاصل کرنا چاہتا ہے اور غم سے ہر قیمت پر بچنا چاہتا ہے مثال کے طور پر ایک بادشاہ اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرتا ہے تو وہ لاکھوں روپیہ خرچ کر دیتا ہے اسے بھی اتنی ہی خوشی حاصل ہوتی ہے ایک نواب اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرتا ہے تو وہ

حاشیہ بر صفحہ ۳۳۲

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى

نہیں جانتے۔ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی کہ ایک بندہ ہے دوسرے کی ملک، کہ آپ کچھ مقدور نہیں

شَيْءٍ وَّمَن رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا

رکھتا۔ اور ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرمائی تو وہ اس میں سے ظاہر اور پوشیدہ

وَّجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾

خرچ کرتا ہے تو کیا وہ دونوں برابر ہو جائیں گے، سب خوبیاں اللہ ہی کو ہیں مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى

اور اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی دو مردوں کی۔ ایک گونگا کہ جو کچھ کام نہیں

شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ أَيْنَمَا يُوَجِّههُّ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ

کرسکتا اور وہ اپنے آقا پر بوجھ ہے۔ جدھر بھیجے اس سے کوئی فائدہ نہ ہو

هَلْ يَسْتَوِي هُوَ ۙ وَمَن يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ

کیا برابر ہو جائے گا وہ اور وہ جو انصاف کا حکم دیتا ہے اور وہ سیدھی

مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٦﴾ ع وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا أَمْرُ

راہ پر ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں۔ اور قیامت کا وقت

السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

ایسا ہوگا جیسے ایک پلک جھپکانا یا اس سے بھی پہلے بیشک اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٧٧﴾ وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ

قادر ہے۔ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے نکالا۔

لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۙ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ

کہ تم کچھ نہ جانتے تھے۔ اور تمہیں کان اور آنکھ اور دل دیے۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِي جَوِّ

تاکہ تم شکر گزار ہو ۹۔ کیا وہ پرندوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ آسمان کی فضا میں اڑتے

السَّمَاءِ ۖ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ

پھرتے ہیں، انہیں کوئی نہیں روکتا سوائے اللہ کے اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں

يُؤْمِنُونَ ﴿٧٩﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ

کے لیے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے گھر بنائے رہنے کے لیے اور تمہارے لیے

لَكُمْ مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ

چوپایوں کی کھالوں سے بھی گھر بنائے جو تمہیں ہلکے پڑتے ہیں سفر کے وقت اور منزل

وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا

پر ٹھہرنے کے وقت اور ان کی اون سے اور بھیڑ اور بالوں سے

أَثَاثًا وَّمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٨٠﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلَٰلًا

کچھ گرہستی کا سامان اور برتنے کی چیزیں بنائے ہوا ایک وقت تک اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیے

وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ

اور تمہارے لیے پہاڑوں میں آرام کی جگہ بنائی اور تمہارے لیے کچھ پہناوے بنائے

تَقِيكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ

کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ پہناوے کہ لڑائی میں تمہارے جسم کی حفاظت کریں اسی طرح وہ اپنی نعمت تم پر پوری کرتا

عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَٰغُ

ہے تاکہ تم سر تسلیم خم کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اے حبیب! آپ کا ذمہ تو صرف تبلیغ

الْمُبِينُ ﴿٨٢﴾ يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ

کرنا ہے وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کے منکر ہوتے ہیں اور ان میں سے اکثر

الْكَافِرُونَ ﴿٨٣﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا

کافر ہیں اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے پھر کافروں کو

يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٨٤﴾ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ

ہرگز اجازت نہ ہوگی اور نہ وہ چھوڑے جائیں گے اور ظلم کرنے والے

ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٨٥﴾

جب عذاب دیکھیں گے پس وہ نہ ان پر ہلکا ہوگا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا

اور شرک کرنے والے جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہ ہیں ہمارے شریک

ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتا ہے اس کے پاس لاکھوں نہیں ہوتے مگر خوشی اسے بھی اتنی ہی محسوس ہوتی ہے ایک غریب آدمی اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرتا ہے وہ دو چار سو روپے قرض ادھار لیکر صرف کر دیتا ہے مگر خوشی اسے بھی اتنی ہی ہوتی ہے اگر ان کی خوشی کو ترازو میں تولا جائے تو بالکل برابر ہو گی ایک ذرہ برابر فرق نہیں ہو گا اسی طرح ایک بادشاہ کا بیٹا مرجائے تو اسے بھی اتنا ہی غم اور نواب کا بیٹا مرجائے تو اسے بھی اتنا غم اور اگر کسی رئیس کا بیٹا مرجائے تو اسے بھی اتنا غم اور اگر کسی فقیر کا بچہ مر جائے تو اسے بھی اتنا ہی غم اگر چاروں کے غم کو تولا جائے تو اسے بالکل برابر پاؤ گے ایک بال کے برابر بھی فرق نہیں ہو گا کیونکہ تمام انسانوں کو ایک جیسا وجود ایک جیسے اعضاء ایک جیسے دل و دماغ اور ایک جیسے ہاتھ پیر عطا کیے ہیں تو پھر محسوسات میں کیسے فرق ہو سکتا ہے۔

ع ۱۱ / ۱۷

ف ۹ جب انسان شکم مادر میں آتا ہے اور ابھی علقہ ہوتا ہے مضغہ (یعنی لوتھڑا) نہیں بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی فطرت میں ان تمام کاموں کی صلاحیت رکھ دیتا ہے جو اس نے اس دنیا میں آکر کرنے ہیں اور وہ علم رکھ دیتا ہے جو اس نے اس دنیا میں آکر حاصل کرنا ہے، جب شکم مادر میں ہوتا ہے تو اس وقت روح تامہ ہوتی ہے۔

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ
جنہیں ہم تیرے سوا پکارتے تھے۔" وہ ان کے قول کو رد کریں گے اور کہیں گے کہ
لَكٰذِبُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ
"تم تو جھوٹے ہو" اور اس دن اللہ کی طرف عاجزی سے گریں گے اور وہ ان سے گم ہو جائیں گی
مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٨٧﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ
جو بناوٹیں وہ کرتے تھے۔ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے
اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿٨٨﴾
روکا ان پر ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا جس سے کہ وہ فساد کرتے تھے۔
وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور جس دن ہم ہر گروہ میں سے ایک گواہ اٹھائیں گے کہ وہ ان پر گواہی دے
وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
تو اے حبیب! ہم آپ کو ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے۔ اور ہم نے آپ پر یہ کتاب نازل کی
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿٨٩﴾
کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لیے۔
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى
بیشک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی کا اور رشتے داروں کو دینے کا
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری باتوں سے اور سرکشی سے۔ اور تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم
تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا
اس کو سمجھو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کسی سے عہد کرو اور قسموں کو
الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ
نہ توڑو پختہ کرنے کے بعد کیونکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو۔
اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا
اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے اللہ جانتا ہے۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہو کہ جس نے اپنا سوت

النصف

حاشیہ از صفحہ ٣٣٢

پیدا ہونے کے بعد وہ روح حیوانیہ بن جاتی ہے اور پھر سن بلوغ تک روح حیوانیہ ترقی کرتے کرتے روح انسانیہ میں تبدیل ہو جاتی ہے یعنی عقل و سمجھ بوجھ کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے اس وقت انسان پروردگار کی قدرت کا قائل ہونے کی بجائے اسے اپنی کارگزاری سمجھتا ہے اور علم و فن کے حصول کو اپنی عقل اور دانائی سے منسوب کرتا ہے اس کو عطیہ خداوندی نہیں سمجھتا۔

ع ١٢ ١٨

مِنۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ اَنۡكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوۡنَ اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ اَنۡ

کاتنے کے بعد ریزہ ریزہ کرکے توڑ دیا ف ۱۰ تم اپنی قسموں کو آپس میں دخل اندازی کا بہانہ بناتے ہو تاکہ ایک

تَكُوۡنَ اُمَّةٌ هِىَ اَرۡبٰى مِنۡ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبۡلُوۡكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ کر رہے۔ اور اللہ تمھیں اس سے آزماتا ہے۔ اور یقیناً وہ قیامت

لَـكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۲﴾ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ

کے دن تم پر ظاہر کر دیگا جس بات میں تم جھگڑتے تھے۔ اور اللہ چاہتا

لَجَعَلَـكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰـكِنۡ يُّضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ

تو تم کو ایک ہی امت کر دیتا لیکن جو گمراہی پر جما ہوتا ہے اللہ اسے گمراہی پر چھوڑ دیتا ہے اور جو اس کی

مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَلَـتُسۡـئَـلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا

طرف راغب ہو اسے ہدایت دیتا ہے اور اسکے متعلق تم سے ضرور پوچھا جائیگا جو کچھ تم کرتے تھے۔ اور تم اپنی قسموں کو

اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعۡدَ ثُبُوۡتِهَا وَتَذُوۡقُوا

آپس میں بے اصل بہانہ نہ بناؤ تاکہ ثابت قدمی کے بعد تمھارے قدم متزلزل نہ ہو جائیں اور تمھیں برائی

السُّوۡۤءَ بِمَا صَدَدْتُّمۡ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَلَـكُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۹۴﴾

چکھنی پڑے یہ بدلہ اس کا کہ تم اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔ اور تمھارے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ اِنَّمَا عِنۡدَ اللّٰهِ هُوَ

اور اللہ کے عہد کا تھوڑے دام مول نہ لو۔ یقیناً جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ

خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَا

تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جو تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو

عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَلَنَجۡزِيَنَّ الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡۤا اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ

اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور جن لوگوں نے صبر کیا ان کا اجر بہت اچھا ہے

مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ

جو کچھ کہ وہ کرتے تھے۔ جو اچھا کام کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ

مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجۡزِيَنَّهُمۡ اَجۡرَهُمۡ بِاَحۡسَنِ مَا كَانُوۡا

مومن ہو تو ضرور اسے ہم اچھی زندگی میں چلائیں گے اور ضرور ہم ان کو اس کا صلہ دیں گے جو اچھے کام وہ

ف ۱۰ مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمر ایک عورت تھی جس کی طبیعت میں بہت وہم تھا اور عقل میں فتور وہ دوپہر تک محنت کرکے سوت کاتا کرتی اور اپنی باندیوں سے بھی کتواتی اور دوپہر کے وقت اس کاتے ہوئے کو توڑ کر ریزہ ریزہ کر ڈالتی اور باندیوں سے بھی ریزہ ریزہ کرواتی' یہی اس کا معمول تھا' جب کوئی شخص عہد کو توڑتا تو اہل عرب اس عورت کی مثال دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی اس مشہور مثل کے مطابق فرمایا کہ اپنے عہد کو توڑ کر اس عورت کی طرح بیوقوف نہ بنو۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ

کرتے تھے۔ پس جب آپ قرآن پڑھیں تو اللہ کی پناہ مانگیں شیطان

الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى

مردود سے۔ بیشک وہ ان پر قابو نہیں پا سکتا جو ایمان لائے اور اپنے

رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ

رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اس کا قابو تو انھیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور اسے

ع ۱۴ ۱۱ ۱۹ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

شریک ٹھہراتے ہیں۔ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلیں اور اللہ خوب جانتا ہے

بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

جو وہ اتارتا ہے انھوں نے کہا کہ آپ تو دل سے بنا لاتے ہو مگر ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

آپ فرمادیں کہ اسے روح القدس نے اپنے رب کی طرف سے اتارا ہے حق کے ساتھ تاکہ جو ایمان لائے ہیں ان کو

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ

جمادے۔ اور یہ ہدایت اور بشارت ہے مسلمانوں کو اور بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ

يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

کہتے ہیں کہ اسے تو کوئی انسان سکھاتا ہے۔ اور جس کی طرف وہ نسبت دیتے ہیں اس کی زبان

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں پر

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا

ایمان نہیں لاتے اللہ انھیں ہدایت نہیں دیتا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ جھوٹ

يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ

بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور وہی لوگ

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ

جھوٹے ہیں۔ جو ایمان لا کر اللہ کا منکر ہو، سوائے اس کے کہ جو

أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ
مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو اور (البتہ) وہ کہ جس کا دل کفر پر کھلا ہوا

صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰٦﴾
ہو ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ
یہ اس لیے ہے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لیے کہ اللہ

لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى
ایسے کافروں کو راہ راست نہیں دکھاتا۔ یہ وہ ہیں جن کے کفر کی وجہ سے انکے دلوں پر اور

قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
کانوں پر اور آنکھوں پر اللہ کی طرف سے مہر لگ گئی۔ اور وہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ
پھر یقیناً آپ کا رب ان کے لیے وہی ہیں کہ جو آخرت میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور

هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ
جنھوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ وہ ستائے گئے پھر انھوں نے جہاد کیا اور صابر رہے بیشک آپ کا رب

مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ ع ۱۴/۲۰
اس کے بعد ضرور بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جس دن ہر جان اپنے نفس کے لیے

عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
جھگڑتی آئے گی اور ہر نفس کو اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا
اور اللہ نے مثال بیان فرمائی ایک بستی کی کہ وہ امان اور اطمینان سے تھی اور ہر طرف سے

رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا
اس کا رزق کثرت سے آتا تھا۔ تو وہ اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگی تو اللہ نے

اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ
اسے بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا۔ یہ بدلہ تھا اس کا کہ جو وہ کرتے تھے۔ اور بیشک

جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ

ان کے پاس انہی میں سے ایک رسول تشریف لایا۔ تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں عذاب نے پکڑ لیا کیونکہ وہ

ظٰلِمُونَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا نِعْمَتَ

ظالم تھے۔ کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں رزق عطا کیا حلال اور پاکیزہ اور اللہ کی نعمت کا شکر

اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١١٤﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ

ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ تم پر تو حرام کیا ہے مردار

وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اور خون اور سور کا گوشت اور وہ کام جو غیر اللہ کے لیے کرتے ہو ۱۱ پھر جو مضطر ہو اور نہ اسے

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٥﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ

خواہش ہو اور نہ حد سے بڑھے تو اس کیلیے جائز ہے کہ اپنی جان بچالے اور بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔ اور نہ کہو اسے جو تمھاری

أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ

زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے

الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿١١٦﴾

ہو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا

یہ تھوڑی سی آسائش ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور خاص یہودیوں پر

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ

ہم نے حرام فرمائیں وہ چیزیں جو ہم نے پہلے آپ کو سنائیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ

كَانُوٓا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوٓءَ

وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ پھر بیشک آپ کا رب ان لوگوں کے لیے جو نادانی سے برائی

بِجَهٰلَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوٓا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ

کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں، تو یقیناً اس کے بعد آپ کا

١٥ ع ٩ ٢١ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٩﴾ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ

رب ضرور بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً ابراہیم ایک امام تھا۔ اللہ کا فرمانبردار

ف ۱۱ اللہ تعالیٰ نے مردار خون، سور کا گوشت اور جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ تعالیٰ کا نام پکارا گیا ان چاروں کو ایک جیسا حرام قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو کام اللہ تعالیٰ کیلئے نہ کیا جائے وہ فعل شیطانی ہوتا ہے اور حرام ہوتا ہے یعنی جو کام بھی اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہوگا وہ یقیناً نفس کیلئے ہوگا جس کا تعلق شیطان کے ساتھ ہے اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان جتنے کام نفسانی خواہش کے مطابق کرتا ہے وہ فعل شیطانی ہوتے ہیں اور حرام ہوتے ہیں۔

حَنِيفًا ۭ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۭ اجْتَبَاهُ

اور سب سے جُدا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ اس کے احسانوں پر شکر کرنیوالا۔ اللہ نے اسے

وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَإِنَّهُ

برگزیدہ کیا اور اسے سیدھی راہ پر قائم رکھا۔ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی اور وہ

فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوگا۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ دین ابراہیم کی پیروی

إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٣﴾ إِنَّمَا جُعِلَ

کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ اور ہفتے کا دن تو انھیں

السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۭ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

کے لیے مقرر کیا گیا تھا کہ وہ اس میں اختلاف رکھتے تھے۔ اور یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن ان میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ

فیصلہ کردے گا جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اپنے رب کی راہ کی طرف

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ

بلاؤ حکمت اور نصیحت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو سب سے

أَحْسَنُ ۭ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ

بہتر ہو۔ بیشک آپ کا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۭ

ہدایت پانے والوں کو۔ اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی کہ تمھیں تکلیف پہنچائی گئی تھی

وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا

اور اگر تم صبر کرو تو صبر سب سے بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لیے۔ اور اے حبیب آپ صبر کرو اور آپکا صبر اللہ ہی کی

بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾

توفیق سے ہے اور غم نہ کرو ان کے فریبوں سے تنگ دل نہ ہو۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾ ع ١٦ ٢٢

یقیناً اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔

سورۃ بنی اسرآءیل مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ احدٰی عشرۃ ومائۃ اٰیۃ واثنتا عشر رکوعا

سورہ بنی اسرائیل مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

پاک ہے وہ (ذات اللہ تعالیٰ) جو لے گیا اپنے بندے کو رات میں مسجد حرام سے

الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ

مسجد اقصیٰ کی طرف جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی عظیم قدرت کی نشانیاں دکھائیں

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝١ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى

اور یقیناً وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کی ہدایت

لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝٢ ؕ ذُرِّيَّةَ مَنْ

کے لیے مقرر کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ جانو اے ان لوگوں کی اولاد جن کو

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝٣ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ

ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کیا، بیشک وہ شکر گزار بندہ تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ

کتاب میں وحی بھیجی کہ یقیناً تم زمین میں دوبارہ فساد پھیلاؤ گے اور تم بہت بڑا

عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝٤ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ

غرور کرو گے پس جب ان میں پہلی بار کا وعدہ آیا ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے

اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝٥

جو بہت طاقتور تھے تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے اور یہ ایک وعدہ تھا جو پورا ہوا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ

پھر ہم نے الٹ کر ان پر تمہارا حملہ کرا دیا اور تم کو مالوں اور اولاد سے مدد دی.

وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝٦ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ

اور ہم نے تم کو بہت بڑا جتھا بنا دیا۔ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے نفس کے لیے ہی بھلائی کرو گے

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ

اور اگر برا کرو گے تو وہ بھی اپنے نفس کے لیے۔ ف پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا کہ دشمن تمہارا منہ بگاڑ دیں

ف اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتداء اپنی قدرت کاملہ کے اظہار سے کی ہے وہ فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف اس کے متعلق بعض لوگ جو شبہ کرتے ہیں کہ واقعہ معراج خواب میں ہوا ہے یہ ان کی غلط فہمی اور کم عقلی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لے گیا اپنے عبد یعنی بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف" عبد صرف روح کو کہا جاتا ہے اور نہ صرف جسم کو بلکہ عبد روح جسم کے مرکب کو یعنی انسان کو کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے گرداگرد برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی عظیم الشان نشانیاں دکھائیں، تو بیت المقدس میں قدرت کی کوئی عظیم الشان نشانیاں نہیں ہیں یہ مسجد اقصیٰ وہ ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور ملائکہ کا قبلہ ہے۔ اسی مسجد اقصیٰ کے گرد قدرت کی عظیم الشان نشانیاں ہیں یعنی دوزخ، جنت اور دوسری نشانیاں جن سے دنیا والے آشنا نہیں ہیں۔ گو حضور علیہ السلام مسجد حرام سے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) ضرور تشریف لے گئے تھے اور وہاں امامت بھی کی تھی مگر اس کے بعد یہ سفر مسجد اقصیٰ کی طرف شروع ہوا اور جب حضور علیہ السلام سدرہ پر پہنچے اور جبرائیلؑ نے سدرہ سے آگے جانے سے معذوری ظاہر کی اور فرمایا کہ یا رسول اللہؐ! اگر میں ایک بال کے برابر بھی پرواز کروں تو تجلیات مجھے جلا کر خاک کر دیں گی آپ تنہا تشریف لے جائیں۔ حضورؐ کی سواری کے لیے رفرف پیش کیا۔ حضورؐ رفرف پر سوار ہو گئے جب اس دریائے نور میں داخل ہو گئے، آواز آئی اے محمدؐ! قریب آؤ حضورؐ آگے بڑھے حجاب اٹھا حضورؐ داخل ہو گئے پھر آواز آئی محمدؐ قریب آؤ دوسرا حجاب اٹھا حضورؐ اس میں داخل ہو گئے۔ مفسرین کا قول ہے کہ اس طرح تقریباً ستر حجاب اٹھے، یہاں تک کہ حضورؐ قاب قوسین کے مقام تک پہنچ گئے اس جگہ بعض لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ حضورؐ جب واپس تشریف لائے تو زنجیر ہل رہی تھی بستر گرم تھا اور وضو کا پانی بہ رہا تھا (بقیہ برصفحہ آئندہ)

حَنِيفًا ۖ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ

اور سب سے جُدا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ اس کے احسانوں پر شکر کرنے والا۔ اللہ نے اسے

وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَإِنَّهُ

برگزیدہ کیا اور اسے سیدھی راہ پر قائم رکھا۔ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی اور وہ

فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١٢٢﴾ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ

آخرت میں بھی صالحین میں سے ہوگا۔ پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ دینِ ابراہیم کی پیروی

إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٣﴾ إِنَّمَا جُعِلَ

کرو جو ہر باطل سے الگ تھا اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ اور ہفتے کا دن تو انھیں

السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

کے لیے مقرر کیا گیا تھا کہ وہ اس میں اختلاف رکھتے تھے۔ اور یقیناً آپ کا رب قیامت کے دن ان میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٢٤﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ

فیصلہ کردے گا جس بات میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ اپنے رب کی راہ کی طرف

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ

بلاؤ حکمت اور نصیحت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو سب سے

أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ

بہتر ہو۔ بیشک آپ کا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ خوب جانتا ہے

بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ ۖ

ہدایت پانے والوں کو۔ اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی کہ تمھیں تکلیف پہنچائی تھی

وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ ﴿١٢٦﴾ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا

اور اگر تم صبر کرو تو صبر سب سے بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لیے۔ اور اے حبیب! آپ صبر کرو اور آپ کا صبر اللہ ہی کی

بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿١٢٧﴾

توفیق سے ہے اور غم نہ کرو ان کے فریبوں سے تنگ دل نہ ہو۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ﴿١٢٨﴾ ع ١٦ ٢٢

یقیناً اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔

سُوْرَةُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مَکِّیَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِحْدٰی عَشْرَةَ وَمِائَةُ اٰیَةٍ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ رُکُوْعًا

سورہ بنی اسرائیل مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ایک سو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

پاک ہے وہ ذات (اللہ) جو لے گیا اپنے بندے کو رات میں مسجد حرام سے

الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ

مسجد اقصیٰ کی طرف جس کے گرداگرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تاکہ ہم اسے اپنی عظیم قدرت کی نشانیاں دکھائیں

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَاٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًی

اور یقیناً وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کی ہدایت

لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ② ذُرِّیَّةَ مَنْ

کے لیے مقرر کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ جانو اے ان لوگوں کی اولاد جن کو

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ کَانَ عَبْدًا شَکُوْرًا ③ وَقَضَیْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ

ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا، بیشک وہ شکر گزار بندہ تھا۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو

اِسْرَآءِیْلَ فِی الْکِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ

کتاب میں وحی بھیجی کہ یقیناً تم زمین میں دوبارہ فساد پھیلاؤ گے اور تم بہت بڑا

عُلُوًّا کَبِیْرًا ④ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْکُمْ عِبَادًا لَّنَآ

غرور کرو گے پس جب ان میں پہلی بار کا وعدہ آیا ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے

اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَکَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ⑤

جو بہت طاقتور تھے تو وہ شہروں کے اندر تمہاری تلاش کو گھسے اور یہ ایک وعدہ تھا جو پورا ہوا۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَکُمُ الْکَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ

پھر ہم نے الٹ کر ان پر تمہارا حملہ کرا دیا اور تم کو مالوں اور اولاد سے مدد دی۔

وَجَعَلْنٰکُمْ اَکْثَرَ نَفِیْرًا ⑥ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ ۫

اور ہم نے تم کو بہت بڑا جتھا بنا دیا۔ اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے نفس کے لیے ہی بھلائی کرو گے

وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَکُمْ

اور اگر برا کرو گے تو وہ بھی اپنے نفس کے لیے۔ ف پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا کہ دشمن تمہارا منہ بگاڑ دیں

ف اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتداء اپنی قدرتِ کاملہ کے اظہار سے کی ہے وہ فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف اس کے متعلق بعض لوگ جو خبر کرتے ہیں کہ واقعہ معراج خواب میں ہوا ہے یہ ان کی غلط فہمی اور کم عقلی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "لے گیا اپنے عبد یعنی بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف" عبد صرف روح کو کہا جاتا ہے اور نہ صرف جسم کو بلکہ عبد روح جسم کے مرکب کو یعنی انسان کو کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے گرداگرد برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی عظیم الشان نشانیاں دکھائیں، تو بیت المقدس میں قدرت کی کوئی عظیم الشان نشانیاں نہیں ہیں یہ مسجد اقصیٰ وہ ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور ملائکہ کا قبلہ ہے۔ اسی مسجد اقصیٰ کے گرد قدرت کی عظیم الشان نشانیاں ہیں یعنی دوزخ جنت اور دوسری نشانیاں جن سے دنیا والے آشنا نہیں ہیں۔ گو حضور علیہ السلام مسجد حرام سے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) ضرور تشریف لے گئے تھے اور وہاں امامت بھی کی تھی مگر اس کے بعد یہ سفر مسجد اقصیٰ کی طرف شروع ہوا اور جب حضور علیہ السلام سدرہ پر پہنچے اور جبرائیلؑ نے سدرہ سے آگے جانے سے معذوری ظاہر کی اور فرمایا کہ یا رسول اللہؐ! اگر میں ایک بال کے برابر بھی پرواز کروں تو تجلیات مجھے جلا کر خاک کر دیں گی آپ تنہا تشریف لے جائیں حضورؐ کی سواری کے لیے رفرف پیش کی، حضورؐ رفرف پر سوار ہو گئے جب اس دریائے نور میں داخل ہوئے، آواز آئی اے محمدؐ! قریب آؤ حضورؐ آگے بڑھے حجاب اٹھا حضورؐ داخل ہو گئے پھر آواز آئی محمدؐ قریب آؤ دوسرا حجاب اٹھا حضورؐ اس میں داخل ہو گئے، مفسرین کا قول ہے کہ اسی طرح تقریباً ستر حجاب اٹھے یہاں تک کہ حضورؐ قاب قوسین کے مقام تک پہنچ گئے اس جگہ بعض لوگ یہ شبہ کرتے ہیں کہ حضورؐ جب واپس تشریف لائے تو زنجیر ہل رہی تھی بستر گرم تھا اور وضو کا پانی بہ رہا تھا (بقیہ صفحہ آئندہ)

وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا

اور مسجد میں داخل ہو جائیں جیسے پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر قابو پائیں اسے تباہ و

تَتْبِيرًا ﴿٧﴾ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يَرْحَمَكُمْ ۚ وَإِنْ عُدتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا

برباد کر دیں۔ شاید کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے اور اگر تم پھر شرارت کرو تو ہم پھر عذاب کریں گے۔ اور ہم نے

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي

جہنم کو کافروں کا قید خانہ بنایا ہے۔ یقیناً یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو

هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ

سب سے سیدھی ہے اور خوشخبری سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں کہ

لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا

ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے لیے

لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ

دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور انسان برائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے

وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا ﴿١١﴾ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ

اور انسان بڑا جلد باز ہے۔ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا

فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا

تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی اور دن کی نشانیاں دکھانے والی تاکہ تم اپنے رب کا

مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ

فضل چاہو اور برسوں کی گنتی اور حساب جانو اور ہم نے ہر چیز کی

فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ إِنسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ ۖ

الگ الگ تفصیل کر دی ہے۔ اور ہر انسان کے اعمالنامہ کو ہم نے اس کی گردن میں ڈال دیا ہے (یعنی اس کے باطن پر مرتب کر دیا ہے)

وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ﴿١٣﴾ اقْرَأْ كِتَابَكَ

اور اس کے لیے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ فرمایا جائیگا کہ آج اپنا نامۂ اعمال

كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ﴿١٤﴾ مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا

پڑھ۔ آج تو خود ہی اپنے نفس پر حساب کرنے والا ہے۔ جس نے ہدایت پائی تو اس نے اپنے

(بقیہ صفحہ سابقہ)

اسی بات نے انہیں شبہ میں مبتلا کر دیا اور وہ اس واقعہ معراج کو خواب میں ہونا سمجھنے لگے ذرا غور فرمایئے کہ اس عالم کی ہر چیز میں ایک حرکت ہے۔ مثال کے طور پر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں ایک حرکت ہوتی ہے جس کی وجہ سے بچہ بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ بڈھا ہو جاتا ہے اور فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے اسی طرح آپ ایک تخم زمین میں بوئیں تو وہ حرکت کی وجہ سے بڑھنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک دن تناور درخت بن جاتا ہے اگر اسکی حرکت کو کسی طرح روک دیا جائے تو ایک سو سال کے بعد بھی اگر آپ اسے دیکھیں گے تو ویسا ہی نظر آئے گا اگر بچے کی حرکت کو روک دیا جائے تو ایک سو سال کے بعد بھی وہ آپ کو بچہ ہی نظر آئے گا۔ تجربے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ ۲۱ مارچ کو جب تحویل آفتاب برج حمل میں ہوتی ہے تو کوئی ایک مٹکی میں پانی بھر دیتے ہیں اور اس میں باریک سوراخ کر دیتے ہیں اور اسکو لٹکا دیتے ہیں۔ اس میں سوراخ سے پانی بہنا شروع ہوتا ہے جس وقت تحویل آفتاب برج حمل میں ہوتی ہے تو پانی کی دھار رک جاتی ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ تحویل آفتاب برج حمل میں ہو گئی۔ اس وقت کچھ لوگ تعویذات عملیات و طلسمات تیار کرنے لگتے ہیں کیونکہ اس وقت تمام حرکت عالم چند لمحوں کے لیے بند ہو جاتی ہے تو آپ غور فرمائیں کہ جب آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے تو یہ کیفیت ہوتی ہے تو جب آفتاب رسالت مقام الوہیت میں داخل ہوا اور ستر حجاب کے بعد دیگرے اٹھتے چلے گئے اور انوار حق کا اثر اس عالم پر پڑا تو حرکت عالم بند ہو گئی اور جب تک حضور وہاں رہے حرکت عالم رکی رہی جب حضور اس عالم میں تشریف لے آئے تو حرکت پھر جاری ہو گئی جو زنجیر رک گئی تھی ہلنے لگی وضو کا پانی رک گیا تھا وہ پھر بہنے لگا جو بستر سرد ہو گیا تھا حرکت کے جاری ہونے سے پھر گرم ہو گیا اگر یہ واقعہ خواب میں گزرا ہوتا تو حضور یہ نہ فرماتے کہ میں رات کو جبرائیل کی معیت میں سدرہ تک گیا تھا اور وہاں سے رب تعالیٰ کے حضور میں قرب کی منزل پر فائز

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

يَّهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ وَلَا تَزِرُ

نفس کے لیے ہی ہدایت پاتی۔ اور جو گمراہ ہوا تو یہ گمراہی بھی اسی کے لیے ہے۔ اور کوئی نفس بھی

وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور ہم عذاب نہیں دیتے جب تک کہ رسول نہ بھیجیں۔

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں پر احکام بھیجتے ہیں پھر جب وہ نافرمانی کرتے ہیں

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ

تو اس پر اس کا قول پورا ہو جاتا ہے اور ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور ہم نے نوح کے بعد بھی بہتوں کو

الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا

ہلاک کر دیا اور آپ کا رب کافی ہے اپنے بندوں کے گناہوں سے خبردار ہے

بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ

اور دیکھنے والا ہے۔ اور جو کوئی جلدی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں جلدی کرتے ہیں جسے چاہیں

لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا

پھر ہم اس کے لیے جہنم مقرر کر دیتے ہیں کہ اس میں ذلت کے ساتھ دھکے کھاتا

مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ

چلا جائے۔ اور جو آخرت چاہتا ہے اور اس کے لیے پوری کوشش کرتا ہے اور وہ

مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ

ایمان والا ہو، پس ان لوگوں کی کوشش کامیاب ہوتی ہے۔ ہم سب کو مدد دیتے ہیں ان کو بھی

وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾

اور ان کو بھی آپ کے رب کی عطا سے اور آپ کے رب کی عطا کو کوئی روکنے والا نہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

آپ دیکھیں کہ ہم نے ایک کو دوسرے پر کیسی فضیلت دی۔ اور یقیناً آخرت کے درجات سب سے بڑے

دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ

درجات ہیں اور فضل میں سب سے اول ہیں۔ اور اے سننے والے! اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرا کہ تو شرمندہ

(بقیہ صفحہ سابقہ)

پر آ جو مقام حقیقت ہے اور حضور کا حقیقی مقام یعنی اس دن حقیقت محمدیہ اپنے نقطہ حقیقی پر رہا محمد پر یہ حقیقت کا خصوصی حجتیں جب کفار نے آپ کو جھٹلایا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے فلاں قافلے میں عراقی کا دہانہ کھول کر پانی پیا تھا اور دوبارہ ڈھکا چھوڑ دیا تھا اور دوسرے مقام پر ایک قافلے کے پاس سے جب گزر ہوا تو آپ نے انہیں سلام کیا جب کفار کے قافلے والوں سے دریافت کیا تو انہوں نے تصدیق کی کہ بیشک حضور سلام کرکے گزرے تھے لیکن وہ کسی ایسی سواری پر تھے جو آناً فاناً نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اس عالم میں حرکت ہی حرکت ہے اس عالم میں سکون ہی سکون ہے یہاں زمان و مکان ہے وہاں زمان و مکان نہیں ہے جہاں زمان و مکان کی قید نہیں تو وہاں وقت کا تعین نہیں ہو سکتا نیز یہ کہ انبیاء میں نقص نہیں ہوتا جس کی وجہ سے وجود انسانی میں مادی کثافت ہوتی ہے۔ انبیاء کے اجسام مانند روح کے لطیف ہوتے ہیں کیونکہ ان میں مادی کثافت نہیں ہوتی اور ان کے جسم اور روح کا فعل ایک ہی ہوتا ہے اور روح اور جسم کی کیفیت ایک ہی ہوتی ہے جیسے کہ جب انسان کسی دور دراز مقام کا خیال کرے تو فوراً اس کا تصور ذہن میں آ جاتا ہے کیونکہ جب اس کا خیال کرے تو روح اس کے مقابل ہوتی ہے تو اس کا عکس روح میں آ جاتا ہے اور تصور ذہن میں آ جاتا ہے جن لوگوں کے اجسام روح کی مانند لطیف ہوتے ہیں وہ جب کسی مقام کی طرف خیال کریں تو روح کے ساتھ ان کا جسم بھی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ روح اور جسم کا فعل ایک جیسا ہوتا ہے جسم بھی مانند روح کے لطیف ہوتا ہے اور کوئی چیز ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی چنانچہ قرآن پاک کی اس صورت پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ واقعہ معراج بحالت بیداری ہوا اور جسم کے ساتھ خواب کو اللہ تعالیٰ اس انداز میں اور اس شدومد کے ساتھ ہرگز بیان نہیں کرتا کبھی کسی نبی کے خواب کو اس طرح بیان نہیں کیا گیا۔

۱؎ تمہیں اس بھلائی کی جزا دی جائے گی اور تم نے پھر فساد برپا کیا حضرت عیسیٰ کے قتل کے

(بقیہ صفحہ آئندہ)

مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ

اور ذلیل ہو کر بیٹھ رہے گا۔ اور تمہارا رب حکم کر چکا تو اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا

جائیں تو اُن سے اُف تک نہ کہنا اور نہ ان سے جھڑک کر بات کرنا اور ان سے وہ بات کرنا جس سے

كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

وہ خوش ہو جائیں۔ اور ان سے نہایت عاجزی سے پیش آؤ اور نہایت نرمی سے درخواست کرو۔ کہ

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ

اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا پوسا۔ اور تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے

اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ

اگر تم صالح ہو پس وہ یقیناً توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ اور اقربا کو

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

ان کا حق دے دو اور مسکین کو اور مسافر کو اور فضول نہ اڑاؤ۔ ف۱

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ

اور غلط راستے پر خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا

لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاۗءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

بڑا کفر کرنے والا ہے۔ اور اگر تو اُن سے منہ پھیرے اپنے رب کے پاس سے رحمت آنے کے

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً

انتظار میں جس کی تجھے امید ہے تو ان سے نرمی سے بات کر۔ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا

اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

نہ رکھ اور نہ اس کو پورا کھول دے کہ تو بعد میں پریشان اور دلگیر ہو۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

یقیناً آپ کا رب جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کیونکہ وہ اپنے بندوں کو خوب

(بقیہ صفحہ سابقہ)

دب رہے ہوتے اللہ تعالیٰ نے انہیں بچایا اور اپنی طرف اٹھا لیا اور تم نے حضرت زکریا ع ۲
اور حضرت یحییٰ کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے تم پر اہل فارس اور روم کو مسلط کیا کہ تمہارے وہ دشمن تمہیں قتل کریں یا قید کریں اور تمہیں اتنا پریشان کریں کہ رنج اور پریشانی کے آثار تمہارے چہروں سے ظاہر ہوں یعنی بیت المقدس کو برباد اور ویران کر دیا اور انہوں نے پھر اپنی شرارت کی طرف عود کیا اور ذات پاک محمد مصطفےٰ میں حضور اقدس کی تکذیب کی تو قیامت تک کے لئے ان پر ذلت اور خواری مسلط کر دی گئی اور مسلمان ان پر مسلط کر دیے گئے جیسا کہ قرآن کریم میں یہود کی نسبت وارد ہوا۔ "ان پر ذلت اور خواری مسلط کر دی گئی۔"

(ف۲۴) مگر درحقیقت انسان جو عمل بھی کرتا ہے اور جس طریقے سے کرتا ہے اور جس عضو سے کرتا ہے وہ بالکل اسی طرح اس میں منعکس ہو جاتا ہے جسم انسانی میں اس کے حرکات و سکنات منعکس ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے دن یہی ان کی کھلی ہوئی کتاب ہوگی جس سے وہ انکار نہ کر سکے گا۔

(ص۱۳) ف۳ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باطنی اثرات دنیا کی تباہی و بربادی کا باعث بنتے ہیں اور آخرت میں انہی کی شکل آگ کی ہوگی جیسے کہ انسان اگر زمین میں آم کی گٹھلی بوئے تو وہ تناور درخت بننے کے بعد اس میں آم ہی پیدا ہوتے ہیں اس میں میٹھا آم ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جس طرح ایک تخم میں پورا درخت مع اپنے پھول پتے اور شاخوں کے موجود ہوتا ہے مگر حالت اخفا میں ہوتا ہے جب اس کو اظہار کرتے ہیں تو اس میں سے وہ پورا درخت برآمد ہو جاتا ہے اور دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ درخت اس میں سمایا ہوا تھا۔ بالکل اسی طرح ہر عمل کے اثرات اس میں مخفی طور پر موجود ہوتے ہیں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے۔

(صفحہ ہذا ۳۴۲) ف۱ یہاں فضول خرچی سے مراد ایسا خرچ ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اس کے خلاف جہاں بھی خرچ کرتا ہے وہ فضول خرچی ہے جس کا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی جگہ کے خلاف جہاں بھی خرچ کرے تو وہ شیطان کی پیروی کرتا ہے اسی لیے اسکی مذمت آئی ہے۔

خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾ وَلَا تَقْتُلُوٓا أَوْلَٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ

جانتا اور دیکھتا ہے۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم

نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُوا

انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی ف۱۔ ان کا قتل ناقابل معافی خطا ہے اور بدکاری کے پاس

الزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

نہ جاؤ بیشک وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے۔ اور کسی بھی جان کو جس کا مارنا

الَّتِى حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا

اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق نہ مارو اور جو مظلوم مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو

لِوَلِيِّهِۦ سُلْطَٰنًا فَلَا يُسْرِف فِّى الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾

اس کا حقدار بنایا ہے پس وہ قتل میں حد سے نہ بڑھے یقیناً اس کی مدد ہو گی

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر صحیح طریقے سے یہاں تک کہ وہ جوان

أَشُدَّهُۥ ۚ وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔولًا ﴿٣٤﴾ وَأَوْفُوا

ہو جائے۔ اور عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد کے بارے میں تم سے پوچھا جائیگا۔ اور ماپو تو

الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ

پورا ماپو اور صحیح ترازو سے پورا تولو یہ بہت بہتر ہے

وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِۦ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ

اور اس کا انجام بہت اچھا ہے۔ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں اور یقیناً کان

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔولًا ﴿٣٦﴾ وَلَا تَمْشِ

اور آنکھ اور دل ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اور زمین میں

فِى الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اکڑ کر نہ چل تو زمین کو پھاڑ نہیں ڈالے گا اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ

طُولًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُۥ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ مِمَّآ

سکے گا اور یہ تمام باتیں بُری ہیں اور تیرے رب کو ناپسند ہیں یہ وہ ہے جس میں سے

ف۱ عرب کے چند ایک قبائل قبل از اسلام لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے' بعض لوگ تو اقتصادی بدحالی کے خوف سے اور بعض لوگ قبیلی غیرت کے سبب سے جب حضور علیہ السلام مبعوث برسالت ہوئے اور قرآن پاک کا نزول ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی تو لڑکیوں کا قتل ممنوع قرار دیا گیا غور فرمائیں کہ اس بہیمانہ حرکت سے اللہ تعالیٰ نے سختی کے ساتھ منع فرمایا تو جو لوگ اقتصادی بدحالی کے خوف سے لڑکا اور لڑکی دونوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ اہل عرب تو پیدا ہونے کے بعد لڑکی کو قتل کر دیتے تھے اور یہ لوگ صلب میں ہی قتل کر دیتے ہیں جس میں لڑکا اور لڑکی کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا تو کیا یہ شرعی نقطہ نگاہ سے جرم نہیں اور اللہ تعالیٰ کی رزاقی پر یقین نہ کرنا کفر کے مترادف نہیں؟

أَوْحَىٰ إِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۗ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا

آپ کے رب نے آپ کی طرف وحی کی اور یہ حکمت کی باتیں ہیں۔ اور اے سننے والے! تو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود

آخَرَ فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ مَلُومًا مَدْحُورًا ﴿٣٩﴾ أَفَأَصْفَاكُمْ رَبُّكُمْ

نہ ٹھہرا۔ ورنہ تو جہنم میں پہنچے گا ملامت کیا ہوا اور دھکے کھاتا۔ کیا تمہارے رب نے تم کو بیٹوں سے

بِالْبَنِينَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَاثًا ۚ إِنَّكُمْ لَتَقُولُونَ قَوْلًا

برگزیدہ کیا ہے اور اپنے لیے فرشتوں میں سے بیٹیاں بنائی ہیں۔ یقیناً تم یہ بہت بڑا بول

عَظِيمًا ﴿٤٠﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ

بولتے ہو۔ اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا کہ وہ سمجھیں، اور اس سے انھیں

إِلَّا نُفُورًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَابْتَغَوْا

نفرت بڑھتی ہے۔ آپ فرما دیں کہ اگر اس کے ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو وہ بھی عرش پر پہنچنے کی

إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا

کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے۔ اس کی ذات پاک اور برتر ہے ان کی باتوں سے اور وہ بہت

كَبِيرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ۚ

بلند ہے۔ اس کی تسبیح ساتوں آسمان اور زمین کرتے ہیں اور جو کچھ ان میں ہے

وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ

اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے ف

إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ

یقیناً وہ حلم والا اور بخشنے والا ہے۔ اور اے حبیب! جب آپ قرآن پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے اور ان کے

وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا ﴿٤٥﴾ وَجَعَلْنَا

درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں لائے ایک چھپا ہوا پردہ حائل کر دیتے ہیں۔ اور ان کے

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا

دلوں پر غلاف پڑ گئے ہیں کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بہرا پن۔ اور جب

ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾

تم قرآن میں اپنے رب واحد کی یاد کرتے ہو تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہیں نفرت کرتے ہوئے۔

ف اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بھی امیدیں وابستہ کرنا اور اللہ سے امیدیں کو منقطع کر دینا کفر ہے اگر کوئی شخص کسی انسان سے روزی حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے تو گویا وہ اللہ کی صفت رزاق کا منکر ہے اسی طرح اگر وہ کسی سے شفا پانے کا یا کسی اور بات کو حاصل کرنے کا یقین رکھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا اور اس کی قدرت کا منکر ہے اور اللہ کی کسی ایک صفت کا انکار بھی کفر ہے چنانچہ ان آیات کا حاصل توحید اور نیکیوں اور اچھی باتوں کا حکم دینا اور دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طرف رغبت دلانا ہے حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ یہ اٹھارہ آیتیں ولا تجعل مع اللہ الٰہا آخر سے مدحورا تک حضرت موسیٰ کے الواح میں تھیں ان کی ابتدا توحید کے حکم سے ہوئی اور انتہا شرک کی ممانعت پر۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر حکمت کی اصل توحید و ایمان ہے اور کوئی قول و عمل بغیر اس کے قابل پذیرائی نہیں۔

ف درحقیقت اس عالم دنیا میں اجرام نظر آتے ہیں اور اجسام مخفی ہیں جو اجسام مخفی ہیں وہی پتے وغیرہ کو کنٹرول کرتے ہیں مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی درخت کے پتے کو چھیلنا شروع کرے اس خیال سے کہ اس کا جسم ظاہر ہو جائیگا تو وہ جتنا چھیلتا جائیگا وہ جسم غائب ہوتا جائیگا اور جسم مخفی رہیگا درحقیقت ہر چیز کا اصل جسم حقیقی رب تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے جس کو انسان نہیں سمجھ سکتا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ رسول کریم کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور ہم بھی سنتے تھے کہ کھانا کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف میں ہے سرکار دو عالم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے وقت مجھے سلام کیا کرتا تھا (مسلم) عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم کھجور کے ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا اور حضورؐ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون رو پڑا حضورؐ نے اس پر دست شفقت پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف) ان تمام احادیث سے جمادات کا کلام کرنا اور تسبیح کرنا ثابت ہوا۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ

ہم خوب جانتے ہیں جس لیے وہ سنتے ہیں جب وہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں اور جب آپس میں

نَجْوٰٓى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿٤٧﴾

مشورہ کرتے ہیں اور جبکہ ظالم کہتے ہیں کیا تم ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو ہوا ہے۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

دیکھو انھوں نے آپ کے لیے کیسی مثالیں دی ہیں تو وہ گمراہ ہوئے اور وہ راہ نہیں

سَبِيْلًا ﴿٤٨﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا

پا سکتے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ جب ہم ہڈیاں بن جائیں گے اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے اور

جَدِيْدًا ﴿٤٩﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿٥٠﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ

نئے پیدا ہوں گے آپ فرما دیں کہ تم پتھر یا لوہا ہو جاؤ یا کوئی اور مخلوق جو تمھارے خیال میں

فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ

بہت بڑی ہو۔ تو پس وہ کہیں گے کہ ہمیں یہاں کون لوٹائے گا آپ فرما دیں کہ وہی جس نے تمھیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ۭ

پہلی بار پیدا کیا تو وہ تمھاری طرف مسخری سے سر ہلا کر کہیں گے یہ کب ہو گا۔

قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿٥١﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ

تو فرما دیں کہ شاید وہ قریب ہی ہو۔ جس دن وہ بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے چلے آؤ گے

وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٥٢﴾ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ

اور خیال کرو گے کہ تم بہت تھوڑا رہے ہو۔ اور میرے بندوں سے فرما دو وہ بات کہیں جو

هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ

سب سے اچھی ہو۔ شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے بیشک شیطان انسان کا

لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿٥٣﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ۭ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ

کھلا دشمن ہے۔ تمھارا رب تمھیں خوب جانتا ہے وہ چاہے تو تم پر رحم کرے

اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿٥٤﴾ وَرَبُّكَ

اور چاہے تو تمھیں عذاب میں مبتلا کرے۔ اور ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اور آپ کا رب

أَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ
خوب جانتا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور یقیناً ہم نے نبیوں میں ایک کو دوسرے پر
عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿٥٥﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
فضیلت دی ہے اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی ف۱۔ آپ فرمادیں کہ بلاؤ ان کو جن کو اللہ کے سوا تم گمان
مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿٥٦﴾
کرتے ہو تو وہ تم سے تکلیف دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ وہ اس کو پھیر دینے کی قدرت رکھتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ
وہ مقبول بندے جن کو یہ پکارتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے
وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ
وہ اس کی رحمت چاہتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک آپ کے رب کا عذاب
مَحْذُوْرًا ﴿٥٧﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
ڈر کی چیز ہے۔ اور ہم ہر ایک بستی کو قیامت سے پہلے نیست و نابود کردیں گے
اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۗ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٥٨﴾
یا اسے سخت عذاب میں مبتلا کردیں گے یہ لکھا جا چکا ہے کتاب میں
وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۗ
اور ہمیں کسی چیز نے منع نہیں کیا کہ ہم نشانیاں بھیجتے رہیں مگر یہ کہ ان کو اگلوں نے جھٹلایا تھا۔
وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۗ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ
اور ہم نے ثمود کو ناقہ دیا ان کی آنکھیں کھولنے کو تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم ایسی نشانیاں ڈرانے کو
اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿٥٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۗ وَمَا جَعَلْنَا
بھیجتے ہیں۔ اور جب ہم نے آپ سے فرمایا کہ ہم نے انسانوں کا احاطہ کر لیا ہے اور ہم نے وہ
الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِى
کسی کو نہ دکھایا جو آپ کو دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو اور وہ پیڑ جس پر قرآن میں لعنت کی
الْقُرْاٰنِ ۗ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ وَاِذْ قُلْنَا
گئی ہے ف۲ اور جب ہم انہیں ڈراتے ہیں تو ان میں سرکشی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور جب ہم نے

ف۱ زبور کتاب الٰہی ہے جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی اس میں ۱۵۰ سورتیں ہیں سب میں دعا اور اللہ تعالیٰ کی ثنا اور اس کی تحمید اور تمجید ہے نہ اس میں حلال و حرام کا بیان نہ فرائض نہ حدود و احکام اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت داؤدؑ کا نام لے کر ذکر فرمایا گیا ہے مفسرین نے اس کی چند وجوہ بیان کی ہیں ایک یہ کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا کہ انبیاء میں اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی پھر ارشاد کیا کہ حضرت داؤدؑ کو زبور عطا کی باوجودیکہ حضرت داؤدؑ کو نبوت کے ساتھ ملک بھی عطا کیا تھا لیکن اس کا ذکر نہ فرمایا اس میں تنبیہ ہے کہ آیت میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ فضیلت علم ہے نہ کہ فضیلت ملک و مال دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا ہے کہ محمد خاتم الانبیاء ہیں اور ان کی امت خیر الامم اسی سبب سے آیت میں حضرت داؤدؑ اور زبور کا ذکر خصوصیت سے فرمایا گیا ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسیٰؑ کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں داؤدؑ کو زبور عطا کرنے کا ذکر کرکے یہود کی تکذیب کی ہے اور ان کے دعوے کا بطلان ظاہر فرمادیا گیا غرضیکہ یہ آیت سید عالم ﷺ کی فضیلت کبریٰ پر دلالت کرتی ہے۔

ف۲ وہ درخت زقوم جو جہنم میں پیدا ہوتا ہے اس کو سبب آزمائش بنا دیا یہاں تک کہ ابوجہل نے کہا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ تم کو جہنم کی آگ سے ڈراتے ہیں کہ وہ پتھروں کو جلا دے گی پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اس میں درخت اگیں گے آگ میں درخت کہاں رہ سکتا ہے، یہ اعتراض انہوں نے کیا اور قدرت الٰہی سے غافل رہے یہ نہ سمجھے کہ اس قادر مختار کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا کرنا کچھ بعید نہیں، سمندر ایک کیڑا ہوتا ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے آگ ہی میں رہتا ہے، بلاد ترک میں اس کے اون کی ٹوپیاں بنائی جاتی تھیں جو میلی ہونے پر آگ میں ڈال کر صاف کر لی جاتیں اور جلتی نہ تھیں، شتر مرغ انگارے کھا جاتا ہے اللہ کی قدرت سے آگ میں درخت پیدا ہونا کیا بعید ہے۔

ع ۶

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ ءَاَسْجُدُ

ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ان سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ اس نے کہا کیا میں اسے سجدہ

لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ۫ لَئِنْ

کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا اس نے کہا میں تجھے دکھادوں گا لیے جسے تو نے مجھ پر بزرگی عطا کی ہے، اگر

اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ

تو نے مجھے قیامت کے روز تک مہلت دی، میں اس کی اولاد کی بیخ کنی کردوں گا سوائے تھوڑوں کے۔ فرمایا

اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾

چلا جا جو اُن میں تیری پیروی کرے گا تو یقیناً تم سب کے عمل کا بدلہ جہنم ہے جو بھرپور سزا ہے۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ

اور تو ان میں سے جس کو بھی اپنی دعوت سے پھسلا سکتا ہو پھسلا دے جا اور ان پر لام بندی کر

بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ

اپنے سواروں اور پیادوں سے اور ان کے مال میں شریک بن جا اور ان کی اولاد میں بھی اور انھیں وعدہ دے

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ

اور شیطان تو انھیں فریب سے وعدہ دیتا ہے۔ یقیناً جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو

سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ

نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔ تمھارا رب وہ ہے کہ تمھارے لیے دریا میں کشتی رواں

فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا

کرتا ہے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ یقیناً وہ تم پر رحم کرنے والا ہے۔ اور جب

مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ

تمھیں دریا میں مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جنکی عبادت کرتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں پھر جب وہ تمھیں خشکی کی

اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ

طرف نجات دیتا ہے تو منہ پھیر لیتے ہو۔ اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے اپنے کو امان میں سمجھتے ہو کہ وہ

بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

تمھیں خشکی ہی میں زمین میں دھنسا دے۔ یا تم پر پتھراؤ ہونے لگے پھر اپنا کوئی حمایتی نہ

ف ۱۱ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے نفس کا تعلق شیطان کے ساتھ اور قلب کا تعلق رحمان کے ساتھ کیا ہے جو باتیں حکم الٰہی کے مطابق القاء ہوتی ہیں وہ رب تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں جن کے کرنے پر انسان مجبور ہوتا ہے اور جو باتیں حکم الٰہی کے خلاف ہوتی ہیں وہ نفس کی پیداوار ہوتی ہیں، جنھیں شیطانی وسوسہ کہتے ہیں ایسی باتیں جب نفس میں آتی ہیں تو انسان کو اس کی لذت کا احساس ہوتا ہے اس کے بعد اس کام کے کرنے کی ترغیب پیدا ہوتی ہے جس انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں ہوتا۔ وہ اس پر عمل پیرا ہو کر برے اثرات سے روح کو متاثر کرلیتا ہے اور جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے وہ اس معصیت سے بچ جاتا ہے۔

وَكِيلًا ﴿٦٨﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ

پاؤ گے. یا تم اس بات سے اپنے کو امن میں سمجھتے ہو کہ وہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے پھر وہ تم پر

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا

جہاز توڑنے والی آندھی بھیجے تو وہ تم کو تمہارے کفر کے سبب ڈبو دے. تو پھر اپنے لیے کوئی ایسا

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿٦٩﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ

نہ پاؤ گے کہ وہ اس کے لیے ہمارا پیچھا کرے. اور بیشک ہم نے اولاد آدم کو عزت بخشی اور ان کو خشکی اور تری میں

وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ

سوار کیا اور ان کو اچھی چیزوں میں سے رزق عطا کیا اور ان کو بہت سی مخلوق

خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿٧٠﴾ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ ع ۷

سے افضل کیا. جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جس کا

اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ہوگا یہ لوگ اپنا اعمال نامہ پڑھیں گے، اور ایک دھاگے کے برابر بھی ان پر

فَتِيْلًا ﴿٧١﴾ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

ظلم نہ کیا جائیگا اور جو اس زندگی میں اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا.

وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٧٢﴾ وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ

اور وہ گمراہی کے راستے اپنے انجام کو پہنچے گا. اور وہ تو چاہتے تھے کہ آپ کو آزمائش میں ڈالیں اس کی بابت کہ ہم نے آپ کو

اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ﴿٧٣﴾ وَلَوْلَآ

وحی بھیجی کہ آپ ہماری طرف کچھ غلط باتیں منسوب کردو اور اگر ایسا ہوتا تو وہ آپ کو اپنا گہرا دوست بنا لیتے. اور اگر

اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ﴿٧٤﴾ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ

ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ آپ ان کی طرف تھوڑا سا جھک جاتے اور ایسا ہوتا تو ہم آپ

ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ﴿٧٥﴾

کو زندگی اور موت کی دوہری پریشانی سے ہمکنار کر دیتے پھر آپ ہمارے مقابل اپنا کوئی مددگار نہ پاتے

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا

اور قریب تھا کہ وہ آپ کے زمین سے ڈگمگا دیتے کہ آپ کو اس سے باہر کر دیں اور اگر ایسا ہوتا

لَا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۷۶﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ
تو وہ آپ کے پیچھے بہت تھوڑا ٹھہرتے۔ یہ تو طریقہ ہے ان کا جو ہم نے آپ سے پہلے

مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿۷۷﴾ ع ۸ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ
رسول بھیجے اور آپ ہماری سنت کو کبھی بدلتا ہوا نہ پاؤ گے۔ نماز کو قائم کرو سورج ڈھلنے

الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ
سے رات کے اندھیرے تک اور فجر کے وقت قرآن کی تلاوت کریں بیشک فجر کے وقت قرآن کی

مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ
تلاوت عبادت کو گواہی دی گئی اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد پڑھیں یہ آپ کے لیے بطور نفل ہے قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
مقام محمود میں کھڑا کر دے۔ اور یوں عرض کریں کہ اے میرے رب مجھے سچائی کے ساتھ داخل کر

وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۸۰﴾
اور سچائی ہی کے ساتھ خارج کر اور مجھے اپنی طرف سے کوئی غلبہ والا مددگار دے۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾
اور فرمائیں کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا اور باطل کو مٹنا ہی تھا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ
اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
ظالم نقصان ہی میں رہتے ہیں ۱۲ اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے

وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى
اور ایک طرف کو ہٹ جاتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے۔ آپ فرمادیں کہ سب اپنے اپنے ڈھنگ

شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع ۹ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
پر کام کرتے ہیں اور تمھارا رب خوب جانتا ہے کہ کون راہ راست پر ہے۔ اور آپ سے روح کی بابت

الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّىْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا
پوچھتے ہیں تو آپ فرمادیں کہ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے۔ اور تمھیں اس کے متعلق بہت تھوڑا علم

۱۲ جس طرح غذا کے اثرات جسم پر مرتب ہوتے ہیں۔ اسی طرح اعمال کے اثرات روح پر مرتب ہوتے ہیں اور جس طرح غذا جزو بدن بن جاتی ہے اسی طرح اعمال کے اثرات جزو روح بن جاتے ہیں ان اثرات کے مختلف اشکال ہوتی ہیں کسی گناہ کے اثرات خون اور پیپ جیسے ہوتے ہیں کسی گناہ کے اثرات سانپوں جیسے ہوتے ہیں کسی گناہ کے اثرات بچھوؤں جیسے ہوتے ہیں اور کسی گناہ کے اثرات تھوہر کے دودھ جیسے ہوتے ہیں اسی طرح نیکیوں کے اثرات ہیں کسی نیکی کی شکل دودھ جیسی ہوتی ہے کسی کی شہد کسی نیکی کے اثرات پھلوں جیسے ہوتے ہیں کسی کے پھولوں جیسے ہوتے ہیں غرضیکہ یہ بھی لاکھوں اشکال ہیں۔ جب انسان گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کی روح بیمار اور مردہ جیسی ہو جاتی ہے اگر وہ گناہوں سے تائب ہو کر قرآن پر عمل کرے تو روح میں توانائی اور زندگی پیدا ہو جاتی ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسی کو شفا اور رحمت فرمایا ہے۔

قَلِيلًا ﴿٨٥﴾ وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ

ملا ہے۔ اور اگر ہم چاہتے تو جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی اسے لے جاتے پھر آپ کوئی ایسا نہ پاتے کہ

لَكَ بِهِ عَلَيْنَا وَكِيلًا ﴿٨٦﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ

آپ کے لیے ہمارے حضور میں اس پر وکالت کرتا، مگر آپ کے رب کی رحمت میں سے ہے۔ یقیناً آپ پر اس کا

عَلَيْكَ كَبِيرًا ﴿٨٧﴾ قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا

بڑا فضل ہے۔ آپ فرما دیں کہ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس

بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل ہرگز نہ لا سکیں گے چاہے ان میں ایک دوسرے کا

ظَهِيرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ

مددگار بن جائے۔ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثل طرح طرح سے بیان فرمائی

فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ

تو اکثر لوگوں نے انکار کیا اور ناشکری کی اور بولے کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ آپ

لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ

ہمارے لیے زمین سے کوئی چشمہ بہا دو۔ یا آپ کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ

وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا

ہو جائے فا پھر آپ اس کے اندر بہتی نہریں رواں کرو یا آپ ہم پر آسمان گرا دو جیسا کہ

زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ

آپ نے کہا ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے یا اللہ اور فرشتوں کو ضامن لے آؤ یا آپ کے

لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ

لیے کوئی طلائی گھر ہو یا آپ آسمان پر چڑھ جاؤ ہم پھر بھی آپ کے پر چڑھنے پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے

حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا

جب تک کہ ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جسے ہم پڑھیں آپ فرما دیں میرے رب کی ذات پاک ہے، میں کون ہوں سوائے

بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ ع وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ

اس کے کہ میں بشر ہوں۔ اور اللہ کا رسول ہوں۔ اور کس بات نے لوگوں کو ایمان لانے سے روکا ہے جبکہ ان کے پاس ہدایت آتی ہے

فا منقول ہے کہ جب قرآن پاک کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور معجزات کے واضحات نے حجت قائم کر دی اور کفار کے لیے کوئی جائے عذر باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطے میں ڈالنے کے لیے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم ہرگز آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان نہ لائیں گے، مروی ہے کہ کفار قریش کے سردار کعبہ معظمہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بلوایا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس لیے بلایا ہے کہ آج گفتگو کر کے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے معاملہ طے کر لیں تاکہ پھر ہم آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حق میں معذور سمجھے جائیں، عرب میں کوئی ایسا آدمی نہیں ہوا جس نے اپنی قوم پر وہ شدائد کیے ہوں جو آپ نے کیے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے باپ دادا کو برا کہا ہمارے دین کو عیب لگائے، ہمارے دانش مندوں کو بیوقوف ٹھہرایا، معبودوں کی توہین کی جماعت متفرق کر دی کوئی برائی اٹھا نہ رکھی، اس سے تمہاری غرض کیا ہے؟ اگر تم مال چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے اتنا مال جمع کر دیں کہ ہماری قوم میں تم سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ، اگر اعزاز چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا سردار بنا لیں، اگر ملک و سلطنت چاہتے ہو تو ہم تمہیں اپنا بادشاہ تسلیم کر لیتے ہیں، یہ سب باتیں ہم کرنے کے لیے تیار ہیں اور اگر تمہیں کوئی دماغی بیماری ہو گئی ہے یا کوئی خلش ہے تو ہم تمہارا علاج کریں اور اس میں جس قدر خرچ ہو اٹھائیں حضور نے فرمایا ان میں سے کوئی بات نہیں اور میں مال و سلطنت اور سرداری کسی چیز کا طلب گار نہیں۔ واقعہ صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے اور حکم

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ
مگر یہ کہ وہ بولے کہ کیا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ فرمادیں اگر زمین میں
مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا
فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے تو ان پر رسول بھی فرشتہ ہی
رَّسُولًا ﴿٩٥﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ
اتارتے۔ آپ فرمادیں اللہ کافی ہے گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور اللہ اپنے بندوں سے
خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٩٦﴾ وَمَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن
باخبر ہے اور دیکھتا ہے۔ اور جسے اللہ ہدایت کی راہ دکھائے پس وہی ہدایت یافتہ ہے اور جو گمراہی میں مبتلا ہو پس ان
تَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِهِ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ
کے لیے اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ پاؤ گے اور قیامت کے دن ان کو منہ کے بل محشور
وُجُوهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا مَّأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ
کریں گے اندھے اور گونگے اور بہرے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی آگ ہلکی پڑے گی ہم لپٹ اور
سَعِيرًا ﴿٩٧﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُم بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا
بھڑکا دیں گے۔ یہ ان کی سزا ہے اس پر کہ انھوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور بولے کہ کیا جب ہم
عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ﴿٩٨﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ
ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہم سچ مچ نئی زندگی دے کر اٹھائے جائیں گے۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ
اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ
وہ اللہ جس نے آسمان اور زمین بنائے وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ انکی مثل پیدا کرے
وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَأَبَى الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفُورًا ﴿٩٩﴾ قُل
اور اس نے انکے لیے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جس میں کچھ شبہ نہیں مگر ظالم بغیر ناشکری کیے نہیں مانتے۔ آپ فرمادیں کہ
لَّوْ أَنتُمْ تَمْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذًا لَّأَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ
اگر تم لوگ میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو انھیں بھی روک رکھتے اس ڈر سے کہ وہ
ع الْإِنفَاقِ وَكَانَ الْإِنسَانُ قَتُورًا ﴿١٠٠﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ
خرچ نہ ہو جائیں اور انسان بڑا ہی کنجوس ہے۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو نو روشن

(بقیہ مضمون سابقہ)
دیا ہے کہ میں تمہیں اس کے ماننے پر اللہ کی رضا اور نعمت آخرت کی بشارت دوں اور انکار کرنے پر عذاب الہٰی کا خوف دلاؤں۔ میں نے تمہیں اپنے رب کا پیام پہنچایا، اگر تم اسے قبول کرو تو یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت کی خوش نصیبی ہے اور اگر نہ مانو تو میں صبر کروں گا اور اللہ کے فیصلے کا انتظار کروں گا۔ اس پر ان لوگوں نے کہا کہ اے محمد اگر آپ ہمارے عروضات کو قبول نہیں کرتے ہیں تو ان پہاڑوں کو ہٹا دیجیے اور میدان صاف نکال دیجیے اور نہریں جاری کر دیجیے اور ہمارے باپ دادا کو زندہ کر دیجیے ہم ان سے پوچھ لیں کہ آپ جو فرماتے ہیں کیا یہ سچ ہے۔ اگر وہ کہہ دیں گے تو ہم مان لیں گے۔ حضور نے فرمایا میں ان باتوں کے لیے نہیں بھیجا گیا ہوں جو میں لے کر آیا ہوں وہ میں نے پہنچا دیا ہے، اگر تم مانو تو تمہارا نصیب نہ مانو تو میں اللہ کے فیصلے کا انتظار کروں گا۔ کفار نے کہا پھر آپ اپنے رب سے عرض کر کے ایک فرشتہ بلا لیجیے جو آپ کی تصدیق کرے اور اپنے لیے باغ اور محل اور سونے چاندی کے خزانے طلب کیجیے۔ آپ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا ہوں میں بشیر و نذیر بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اس پر کہنے لگے تو ہم پر آسمان گرا دیجیے اور بعضے ان میں سے یہ بولے کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک آپ اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لائیں۔ اس پر حضور اس مجلس سے اٹھ آئے۔

بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ
نشانیاں دیں تھا تو بنی اسرائیل سے پوچھو جب وہ ان کے پاس آیا تو اس سے فرعون نے کہا کہ
اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ
اے موسیٰ! میرے خیال میں تو تم پر جادو ہوا ہے کہا یقیناً تو خوب جانتا ہے کہ انھیں آسمانوں
اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ
اور زمین کے رب نے اتارا ہے، دل کی آنکھیں کھولنے والی نشانیاں، اور میرے گمان میں تو اے فرعون! تو ضرور
مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ
ہلاک ہونیوالا ہے۔ تو اس نے چاہا کہ ان کو زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں
مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا
کو سب کو ڈبو دیا۔ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا تم اس زمین
الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ
میں بسو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا تو ہم تم سب کو اکٹھا لے آئیں گے۔ اور ہم نے قرآن کو حق
اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾
ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے لیے اترا ف۔ اور ہم نے آپ کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰي مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾
اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اتارا کہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا ہے۔
قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا
آپ فرما دیں کہ تم لوگ اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک وہ جنھیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا، جب
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ
ان پر پڑھا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے رب کی ذات پاک ہے
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ
یقیناً ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا۔ اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے
وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا
اور یہ قرآن ان کے دل میں خشوع کو بڑھاتا ہے۔ آپ فرما دیں کہ تم اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر۔ تم جو بھی کہہ کر

ف وہ نو نشانیاں یہ ہیں، عصا، ید بیضا، آسمان

سے من و سلویٰ کا اترنا، دریا کا پھٹنا اور
اس میں راستہ بننا، طوفان، ٹڈی، مینڈک
جوئیں اور خون۔ ان میں سے آخری چھ کا مفصل بیان
نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا ہے۔
ف یہ کلام پاک شیاطین کے خلط سے محفوظ
رہا اور کسی تغیر نے اس میں راہ نہ پائی۔ یہاں
آیت میں حق سے مراد سرکار دو عالم کی ذات
ہے۔ آیت شریفہ کا یہ جملہ ہر ایک بیماری کیلئے
عمل مجرب ہے مقام مرض پر ہاتھ رکھ کر اور یہ
پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذن اللہ بیماری دور
ہو جاتی ہے۔ محمد بن سماک بیمار ہوئے تو ان کے
متوسلین قارورہ لے کر ایک نصرانی طبیب کے
پاس برائے علاج گئے، راہ میں ایک صاحب ملے
نہایت خوش رو و خوش لباس، ان کے جسم مبارک
سے نہایت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی، انہوں نے فرمایا
تم لوگ کہاں جاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہم ابن
سماک کا قارورہ دکھانے کیلئے فلاں طبیب کے
پاس جا رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ
اللہ کے ولی کیلئے اللہ کے دشمن سے
مدد چاہتے ہو، قارورہ پھینکو واپس جاؤ
اور ان سے کہو کہ مقام درد پر ہاتھ رکھ کر
یہ پڑھو: وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔
یہ فرما کر وہ بزرگ غائب ہو گئے۔ ان صاحبوں
نے واپس ہو کر ابن سماک سے یہ واقعہ بیان
کیا۔ انہوں نے مقام درد پر ہاتھ رکھ کر یہ
کلمے پڑھے فوراً آرام ہو گیا۔ پھر ابن سماک
نے فرمایا کہ وہ حضرت خضر تھے۔ قرآن پاک اور
دیگر صحف وغیرہ ہر کلام میں ایک تاثیر ہے جو مع
اپنے اثرات شکل اور نتیجے کے حالت اخفا
میں ہوتی ہے، اسی لیے مجبور ہوتی ہے
اور جب ظاہر ہو جاتا ہے تو اس کا اظہار ہو جاتا
ہے اور کسی انسان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ
ان کلمات کا اثر اور نتیجہ ہے، اسی لیے
بعض کلمات کا منہ سے نکالنا
باعث ثواب ہوتا ہے اور
بعض کلمات کا منہ سے نکالنا
گناہ کا باعث ہوتا ہے۔

تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا

پکاروگے تو یہ سب اسی کے اعلیٰ اور اچھے نام ہیں اور اپنی نماز نہ بہت اونچی آواز میں پڑھو اور نہ

تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ

بالکل ہی آہستہ اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ اختیار کرو۔ اور یوں کہو کہ سب خوبیاں اللہ ہی کو ہیں

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ

کہ جس کا کوئی بیٹا نہیں، نہ بادشاہی میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ وہ کمزور ہے کہ اس کے

ع ۱۲ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾

باعث اسکا کوئی حمایتی ہو۔ اور اس کی بڑائی کے لیے ہر وقت تکبیر کہتے رہو۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ کہف مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ایک سو دس آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور اس نے قطعاً کوئی

عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

کجی نہ رکھی۔ عدل والی کتاب ہے کہ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے۔ اور نیک عمل کرنے والے

الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ

مومنوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لیے بہت اچھا ثواب ہے جس میں ہمیشہ

اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴿۴﴾ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ

رہیں گے اور ان کو ڈرائیے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنے لیے بیٹا بنایا۔ اس بارے میں نہ وہ کچھ علم

عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ۭ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۭ اِنْ

رکھتے ہیں اور نہ ان کے باپ دادا۔ وہ کتنی بڑی بات کہتے ہیں جو اُن کے منہ سے نکلتی ہے۔ حالانکہ

يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ﴿۵﴾ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ

ان کا یہ کہنا قطعاً جھوٹ ہے۔ تو کیا تم اپنی جان کو اس غم میں گھلا دو گے کہ

يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ﴿۶﴾ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً

وہ اس تعلیم پر ایمان نہیں لاتے۔ بیشک ہم نے جو کچھ زمین پر بنایا وہ اس پر زینت کا

لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا
سنگھار ہے، تاکہ انھیں آزمائیں کہ ان میں کس کے کام بہتر ہیں۔ اور بیشک جو کچھ اس پر ہے ایک دن ہم اسے
صَعِيدًا جُرُزًا ۝٨ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا
چٹیل میدان کر دیں گے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہو کہ غار والے اور جنگل کے کنارے والے ہماری نشانیوں میں
مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۝٩ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا
سے ایک عجیب نشانی تھے۔ جب ان نوجوانوں نے غار میں پناہ لی، پھر وہ بولے اے ہمارے رب ہمیں
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ
اپنی طرف سے رحمت عطا کر اور ہمارے کام میں آسانی اور راہ یابی کے سامان کر۔ تو ہم نے اس غار میں
آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ
ان کے کانوں پر چند سالوں کے لیے مہر لگا دی پھر ہم نے انھیں جگایا تاکہ ہم جان لیں کہ ان میں سے
الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا ۝١٢ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ
کون اپنے ٹھہرنے کی مدت صحیح بتاتا ہے ف ہم آپ کو ان کا بالکل صحیح قصہ
بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝١٣ وَرَبَطْنَا
سناتے ہیں۔ وہ کچھ جوان تھے کہ اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے انکی ہدایت میں زیادتی کی۔ اور ہم نے ان کی
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
ڈھارس بندھائی جب وہ کھڑے ہوئے تو بولے کہ ہمارا رب آسمانوں اور زمین کا رب ہے
لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ۝١٤ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا
ہم اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے اگر اسکے علاوہ ہم نے کسی کو پکارا تو گویا ہم نے حد سے بڑھ کر بری بات کہی۔ یہ جو ہماری قوم ہے
اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ
اس نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی روشن سند۔
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝١٥ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ
تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے۔ اور جب تم ان سے اور جن کی وہ
وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ
اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ان سب سے الگ ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو تمھارا رب تمھیں اپنی رحمت میں ڈھانپ

ف اصحاب کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے نام آٹھ ہیں ۱) مکسلمینا ۲) تملیخا ۳) مرطونس ۴) بینونس ۵) ساریونس ۶) ذونوانس ۷) کشفیط ۸) طنونس ان کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد اہل انجیل کی حالت ابتر ہوگئی، لوگ بت پرستی میں مبتلا ہوگئے اور دوسروں کو بھی بت پرستی پر مجبور کرنے لگے ان میں دقیانوس بادشاہ بڑا جابر تھا جو شخص بت پرستی پر راضی نہ ہوتا اس کو قتل کرڈالتا۔ اصحاب کہف شہر افسوس کے شرفاء معززین میں سے ایماندار لوگ تھے۔ دقیانوس کے جبر وظلم سے اپنا ایمان بچانے کے لیے بھاگے اور قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزین ہوگئے اور وہاں سو گئے۔ تین سو برس سے زیادہ عرصے تک اسی حال میں رہے بادشاہ کو جستجو سے معلوم ہوا کہ وہ غار کے اندر ہیں تو اس نے حکم دیا کہ غار کو ایک سنگین دیوار کھینچ کر بند کر دیا جائے تاکہ وہ اس میں مر کر رہ جائیں اور وہ ان کی قبر ہو جائے یہی ان کی سزا ہے۔ عمال حکومت میں سے یہ کام جس کے سپرد کیا گیا تھا وہ نیک آدمی تھا اس نے ان اصحاب کے نام، تعداد اور پورا واقعہ رانگ کی تختی پر کندہ کروا کر تانبے کے صندوق میں دیوار کی بنیاد کے اندر محفوظ کر دیا یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اسی طرح ایک تختی شاہی خزانے میں بھی محفوظ کرا دی گئی، کچھ عرصے بعد دقیانوس ہلاک ہوگیا، زمانے گزرے، سلطنتیں بدلیں، تا آنکہ ایک نیک بادشاہ فرمانروا ہوا اس کا نام بیدروس تھا جس نے ۶۸ سال حکومت کی، پھر ملک میں فرقہ بندی پیدا ہوئی اور بعض لوگ مرنے کے بعد اٹھنے اور قیامت آنے کے منکر ہوگئے بادشاہ ایک تنہا مکان میں بند ہوگیا اور اس نے گریہ وزاری سے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ یارب کوئی ایسی نشانی ظاہر فرما جس سے خلق کو مردوں کے اٹھنے اور قیامت آنے کا یقین حاصل ہو اسی زمانے میں ایک شخص نے اپنی

(بقیہ صفحہ آئندہ)

ع ۱ ۱۴

رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا

لے گا اور تمہارے کام میں آسانی کے سامان بنادے گا۔ اور اے حبیب! آپ دیکھتے ہو سورج کو جب

طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ

وہ نکلتا ہے تو ان کے غار سے داہنی طرف کو ہٹ جاتا ہے اور جب ڈوبتا ہے تو ان سے بائیں

ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ

طرف کو کترا جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے میدان میں ہیں، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، بیشک جسے

يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا

اللہ ہدایت دیتا ہے پس وہی ہدایت یافتہ ہے اور جو گمراہی پر جما ہوا ہو تو آپ ہرگز اس کا کوئی حمایتی اور رہنما

مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ

نہ پاؤ گے۔ اور تم سمجھو گے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سوتے ہیں اور ہم ان کی داہنی

الْيَمِيْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ

اور بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور ان کا کتا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے غار کے چوکھٹ پر بیٹھا ہے

لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾

اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور اس سے تو ہیبت میں بھر جائے۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ

اور ایسے ہی ہم نے ان کو جگایا کہ ایک دوسرے سے احوال پوچھیں، ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ تم یہاں

لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا

کتنی دیر رہے؟ تو وہ بولے کہ ہم ایک دن رہے یا کچھ کم یا کچھ زیادہ۔ دوسرے بولے تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے جتنا

لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ

تم یہاں ٹھہرے، تم اپنے میں سے ایک کو چاندی کا سکہ دیکر شہر میں بھیجو کہ وہ دیکھے کہ

اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ

وہاں کونسا کھانا زیادہ عمدہ ہے کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے اور چاہیئے کہ نرمی سے بات کرے اور ہرگز

بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ

کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے۔ اگر وہ تمہیں جان لیں گے تو تم پر پتھراؤ کریں گے یا اپنے دین میں پھیر

(بقیہ صفحہ سابقہ)

بچوں کے لیے آرام کی جگہ حاصل کرنے کے واسطے اسی غار کو تجویز کیا اور دیوار گرادی، دیوار گرنے کے بعد کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ گرانے والے بھاگ گئے۔ اصحاب کہف بحکم الٰہی فرحاں و شاداں اٹھے چہرے شگفتہ، زندگی کی تروتازگی موجود ایک نے دوسرے کو سلام کیا اور نماز کے لیے کھڑے ہوگئے۔ فارغ ہوکر تملیخا سے کہا کہ آپ جائیے اور بازار سے کچھ کھانے کو لائیے اور یہ خبر بھی لائیے کہ دقیانوس کا ہم لوگوں کی نسبت کیا ارادہ ہے وہ بازار گئے اور شہر پناہ کے دروازے پر اسلامی علامت دیکھی، نئے لوگ پائے انہیں حضرت عیسیٰ کے نام کی قسم کھاتے سنا، متعجب ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے، کل تو کوئی شخص اپنا ایمان ظاہر نہ کرسکتا تھا حضرت عیسیٰ کا نام لینے سے قتل کردیا جاتا تھا۔ آج اسلامی علامتیں شہر پناہ پر ظاہر ہیں، لوگ بےخوف و خطر حضرت کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں پھر آپ نان و پز کی دکان پر گئے کھانا خریدنے کے لیے اس کو دقیانوسی سکے کا روپیہ دیا جس کا چلن صدیوں سے موقوف ہوگیا تھا اور اس کا دیکھنے والا بھی کوئی باقی نہ رہا تھا بازار والوں نے خیال کیا کہ کوئی پرانا خزانہ ان کے ہاتھ آگیا ہے انہیں پکڑ کر حاکم کے پاس لے گئے وہ نیک شخص تھا اس نے بھی ان سے دریافت کیا کہ خزانہ کہاں ہے انہوں نے کہا کہ خزانہ کہیں نہیں ہے یہ روپیہ ہمارا اپنا ہے حاکم نے کہا یہ بات کسی طرح قابل یقین نہیں اس میں جو سن موجود ہے وہ تین سو برس سے زیادہ کا ہے اور آپ نوجوان ہیں ہم لوگ بوڑھے ہیں ہم نے تو یہ سکہ کبھی دیکھا ہی نہیں آپ نے فرمایا میں جو دریافت کروں وہ ٹھیک ٹھیک بتاؤ تو عقدہ حل ہوجائے گا یہ بتاؤ کہ دقیانوس بادشاہ کس حال و خیال میں ہے حاکم نے کہا کہ آج روئے زمین پر اس نام کا کوئی بادشاہ نہیں سینکڑوں برس ہوئے جب ایک بے ایمان بادشاہ اس نام کا گزرا ہے آپ نے فرمایا کل ہی تو ہم اس کے خوف سے جان بچا کر بھاگے ہیں، میرے ساتھی قریب کے پہاڑ میں ایک غار کے اندر پناہ گزیں

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ
لیں گے اور اگر ایسا ہوا تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے اور اسی طرح ہم نے ان کی اطلاع کردی
لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا ۚ اِذْ
کہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کچھ شک و شبہ نہیں جب
يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا ۭ رَبُّهُمْ
وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے تو بولے کہ ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب
اَعْلَمُ بِهِمْ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓي اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ
انہیں خوب جانتا ہے۔ وہ بولے جو اپنے کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر
مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ
مسجد بنائیں گے۔ پس وہ کہتے ہیں کہ وہ تین ہیں اور چوتھا ان کا کتا، اور کچھ کہتے ہیں کہ وہ پانچ ہیں اور چھٹا
كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ
ان کا کتا۔ بغیر دیکھے اٹکل پچو بات کہتے ہیں، اور کچھ کہتے ہیں کہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا۔ آپ فرمادیں کہ میرا رب
اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڢ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً
ان کی گنتی خوب جانتا ہے اور انہیں کوئی بھی نہیں جانتا سوائے چند لوگوں کے، تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو مگر اتنی بحث
ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ
جتنی ظاہر ہو چکی اور ان کے بارے میں کسی کتابی سے کچھ نہ پوچھو۔ اور آپ کسی بات کو بھی یہ نہ کہا کریں کہ
فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ
میں کل کردوں گا۔ بلکہ یوں کہا کریں کہ اگر اللہ نے چاہا، اور اپنے رب کو یاد کرو جب تم بھول جاؤ اور یوں
عَسٰٓي اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِيْ كَهْفِهِمْ
کہو کہ شاید عنقریب میرا رب مجھے اس سے بھی نزدیک تر راستی کی راہ دکھا دے۔ اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں (شمسی
ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ
تقویم کے مطابق) تین سو برس اور (قمری تقویم کے لحاظ سے) نو زیادہ کرلو۔ آپ فرمادیں اللہ خوب جانتا ہے جتنا وہ ٹھہرے اسی
غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ۭ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے سب غیب۔ وہ کیا ہی دیکھتا اور کیا ہی سنتا ہے۔ اس کے سوا ان کا کوئی

(بقیہ صفحۂ سابقہ)

یہ بھلوں میں تم کو ان سے ملادوں، حاکم اور شہر کے عمائدین اور ایک عظیم لشکر ان کے ہمراہ سرِ غار پہنچے۔ اصحابِ کہف تملیخا کے انتظار میں تھے کثیر لوگوں کے آنے کی آواز اور کھٹکے کو سن کر سمجھے کہ تملیخا پکڑے گئے اور دقیانوسی فوج جاری جستجو میں آرہی ہے۔ اللہ کی حمد اور شکر بجالانے لگے اتنے میں یہ لوگ پہنچے، تملیخا نے تمام قصہ سنایا۔ ان حضرات نے سمجھ لیا کہ ہم بحکمِ الٰہی اتنا طویل زمانہ سوئے اور اب اس لیے اٹھائے گئے ہیں کہ لوگوں کے لیے بعدِ موت زندہ کیے جانے کی دلیل اور نشانی ہوں۔ حاکم سرِ غار پہنچا تو اس نے تانبے کا صندوق دیکھا اس کو کھولا تو تختی برآمد ہوئی۔ اس تختی میں ان اصحاب کے اسماء اور ان کے کتے کا نام لکھا تھا، یہ بھی لکھا تھا کہ یہ جماعت اپنے دین کی حفاظت کے لیے دقیانوس کے ڈر سے اس غار میں پناہ گزین ہوئی۔ دقیانوس نے خبر پاکر ایک دیوار سے انہیں غار میں بند کرنے کا حکم دیا۔ ہم یہ حال اس لیے لکھتے ہیں کہ جب کبھی غار کھلے تو لوگ ان کے حال پر مطلع ہو جائیں۔ یہ لوح پڑھ کر سب کو تعجب ہوا اور لوگ اللہ کی حمد و ثنا بجالائے کہ اس نے ایسی نشانی ظاہر فرمادی جس سے موت کے بعد اٹھنے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ حاکم نے اپنے بادشاہ
ع ۱۵
بیدروس کو واقعہ کی اطلاع دی وہ امراء و عمائد کو لے کر حاضر ہوا اور سجدۂ شکرِ الٰہی بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کی۔ اصحابِ کہف نے بادشاہ سے معانقہ کیا اور فرمایا ہم تمہیں اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ تیری اور تیرے ملک کی حفاظت فرمائے اور جن و انس کے شر سے بچائے۔ بادشاہ کھڑا ہی تھا کہ وہ حضرات اپنی خوابگاہوں کی طرف واپس ہو کر مصروفِ خواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وفات دی۔ بادشاہ نے سال کے صندوق میں ان کے اجساد کو محفوظ کیا اور اللہ تعالیٰ نے رعب سے ان کی حفاظت فرمائی کہ کسی کی مجال نہیں کہ وہاں پہنچ سکے۔ بادشاہ نے سرِ غار مسجد بنانے کا حکم دیا اور ایک سرور کا دن معین کیا کہ ہر سال عید کی طرح وہاں آیا کریں۔

مِنْ وَّلِيٍّ ؗ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ
والی نہیں اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اور تلاوت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے
كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾
آپ کو کتاب وحی ہوئی، اس کی باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں اور ہرگز آپ اس کے سوا پناہ نہیں پاؤ گے
وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ
اور اپنی ذات کو ان سے مانوس رکھو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور کیا ان سے اپنی نظر نہ پھیرنا کیا آپ دنیاوی زندگی کی زینت چاہتے ہو
وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ
اور اس کا کہنا مانو جس کا دل ہماری یاد سے غافل ہے۔ اور جو اپنی خواہشات پر چلتا ہے اور وہ اس کام میں
فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ
حد سے گزر گیا۔ اور آپ فرما دیں کہ حق تو تمہارے رب کی طرف سے ہے۔ تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے
فَلْيَكْفُرْ ۚ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۚ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ
کفر کرے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انھیں گھیر لیں گی اور جب
يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ
وہ پانی کے لیے فریاد کریں گے تو انھیں چرخ دی ہوئی دھات کی طرح کا پانی دیا جائیگا ان کے منہ بھون دیگا اور وہ کتنا برا مشروب ہے اور وہ
سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ
اور دوزخ ان کے لیے کتنی بری قرار کی جگہ ہے۔ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو ہم ان کے اس نیک
اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ
اجر کو ضائع نہیں کریں گے جن کے عمل اچھے ہوں۔ ان کے لیے بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے ندیاں
الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا
بہتی ہیں اور ان کو اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہ اس میں سبز کپڑے
خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ
اور موٹے ریشم کے پہنیں گے ف وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوں گے، یہ کتنا اچھا

(صفحہ ۳۵۶) ف اس کا شان نزول یہ ہے کہ اہل مکہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اصحاب کہف کا حال دریافت کیا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل بتاؤں گا اور انشاء اللہ نہیں فرمایا تو کئی روز وحی نہیں آئی پھر یہ آیت نازل ہوئی اس میں امت کے لیے درس ہے کہ ہر کام بغیر انشاء اللہ کے کیا جائے وہ فعل شیطانی ہوتا ہے کیونکہ وہ انسان کے نفس سے تعلق رکھتا ہے اور انشاء اللہ کہنے سے رب تعالیٰ کے امر کے تحت ہو جاتا ہے جو عبادت ہے۔ حضور علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ میں کل بتاؤں گا اس کے بعد وحی کے نہ آنے میں یہ مصلحت تھی کہ منافقین اور کفار شک کرتے کہ شاید یہ بات بھر میں گھڑ لیا ہے مگر جب ۱۵ دن وحی نہ آئی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ آپ نے یہ قصہ گھڑا نہیں ہے اگر گھڑتے تو اتنے دن وحی کا انتظار نہ کرتے۔

ف عارفین کا قول ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنے رب کو یاد کر حتیٰ کہ اپنے آپ کو بھول جائے پھر ذکر کا کمال یہ ہے کہ ذاکر مذکور میں قائم ہو جائے یعنی اپنے نفس کو اس کی محبت میں فنا کر دے یہی ذکر کا کمال ہے اور بندے کی معراج ہے۔

(صفحہ ہذا ۳۵۷) ف اس کے معنی یہ ہیں کہ انسان جو عمل بھی کرتا ہے اور جس عضو سے اسے انجام دیتا ہے وہ اس عضو میں منعکس ہو جاتا ہے اور اس کے اثرات کی شکل کنگنوں جیسی، سبز کپڑے موٹے اور چکنے ریشم جیسی ہے جو روز قیامت جب یہ جسم لطیف جنت میں داخل ہو گا تو وہ اثرات جو اس کا جزو روح بنے ہوتے ہیں اس روز بھی وہ روح کے حقیقی جسم پر ظاہر ہوں گے۔

ع ۵ ۱۶

الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا

ثواب ہے اور کتنی اچھی آرام کی جگہ ہے ۔ اور ان کے سامنے دو مردوں کی مثال بیان کرو کہ ان میں سے

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا

ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دیئے اور ان کو کھجوروں سے ڈھانپ دیا اور ان کے

بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْئًا

بیچوں بیچ کھیتی رکھی ، دونوں باغ اپنے اپنے پھل لائے اور اس میں کچھ کمی نہ رہی

وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ

اور دونوں کے بیچ میں ہم نے نہر بہائی اور اس میں پھل تھے تو اپنے ساتھی سے بولا اور وہ اس سے بحث

اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ

کرتا تھا کہ میں تجھ سے مال میں زیادہ ہوں اور آدمیوں کا زیادہ زور رکھتا ہوں۔ وہ اپنے باغ میں گیا اور وہ اپنے نفس کیلئے ظالم تھا

قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً

بولا مجھے گمان نہیں کہ یہ کبھی فنا ہو اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہو

وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ

اور اگر میں اپنے رب کی طرف پھر بھی گیا تو ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پاؤں گا ۔ اس نے اپنے ساتھی

صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ

سے بحث کرتے ہوئے جواب دیا ، کیا تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا اور نطفہ سے پیدا کیا

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَآ

اور پھر تجھے مرد بنایا مگر میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا ہوں ۔ اور کیوں بھلا

اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِنْ تَرَنِ اَنَا

کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوتا تو کہتا کہ جو اللہ نے چاہا ہے ۔ اس کے سوا کسی میں کوئی زور نہیں ، اگر تو مجھے دیکھتا ہے

اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ فَعَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ

کہ میں تجھ سے کمتر ہوں مال اور اولاد میں ۔ تو شاید کہ میرا رب مجھے تجھ سے بہتر باغ دے

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوْ

اور تیرے باغ پر آسمان سے بجلیاں گرا دے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ۔ یا

يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأَصْبَحَ
اس کا پانی زمین میں جذب ہو جائے پھر تو اسے نہ پا سکے۔ اور اس کے پھل گھیر لیے گئے تو اپنے
يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَىٰ مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَيَقُولُ
ہاتھ ملتا رہ گیا اس لاگت پر جو اس باغ میں خرچ کی تھی اور وہ اپنی چھتوں پر گرا ہوا تھا اور وہ کہتا ہے
يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُونَهُ مِنْ
کہ کاش میں نے اپنے رب کا کسی کو شریک نہ کیا ہوتا اور اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ کے سامنے اس کی
دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ۚ هُوَ خَيْرٌ
مدد کرتی اور نہ وہ بدلہ لینے کے قابل تھا۔ (یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ کلی اختیار سچے اللہ کا ہے اس کا ثواب
ع ۵
ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ
سب سے بہتر ہے اور اسے ماننے کا انجام سب سے بھلا۔ اور ان کے سامنے دنیاوی زندگی کی مثال بیان کرو جیسے کہ پانی
أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا
ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا پھر صبح کو وہ سوکھی گھاس ہو گیا
تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ الْمَالُ وَالْبَنُونَ
جسے ہواؤں نے اڑایا اور اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ اور مال اور اولاد
زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
دنیاوی زندگانی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والے نیک عمل ہیں جن کا ثواب آپکے رب کے یہاں بہت اچھا ہے
وَخَيْرٌ أَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْأَرْضَ بَارِزَةً
اور وہ امید میں سب سے بہتر ف۵ اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے۔
وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ﴿٤٧﴾ وَعُرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفًّا
اور ہم انھیں اٹھائیں گے تو ان میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے اور سب آپ کے رب کے حضور برابر صف باندھے پیش ہوں گے
لَقَدْ جِئْتُمُونَا كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ بَلْ زَعَمْتُمْ أَلَّنْ نَجْعَلَ
بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آ گئے جیسا کہ ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا بلکہ تمہارا تو گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی
لَكُمْ مَوْعِدًا ﴿٤٨﴾ وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا
وعدے کا وقت نہ رکھیں گے اور جب نامۂ اعمال رکھا جائے گا تو مجرموں کو دیکھو گے کہ اس کے لکھے سے ڈرتے

ف ۵ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہیں اور اعمال صالح آخرت کی اور اللہ تعالیٰ اپنے بہت سے بندوں کو یہ سب عطا فرماتا ہے۔ باقیات الصالحات در حقیقت وہ تمام کام ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کیے جائیں یا اسکی اطاعت میں انجام دیے جائیں۔

فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا
ہونگے اور کہیں گے ہائے افسوس ہمارے اس نوشتے کو کیا ہوا۔ نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا اور نہ
كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ
بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور جو کچھ انھوں نے کیا تھا اسے اپنے سامنے پالیا اور آپ کا رب کسی پر ظلم
اَحَدًا ﴿۴۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ ع ۶ / ۱۶
نہیں کرتا۔ اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَاۗءَ
کہ وہ قوم جن سے تھا تو اس نے اپنے رب کے حکم سے نافرمانی کی۔ تو کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا
مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ
اپنا دوست بناتے ہو اور وہ تمہارے صریح دشمن ہیں اور ظالموں کے لیے کیا ہی برا بدلا ہے۔ اور نہ میں نے آسمانوں
خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ
اور زمین کو بناتے وقت انھیں گواہ بنایا تھا اور نہ خود ان کو پیدا کرتے وقت۔ اور نہ یہ میری شان ہے کہ گمراہ کرنے
الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَاۗءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ
والوں کو اپنا بازو بناؤں۔ اور جس دن وہ فرمائے گا کہ پکارو میرے شریکوں کو جو تم گمان کرتے تھے
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ
کہ انھیں پکارو گے۔ تو وہ انھیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان کر دیں گے۔ اور مجرم دوزخ کو
النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ وَلَقَدْ ع ۷ / ۱۷
دیکھیں گے تو یقین کریں گے کہ انھیں اس میں گرنا ہے اور وہ اس سے خلاصی کی کوئی جگہ نہ پائیں گے۔ اور یقینا
صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ
ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں طرح طرح سے بیان فرمائیں اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر
شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
جھگڑالو ہے اور انسانوں کو کس چیز نے اس سے روکا کہ ایمان لاتے جبکہ ہدایت ان کے پاس آئی اور اپنے رب سے
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا
معافی مانگتے تاکہ ان پر اگلوں جیسا سلوک ہوتا یا ان پر قسم قسم کا عذاب آتا اور ہم

نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ

رسولوں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ باطل

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا

کے ساتھ جھگڑتے ہیں کہ اس سے حق کو ہٹا دیں اور انھوں نے میری آیتوں کو اور جو ڈر انھیں سنائے گئے

هُزُوًا ﴿٥٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ

انکی ہنسی اڑائی۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اپنے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان سے منہ پھیر لیں اور انکے

مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ

ہاتھ جو آگے بھیج چکے اسے بھول جائے ہم نے انکے دلوں پر ان کے عمل کے اثرات کی وجہ سے غلاف چڑھا دیے ہیں کہ قرآن کو نہیں

اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿٥٧﴾

سمجھتے اور ان کے کانوں میں گرانی آگئی اور اگر تم انھیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو کبھی راہ راست کو نہ پائیں گے۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ

اور آپ کا رب بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے، اگر وہ انھیں ان کے کیے پر پکڑتا تو جلد ان پر

الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ

عذاب بھیجتا بلکہ ان کے لیے ایک وعدے کا وقت مقرر ہے جس کے سامنے وہ کوئی پناہ نہ پائیں گے۔ اور وہ

الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ﴿٥٩﴾ ع وَاِذْ قَالَ

بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جب انھوں نے ظلم کیا اور ہم نے انکی بربادی کا ایک وعدہ رکھا تھا۔ اور جب موسیٰؑ

مُوْسٰي لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓي اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾

نے اپنے خادم سے کہا کہ میں باز نہ رہوں گا جب تک وہاں نہ پہنچوں جہاں دو سمندر ملتے ہیں ف یا قرنوں چلا جاؤں۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ

پھر جب وہ دونوں ان دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے اپنی مچھلی بھول گئے اور اس نے سمندر میں اپنی راہ لی

سَرَبًا ﴿٦١﴾ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا

سرنگ بناتی۔ پھر جب وہاں سے گزر گئے موسیٰؑ نے خادم سے کہا ہمارا صبح کا کھانا لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مشقت کا

هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ

سامنا ہوا۔ بولا (خادم) بھلا دیکھیے تو، جب ہم نے اس چٹان کے پاس جگہ لی تھی تو میں مچھلی کو بھول

ف روایت ہے کہ موسیٰؑ نے فرمایا کہ میں دو سمندر کے ملنے کی جگہ ضرور پہنچوں گا چاہے وہ کتنی ہی دور ہو پھر یہ دونوں حضرت موسیٰؑ اور انکے خادم مچھلی بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں ڈال کر توشہ کے طور پر لے کر روانہ ہوئے اور وہاں پہنچے جہاں ایک پتھر کی چٹان تھی اور چشمۂ حیات تھا تو وہاں دونوں حضرات نے آرام فرمایا اور محو خواب ہوگئے بھنی ہوئی مچھلی زنبیل میں زندہ ہوگئی اور تڑپ کر دریا میں گری اور اس جگہ سے پانی کا بہاؤ رک گیا اور ایک محراب سی بن گئی حضرت یوشع کو بیدار ہونے کے بعد حضرت موسیٰؑ سے اس کا ذکر کرنا یاد نہ رہا چنانچہ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ دوسرے روز کھانے کا وقت آیا تو حضرت نے کھانا طلب کیا انہوں نے کہا کہ میں مچھلی کو بھول گیا تھا مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں چنانچہ وہ پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے موسیٰؑ نے فرمایا کہ مچھلی کا جانا ہی تو ہمارے حصول مقصد کی علامت ہے اور جن کی طلب میں ہم چلے ہیں ان کی ملاقات وہیں ہوگی چنانچہ جب واپس ہوئے اور اس مقام تک پہنچے جہاں مچھلی زندہ ہو کر دریا میں گری تھی تو وہاں حضرت موسیٰؑ کی ملاقات ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی مصلحتیں ہیں کہ مچھلی کا زندہ ہو کر گر جانا اور یوشع کا حضرت موسیٰؑ سے ذکر نہ کرنا اور بھول جانا اس میں مصلحت یہی تھی کہ وہ واپس اس طرف لوٹیں اور یہاں خضرؑ سے ملاقات ہو جائے اسی طرح انسان کو اپنی زندگی میں جن حادثات و واقعات سے سابقہ پڑتا ہے اور جنہیں انسان نقصان سمجھتا ہے، درحقیقت اس میں رب تعالیٰ کی مصلحت ہوتی ہے اور کوئی نہ کوئی راز پنہاں ہوتا ہے، کوئی کام بھی خالی از حکمت نہیں ہوتا خضرؑ کا نام بلیا بن ملکان اور کنیت ابوالعباس ہے خضر اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ جس جگہ نماز پڑھتے ہیں اس جگہ اگر خشک گھاس بھی ہو تو وہ ہری ہو جاتی ہے۔ اسی نسبت سے آپ کو خضر کہتے ہیں۔

ع

الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

گیا تھا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا تھا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی

عَجَبًا ﴿۶۳﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾

بڑے اچنبھے کی بات ہے۔ موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا

تو انھوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا کی اور اسے اپنا علم لدنی

عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ

عطا کیا۔ اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمھارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے وہ بات جو

رُشْدًا ﴿۶۶﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا

تمھیں تعلیم ہوئی ہے۔ کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے

لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿۶۸﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي

جس پر آپ کا علم محیط نہیں۔ کہا اللہ نے چاہا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمھارے کسی حکم

لَكَ أَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ

کے خلاف نہ کروں گا۔ تو کہا اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ ع ۹ ۲۱

اس کا ذکر نہ کروں۔ اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس بندے نے اس میں سوراخ کر دیا،

أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسلیے سوراخ کیا ہے کہ تم کشتی میں سوار لوگوں کو ڈبو دو۔ یقیناً تم نے یہ عجیب بات کی۔ اس نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ

إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا

تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکو گے کہا مجھ سے جو بھول ہوئی ہے اس پر گرفت نہ کرو اور

تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانطَلَقَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ

مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک لڑکا ملا اس نے اسے قتل کر دیا موسیٰ

أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

نے کہا کہ تم نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا بغیر کسی جان کے بدلے، بیشک تم نے یہ بہت بری بات کی۔

قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾
اس نے کہا کہ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے۔
قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ
اس نے کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر مجھے ساتھ نہ رکھنا بیشک میری طرف سے
مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا
تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر دونوں آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف۷ ان گاؤں
أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن
والوں سے کھانا مانگا انھوں نے انھیں مہمان بنانا قبول نہ کیا پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی
يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ
تھی، تو انھوں نے اسکو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔ اس نے کہا
هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع
یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کی تاویل بتاؤں گا جن پر آپ سے
عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ
صبر نہ ہو سکا ف۸ وہ جو کشتی تھی وہ غریبوں کی تھی کہ جو دریا میں کام کرتے تھے
فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور اس دریا کے دوسری طرف ایک بادشاہ تھا کہ ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین
غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا
لیتا تھا۔ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مومن تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور
طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً
کفر میں مبتلا نہ کر دے۔ تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے انھیں بہتر لڑکا عطا فرمادیگا جو اس سے زیادہ مہربان
وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ
فرمانبردار اور والدین پر رحم کرنے والا ہوگا۔ اور رہی وہ دیوار کہ وہ گاؤں کے دو یتیم لڑکوں کی تھی
وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن
اور اس کے نیچے ان کے لیے خزانہ دفن تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔ تو آپ کے رب نے چاہا کہ جب

ف ۷ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ گاؤں انطاکیہ ہے اسی گاؤں میں موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا گزر ہوا اور انہی گاؤں والوں سے انہوں نے ضیافت کرنے کو کہا مگر گاؤں والے ان کو اجنبی سمجھ کر خوفزدہ ہو گئے اور ضیافت کرنے پر راضی نہ ہوئے۔

ف ۸ درحقیقت صاحب باطن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے رازوں کا افشاء کرنا ایک جرم کی مانند ہے جو لوگ صاحب باطن ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رازوں کو ہر طرح مخفی رکھتے ہیں اور انکا اظہار نہیں ہونے دیتے یہی وجہ تھی کہ خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ راز بتانے سے احتراز کیا نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف صفات کاسدہ کی نسبت نہیں دیجا سکتی۔ کیونکہ اس میں تمام صفات شریفہ اور عالیہ ہیں اسی لئے جب خضر علیہ السلام نے کشتی میں سوراخ کیا تو فرمایا کہ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور جب لڑکے کو مار ڈالا تو فرمایا کہ ہم نے چاہا اس کو رب تعالیٰ سے نسبت نہیں دی مگر جب دیوار کو سیدھا کیا جس کے نیچے خزانہ تھا اور جس کے وارث دو یتیم بچے تھے تو فرمایا کہ تیرے رب نے چاہا اس کو اپنی ذات سے نسبت نہیں دیا۔

الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

گیا تھا اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا تھا کہ میں اس کا ذکر کروں. اور اس نے تو سمندر میں اپنی راہ لی

عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذَٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾

بڑے اچنبھے کی بات ہے۔ موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے تو پیچھے پلٹے اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا

تو انھوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت عطا کی اور اسے اپنا علم لدنی

عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ

عطا کیا۔ اس سے موسیٰ نے کہا کیا میں تمھارے ساتھ رہوں اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے وہ بات جو

رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا

تمھیں تعلیم ہوئی ہے۔ کہا آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے

لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ﴿٦٨﴾ قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي

جس پر آپ کا علم محیط نہیں۔ کہا اللہ نے چاہا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمھارے کسی حکم

لَكَ أَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَن شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ

کے خلاف نہ کروں گا۔ تو کہا اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود

لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿٧٠﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا ۖ قَالَ ع ٩ ١١ ٢

اس کا ذکر نہ کروں۔ اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس بندے نے اسمیں سوراخ کر دیا،

أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ﴿٧١﴾ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

موسیٰ نے کہا کیا تم نے اسلیے سوراخ کیا ہے کہ تم کشتی میں سوار لوگوں کو ڈبو دو، یقیناً تم نے یہ عجیب بات کی۔ اس نے کہا میں نہ کہتا تھا کہ

إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٢﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا

تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکو گے کہا مجھ سے جو بھول ہوئی ہے اس پر گرفت نہ کرو۔ اور

تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴿٧٣﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ

مجھ پر میرے کام میں مشکل نہ ڈالو پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک لڑکا ملا اس نے اسے قتل کر دیا، موسیٰ

أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُّكْرًا ﴿٧٤﴾

نے کہا کہ تم نے ایک بے گناہ کو قتل کر دیا بغیر کسی جان کے بدلے۔ بیشک تم نے یہ بہت بری بات کی۔

قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾
اس نے کہا کہ میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز صبر نہ کر سکیں گے۔
قَالَ إِن سَأَلْتُكَ عَن شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي ۖ قَدْ بَلَغْتَ
اس نے کہا اس کے بعد میں تم سے کچھ پوچھوں تو پھر مجھے ساتھ نہ رکھنا۔ بیشک میری طرف سے
مِن لَّدُنِّي عُذْرًا ﴿٧٦﴾ فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا
تمہارا عذر پورا ہو چکا۔ پھر دونوں آگے چلے۔ یہاں تک کہ ایک گاؤں والوں کے پاس آئے ف۷ ان گاؤں
أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن
والوں سے کھانا مانگا انھوں نے انھیں مہمان بنانا قبول نہ کیا پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی کہ گرا چاہتی
يَنقَضَّ فَأَقَامَهُ ۖ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ
تھی، تو انھوں نے اسکو سیدھا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے۔ اس نے کہا
هَٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۚ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِع
یہ میری اور آپ کی جدائی ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کی تاویل بتاؤں گا جن پر آپ سے
عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ
صبر نہ ہو سکا ف۸ وہ جو کشتی تھی وہ غریبوں کی تھی کہ جو دریا میں کام کرتے تھے
فَأَرَدتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُم مَّلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ
تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور اس دریا کے دوسری طرف ایک بادشاہ تھا کہ ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین
غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَا أَن يُرْهِقَهُمَا
لیتا تھا۔ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے ماں باپ مومن تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ وہ ان کو سرکشی اور
طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا أَن يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكَاةً
کفر میں مبتلا نہ کر دے۔ تو ہم نے چاہا کہ ان کا رب اس کے بدلے انھیں بہتر لڑکا عطا فرمادیگا جو اس سے زیادہ مہربان
وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ
فرمانبردار اور والدین پر رحم کرنیوالا ہوگا۔ اور رہی وہ دیوار کہ وہ گاؤں کے دو یتیم لڑکوں کی تھی
وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن
اور اس کے نیچے ان کے لیے خزانہ دفن تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔ تو آپ کے رب نے چاہا کہ جب

ف۷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ گاؤں انطاکیہ ہے اسی گاؤں میں موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا گزر ہوا اور انہی گاؤں والوں سے انہوں نے ضیافت کرنے کو کہا مگر گاؤں والے ان کو اجنبی سمجھ کر خوفزدہ ہو گئے اور ضیافت کرنے پر راضی نہ ہوئے۔

ف۸ درحقیقت صاحب باطن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے رازوں کا افشاء کرنا ایک جرم کی مانند ہے جو لوگ صاحب باطن ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رازوں کو ہر طرح مخفی رکھتے ہیں اور انکا اظہار نہیں ہونے دیتے یہی وجہ تھی کہ خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو یہ راز بتانے سے احتراز کیا نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف صفات کاسدہ کی نسبت نہیں دیجا سکتی۔ کیونکہ اس میں تمام صفات شریف اور عالیہ ہیں اسی لئے جب خضر علیہ السلام نے کشتی میں سوراخ کیا تو فرمایا کہ میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کردوں اور جب لڑکے کو مار ڈالا تو فرمایا کہ ہم نے چاہا اس کو رب تعالیٰ سے نسبت نہیں دی مگر جب دیوار کو سیدھا کیا جس کے نیچے خزانہ تھا اور جس کے وارث دو یتیم بچے تھے تو فرمایا کہ تیرے رب نے چاہا اس کو اپنی ذات سے نسبت نہیں دیا۔

يَبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا

وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں تب اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے۔ یہ جو کچھ میں نے

فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؕ ٨٢ ع ١٢

کیا اپنے حکم سے نہیں کیا یہ تاویل ہے ان باتوں کی جس پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ ٨٣

اور آپ سے ذوالقرنین کی بابت پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیں میں تمہیں اس کا مذکور پڑھ کر سناتا ہوں

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۙ ٨٤ فَاَتْبَعَ

بیشک ہم نے اسے زمین میں اقتدار دیا اور ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا تو وہ ایک سامان

سَبَبًا ٨٥ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ

کے پیچھے چلا یہاں تک کہ جب سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچا تو اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ

ڈوبتا ہوا پایا ف۹ اور وہاں ایک قوم کو پایا ہم نے فرمایا اے ذوالقرنین! یا تو

اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ٨٦ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تو انہیں عذاب دے یا ان کے ساتھ بھلائی اختیار کر اس نے عرض کی کہ جس نے ظلم کیا

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ٨٧ وَاَمَّا

اسے تو ہم عنقریب سزا دیں گے اور پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا جائیگا تو وہ اسے بری مار دے گا۔ اور جو

مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ

ایمان لایا اور نیک عمل کیے تو اس کے مطابق اس کا اچھا بدلہ پائے گا اور ہم اسے کہیں گے

مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ؕ ٨٨ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ٨٩ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ

اپنے حکم میں آسانی۔ پھر وہ ایک سامان کے پیچھے چلا یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ ٩٠

تو اسے ایسی قوم پر نکلتا ہوا پایا جن کے لیے ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی۔

كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ٩١ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ٩٢ حَتّٰۤى

ایسے ہی۔ اور جو کچھ اس کے پاس تھا سب کو ہمارا علم محیط ہے۔ پھر ایک سامان کے پیچھے چلا۔ یہاں تک

ف۹ چونکہ ذوالقرنین کی جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں تک سیاہ پانی نظر آتا تھا یعنی اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سورج سیاہ چشمے کے کیچڑ میں ڈوب رہا ہے نہ کہ حقیقتاً وہ سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہے اللہ تعالیٰ نے بھی یہ نہیں فرمایا کہ وہ سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبا کرتا ہے روایت ہے، کہ ذوالقرنین بحر محیط کے کنارے تک پہنچ گیا تھا چونکہ آنکھوں کو حد نظر تک پانی ہی پانی نظر آتا تھا اس لئے سورج غروب ہوتے وقت جب ذوالقرنین نے سورج کی طرف دیکھا تو اسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا سورج سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوب رہا ہے کیونکہ مغرب کی طرف جہاں تک اس کی نظر جاتی تھی سوائے سیاہ پانی کے کچھ نظر نہیں آتا تھا اس لئے وہ سمجھتا تھا کہ شاید سورج سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوب رہا ہے۔

اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ

دو پہاڑوں کے بیچ میں پہنچا ان سے ادھر ایک قوم کو پایا کہ وہ کوئی بات نہیں

يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

سمجھتے تھے۔ انھوں نے کہا اے ذوالقرنین بیشک یاجوج ماجوج

مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ

زمین میں فساد مچاتے ہیں ف۱۰ تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کردیں اس لیے کہ آپ ہم میں اور

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ

ان میں ایک دیوار بنا دیں۔" اس نے کہا "جس میں مجھے میرے رب نے اختیار دیا ہے بہتر ہے کہ تم میری

بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۙ ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى

مدد طاقت سے کرو، میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنا دوں گا۔ تم میرے پاس لوہے کے تختے لاؤ" یہاں تک

اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ

کہ جب وہ دیوار دونوں پہاڑوں کے کناروں سے برابر کردی تو اس نے کہا "دھونکو" یہاں تک کہ جب اسے آگ کی مانند کردیا،

قَالَ اٰتُوْنِىْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ؕ ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا

کہا "لاؤ میں اس پر پگھلا ہوا تانبا انڈیل دوں"۔ تو یاجوج اور ماجوج اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ

اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

اس میں سوراخ کر سکے۔ کہا "یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب میرے رب کا

وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ؕ ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا

وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کردے گا۔ اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے" اور اس دن ہم

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ

انھیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر حملہ آور ہوگا اور صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو جمع

جَمْعًا ۙ ﴿٩٩﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ ﴿١٠٠﴾ الَّذِيْنَ

کردیں گے اور ہم اس دن جہنم کو کافروں کے سامنے کردیں گے۔ وہ لوگ

كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِىْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِىْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

جن کی آنکھوں پر میری یاد کی طرف سے پردہ پڑا تھا اور حق بات سن نہ

ف۱۰ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یاجوج و ماجوج قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ یہ قبل قیامت خروج کریں گے حضور ﷺ نے یاجوج و ماجوج کے اوصاف اور نشانات بتائے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ خروج کریں گے تو تمام لوگوں کو اپنے قلعوں میں بند کردیں گے اور تمام پانیوں کو پی جائیں گے پھر آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے وہ تیر جب واپس زمین پر آئیں گے تو خون کی مانند کسی چیز سے آلودہ ہوں گے پھر وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں پر بھی غلبہ پالیا ہے اور آسمان والوں پر بھی غالب آگئے ہیں پس اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں پر ایک سورخ کردے گا جو ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا جس سے وہ ہلاک ہو جائیں گے یاجوج و ماجوج کو انگریزی زبان میں GOG اور MA-GOG کہتے ہیں' غالبا سنسکرت کے گھاگ اور مہاگھاگ کی بگڑی ہوئی صورت ہے یعنی بد معاش اور بڑا بد معاش چونکہ ان کا وطن احادیث کی نشان دہی سے ملک چین سے پرے ہے اس لئے یاجوج و ماجوج سے مراد روس کے لوگ ہو سکتے ہیں اور ان کی بد معاشی ظاہر ہے قرآن میں اصحاب الرس کا ذکر آیا ہے' یہ کون تھے کہاں تھے ان کے تعین میں مفسرین اور مورخین سخت مشکوک ہیں اور اس سلسلے میں جتنے اقوال اور روایات مذکور ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اس درجہ مستند نہیں کہ اس کی بناپر کوئی صحیح فیصلہ کیا جاسکے' قرآن میں اصحاب الرس کا ذکر دو مقام پر

حاشیہ بر صفحہ ۶۱۱

سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ

سکتے تھے۔ تو کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا

دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلْ هَلْ

حمایتی بنالیں گے۔ یقیناً ہم نے کافروں کے اترنے کے لیے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ آپ فرمادیں کہ کیا

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي

ہم تمھیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کس کے ہیں۔ ان کے، جن کی ساری کوشش دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰۗىِٕكَ

زندگی میں گم ہوگئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ وہ لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاۗىِٕهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ

جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں سے انکار کیا اور اسکے دیدار کے بھی منکر ہوئے تو انکے تمام اعمال ضائع ہوگئے تو ہم انکے

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَاۗؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا

لیے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہ کریں گے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ جہنم ہے اس پر کہ انھوں نے کفر کیا

وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی اڑائی۔ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے

كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

فردوس کے باغات ان کے اترنے کی جگہ ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ انھی میں رہیں گے اور وہ اس جگہ کو

عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

بدلنا نہ چاہیں گے۔ آپ فرمادیں کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کیلیے سیاہی بن جائے تو یقیناً سمندر ختم ہوجائیگا

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسی ہی اور بھی اس کی مدد کو لے آئیں۔ آپ فرمادیں کہ تو بس بشری

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ

ہیں میں تمھاری مثل بشر ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید

رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ ف۱۱

ع ۱۱ ۹ ۲

حاشیہ از صفحہ ۳۶۵

آیا ہے لیکن کوئی حال بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف گنہگار اور معذب قوموں کی فہرست میں ان کا بھی شمار کیا گیا ہے۔ محققین اس سلسلے میں قرآن مجید سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد روس کے لوگ ہوں ان کے گنہگار ہونے کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ انہوں نے اپنے ملک میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا جرم قرار دے دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ملک روس سے اللہ تعالیٰ کو نکال دیا ہے روس کے اندرونی حالات پر آج تک پردہ پڑا ہوا ہے' تمام دنیا کا پانی پی جانے سے مراد پانی پر ان کا مکمل قبضہ اور کنٹرول ہو سکتا ہے آسمان پر جو تیر چلائیں گے ممکن ہے اس سے مراد اسپتنک وغیرہ ہوں یا میزائل جو روسی سائنس دان تیار کر رہے ہیں یعنی انہوں نے چاند پر بھی ایک اسی قسم کا تیر یعنی اسپتنک پھینک دیا ہے۔ توریت میں بھی روس اور اس کے ساتھ مسک کا نام آتا ہے ہو سکتا ہے کہ روس سے یہی روس مراد ہو اور مسک سے ماسکو مراد ہو واللہ اعلم بالصواب۔

ف۱۱ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے کہ یہ بھی شرک اکبر ہے اور ریاء سے بھی بچے جو شرک اصغر ہے۔

ع ۱۲ ۵ ۳

کہاں سے ہو گا یہ سوال انکار نہیں بلکہ مقصود یہ دریافت کرنا ہے کہ عطائے فرزند کس طریقے پر ہوگا کیا دوبارہ جوانی مرحمت ہوگی یا اسی حال میں فرزند عطا کیا جائے گا۔

سورۃ مریم مکیۃ وھی ثمان وتسعون آیۃ وست رکوعات ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾

سورۂ مریم مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
کٓھٰیٰعٓصٓ ۔ یہ مذکور ہے آپ کے رب کی اس رحمت کا جو اس نے اپنے بندے زکریاؑ پر کی۔ جب اس نے اپنے رب کو
نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ
بہت آہستہ پکارا۔ اس نے عرض کی "اے میرے رب! میری ہڈی کمزور ہوگئی ہے اور میرے سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا
شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ
پھوٹا ہے اور اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا۔ اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابتداروں کا ڈر ہے
مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾
اور میری عورت بانجھ ہے تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا سرپرست عطا فرما
يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾ يٰزَكَرِيَّآ
جو میرا جانشین ہو اور اولادِ یعقوبؑ کا وارث ہو۔ اور اے میرے رب! وہ تیری رضا کا طالب ہو۔" "اے زکریاؑ!
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾
ہم تجھے خوشخبری سناتے ہیں ایک لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے اس سے پہلے ہم نے اس نام کا اور کوئی نہ کیا۔"
قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ
عرض کی "اے میرے رب! میرے یہاں لڑکا کیسے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے ف۱ اور میں بڑھاپے کے باعث
مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
ناکارہ ہوگیا ہوں۔" فرمایا "ایسا ہی ہوگا" تیرے رب نے فرمایا "وہ مجھے آسان ہے اور میں نے
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿٩﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ؕ
تو اس سے پہلے تجھے پیدا کیا اس وقت جبکہ تو کچھ بھی نہ تھا۔" عرض کی "اے میرے رب! مجھے کوئی نشانی دیدے
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ
فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دن اور تین رات لوگوں سے کلام نہ کرے گا بھلا چنگا ہوکر۔ تو وہ باہر نکلا اپنی قوم پر
مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى
محراب سے تو انھیں اشارے سے کہا کہ "صبح و شام تسبیح کرتے رہو۔" "اے یحییٰؑ!

ف۱ جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کا حکم صادر فرماتا ہے تو اس کے جسم حقیقی میں وہ صلاحیتیں ودیعت فرما دیتا ہے جس کے ذریعے سے اعضاءِ بدن میں وہ قوت پیدا ہو جاتی ہے جو اس کام کیلئے ضروری ہوتی ہے خواہ عورت ہو یا مرد دونوں کے قوائے بدنی میں اس کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور حقیقت روح انسانی کے ذریعے اعضاءِ جسمانی اس حکم کی تعمیل کیلئے آمادہ ہو جاتے ہیں، بظاہر وہ انسان اس فعل کو انجام دینے کے قابل نظر نہیں آتا ہے مگر بباطن رب تعالیٰ کے حکم سے اس میں وہ صلاحیت پوری پوری موجود ہوتی ہے، یہ سوال کہ میرے لڑکا

خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ ﴿۱۲﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا

کتاب کو مضبوط پکڑو" اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی اور اپنی طرف سے اس پر عنایت کی

وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾

اور پاکیزہ کیا کیونکہ وہ ڈرنے والا تھا اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنیوالا تھا اور وہ ہرگز زبردست، نافرمان نہ تھا۔

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ وَاذْكُرْ

اور سلامتی ہے اس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائیگا۔ اور مریم

فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتْ

کے احوال پر غور کرو جب اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر مشرق کی طرف ایک جگہ گئی۔ تو ان سے

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۣ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا

اس نے پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنی روح کو بھیجا تو وہ اس کے سامنے مانند بشر کے

سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ

بن گیا ف۲۔ وہ بولی "میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو اللہ سے ڈرتا ہے"۔ بولا

اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ڰ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ

"میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا دوں"۔ بولی "میرے لڑکا کہاں سے

غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

ہوگا؟ مجھے تو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں"۔ کہا "ایسا ہی ہوگا، تیرے رب نے فرمایا ہے کہ وہ

عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا

مجھے آسان ہے"۔ اور یہ اس لیے ہے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی قرار دیں اور اپنی طرف سے رحمت، اور یہ حکم پورا

مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا

ہو چکا ہے۔ اور مریم نے پیٹ میں لیا پھر اسے لیے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی ف۳ تو پھر اسے

الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا

جننے کا درد ایک کھجور کی جڑ میں لے آیا بولی "کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی

وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ

اور بھولی بسری ہو جاتی"۔ تو اسے اس کے نیچے سے پکارا کہ "غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے

ف۲ مثل کسی چیز کا عین نہیں ہوتا اسی لئے اسے مثل کہا جاتا ہے جیسا کہ اس آیت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام مثل بشر بن کر آئے حالانکہ وہ فرشتے تھے نورانی وجود رکھتے تھے مگر دنیا میں حضرت

ع ۵

وقف لازم

مریم کے پاس شکل بشری میں آئے یعنی ان کی حقیقت نور تھی مگر نوع بشری اختیار کر لی تھی کیونکہ نور مرئی نہیں ہوتا نور نظر نہیں آتا اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ کی حقیقت نور تھی مگر نوع بشری تھی کیونکہ اگر نوع بشری نہ ہوتی تو کسی کو نظر نہ آتے اور اگر آتے بھی تو مثل قندیل کے یا فانوس کے نظر آتے کیونکہ آپ کو رسول ﷺ بنا کر بھیجا گیا تھا اس لئے نوع بشری میں بھیجا جس طرح اللہ تعالیٰ نے قابیل کے متعلق فرمایا کہ اس نے ہابیل کو قتل کرنے کے بعد کہا کہ کاش میں اس کوے کی مثل ہوتا تو مثل ہونے سے وہ کائیں کائیں نہیں کرنے لگا تھا نہ اس کے پر تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زمین میں کوئی جاندار نہیں اور نہ اڑنے والا پرندہ کہ وہ تمہاری مثل امت نہ ہوں تو یہ مثل فرما دینے سے نہ ہم اڑنے والے پرندے بن گئے اور نہ پرندے نے ہمارا جسم اختیار کیا تو غرض یہ قرآن

حاشیہ بر صفحہ ۳۶۷

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَهُزِّيٓ إِلَيْكِ بِجِذْعِ ٱلنَّخْلَةِ تُسَٰقِطْ عَلَيْكِ
تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔ اور کھجور کی ٹہنی پکڑ کر اپنی طرف ہلا، تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں

رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾ فَكُلِي وَٱشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا ۖ فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
گریں گی۔ تو کھا اور پی اور اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھ، پھر اگر تو کسی آدمی کو

ٱلْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِيٓ إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ
دیکھے۔ تو کہہ دینا کہ آج میں نے رحمان کی منت کا روزہ لیا ہے، تو آج میں ہرگز کسی آدمی سے

ٱلْيَوْمَ إِنسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَأَتَتْ بِهِۦ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُۥ ۖ قَالُوا۟ يَٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ
بات نہ کروں گی۔" تو وہ اسے اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی وہ بولے "اے مریم! تو نے بہت ہی بری

شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يَٰٓأُخْتَ هَٰرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ ٱمْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ
بات کی ہے۔ اے ہارون کی بہن تیرا باپ بدکار آدمی نہ تھا اور نہ تیری

أُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾ فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا۟ كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِى ٱلْمَهْدِ
ماں ہی بدکار تھی۔" اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا، وہ بولے "ہم اس بچے سے کیسے بات کریں جو مہد

صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ إِنِّى عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِىَ ٱلْكِتَٰبَ وَجَعَلَنِى نَبِيًّا ﴿٣٠﴾
میں ہو۔" بچے نے کہا، میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے۔ اور مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔

وَجَعَلَنِى مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَٰنِى بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا
اور اس نے مجھے مبارک کیا ہے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک

دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِى وَلَمْ يَجْعَلْنِى جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَٱلسَّلَٰمُ
کہ میں جیوں اور اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے کی۔ اور مجھے اس نے زبردست بدبخت نہیں بنایا ہے اور سلامتی ہے

عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ ذَٰلِكَ عِيسَى
مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا۔" یہ ہے عیسیٰ

ٱبْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ ٱلْحَقِّ ٱلَّذِى فِيهِ يَمْتَرُونَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلَّهِ أَن
مریم کا بیٹا حق کا قول ہے جس میں وہ شک کرتے ہیں۔ یہ اللہ کے لائق نہیں کہ کسی کو

يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ ۖ سُبْحَٰنَهُۥٓ ۚ إِذَا قَضَىٰٓ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن
اپنا بچہ ٹھہرائے، اس کی ذات پاک ہے۔ وہ جب کسی بات کا حکم فرماتا ہے تو بس وہ اس سے کہتا ہے کہ ہو جا

حاشیہ از صفحہ ۳۶۸
پاک میں لفظ مثل کتنی ہی جگہ آیا ہے اور خصوصاً فرشتوں کے متعلق جو شکل بشری میں ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے پاس آئے تھے حالانکہ سب جانتے ہیں کہ فرشتوں کی حقیقت نور ہے مگر وہ نوع بشری میں ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کے پاس آئے۔

ف ۲۹ جبرائیل علیہ السلام جب نوع بشری میں حضرت مریم علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور جناب مریم علیہا السلام کے دامن مبارک میں پھونک ماری وہ فوراً حاملہ ہو گئیں اس وقت حضرت مریم علیہا السلام کی عمر ۱۳ سال تھی وہ اپنے گھر والوں سے دور بیت اللحم میں چلی گئیں وہب کا قول ہے کہ سب سے پہلے جس شخص کو حضرت مریم علیہا السلام کے حمل کا علم ہوا وہ ان کا چچا زاد بھائی یوسف نجار تھا جو مسجد بیت المقدس کا خادم تھا اور بہت بڑا عابد تھا اس کو جب معلوم ہوا کہ مریم حاملہ ہیں تو اسے نہایت حیرت ہوئی جب چاہتا کہ ان پر تہمت لگائے تو حضرت مریم کی عبادت تقویٰ اور ہر وقت کا حاضر رہنا کسی وقت غائب نہ ہونا یاد کر کے خاموش ہو جاتا تھا اور جب حمل کا خیال کرتا تھا تو ان کو بری سمجھنا مشکل ہوتا تھا۔ بالآخر اس نے حضرت مریم علیہا السلام سے کہا کہ میرے دل میں ایک بات آئی ہے ہر چند چاہتا ہوں کہ زبان پر نہ لاؤں مگر اب صبر نہیں ہوتا آپ اجازت دیجئے کہ میں کہہ گزروں تاکہ میرے دل کی پریشانی رفع ہو حضرت مریم علیہا

حاشیہ برصفحہ ۳۷۰

فَيَكُونُ ﴿٣٥﴾ وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٣٦﴾

وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ اور عیسیٰ نے کہا کہ "بیشک اللہ میرا اور تمھارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہ سیدھی راہ ہے۔"

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ

پھر جماعتیں آپس میں مختلف ہو گئیں تو خرابی ہے کافروں کے لیے ایک بڑے حاضری والے

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٣٧﴾ أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا ۖ لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ

دن سے۔ انھیں فریادیں کرتے سنو گے اور انھیں دیکھو گے جس دن وہ ہمارے پاس حاضر ہوں گے مگر آج ظالم

الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٣٨﴾ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ

لوگ کھلی گمراہی میں ہیں اور انھیں ڈر سنا دے اس پچھتاوے کے دن سے کہ جب حکم پورا

الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

ہو چکے گا اور اب وہ غفلت میں ہیں اور اب وہ ایمان نہیں لاتے بیشک زمین اور جو کچھ اس پر ہے

الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ

اس کے ہم وارث ہوں گے۔ اور وہ ہماری ہی طرف لوٹیں گے اور کتاب میں ابراہیم کے واقعہ

ع ٢٥ ٥

إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ

کو یاد کرو بیشک وہ سچا نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا "اے میرے باپ کیوں ایسے کی عبادت

مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ﴿٤٢﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ

کرتا ہے جو سنے نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے۔" "اے میرے باپ! میرے

جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿٤٣﴾

پاس وہ علم آیا جو تجھے نہ آیا پس تو میری پیروی کر میں تجھے بالکل سیدھی راہ دکھاؤں گا۔"

يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿٤٤﴾

"اے میرے باپ! شیطان کی عبادت نہ کر یقیناً شیطان رحمان کا نافرمان ہے۔"

يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ

"اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمان کی طرف سے کوئی عذاب پہنچے تو تو

لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِنْ

شیطان کا رفیق ہو جائے۔" "بولا، کیا تو میرے معبودوں سے منہ پھیرتا ہے؟ اے ابراہیم! اگر

حاشیہ از صفحہ ٣٦٩

السلام نے کہا کہ اچھی بات ہو تو اس نے کہا کہ اے مریم علیہا السلام مجھے بتاؤ کہ کیا کھیتی بغیر تخم درخت بغیر بارش کے اور بچہ بغیر باپ کے ہو سکتا ہے؟ حضرت مریم علیہا السلام نے فرمایا کہ ہاں تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو کھیتی پیدا کی وہ بغیر تخم کے ہی پیدا کی اور درخت بغیر بارش کے اگائے کیا تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پانی کی مدد کے بغیر درخت پیدا کرنے پر قادر نہیں۔ یوسف نے کہا کہ میں یہ تو نہیں کہتا بیشک میں اس کا قائل ہوں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے جسے کن فرمائے وہ ہو جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بی بی کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا حضرت مریم علیہا السلام کے اس کلام سے یوسف کا شبہ رفع ہو گیا اور حضرت مریم حمل کے سبب سے ضعیف ہو گئی تھیں اس لئے وہ خدمت مسجد میں ان کی نیابت انجام دینے لگا اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو الہام کیا کہ وہ اپنی قوم سے علیحدہ چلی جائیں اس لئے وہ بیت اللحم میں چلی گئیں۔

یہ آپ اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ انسان نظام شمسی کا ایک جزو ہے اسی لئے یہ عالم صغیر کہلاتا ہے اور اس کے علاوہ تمام عالم عالم کبیر

حاشیہ بر صفحہ ٣٧١

لَمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ سَاَسْتَغْفِرُ
تو باز نہ آئے گا تو میں تجھے پتھروں سے ہلاک کردونگا ورنہ تو مجھ سے ہمیشہ کیلئے دور ہو جا۔ کہا پس تجھے سلام ہے میں اپنے رب سے تیرے

لَكَ رَبِّيْ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ
لیے بخشش مانگوں گا بیشک وہ مجھ پر مہربان ہے۔ اور میں کنارہ کش ہو جاؤنگا تم سے اور ان سب سے جن کی اللہ کے

دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾
سوا عبادت کرتے ہو اور میں اپنے رب کی عبادت کروں گا کاش کہ میں اپنے رب کی عبادت کرکے بدبخت نہ ہو جاؤں۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ
پھر جب وہ ان سے اور اللہ کے سوا ان کے معبودوں سے کنارہ کر گیا تو ہم نے اسے اسحاقؑ اور یعقوبؑ

وَيَعْقُوْبَ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ
عطا کیے اور سب کو نبی بنا دیا۔ اور ہم نے انھیں اپنی رحمت عطا کی اور

ع ۳ / ۶
جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى
ان کے لیے سچی زبان اور بلند ناموری رکھی۔ اور کتاب میں موسیٰؑ کے واقعہ کو یاد کرو

اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ
بیشک وہ مخلص تھا اور نبی اور رسولؑ تھا اور اسے ہم نے طور کی داہنی جانب سے

الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ
ندا فرمائی اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا اور ہم نے اسے (موسیٰؑ کو) اپنی رحمت سے اس کا بھائی

هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ
ہارون نبی عطا فرمایا۔ اور کتاب میں اسماعیلؑ کا واقعہ یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا

وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ
اور نبی اور رسولؑ تھا۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا
اپنے رب کی رضا کا طالب تھا اور کتاب میں ادریسؑ کے واقعہ کو یاد کرو ف۴ بیشک وہ صدیق تھا

نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
اور نبی تھا اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھا لیا۔ یہ ہیں وہ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا

حاشیہ از صفحہ ۳۷۰

کہلاتا ہے۔ جو کچھ عالم کبیر میں ہے وہ جزئی طور پر اس عالم صغیر میں موجود ہے جو چیز بھی اس دنیا میں نظر آتی ہے اس کی حقیقت اس عالم خلق میں موجود ہے جب انسان کی پیدائش کا وقت آتا ہے تو اس مادہ منویہ میں روح نامہ داخل کر دی جاتی ہے اس کے بعد وہ رب تعالیٰ کے حکم سے اپنی حقیقت سے فیضیاب ہوتی رہتی ہے اور اس کے ساتھ جسم پرورش پاتا رہتا ہے یہاں تک کہ مکمل جسم بن جاتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے پھول میں خوشبو۔ جب پھول لگتا ہے تو اس میں خوشبو داخل کر دی جاتی ہے اور وہ پھول بڑا ہو جاتا ہے اور کلی سے پھول بن جاتا ہے اسی طرح تمام پھل اور دوسری سبزیاں اور بوٹیاں اور کھیتی وغیرہ اپنی حقیقت سے فیضیاب ہو کر اتمام کو پہنچتے ہیں۔

ف ۴ ادریس علیہ السلام کا نام اخنوخ ہے۔ آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں آپ کے والد حضرت شیث بن آدم علیہ السلام ہیں سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں۔ کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی۔ آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے اور یہی کھالیں پہنتے تھے سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے

حاشیہ بر صفحہ ۳۷۲

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ق وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ز وَّمِنْ
نبیوں میں سے اور آدمؑ کی اولاد میں سے اور ان میں جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ سوار کیا تھا۔ اور
ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ ز وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اِذَا تُتْلٰى
ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد سے اور ان میں سے جنھیں ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا جب ان پر
عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝٥٨ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ السجدة ٥
رحمان کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں، تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف
خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝٥٩
آئے جنھوں نے نمازیں گنوادیں اور اپنی خواہشات کے پیرو ہوئے کہ عنقریب دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ
سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے کہ یہ لوگ جنت میں جائیں گے
وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا ۝٦٠ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ
اور انھیں کچھ نقصان نہ دیا جائیگا۔ بسنے کے باغ جن کا رحمان نے اپنے بندوں سے غائبانہ
بِالْغَيْبِ ط اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝٦١ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا
وعدہ فرمایا بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ اور وہ اس میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے سوائے سلام کے
وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝٦٢ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ
اور انھیں اس میں صبح وشام ان کا رزق ملے گا۔ یہ وہ باغ ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے
عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝٦٣ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ج لَهٗ مَا بَيْنَ
اسے کریں گے جو پرہیز گار ہے۔ اور ہم تو آپکے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں جو حکم ہم ابھی کرتے
اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ج وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝٦٤ رَبُّ
اسی کا ہے جو ہمارے آگے اور ہمارے پیچھے اور اس کے درمیان ہے اور حضورؐ کا رب بھولنے والا نہیں۔ آسمانوں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ط هَلْ
اور زمین اور جو کچھ اس کے بیچ میں ہے سب کا مالک وہ رب ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو اور اسی کی بندگی پر ثابت قدم رہو کیا
تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝٦٥ ع وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ ع ٤ / ١٥
اسکے نام کا کوئی دوسرا جانتے ہو اور انسان کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو پھر جلا کر نکالا

حاشیہ از صفحہ ٣٧١

ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم وحساب مقرر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں یہ سب کام آپ ہی سے شروع ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل کئے اور کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا دنیا میں انہیں علو مرتبت عطا کیا اور پھر آسمان پر اٹھا لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمان چہارم پر دیکھا کعب احبار سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزا چکھنا چاہتا ہوں کہ کیسا ہوتا ہے تو انہوں (عزرائیل علیہ السلام) نے اس حکم کی تعمیل کر کے آپکی روح قبض کی اور اسی وقت آپکو لوٹا دی۔

حِيًّا ﴿٦٦﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿٦٧﴾

جاؤں گا۔ اور کیا انسان کو یہ یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے بنایا جبکہ وہ کچھ بھی نہ تھا۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

تو آپ کے رب کی قسم ہم انھیں اور شیاطین کو محشور کریں گے اور انھیں دوزخ کے گرد حاضر کر کے ڈال دیں گے۔

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

پھر ہم ہر گروہ سے نکالیں گے جو اُن میں رحمان پر سب سے زیادہ بے باک ہوگا۔

ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا

پھر ہم خوب جانتے ہیں جو آگ میں جھونکنے کے زیادہ لائق ہیں۔ اور تم میں کوئی ایسا نہیں کہ

وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے ایک مقرر کردہ بات ہے۔ پھر ہم ڈرنے والوں کو نجات دیں گے

وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرا دیں گے۔ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں، کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ

مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس

نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾

بہتر ہے۔ اور ہم نے اس سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں کہ وہ ان سے بھی سامان اور نمود میں بہتر تھے۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا

آپ فرما دیں کہ جو گمراہی میں مبتلا ہو تو اسے رحمان خوب ڈھیل دیدیتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ دیکھیں کہ

مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

جس چیز کا وعدہ انھیں دیا جاتا ہے، خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت تو بس اب جان لیں گے کہ کس کا

شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ

بُرا درجہ ہے اور کس کی فوج کمزور ہے۔ اور جنھوں نے ہدایت پائی اللہ انھیں اور ہدایت دے گا

وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾ اَفَرَءَيْتَ

اور نیک عمل ہی باقی رہنے والے ہیں آپ کے رب کے پاس یہ ان کا سب سے بہتر ثواب اور سب سے بھلا انجام ہے۔ کیا آپ نے اسے دیکھا

الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ

جو ہماری آیتوں سے منکر ہوا اور کہتا ہے مجھے ضرور مال اور اولاد ملیں گے۔ کیا غیب پر مطلع ہو گیا ہے

أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ

یا رحمان سے کوئی عہد لے لیا ہے ہرگز نہیں اب ہم لکھ رکھیں گے جو وہ کہتا ہے اور اسے

لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَاتَّخَذُوا

خوب طویل عذاب دیں گے۔ اور جو چیزیں وہ کہہ رہا ہے انکے ہم ہی وارث ہونگے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئیگا۔ اور

مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ

انھوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا لئے کہ وہ انھیں زور آور کر دیں۔ ہرگز نہیں کوئی دم جاتا ہے کہ وہ

بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ ع ۷

ان کی عبادت سے منکر ہونگے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ ہم نے کافروں پر

عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ

شیطان بھیجے کہ وہ انھیں زبردست اذیت دیتے ہیں۔ تو آپ ان پر جلدی نہ کرو ہم تو ان کی گنتی پوری

عَدًّا ﴿٨٤﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا ﴿٨٥﴾ وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ

کرتے ہیں۔ جس دن ہم پرہیزگاروں کو رحمان کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر۔ اور مجرموں کو جہنم کی طرف

إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَّا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِندَ

پیاسے ہانکیں گے لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وہی جنھوں نے رحمان کے پاس

الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾ لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا

عہد لے رکھا ہے۔ ف۵ اور کافر بولے کہ رحمان کی اولاد ہے۔ تم نے یہ بیحد بھاری بات کہی

إِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ

ہے۔ قریب ہے کہ اس سے آسمان پھٹ پڑے اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں

هَدًّا ﴿٩٠﴾ أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنبَغِي لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ

کانپ کر اس بات پر کہ انھوں نے رحمان کیلیے اولاد بتائی اور رحمان کے لائق نہیں کہ وہ اولاد اختیار

وَلَدًا ﴿٩٢﴾ إِن كُلُّ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

کرے۔ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کے حضور بندے ہو کر حاضر ہوں گے۔

ف ۵ شفعہ کے یہ معنی ہیں کہ دو شخص جو ایک ملکیت میں شرکت رکھتے ہوں اگر ان میں سے ایک شخص اپنے حصے کو کسی دوسرے کے حق میں فروخت کر دے تو پہلا شریک ملکیت اس کو حق شفعہ میں لے سکتا ہے پس بلا ملکیت و شراکت حق شفعہ ثابت نہیں ہو سکتا اور شفیع بغیر مالک ہوئے شفیع نہیں ہو سکتا" ارشاد ربانی ہے۔ "نبی مومنوں کی جانوں کا خود ان سے زیادہ اختیار رکھنے والا ہے" حتی کہ نماز جو ستون توحید ہے"۔ اس میں بھی جب تک حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر درود نہ پڑھا جائے۔ نماز ہی نہیں ہوتی نیز رب تعالی فرماتا ہے "اور جب لوگوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اگر آپ ﷺ کے پاس آتے اور اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرتے اور رسول ﷺ بھی اللہ تعالی سے ان کی مغفرت چاہتے تو وہ ضرور اللہ تعالی کو قبول کرنے والا اور مہربان پاتے" لہذا معلوم ہوا کہ بغیر عفو و استغفار رسول ﷺ مغفرت ممکن نہیں"۔ پس جب رسول اللہ ﷺ متصرف اور مالک ہے تو وہی مالک شفاعت بھی ہے حق شفعہ میں رسول کا دوسرا حصہ دار شیطان ہے انسانی تخلیق میں اس کا حصہ نار ہے۔ جس کی بابت وہ کہتا ہے کہ "میں تیرے بندوں میں سے اپنا حصہ ضرور لے لوں گا" اور قول باری تعالی ہے "اور تو ان کے مالوں اور اولاد میں شریک ہو جا" چونکہ انسان چار عناصر سے بنا ہے اور شیطان کا صرف ایک حصہ نار ہی ہے باقی تین حصے رہتے ہیں

حاشیہ بر صفحہ ۲۸۵

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝٩٤ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

بیشک وہ ان کا شمار جانتا ہے اور انکو ایک ایک کر کے گن رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک قیامت کے دن اس کے حضور اکیلا

فَرْدًا ۝٩٥ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ

حاضر ہوگا۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے عنقریب ان کے لیے رحمان

الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝٩٦ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ

قرب کا مقام عطا کردے گا۔ پس ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان میں آسان کر دیا تاکہ آپ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دو

وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝٩٧ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هَلْ

اور جھگڑالو لوگوں کو اس سے ڈر سناؤ۔ اور ہم نے اس سے پہلے کتنے ہی زمانوں کو ہلاک کر دیا کیا

تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝٩٨

آپ ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا ان کی بھنک سنتے ہو۔

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ طٰہٰ مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے | ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

طٰهٰ ۝١ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۝٢ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ

(اے) طٰہٰ ف ١ ہم نے آپ پر یہ قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ آپ مشقت میں پڑ جاؤ بلکہ یہ تو نصیحت ہے اس کے لیے

يَّخْشٰى ۝٣ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝٤ اَلرَّحْمٰنُ

جو ڈرتا ہو۔ یہ اس کا اتارا ہوا ہے جس نے زمین اور بلند آسمان بنائے۔ وہ بڑی مہر والا

عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝٥ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا

جو عرش پر مستوی ہوا ف ٢ جیسا اس کی شان کے لائق ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝٦ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ

جو کچھ انکے درمیان ہے اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے۔ ف ٣ اور اگر تو بات پکار کر کہے تو وہ تو بھید کو جانتا ہے اور اسے

السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝٧ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝٨ وَهَلْ

جو اس سے بھی زیادہ چھپا ہوا ہے۔ اللہ ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ اور کیا

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝٩ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ

آپ کو موسیٰ کا احوال معلوم ہے۔ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی بیوی سے کہا ٹھہرو! مجھے

حاشیہ از صفحہ ٣٢٤

اور حق شفعہ اس کا فائق ہوتا ہے جس کا حصہ زیادہ ہو پس اگر وہ محض تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہے تو شیطان اسے اپنے ایک حصے میں نہ لے سکے گا۔ رسول اللہ ﷺ پل صراط کے پاس کھڑے ہوں گے اور دوسری جانب شیطان ہو گا حضور ﷺ مومن کے متعلق فرمائیں گے کہ "یہ میرا ہے" اور مشرک کے متعلق فرمائیں گے کہ "وہ تیرا ہے" پس جو شخص تحت ولایت پیغمبر ﷺ ہو گا اسے بغیر حق شفعہ میں لے لیں گے لیکن جو شخص تعلیم نبوت سے خارج ہے اور آثار نبوت اس میں موجود نہیں اس کو شیطان جہنم میں کھینچ لے گا کیونکہ جب حدیں جدا جدا ہو گئیں اور یہ بالکل ان کی حدوں سے نکل گیا پھر حق شفعہ نہیں ہے یہی معنی شفاعت کے ہیں "اذا قسمت الحدود فلا شفع"

ف ١ یہ رسول اللہ ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنی ہیں اے ہادی راہ حق۔

ف ٢ اس کے معنی یہ ہیں کہ سلطنت قدرت الٰہی ہر چیز پر غالب ہے وہ تمام کائنات اور اس کی ہر چیز پر قدرت اور غلبہ رکھتا ہے۔

ف ٣ منقول ہے کہ حضرت علیؓ نے یہ آیت تلاوت فرمائی پھر یہ ارشاد فرمایا کہ ہر چیز مٹی پر ہے اور مٹی اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر چیز کی حامل ہے۔

اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝۱۰

ایک آگ نظر آئی ہے شاید میں اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں یا آگ پر کوئی راہ پاؤں۔"

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ۝۱۱ اِنِّیْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ

پھر جب وہ آگ کے پاس آیا اس کو ندا فرمائی "اے موسیٰ! یقیناً میں تیرا رب ہوں تو اپنے جوتے اتار دے۔ بیشک تو

بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝۱۲ وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ۝۱۳

پاکیزہ جنگل طویٰ میں ہے ف۴ اور بیشک میں نے تجھے پسند کیا اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے۔

اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ۝۱۴

بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر اور میری یادگاری کے لیے نماز قائم رکھ ف۵

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ۝۱۵

بیشک قیامت آنیوالی ہے، قریب تھا کہ میں اسے سب سے چھپاؤں تاکہ ہر نفس اپنی کوشش کا صلہ پائے۔

فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ۝۱۶

پس وہ تجھے اس کے ماننے سے باز نہ رکھے جو اس پر ایمان نہیں لاتا اور اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے ورنہ پھر تو ہلاک ہو جائیگا۔

وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى ۝۱۷ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا

اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ؟ ف۶ اس نے عرض کی "یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں

وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَ لِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝۱۸ قَالَ اَلْقِهَا

اور اس سے اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوں اور اس سے اور بھی بہت سے کام لیتا ہوں"۔ فرمایا "موسیٰ! اسے زمین

یٰمُوْسٰى ۝۱۹ فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ۝۲۰ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۫

پر ڈالدے"۔ تو موسیٰ نے ڈالدیا تو وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔ فرمایا اسے اٹھا لے اور ڈر نہیں

سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝۲۱ وَ اضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ

اب ہم اسے پھر پہلے کی طرح عصا کر دیں گے اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا تو وہ خوب

بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰى ۝۲۲ لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰى ۝۲۳

سفید نکلے گا بغیر کسی داغ دھبے کے، یہ ایک دوسرا معجزہ ہے۔ کہ ہم تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیوں میں سے دکھائیں۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝۲۴ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝۲۵

فرعون کے پاس جا کہ وہ سرکش ہو گیا ہے۔" عرض کی "اے میرے رب! میرے سینے کو کھول دے۔

ف۴ منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام سے سوال کیا کہ یا علی علیہ السلام! اللہ تعالیٰ نے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا ہے کہ "تم اپنے جوتے اتار دو کیونکہ تم وادی مقدس میں کھڑے ہو"۔ اس کی حقیقت کیا ہے علماء کا خیال یہ ہے کہ ان کا جوتا مردار کی کھال کا تھا اس لئے خدا نے ایسا کہا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بھی اس بات کا قائل ہوا اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر افتراء کیا اور ان کے رتبہ نبوت کو نہ پہچانا اس لئے کہ یہ معاملہ دو حال سے خالی نہیں یا تو موسیٰ علیہ السلام کی نماز جائز تھی یا ناجائز اگر ان کی نماز ان کو پہنے ہوئے جائز تھی تو اس مقام پر بھی ان کا پہننا جائز تھا اس لئے کہ اگر وہ مقام مقدس نہ تھا تب تو جائز ہی تھا لیکن اگر مقدس اور مطہر تھا تب بھی نماز سے زیادہ مقدس اور مطہر نہیں ہو سکتا اور اگر ان کی نماز ان جوتوں کو پہن کر جائز نہ تھی تو یہ لازم آئے گا کہ موسیٰ علیہ السلام کو حلال و حرام کی تمیز نہ تھی اور وہ اس امر سے لاعلم تھے کہ کیا چیز حلال ہے اور کیا چیز حرام اور نبی علیہ السلام کے متعلق ایسا گمان کرنا گناہ عظیم ہے در حقیقت یہ اس مقام کی اہمیت اور اپنی ذات کی عظمت کے اظہار کیلئے تھا در حقیقت اس کے معنی یہ ہیں کہ زن و فرزند کی محبت کو دل سے نکال دے کیونکہ موسیٰ علیہ

حاشیہ بر صفحہ ۴۰۰

ع ۱ ۱۲ ۱۰

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

اور میرے کام کو آسان کر دے، اور میری زبان میں ایسی تاثیر پیدا کر دے کہ وہ میری بات کو سمجھیں،

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾

میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے ہارونؑ میرا بھائی ہے اس سے میری کمر کو مضبوط کر دے

وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ

اور اسے میرے کام میں شریک کر دے۔ تاکہ ہم بکثرت تیری تسبیح کریں اور بکثرت تجھے یاد کریں بیشک تو

كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ

ہمیں دیکھ رہا ہے۔ فرمایا اے موسیٰؑ! ہم نے تیرا سوال پورا کیا اور بیشک

مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ اَنِ

ہم نے تجھ پر ایک مرتبہ اور احسان فرمایا جب ہم نے تیری ماں کو الہام کیا تھا جو الہام کرنا تھا کہ

اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

اس بچے کو صندوق میں رکھ کر دریا میں بہا دے ف تو دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا۔

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۭ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ڬ وَلِتُصْنَعَ

تاکہ اسے وہ اٹھائے جو میرا اور اس کا دشمن ہے اور میں نے تجھ پر اپنی محبت ڈال دی۔ اور اس لیے کہ تو میری نگاہ

عَلٰي عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي مَنْ

کے سامنے تیار ہو۔ جبکہ تیری بہن چلی پھر کہا کیا میں تمہیں بتا دوں جو اس بچے کی کفالت

يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ڛ وَقَتَلْتَ

کرے گا؟ تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے کہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کرے اور تو نے ایک جان

نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ڛ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ

کو قتل کیا تو ہم نے تجھے غم سے نجات دی اور تجھے خوب آزمائش میں ڈالا۔ تو تو کئی برس

اَهْلِ مَدْيَنَ ڏ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿٤٠﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ

مدین والوں میں رہا۔ پھر تو ایک مقررہ وعدے پر حاضر ہوا اے موسیٰؑ۔ اور میں نے تجھے خاص

لِنَفْسِيْ ﴿٤١﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿٤٢﴾

اپنے کام کے لیے منتخب کیا۔ پس تو اور تیرا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا ف

حاشیہ از صفحہ ٣٧٦

السلام نے آٹھ سال یا دس سال شعیب علیہ السلام کی خدمت کی تھی اور ان کی بکریوں کی رکھوالی کی تھی تو اس کے صلے میں شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک بیٹی کا نکاح موسیٰ علیہ السلام سے کر دیا تھا غور فرمائیں کہ جو بیوی اس محنت شاقہ کے صلے میں حاصل ہوئی ہو اس سے کس قدر محبت اور رغبت ہو گی، موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں یہ کہا تھا کہ پروردگار میں نے دنیا کی محبت کو اپنے دل سے نکال دیا ہے اور اپنے دل کو تیری محبت کیلئے خالص کر لیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں کسی دوسری شے کی محبت کو گوارا نہیں کرتا اور اس عالم دنیا میں ہر انسان سے اپنی محبت کا امتحان لیتا ہے اس لئے اس نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ "اپنا جوتا اتار دے" سے مطلب یہ تھا کہ اپنے دل سے غیر کی محبت کو خارج کر دے اور اپنے دل کو میری

محبت کیلئے خالص کر لے چنانچہ عربی محاورے کے مطابق فرمایا "اپنا جوتا اتار دے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دل کو اہل و عیال کی محبت سے خالی کر لے۔ عربی محاورے میں عورت کو جوتے سے تشبیہ دی جاتی تھی اکثر جب عورت کو چھوڑنے کے متعلق کہا جاتا تھا تو یہی محاورہ استعمال کرتے تھے "اپنا جوتا اتار دے" اس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ عورت کو چھوڑ دے۔ لیکن اس کے بعد اسلام نے عورت کا مرتبہ اتنا بلند کیا کہ اس کے پاؤں کے نیچے جنت کا مژدہ سنایا اور اسے اتنے

اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝٤٣ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ

دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے سرکشی کی ہے تو اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید کہ تیری بات اس کے

اَوْ يَخْشٰى ۝٤٤ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝٤٥ قَالَ

دل میں گھر کر جائے یا وہ ڈر جائے ۔ دونوں نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا سرکشی سے پیش آئے ۔ فرمایا

لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ۝٤٦ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

ڈرو نہیں میں تمھارے ساتھ ہوں ۔ سنتا اور دیکھتا ہوں ۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ ہم تیرے رب کے رسول ہیں

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ

پس بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور انھیں عذاب نہ دے ۔ بیشک ہم تیرے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝٤٧ اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ

معجزے لائے ہیں اور سلامتی ہے اسے جو ہدایت کی پیروی کرے ۔ یقیناً ہماری طرف وحی ہوئی ہے ۔

اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝٤٨ قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝٤٩

کہ جھٹلانے اور منہ پھیرنے والوں پر عذاب ہوگا ۔ وہ بولا تم دونوں کا خدا کون ہے اے موسیٰ!

قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ۝٥٠ قَالَ فَمَا بَالُ

کہا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو لائق صورت پر پیدا کیا اور ان کی فطرت میں ہر کام کی صلاحیت رکھ دی ۔ بولا اگلے زمانوں کا کیا

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝٥١ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ

حال رہا ہے ۔ کہا ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے میرا رب نہ بھٹکتا ہے

وَلَا يَنْسَى ۝٥٢ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا

اور نہ بھولتا ہے ۔ وہ جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمھارے لیے اس میں ہر طرح کی

سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ

راہیں رکھیں اور آسمان سے پانی نازل کیا تو ہم نے اس سے طرح طرح کی سبزیوں کے جوڑے

شَتّٰى ۝٥٣ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ۝٥٤

نکالے ۔ تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں کے لیے ۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝٥٥

ہم نے اسی میں سے تمھیں پیدا کیا اور اسی میں تمھیں پھر لوٹائیں گے اور اسی میں سے تمھیں دوبارہ نکالیں گے ۔

ع ۲ / ۱۱

حاشیہ از صفحہ ۳۴۷

حقوق اور عظمت دی جو قبل اسلام نہیں تھی ۔

ف ۵ نماز کا تصور ی یہ ہے کہ مسلمان وضو کرنے کے بعد جب اپنے مصلے پر کھڑا ہوتا ہے تو کامل یقین کے ساتھ یہ تصور کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں دست بستہ با ادب کھڑا ہوں صرف اس تصور کو نماز کہتے ہیں یعنی اس تصور کا مقصد نماز ہے اس کے بعد جو کچھ بھی کرتا ہے وہ اس تصور کے ماتحت کرتا ہے سورہ فاتحہ پڑھتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے اور اس سے عرض معروض کرتا ہے اس کے بعد رکوع اور سجدہ کرتا ہے یہ رکوع اور سجدہ بھی حاضر کو ہوتا ہے غائب کو نہیں انسان جھکتا اس کے سامنے ہے جسے موجود سمجھتا ہے اور سجدہ ریز اسی کو ہوتا ہے جسے سامنے موجود سمجھتا ہے اگر اسے موجود نہ سمجھے تو رکوع اور سجدہ بے معنی ہو گا اور اس کا کوئی مقصد نہ رہے گا تو انسان نماز میں جو یہ تصور قائم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں دست بستہ با ادب کھڑا ہوں یہ تصور ترقی کرنا شروع کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فطرت انسانی میں یہ قوت ودیعت کی ہے کہ کوئی مادی کام کرے یا روحانی وہ ترقی کرتا چلا جاتا ہے اسی طرح یہ تصور بھی ترقی کرتا چلا جاتا ہے جتنا یہ تصور ترقی کرتا جاتا ہے اتنا ہی انسان اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتا جاتا ہے اور جتنا اس کا

حاشیہ بر صفحہ ۳۶۹

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا
اور بیشک ہم نے اسے اپنی سب نشانیاں دکھائیں کہ اس نے جھٹلایا اور غرور کیا بولا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ جادو
مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ
کے زور سے ہمیں ہماری زمین سے نکال دو اے موسیٰ! پس ہم بھی تمہارے جادو کے مثل جادو لائیں گے تو ہم اور تم
بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾
ایک وقت مقرر کر لیتے ہیں کہ نہ تم اس سے پھرو اور نہ ہم ہموار جگہ ہو
قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى
موسیٰ نے کہا میلے کا دن مقرر کرتے ہیں اس دن لوگ دن چڑھے جمع کیے جائیں۔ تو فرعون
فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا
پھرا اور اپنے حربے جمع کیے ، پھر آیا۔ ان سے موسیٰ نے کہا ہائے افسوس! اللہ پر
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾
جھوٹ نہ بولو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کر دے گا اور بیشک وہ نامراد رہا جس نے جھوٹ بولا۔
فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ
پس وہ اپنے معاملے میں باہم مختلف ہو گئے اور چھپ کر صلاح و مشورہ کیا - بولے یہ دونوں یقیناً
لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا
جادوگر ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ جادو کے زور سے تمہیں تمہاری زمین سے نکال دیں اور تمہارے اچھے
بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ
دین کو بدل دیں۔ تو اپنے داؤ جمع کر لو پھر پرا باندھ کر آؤ اور آج وہ کامیاب ہوگا
مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ
جو غالب رہا۔ بولے اے موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا پہلے ہم ڈالتے
مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ
ہیں؟ موسیٰؑ نے کہا بیشک پہلے تم ہی ڈالو پس ان کی رسیاں اور لاٹھیاں جادو کے زور سے
اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾
ان کے خیال میں دوڑتی معلوم ہوئیں۔ تو موسیٰؑ نے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا ف۶

حاشیہ از صفحہ ۳۷۸

یقین کامل ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا ایمان کامل ہوتا جاتا ہے چنانچہ اس یاد کو ذہن انسانی میں قائم کرنے کیلئے ہی نماز کو فرض کیا گیا ہے اور پانچ نمازیں تھوڑے تھوڑے وقفے سے رکھی گئی ہیں تاکہ انسان اس کو بھولنے نہ پائے اب اگر انسان صبح سے لے کر جب سو کر اٹھتا ہے اور رات کو جب تک سوتا ہے ہر لحہ یہی تصور قائم رکھے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں ہوں تو ایسے انسان سے گناہ سرزد نہیں ہو سکتا دوسرے یہ کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے ذہن میں قائم رہے اس کا ہر لحہ عبادت میں لکھا جاتا ہے اسی لئے نماز فرض کی گئی ہے۔

ف۶ یہ سوال اللہ تعالیٰ نے اس لئے کیا کہ یہ عصا اژدہا بننے والا تھا اور یہ عصا معجزے کا عصا تھا تاکہ موسیٰ علیہ السلام کو پورا اطمینان ہو جائے کہ یہ عصا ہے سانپ نہیں ہے بلکہ قدرت الٰہی سے اس کی شکل تبدیل ہو گئی ہے اسی لئے تو جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اسے ڈال دو زمین میں تو موسیٰ علیہ السلام نے ڈال دیا تو وہ دوڑتا ہوا سانپ بن گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے اٹھا لے اور ڈر نہیں ہم اسے پہلے ہی کی طرح کر دیں گے اور حکم دیا کہ اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا یہ بجد سفید نکلے گا بغیر کسی دقت کے اور بغیر کسی مرض کے کہ تمہارے لئے یہ ایک دوسرا معجزہ ہے کیونکہ انبیاء علیہ السلام عالم امر سے ہوتے ہیں یعنی روح امری لے کر آتے ہیں۔ اور تمام دنیا عالم خلق سے ہوتی ہے۔ اسی

حاشیہ بر صفحہ ۳۸۰

قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا

ہم نے فرمایا ڈر نہیں یقیناً تو ہی غالب رہے گا۔ اور جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈال دے وہ ان کے

صَنَعُوْا ۭ إِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ۭ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ أَتٰى ﴿٦٩﴾

بنائے ہوؤں کو نگل جائیگا اور انھوں نے جو بنایا ہے وہ تو جادو کا فریب ہے۔ اور جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتا چاہے وہ کچھ بھی کر لے۔

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ

تو تمام جادوگر سجدے میں گر گئے اور بولے ہم اس پر ایمان لائے جو ہارونؑ اور موسیٰؑ کا رب ہے۔ فرعون بولا

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ أَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۭ إِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

کیا تم میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لے آئے یقیناً وہ تم سب میں سب سے بڑا جادوگر ہے جس نے تم کو جادو سکھایا

فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ

پس میں ضرور کٹوائے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تمھیں کھجور کے تنوں پر

جُذُوْعِ النَّخْلِ ۡ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَآ أَشَدُّ عَذَابًا وَّأَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ

سولی چڑھاؤں گا تاکہ تم اچھی طرح جان لو کہ ہم میں کس کا عذاب سخت اور دیرپا ہے"۔ وہ بولے ہم ہرگز

نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ أَنْتَ

تجھے ترجیح نہ دینگے ان معجزوں کو دیکھتے ہوئے جو ہمارے پاس آئے اور ہمیں پیدا کرنے والے کی قسم جو تجھے کرنا ہے وہ

قَاضٍ ۭ إِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾ إِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا

کرلے۔ تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا ف۸ یقیناً ہم اپنے رب پر ایمان لائے کہ وہ ہماری خطائیں

خَطٰيٰنَا وَمَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ﴿٧٣﴾ إِنَّهٗ

بخش دے اور وہ جو تو نے ہمیں جادو پر مجبور کیا اور اللہ سب سے بہتر ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے"۔ بیشک

مَنْ يَّأْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ۭ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿٧٤﴾

جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آئے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ وہ مرے گا اور نہ جیے گا۔

وَمَنْ يَّأْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَأُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ

اور جو اس کے حضور ایمان کے ساتھ حاضر ہو اور اس نے اچھے عمل کیے ہوں تو ان لوگوں کے درجات بلند

الْعُلٰى ﴿٧٥﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ

ہوں گے۔ باغات میں رہیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔

حاشیہ از صفحہ ۳۷۹

لیے ان میں مادی کثافت نہیں ہوتی اور نفس نہیں ہوتا جس کا تعلق شیطان سے ہوتا ہے بدیں وجہ ان میں انوار و تجلیات فوری سرایت کر جاتے ہیں کیونکہ ان کی حقیقت انوار کا مسکن بن جاتی ہے۔ یہ انوار کان میں سرایت کر جانا عجیب معجزہ ہوتا ہے اور چونکہ روح امری ہوتی ہے اس لیے جو وہ کہتے ہیں ہو جاتا ہے۔

ف ۷ موسیٰ علیہ السلام کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا اور وہ بخیریت اس میں سے نکال لیے گئے اس سے ظاہر ہوا کہ مادی حوادث انبیاء علیہم السلام پر اثر انداز نہیں ہوتے کیونکہ اگر ہوا کیلئے صندوق میں سوراخ کر دیے جاتے تو پانی صندوق میں بھر جانے کا اندیشہ تھا اور موسیٰ علیہ السلام دم گھٹ کر مر جاتے اور اگر سوراخ نہ رکھے جاتے تب بھی دم گھٹ کر مر جانے کا اندیشہ تھا مگر وہ صحیح و سلامت نکال لیے گئے اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام پر عناصر اثر انداز نہیں ہوتے کیونکہ وہ عالم امر سے ہوتے ہیں۔

ف ۸ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجنا اتمام حجت کیلئے تھا ورنہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ فرعون اور اس کے ساتھی ایمان لانے والے نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ عادل ہے وہ نہیں چاہتا کہ بغیر کوئی جرم کیے ہوئے اس جرم کی سزا دے دوسرے یہ کہ سزا اس گناہ کے اثرات ہی ہوتے ہیں جو اس

حاشیہ بر صفحہ ۳۸۱

ع ٣ (٢٢)

وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ

اور یہ صلہ ہے اس کا جو انھوں نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا تھا۔ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات

بِعِبَادِىْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِى الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا

میرے بندوں کو لے چل اور ان کے لیے دریا میں عصا مار کر سوکھا راستہ بنا دے اور ڈر نہ کر فرعون کے آنے کا

وَّلَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ

اور نہ خطرہ محسوس کر۔ پس فرعون نے ان کا پیچھا کیا مع اپنے لشکر کے تو انھیں دریا نے ڈھانپ لیا

مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ يٰبَنِىٓ

جیسا کہ ڈھانپنا چاہیے۔ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ راست نہ دکھائی۔ اے بنی

اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

اسرائیل! یقیناً ہم نے تمھیں تمھارے دشمن سے نجات دی اور تمھیں طور کی داہنی طرف کا

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

وعدہ دیا۔ اور تم پر منّ اور سلویٰ اتارا کھاؤ جو پاک چیزیں

مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِىْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ

ہم نے تمھیں روزی دی ہیں اور اس میں زیادتی نہ کرو کہ اس سے تم پر میرا غضب نازل ہوگا اور جس پر میرا

عَلَيْهِ غَضَبِىْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَاِنِّىْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ

غضب نازل ہوا وہ بیشک برباد ہوگیا اور یقیناً میں بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا

وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾ وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ

اور اچھا عمل کیا پھر ہدایت کی راہ پر رہا۔ اور تجھے کس نے جلدی پر مجبور کیا اپنی قوم سے

يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

اے موسیٰ! عرض کی کہ وہ میرے نشان پر چل رہے ہیں اور اے میرے رب میں تیری طرف جلدی کرکے حاضر ہوا تاکہ تو راضی ہو جائے

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾

فرمایا ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کی آزمائش کی مگر انھیں سامری نے گمراہ کر دیا

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ

تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف پلٹا غصے میں بھرا افسوس کرتا ہوا، کہا اے میری قوم کیا تم سے تمھارے رب نے

١٤ حاشیہ از صفحہ ٣٨٠

کے جزو روح بنے ہوتے ہیں اسی لیے قیامت کے دن وہ اثرات اس کی حقیقت کو یعنی حقیقت روح

ف ٩ درحقیقت جب جادوگروں نے وہ لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈالیں اور وہ سانپ کی شکل میں بن کر دوڑتی معلوم ہوئیں تو موسیٰ علیہ السلام اپنے دل میں ڈرے ان کا یہ ڈر ان سانپوں کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے ڈرے کہ اگر جادوگر غالب آگئے تو فرعون کفر میں بڑھ جائیگا اور اس کا کفر شدت اختیار کر جائے گا اور اس کو خدا ماننے والے بھی اپنے کفر میں بڑھ جائیں گے مگر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ڈر نہیں تو ہی غالب رہے گا تو موسیٰ علیہ السلام کے دل سے خوف نکل گیا اور جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تیرے داہنے ہاتھ میں ہے اسے ڈالدے جب انھوں نے ڈالا تو وہ ان کے تمام جادو کو نگل گیا اور یہ معجزہ دیکھ کر وہ تمام جادوگر موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رب پر ایمان لے آئے اللہ تعالیٰ اس کے متعلق فرماتا ہے کہ جادوگر خواہ کسی صورت سے بھی آئے اور کوئی بھی حربہ استعمال کرے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ مقرر کر چکا ہے۔

ف ١٠ جادوگروں نے کہا کہ جو تجھے کرنا ہے وہ کرلے تو اس دنیا ہی کی زندگی میں تو کرے گا اس سے معلوم ہوا کہ ایمان انسان کے دل کو قوی اور مستحکم کر دیتا ہے اور اسے

حاشیہ بر صفحہ ٣٨٢

رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ

اچھا وعدہ نہ کیا تھا کیا تم پر مدت لمبی گزری تھی یا تم نے چاہا کہ تم پر تمھارے

عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

رب کا غضب نازل ہو تو تم نے میرے وعدے کے خلاف کیا بولے ہم نے اپنے اختیار سے وعدہ خلافی

بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا فَكَذَٰلِكَ

نہیں کی لیکن ہم سے کچھ بوجھ اٹھوائے گئے اس قوم کے زیور کے، تو ہم نے انھیں ڈال دیا۔ اسی طرح

أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ فَقَالُوا

سامری نے انھیں گلا ڈالا۔ تو اس نے اس سے ایک بے جان بچھڑا بنایا گائے کی طرح کا جو بولتا تھا تو بولے

هَٰذَا إِلَٰهُكُمْ وَإِلَٰهُ مُوسَىٰ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾ أَفَلَا يَرَوْنَ أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ

یہ ہے تمھارا معبود اور موسیٰ کا معبود، تو بھول گئے۔ تو کیا نہیں دیکھتے کہ وہ انھیں کسی بات کا جواب

قَوْلًا وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ

نہیں دیتا اور ان کے کسی برے بھلے کا اختیار نہیں رکھتا اور بیشک ہارونؑ نے ان سے اس سے

مِن قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ ۖ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَ

پہلے کہا تھا کہ اے میری قوم! یقیناً تم اس کے سبب فتنے میں پڑے ہو اور یقیناً تمھارا رب رحمان ہے تو تم میری پیروی کرو

أَطِيعُوا أَمْرِي ﴿٩٠﴾ قَالُوا لَن نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ حَتَّىٰ يَرْجِعَ إِلَيْنَا

اور میرا حکم مانو۔ بولے ہم تو اس پر آسن مارے جمے رہیں گے جب تک ہمارے پاس موسیٰؑ

مُوسَىٰ ﴿٩١﴾ قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ ۖ

لوٹ کر آئیں۔ موسیٰؑ نے کہا اے ہارونؑ! تمھیں کس بات نے روکا تھا جب تم نے انھیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا کہ تم میری پیروی کرتے

أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي ﴿٩٣﴾ قَالَ يَا ابْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي ۖ

تو کیا تم نے میرا حکم نہ مانا۔ کہا اے میرے ماں جائے میری داڑھی نہ پکڑو اور نہ میرے سر کے بال کھینچو

إِنِّي خَشِيتُ أَن تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ

مجھے یہ ڈر ہوا تھا کہ تم کہو گے کہ تم نے مجھ میں اور بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور تم نے میری بات

قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا

کا انتظار نہ کیا۔ موسیٰؑ نے کہا اب تیرا کیا حال ہے اے سامری! بولا میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے اس میں

حاشیہ از صفحہ ٣٨٢

کوئی چیز خود وہ نہیں کرتی تب ہی انھوں نے کہا کہ آگے تیری کچھ بحال نہیں کیونکہ دنیا زائل اور یہاں کی ہر چیز فنا ہونے والی ہے 'تو تو مہربان بھی ہو تو بجائے دوام نہیں دے سکتا پھر زندگانی دنیا اور اس کی راحتوں کے زوال کا کیا غم بالخصوص اس کو جو جانتا ہے کہ آخرت میں اعمال دنیا کی جزا ملے گی۔

ع ٣ / ١٢

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ
نہ دیکھا تھا تو ایک مٹھی بھر لی فرشتے کے نشان سے تو پھر میں نے اسے ڈال دیا اور یہی میرے نفس نے
لِىْ نَفْسِىْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِى الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ
مجھے بتایا کہا تو چلتا بن کر دنیا کی زندگی میں تیری یہی سزا ہے کہ تو کہتا پھرے کہ مجھے کوئی نہ چھوئے
وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِىْ ظَلْتَ
اور یقیناً تیرے لیے ایک مقررہ وقت ہے جو تجھ سے خلاف نہ ہوگا اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو دن بھر
عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِى الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَآ
آسن مارے رہا۔ قسم ہے ہم اسے ضرور جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہادیں گے۔ تمھارا معبود
اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ
تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کسی کی عبادت نہیں اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے ہم ایسا ہی
نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا
آپ کے سامنے گزرے ہوئے زمانوں کے واقعات بیان فرماتے ہیں۔ اور ہم نے آپکو اپنے پاس سے ایک ذکر
ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿١٠٠﴾
عطا فرمایا۔ جو اس سے منہ پھیرے گا تو یقیناً وہ قیامت کے دن ایک بوجھ اٹھائے گا۔
خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِى
وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ قیامت کے دن ان کے حق میں ایک بہت برا بوجھ ثابت ہوگا۔ جس دن صور پھونکا جائیگا
الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
اور ہم اس دن مجرموں کو اٹھائیں گے نیلی آنکھوں کے ساتھ وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے
اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿١٠٣﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ
کہ تم تو دنیا میں کل دس دن ہی رہے۔ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہیں گے جبکہ ان میں سب سے بہتر راہ والا
طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿١٠٤﴾ وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ
کہے گا کہ تم تو صرف ایک دن ہی رہے تھے۔ اور آپ سے پہاڑوں کی بابت پوچھتے ہیں آپ فرمادو
يَنْسِفُهَا رَبِّىْ نَسْفًا ﴿١٠٥﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿١٠٦﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا
انھیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیگا۔ اور اس جگہ کو ہموار کر کے چھوڑ دے گا کہ تو اس میں اونچ نیچ

ف ۱۱ یہاں مراد یہ ہے کہ اس کے متعلق تو کیا کہتا ہے اے سامری! اس نے کہا کہ میں نے فرشتے کی خاک قدم اس پر ڈالی جس کی وجہ سے وہ آواز نکالنے لگا اس سے معلوم ہوا کہ اس عالم دنیا میں نفس انسانی میں وہ باتیں آتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف اور خلاف منشائے رسول ہوتی ہیں جو انسان اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے وہ نفس کا اثر بہت کم قبول کرتا ہے اور جو انسان اللہ تعالیٰ پر کامل یقین نہیں رکھتا اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی ہوتا ہے وہ ہمیشہ نفسانی خواہشات کا شکار رہتا ہے اور کبھی اسے سکون قلب اور اطمینان قلب نصیب نہیں ہوتا۔

ع ۵ ۱۴

عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ

کچھ نہ دیکھے گا۔ اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کچھ کجی نہ ہوگی اور سب آوازیں

الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ

رحمان کے حضور پست ہو کر رہ جائیں تو تو بہت آہستہ آواز سنے گا۔ اس دن کسی کی شفاعت کام نہ

الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ

دے گی مگر اس کی، جسے رحمان نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی ہے۔ وہ جانتا ہے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ

جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے ف۱۲ اور سب منہ جھک

الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ

جائیں گے اس کے سامنے جو زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور بیشک وہ نامراد ہوا جس نے اپنے اوپر ظلم کا بوجھ لادا۔ اور جو

يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾

نیک کاموں میں سے کرتا ہے اور وہ مومن ہو تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ نقصان کا۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

اور اسی طرح ہم نے اسے عربی قرآن نازل کیا اور اس میں طرح طرح سے عذاب کے وعدے دیے

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ

تاکہ انہیں ڈر ہو اور وہ دل میں سوچیں اور سمجھیں سب سے بلند اس اللہ کی ذات ہے جو سچا بادشاہ ہے

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ

اور قرآن میں جلدی نہ کرو جب تک اس کی وحی واضح طور پر آپ کو نہ سنا دی جائے۔ اور عرض کرو

رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ

کہ اے میرے رب! مجھے علم زیادہ دے۔ اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور

نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر گئے

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا

سوائے ابلیس کے کہ اس نے نہ مانا ف۱۳۔ تو ہم نے فرمایا اے آدم! یقیناً یہ تیرا اور تیری بی بی کا دشمن ہے، تو ایسا نہ ہو کہ

ف ۱۲ یعنی تمام کائنات کا علم ذات الٰہی کا احاطہ نہیں کر سکتا اس کی ذات کا ادراک علوم کائنات کی رسائی سے برتر ہے وہ اپنے اسماء و صفات اور آثار قدرت و شیوہ حکمت سے پہچانا جاتا ہے۔

ف ۱۳ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اپنی محبت کیلئے تخلیق فرمایا اور ملائکہ کو عبادت کیلئے اس لئے جو عمل محبت کے جذبے سے خالی ہوتا ہے وہ ریاء میں شمار ہوتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا اور جو عمل اللہ تعالیٰ کی محبت میں کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو قبول ہو جاتا ہے' ابلیس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت تو تھی مگر محبت نہ تھی ابلیس نے اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کا انکار نہیں کیا تھا عبادت سے انکار نہ تھا اس کی وحدانیت کا قائل تھا آدم علیہ السلام کو سجدہ اس لئے نہیں کیا کہ وہ سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے سمجھتا تھا اسی لئے ابلیس نے کہا کہ اگر تو مجھے سجدے سے معاف کر دے تو تیری ایسی عبادت کروں کہ قیامت تک کوئی نہ کر سکے' آواز آئی کہ اے ابلیس میں تیری عبادت کا محتاج نہیں میں تو وہ عبادت چاہتا ہوں جو میں چاہتا ہوں اس نے کہا تیرے غیر کی عبادت نہیں کروں گا تیرے وجود کا اقرار ہے بات صرف اتنی ہے کہ میں آدم کو سجدہ کیوں کروں۔ جب اس نے یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل جا کہ تو راندہ درگاہ ہے اور

ع ۵

قیامت تک میری لعنت تجھ پر رہے گی' ابلیس کا "میں" کہنا اس بات کی دلیل بن گئی کہ اس میں اللہ

حاشیہ از صفحہ ۳۸۴

تعالیٰ کی محبت نہ تھی اگر محبت ہوتی تو محبوب کے حکم کی تعمیل کرتا اور "کیوں" کبھی نہ کہتا تو در حقیقت اصل چیز محبت ہے اگر محبت نہ ہو تو نہ نماز نماز ہے اور نہ روزہ روزہ ہے۔ اصل دین اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔

ف ۴۳ شیطان کوئی مادی جسم نہیں رکھتا اور کبھی کسی کو بالمشافہ گفتگو کر کے نہیں بہکاتا بلکہ اس کا تعلق اللہ تعالیٰ نے نفس انسانی کے ساتھ قائم کر دیا ہے اور جتنی باتیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہوتی ہیں وہ نفس میں پیدا ہوتی ہیں جس کا تعلق شیطان سے ہوتا ہے اسی کو وسوسہ شیطانی کہتے ہیں چنانچہ یہ واقعہ جنت سے نکلنے کا اس زمین پر وقوع پذیر ہوا کیونکہ گندم، جو، جوار، باجرا، مکئی وغیرہ اجناس اس عالم مادی سے تعلق رکھتی ہیں اور یہاں کی پیداوار ہیں۔ وہ بہشت نور کی ہے جب نہ وہاں یہ زمین ہے نہ یہ آسمان، نہ یہ پانی، نہ یہ ہوا، نہ یہ موسم تو یہ درخت وہاں کہاں سے آ گیا۔ حقیقت صرف اتنی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام و حوا کو مع ایک جماعت کے باغ عدن میں اتارا، یہاں ہر قسم کا پھل موجود تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم علیہ السلام ان پھلوں کو کھاؤ جو بغیر کسی مشقت کے پیدا ہوتے ہیں اگر تم نے اس درخت کو کھایا تو اس کیلئے تمہیں شدید محنت کرنی پڑے گی۔ حوا کے نفس میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید رب تعالیٰ نے ہمیں اس لئے منع فرمایا ہے کہ اگر ہم نے اسے کھایا تو پھر ہم ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اس جگہ کے باسی بن جائیں

حاشیہ بر ص ۳۸۷

يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿١١٧﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا

وہ تم دونوں کو باغ سے نکال دے تو پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بیشک تیرے لیے باغ میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہوگا اور نہ

تَعْرٰى ﴿١١٨﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ

ننگا رہے گا۔ اور یہ کہ تجھے اس میں پیاس لگے گی اور نہ گرمی تو شیطان نے ان میں

الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾

وسوسہ ڈالا، بولا اے آدم کیا میں تمہیں بتا دوں ہمیشہ زندہ رہنے والا درخت اور ایسی سلطنت جسمیں کبھی تبدیلی نہ ہو

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ

تو ان دونوں نے اس میں سے کھا لیا اور بول و براز کے باعث انکی شرمگاہیں ظاہر ہوئیں اور باغ کے پتوں سے اپنا

وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿١٢١﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ

بدن ڈھانپ لیا اور آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی راہ نہ پائی پھر اس کے رب نے انھیں برگزیدہ

فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

کیا اور اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اور اپنے قرب خاص کی راہ دکھائی۔ فرمایا تم دونوں مل کر باغ سے نکلو تم میں ایک دوسرے کیلئے تکلیف کا

عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ

باعث بنے گا پھر جب میری طرف سے [illegible] آئے تو جو میری ہدایت پر عمل کرے گا وہ نہ بھٹکے گا

وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا

اور نہ اسے تکلیف پہنچے گی۔ اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو اس کے لیے تنگ معیشت ہے ف۴۴

وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ

اور ہم قیامت کے دن اسے اندھا اٹھائیں گے۔ کہے گا اے میرے رب! مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو

كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ

بینا تھا۔ فرمائیگا ایسے ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو نے انھیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری

تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ

کوئی خبر نہ لیگا۔ اور ہم ایسے ہی سزا دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے۔ تو کیا انھیں اس سے راہ نہ ملی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی سنگتوں کو

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي
ہلاک کر دیا تو یہ ان کے بسنے کی جگہ ہے جہاں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں
النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ ؕ ع ۱۳ ۱۶
کے لیے۔ اور اگر آپ کا رب اس بات کے متعلق پہلے نہ مقرر کر چکا ہوتا تو وہ عذاب میں لپٹ جاتے اور اگر اسکے متعلق ایک مقرر وعدہ ہوتا
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ
تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تسبیح بیان کرو سورج کے نکلنے
وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ
اور غروب ہونے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اور دن کے کناروں پر اس کی تسبیح بیان کرو تاکہ آپ اس کی
تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ
رضا حاصل کرو۔ اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو دنیاوی آسائش
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾
کیلیے دی ہے یہ جیتی دنیا کی تازگی ہے۔ تاکہ ہم انھیں اسکے سبب آزمائش میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور دیرپا ہے۔
وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ
اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت قدم رہ۔ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم تجھے
نَرْزُقُكَ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ
روزی دیں گے اور انجام پرہیزگاروں ہی کا اچھا ہے۔ اور کافر بولے یہ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے
اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ
اور کیا انھیں اس کا بیان نہیں آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے۔ اور اگر ہم انھیں کسی عذاب سے
بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ
ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا۔ کہ ہم تیری آیتوں
اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ
کی پیروی کرتے پیشتر اس کے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے آپ فرما دیں کہ سب راہ دیکھ رہے ہیں تم بھی راہ دیکھو
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع ۸ ۷ ۱۷
تو اب جان جاؤ گے کون سیدھی راہ چلنے والے ہیں اور کس نے ہدایت پائی ہے۔

حاشیہ از صفحہ ۳۸۵
گے کیونکہ اس میں ہر قسم کا پھل موجود تھا جس کے متعلق رب تعالیٰ نے فرمایا کہ تم یہاں کبھی بھوکے نہیں رہو گے اور نہ ننگے ہو گے کیونکہ یہاں ایسے درختوں کے پتے تھے کہ جن سے ستر پوشی کی جا سکتی تھی۔ حوا کے دل میں جب یہ وسوسہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا اظہار آدم علیہ السلام سے کیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے منع فرمایا ہے حوا نے کہا کہ تم اس کے قریب نہ جاؤ میں تمہارے پاس لے آتی ہوں' چنانچہ جناب حوا اس کو آدم علیہ السلام کے پاس لے آئیں اور حوا کے کہنے سے آدم علیہ السلام نے اسے کھا لیا۔ عموماً کچے اناج کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کھا لیا جائے تو فوراً ہی اسہال لگ جاتے ہیں چنانچہ کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی آدم علیہ السلام اور حوا کو رفع حاجت کی ضرورت ہوئی اور جب وہ فارغ ہوئے تو ان کے جسم پر جو نورانی حجاب تھا وہ اٹھ گیا اور انہوں نے باغ کے پتوں سے ستر پوشی کی اس بہشت میں نہ بول و براز ہے اور نہ ہی وہاں یہ اجناس ہیں کیونکہ یہ اس زمین کا جوہر ہے اور اسی زمین میں پیدا ہوتا ہے جب آدم علیہ السلام
حاشیہ بر صفحہ ۳۸۷

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ انبیاء مکی ہے اور اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١

لوگوں کا حساب نزدیک آگیا ہے ف١ اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ

جب ان کے رب کے پاس سے انھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے اور اسے

يَلْعَبُوْنَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ

کھیل سمجھتے ہیں ان کے دل غفلت میں پڑے ہیں اور ظالموں نے آپس میں خفیہ

ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ

مشورت کی کہ یہ کون ہیں ایک تمہی جیسے انسان تو ہیں کیا جادو کے پاس جاتے ہو

تُبْصِرُوْنَ ۝٣ قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ

جان بوجھ کر۔ نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں ہر بات کو

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٤ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ

اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ بلکہ بولے یہ پریشان خواب ہیں بلکہ

افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٥

گھڑی گئی ہیں بلکہ یہ شاعر ہیں۔ اگر سچے ہیں تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے سابقہ لوگ بھیجے گئے تھے۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ

ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ

يُؤْمِنُوْنَ ۝٦ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ

ایمان لائیں گے اور آپ سے پہلے ہم نے کسی کو نہیں بھیجا سوائے مردوں کے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے

فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو اور ہم نے انھیں خالی

حاشیہ از صفحہ ٣٨٦

نے اس کو کھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سب اب باغ سے نکلو اور کھیتی باڑی کرو۔ چنانچہ جبرائیل نے کھیتی باڑی کا طریقہ سکھایا اور آدم علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے کھیتی باڑی کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام! ہم نے تمہیں اس مشقت سے بچانے کیلئے ہی منع کیا تھا۔ وہ بہشت جو اللہ تعالیٰ کے قرب میں ہے اس میں کوئی چیز بھی مادی نہیں وہ سب نور سے تخلیق کیے گئے ہیں اور وہاں جو کچھ اہل جنت کو ملے گا وہ ان کے اعمال کے اثرات ہوں گے۔

ف١٥ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور یاد بغیر محبت کے کبھی نہیں ہوتی جو دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے معمور ہوتا ہے وہ شقاوت میں مبتلا نہیں ہوتا اور جب اس اللہ تعالیٰ کی یاد کا اثر نفس امارہ پر پڑتا ہے تو وہ لوامہ بن جاتا ہے اور اس کے بعد جب یہ اثرات مسلسل پڑتے رہتے ہیں اور نفس کی کیفیت بدلتی رہتی ہے تو وہ مطمئنہ بن جاتا ہے اور جب مطمئنہ بن جاتا ہے تو یہ مادی حجاب دور ہو جاتے ہیں اور نفس کے غلبے سے چھٹکارا پا لیتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ تو اپنے رب سے راضی اور رب تجھ سے راضی تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي

ہلاک کر دیا تو یہ ان کے بسنے کی جگہ ہے جہاں وہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں عقل والوں

النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ ع ١٣ ١٦

کے لیے۔ اور اگر آپ کا رب اس بات کے متعلق پہلے نہ مقرر کر چکا ہوتا تو وہ عذاب میں لپٹ جاتے اور اگر اسکے متعلق ایک مقرر وعدہ ہوتا

فَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تسبیح بیان کرو سورج کے نکلنے

وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَاۗئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ

اور غروب ہونے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اور دن کے کناروں پر اس کی تسبیح بیان کرو تاکہ آپ اس کی

تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ

رضا حاصل کرو۔ اور اے سننے والے اپنی آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے کافروں کے جوڑوں کو دنیاوی آسائش

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ڏ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾

کیلیے دی ہے یہ جیتی دنیا کی تازگی ہے۔ تاکہ ہم انھیں اسکے سبب آزمائش میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور دیرپا ہے۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْــَٔـلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ

اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت قدم رہ۔ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے بلکہ ہم تجھے

نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ

روزی دیں گے اور انجام پرہیزگاروں ہی کا اچھا ہے۔ اور کافر بولے یہ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے

اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ

اور کیا انھیں اس کا بیان نہیں آیا جو اگلے صحیفوں میں ہے۔ اور اگر ہم انھیں کسی عذاب سے

بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ

ہلاک کر دیتے رسول کے آنے سے پہلے تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں

اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ

کی پیروی کرتے پیشتر اس کے کہ ہم ذلیل اور رسوا ہوتے۔ آپ فرما دیں کہ سب راہ دیکھ رہے ہیں تم بھی راہ دیکھو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ٨ ع ٧ ١٧

تو اب جان جاؤ گے کون سیدھی راہ چلنے والے ہیں اور کس نے ہدایت پائی ہے۔

حاشیہ از صفحہ ٣٨٥

گے کیونکہ اس میں ہر قسم کا پھل موجود تھا جس کے متعلق رب تعالیٰ نے فرمایا کہ تم یہاں کبھی بھوکے نہیں رہو گے اور نہ ننگے ہو گے کیونکہ یہاں ایسے درختوں کے پتے تھے کہ جن سے ستر پوشی کی جا سکتی تھی۔ حوا کے دل میں جب یہ وسوسہ پیدا ہوا تو انھوں نے اس کا اظہار آدم علیہ السلام سے کیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ رب تعالیٰ نے منع فرمایا ہے حوا نے کہا کہ تم اس کے قریب نہ جاؤ میں تمہارے پاس لے آتی ہوں' چنانچہ جناب حوا اس کو آدم علیہ السلام کے پاس لے آئیں اور حوا کے کہنے سے آدم علیہ السلام نے اسے کھا لیا۔ عموماً کچے اناج کی یہ خاصیت ہے کہ اگر کھا لیا جائے تو فوراً ہی اسہال لگ جاتے ہیں چنانچہ کھانے کے تھوڑی دیر بعد ہی آدم علیہ السلام اور حوا کو رفع حاجت کی ضرورت ہوئی اور جب وہ فارغ ہوئے تو ان کے جسم پر جو نورانی حجاب تھا وہ اٹھ گیا اور انھوں نے باغ کے پتوں سے ستر پوشی کی اس بہشت میں نہ بول و براز ہے اور نہ ہی وہاں یہ اجناس ہیں کیونکہ یہ اس زمین کا جوہر ہے اور اسی زمین میں پیدا ہوتا ہے جب آدم علیہ السلام

حاشیہ بر صفحہ ٣٨٧

سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ انبیاء مکی ہے اور اس میں ایک سو بارہ آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝

اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۝١

لوگوں کا حساب نزدیک آگیا ہے ف۱ اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ إِلَّا اسْتَمَعُوهُ وَهُمْ

جب ان کے رب کے پاس سے انھیں کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے نہیں سنتے اور ایسے

يَلْعَبُونَ ۝٢ لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ ۗ وَأَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِينَ

کھیل سمجھتے ہیں ان کے دل غفلت میں پڑے ہیں اور ظالموں نے آپس میں خفیہ

ظَلَمُوا ۖ هَلْ هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۖ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ

مشورت کی کہ یہ کون ہیں ایک تمھی جیسے انسان تو ہیں کیا جادو کے پاس جاتے ہو

تُبْصِرُونَ ۝٣ قٰلَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ

جان بوجھ کر۔ نبی نے فرمایا میرا رب جانتا ہے آسمانوں اور زمین میں ہر بات کو

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٤ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ

اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ بلکہ بولے یہ پریشان خواب ہیں بلکہ

افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝٥

گھڑ لی ہیں بلکہ یہ شاعر ہیں۔ اگر سچے ہیں تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے سابقہ لوگ بھیجے گئے تھے۔

مَا آمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۖ أَفَهُمْ

ان سے پہلے کوئی بستی ایمان نہ لائی جسے ہم نے ہلاک کیا تو کیا یہ

يُؤْمِنُونَ ۝٦ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ

ایمان لائیں گے اور آپ سے پہلے ہم نے کسی کو نہیں بھیجا سوائے مردوں کے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو اور ہم نے انھیں خالی

حاشیہ از صفحہ ۳۸۶

نے اس کو کھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سب اب باغ سے نکلو اور کھیتی باڑی کرو۔ چنانچہ جبرائیل نے کھیتی باڑی کا طریقہ سکھایا اور آدم علیہ السلام مع اپنے ہمراہیوں کے کھیتی باڑی کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام! ہم نے تمھیں اس مشقت سے بچانے کیلئے ہی منع کیا تھا۔ وہ بہشت جو اللہ تعالیٰ کے قرب میں ہے اس میں کوئی چیز بھی مادی نہیں وہ سب نور سے تخلیق کیے گئے ہیں اور وہاں جو کچھ اہل جنت کو ملے گا وہ ان کے اعمال کے اثرات ہوں گے۔

ف۱۵ اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور یاد بغیر محبت کے کبھی نہیں ہوتی جو دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے معمور ہوتا ہے وہ شقاوت میں مبتلا نہیں ہوتا اور جب اس اللہ تعالیٰ کی یاد کا اثر نفس امارہ پر پڑتا ہے تو وہ لوامہ بن جاتا ہے اور اس کے بعد جب یہ اثرات مسلسل پڑتے رہتے ہیں اور نفس کی کیفیت بدلتی رہتی ہے تو وہ مطمئنہ بن جاتا ہے اور جب مطمئنہ بن جاتا ہے تو یہ مادی حجاب دور ہو جاتے ہیں اور نفس کے غلبے سے چھٹکارا پالیتا ہے اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ تو اپنے رب سے راضی اور رب تجھ سے راضی تو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ﴿٨﴾ ثُمَّ

بدن ہی نہیں بنایا کہ کھاتا نہ کھاتے ہیں اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہیں۔ پھر

صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا

ہم نے انھیں اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تو انھیں نجات دی جن کو چاہی اور حد سے بڑھنے والوں کو

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٩﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ

ہلاک کر دیا۔ بیشک ہم نے تمھاری طرف ایک کتاب اتاری جس میں تمھارا ذکر ہے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠﴾ ع وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً

تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں کیونکہ وہ ظالم تھے

وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿١١﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ

اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کی۔ تو جب انھوں نے ہمارا عذاب پایا تو جبھی وہ

مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ ؕ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ

اس سے دوڑنے لگے۔ نہ دوڑو اور لوٹ جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو دی گئی تھیں اور

وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾

اور اپنے مکانوں کی طرف شاید کہ تم سے پوچھا جائے۔ بولے ہائے افسوس بیشک ہم ظالم تھے

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾

تو وہ یہی پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انھیں کر دیا کاٹی ہوئی اور سڑی ہوئی چیز کی طرح

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، عبث نہیں بنائے۔ اگر ہم کوئی

اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ

بہلاوا اختیار کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے اختیار کرتے اگر ہمیں ایسا کرنا ہوتا۔ بلکہ

نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ

ہم حق کو باطل پر اس طرح کھینچ کر مارتے ہیں کہ وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے۔ پس وہ مٹ کر رہ جاتا ہے۔

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور تمھارے لیے جائے افسوس ہے ان باتوں پر جو تم بناتے ہو۔ اور اسی کے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں۔

ف ١ اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو انہیں ایسا محسوس ہوگا کہ گویا سو کر اٹھے ہیں، تو گویا وہ گھڑی ہر انسان کیلئے قریب ہے کیونکہ مرنے کے بعد قیامت آنے کا وقت بالکل ایک خواب کی طرح معلوم ہوگا۔ گویا سو کر اٹھے ہیں۔

ع ١

ف ٢ اس کا شان نزول یہ ہے کہ سرزمین یمن میں ایک بستی ہے جس کا نام حصور ہے یہاں کے رہنے والے عرب تھے انہوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی اور قتل کر دیا تو اللہ تعالٰی نے ان پر بخت نصر کو مسلط کر دیا جو ایران کا بادشاہ تھا اور انتہائی سنگدل اور ظالم تھا اس نے انہیں قتل کیا اور گرفتار کیا اور اس کا یہ عمل جاری رہا تو یہ لوگ بستی چھوڑ کر بھاگے تو ان سے بعض ایمان والوں نے بطور طنز کہا کہ نہ بھاگو اور لوٹ کے جاؤ ان آسائشوں کی طرف جو تم کو حاصل تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف تاکہ تم سے پوچھا جائے۔

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور اس کے پاس والے اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً

رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔ اور کیا انھوں نے زمین میں کچھ

مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا

ایسے معبود بنا لیے ہیں کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں۔ اگر آسمان اور زمین میں اللہ کے سوا اور الٰہ

اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

ہوتے تو ضرور فساد برپا ہو جاتا۔ پس اللہ ہی کی ذات پاک ہے کہ جو عرش کا مالک ہے۔ ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ

اس سے نہیں پوچھا جا سکتا جو وہ کرتا ہے اور ان سب سے پوچھا جائے گا کیا انھوں نے اللہ کے سوا اور معبود

دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ

بنا رکھے ہیں (ف۳) آپ فرما دیں کہ کوئی ثبوت تو پیش کرو۔ اس قرآن میں میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے

وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ

اور مجھ سے اگلوں کا تذکرہ۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے تو وہ حق سے

فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

روگرداں ہیں۔ اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا

اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، صرف میری ہی عبادت کرو اور بولے کہ رحمٰن نے بیٹا

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ

اختیار کیا اس کی ذات پاک ہے بلکہ یہ سب بندے ہیں عزت والے۔ بات میں اس سے

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ

سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند رہتے ہیں وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ

اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ شفاعت نہیں کرتے مگر اس کی جس سے وہ راضی ہو اور وہ اس کے

ف۳ قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے وہ اللہ تعالیٰ مراد لیے جائیں جن کی خدائی کے بت پرست معتقد ہیں تو فسادِ عالم کا لزوم ظاہر ہے کیونکہ وہ جمادات ہیں، تدبیرِ عالم پر "اصلا" قدرت نہیں رکھتے اور اگر تعمیم کی جائے تو بھی لزومِ فساد یقینی ہے کیونکہ اگر دو اللہ تعالیٰ فرض کیے جائیں تو دو حال سے خالی نہیں یا وہ دونوں متفق ہوں گے یا مختلف اگر شے واحد پر متفق ہوئے تو لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی مقدور ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو اور یہ محال ہے اور اگر مختلف ہوئے تو ایک شے کے متعلق دونوں کے ارادے یا "معا" واقع ہوں گے اور ایک ہی وقت میں وہ موجود و معدوم دونوں ہو جائیگی یا دونوں کے ارادے واقع نہ ہوں اور شے نہ موجود ہو نہ معدوم، یا ایک کا ارادہ واقع ہو اور دوسرے کا واقع نہ ہو، یہ تمام صورتیں محال ہیں تو ثابت ہوا کہ فساد ہر تقدیر پر لازم ہے توحید کی یہ نہایت قوی دلیل ہے۔

خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ
خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود
دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾
ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں
اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا
کیا جو کافر ہیں انھوں نے غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین بند
رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ
تھے تو ہم نے انھیں کھولا ف۴ اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے زندہ کیا
اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ
تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور زمین میں ہم نے میخیں ٹھونکیں کہ انھیں لے کر نہ
بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾
کانپے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں رکھیں تاکہ وہ راہ پائیں۔
وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا
اور ہم نے آسمان کو چھت بنایا ، محفوظ اور وہ اس کی نشانیوں سے
مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
روگرداں ہیں۔ اور وہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج
وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ
اور چاند ہر ایک اپنے محور پر گردش کر رہا ہے۔ اور ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کے لیے
قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ
ہمیشگی نہ بنائی تو کیا اگر آپ انتقال کر جاؤ تو وہ ہمیشہ یہاں رہیں گے؟ ہر نفس کو موت کا
ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا
مزا چکھنا ہے ف۵ اور ہم تمھیں راحت اور تکلیف دے کر آزماتے ہیں اور تمھیں ہماری
تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا
ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو وہ آپ سے ٹھٹھا کرتے

ف۴ درحقیقت جانداروں کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو بند کیا ہوا تھا جب

ع ۳ ۱۹

اس نے جاندار پیدا کیے۔ اور آسمان اور زمین کو کھول دیا۔ یعنی آسمان سے بارش ہونے لگی اور زمین پر روئیدگی ہونے لگی اور اس نے اپنی حکمت بالغہ سے ہر چیز کو پانی سے زندہ کر رکھا ہے یعنی ہر چیز پانی کے باعث زندہ ہے۔

ف۵ واضح ہو کہ موت نہ جسم کو آتی ہے اور نہ روح کو' جب انسان کی موت کا وقت آتا ہے تو نفس کو فنا کر دیا جاتا ہے جو روح اور جسم کو ملانے والا ہے۔ جب نفس فنا کر دیا جاتا ہے تو روح اپنے مقام پر چلی جاتی ہے اور جسم اپنے مقام پر چلا جاتا ہے کیونکہ یہ جسم تو ہے ہی مردہ اور روح کو کبھی موت نہیں بلکہ یہ تمام عالم مردہ ہے اس عالم میں چار انواع ہیں' جمادات' نباتات' حیوانات اور انسان۔ پانچویں نوع کوئی نہیں اب جمادات میں زمین کو لیجیے کہ اس میں درخت اگتے ہیں' بوٹیاں پیدا ہوتی ہیں' اناج پیدا ہوتا ہے' پھر ایک وقت آتا ہے کہ زمین تو موجود ہوتی ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بنجر ہو گئی اب کچھ نہیں دیتی یعنی مر گئی اپنی صلاحیتوں کو کھو بیٹھی ہے ایسے ہی آپ دیکھتے ہیں کہ ہر سال درخت میں کونپلیں نکلتی ہیں' پھول نکلتے ہیں' پھل پیدا ہوتا ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ درخت تو موجود ہوتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ یہ خشک ہو گیا اب پھل نہیں دیتا یعنی مر گیا اپنی صلاحیتوں کو

حاشیہ بر صفحہ ۳۹۱

هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِیْ یَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَ هُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ
کہ کیا یہ ہے وہ جو تمہارے معبودوں کا (برائی سے) ذکر کرتا ہے۔ اور وہ خود رحمٰن کی یاد سے
هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِیْكُمْ اٰیٰتِیْ
منکر ہیں۔ انسان جلد باز بنایا گیا ہے۔ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا
فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
پس تم جلدی نہ کرو۔ اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم
صٰدِقِیْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَكُفُّوْنَ عَنْ
سچے ہو۔ کاش کافر جانتے اس وقت کو جب وہ آگ کو اپنے چہروں سے
وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾
نہ روک سکیں گے اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ ان کی کوئی مدد ہوگی۔
بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا
بلکہ وہ ان پر اچانک آپڑے گی تو انھیں بدحواس کردیگی پھر وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ
هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
انھیں مہلت دی جائے گی۔ اور بیشک آپ سے اگلے رسولوں کے ساتھ ٹھٹھا کیا گیا۔
فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾
تو ٹھٹھا کرنے والوں کا ٹھٹھا ... انہی کو لے بیٹھا۔
قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ
آپ فرمادیں کہ رات اور دن کون تمھاری نگہبانی کرتا ہے ف رحمان سے بلکہ وہ
عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ
اپنے رب کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ کیا ان کے کچھ خدا ہیں جو ان کو ہم سے بچاتے
دُوْنِنَا ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا
ہیں۔ اور وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے اور نہ وہ ہم سے
یُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَیْهِمُ
بچ سکتے ہیں۔ بلکہ ہم نے ان سب کو اور ان کے باپ دادا کو دنیاوی آسائش دی یہاں تک کہ ان کی عمر دراز

حاشیہ از صفحہ ۳۹۰

ھو بیٹھا۔ یہی حال حیوانات اور انسان کا ہے کہ انسان روح نکلنے کے بعد موجود ہوتا ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ یہ مرگئے اب انہیں اول منزل کردو تو اس سے معلوم ہوا کہ موت صرف نفس کو آتی ہے نہ جسم مرتا ہے اور نہ روح۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہر نفس موت کا ذائقہ چکھے گا" یہ نہیں فرمایا کہ ہر جسم یا ہر روح موت کا ذائقہ چکھے گی۔

ف۶ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے انسان کے گرد دو نور کے ہالے اور دو ظلمت کے ہالے بنائے ہیں جو اس کے محافظ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر آزار دہندہ جانوروں کے دل میں انسان کا رعب اور خوف بھر دیا ہے۔ جب موت کا وقت آتا ہے تو یہ ہالے ہٹ جاتے ہیں یا جب کسی درندے یا سانپ وغیرہ سے موت مقرر ہوتی ہے اور وہ وقت آتا ہے

ع ۳ / ۴ ۲

اور وہ جانور یا سانپ اس پر حملہ آور ہوتا ہے تو یہ ہالے ہٹ جاتے ہیں کیونکہ اس کی موت اس سبب سے مقرر ہوتی ہے جب موت مقرر نہیں ہوتی تو کیساہی شیر بھیڑیا یا سانپ بچھو ہو منہ پھیر کر چلا جاتا ہے۔

الْعُمُرُ ۭ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۭ

ہوئی۔ تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے آرہے ہیں۔

اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ڮ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ

تو کیا یہ غالب ہوں گے۔ آپ فرمادیں کہ میں تو تم کو صرف وحی کے ذریعے ڈراتا ہوں اور بہرے پکار نہیں

الدُّعَاۗءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَىِٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ

سنتے جبکہ وہ ڈرائے جائیں۔ اور اگر انہیں آپ کے رب کے عذاب کی ہوا

عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ

بھی چھو جائے تو ضرور کہیں گے کہ ہائے افسوس یقیناً ہم ظالم تھے۔ اور ہم قیامت کے

الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَـيْــــًٔا ۭ

دن عدل کے ترازو میں تولیں گے تو کسی نفس پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ۭ وَكَفٰى بِنَا

اور اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوا تو ہم اسے لے آئیں گے ف اور ہم کافی ہیں

حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاۗءً

حساب کرنے کو اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا اور روشنی

وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ

اور پرہیزگاروں کے لیے نصیحت۔ وہ لوگ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور انھیں

مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۭ

قیامت کا اندیشہ لگا ہوا ہے۔ اور یہ برکت والا ذکر ہے جو ہم نے اتارا۔

اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ۧ وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ

تو کیا تم اس کے منکر ہو۔ اور بیشک ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے اس کی نیک

مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ ۚ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا

راہ عطا کردی اور ہم اس سے خبردار تھے۔ جب اس نے اپنے باپ اور قوم سے کہا، یہ

هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا

مورتیں کیا ہیں جن کے آگے تم آسن مارے بیٹھے ہو۔ بولے

ف ۷ انسان جو عمل بھی کرتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد وہ ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان جس عضو سے جو عمل بھی کرتا ہے وہ اس عضو میں منعکس ہو جاتا ہے اور اس کے اثرات باطن پر مرتب ہو کر جزو روح بن جاتے ہیں قیامت کے دن چونکہ مادہ فنا کر دیا جائیگا اور تمام انسان حقیقی جسم کے ساتھ پیش ہونگے اس لئے سب کی عمر 14 سال یعنی نہ جوان نہ بچہ نہ بوڑھا اس وقت یہ اعمال ان اعضاء پر ظاہر ہوں گے اور اللہ تعالی فرمائیگا کہ یہ تیری کھلی کتاب تیرے سامنے ہے ان اثرات کے مطابق اسے تکلیف یا راحت پہنچے گی۔

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ

ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے۔ کہا یقیناً تم اور تمھارے

وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ

باپ دادا سب کھلی گمراہی میں مبتلا ہو۔ بولے کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی ہم سے

مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

مذاق کرتے ہو؟" اس نے کہا "بیشک تمھارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔

الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ

جس نے انھیں پیدا کیا۔ اور میں اس پر یقین کے ساتھ شہادت دیتا ہوں اور مجھے اللہ کی قسم

لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ

ہے کہ میں تمھارے بتوں کو پامال کروں گا بعد اس کے کہ تم پیٹھ پھیر جاؤ" تو ان سب کو چورا

جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا مَنْ

کردیا سوائے ایک کے جو ان سب کا بڑا تھا تاکہ وہ اس سے حقیقت کی طرف لوٹ جائیں۔ بولے "کس نے

فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا سَمِعْنَا

یہ فعل کیا ہے ہمارے معبودوں کے ساتھ یقیناً وہ ظالم ہے۔" بولے "ہم نے ایک جوان کو

فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓي

انھیں برا کہتے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں" بولے "اسے پکڑ لاؤ لوگوں کے

اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا

سامنے تاکہ وہ گواہی دیں۔ بولے "کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ

بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ

یہ کام کیا ہے اے ابراہیم!" (ابراہیم نے) کہا "بلکہ یہ کیا (جس نے کیا) ان کا بڑا یہ ہے۔ تو ان سے پوچھو

اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓي اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ

اگر یہ بول سکتے ہوں۔" تو اپنے دل میں سوچنے لگے اور بولے "یقیناً تم ہی

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰي رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَاۗءِ

ظالم ہو۔" پھر اپنے سروں کے بل اوندھائے گئے کہ تجھے خوب معلوم ہے کہ یہ

يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ
بولتے نہیں۔ فرمایا تو کیا اللہ کے سوا ایسے کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمھیں نفع دے

شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور نہ نقصان پہنچائے۔ تف ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کی اللہ کے سوا تم عبادت کرتے ہو۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ بولے اس کو جلادو اپنے معبودوں کی حمایت میں اگر تم

فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا
ایسا کر سکتے ہو۔ ہم نے حکم دیا اے آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جا ابراہیم پر ف۸ اور انھوں نے

بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى
اس کا برا چاہا تو ہم نے انھیں سب سے بڑھ کر زیاں کار کر دیا۔ اور ہم نے اسے اور لوط کو نجات بخشی

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ
اس زمین کی طرف جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی ہے۔ اور ہم نے اسے اسحاقؑ عطا فرمایا

وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً
اور یعقوبؑ اور ہم نے ان سب کو اپنا مقرب بنایا اور ہم نے انھیں امام کیا

يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ
تاکہ وہ ہدایت کریں ہمارے حکم سے اور ہم نے ان پر وحی کی اچھے کاموں کی اور نماز کو قائم کرنے کی

وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا
اور زکوۃ دینے کی اور وہ ہماری ہی عبادت کرتے تھے۔ اور ہم نے لوطؑ کو حکم (فیصلہ)

وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ
اور علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو بے حد برے کام کرتی تھی

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ
بیشک وہ برے لوگ فاسق تھے۔ اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل کیا بیشک

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ع ۵ ۲۵ ۵
وہ ہمارے قرب خاص کا سزاوار ہے۔ اور نوحؑ کو جب اس سے پہلے ہمیں پکارا تو ہم نے اس کی دعا قبول کی

ف۸ نمرود اور اس کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا ڈالنے پر متفق ہو گئی اور انہوں نے آپ کو ایک مکان میں قید کر دیا اور قریہ کوثی میں ایک عمارت بنائی اور ایک مہینے تک پوری کوشش کے ساتھ قسم قسم کی لکڑیاں جمع کیں اور ایک عظیم آگ جلائی جس کی تپش سے ہوا میں پرواز کرنے والے پرندے جل جاتے تھے اور ایک منجنیق کھڑی کی اور آپ کو باندھ کر اور اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا اس وقت آپ کی زبان مبارک پر تھا "میرے لئے اللہ ہی بس ہے اور وہ اچھا کارساز ہے" جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کچھ کام ہے؟ آپ نے فرمایا تم سے نہیں' تو انہوں نے فرمایا پھر کس سے؟ فرمایا جس سے ہے وہ میرے حال سے پوری طرح باخبر ہے اور دیکھ رہا ہے چنانچہ جب آپ آگ میں پھینک دیے گئے تو اللہ تعالی کے حکم سے آگ کا اثر ختم ہو گیا اور اس کی روشنی باقی رہی اور وہ مانند گلزار کے بن گئی۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ

اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑی سختی سے نجات دی اور ہم نے اسے ان لوگوں

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ

پر غالب کیا جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا بے شک وہ بُری قوم تھے کہ ہم نے ان تمام کو

اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ

ڈبو دیا۔ اور یاد کرو داؤدؑ اور سلیمانؑ کو کہ جب وہ کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾

اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹ گئیں۔ اور ہم ان کے حکم کرنے پر گواہ تھے۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ؗ وَّسَخَّرْنَا مَعَ

اور ہم نے وہ معاملہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا۔ اور ہم نے دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا اور داؤدؑ کے لیے ہم نے

دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ

پہاڑ مسخر کر دیے کہ تسبیح کرتے تھے اور پرندے بھی۔ یہ ہمارا ہی کام تھا ف۹ اور ہم نے اسے ایک کام

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ

سکھایا پہناوا بنانا کہ تمھیں تکلیف سے بچائے تو کیا تم اس پر

شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى

شکر کرو گے۔ اور سلیمانؑ کے لیے ہم نے تیز ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے چلتی تھی اس زمین

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی ہے اور ہم ہر چیز کا پورا علم رکھتے ہیں۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ

اور شیطانوں میں سے وہ جو اس کے لیے غوطہ لگاتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے

ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ

تھے اور ہم ان کے محافظ تھے۔ اور ایوبؑ کے واقعہ کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکار کر

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا

مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا سن لی پس ہم نے وہ

ف۹ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کی فطرت میں تسبیح کو شدت کیساتھ داخل کر دیا ہے فرماتا ہے "ہمارے سامنے آسمان والے اور زمین والے اپنی اطاعت کی گردنیں جھکائے ہوئے ہیں خواہ وہ خوشی کیساتھ ہو یا جبر و قہر کیساتھ اور سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے" ہر جانور خواہ چرند ہو یا پرند سجدہ پہلے کرتے ہیں اور دانہ بعد میں اٹھاتے ہیں یہی حال تمام جانوروں کا ہے انسان جو اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں ان کی فطرت بھی اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے یہ ان کا انکار صرف زبانی ہے جب تک وہ انسان کے دل پر القا نہیں کرتا وہ حرکت تک نہیں کر سکتا اور اپنے دل میں خود کچھ نہیں لا سکتا اگر انسان اپنے دل میں خود لاتا تو نقصان سے کبھی نہ ڈرتا' کہتا کہ میں نقصان کی بات کبھی دل میں لاؤں گا ہی نہیں مگر انسان اپنے دل میں نہیں لاتا بلکہ آتا ہے کیونکہ فطرت عالم اس کے سامنے جھکی ہوئی ہے جب وہ کسی دہریے کو حکم دیتا ہے کہ ہو جا بیمار تو اس کی فطرت اس حکم کو قبول کرتی ہے اور وہ صاحب فراش ہو جاتا ہے جب وہ حکم دیتا ہے کہ ہو جا اپاہج تو اس کی فطرت اس حکم کو قبول کرتی ہے اور وہ اپاہج ہو جاتا ہے ان کا زبانی انکار کرنا محض جہالت اور ضلالت مبنی ہے ورنہ حقیقت میں انکے حکم کیخلاف پتہ بھی نہیں ہلتا۔

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
تکلیف دور کردی جو اسے پہنچی تھی اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو اور اس کے ساتھ والوں کو اپنی طرف سے رحمت
عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا
عطا کی اور ذکر عبادت کرنے والوں کے لیے۔ اور اسماعیلؑ اور ادریسؑ اور
الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ
ذوالکفل کے واقعہ کو یاد کرو وہ سب صبر کرنے والے تھے اور ہم نے انھیں اپنی رحمت میں داخل کیا۔
اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ
کیونکہ وہ سب ہمارے مقربین میں سے تھے۔ اور ذوالنونؑ کے واقعہ کو یاد کرو کہ جب وہ چلا غصے میں بھرا ہوا اور اس نے
اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ
گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے ف۱ تو اندھیروں میں اس نے پکارا ”تیرے سوا کوئی معبود نہیں
سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ
اور تیری ذات پاک ہے۔ بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔“ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے
مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نجات بخشی اور ایسے ہی ہم مومنوں کو نجات بخشتے ہیں۔ اور زکریاؑ کو کہ جب اس نے اپنے رب کو پکارا
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؗ
کہ اے میرے رب مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔“ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی
وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ
اور اسے یحییٰؑ عطا فرمایا اور اس کے لیے اس کی بیوی میں صلاحیت رکھ دی کیونکہ وہ نیک کاموں میں جلدی
فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾
کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے تھے۔
وَالَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا
اور وہ عورت جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی پارسائی سے تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی اور اسے (مریمؑ)
وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا
اور اس کے بیٹے کو سارے جہان کیلیے نشانی بنا دیا۔ بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے۔ اور میں

ف۱ یونس علیہ السلام جب دریا کے کنارے پر پہنچے تو ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا پھر ایک بڑی مچھلی نے اس مچھلی کو نگل گیا اور یونس علیہ السلام دو مچھلیوں کے شکم میں پہنچ گئے۔ معلوم ہوا کہ مادی اشیاء انبیاء علیہ السلام پر اثر انداز نہیں ہوتیں ورنہ دو مچھلیوں کے شکم میں دم گھٹ کر مرجانا یقینی امر ہے مگر چونکہ وہ نبی تھے لہٰذا ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا اور ایک وقت تک مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے بعد زندہ و سلامت نکل آئے اسی طرح موسیٰ علیہ السلام بند صندق میں عالم طفلی میں دریا میں ڈالے گئے۔ مگر انہیں کوئی ضرر نہ پہنچا اگر عام انسان ہوتے تو دم گھٹ کر مرجانا یقینی تھا۔

USMAN GHAZI
B.A.,LL.B.,LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

ع ٦ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ ﴿٩٢﴾ وَتَقَطَّعُوٓا أَمْرَهُم بَيْنَهُمْ ۖ كُلٌّ إِلَيْنَا رَٰجِعُونَ ﴿٩٣﴾

تمہارا رب ہوں پس میری عبادت کرو ۔ اور انھوں نے اپنے معاملات میں اختلاف کیا مگر سب کو ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔

فَمَن يَعْمَلْ مِنَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهِۦ

تو جو نیک کام کرے اور وہ ایمان والا ہو تو ہم اس کی محنت کو اکارت نہیں کرتے

وَإِنَّا لَهُۥ كَٰتِبُونَ ﴿٩٤﴾ وَحَرَٰمٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٩٥﴾

اور ہم اسے لکھ لیتے ہیں ، اور حرام ہے اس بستی پر جس کو ہم نے ہلاک کر دیا کہ وہ سمجھتے تھے کہ وہ نہیں لوٹیں گے

حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ

یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھولے جائیں گے اور وہ ہر بلندی اور پستی کو

يَنسِلُونَ ﴿٩٦﴾ وَٱقْتَرَبَ ٱلْوَعْدُ ٱلْحَقُّ فَإِذَا هِىَ شَٰخِصَةٌ أَبْصَٰرُ

عبور کریں گے ۔ اور وہ سچے وعدے کا وقت قریب آ جائیگا تو کافروں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی

ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِى غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا بَلْ كُنَّا

رہ جائیں گی۔ کہیں گے ہائے افسوس یقیناً ہم اس سے غفلت میں تھے بلکہ ہم

ظَٰلِمِينَ ﴿٩٧﴾ إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ

ظالم تھے۔ بیشک تم اور جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے ہو ، سب جہنم کے ایندھن ہو

أَنتُمْ لَهَا وَٰرِدُونَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هَٰٓؤُلَآءِ ءَالِهَةً مَّا وَرَدُوهَا ۖ وَكُلٌّ

اور تم اس میں یقیناً وارد ہو گے ۔ اگر یہ خدا ہوتے تو جہنم میں ہرگز وارد نہ ہوتے اور وہ سب

فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ ﴿١٠٠﴾

ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور وہ اس میں چیخیں سنیں گے اور اس کے سوا انھیں اس میں کچھ سنائی نہ دیگا

إِنَّ ٱلَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا ٱلْحُسْنَىٰٓ أُو۟لَٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ﴿١٠١﴾

بیشک وہ جن کے لیے ہمارا عمل بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے

لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۖ وَهُمْ فِى مَا ٱشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ

وہ اس کی بھنک بھی نہ سنیں گے اور وہ اس میں اپنی خواہش کے مطابق

خَٰلِدُونَ ﴿١٠٢﴾ لَا يَحْزُنُهُمُ ٱلْفَزَعُ ٱلْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّىٰهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے انھیں نہ غم ہوگا اور نہ وہ بڑی گھبراہٹ ہوگی اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے۔

USMAN GHAZI
B.A, LL.B, LL.M (UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ

کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ ۚ وَعْدًا

جیسے بوریا لپیٹتے ہیں اس کے بعد جیسا ہم نے اسے پہلے بنایا تھا ویسا ہی پھر کر دیں گے۔ اس وعدے

عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ﴿١٠٤﴾ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ

کا پورا کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ ہم اس کو ضرور پورا کریں گے۔ اور یقیناً ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا

الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ﴿١٠٥﴾ إِنَّ فِي

ہے کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ بیشک اس

هٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ﴿١٠٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

میں نصیحت ہے عبادت کرنے والوں کے لیے اور ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے

لِلْعَالَمِينَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ

رحمت بنا کر بھیجا ہے ف۱۱ آپ فرما دیں کہ مجھے وحی ہوتی ہے کہ سوائے اللہ کے تمہارا اور کوئی معبود نہیں

فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٨﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ آذَنْتُكُمْ عَلَىٰ

تو کیا تم اس کو تسلیم کرتے ہو۔ پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو آپ فرما دیں، میں نے تو تمہیں صحیح راہ کا

سَوَاءٍ ۖ وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَا تُوعَدُونَ ﴿١٠٩﴾

حکم دیا ہے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ جو وعدہ تمہیں دیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور

إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿١١٠﴾

اور اللہ اس کو بھی جانتا ہے جو تم اونچی آواز میں بات کرتے ہو اور اس کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو

وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١١١﴾

اور میں کیا جانوں شاید کہ وہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک وقت کے لیے دنیاوی آسائش۔

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ

عرض کی کہ اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ کر دے اور ہمارے رب رحمان ہی کی مدد درکار ہے

عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾

ان باتوں پر جو تم بناتے ہو۔

ف ۱۱ جب بھی کوئی نبی اس دنیا میں آتا ہے تو جہاں تک اس کی نبوت ہوتی ہے وہاں تک نبوت کے اثرات محیط ہو جاتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ تمام عالم کا رب ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ تمام عالم کے رسول ہیں کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت مکان کی قید میں بھی تھی اور زمان کی قید میں بھی۔ ہر نبی اپنی قوم کیلئے مبعوث ہوتا تھا جہاں تک وہ قوم آباد ہوتی تھی وہیں ان کی نبوت جاری ہوتی تھی دوسری قوم سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوتا تھا اور جب تک وہ زندہ رہتے تھے ان کی نبوت جاری رہتی تھی اور جب وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے تھے تو ان کی نبوت بھی ختم ہو جاتی تھی اور جو نبی آتا تھا پھر اس کی نبوت جاری ہو جاتی تھی یہ طریقہ آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا سوائے رسول اکرم ﷺ کے کہ آپ کی نبوت مکان کی قید سے بھی آزاد ہے اور زمان کی قید سے بھی۔ پورا قرآن پڑھ جایئے کہیں یہ ذکر نہیں ملے گا کہ آپکی نبوت صرف عرب تک ہے یا عرب سے ایران تک ہے۔ بلکہ جہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کی خدائی ہے وہیں تک رسول اکرم ﷺ کی نبوت بھی جاری ہے اور جب سے جب تک اللہ تعالیٰ کی خدائی موجود ہے اس وقت تک رسول اکرم ﷺ کی رسالت بھی موجود ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہے۔ اپنی الوہیت میں، ویسے ہی حضرت محمد ﷺ وحدہٗ لاشریک ہیں اپنی رسالت میں اور یہ رسالت تمام جہان کا احاطہ کیے

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ حج مدنی ہے اور اس میں اٹھتر آیتیں اور دس رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝١

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ

جس دن تم اسے دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ

كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ

عورت کا حمل گر جائے گا اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے کہ وہ نشے میں ہیں حالانکہ وہ

بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

نشے کی حالت میں نہ ہونگے مگر اللہ کا عذاب سخت ہوتا ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو

يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝٣ كُتِبَ عَلَيْهِ

اللہ کے معاملے میں جھگڑتے ہیں ف۱ بغیر علم کے اور ہر سرکش شیطان کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ جس پر لکھ دیا گیا ہے

اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٤

کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضرور اسے گمراہ کردیگا اور اسے دوزخ کے عذاب کی طرف لے جائے گا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ

اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جی اٹھنے میں کوئی شک ہو تو غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا

مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ

مٹی سے، پھر نطفے سے پھر خون کی پھٹک سے ف۲ پھر گوشت کی بوٹی سے

مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا

مکمل شکل اور کبھی ادھوری شکل میں تاکہ تمہارے لیے ہم اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماں کے رحم

نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ

میں جس طرح چاہیں ایک مقررہ وقت تک ف۳ پھر تمہیں بچے کی شکل میں نکالتے ہیں اس لیے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو

ف ۱ یہ آیت اصل میں نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو کہتا تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں اور قرآن پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں اور مرنے کے بعد کوئی جی زندہ ہو کر نہیں اٹھے گا جس طرح یہ عالم دنیا اس جسم کا مقام ہے تو یہ روح کا بھی کوئی مقام ہونا چاہیے تو روح کا مقام وہی عالم آخرت ہے۔ جس کے بارے میں وہ جھگڑتا تھا جس طرح جسم کیلئے یہاں غذا اور لوازمات جسمانی درکار ہیں اصولاً روح کیلئے بھی ہونے چاہئیں اور وہ وہی ہے جسے بہشت کہا گیا جہاں یہ روحانی جسم ہمیشہ رہے گا۔ حقیقت روح انسانی یعنی جسم حقیقی کیلئے یہ جسم مادی اس کا آلہ کار ہے یعنی حکم وہ دیتا ہے اور انجام مادی سے پاتا ہے فاعل بالتسخیر سے مراد یہ ہے کہ ادھر ارادہ ہو اور ادھر عمل شروع ہو جائے۔ مثلاً دل میں آیا کہ مضمون لکھو دل میں آتے ہی ہاتھوں نے قلم اٹھایا آنکھوں نے دیکھا اور لکھنا شروع کر دیا، قلب ہاتھوں کو نہیں کہتا کہ قلم اٹھاؤ اور لکھو یہ اس کی رعایا ہے اور اس کیلئے مسخر کر دیا گیا ہے۔

ف ۲ خون کی پھٹک ایک سرخ سی بوند ہے اس میں اللہ تعالیٰ اس وقت ان تمام کاموں کی صلاحیتیں رکھ دیتا ہے۔ جو اس نے اس دنیا میں آکر کرنے ہیں اور وہ علم رکھ دیتا ہے جو اس نے یہاں آکر حاصل کرنا ہے اسی لئے جب وہ مقررہ علم حاصل کر لیتا ہے تو دماغ آگے نہیں چلتا کیونکہ ہر چیز کے بتدریج حجاب اٹھتے جاتے ہیں اور اس علم میں ترقی ہوتی جاتی ہے جب مقررہ علم ختم ہو جاتا ہے تو آگے دماغ سفید کاغذ

وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّتَوَفّٰى وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ لِكَيۡلَا
اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی ناقص عمر کی طرف لوٹ جاتا ہے ف۴ تاکہ جان لینے کے

يَعۡلَمَ مِنۡۢ بَعۡدِ عِلۡمٍ شَيۡـًٔا ؕ وَتَرَى الۡاَرۡضَ هَامِدَةً فَاِذَآ
بعد بھی کچھ نہ جانے اور تو زمین کو دیکھتا ہے مرجھائی ہوئی خشک۔ پھر جب

اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡهَا الۡمَآءَ اهۡتَزَّتۡ وَرَبَتۡ وَاَنۡۢبَتَتۡ مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ
ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ تر و تازہ ہوئی اور ابھر آئی ف۵ اور ہر رونق دار جوڑا اگا

بَهِيۡجٍ ۞ ۵ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡحَـقُّ وَاَنَّهٗ يُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَاَنَّهٗ
لائی۔ یہ اس لیے ہے کہ ظاہر ہو جائے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ بھی ظاہر ہو جائے کہ وہ مُردے جِلائے گا اور یہ کہ وہ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۙ ۞ ۶ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيۡبَ فِيۡهَا ۙ
ہر شے پر قادر ہے۔ اور اس لیے کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں

وَاَنَّ اللّٰهَ يَبۡعَثُ مَنۡ فِى الۡقُبُوۡرِ ۞ ۷ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يُّجَادِلُ
اور یقیناً اللہ تعالیٰ اٹھائے گا انھیں جو قبروں میں ہیں۔ ف۶ اور بعض آدمی اللہ کے بارے میں بغیر علم

فِى اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ۙ ۞ ۸ ثَانِىَ عِطۡفِهٖ
اور دلیل کے جھگڑتا ہے ف۷ اور نہ اس کے پاس کوئی روشن نوشتہ ہے۔ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے

لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِى الدُّنۡيَا خِزۡىٌ وَّنُذِيۡقُهٗ
تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے۔ ایسے شخص کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے

يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ عَذَابَ الۡحَرِيۡقِ ۞ ۹ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتۡ يَدٰكَ
دن ہم اسے آگ کا عذاب چکھائیں گے ف۸ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے

وَاَنَّ اللّٰهَ لَيۡسَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِيۡدِ ۞ ۱۰ وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّعۡبُدُ
اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ اور بعض لوگ اللہ کی عبادت ایک

اللّٰهَ عَلٰى حَرۡفٍ ۚ فَاِنۡ اَصَابَهٗ خَيۡرُ ۨاطۡمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنۡ اَصَابَتۡهُ
کنارے پر کرتے ہیں پھر اگر انھیں کوئی بھلائی پہنچ گئی تو اس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور جب کوئی آزمائش

فِتۡنَةُ ۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجۡهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ
آپڑی تو منہ کے بل پلٹ جاتا ہے ایسے کے لیے دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہے درحقیقت یہی

حاشیہ از صفحہ ۳۹۹

کی مانند ہو جاتا ہے نیز یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان میں یہ ایک طریقہ بنا دیا ہے کہ جو عمل بھی وہ کرے اور جس عضو سے کرے اس عضو میں وہ منعکس ہو جاتا ہے قیامت کے دن یہی انسان کی کھلی کتاب ہو گی تو جو علم یہ پڑھتا ہے وہ اس کے باطن پر منعکس ہو جاتا ہے۔ جسے یاد ہونا کہتے ہیں اسی طرح کوئی ہنر جو سیکھتا ہے وہ اس کے عضو میں میں منعکس ہو جاتا ہے جس سے وہ یہ فعل انجام دیتا ہے۔

ف۳ اس سے بچے کے پیدا ہونے کا وقت مراد ہے جو کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ نو ماہ ہے اس سے کم کا بچہ پیدا نہیں ہوتا اگر ہو تو اس کو اسقاط کہتے ہیں تولد نہیں کہتے۔

ف۴ ارذل العمر ستر سال سے سو سال تک ہے جبکہ انسان کی عقل سات سال کے بچے جتنی ہوتی ہے جس طرح دیگر قوائے جسمانی ضعیف ہو جاتے ہیں اور پورا فعل نہیں کرتے اسی طرح قوائے عقلیہ بھی ضعیف ہو جاتے ہیں اسی کو اللہ تعالیٰ نے ارذل العمر فرمایا۔

ع ۱/۸

ف۵ اس سے مراد زمین کے مسامات کا کھل جانا ہے جب انسان زمین میں کوئی تخم بوتا ہے تو زمین کے مسامات کھل جاتے ہیں جس سے وہ تخم اجزائے ارضی کو جذب کر کے پرورش پاتا ہے اور مکمل درخت بن جاتا ہے۔

حاشیہ بر صفحہ ۴۰۱

الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ (١١) يَدْعُوا مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُ وَمَا لَا

صریح نقصان ہے۔ اور اللہ کے سوا ایسے کی عبادت کرتا ہے جو ان کا بھلا بُرا کچھ نہ

يَنفَعُهُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيدُ (١٢) يَدْعُوا لَمَن ضَرُّهُ

کر سکے۔ یہی بڑی گمراہی ہے۔ اس کی عبادت کرتے ہیں جس کے نفع

أَقْرَبُ مِن نَّفْعِهِ ۚ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيرُ (١٣) إِنَّ اللّٰهَ

سے زیادہ نقصان کی توقع ہے۔ یہ ان کا کتنا بُرا مولیٰ ہے اور کتنا بُرا رفیق۔ یقیناً اللہ تعالیٰ

يُدْخِلُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن

داخل کرے گا انھیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے باغوں میں جن کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ (١٤) مَن كَانَ يَظُنُّ

بہتی ہیں اور اللہ جو کچھ چاہتا ہے وہ کرتا ہے ف٩ جو شخص یہ خیال کرتا ہو

أَن لَّن يَنصُرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى

کہ اللہ اپنے نبی کی مدد نہ فرمائے گا دنیا اور آخرت میں تو اسے چاہیے کہ اوپر ایک رسی آسمان تک

السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ (١٥)

باندھے پھر اللہ کی مدد کا سلسلہ منقطع کر دے پھر دیکھے کہ کیا اس کا داؤ چل گیا ہے اس بات پر جس کی اسے جلن ہے۔

وَكَذٰلِكَ أَنزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَأَنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَن يُرِيدُ (١٦)

اور ایسے ہی ہم نے یہ روشن آیتیں اتاریں اور یہ کہ اللہ جسے چاہتا ہے اس کے لیے ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِـِٔينَ وَالنَّصٰرٰى

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور یہودی اور ستارہ پرست اور نصرانی

وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ إِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

اور آتش پرست اور مشرک بیشک اللہ ان سب میں قیامت کے دن

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (١٧) أَلَمْ تَرَ أَنَّ

فیصلہ کر دے گا اور یقیناً ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ

اللہ کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں اور سورج

حاشیہ از صفحہ ۴۰۰

ف ٩ ایک دن حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ اللہ تعالیٰ کس طرح قبروں سے اٹھائے گا۔ جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کو بنی ساعدہ کے قبرستان میں لے گئے اور ایک قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا نکل آ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ اس قبر میں سے ایک شخص ہائے افسوس ہائے افسوس کرتا ہوا نکل آیا اسے پھر واپس جانے کا حکم دیا وہ واپس قبر میں چلا گیا، پھر دوسری قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ نکل آ اللہ تعالیٰ کے حکم سے، اس میں سے ایک شخص کلمہ شریف اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ کہتا ہوا نکلا اس نے کہا ان الساعۃ اٰتیۃ قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام عالم کے انسانوں کو جسم حقیقی کے ساتھ قبروں سے نکالے گا کیونکہ حدیث شریف ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ضعیفہ سے جو آپ ﷺ کے پاس آئی اس کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ کوئی بڑھیا جنت میں داخل نہیں ہو گی تو وہ رونے لگی آپ ﷺ نے فرمایا اس دن سب چودہ سال کے ہوں گے کوئی بوڑھا یا بچہ نہیں ہو گا تو اس سے معلوم ہوا کہ اس دن جسم حقیقی کے ساتھ اٹھائے جائیں گے کیونکہ مکان و زمان کا اطلاق اس مادی جسم پر ہوتا ہے، روح مکان و زمان کے اثر سے مستثنیٰ ہے تو چونکہ جسم انسانی بھی اس عالم کے اجزاء سے بنتا ہے لہٰذا جب یہ عالم ہی نہ ہو گا تو یہ جسم کہاں سے ہو گا۔

حاشیہ بر صفحہ ۴۰۲

وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ
اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت

مِّنَ النَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ اللَّهُ
سے لوگ بھی اور اکثر وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ اور جسے اللہ ذلیل کرے

فَمَا لَهُ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۩ ﴿١٨﴾ هَٰذَانِ خَصْمَانِ
اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ یہ دو فریق ہیں

اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ۖ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن
کہ اپنے رب کی بابت جھگڑتے ہیں۔ پس جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے تراشے گئے

نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿١٩﴾ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي
ہیں والے ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے جل جائے گا جو کچھ

بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ﴿٢٠﴾ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿٢١﴾ كُلَّمَا أَرَادُوا
انکے پیٹوں میں ہے اور انکی کھالیں بھی ف۱۲ اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں ف۱۳ جب گھٹن کے سبب اس میں

أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ
سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں لوٹا دیے جائیں گے۔ اور حکم ہوگا کہ چکھو آگ کا

الْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
عذاب۔ بیشک اللہ تعالیٰ انھیں داخل کرے گا جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن
بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اس میں انھیں سونے کے کنگن پہنائے جائیں

ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ
گے اور موتی۔ اور وہاں ان کی پوشاک ریشم کی ہوگی ف۱۴ اور انھیں پاکیزہ بات کی ہدایت

مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
کی گئی ہے اور ان کو راہ بتائی گئی ہے ایک بہترین مقام کی ف۱۵ بیشک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا

وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ
اور وہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس پاکیزہ مسجد سے جسے ہم نے سب لوگوں

حاشیہ صفحہ سابقہ

ف ۷ یہ آیت ابو جہل وغیرہ ایک جماعت کفار کے حق میں نازل ہوئی جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں جھگڑا کرتے تھے اور اس کی طرف ایسے اوصاف کی نسبت کرتے تھے جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ در حقیقت حکماء اس متفق ہیں کہ جو انسان کسی غلط کام کو کرتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ صحیح طور پر کر رہا ہے اس کو جہل مرکب کہا گیا ہے عمر بن ہشام کو اسی لئے ابو جہل کہتے تھے کہ وہ جہل مرکب میں مبتلا تھا۔

السجدة ۷

ف ۸ وہ عالم حقیقی ہوگا اور وہاں آگ بھی حقیقی ہوگی جو انسان کی حقیقت کو متاثر کرے گی۔

ف ۹ مدینہ منورہ میں ایک شخص تھا جو کہتا تھا کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ع ۲ / ۹

ف ۱۰ سبب اس رسی کو کہتے ہیں جو اوپر سے باندھ کر لٹکائی جائے جس کے ذریعہ اترتے اور چڑھتے ہیں۔

حاشیہ صفحہ ہٰذا

ف ۱۱ جو کافر ہوئے۔

ف ۱۲ یہ درحقیقت پانی کی شکل کا عذاب ہوگا۔

ف ۱۳ اس کے متعلق منقول ہے کہ اگر وہ گرز انسان کے سر پر پڑے تو پاش پاش کردے۔

ف ۱۴ تو در حقیقت یہ اعمال کے اثرات ہیں۔

ف ۱۵ ہدایت والی راہ۔

لِلنَّاسِ سَوَآءَنِ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ

کے لیے مقرر کیا ہے کہ اس میں یکساں حق ہے اعتکاف کرنیوالے کا اور باہر والے کا پردیسی کا، اور جو اس میں کسی زیادتی کا

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ

ناحق ارادہ کرے تو ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ ف۲۶ اور جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ

الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ

ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو پاکیزہ رکھنا طواف کرنے والوں

وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۲۶﴾ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ

اور قیام کرنے والوں اور رکوع اور سجود کرنیوالوں کے لیے۔ اور حج کیلئے لوگوں میں عام منادی کر دے ف۲۷ کہ وہ تیرے

رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿۲۷﴾

پاس حاضر ہوں گے پاپیادہ اور دُبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

تاکہ وہ اپنا فائدہ حاصل کریں اور اللہ کے نام کو یاد کریں مقررہ دنوں میں

عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا

اس پر کہ انھیں روزی دی بے زبان چوپائے تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ

الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ

اور محتاج کو کھلاؤ پھر اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ

اور اس آزاد گھر کا طواف کریں اور جو اللہ کے حُرمت والے مقامات کی تعظیم کرے

فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى

تو وہ اس کے لیے اس کے رب کے یہاں بہت بھلا ہے ف۲۸ اور تمہارے لیے حلال کیے گئے چوپائے سوائے انکے جن کی

عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ

ممانعت کر دی گئی ہے اور بتوں کے گندے طریقے سے بچو اور جھوٹی بات سے

الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

بچو خالص اللہ کے ہو جاؤ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو اللہ کا شریک کرے

ع ۳ ۱۰

ف۲۶ یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقع پر ابو سفیان بن حرب وغیرہ کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے حدیبیہ کے موقع پر سید عالم ﷺ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس میں یہاں کے رہنے والوں اور باہر کے رہنے والوں سب کا حق ہے یہاں کے رہنے والے اس پر حق ملکیت نہیں جتا سکتے اسی لئے اس کو بیت العتیق کہا گیا ہے یعنی آزاد جو کسی کی ملکیت نہیں دوسرے اس سے مراد سب سے پرانا گھر ہے جسے آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔

ف۲۷ جب ابراہیم علیہ السلام نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر پکارا کہ لوگو حج کیلئے آؤ تو وہ لوگ جو عالم ارواح میں تھے اور باپ کے صلب اور ماؤں کے شکم میں تھے تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی آواز کو سنا اور لبیک لبیک پکارا جن لوگوں کیلئے ایسے مبارک اور مقدس کام مقرر کر دیے جاتے ہیں اور ان کی فطرت میں ان کو داخل کیا جاتا ہے جبکہ ابھی وہ عدم ہوتے ہیں تو زندگی میں اکثر اوقات ان کا جسم حقیقی اس طرف رجوع کرتا رہتا ہے وہ اس جسم سے تو صرف ایک بار ہی حج کرتے ہیں مگر ان کا جسم حقیقی (یعنی روحانی جسم) اکثر اس طرف مائل رہتا ہے جسے دل کا مائل ہونا کہتے ہیں یہاں اذن للناس فی الحج میں سرکار رسالت ﷺ کو بھی خطاب ہے کیونکہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا کہ لوگو تم پر حج فرض کر

حاشیہ بر صفحہ ۴۰۲

فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ
وہ گویا آسمان سے گر کر جیسے پرندے اچک لے جاتے ہیں اور یا ہوا اسے کسی دور جگہ
مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
پھینک دیتی ہے ف۱۹ اور بات یہ ہے کہ جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی
تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
پرہیزگاری سے ہے تمہارے لیے چوپایوں میں فائدے ہیں ایک مقررہ مدت تک پھر
مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا ع ۴/۱۱
ان کا مقام خانہ کعبہ ہے اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کے
اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۭ فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ
لیے قربان کریں کہ جو اس نے چوپایوں کی صورت میں تمہیں رزق دیا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی
وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ۭ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
معبود ہے پس اسی کے حضور گردن جھکاؤ اور اے محبوب! خوشخبری سنادو ان تواضع کرنے والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي
تو ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور مصیبت پر صبر کرنے والے اور نماز قائم
الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ
کرنے والے اور ہم نے جو رزق دیا ہے اسے ہمارے لیے خرچ کرتے ہیں۔ اور قربانی کے موٹے جانور اونٹ اور گائے ہم نے
مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ڰ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ
تمہارے لیے اللہ کے شعائر میں کیے ہیں اس میں تمہارے لیے بہت بھلائی ہے تو اس کو اللہ کے لیے ذبح کرو بچھاڑ کر۔
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۭ
اور جب ذبح کے بعد وہ کروٹ سے ہو جائیں تو ان میں سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو کھلاؤ اور سائلوں کو بھی کھلاؤ
كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا
کیونکہ ہم نے ان کو تمہارے لیے مسخر کردیا تاکہ تم ہمارا شکر ادا کرو۔ اللہ کو ہرگز ان کے گوشت نہیں پہنچتے
وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۭ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ
اور نہ ان کے خون بلکہ تمہاری پرہیزگاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔ یونہی ان کو تمہارے لیے مسخر کردیا

حاشیہ از صفحہ ۴۰۳

دیا گیا ہے اور وہ حج کے فریضے کی ادائیگی کیلئے خانہ کعبہ آئیں۔

ف ۱۸ یعنی اس سے مراد اس کے احکام کی تعظیم خواہ مناسک حج ہوں یا دوسرے احکام۔ بعض کا قول ہے کہ اس سے مراد بیت الحرام و مشعر حرام و شہر حرام و بلد حرام و مسجد حرام مراد لیے ہیں۔

ف ۱۹ مراد یہ ہے کہ شرک کرنیوالا اپنی جان کو بدترین ہلاکت میں ڈالتا ہے۔ ایمان کو بلندی میں آسمان سے تشبیہ دی گئی ہے اور ایمان کو ترک کرنے والے کو آسمان سے گرنیوالے کے ساتھ اور اس کی خواہشات نفسانیہ کو جو اس کی فکروں کو منتشر کرتی ہیں، بوٹی بوٹی لے جانیوالے پرندے کے ساتھ اور شیاطین کو جو اس کو وادی ضلالت میں پھینکتے ہیں، ہوا سے تشبیہ دی گئی اور اس لطیف تشبیہ سے شرک کا انجام بد سمجھایا گیا ہے۔

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

کرتم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس پر کہ اس نے تمھیں ہدایت فرمائی اور اے حبیب! خوشخبری سُنادو احسان کرنے والوں کو۔ بیشک اللہ

يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ ع

بلائیں ٹالتا ہے ان سے جو ایمان لائے اور اللہ کسی دغاباز، ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

ع ۵ / ۱۲

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

ان لوگوں کو اجازت دیجاتی ہے قتال کرنے کی، کیونکہ ان پر ظلم ہوا ہے ف۲۰ اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر

لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

قادر ہے۔ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انھوں نے کہا

رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ

کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے ایک کو دوسرے سے دفع نہ کرتا تو یقیناً خانقاہیں (صومعے)

صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ

اور گرجے اور کلیسے اور مسجدیں گرادی جاتیں، جن میں اللہ تعالیٰ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ

اور یقیناً اللہ تعالیٰ اسکی ضرور مدد فرمائیگا جو اس کے دین کی مدد کریگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز سے قوی ہے اور غالب ہے۔ وہ لوگ کہ اگر

مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا

ہم انھیں اقتدار دیں تو وہ نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۴۱﴾ وَاِنْ

حکم کریں اور برائی سے روکیں اور اللہ ہی کی رضا کے لیے سب کام انجام دیں۔ اور اگر یہ

يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿۴۲﴾ وَ

آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو بیشک اس سے پہلے نوحؑ کی قوم بھی جھٹلا چکی ہے اور عاد اور ثمود کی قومیں بھی جھٹلا چکی ہیں، اور

قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى

ابراہیمؑ کی قوم اور لوطؑ کی قوم اور مدین والے اور موسیٰؑ کی تکذیب ہوئی

فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنْ

تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انھیں پکڑا تو پھر کیسا ہوا ان پر میرا عذاب اور ہم نے کتنی ہی

ف ۲۰ یہ در حقیقت پہلا امتحان تھا مومنین کی محبت کا جو اللہ تعالیٰ نے اسلام لانے کے بعد لیا یہ پہلی مرتبہ ان کو جنگ کی اجازت دی گئی تھی اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان اللہ یدافع الخ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کی طرف سے مدافعت کرتا ہے اس سے لوگ بلائیں وغیرہ مراد لیتے ہیں لیکن حقیقتاً اس سے مراد کفار کو اور ظالموں کو مغلوب کرنا ہے۔

مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا

بستیوں کو ہلاک کر دیا کہ وہ ستمگار تھے کہ وہ اب اپنی چھتوں کے بل اوندھی ہوئی پڑی ہیں۔

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اور کتنے ہی کنویں بیکار پڑے ہیں اور کتنے مضبوط محل ویران پڑے ہیں تو کیا وہ زمین میں پھر کر نہیں دیکھتے

فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا

کہ وہ اپنے دلوں سے سوچیں اور سمجھیں یا کان ہوں جن سے سنیں

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي

ان کی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل کے اندھے ہوتے ہیں جو ان کے

الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

سینوں میں ہیں ف۲۱ اور یہ آپ سے جلدی عذاب مانگتے ہیں اور اللہ ہرگز اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَكَاَيِّنْ

اور یقیناً آپ کے رب کے یہاں ایک دن ایک ہزار برس کا ہے ف۲۲ تم لوگوں کی گنتی کے مطابق۔ اور کتنی ہی

مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ

بستیوں کو ہم نے ڈھیل دی اس حال پر کہ وہ ظالم تھیں پھر میں نے ان کی گرفت کی اور پھر میری ہی

الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾

طرف پلٹ آنا ہے آپ فرما دیں کہ اے لوگو! میں تو تمھارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ

تو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بخشش ہے اور نورانی

كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

رزق۔ اور وہ لوگ جو کوشش کرتے ہیں ہماری آیتوں میں عاجز کرنے کے لیے وہ

الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ

جہنمی ہیں ف۲۳ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے بھی رسول یا نبی بھیجے سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ

اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي

جب انھوں نے اللہ کا پیغام پڑھا تو شیطان نے لوگوں کے نفسوں میں گڑبڑ ڈال دی کہ وہ اسکو صحیح طور پر نہ سمجھ سکیں پس اللہ تعالیٰ

ف۲۱ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کے نفس نفس امارہ ہیں اس کی ظلمت اس کی حقیقی سماعت اور بصارت پر حجاب کی طرح حائل ہو جاتی ہے یہ وہ سماعت اور بصارت ہے جو انسان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہوتی ہے جب اس پر نفس امارہ کی یہ ظلمت چھا جاتی ہے تو یہ سماعت اور بصارت ہے جو انسان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہنمائی ہوتی ہے جب اس پر نفس امارہ کی یہ ظلمت چھا جاتی ہے تو یہ سماعت اور بصارت بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے نفسانی خواہشات کی طرف رجوع کرتی ہے اور وہ خواہشات ہی کو سنتا اور دیکھتا ہے اور یہ ظلمت اس کی آنکھ اور دل کو اندھا کر دیتی ہے یعنی اس کے لئے حجاب بن جاتی ہے۔

ف۲۲ یہ ربی سال ہے جس کا ایک دن ہماری گنتی کے ایک ہزار برس کے برابر ہے۔

ف۲۳ یہ وہ مشرک اور شیطان کے پیروکار اور چیلے تھے جو آیات قرآنیہ کو کبھی شعر کہتے تھے کبھی سحر اور کبھی پرانے لوگوں کے قصے ان کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جہنمی ہیں جو ہماری آیات کو غلط معنی پہناتے ہیں۔

الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو انکے نفسوں سے مٹا دیتا ہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو انکے قلب میں پختہ کر دیتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ

مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

شیطان کے ڈالے ہوئے کو فتنہ کر دے ان کے لیے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ

سخت ہیں اور یقیناً ظالم لوگ سخت الجھن میں گرفتار ہیں اور اس لیے کہ جان لیں وہ لوگ

اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ

جن کو علم ملا ہے کہ وہ آپ کے رب کے پاس سے حق ہے کہ اس پر ایمان لائیں اور وہ ان کے دلوں میں

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

گھر کر جائے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ہدایت کرتا ہے اور ان کو سیدھی راہ پر چلاتا ہے۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ

اور کافر لوگ اس سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ ان پر قیامت آجائے گی

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ

اچانک یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئیگا جس کا پھل ان کے لیے اچھا نہ ہوگا۔ بادشاہی اس دن اللہ ہی کی ہے

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ

وہی ان میں فیصلہ کریگا کہ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ نعمت والے باغوں میں

النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ

رہیں گے۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو ان کے لیے ذلت کا

مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا

عذاب ہے۔ اور جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل ہوگئے یا مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

تو اللہ ضرور انھیں روحانی رزق عطا کرے گا ف ۲۴ اور بیشک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

اور وہ انھیں ایسی جگہ داخل کرے گا کہ جسے وہ پسند کریں گے اور یقیناً اللہ علم والا اور حلم والا ہے۔

ف ۲۴ ہجرت جسے کہا گیا ہے وہ معصیت سے نکل کر ایمان اور نیک عمل کی دنیا میں داخل ہونا ہے ایسے لوگ اگر اس راہ میں مارے جائیں یا اپنی موت مر جائیں تو اللہ تعالیٰ انھیں بلند مقام عطا فرمائے گا لیکن اگر ذرا بھی اس کے دل میں یہ خیال آجائے کہ مجھے اس ہجرت سے مال یا کوئی اراضی یا کوئی اور چیز حاصل ہو جائے گی تو اس کی یہ ہجرت اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہوگی بلکہ اس چیز کیلئے ہوگی جس کی نیت کر کے یہ گھر سے چلا ہے۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ
بات یہ ہے کہ جو بدلہ لے جیسی تکلیف اسے پہنچائی گئی تھی پھر اس پر زیادتی کی جائے
لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ
تو یقیناً اللہ اس کی مدد فرمائیگا بیشک اللہ معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ رات کو ڈالتا
الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ
ہے دن کے حصے میں اور دن کو ڈالتا ہے رات کے حصے میں اور اللہ تعالیٰ سننے والا
بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ
اور دیکھنے والا ہے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور اس کے سوا جس کی عبادت کرتے
دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
ہیں وہی باطل ہے اور اس لیے کہ اللہ ہی سب سے بلند اور بڑائی والا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ
اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ
اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو صبح کو زمین ہریالی ہو گئی۔
اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ ۚ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
بیشک اللہ تعالیٰ باریک امور کو جاننے والا ہے اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے
وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا ع ۱۵
اور بیشک اللہ ہی سب خوبیوں اور تعریفوں والا ہے کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے مسخر کر دیا تمہارے لیے
فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ
جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہے اور وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو
اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
کہ وہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک اللہ انسانوں پر بڑی مہر کرنے والا
رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۫ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ
اور رحم کرنے والا ہے۔ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں مارے گا۔ پھر تمہیں جلائے گا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ
یقیناً انسان بڑا ناشکرا ہے۔ ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کے طریقے بتا دیے کہ وہ ان پر چلیں

فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى

گروہ اس امر میں آپ سے تنازعہ نہ کریں اور آپ اپنے رب کی طرف بلاؤ بیشک آپ سیدھی

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾

راہ پر ہو اور اگر وہ آپ سے جھگڑیں تو فرمادیں کہ اللہ تمھارے کرتوتوں کو خوب جانتا ہے ف۲۵

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾

اور اللہ تم میں فیصلہ کردیگا قیامت کے دن، جس بات میں تم اختلاف کررہے ہو۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ

کیا تم نہیں جانتے ف۲۶ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ بیشک

ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

یہ سب ایک کتاب میں ہے اور یقیناً یہ سب اللہ پر آسان ہے۔ اور اللہ کے سوا ایسوں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ

کی عبادت کرتے ہیں جن کی کوئی سند اس نے نہیں اتاری اور ایسوں کو جن کا خود انھیں کچھ

بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

علم نہیں۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں اور جب ان پر ہماری روشن

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ

آیتیں پڑھی جائیں تو آپ ان کے چہروں پر بگڑنے کے آثار دیکھو گے جنھوں نے کفر کیا۔ قریب ہے کہ ان کو

يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

لپٹ پڑیں جو ہماری آیتیں ان پر پڑھتے ہیں تو آپ فرمادیں کیا میں تمھیں خبردار کردوں

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ

اس سے جو تمھارے اس حال سے بھی بدتر ہے اور وہ آگ ہے جس کا اللہ نے وعدہ دیا ہے کافروں کو اور وہ کیا ہی بری

الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ

پلٹنے کی جگہ ہے۔ اے لوگو! ایک مثال دی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو وہ

الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے اگرچہ وہ سب اس کیلئے جمع

ف۲۵ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہ آیت بدیل بن ورقہ اور بشر ابن سفیان اور یزید بن خنیس کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے اصحاب رسول ﷺ سے کہا تھا کیا سبب ہے کہ جن جانوروں کو تم قتل کرتے ہو اسے کھاتے ہو، اور جس کو اللہ تعالیٰ مارتا ہے اسے نہیں کھاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کو مسلمان خود ذبح کرتا ہے تو وہ تکبیر کہہ کر چھری پھیرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں یہ جانور اللہ تعالیٰ کے لئے ذبح کررہا ہوں، اپنے نفس کیلئے نہیں اور جو جانور خود مرجاتا ہے وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کیلئے ذبح نہیں کیا جاتا اس لئے اس کا کھانا حرام ہوتا ہے کیونکہ یہ کوئی مرے ہوئے کو کھائے گا وہ گویا نفسانی خواہش کیلئے کھائے گا اور نفسانی خواہشات حرام ہیں کیونکہ نفس کا تعلق شیطان کے ساتھ ہے۔

ف۲۶ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کی حقیقت کو لوح محفوظ میں منضبط کردیا ہے اور اپنی حکمت بالغہ کے تحت اس کا وقت مقرر کردیا ہے۔ ہر آن لوح محفوظ کے اثرات اس کرہ خاکی پر پڑتے ہیں تو ان اثرات کے ماتحت اس عالم میں حوادث رونما ہوتے ہیں اور انہیں اثرات کے ماتحت یہاں امن و سکون اور خیرو فلاح کا ظہور ہوتا ہے۔

ع ٩ ٨ ١٦

لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ
ہو جائیں اور اگر مکھی کچھ ان سے چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں گے وہ کتنا کمزور ہے

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝۷۳ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
چاہنے والا اور کتنا کمزور ہے جسے چاہا جاتا ہے۔ انھوں نے اللہ کی قدر جانی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ

لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝۷۴ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ
قوت والا اور غالب ہے۔ اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں

النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۷۵ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
سے بھی۔ ف27 بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۷۶ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور سب کام اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے ایمان والو!

ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلے کام کرو تاکہ تم

تُفْلِحُوْنَ ۝۷۷ۚ۩ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ
فلاح پاؤ۔ ف28 اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمھیں برگزیدہ کیا

السجدة عند الشافعي

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ
اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی یہ تمھارے باپ ابراہیم کا

اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
دین ہے اس نے تمھارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں بھی

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي
تاکہ رسول تمھارا نگہبان اور گواہ ہو اور تم اور لوگوں پر گواہی

النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ
دو۔ تو نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو۔

هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝۷۸ۧ
وہ تمھارا مولا ہے تو وہ کیا ہی اچھا مولا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار

ف 27 اگر اللہ تعالیٰ اس کرۂ ارضی میں رسول کو بشکل نور بھیجتا تو کوئی بھی ان کے قریب نہ پھٹکتا بلکہ لوگ غیر جنس سمجھ کر خوفزدہ ہو جاتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا تاکہ وہ ہم جنس ہونے کے سبب سے ان کے قریب ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے انہیں نوع بشری میں بھیجا اور صفات اپنے عطا کئے تاکہ نوع بشری کے سبب لوگ ان سے محبت کر سکیں اور ان کے قریب ہو سکیں اور ان کی قربت کے باعث ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکیں۔

ف 28 درحقیقت نماز تعلق باللہ کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کو کہتے ہیں۔ مسلمان وضو کرنے کے بعد جب اپنے مصلے پر کھڑا ہوتا ہے تو کامل یقین کے ساتھ اس بات پر اپنا تصور قائم کر لیتا ہے یعنی دھیان جما لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں دست بستہ باادب کھڑا ہوں' صرف اس تصور کو نماز کہتے ہیں پھر جو کچھ کرتا ہے اس تصور کے ماتحت کرتا ہے یعنی سورہ فاتحہ پڑھتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے اس سے عرض معروض کرتا ہے اس کے بعد رکوع اور سجدہ کرتا ہے۔ یہ رکوع اور سجدہ بھی حاضر کو ہوتا ہے غائب کو نہیں ہوتا انسان سجدہ ریز اسی کو ہوتا ہے جسے سامنے موجود سمجھتا ہے' اگر اسے موجود نہ سمجھے تو رکوع اور سجدہ بے معنی ہوں گے یہ تصور جو انسان نماز میں قائم کرتا ہے یہ جتنا ترقی کرتا جاتا ہے اتنا ہی انسان خدا کا قرب حاصل کرتا جاتا ہے اور جتنا اس کا یقین کامل ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا ایمان کامل ہوتا جاتا ہے۔ یہ نماز ذہن

بقیہ بر صفحہ 411

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مومنون مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ
بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں
خٰشِعُوْنَ ۝٢ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝٣ وَالَّذِيْنَ هُمْ
گڑگڑاتے ہیں ف1 اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور وہ جو
لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝٤ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝٥ إِلَّا عَلٰى
زکوٰۃ دینے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی
أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝٦ فَمَنِ
بیبیوں کے یا شرعی باندیوں کے جو ان کی ذاتی ملک ہوں، اس پر انہیں کوئی ملامت نہیں۔ تو جو
ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝٧ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِأَمٰنٰتِهِمْ
ان دو کے سوا کسی اور کو چاہے وہی حد کو توڑنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝٨ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩ أُولٰٓئِكَ
اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ
هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝١١
وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝١٢ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
اور بیشک ہم نے آدمی کو چنیدہ مٹی سے بنایا پھر اسے نطفے کی
نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝١٣ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
بوند کیا ایک مقررہ ٹھہرنے کی جگہ میں۔ پھر ہم نے پانی کی بوند کو خون کی پھٹک میں تبدیل کیا ف2 اور پھر خون کی پھٹک کو
مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ق ثُمَّ
گوشت کی بوٹی میں بدلا، پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر
أَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ط فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝١٤ ثُمَّ إِنَّكُمْ
ہم نے اسے دوسری صورت عطا کی اور اللہ بڑی برکت والا ہے اور سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔ پھر تم بلاشبہ

حاشیہ از صفحہ ۴۱۰

انسانی میں خدا کی یاد قائم کرنے کیلئے قائم کی گئی ہے اسی لئے ظہر، عصر، مغرب اور عشا تواتر کے ساتھ تھوڑے تھوڑے وقفے سے مقرر کی گئی ہیں تاکہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے ذہن میں قائم رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرنے پائے اور جہاد اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، جہاد کو جاتے وقت اگر ذرا بھی یہ خیال آجائے کہ فتح حاصل ہونے کے بعد مجھے مالی منفعت ہوگی یا میری عزت افزائی ہوگی یا مجھے عہدہ ملے گا یا تمغہ ملے گا تو اس کا یہ جہاد اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہوگا بلکہ اس چیز کیلئے ہوگا جس کی نیت کرکے گھر سے چلا۔

ف 1 اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں ہر طرف سے توجہ ہٹا کر کامل یقین کے ساتھ یہ سمجھے کہ میں رب تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور نماز ختم ہونے تک اسی کی طرف متوجہ رہے کسی اور کی طرف قطعاً متوجہ نہ ہو اور حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ نماز میں تم پر خشوع اور خضوع لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفت میں فرماتا ہے

الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔

ف 2 علقہ اس کے معنی ہیں خون کی وہ پھٹک جو منی سے پیدا ہوتی ہے جمے ہوئے خون کی ایک پھٹک۔ قرطبی نے تصریح کی ہے کہ علقہ جمے ہوئے خون کی پھٹک کو کہتے ہیں اور جب وہ بہتا ہو تو مسفوح کہلاتا ہے اور علقہ کو علقہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اس رطوبت کے ساتھ جو اس میں لگی رہتی ہے معلق ہوتا ہے چنانچہ جب وہ رطوبت خشک ہو جاتی ہے تو پھر علقہ نہیں کہلاتا۔

لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ

ہو جائیں اور اگر مکھی کچھ ان سے چھین کر لے جائے تو اس سے چھڑا نہ سکیں گے وہ کتنا کمزور ہے

الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ

چاہنے والا اور کتنا کمزور ہے جسے چاہا جاتا ہے۔ انھوں نے اللہ کی قدر جانی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی۔ بیشک اللہ تعالیٰ

لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾ اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ

قوت والا اور غالب ہے اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں

النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

سے بھی۔ ف ۲۷ بیشک اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٧٦﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اور جو ان کے پیچھے ہے۔ اور سب کام اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے ایمان والو!

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ

رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلے کام کرو تاکہ تم

تُفْلِحُونَ ۩ ﴿٧٧﴾ وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ

فلاح پاؤ۔ ف ۲۸ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمھیں برگزیدہ کیا

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ

اور تم پر دین میں کچھ تنگی نہ رکھی یہ تمھارے باپ ابراہیم کا

إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَٰذَا

دین ہے اس نے تمھارا نام مسلمان رکھا ہے اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں بھی

لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى

تاکہ رسول تمھارا نگہبان اور گواہ ہو اور تم اور لوگوں پر گواہی

النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ

دو۔ تو نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو۔

هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٧٨﴾

وہ تمھارا مولا ہے تو وہ کیا ہی اچھا مولا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار

السجدۃ عند الشافعی

ف 27 اگر اللہ تعالیٰ اس کرہ ارضی میں رسول کو بشکل نور بھیجتا تو کوئی بھی ان کے قریب نہ پھٹکتا بلکہ لوگ غیر جنس سمجھ کر خوفزدہ ہو جاتے اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں میں سے ایک رسول بنا کر بھیجا تاکہ وہ ہم جنس ہونے کے سبب سے ان کے قریب ہو جائیں اللہ تعالیٰ نے انہیں نوع بشری میں بھیجا اور صفات اپنے عطا کئے تاکہ نوع بشری کے سبب لوگ ان سے محبت کر سکیں اور ان کے قریب ہو سکیں اور ان کی قربت کے باعث ہمارے اعمال اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکیں۔

ف 28 درحقیقت نماز تعلق باللہ کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کو کہتے ہیں۔ مسلمان وضو کرنے کے بعد جب اپنے مصلے پر کھڑا ہوتا ہے تو کامل یقین کے ساتھ اس بات پر اپنا تصور قائم کر لیتا ہے یعنی دھیان جما لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں دست بستہ باادب کھڑا ہوں' صرف اس تصور کو نماز کہتے ہیں پھر جو کچھ کرتا ہے اس تصور کے ماتحت کرتا ہے یعنی سورہ فاتحہ پڑھتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے اس سے عرض معروض کرتا ہے اس کے بعد رکوع اور سجدہ کرتا ہے یہ رکوع اور سجدہ بھی حاضر کو ہوتا ہے غائب کو نہیں ہوتا انسان سجدہ ریز اسی کو ہوتا ہے جسے سامنے موجود سمجھتا ہے' اگر اسے موجود نہ سمجھے تو رکوع اور سجدہ بے معنی ہوں گے یہ تصور جو انسان نماز میں قائم کرتا ہے یہ جتنا ترقی کرتا جاتا ہے اتنا ہی انسان خدا کا قرب حاصل کرتا جاتا ہے اور جتنا اس کا یقین کامل ہوتا جاتا ہے اتنا ہی اس کا ایمان کامل ہوتا جاتا ہے۔ یہ نماز ذہن

بقیہ بر صفحہ 411

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشْرَةَ آيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۃ مؤمنون مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ایک سو اٹھارہ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ

بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں

خٰشِعُوْنَ ﴿٢﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ

گڑگڑاتے ہیں دل اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔ اور وہ جو

لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ﴿٤﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا عَلٰٓى

زکوٰۃ دینے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی

اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿٦﴾ فَمَنِ

بیبیوں کے یا شرعی باندیوں کے جو ان کی ذاتی ملک ہوں۔ اس پر انھیں کوئی ملامت نہیں۔ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ

ان دو کے سوا کسی اور کو چاہے وہی حد کو توڑنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں

وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿٩﴾ اُولٰٓئِكَ

اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ یہی لوگ

هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١١﴾

وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ

اور بیشک ہم نے آدمی کو چنیدہ مٹی سے بنایا پھر اسے نطفے کی

نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ

بوند کیا ایک مقررہ ٹھہرنے کی جگہ میں۔ پھر ہم نے پانی کی بوند کو خون کی پھٹک میں تبدیل کیا ف اور پھر خون کی پھٹک کو

مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

گوشت کی بوٹی میں بدلا، پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٤﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ

ہم نے اسے دوسری صورت عطا کی اور اللہ بڑی برکت والا ہے اور سب سے بہتر پیدا کرنیوالا ہے۔ پھر تم یقیناً

حاشیہ از صفحہ ۴۱۰

انسانی میں خدا کی یاد قائم کرنے کیلئے قائم کی گئی ہے اسی لئے ظہر، عصر، مغرب اور عشا تواتر کے ساتھ تھوڑے تھوڑے وقفے سے مقرر کی گئی ہیں تاکہ ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی یاد اس کے ذہن میں قائم رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو فراموش نہ کرنے پائے اور جہاد اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنا ہے، جہاد کو جاتے وقت اگر ذرا بھی یہ خیال آجائے کہ فتح حاصل ہونے کے بعد مجھے مالی منفعت ہوگی یا میری عزت افزائی ہوگی یا مجھے عہدہ ملے گا یا تمغہ ملے گا تو اس کا یہ جہاد اللہ تعالیٰ کیلئے نہ ہوگا بلکہ اس چیز کیلئے ہوگا جس کی نیت کرکے گھر سے چلا۔

ف 1 اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں ہر طرف سے توجہ ہٹا کر کامل یقین کے ساتھ یہ سمجھے کہ میں رب تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے اور نماز ختم ہونے تک اسی کی طرف متوجہ رہے کسی اور کی طرف قطعاً متوجہ نہ ہو اور حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ نماز میں تم پر خشوع اور خضوع لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفت میں فرماتا ہے

الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔

ف 2 علقہ اس کے معنی ہیں خون کی وہ پھٹک جو منی سے پیدا ہوتی ہے جمے ہوئے خون کی ایک پھٹک۔ قرطبی نے تصریح کی ہے کہ علقہ جمے ہوئے خون کی پھٹک کو کہتے ہیں اور جب وہ بہتا ہو تو مسفوح کہلاتا ہے اور علقہ کو علقہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اس رطوبت کے ساتھ جو اس میں لگی رہتی ہے معلق ہوتا ہے چنانچہ جب وہ رطوبت خشک ہو جاتی ہے تو پھر علقہ نہیں کہلاتا۔

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ
مر جانے والے ہو۔ پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے اور بیشک
خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾
ہم نے تمھارے اوپر سات راہیں بنائیں اور ہم خلق سے بے خبر نہیں۔
وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا
اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا ایک مقررہ اندازے پر پھر زمین میں ٹھہرایا اور یقیناً ہم
عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ
اس کے لے جانے پر قادر ہیں تو اس سے ہم نے تمھارے لیے باغ پیدا کیے کھجوروں
وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿١٩﴾ وَشَجَرَةً
اور انگوروں کے اور ان میں تمہارے لیے اور بھی بہت سے میوے ہیں اور تم انہی میں سے کھاتے ہو۔ اور وہ درخت
تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿٢٠﴾
جو طور سینا سے نکلتا ہے وہ لیکر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے مختلف اشکال کے سالن
وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۭ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ
اور تمھارے لیے چوپایوں میں عبرت کا مقام ہے۔ ہم تمھیں پلاتے ہیں اس میں سے جو انکے پیٹ میں ہے اور اس میں
فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢١﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ
تمھارے لیے بہت سے فائدے ہیں۔ اور انھیں تم کھاتے بھی ہو۔ اور ان پر اور کشتی پر
تُحْمَلُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع ٢٢ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
بوجھ لادتے ہو اور بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ
عبادت کرو اس کے سوا تمھارا کوئی الٰہ نہیں اور کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتے۔ تو اس کی قوم کے جن سرداروں نے
كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ
کفر کیا تھا بولے یہ تو تمھارے ہی جیسا آدمی ہے یہ چاہتا ہے کہ تمھارا بڑا
عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗئِكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَاۗىِٕنَا
بن جائے۔ اور اللہ چاہتا تو فرشتے اتارتا ہم نے تو یہ اپنے گزرے ہوئے باپ دادوں سے

منقول ہے کہ آنحضرت نے اس آیت کی تفسیر میں یوں فرمایا کہ آپ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ ان سے یہ کہہ دو کہ میں صورت بشری میں تو تم ہی جیسا ہوں لیکن جیسے کہ پروردگار عالم آدمیوں میں سے کسی کو حسن وجمال کے ساتھ کسی کو مال و دولت کے ساتھ کسی کو صحت و عافیت کے ساتھ مخصوص فرمادیتا ہے اسی طرح مجھ کو خاص آدمیوں میں سے نبوت و رسالت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اس میں تم میری اس خصوصیت کا کیوں انکار کرتے ہو۔ غور فرمائیے کہ آیت میں مثلکم ہے اور مثل کو مثل چیز کا عین نہیں ہوتا۔ قرآن میں لفظ مثل اکثر مقامات پر آیا ہے مثلاً حضرت ہابیل کی مثل هذا الغراب (پ ٦ سورہ مائدہ) اس آیت میں کوے کی مثل کہا گیا ہے تو کیا قابیل بالکل کوا تھا؟ اسی طرح اس کی پیچ اور کاٹنے پر غور کیجئے مثل الذین حملوا التوراة ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا (سورہ جمعہ) اس میں توریت کے بوجھ اٹھانے والوں کو گدھے کی شکل کہا گیا ہے حالانکہ وہ تو گدھے کی جنس میں سے نہ ہوگئے تھے۔ گدھوں کی طرح ان کے کان اور جسم نہ وہ ڈھینچوں ڈھینچوں کرتے تھے۔ فمثلہ کمثل الکلب (سورہ اعراف) اس میں بلعم باعور کو کتے کی شکل کہا گیا ہے حالانکہ وہ انسان تھا وغیرہ وغیرہ۔ پس جب انسان کو گدھے گدھے اور کتے وغیرہ کی شکل کہنے سے وہ کوا، گدھا یا کتا نہیں بن جاتا تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمائیں کہ میں انسانوں کی شکل ہوں تو انھیں عام انسان کیوں سمجھ لیا جاتا ہے۔ وہاں بھی وہی قانون لاگو کیوں نہیں ہوتا کہ آپ تھے تو نور لیکن مثل بشر تھے۔ مقام حیرت ہے کہ حضرت مریم کے پاس جبرئیل مثل بشر بن کر آگئے فتمثل لها بشرا سویا (سورہ مریم) تو لوگ کہتے ہیں فرشتہ تھا بشر نہ تھا صرف شکل بشری تھی۔ حضرت ابراہیم و حضرت لوط کے پاس فرشتے آئے جو شکل بشر تھے تو قبول کر لیتے ہیں کہ واقعی وہ تھے تو فرشتے لیکن شکل وصورت میں بشر تھے لیکن جب
(تفسیر [illegible])

الْأَوَّلِينَ ﴿٢٤﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوا بِهِ حَتَّىٰ
بھی نہیں سُنا وہ تو ایک دیوانہ شخص ہے تو کچھ زمانے تک اس کا انتظار
حِينٍ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبِّ انصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ﴿٢٦﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنِ
کیے رہو۔ نوحؑ نے عرض کی اے میرے رب! میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا۔ پس ہم نے اسے وحی بھیجی کہ
اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ
ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور اُبلے
فَاسْلُكْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ
تو کشتی میں بٹھا لے ہر جوڑے میں دو دو اور اپنے گھر والوں کو بھی، سوائے ان کے جن کے
عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۖ وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ إِنَّهُم
متعلق پہلے لکھا جا چکا ہے اور ان ظالموں کے معاملے میں مجھ سے بات نہ کرنا۔ یہ ضرور
مُّغْرَقُونَ ﴿٢٧﴾ فَإِذَا اسْتَوَيْتَ أَنتَ وَمَن مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ
ڈبوئے جائیں گے۔ پھر جب تو ٹھیک طرح بیٹھ جائے کشتی پر اور تیرے ساتھ والے بھی۔ تو کہنا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾ وَقُل رَّبِّ
تمام خوبیاں اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی اور عرض کر اے میرے رب
أَنزِلْنِي مُنزَلًا مُّبَارَكًا وَأَنتَ خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ﴿٢٩﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
مجھے برکت والی جگہ اتار اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں
وَإِن كُنَّا لَمُبْتَلِينَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ أَنشَأْنَا مِن بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ﴿٣١﴾
اور ہم انہیں ضرور آزمائش میں مبتلا کرنے والے تھے۔ پھر ان کے بعد ہم نے اور زمانے پیدا کیے
فَأَرْسَلْنَا فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ
تو ان میں ایک رسول انہی میں سے بھیجا۔ کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اِلٰہ
غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا
نہیں تو کیا تم نہیں ڈرتے۔ اور بولے اس قوم کے سردار جنھوں نے کفر کیا
وَكَذَّبُوا بِلِقَاءِ الْآخِرَةِ وَأَتْرَفْنَاهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَا هَٰذَا إِلَّا
اور آخرت کی حاضری کو جھٹلایا اور ہم نے انھیں دنیا کی زندگی میں چین دیا کہ یہ تو تمہارے ہی

(بقیہ صفحہ سابقہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ آنحضرت محمد ﷺ نور ہیں۔ قد جاءکم من اللہ نور (سورۂ مائدہ)۔ تو کہتے ہیں ہم نہیں مانتے جس طرح فرشتے اگر اپنی اصلی شکل میں آئیں تو یہ سارے لوگ انہیں نہیں دیکھ سکتے اور اگر بالفرض وہ کسی طرح ظاہر بھی ہو جائیں تو لوگ ان کے قریب آتے ڈریں گے اسی طرح آنحضرت ﷺ مجسم نور تھے اور نور غیر مرئی ہوتا ہے یعنی دکھائی نہیں دیتا اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں شکل بشر بنا کر بھیجا تاکہ مرئی ہوں اور لوگ انہیں دیکھ سکیں۔ ایکی نوع بشری تھی اور حقیقت نور تھی یہی وجہ ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا کیونکہ نور کا سایہ نہیں ہوتا یاد رکھیے کہ نبی کو عام بشر کہنا کفر کا قول تھا جو ہر نبی کے لیے کہتے تھے ابشر یہدوننا (تغابن) فقالوا انؤمن لبشرین مثلنا (مومنون) ما انت الا بشر مثلنا (شعراء) ما ھذا الا بشر مثلکم (مومنون) وغیرہ وغیرہ۔ آج کل کے مسلمانوں سے جو شان نبوت سے بے خبر ہیں حضرت یوسف کو دیکھ کر چھری سے انگلیاں کاٹنے والی عورتیں ہی اچھی تھیں جنہوں نے انوار نبوت دیکھ کر کہا اکبرنہ و قلن حاش للہ ما ھذا بشرا (یوسف) حالانکہ انہوں نے حسن ظاہری دیکھا تھا حسن باطنی نہیں دیکھا تھا۔

(صفحہ ہذا ۴۱۳)

۲ اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، کسی اور کشتی کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا اسے معلوم تھا کہ کشتی کتنی بڑی ہو اس میں کتنی گنجائش ہو۔ وہ چاہتا تھا کہ اس میں کوئی نقص باقی نہ رہے اور اس میں جتنے جوڑے بٹھانے منظور تھے اس کی وسعت کے اعتبار سے اسے بنایا جائے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی نگرانی میں اس کشتی کو بنوایا اپنے حکم کے ماتحت۔

ع ۲

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾

جیسا آدمی ہے جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ

اور اگر تم کسی اپنے ہی جیسے آدمی کی اطاعت کرو تو یہ تمھارے لیے بڑے نقصان کی بات ہے۔ کیا یہ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ جب

اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

تم مرجاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤ گے اس کے بعد پھر نکالے جاؤ گے۔ یہ کس قدر دور کی بات ہے

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا

جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے۔ یہ تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہے کہ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم

نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا

ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اور وہ تو ایک شخص ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور ہم

نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا

اس پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔ عرض کی کہ اے میرے رب! میری مدد فرما اس پر کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا۔ اللہ نے فرمایا ذرا

قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ

ٹھہرو یہ صبح کریں گے پچھتاتے ہوئے۔ تو ایک زبردست چیخ نے انھیں آلیا حق کیساتھ ف۵ تو ہم نے انھیں خشک

غُثَاۗءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا

گھاس کوڑا کردیا ف۶ پس دوری ہو ظالموں کے لیے۔ پھر ان کے بعد ہم نے اور زمانے

اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ

پیدا کیے۔ کوئی امت نہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے جاتی ہے اور نہ پیچھے۔ پھر

اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا جَاۗءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا

ہم نے اپنے رسول بھیجے ایک کے بعد دوسرا۔ جب کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے

بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

اگلوں کو پچھلوں سے ملادیا اور انھیں کہانیاں بنا ڈالا تو دوری ہو ان کے لیے جو ایمان نہیں لاتے

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ڏ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی آیتوں اور مستند نشانیوں کے ساتھ بھیجا۔

ف۵ یہ چنگھاڑ جبرائیل علیہ السلام کی تھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے زوردار چنگھاڑ ماری جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے اور وہ سب کے سب مرگئے۔

ف۶ خشک گھاس کی مانند کردیا جسے پانی بہا کرلے جاتا ہے۔ عرب میں یہ محاورہ عام تھا کہ جب کوئی انسان مرجاتا یا قتل ہوجاتا تھا تو کہتے تھے کہ وہ دریا میں بہہ گیا اس عام مثل کے مطابق اللہ تعالیٰ نے یہاں غثاء فرمایا۔

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ ﴿٤٦﴾ فَقَالُوا

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف ، تو انھوں نے غرور کیا کیونکہ وہ بڑے لوگ تھے ۔ تو بولے

أَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عَابِدُونَ ﴿٤٧﴾ فَكَذَّبُوهُمَا

کیا ہم ایمان لے آئیں اپنے جیسے دو آدمیوں پر اور ان کی قوم ہماری غلام بنی ہوئی ہے ف تو انھوں نے ان دونوں کو

فَكَانُوا مِنَ الْمُهْلَكِينَ ﴿٤٨﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ

جھٹلایا تو وہ ہلاک شدہ لوگوں میں سے ہوگئے ۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی تاکہ

يَهْتَدُونَ ﴿٤٩﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ

وہ ہدایت کا ذریعہ بنے ۔ اور ہم نے مریمؑ اور اس کے بیٹے کو ایک نشانی بنا دیا اور ان کا ٹھکانا ایک

رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ﴿٥٠﴾ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ

مقدس زمین پر کر دیا جو بہترین مقام ہے ف ۔ "اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ

وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾ وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ

اور عمل صالح کرو اور جو کچھ تم کرتے ہو میں اس سے باخبر ہوں ۔" اور یہ تمھارا دین

أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ

ایک ہی دین ہے اور میں تمھارا رب ہوں ، تم مجھ سے ڈرو ۔ تو ان کی امتوں نے آپس میں بیحد اختلاف

زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ

کیا ۔ ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اس پر خوش ہے ۔ تو تم ان کو ان کی مدہوشی میں چھوڑ دو ایک مقررہ وقت

حِينٍ ﴿٥٤﴾ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ

کے لیے ۔ کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ ہم جو ان کو مال و اولاد دیے جا رہے ہیں ف انھیں تیزی سے بھلائی

لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ

دیے جا رہے ہیں انکا بھلا ہو گا یقیناً انھیں کچھ شعور نہیں ۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے رب کے

خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٨﴾

ڈر سے سہمے ہوئے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔

وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا

اور وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے ۔ اور وہ لوگ کہ جو کچھ ہم نے انھیں دیا ہے وہ ہماری

ف عابدون سے مراد یہاں عبادت گزار نہیں بلکہ خدمت گزار ہے ۔

ف اس آیت میں ربوہ سے مراد بلند مقام یا ٹیلے کے ہیں اور یہ آیت جناب عیسیٰؑ اور مریمؑ کے حق میں نازل ہوئی ہے جب رومن بادشاہ نے ان کو اذیتیں دیں اور سخت پریشان کیا تو پروردگار عالم کی طرف سے حکم ہوا کہ تم یہاں سے ہجرت کر جاؤ چنانچہ جناب مریمؑ عیسیٰؑ کو لے کر مصر کو ہجرت کر گئیں جب یہ ایک گاؤں میں پہنچیں جو نہایت سرسبز و شاداب تھا اور اس کا مالک نہایت نیک انسان تھا اس نے جناب مریمؑ کو اپنی بیٹی بنا لیا ، اور نہایت عزت و احترام سے اپنے پاس رکھا یہاں تک کہ جب وہ رومی بادشاہ مر گیا اور جناب مریمؑ کو حکم ہوا کہ تم واپس اپنی جگہ پر چلی جاؤ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کا جہاں یہ ہجرت کر کے پہنچی تھیں نقشہ کھینچا ہے اور ذات قرار سے مراد ایسی فراخ جگہ قرار کرنے کے لیے موزوں ہو اور کھیتی باڑی کے قابل ہو معین وہ پانی جو روئے زمین پر بظاہر جاری ہو ۔

ع ٣

ف آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا مومن بندہ اس وقت غمگین ہوتا ہے جب کہ میں دنیا کی کسی چیز کو اس پر تنگ کر دیتا ہوں حالانکہ یہ بات اس کے لیے میرے قرب کا باعث ہوتی ہے ۔ اور جب میں دنیا کو اس کے لیے وسیع کر دیتا ہوں تو وہ مجھ سے خوش ہوتا ہے حالانکہ یہ بات مجھ سے دوری کا باعث ہوتی ہے ۔ پھر آنحضرتؐ نے یہی آیت تلاوت فرمائی ۔ پھر فرمایا کہ مال اور اولاد تو ان کے لیے آزمائش ہے ۔

وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ

محبت میں خرچ کرتے ہیں ان کے دل ڈرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے ف۱ یہ لوگ اچھے کاموں میں

فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

جلدی کرتے ہیں اور وہی سب سے پہلے انھیں انجام دیتے ہیں۔ اور ہم کسی نفس کو اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف محسوس نہیں ہونے دیتے ف۱

وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

اور ہمارے پاس ایک ناطق کتاب ہے کہ جس سے حق کا اظہار ہوتا ہے اور اسکے مطابق ان پر ظلم نہ ہوگا۔ بلکہ ان کے دل

فِىْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا

اس سے غفلت میں ہیں اور ان کے اعمال ان کے علاوہ ہیں جنھیں وہ

عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

کررہے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے امیروں کو عذاب میں جکڑا تو وہ فریاد کرنے لگے

لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى

آج فریاد نہ کرو ہماری طرف سے تمہاری مدد ہرگز نہ ہوگی جبکہ میری آیتیں تم پر پڑھی جاتی تھیں

عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا

تو تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹ جاتے تھے۔ خدمت حرم پر غرور کرتے ہو، رات کو وہاں بیہودہ

تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ

کہانیاں بکتے ہو حق کو چھوڑے ہوئے ہو کیا انھوں نے بات کو سمجھا نہیں یا ان کے پاس وہ آیا جو ان کے باپ دادا کے پاس نہیں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ

آیا تھا یا انھوں نے اپنے رسول کو نہ پہچانا جو وہ اس سے انکار کررہے ہیں۔ یا

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ

کہتے ہیں کہ اسے سودا ہے بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لائے اور ان میں سے اکثر کو حق

كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

برا لگتا ہے۔ اور اگر حق ان کی خواہشوں کی پیروی کرتا تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾

سب تباہ ہو جاتے ف۲ بلکہ ہم تو ان کے پاس ان کی وہ چیز لائے جس میں انکی عزت تھی تو وہ اپنی عزت افزائی سے ہی منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

ف۱ حضور سے منقول ہے کہ یہ ان کا بیان درجہ ہے کہ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں انکے اعمال رد نہ کیے جائیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کی نیز اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ شاید انکے اعمال قبول نہ کیے جائیں نیز یہ کہ اگر تم سے ہوسکتا ہے تم مشہور نہ ہو تو اس طرح کرو کیونکہ تم پر کوئی الزام نہیں ہے کہ لوگ تمہاری ثنا اور تعریف نہ کریں اور اس پر کہ تم لوگوں کی نظر میں برے ہو جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل تعریف ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سوائے دو شخصوں کے اور کسی کی زندگی میں بہتر و خوبی نہیں ہے ایک وہ شخص جو روزانہ نیکی میں زیادتی کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو اپنی بدیوں کا تدارک اپنی توبہ سے کرتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر کوئی سجدے کرتے کرتے اپنی گردن توڑ ڈالے اور اس کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ ہرگز قبول نہیں کرے گا جب تک کہ رب تعالیٰ کی ذات پر پورا یقین اور محبت نہ رکھتا ہو یاد رکھو کہ جس دل میں اللہ کی محبت ہوتی ہے اس میں دنیا کی محبت نہیں ہوتی اور جس دل میں دنیا کی محبت ہوتی ہے اس میں خدا کی محبت نہیں ہوتی یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور حکماء کے نزدیک اجتماع ضدین محال ہوتا ہے۔ اللہ کی محبت کی پہچان یہ ہے کہ انسان ہر روز نصف مد (قریب ڈیڑھ پاؤ) خوراک پر راضی ہو اور اتنے کپڑے پر جس سے اس کا پردہ ڈھک سکے اور ہر حالت میں یہ لوگ خلاف ڈرتے رہیں یہ اس بات کو پسند کرتے ہوں کہ ان کا حصہ دنیا میں اتنا ہی ہو تو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کی یہ صفت بیان کی ہے پھر فرمایا ما اتوا (جو کچھ انہیں دیا گیا) اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے خدا کی اطاعت کا ثبوت دیا اور پھر وہ اس میں ڈرتے رہے مگر ان کا وہ خوف شک کا خوف نہیں بلکہ ان کو اس بات کا خوف رہا کہ کہیں دعا ان کی محبت اور اطاعت میں قاصر تو نہیں رہے
ف۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ غور فرمائیں

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّكَ

کیا آپ ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو تو آپ کے رب کا اجر سب سے بہتر ہے ۔ اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ۔ یقیناً آپ

لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ

انھیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو اور جو لوگ آخرت پر ایمان

بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِم

نہیں لاتے یقیناً وہ سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں ف۱ اور اگر ہم ان پر رحم کریں اور جو مصیبت ان پر پڑی ہے

مِّن ضُرٍّ لَّلَجُّوا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم

اسے ٹال دیں تو وہ اپنی سرکشی میں زیادہ اندھے ہو جائیں گے ف۲ اور یقیناً ہم نے انھیں عذاب میں

بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ﴿٧٦﴾ حَتَّىٰ إِذَا

جکڑا تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ وہ گڑگڑاتے ہیں ف۳ یہاں تک کہ جب

فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٧﴾

ہم نے ان پر کسی سخت عذاب کا دروازہ کھولا تو وہ اب اس میں ناامید پڑے ہوئے ہیں ۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَّا

اور وہی ہے جس نے بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل ، تو تم بہت ہی کم

تَشْكُرُونَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٧٩﴾

شکر گزار ہوتے ہو ۔ اور وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تم محشور ہو گے ۔

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ

اور وہی جِلاتا اور مارتا ہے اور اسی کے لیے ہیں رات اور دن کی تبدیلیاں

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٨٠﴾ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ﴿٨١﴾ قَالُوا أَإِذَا

تو کیا تمھیں اس کی سمجھ نہیں ۔ بلکہ انھوں نے وہی کہا جو اُن سے اگلے لوگ کہتے تھے ۔ بولے کیا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ

ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر نکالے جائیں گے ۔ بیشک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے

وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨٣﴾ قُلْ

ہمارے باپ دادا کو دیا گیا مگر یہ تو وہی پرانی داستانیں ہیں ۔ آپ فرما دیں

کرتا ہے، ایک بچے کو بھی ہوتا ہے جس کی گرمی زیادہ ہو، ہر جوان کو بھی ہوتا ہے اور ادھیڑ عمر شخص کو بھی ہوتا ہے اور ایک ضعیف العمر کو بھی ہوتا ہے اور ایک طاقتور کو بھی ہوتا ہے اور ایک نہایت کمزور انسان کو بھی ہوتا ہے مگر ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی استعداد کے مطابق اسکو محسوس کرتا ہے اگر قوت برداشت سے زیادہ محسوس ہو تو فوراً اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

ف۱ منقول ہے کہ اس آیت میں الحق سے مراد جناب رسول اللہ ہیں اور فساد آسمان سے یہ مراد ہے کہ اس سے مینہ نہ برسے اور زمین کے فساد سے مراد ہے کہ اس سے روئیدگی نہ ہو اور اس صورت میں لوگوں کی خرابی ظاہر ہے۔

ف۲ اس آیت کی تفسیر میں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو بندہ کو خود ہی اپنی معرفت عطا کر دیتا ہے مگر چونکہ انسان کو اس دنیا میں اپنی محبت کے امتحان کے لیے بھیجا ہے اس لیے اس نے حضورؐ کی اطاعت اپنی محبت کو اپنی معرفت کا ذریعہ قرار دیا ہے اور سرکارؐ کے ذریعے وہ راہ ہمیں بتائی جس کے ذریعے سے اس تک پہنچ سکتے ہیں پس جو لوگ اس راہ کو اختیار نہیں کرتے وہ راہ راست سے ہٹ جانے والے ہیں۔

ف۳ اس کا شان نزول یہ ہے کہ جب قریش سخت قحط میں مبتلا ہوئے اور حالت بہت ابتر ہو گئی تو ابوسفیان انکی طرف سے نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنے خیال میں رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں حضورؐ نے فرمایا بیشک، ابوسفیان نے کہا کہ بڑوں کو تو آپ نے بدر میں تہ تیغ کر دیا اور اولاد جو رہی اس حالت کو پہنچی کہ مصیبت قحط میں مبتلا ہوئی، فاقوں سے تنگ آگئی، لوگ بھوک کی بیتابی سے ہڈیاں چاب گئے مردار تک کھا گئے میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں اور قرابت کی آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ ہم سے اس قحط کو دور فرمائے حضورؐ نے دعا کی اور انہوں نے اس بلا سے رہائی پائی اس واقعہ کے متعلق یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

ف۴ استکانت کے معنی خضوع یعنی گڑگڑانا ہے اور تضرع کے معنی عاجزی کا اظہار کرنا ہے۔

لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُولُونَ
کس کی ہے یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے ۔ بتاؤ اگر تم جانتے ہو۔ پس وہ کہیں گے

لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ
کہ "اللہ ہی کی ہے"۔ تو آپ فرمادیں کہ پھر تم کیوں نہیں سمجھتے۔ آپ فرمادیں کون ہے مالک ساتوں آسمانوں کا

وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٨٧﴾
اور مالک بڑے عرش کا" پس وہ کہیں گے کہ "اللہ ہی ان کا مالک ہے" تو آپ فرمادیں کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے"

قُلْ مَن بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
آپ فرمائیں "ہر چیز کس کے دست قدرت میں ہے اور وہی پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا

إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾
اگر تم اس کا علم رکھتے ہو" پس وہ کہیں گے کہ "یہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے" آپ فرمادیں کہ پھر تم کس جادو کے زیر اثر ہو"

بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن وَلَدٍ
بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے اور یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ اللہ کے کوئی لڑکا نہیں ہے

وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ
اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا معبود اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود اپنی مخلوق لے جاتا

وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٩١﴾
اور ضرور ایک دوسرے پر اپنی بڑائی چاہتا مگر اس کی ذات پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٩٢﴾ قُل رَّبِّ إِمَّا ع ۵
وہ ہر ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے ف۱۶ وہ ان کے شرک سے بہت بلند ہے ۔ آپ عرض کریں کہ اے میرے رب اگر تو

تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٩٤﴾
مجھے دکھائے جو انھیں وعدہ دیا جاتا ہے ۔ تو مجھے اس ظالم قوم میں سے نہ کرنا

وَإِنَّا عَلَىٰ أَن نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ ﴿٩٥﴾ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ
اور یقیناً ہم اس پر قادر ہیں کہ آپ کو دکھادیں جو انھیں وعدہ دے رہے ہیں۔ ف۱۷ بہتر طریقے پر مدافعت کرو

أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۚ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ﴿٩٦﴾ وَقُل رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ
ان کی بری باتوں کی۔ ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ بناتے ہیں۔ اور آپ عرض کرو کہ اے میرے رب! میں شیاطین کے

ف۱۶ الغیب سے مراد وہ ہے جو اب تک نہیں ہوا اور الشہادۃ سے مراد وہ ہے جو کچھ ہو چکا ہے۔

ف۱۷ یہ جواب ہے ان کفار کا جو عذاب موعود کا انکار کرتے اور اس کی ہنسی اڑاتے تھے' انہیں بتایا گیا کہ اگر تم غور کرو تو سمجھ لوگے کہ اللہ تعالیٰ اس وعدے کے پورا کرنے پر قادر ہے پھر وجہ انکار اور سبب استہزا کیا ہے اور عذاب میں جو تاخیر ہو رہی ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہیں کہ ان میں سے جو ایمان لانے والے ہیں وہ ایمان لے آئیں اور جن کی نسلیں ایمان لانے والی ہیں ان سے وہ نسلیں پیدا ہو لیں۔

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾
ہمزات سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! اس بات سے کہ وہ میرے پاس حاضر ہوں۔"
حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّیْۤ
یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ "اے میرے رب! مجھے واپس پھیر دے۔ تاکہ میں
اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ
نیک عمل کروں اس میں جو چھوڑ آیا ہوں" ایسا ہرگز نہیں یہ تو ایک بات ہے جو وہ اپنے منہ سے کہتے ہیں اور ان کے
وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ
پیچھے ایک برزخ ہے کہ وہ اس میں قیامت کے دن تک رہیں گے تو پس جب صور پھونکا جائیگا تو ان میں
اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ
کوئی نسبی تعلق رہے گا اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے۔ تو جن کے اعمال کا وزن بھاری ہوگا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ
پس وہی لوگ فلاح پائیں گے۔ اور جن کے اعمال تول میں ہلکے ہوں گے پس وہی ہیں جنھوں نے
خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ
اپنی جان کو نقصان میں ڈالا وہ دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی
النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ
اور وہ اس میں بے چین رہیں گے۔ کیا تم پر میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾
انھیں جھٹلاتے تھے۔ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ قوم بن گئے۔
رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا
اے ہمارے رب! ہم کو دوزخ سے نکال دے ف۱۸ اگر پھر ہم ویسے ہی عمل کریں تو یقیناً ہم ظالم ہوں گے۔" رب فرمائیگا کہ تم اس میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو
وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْ عِبَادِیْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ
اور مجھ سے بات نہ کرو۔ بیشک میرے بندوں میں سے ایک گروہ کہتا تھا "اے ہمارے رب!
اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ
ہم ایمان لائے تو ہمیں بخشش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔" تو تم نے ان کا مذاق

ف۱۸ ترمذی کی حدیث میں ہے کہ دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ مالک کو چالیس برس تک پکارتے رہیں گے اس کے بعد وہ کہے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو گے پھر وہ پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے! ہمیں دوزخ سے نکال اور یہ پکار ان کی دنیا سے دگنی عمر تک جاری رہے گی اس کے بعد انہیں یہ جواب دیا جائے گا جو اگلی آیت میں ہے" یہ آیات کفار قریش کے حق میں نازل ہوئیں جو حضرت بلالؓ، حضرت عمار بن یاسرؓ، حضرت صہیب رومیؓ اور حضرت خبابؓ وغیرہ فقرا اصحاب رسول اللہ ﷺ سے تمسخر کرتے تھے۔

USMAN GHAZI
B.A., LL.B, LL.M (UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

سِخْرِيًّا حَتّٰۤى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ

بنایا کر ان سے میری یاد کو بھلا دو۔ اور تم ان سے ہنسا کرتے تھے آج میں

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ

نے انھیں ان کے صبر کا بدلہ دے دیا اور آج وہی کامیاب ہیں۔ فرمایا تم زمین میں کتنا

فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْـَٔلِ

عرصہ رہے برسوں کی گنتی سے تو بولے ہم ایک دن یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ تو گننے والوں

الْعَآدِّيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

سے دریافت فرما فرمایا تم بہت تھوڑا رہے اگر تم علم رکھتے ہو

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمھیں بیکار پیدا کیا ہے اور تمھیں ہماری طرف لوٹنا نہیں

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

اور اللہ تعالیٰ کی ذات بہت بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت والے عرش کا مالک ہے

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو (الٰہ) سمجھ کر پکارے جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں۔ تو اس کا حساب

عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ

اس کے رب کے پاس ہے اور وہ کافروں کو فلاح نہیں دیتا۔ اور آپ عرض کرو اے میرے رب بخش دے اور رحم فرما

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع ع ۶

اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نور مدنی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | چونسٹھ آیتیں اور نو رکوع ہیں

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اتاری اور ہم نے اس کے احکام فرض کیے اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں تاکہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

دھیان کرو جو زانی عورت اور جو زانی مرد ہو تو ان میں سے ہر ایک کو

مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

سو کُوڑے لگاؤ اور تم اس میں ہرگز نرمی نہ کرو کہ یہ اللہ کے دین میں ہے ف۳ اگر تم

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ

اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور آخرت کے دن پر، اور ان کو سزا دیتے وقت مسلمانوں میں سے ایک گروہ کو

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ

موجود ہونا چاہیے۔ زانی مرد زانی عورت سے نکاح کرے یا مشرک عورت سے۔ اور زانی عورت

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾

زانی مرد سے نکاح کرے یا مشرک مرد سے ف۴ اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

اور جو پارسا عورتوں پر عیب لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کریں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ

تو انھیں اسّی دُرّے لگاؤ اور کبھی ان کی کوئی شہادت قبول نہ کرو

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

اور وہی لوگ فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں

وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

اور اپنی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے ف۵ اور وہ لوگ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ

اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کی گواہی یہ ہے کہ چار بار اللہ کی قسم

شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ

کھا کر گواہی دے کہ وہ سچا ہے۔ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہے

اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ

اس پر اگر وہ جھوٹا ہے۔ اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی

اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾

کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے

ف۲ یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اس کے سو کوڑے لگاؤ یہ حد غیر محصن کی ہے کیونکہ محصن کا حکم یہ ہے کہ اس کو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حر نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بیوی سے صحبت نہ کی ہو یا جس کے ساتھ کی ہو اس کے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے۔ مسائل: مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام کپڑے اتار دیئے جائیں سوائے تہبند کے اور اس کے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرمگاہ کے کوڑے اس طرح لگائے جائیں کہ الم (تکلیف) گوشت کے اندر تک نہ پہنچے کھال پر رہے گوشت اندر نہ پہنچے کوڑا متوسط درجے کا ہو۔ عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے اور نہ اس کے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوں تو وہ اتار دیئے جائیں یہ حکم حرہ اور حر کا ہے یعنی آزاد مرد اور آزاد عورت کا اور باندی اور غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا۔ ثبوت زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار دریافت کرے گا کہ زنا سے کیا مراد ہے؟ کہاں کیا؟ کس سے کیا؟ کب کیا؟ اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اس کے ثبوت نہ ہوگا لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے یعنی سزا اور اس تعزیر میں صحابہ کرام کے چند اقوال مروی ہیں آگ میں جلا دینا، غرق کر دینا، بلندی

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِن كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٩﴾
اور پانچویں مرتبہ یوں کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر مرد سچا ہو ق
وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾
اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا
إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنكُمْ ۚ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم ۖ
اور وہ لوگ جو یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں وہ تمہارے ہی میں سے ایک جماعت ہے اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو
بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ ۚ
بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور ان میں ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے کمایا
وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١١﴾ لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ
اور ان میں وہ شخص جس نے سب سے بڑا حصہ لیا اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا
ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا
تو چاہیے تھا کہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔ اور کہتے کہ یہ تو
إِفْكٌ مُّبِينٌ ﴿١٢﴾ لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ۚ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا
کھلا بہتان ہے اس پر وہ چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب وہ گواہ
بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ
نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل
اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ
اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو جس بات میں تم مبتلا ہوئے ہو
فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ
اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا اور تم ایسی بات اپنی زبانوں پر لاتے اور ایک دوسرے سے
بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ
سن کر کہتے تھے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور تم اسے سہل سمجھتے تھے حالانکہ اللہ کے
اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن
نزدیک بہت بڑی بات ہے اور جبکہ تم نے ایسی بات کو سنا تھا تو تم کہتے کہ ہمارے لیے یہ درست نہیں کہ ہم

(بقیہ صفحہ سابقہ)
سے پھینکنا اور اوپر سے پتھر برسانا، فاعل و مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

ق اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ مہاجرین میں بعض بالکل نادار تھے نہ ان کے پاس کچھ مال تھا نہ ان کا کوئی عزیز و اقربا تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولت مند و مالدار تھیں یہ دیکھ کر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو ان کی دولت کام میں آئے گی، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے اس کی اجازت چاہی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ق اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے مسئلہ جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار گواہ پیش نہ کر سکے تو اس پر حد واجب ہو جاتی ہے یعنی اسی کوڑے۔ آیت میں محصنات کا لفظ خصوصی واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے۔ مسئلہ اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزایاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو، مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی ان کی گواہی مقبول نہیں ہوتی۔ پارسا سے مراد وہ ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ مسئلہ زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں۔ مسئلہ حدِ قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں۔ مسئلہ مطالبہ کا حق اسی کو ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر وہ مر گیا ہو تو اس کے بیٹے پوتے کو بھی ہے۔ مسئلہ غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا اپنے باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ مسئلہ قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اس کے باپ کا نام لے کر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اس کو زانیہ کا بیٹا کہہ کر پکارے اور ہو اس کی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائے گا اور اس پر تہمت کی حد آئے گی۔ مسئلہ اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو
(بقیہ صفحہ آئندہ)

تَتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ

ایسی بات کہیں اے اللہ! تیری ذات پاک ہے کہ یہ بڑا بہتان ہے۔ تو اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے

اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ

کہ اب کبھی ایسا بہتان نہ باندھنا اگر ایمان رکھتے ہو۔ اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف

الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ

بیان فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں

الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۭ

بُرا چرچا پھیلے ان کے لیے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

نہ ہوتی بیکہ اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان اور مہر والا ہے ورنہ تم اس کا مزا چکھتے۔ اے ایمان والو!

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ

شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو اور جو شیطان کی پیروی کرنے والا ہوگا

فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

تو وہ یقیناً بے حیائی اور بُری بات ہی بتائے گا اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر

وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰي مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

نہ ہوتی تو تم میں کبھی کوئی تزکیۂ نفس حاصل نہ کرتا اللہ جسے چاہتا ہے تزکیۂ نفس عطا کر دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ

اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور قسم نہ کھائیں کہ وہ جو تم میں فضیلت والے اور فراخی رکھنے والے ہیں

اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ڝ

کہ قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی۔

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۭ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ

اور چاہیے کہ درگزر کریں اور معاف کریں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا

(بقیہ صفحہ سابقہ)

بالغ شخص کو کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اس پر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اس پر تعزیر واجب ہوگی، اور یہ تعزیر ۳ کوڑوں سے ۳۹ کوڑوں تک جب تجویز حاکم شرع کوڑے لگائے۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق، اے کافر، اے خبیث، اے چور، اے بدکار، اے مخنث، اے بددیانت، اے لوطی، اے زندیق، اے دیوث، اے شرابی، اے سود خور، اے بدکار عورت کے بچے، اے حرام زادے، اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی۔ مسئلہ: امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو تہمت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے۔ مسئلہ: اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے۔ مسئلہ: تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیونکہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لیے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں۔

(۲۲۳) جب مرد اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اس پر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اس کو اس وقت تک قید رکھا جائیگا جب تک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا معترف ہو، اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اس کو حد قذف لگائی جائے گی جس کا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اس کو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں اتنا کرنے کے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کی جائے گی یہاں تک کہ

(بقیہ صفحہ آئندہ)

رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا

اور رحم کرنیوالا ہے۔ اور وہ لوگ جو عیب لگاتے ہیں سیدھی سادھی پارسا ایمان والیوں کو وہ لعنت کیے گئے

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۲۳ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ

دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ جس دن ان پر گواہی دیں گی

اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۴ يَوْمَئِذٍ

ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ف۸ اس کی جو وہ کرتے تھے اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝۲۵

اللہ تعالیٰ انھیں ان کے عمل کے مطابق پوری پوری سزا دیگا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ صریح حق کرتا ہے۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ

گندی چیزیں گندے لوگوں کے لیے اور گندے لوگوں کیلیے گندی چیزیں ہیں اور اچھی چیزیں اچھے لوگوں کیلیے

وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

اور اچھے لوگوں کیلیے اچھی چیزیں ہیں ف۹ وہ لوگ بری ہیں ان باتوں سے جو یہ کہہ رہے ہیں، ان کے لیے بخشش

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۲۶ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ

اور کشادہ روزی ہے۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ

حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم

تَذَكَّرُوْنَ ۝۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ

سمجھ رکھتے ہو۔ پس اگر ان میں سے کسی کو نہ پاؤ تب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ

لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

جاؤ۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس جاؤ تو واپس ہو جاؤ یہ تمھاری پاکیزگی نفس کیلیے بہتر ہے۔ اور اللہ تمھارے

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۲۸ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ

کاموں کو خوب جانتا ہے۔ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی

مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۝۲۹

سکونت کے نہیں۔ اور ان کے استعمال کا تمھیں اختیار ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)

لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے۔ اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائے گی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اسکو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ یہ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہنا ہوگا کہ اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ ان کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اس کے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اس پر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائے گی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اس طرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اس پر حد قذف لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو۔ اس صورت میں مرد پر نہ حد ہوگی نہ لعان۔

(حد ۴۲۳) ف۵ آنحضرت نے فرمایا جس شخص نے کسی برائی کی بات کو شہرت دی تو وہ ایسا سمجھا جائیگا گویا اسی نے پہلے اس بدی کا ارتکاب کیا۔ ع ۹

ف۶ فحشاء اس برائی کو کہتے ہیں جسے عام طور پر دنیا والے بے حیائی کی بات اور گناہ کی بات سمجھتے ہوں اور منکر وہ ہے جو اس پر بے حیائی کو حکم دیتی ہے۔

ف۷ مسطح جو ابوبکر صدیقؓ کے خالہ زاد بھائی تھے اور بے حد محتاج تھے اور بدری بھی تھے کسی بات پر ابوبکر صدیقؓ ان سے سخت ناراض ہوئے اور قسم کھا بیٹھے کہ میں اب مسطح کو کچھ نہیں دوں گا حالانکہ ان کو وہ نفقہ دیا کرتے تھے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۸ (صفحہ ۴۲۴) اسکی حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص قوت پیدا کی ہے انسانوں میں اور دیکھی بھی ہیں ہم ستاروں کے ذریعے بھی جو کچھ انسان کرتا ہے اور جس عضو سے کرتا ہے وہ بالکل اسی شکل میں اسی عضو میں منعکس ہو جاتا ہے جیسے گراموفون میں عکس ہے بلکہ قیامت کے دن ہاتھ

(بقیہ از صفحہ آئندہ)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ

آپ مومن مردوں سے فرمادیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ف۱ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں جو ان کی

اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ

پاکیزگی نفس کیلیے بہتر ہے۔ یقیناً اللہ ان کے کاموں سے باخبر ہے۔ اور آپ مومن عورتوں سے فرمادیں کہ اپنی

مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا

نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار نہ دکھائیں ف۱ مگر جتنا

ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

خود ہی ظاہر ہے ف۲ اور دوپٹوں سے اپنی گردن سے لے کر سینوں تک ڈھانپے رکھیں۔ اور اپنا سنگار

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ

ظاہر نہ کریں۔ مگر سوائے اپنے شوہروں کے یا اپنے باپ کے یا شوہروں کے باپ کے یا اپنے بیٹے کے

اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ

یا شوہروں کے بیٹے کے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے

اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ

یا اپنے دین کی عورتوں یا اپنی کنیزوں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکروں کے بشرطیکہ شہوت والے مرد

مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ

نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا

اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں ف۳ کہ جس سے ان کا چھپا ہوا سنگار جانا جائے اور اللہ کی

اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى

طرف توبہ کرو اے ایمان والو تم سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔ اور جو اپنوں میں بیوہ

مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ

عورتیں ہوں ان کا نکاح کردو اور جو نیک غلام اور کنیزیں ہوں ان کا۔ اگر وہ فقیر ہوں گے

يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ

تو اللہ تعالیٰ انھیں غنی کردیگا اپنے فضل سے۔ اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔ اور چاہیے کہ وہ بچے رہیں

(بقیہ صفحہ سابقہ)
پاؤں کی شہادت یہ ہوگی کہ جو کچھ اس نے ان ہاتھوں یا پیروں سے عمل کیے ہیں وہ بالکل اسی طرح ان میں منعکس ہیں جس طرح وہ کیے تھے۔ ایک ذرہ کی کمی یا زیادتی نہیں ہوگی قیامت کے دن یہ اعمال بالکل اسی شکل میں اس عضو میں اس کے سامنے موجود ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے یہ تیری کھلی کتاب ہے۔ یہی زبان اور ہاتھ پاؤں کی شہادت ہوگی۔ ان اعضاء کو زبان عطا نہیں ہوگی اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحیٰ لہا قیامت کے دن یہ زمین اپنے اخبار بیان کرے گی جو کچھ اس پر گزرا ہے جس طرح سے گزرا ہے کیونکہ تیرا رب یہ اس پر وحی کرچکا ہے یعنی اس زمین میں حوادث ودیعت کردی گئی ہے قیامت کے دن یہ زمین تو گویا ہوگی ہی نہیں کیونکہ یہ مادہ موجود نہ ہوگا بلکہ اس کی حقیقت موجود ہوگی جس میں یہ واقعات حقیقی شکل میں موجود ہوں گے جس قطعۂ زمین پر جو کچھ گزرا ہے وہ بالکل اپنی اصلی شکل میں نظر آئے گا جس کا کوئی انکار نہ کرسکے گا اسی طرح انسان کے اعضاء میں تمام زندگی کے اعمال اس کے سامنے ہوں گے۔

ف۹ درحقیقت زیادہ لوگوں نے یہ تفسیر کی ہے کہ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے اور اچھی عورتیں اچھے مردوں کے لیے اور اچھے مرد اچھی عورتوں کے لیے اگر اس پر غور کیا جائیگا تو نوح اور لوط اور اکثر انبیاء کی عورتیں کافرہ تھیں اور فرعون یا مدینہ منورہ کے منافقین مثلاً عبداللہ بن ابی کی عورتیں نہایت دیندار تھیں اس صورت میں اس کے معنی صحیح نہیں ہوں گے اور کسی صورت میں یہ آیت ان معنوں میں چسپاں نہیں ہوتی بیان مراد ہے کہ بری چیزیں برے لوگوں کو پسند ہیں اور اچھی چیزیں اچھے لوگوں کے لیے ہیں۔

(صفحہ ہذا ۴۲۵) ف۱ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ انسان کے ہر عضو سے برائی کا اخراج ہوتا ہے اور طبیعتیں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں مثلاً بعض انسان کو سرخ رنگ پسند ہوتا ہے۔ اگر سرخ رنگ سامنے آجائے

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ
جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ انھیں مقدور والا کردے اپنے فضل سے اور تمھاری ملک

يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ
باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ ادائیگی کی شرط پر انھیں آزادی لکھ دو، تو لکھ دو اگر ان میں کچھ بھلائی

خَيْرًا ڰ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ
جانو اور تم اللہ کے مال سے ان کو دو جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں دیا ہے۔ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو

عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ
بدکاری پر، جبکہ وہ بچنا چاہیں تاکہ تم اس دنیاوی زندگی کا کچھ مال چاہو۔

وَمَنْ يُّكْرِھْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۳۳) وَلَقَدْ
اور جو انھیں مجبور کریگا تو اللہ تعالیٰ ان کی اس مجبوری کے باعث انھیں گرفت نہ کریگا اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے اور بیشک

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
ہم نے تمھاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں

وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (۳۴) ع اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ مَثَلُ نُوْرِهٖ
اور نصیحت ہے ڈر رکھنے والوں کے لیے۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا منور کرنے والا ہے۔ ف۱۴ اس کے نور کی مثال ایسی

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
ف۱۵ جیسے کہ ایک طاق ف۱۶ تو اس میں چراغ ہے ف۱۷ وہ چراغ ایک فانوس میں ہے ف۱۸ اور وہ فانوس ف۱۹ مانند اس

كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا
ستارے کے ہے جو موتی سا چمکتا اور روشن ہوتا ہے برکت والے درخت زیتون سے ف۲۰ جو نہ مشرق کی سمت ہے نہ

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۭ نُوْرٌ عَلٰي نُوْرٍ ۭ
مغرب کی ف۲۱ اس کا تیل روشنی کرنیوالا ہے اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے ف۲۲ نور علی نور ہے ف۲۳

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۭ
اللہ اپنے نور سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ انسانوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۳۵) ۙ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ
اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے ان گھروں میں جنھیں اللہ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے اور ان میں اس کا

(بقیہ صفحہ سابقہ)

تو بڑی دلچسپی سے دیکھتا ہے اور اس کے علاوہ دوسرا رنگ اچھا ہے تو بیزاری کا اظہار کرتا ہے اسی طرح انسان بازار میں کھڑا ہو تو کوئی شخص پاس سے گزرے تو اسے گزرنے کی جگہ دے دیتا ہے اور بعض آدمی جب برابر سے گزرتا ہے تو بغیر ارادی طور پر اس کی طرف بار بار نظر اٹھتی ہے جسکی طرف نظر اٹھتی ہے اس سے طبعی مناسبت ہوتی ہے اسی وجہ سے غیر ارادی طور پر اس کی طرف بار بار نظر اٹھتی ہے بس اسی سے اگر مرد نے کسی عورت کی طرف دیکھا اور اسکی نظر سے نظر ملی تو اگر اس کی آنکھ سے بھی وہی لہریں خارج ہو رہی ہیں جو مرد کی آنکھ سے ہو رہی ہیں تو طبعی مناسبت کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے مربوط ہو جائیں گی اور جب وہ مربوط ہو جائیں گی تو ان میں کشش پیدا ہوگی اور جب کشش پیدا ہوگی تو وہ تصور میں جگہ پائے گی اور اگر تصور میں جگہ پالی تو موجب فساد ہوگا غیر عورت سے ہاتھ ملانے سے جو منع کیا گیا ہے اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اگر عورت کے ہاتھ سے بھی وہی لہریں خارج ہو رہی ہوں جو مرد کے ہاتھ سے خارج ہو رہی ہیں تو طبعی مناسبت کی وجہ سے وہ باہم مربوط ہو جائیں گی تو موجب فساد بنیں گی۔ ع ۱۰

ف۱۱ اس سے مراد ہاتھ کا کنگن، گلے کا ہار، کانوں کے بندے اور ہاتھوں کی مہندی ہے۔

ف۱۲ اس سے مراد پاؤں ہیں۔

ف۱۳ اس سے مراد پاؤں کا زیور یعنی جھانجھر وغیرہ ہو تو بھی اس طرح پاؤں نہ رکھیں۔

(صفحہ ہذا ۴۲۶) ف۱۴ یعنی اپنے نور کے ابداع سے زمین اور آسمان کو روشن کرنے والا ہے

ف۱۵ مثل نورہ سے مراد محمد رسول اللہ ہیں۔

ف۱۶ کمشکوۃ سے مراد حضور کا سینہ مبارک ہے۔

ف۱۷ فیھا مصباح سے مراد نور علم نبوت ہے۔

ف۱۸ المصباح فی الزجاجۃ سے مراد ہے کہ حضور کا علم حضرت علی اور دوسرے صحابہ کرام کے سینہ مبارک میں آیا۔

ف۱۹ زجاجۃ سے مراد حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔

ف۲۰ یوقد من شجرۃ مبارکۃ سے مراد

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

فِيهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝۳۶ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ

نام لیا جاتا ہے اور اس میں اس کی تسبیح کرتے ہیں صبح اور شام۔ اور وہ مرد جنہیں کوئی تجارت اور

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ

خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور وہ نماز کو قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝۳۷ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ دیے جائیں گے اور آنکھیں بھی ف۲۴ تاکہ اللہ ان کے اچھے

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

اعمال کا بدلہ دے اور اپنے فضل سے اس انعام میں زیادتی کرے۔ اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۳۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ

عطا کرتا ہے۔ اور جنہوں نے کفر کیا ان کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتی ہوئی ریت کسی میدان میں

الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

تو پیاسا اسے پانی سمجھے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو وہاں کچھ بھی نہ پائے ف۲۵ اور جس نے اللہ کو اپنے قریب سمجھا تو

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۳۹ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ

اس نے اس کا حساب پورا پورا دیا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یا جیسے اندھیریاں کسی گہرے

لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ

دریا میں اس کے اوپر موج، موج کے اوپر اور موج۔ اور اس کے اوپر بادل اور اندھیروں

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

پر اندھیرے۔ جب اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ سجھائی نہ دے۔ اور جس کے لیے اللہ تعالٰی

اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝۴۰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي

روشنی نہیں کرتا اس کے لیے کہیں نور نہیں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو آسمانوں میں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

ہیں اور جو زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے ہوئے۔ سب اپنی نماز کو جانتے ہیں

وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۴۱ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اور اپنی تسبیح کو بھی۔ اور اللہ ان کے کاموں کو جانتا ہے ف۲۶ اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ہے کہ حضور علیہ السلام کے علم سے ان کا سینہ روشن ہے۔

ف۲۱ الشرقیۃ والغربیۃ سے مراد حضرت علیؑ ہیں۔ نہ یہودی نہ نصرانی۔

ف۲۲ یکاد زیتہا الخ سے مطلب یہ ہے کہ قریب ہے کہ علم کی کثرت کی وجہ سے خود بخود ان کے منہ سے نکلے جس سے دنیا ہدایت کے نور سے روشن ہو جائے۔

ف۲۳ نور علی نور کا مطلب یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا رہے گا۔ راوی نے حضرت علیؑ سے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالٰی کے نور کی مثل ہے آپ نے فرمایا سبحان اللہ اللہ تعالٰی کی کوئی مثال ہی نہیں، کیا خدا نے نہیں فرمایا فلا تضربوا للہ الامثال (یعنی خدا کے لیے تم مثالیں بیان نہ کرو)۔

(صفحہ ہذا ۴۲۷)

ف۲۴ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدت خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے وہ باہر نکلیں گے نہ نیچے اتریں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی لیکن حقیقت میں اس کے معنی یہ ہیں کہ کفار کے دل کفر و شرک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے آنکھوں سے پردے اٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے۔ آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مستعد رہتے ہیں اور عبادت کی ادائیگی میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسن عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا۔

ع

ف۲۵ اس سے مراد یہ ہے کہ کافر جو نیک عمل کرتا ہے مثلاً خیرات کرتا ہے یا شفا خانے کھولتا ہے یا کوئی اور نیک عمل کرتا ہے تو عمل کے اعتبار سے تو اس میں نیکی ہوتی ہے مگر حقیقت کے اعتبار سے وہ ایسا ہوتا ہے جیسے صحرا میں چمکدار ریت کہ دور سے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ پانی ہے مگر جب اس کے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيرُ ﴿۴۲﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ

اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ آہستہ آہستہ چلاتا ہے بادل کو پھر انھیں آپس میں ملاتا ہے

ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ

پھر اسے تہ بہ تہ کر دیتا ہے پس تو دیکھتا ہے کہ اس میں سے کوڑی (بارش) نکلتی ہے۔ اور آسمان سے نازل

السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ

کرتا ہے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں۔ اور ان میں سے کچھ اولے۔ پھر جس جگہ چاہے برساتا ہے اور جہاں سے

عَنْ مَنْ يَشَاءُ ۖ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ

چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک بینائی لے جائے۔ اللہ دن اور رات کو

اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ

بدلتا رہتا ہے۔ بیشک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نظر والوں کے لیے۔ اور اللہ نے ہر

كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

جاندار کو پانی سے بنایا۔ تو ان میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے اور ان میں کوئی

يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ

دو پاؤں پر چلتا ہے اور ان میں کوئی چار ٹانگوں پر چلتا ہے۔ اللہ جیسا چاہے پیدا

مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ ۚ

کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یقیناً ہم نے واضح کرنے والی آیتیں اتاریں

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا

اور اللہ جسے چاہے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے۔ اور کہتے ہیں ہم اللہ اور

بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ

رسول پر ایمان لائے اور اطاعت کی اس کے بعد ان میں کچھ لوگ پھر جاتے ہیں۔

وَمَا أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿۴۷﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ

اور وہ لوگ ایمان والوں ہی سے نہیں۔ اور جب انھیں اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ ان میں

بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۴۸﴾ وَإِنْ يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا

فیصلہ کر دیں تو ان میں سے ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے۔ اور اگر حق ان کی طرف ہو تو اطاعت گزار

(بقیہ صفحہ سابقہ)

قریب پہنچتا ہے تو وہ چمکدار ریت نظر آتی ہے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ کافر اللہ کی محبت میں عمل نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی ذات کے لیے یا نام و نمود یا تسکین نفس کے لیے کرتا ہے۔ حالانکہ جو عمل خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت میں نہ کیے جائیں وہ مردود و مسترد ہے اور اس کی حقیقت بھی ایسی ہی ہے جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے۔

ف کائنات کی ہر شے خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں ہر ایک اس کی عبادت کرتی ہے اور ہر نوع اپنی نماز اور تسبیح کو جانتی ہے پرندے ہوں یا درخت یا پرندے وہ جب اپنی روزی پر تر ڈالتے ہیں تو پہلے سجدہ کرتے ہیں پھر دانہ اٹھاتے ہیں۔ یعنی ہر دانہ پر سجدہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح سے واقف ہے اور ہر ایک کی تسبیح مقرر کر دی گئی ہے۔

إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ

بن کر آ جاتے ہیں کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یا شک رکھتے ہیں یا اس بات سے ڈرتے

أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾

ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے بلکہ خود وہی لوگ ظالم ہیں۔ ع ٢٧

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

مومنوں کا قول تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرما دیں

أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ

تو وہ عرض کرتے ہیں کریم نے سنا اور اطاعت کی اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو اطاعت کرے

اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾

اللہ اور اس کے رسول کی اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو پس یہی لوگ کامیاب ہیں۔

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۖ قُل

اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی بڑی پختگی کے ساتھ کہ اگر آپ انھیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے آپ فرما دیں

لَّا تُقْسِمُوا ۖ طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾ قُلْ

قسمیں نہ کھاؤ معروف صورت میں اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ آپ فرما دیں

أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی پھر اگر وہ منہ پھیریں تو رسول کے ذمے وہی ہے جو اس پر لازم

وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۚ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا

کیا گیا اور تم پر وہ ہے جس کا ذمہ تم پر رکھا گیا ہے۔ اور اگر رسول کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمے تو

الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

واضح حکم پہنچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

کہ ضرور انھیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو خلافت دی

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن

اور یقیناً ان کے لیے ان کا وہ دین پختہ کر دیگا جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور یقیناً ان کے خوف کو امن سے

ف کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ سید عالم کا فیصلہ سراسر حق اور عدل ہوتا ہے اس لیے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اس کا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لیے وہ حضور کے فیصلے سے ڈرتا اور گھبراتا تھا۔ شان نزول اس کا یہ ہے کہ بشیر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملے میں اس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملے میں وہ سچا ہے اور اسکو یقین تھا کہ سرکار دو عالم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لیے اس نے خواہش کی کہ اس کا مقدمہ حضور سے فیصل کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سرکار دو عالم عدل و انصاف میں کسی کی رو رعایت نہیں فرماتے اس لیے وہ حضور کے فیصلے پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا۔ اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف ۱۰۱ اسکا شان نزول یہ ہے کہ سرکار دو عالم نے وحی نازل ہونے سے تیرہ سال مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکم الہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کی منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روز مرہ انکی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ اصحاب رسول ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئیگا کہ ہمیں امن میسر ہوگا اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق اور آپ کے بعد کے ہونے والے خلفائے راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ ان کے زمانے میں فتوحات عظیمہ ہوئیں اور کسریٰ وغیرہ ملوک کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور امن و تمکین اور دین کا غلبہ حاصل ہوا ترمذی و ابوداؤد کی حدیث میں ہے کہ سرکار دو عالم نے فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے حضرت ابوبکر کی خلافت دو برس ۳ ماہ، حضرت عمر کی ۱۰ سال ۶ ماہ، حضرت عثمان کی خلافت ۱۲ سال، حضرت علی کی ۴ سال ۹ ماہ اور حضرت امام حسن کی کچھ ماہ ہوئی۔ یہ تیس سال پورے ہوئے۔

بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ

بدل دے گا۔ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد

بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٥٥﴾ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ناشکری کرے گا تو پس وہی لوگ نافرمان ہیں اور نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو

وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٥٦﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم ہو۔ ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا

مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَأْوٰىهُمُ النَّارُ ۖ وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٥٧﴾ ع ۷ ۱۳

کہ وہ کہیں زمین میں ہمارے قابو سے نکل جائیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور یہ کیا ہی برا انجام ہے۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمٰنُكُمْ وَالَّذِينَ

اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے غلام ف۴۹ اور وہ جو

لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۚ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

تم میں ابھی جوانی کو نہیں پہنچے تین اوقات ہیں نماز صبح سے پہلے

وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ

اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو اور نماز عشاء کے

الْعِشَاءِ ۚ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ

بعد یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ان تین اوقات کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر

بَعْدَهُنَّ ۚ طَوّٰفُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

آمدورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اسی طرح اللہ تمہارے لیے آیتیں

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٨﴾ وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ

کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور جب تم میں لڑکے جوانی کو پہنچ

الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذٰلِكَ

جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں جیسے ان کے اگلوں نے اذن مانگا تھا اللہ ایسے ہی

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾ وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ

بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں

ف۴۹ اس کا شان نزول یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بلانے کیلئے بھیجا۔ وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مکان میں چلا گیا جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے تکلف اپنے مکان میں تشریف رکھتے تھے۔ غلام کے اچانک چلے آنے سے آپ کے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا۔

الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ

جو نکاح کی آرزو نہیں رکھتیں تو ان پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں

غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ ؕ وَ اَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ

جس سے سنگار ظاہر نہ ہو اور اس سے بھی بچیں تو ان کے لیے اور بھی بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا

عَلِیْمٌ (۶۰) لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا

اور جاننے والا ہے ف۳۰۔ نہ اندھے پر ضروری ہے اور نہ لنگڑے پر ضروری ہے اور نہ

عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

بیمار پر اور نہ اپنی ذات پر تو تم اپنی اولاد کے گھر سے کھاؤ یا اپنے

اٰبَآىٕكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ

باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے گھر یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے

اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا

چچاؤں اور پھوپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں یا خالاؤں کے گھر یا جہاں کی

مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِیْقِكُمْ ؕ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِیْعًا

کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہوں یا اپنے دوست کے گھر۔ تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ

اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ

یا الگ الگ ف۳۱ اور جب کسی گھر میں جاؤ تو سلام کرو اور ملنے کے وقت کی اچھی دعا جو اللہ کی طرف سے

اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (۶۱)

تسلیم کردہ ہے یہ مبارک اور پاکیزہ ہے۔ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں تاکہ تم سمجھ جاؤ۔

ع ۸ ۱۴

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى

ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب رسول کے پاس کسی ایسے

اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ

کام سے حاضر ہوئے ہوں جس کے لیے جمع کیے گئے ہوں تو ان سے اجازت لیے بغیر نہ جائیں اور جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ

وہ وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں پس جب وہ آپ سے اجازت مانگیں اپنے کسی

ف ۳۰ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلعم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جا سکتے اور انہیں اجازت دیتے کہ ان کے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لے کر کھائیں مگر وہ لوگ اس کو گوارا نہ کرتے۔ اس خیال سے کہ شاید یہ ان کو دل سے پسند نہ ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں اس کی اجازت دی گئی' اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا' اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اس کے پاس ان کے کھلانے کیلئے کچھ نہ ہوتا تو وہ انہیں کسی رشتے دار کے یہاں کھلانے کیلئے لے جاتا۔ یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اس پر آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کسی کو ان سے نفرت نہ ہو' اس آیت میں انہیں اجازت دی گئی ہے۔

ف ۳۱ قبیلہ لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے' ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

شَأْنِهِمْ فَأْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ
کام کے لیے تو ان میں سے جسے آپ چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔ یقیناً اللہ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ
بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔ تم رسول اللہ کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو
قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ
یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم میں چپکے سے نکل جاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لے کر۔ پس ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف
عَنْ أَمْرِهٖٓ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾ أَلَآ إِنَّ لِلّٰهِ
کرتے ہیں۔ کہ انھیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب آجائے۔ اور سن لو کہ یقیناً اللہ ہی کا
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ قَدْ يَعْلَمُ مَآ أَنْتُمْ عَلَيْهِ ۖ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ
ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو۔ اور اس دن کو جس میں
إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٦٤﴾ ع ۹ / ۱۵
اس کی طرف لوٹیں گے پس وہ انھیں بتادیگا جو کچھ انھوں نے کیا اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَّسَبْعُوْنَ آيَةً وَّسِتَّةُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ فرقان مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ستتر آیتیں اور چھ رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ﴿١﴾
بڑی برکت والا ہے وہ جس نے قرآن اتارا اپنے بندے پر تاکہ وہ سارے جہان کو ڈرانے والا بن جائے۔ ف۱
الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ
اور وہ جس کے لیے زمین اور آسمان کی بادشاہت اور جس کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کی
لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ﴿٢﴾
سلطنت میں کوئی شریک۔ اس نے ہر چیز پیدا کرکے ٹھیک اندازے پر رکھی
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ
اور لوگوں نے اس کے سوا اور معبود ٹھہرالیے کہ وہ کچھ پیدا نہیں کرسکتے اور خود پیدا کیے گئے ہیں۔
وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً
اور خود اپنی جانوں کے برے بھلے کے مالک نہیں اور نہ مرنے کا اختیار رکھتے ہیں نہ جینے کا۔

ف ۱ اس میں حضور صلعم کے عموم رسالت کا بیان ہے کہ آپ ﷺ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، جن ہو یا بشر یا دیگر مخلوقات، سب آپ ﷺ کے امتی ہیں کیونکہ عالم ماسوا اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں۔ ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ محلی سے اور کبیر میں امام رازی اور شعب الایمان میں بیہقی سے وارد ہوا، بے دلیل ہے اور دعویٰ اجماع غیر ثابت۔ چنانچہ امام سبکی اور بارزی و ابن حزم و ابن سیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالم ماسواء اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خلق کو شامل ہے۔ ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں۔ علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث میں ہے ارسلت الی الخلق کافۃ یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، علامہ ملا علی قاری نے مرقاۃ میں اس کی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات اس مسئلے کی کامل تقیید یا تحقیق شرح و بسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہب اللدنیہ میں ہے۔

وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨ افْتَرٰىهُ

اور نہ اٹھنے کا۔ اور کافر بولے کہ یہ تو ایک بہتان ہے جو انھوں نے بنالیا ہے

نصف وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ﴿۴﴾ وَقَالُوْٓا

اور اس پر اور لوگوں نے انھیں مدد دی ہے۔ یقیناً وہ ظالم ہیں اور سخت جھوٹے۔ کہتے ہیں

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾

کہ یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں جو انھوں نے لکھ لی ہیں وہ تو ان پر صبح وشام لکھوائی جاتی ہیں

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

آپ فرمادیں کہ اسے اس نے اتارا ہے جو آسمانوں اور زمین کی ہر بات جانتا ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ

یقیناً وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور انھوں نے کہا کہ اس رسول کو کیا ہوگیا کہ کھاتا

الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ

کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا ہے۔ ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ اتارا گیا کہ ان کے ساتھ

مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ

لوگوں کو ڈراتا۔ یا انھیں کوئی خزانہ مل جاتا یا ان کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے وہ کھاتے

وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا

اور ظالموں نے کہا کہ تم تو ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر جادو ہوا ہے۔ اے حبیب! دیکھو یہ کیسی مثالیں

ع ۱۶ لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ

آپ کے لیے بنا رہے ہیں، یہ ایسے گمراہ ہوئے کہ اب کوئی راہ نہیں پاسکیں گے۔ بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر

شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ

وہ چاہے تو آپ کے لیے اس سے بھی بہتر کردے جنتیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿۱۰﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۟ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ

اور آپ کے لیے محل بنادے۔ بلکہ یہ تو قیامت کو جھٹلاتے ہیں اور جو قیامت کو جھٹلائے ہم نے اس کے

بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿۱۱﴾ اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا

لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ تو جب وہ اسے دور سے دیکھیں گے تو وہ اس کے جوش مارنے اور چنگھاڑنے

وَزَفِيرًا ﴿۱۲﴾ وَإِذَآ أُلْقُوا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُقَرَّنِينَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُورًا ﴿۱۳﴾

سنیں گے ۔ اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے ۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُورًا وَاحِدًا وَادْعُوا ثُبُورًا كَثِيرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ أَذَٰلِكَ

فرمایا جائیگا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو ۔ آپ فرمائیں کیا یہ بہتر ہے

خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۚ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ﴿۱۵﴾

یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے ۔ اور یہ ان کا صلہ اور انجام ہے ۔

لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خَٰلِدِينَ ۚ كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔولًا ﴿۱۶﴾

ان کے لیے وہاں ہر وہ چیز ہے جس کی وہ خواہش کریں اور جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے آپ کے رب نے اس کا ذمہ لیا اور وعدہ کیا ہے ۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ

اور جس دن محشور کریگا انھیں اور جن کی اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ، پھر ان معبودوں سے فرمائیگا کیا تم نے

أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوا سُبْحَٰنَكَ

گمراہ کر دیے میرے یہ بندے یا خود ہی راہ راست سے بھٹک گئے ۔ وہ عرض کریں گے تیری ذات پاک ہے

مَا كَانَ يَنۢبَغِي لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ وَلَٰكِن

ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو اپنا مولا بنائیں لیکن

مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

تو نے انھیں اور ان کے باپ داداؤں کو دنیا کی آسائشیں دیں یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونیوالے ۔ تو اب معبودوں

كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا ۚ وَمَن

نے تمھاری بات جھٹلا دی تو اب تم اپنے سے نہ عذاب کو پھیر سکو گے نہ ہی اپنی مدد کر سکو گے ۔ اور تم میں سے

يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

جو ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے ۔ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے

الْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ

سب ایسے ہی تھے جو کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے ۔

ع ۲ ۱۷ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ ۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿۲۰﴾ ع

اور ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کیلیے آزمائش کیا ہے ۔ اور اے لوگو اگر تم صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے والا ہے ۔

ف ۲ شان نزول اس کا یہ ہے کہ شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غرباء کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی اس خیال سے وہ اسلام لانے سے باز رہے اور شرفاء کیلیے غرباء آزمائش بن گئے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابو جہل یا ولید بن عقبہ اور عاص بن وائل اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ ، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ و بلال و صہیب رضی اللہ عنہ و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہی جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائیگا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سرکار دو عالم صلعم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور ارذل ہیں ۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا
اور بولے وہ جو ہمارے دیدار کی امید نہیں رکھتے کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے
الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا (٢١)
گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھتے انھوں نے اپنے نفس میں بہت بڑائی اختیار کی اور بڑی سرکشی پر اتر آئے
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ
جس دن فرشتوں سے ان کا سابقہ پڑیگا تو وہ دن مجرموں کی خوشی کا نہ ہوگا اور وہ یہ کہیں گے کہ ہم میں اور اس عذاب
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (٢٢) وَقَدِمْنَآ إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
میں کوئی چیز حائل ہوجاتی کہ ہم اس میں داخل نہ کیے جاتے ف۳ اور ہم نے ایک طریقہ اور اصول بنادیا ہے کہ مجرم لوگ جو عمل کرتے ہیں وہ
هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (٢٣) أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّأَحْسَنُ
گرد کی طرح اڑا دیا جاتا ہے اور ضائع ہوجاتا ہے ف۴ اور جنت والوں کا اس دن جو مقام ہوگا وہ نہایت
مَقِيْلًا (٢٤) وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا (٢٥)
آرام وہ ہوگا اور جس دن آسمان بادلوں سے پھٹ جائے گا اور فرشتے اتریں گے پورے طور سے۔
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا (٢٦)
وہ رحمان کی سچی بادشاہی کا دن ہوگا اور وہ دن کافروں پر انتہائی سخت ہوگا۔
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ
اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ کاش میں نے رسول کے ساتھ تعلق رکھا ہوتا
الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (٢٧) يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا (٢٨) لَقَدْ
اور ان کی راہ اختیار کی ہوتی ۔ ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ف۵ بیشک
أَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِيْ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْإِنْسَانِ
اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے" اور شیطان انسان کو شرمندہ اور ذلیل
خَذُوْلًا (٢٩) وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ
کرتا ہے۔ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا اور
مَهْجُوْرًا (٣٠) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ
اس پر عمل نہ کیا۔ اور ہم نے یہ طریقہ بنادیا ہے کہ مجرم لوگ ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں۔

ف ۳ یہ حجراً محجوراً کی حسی مثال ہے کہ جہاں دریائے دجلہ سمندر میں داخل ہوتا ہے وہاں اس آیت کی حسی مثال موجود ہے کہ میٹھا پانی کئی فرسخ (میل) کھارے پانی کو چیرتا جاتا ہے اور اس کے مزے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی پس یہی بات اہل نار کے ساتھ ہوگی کہ وہ اس میں داخل ہوتے جائیں گے اور ان کا عذاب دوسرے عذاب میں مخلوط نہیں ہوگا اور نہ متاثر ہوگا وہ اپنے عذاب کو علیحدہ محسوس کرتے رہیں گے۔

ف ۴ اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وہ کام انکا اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہوتا بلکہ نفسانی خواہش کے ماتحت ہوتا ہے جو کہ فعل شیطانی ہے اس لئے اس کے اثرات باطن پر مرتب نہیں ہوتے اور جزو روح نہیں بنتے پس یہی معنی ہیں گرد کی مانند اڑ جانے کے۔

ف ۵ یہ آیت خاص طور سے عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی اگرچہ یہ کفار کے حق میں عام ہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے دین اسلام قبول کرلیا اور کلمہ شہادت پڑھ لیا مگر چونکہ عقبہ ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا اس کے زور دینے پر اسلام سے پھر گیا اور مرتد ہوگیا حضور ﷺ نے اسے قتل کی بشارت دی کہ تو مقتول ہوگا چنانچہ عقبہ بن ابی معیط بدر میں مقتول ہوا۔

وَّزَفِيْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿۱۳﴾

سنیں گے۔ اور جب اس کی کسی تنگ جگہ میں ڈالے جائیں گے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تو وہاں موت مانگیں گے۔

لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۴﴾ قُلْ اَذٰلِكَ

فرمایا جائیگا آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی موتیں مانگو۔ آپ فرمائیں کیا یہ بہتر ہے

خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

یا وہ ہمیشگی کے باغ جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے۔ اور یہ ان کا صلہ اور انجام ہے۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿۱۶﴾

ان کے لیے وہاں ہر وہ چیز ہے جس کی وہ خواہش کریں اور جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے آپ کے رب نے اس کا ذمہ لیا اور وعدہ کیا ہے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

اور جس دن محشور کریگا انہیں اور جن کی اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ، پھر ان معبودوں سے فرمائیگا کیا تم نے

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

گمراہ کر دیے میرے یہ بندے یا خود ہی راہ راست سے بھٹک گئے۔ وہ عرض کریں گے تیری ذات پاک ہے

مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنْ

ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تیرے سوا کسی اور کو اپنا مولا بنائیں لیکن

مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَاۗءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ

تو نے انہیں اور ان کے باپ داداؤں کو دنیا کی آسائشیں دیں یہاں تک کہ وہ تیری یاد بھول گئے اور یہ لوگ تھے ہی ہلاک ہونیوالے۔ تو اب معبودوں

كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ

نے تمہاری بات جھٹلا دی تو اب تم اپنے سے نہ عذاب کو پھیر سکو گے نہ ہی اپنی مدد کر سکو گے۔ اور تم میں سے

يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ

جو ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے

الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ

سب ایسے ہی تھے جو کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

ع ۲ / ۱۷ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾ ع

اور ہم نے تم میں سے ایک کو دوسرے کیلئے آزمائش کیا ہے۔ اور اے لوگو اگر تم صبر کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے دیکھنے والا ہے۔

ف ۲ شان نزول اس کا یہ ہے کہ شرفاء جب اسلام لانے کا قصد کرتے تھے تو غرباء کو دیکھ کر یہ خیال کرتے کہ یہ ہم سے پہلے اسلام لا چکے ان کو ہم پر ایک فضیلت رہے گی اس خیال سے وہ اسلام لانے سے باز رہے اور شرفاء کیلئے غرباء آزمائش بن گئے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت ابو جہل یا ولید بن عقبہ اور عاص بن وائل اور نضر بن حارث کے حق میں نازل ہوئی ان لوگوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ ، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ و بلال و صہیب رضی اللہ عنہ و عامر بن فہیرہ کو دیکھا کہ پہلے سے اسلام لائے ہیں تو غرور سے کہا کہ ہم بھی اسلام لے آئیں تو انہی جیسے ہو جائیں گے تو ہم میں اور ان میں فرق کیا رہ جائیگا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت فقراء مسلمین کی آزمائش میں نازل ہوئی جن کا کفار قریش استہزاء کرتے تھے اور کہتے تھے کہ سرکار دو عالم صلعم کا اتباع کرنے والے یہ لوگ ہیں جو ہمارے غلام اور ارذل ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور بولے وہ جو ہمارے دیدار کی امید نہیں رکھتے کہ ہم پر فرشتے کیوں نہ اتارے

الْمَلَائِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا ۗ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾

گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھتے انھوں نے اپنے نفس میں بہت بڑائی اختیار کی اور بڑی سرکشی پر اتر آئے

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ

جس دن فرشتوں سے ان کا سابقہ پڑیگا تو وہ دن مجرموں کی خوشی کا نہ ہوگا اور وہ یہ کہیں گے کہ ہم میں اور اس عذاب

حِجْرًا مَحْجُورًا ﴿٢٢﴾ وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ

میں کوئی چیز حائل ہو جاتی کہ ہم اس میں داخل نہ کیے جاتے ف۳ اور ہم نے ایک طریقہ اور اصول بنا دیا ہے کہ مجرم لوگ جو عمل کرتے ہیں وہ

هَبَاءً مَنْثُورًا ﴿٢٣﴾ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ

گرد کی طرح اڑا دیا جاتا ہے اور ضائع ہو جاتا ہے ف۴ اور جنت والوں کا اس دن جو مقام ہوگا وہ نہایت

مَقِيلًا ﴿٢٤﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ﴿٢٥﴾

آرام وہ ہوگا اور جس دن آسمان بادلوں سے پھٹ جائے گا اور فرشتے اتریں گے پورے طور سے۔

الْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ لِلرَّحْمَٰنِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ﴿٢٦﴾

وہ رحمان کی سچی بادشاہی کا دن ہوگا اور وہ دن کافروں پر انتہائی سخت ہوگا۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ کاش میں نے رسول کے ساتھ تعلق رکھا ہوتا

الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ

اور ان کی راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ف۵ بیشک

أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ

اس نے مجھے بہکا دیا میرے پاس آئی ہوئی نصیحت سے" اور شیطان انسان کو شرمندہ اور ذلیل

خَذُولًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ

کرتا ہے۔ اور رسول نے عرض کی کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا اور

مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ ۗ

اس پر عمل نہ کیا۔ اور ہم نے یہ طریقہ بنا دیا ہے کہ مجرم لوگ ہر نبی کے دشمن ہوتے ہیں۔

ف۳ یہ حجراً محجوراً کی حسی مثال ہے کہ جہاں دریائے دجلہ سمندر میں داخل ہوتا ہے وہاں اس آیت کی حسی مثال موجود ہے کہ میٹھا پانی کئی فرسخ (میل) کھارے پانی کو چیرتا جاتا ہے اور اس کے مزے میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی پس یہی بات اہل نار کے ساتھ ہوگی کہ وہ اس میں داخل ہوتے جائیں گے اور ان کا عذاب دوسرے عذاب میں مخلوط نہیں ہوگا اور غیر متاثر ہوگا۔ وہ اپنے عذاب کو علیحدہ محسوس کرتے رہیں گے۔

ف۴ اس کا باعث یہ ہوتا ہے کہ وہ کام انکا اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہوتا بلکہ نفسانی خواہش کے ماتحت ہوتا ہے جو کہ فعل شیطانی ہے اس لئے اس کے اثرات باطن پر مرتب نہیں ہوتے اور جزو روح نہیں بنتے پس یہی معنی ہیں گرد کی مانند اڑ جانے کے۔

ف۵ یہ آیت خاص طور سے عقبہ بن ابی معیط کے حق میں نازل ہوئی اگرچہ یہ کفار کے حق میں عام ہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے دین اسلام قبول کر لیا اور کلمہ شہادت پڑھ لیا مگر چونکہ عقبہ ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا اس کے زور دینے پر اسلام سے پھر گیا اور مرتد ہو گیا حضور ﷺ نے اسے قتل کی بشارت دی کہ تو مقتول ہوگا چنانچہ عقبہ بن ابی معیط بدر میں مقتول ہوا۔

وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ

اور آپ کا رب کافی ہے ہدایت کرنے اور مدد دینے کو۔ اور کافر بولے "قرآن ان پر ایک ہی

عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ

مرتبہ کیوں نہ اتار دیا گیا؟" ہم نے اس لیے بتدریج اسے اتارا ہے کہ آپ کا دل اس پر ثابت اور قائم

وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ

ہو جائے اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا آپ کے قلب پر۔ اور وہ آپ کے پاس کوئی مثل نہیں لا سکیں گے مگر ہم لا چکے ہیں حق کے

تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ

ساتھ اور بہترین تفسیر۔ وہ لوگ جو جہنم میں اپنے منہ کے بل داخل کیے جائیں گے ان کا ٹھکانہ

شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

سب سے برا ہے اور وہ سب سے زیادہ گمراہ ہیں۔ اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی

وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَا إِلَى الْقَوْمِ

اور اس کے بھائی ہارونؑ کو وزیر کیا۔ تو ہم نے فرمایا تم دونوں جاؤ اس قوم کی طرف

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ لَمَّا كَذَّبُوا

جس نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا پھر ہم نے انھیں تباہ کر کے ہلاک کر دیا۔ اور نوحؑ کی قوم کو جب انھوں نے رسولوں

الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ

کو جھٹلایا ہم نے ان کو ڈبو دیا اور انھیں لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک

عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ

عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور عاد اور ثمود اور اصحاب الرس ف۶ اور ان کے درمیان بہت سی جماعتوں

ذَٰلِكَ كَثِيرًا ﴿٣٨﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ ۖ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ﴿٣٩﴾

کے لیے بھی۔ ہم نے ان سب سے مثالیں بیان فرمائیں اور ہم نے ان سب کو تباہ کر کے مٹا دیا۔

وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۚ أَفَلَمْ يَكُونُوا

اور یہ اس بستی پر آئے جس پر برا مینہ برسا تھا ف تو کیا یہ اسے دیکھتے نہ تھے

يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا ﴿٤٠﴾ وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ

یعنی اس سے واقف تھے۔ بلکہ وہ جی اٹھنے کی امید ہی نہیں رکھتے تھے۔ اور جب وہ آپ کو دیکھتے ہیں تو ٹھٹھا کرتے ہیں

ف۶ اصحاب الرس اس کے لفظی معنی کنویں والے اصحاب۔ یہ کون تھے؟ کہاں تھے؟ ان کے تعین میں مفسرین اور مؤرخین

ع

سخت مشکوک ہیں اور اس سلسلے میں جتنے اقوال اور روایات منقول ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی اس درجہ مستند نہیں کہ اس کی بنا پر اس بارے میں کوئی صحیح فیصلہ کیا جا سکے۔ قرآن مجید میں اصحاب الرس کا ذکر دو جگہ پر آیا ہے لیکن کوئی حال بیان نہیں کیا گیا بلکہ صرف گنہگار اور

ع ۳

معذب قوموں کی فہرست میں ان کا بھی شمار کیا گیا ہے۔ محققین اس سلسلے میں قرآن مجید کے بیان سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی شہادت سے تین دن پہلے بنی تمیم کے ایک سردار عمرو نے آپ رضی اللہ عنہ سے اصحاب الرس کے متعلق سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ ایک قوم تھی جو صنوبر کے درخت کی عبادت کرتی تھی۔ جس کو شاہ درخت بھی کہتے ہیں اور اس کو نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث نے ایک چشمے کے کنارے لگایا تھا اس چشمے کا نام روشاب تھا۔ یہ درخت بعد طوفان نوح پیدا ہوا تھا اور یہ اصحاب الرس اس لیے مشہور ہوئے کہ انہوں نے اپنے نبی کو زمین میں زندہ دفن کر دیا تھا اور یہ واقعہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے عہد کا ہے ان کی بستیاں بارہ تھیں جو ایک دریا کے کنارے آباد تھیں جس کا نام

حاشیہ بر صفحہ ۴۳۷

إِلَّا هُزُوًا ۖ أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ﴿٤١﴾ إِن كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ
کر کیا یہ ہیں وہ جن کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ قریب تھا کہ یہ ہمیں ہمارے معبودوں سے
آلِهَتِنَا لَوْلَا أَن صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ
برگشتہ کر دیتے۔ اگر ہم اس پر ثابت قدم نہ رہتے (یعنی ان کی تعلیم کو اپنا لیتے) اور وہ جان لیں گے جب عذاب کو دیکھیں
الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٢﴾ أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ
گے کہ کون گمراہ تھا کیا آپ نے اسے دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا
أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ
لیا ہے ف۸ تو کیا آپ اس کے نگران بنو گے۔ اور کیا آپ یہ سمجھتے ہو کہ ان میں سے بہت سے آپ کی بات کو
أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ تَرَ
سنتے اور سمجھتے ہیں۔ وہ تو چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر اور گمراہ ہیں۔ اے حبیب کیا آپ نے
إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا
اپنے رب کو نہیں دیکھا کہ اس نے سائے کو کیسا پھیلایا ف۹ اور اگر وہ چاہتا تو اسے ایک جگہ ٹھہرا دیتا۔ پھر ہم نے سورج کو
الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ
اس پر دلیل بنا دیا۔ پھر ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف پوری طرح سمیٹ لیا۔ اور وہی ہے
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ
جس نے رات کو تمہارے لیے لباس (سکون کا باعث) بنایا اور نیند کو آرام اور چین اور دن کو چلنے پھرنے کے
نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ
لیے بنایا۔ اور وہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں اپنی رحمت کی بشارت دیتی ہوئی
وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ
اور ہم نے آسمان سے پاکیزہ پانی اتارا کہ اس سے زندہ کریں کسی مردہ شہر کو (یعنی تمام مردہ چیزوں کو) اور
مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ
اسے پلائیں اپنے پیدا کیے ہوئے چوپایوں اور انسانوں کو۔ اور ہم نے ان میں حسب استعداد پانی کو صرف
لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي
کیا کہ وہ دھیان کریں۔ تو بہت انسانوں نے اس حقیقت کو نہ سمجھا سوائے ناشکری کے۔ اور ہم چاہتے تو ہر بستی میں ایک

رس تھا، یہ دریا بلاد مشرق میں ہے اور انہیں لوگوں کی وجہ سے اس کا نام بھی رس ہو گیا۔ نیز حضرت ﷺ کی خدمت میں کچھ عورتیں حاضر ہوئیں ان میں سے ایک عورت نے سحق یعنی چپٹی کھیلنے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی حد یعنی سزا وہی ہے جو زنا کی ہے اس عورت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآن میں نہیں کیا، آپ ﷺ نے فرمایا ضرور کیا ہے اس نے پوچھا کہاں کیا ہے؟ آپ ﷺ

۴ ع ۱ ۲

نے فرمایا کہ اصحاب الرس کی عورتیں ایسی ہی تھیں یعنی وہ یہی کھیل کھیلتی تھیں کیونکہ بعض حضرات کی تحقیق ان لوگوں تک محدود ہے جو خود محتاج تحقیق ہیں اس لئے انہیں اصحاب الرس کے بارے میں کوئی مستند قول نہیں ملا اگر باب العلم حضرت علی علیہ السلام کی طرف رجوع کرتے تو ضرور پتہ چل جاتا کیونکہ "صاحب البیت ادری بما فی البیت" گھر والا ہی جانتا ہے کہ گھر کے اندر کیا کچھ ہے قرآن کریم کے متعلق ان سے پوچھیے جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا۔

ف ۷ یہ عذاب سدوم والوں اور اس قوم کے دیگر لوگوں پر جو دوسری بستیوں میں آباد تھے نازل ہوا اور وہ سب بستیاں ہلاک کر دی گئیں۔

ف ۸ یعنی وہ انسان جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتا اور

كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَجٰهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾
ڈرانے والا بھیجتے۔ تو آپ کافروں کی پیروی نہ کریں اور ان پر جہاد کریں، بہت بڑا جہاد
وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے دو سمندر رواں کیے کہ ان میں ایک میٹھا ہے نہایت شیریں اور دوسرا کھاری ہے نہایت تلخ
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ
اور ہم نے انکے بیچ میں پردہ رکھا ہے ف۱۰ اور ایک روکی ہوئی آڑ بنادی ہے۔ اور وہی ہے جس نے پانی سے
الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُونَ
انسان کو بنایا پھر اس کا نسب اور داماد بنایا ف۱۱ اور آپ کا رب بڑی قدرت والا ہے اور اللہ کے سوا
مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۗ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ
ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو ان کا بھلا یا برا کچھ نہ کر سکیں اور کافر رب کے مقابلے میں شیطان کی مدد پر
ظَهِيرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
بھروسہ کرتا ہے۔ اور ہم نے آپ کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ فرمادیں کہ میں تم سے اجر
مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَنْ شَآءَ أَنْ يَتَّخِذَ إِلٰى رَبِّهٖ سَبِيلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى
رسالت کچھ نہیں مانگتا سوائے اسکے کہ جو اپنے رب کی سیدھی راہ اختیار کرلے۔ اور اس پر بھروسہ کرو
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۚ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوبِ عِبَادِهٖ
جو زندہ ہے اور کبھی نہ مرے گا۔ اور اس کی تسبیح اور پاکیزگی بیان کرو اور وہی کافی ہے اپنے بندوں کیلئے کہ جو اپنے
خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ ۚ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
بندوں کے گناہوں سے خبردار ہے۔ جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے ف۱۲
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيرًا ﴿٥٩﴾ وَإِذَا قِيلَ
پھر عرش پر استواء فرمایا ف۱۳ جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے اور رحمان کے متعلق پوچھ تاکہ تو باخبر ہو جائے۔ اور جب ان سے
لَهُمُ اسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا
کہا جائے کہ رحمان کو سجدہ کرو۔ کہتے ہیں کہ رحمان کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کریں جس کا تم ہمیں حکم دو
وَزَادَهُمْ نُفُورًا ﴿٦٠﴾ ۩ تَبٰرَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوجًا وَّجَعَلَ
اور اس حکم نے انہیں اور متنفر کردیا۔ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں بروج بنائے اور ان میں

حاشیہ از صفحہ ۴۳۷

ہر کام اپنی خواہشات کے ماتحت کرتا ہے پس وہی گمراہی میں مبتلا ہے اور نجات سے محروم ہے۔

ف ۹ الظل طلوع فجر اور طلوع شمس کے مابین ہے نیز سب حالتوں سے وہ پاکیزہ ترین ہے کیونکہ اندھیرا طبیعت میں نفرت کا باعث ہوتا ہے اور آنکھوں کی بینائی کم ہوتی ہے لیکن سورج کی شعاع ہوا کو نرم اور پاکیزہ کرتی ہے اور آنکھوں کی روشنی کو زیادہ کرتی ہے قیامت کے دن یہی ظل ہوگا۔

ف ۱۰ یعنی ایک دریا دوسرے دریا میں کئی فرسخ تک داخل ہوگیا ہے۔ مگر اس کے باوجود اس کا پانی اس میں مخلوط نہیں ہوتا اور نہ اس

مغ

کے مزے میں فرق آیا یہ دریائے دجلہ ہے۔

ف ۱۱ نسب مرد کی طرف سے ہوتا ہے۔ صہر عورت کی طرف ہے۔

ف ۱۲ یہاں چھ ایام سے مراد چھ طبق ہیں سب سے اوپر ہمارا یہ ساتواں طبق ہے۔

ف ۱۳ عرش پر قرار پکڑا یعنی مرکز قرار دیا اور اس کا نور تمام کائنات پر محیط ہے۔

فِيهَا سِرَٰجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا (٦١) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً

روشن چراغ رکھا اور چمکتا ہوا چاند اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا ف۱۴

لِّمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا (٦٢) وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ

یہ اس کے لیے ہے جو سمجھے اور شکر ادا کرے۔ اور رحمان کے وہ بندے کہ

يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَٰهِلُونَ قَالُوا

زمین پر انکساری سے آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں

سَلَٰمًا (٦٣) وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَٰمًا (٦٤) وَالَّذِينَ

کہ بس ہمارا سلام ہے ف۱۵ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لیے رات گزارتے ہیں سجدے اور قیام میں۔ اور وہ جو

يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

کہتے ہیں کہ "اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب دور کر دے" یقیناً اس کا عذاب نہ ٹلنے والا

غَرَامًا (٦٥) إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (٦٦) وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا

ہے۔ یقیناً وہ بہت ہی بُری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور مقام کرنے کی اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں ف۱۶

لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا (٦٧) وَالَّذِينَ لَا

تو بُرے کام پر خرچ نہیں کرتے اور اس میں تنگی نہیں کرتے اور وہ اس کے درمیان اعتدال پر رہتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ

اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو نہیں پکارتے اور اس جان کو جس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا ہے

اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (٦٨)

ناحق قتل نہیں کرتے۔ اور نہ بدکاری کرتے ہیں۔ اور جو یہ کام کرے تو وہ یقیناً سزا پائے گا۔

يُضَٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا (٦٩) إِلَّا مَن تَابَ

اور اس پر قیامت کے دن عذاب کو بڑھا دیا جائیگا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ رہے گا۔ سوائے اسکے کہ جو توبہ کرے

وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَٰلِحًا فَأُولَٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّـَٔاتِهِمْ حَسَنَٰتٍ ۗ

اور ایمان لائے اور نیک کام کرے پس ایسوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دے گا۔

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (٧٠) وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ

اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیے تو پھر اس نے اللہ سے

ف ۱۴ خلفہ سے مراد ایک کے بعد دوسرے کا وارد ہونا ہے۔

ف ۱۵ یعنی ہم سلامتی کے طالب ہیں ہم شور و شر کو پسند نہیں کرتے۔

ف ۱۶ اسراف کے متعلق حضور صلعم کا فرمان ہے کہ جس شخص نے کسی ایسی بات میں خرچ کیا جو حق کے خلاف ہو یعنی نیک کام نہ ہو اس نے اسراف کیا اور جس نے حق کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ کیا اس نے کمی کی اور موقع کو ضائع کر دیا یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں تمام مال و جان دے دینا بھی اسراف نہیں ہے اور باطل کیلئے ایک حبہ بھی دینا اسراف ہے۔

إِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ

توبہ کی جیسی کرنا چاہیے تھی ف۱۷ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے ، اور جب بیہودہ قسم کے لوگوں پر گزرتے ہیں

مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا

تو عزت کیساتھ گزر جاتے ہیں ۔ اور وہ لوگ کہ جب انھیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو وہ ان پر بہرے اور

صُمًّا وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا

اندھے ہو کر نہیں گرتے ف۱۸ اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد

وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولٰئِكَ

سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے ف۱۹ اور ہمیں بھی پرہیزگاروں کا پیشوا بنادے ۔ وہ لوگ

يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿٧٥﴾

جنت کا سب سے بلند مقام حاصل کریں گے یہ ان کے صبر کا بدلہ ہے اور وہاں عزت وتکریم اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ، کیا ہی اچھی ٹھہرنے کی جگہ ہے اور کیا ہی اچھا مقام ۔ آپ فرمادیں تمھاری کچھ قدر نہیں میرے

رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾

رب کے یہاں اگر تم اسے نہ پکارو ۔ پس تم نے اسے جھٹلایا تو اب وہ عذاب تمھارے لیے لازم ہوگیا ۔

سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ — وَهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَإِحْدَى عَشَرَ رُكُوعًا

سورہ شعراء مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں

طسم ﴿١﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا

اے طسم ۔ یہ آیتیں ہیں روشن کتاب کی ۔ کہیں آپ اپنی جان پر کھیل جاؤ گے انکے غم میں

يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

کہ وہ ایمان نہیں لائے ۔ اور اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی نشانی اتار دیں کہ ان کی اکڑی ہوئی

أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿٤﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ

گردنیں اس کے حضور عاجزی سے جھک جائیں ۔ اور ان کے پاس رحمان کی طرف سے جو بھی کوئی نئی

مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿٥﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ

نصیحت آتی ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ۔ تو یقیناً انھوں نے جھٹلایا پس انکے پاس ان کے

ف۱۷ ایسی توبہ کہ آئندہ اس معصیت سے متنفر ہو گیا اور عہد کر لیا کہ میں کبھی اس معصیت کو نہیں کروں گا۔

ف۱۸ یعنی اس کو سوچ سمجھ کر خالص نیت کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ نیک نیت اور نیک ارادہ رکھتے ہیں۔

ف۱۹ یعنی ان کو نیک اور صالح بنادے۔

مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ٦ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا

ٹھٹھا کرنے کی خبریں آنے والی ہیں ۔ کیا انھوں نے زمین کو نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنے

فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ٧ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

عمدہ عمدہ جوڑے اگائے ف۱ یقیناً اس میں نشانی ہے مگر ان میں سے اکثر ایمان لانے

مُؤْمِنِينَ ٨ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ٩ وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ ع ۱ ۹ ۵

والے نہیں ۔ اور بیشک آپ کا رب، ہی عزت والا اور رحم کرنے والا ہے ف۲ ۔ اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو

مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ١٠ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۚ أَلَا يَتَّقُونَ ١١

ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ جو فرعون کی قوم ہے ۔ کیا وہ نہ ڈریں گے ۔

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ١٢ وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا

عرض کی اے میرے رب! میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ۔ اور میرا سینہ تنگ ہوگا اور میری

يَنْطَلِقُ لِسَانِي فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ ١٣ وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ

زبان نہیں چلے گی تو تو ہارون کو بھی میرے ساتھ بھیج اور ان کا مجھ پر ایک الزام ہے پس میں ڈرتا ہوں

أَنْ يَقْتُلُونِ ١٤ قَالَ كَلَّا ۖ فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا ۖ إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ ١٥

کہ کہیں مجھے قتل نہ کردیں ۔ فرمایا ایسا ہرگز نہ ہوگا تم دونوں میری آیتیں لیکر جاؤ ہم تمھارے ساتھ سن رہے ہیں

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦ أَنْ أَرْسِلْ

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو کہ ہم دونوں اسکے رسول ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے ۔ کہ تو ہمارے ساتھ

مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ١٧ قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ

بنی اسرائیل کو بھیج دے ۔ بولا کہ ہم نے تمھیں اپنے یہاں بچپن میں نہ پالا تھا اور تو نے ہم میں

فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ١٨ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ

اپنی عمر کے کئی برس گزارے تھے اور تم نے کیا اپنا وہ کام جو تم نے کیا

وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ١٩ قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ٢٠

اور تم ناشکرے تھے ۔ موسیٰ نے کہا میں نے وہ کام کیا جبکہ میں اس سے واقف نہ تھا

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي

تو میں تم سے بھاگ گیا ڈر کر تو میرے رب نے مجھے حکم عطا فرمایا اور مجھے پیغمبر

ف۱ کریم سے مراد عمدہ اور بڑھیا بھی ہے۔

ف۲ عزیز الرحیم سے مراد یہ ہے کہ اس نے جتنی چیزیں زمین سے پیدا کیں وہ تمام بندوں کے نفع کے لئے پیدا کی گئی ہیں ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں جو بندوں کیلئے ضرر رساں ہو۔

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ

اور یہ کوئی نعمت ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا دیا

اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

بنا کر رکھا" فرعون بولا "اور سارے جہان کا رب کیا ہے؟" فرمایا موسیٰ نے کہ رب وہ ہے جو

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ

مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ انکے درمیان میں ہے۔ اگر تم یقین رکھتے ہو ف۳۔ اپنے آس پاس والوں کو دیکھ کر بولا

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾ قَالَ اِنَّ

"کیا تم غور سے نہیں سن رہے؟" موسیٰ نے فرمایا "وہ رب ہے تمھارا اور تمھارے اگلے باپ داداؤں کا" بولا "تمھارے

رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

یہ رسول جو تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں، یقیناً پاگل ہیں۔" موسیٰ نے فرمایا وہ رب ہے مشرق

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ

اور مغرب کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اگر تم عقل رکھتے ہو۔" بولا "اگر تم نے میرے سوا

اِلٰــهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ

کسی اور کو معبود ٹھہرایا تو میں ضرور تمھیں قید کر دوں گا۔" فرمایا "اگر میں تیرے پاس کوئی روشن

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾

چیز لاؤں تب بھی؟" اس نے کہا "تو لاؤ اگر تم سچوں میں سے ہو۔"

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا ف۴ تو وہ اسی وقت اژدہا بن گیا اور جب اپنا ہاتھ نکالا تو وہ

هِىَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ ع ۲

بھی دیکھنے والوں کی نگاہ کو خیرہ کرنے لگا ف۵۔ بولا اپنے اردگرد کے مصاحبوں سے کہ "بیشک یہ بہت بڑا

عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ڰ فَمَاذَا

جادوگر ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ تمھیں تمھارے ملک سے نکال دے اپنے جادو کے زور سے بتاؤ تمھاری

تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

کیا رائے ہے؟" وہ بولے "اسے اور اس کے بھائی کو ٹھہرائے رکھو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو۔

ف ۳ ایقان درحقیقت اسے کہتے ہیں جو استدلال سے حاصل ہو اور دل میں گھر کر جائے اور انسان اس پر جم جائے اور کبھی متزلزل نہ ہو۔

ف ۴ یہ عصا اژدہا بن کر تقریبا ایک میل آسمان کی طرف اڑا اور پلٹ کر واپس موسیٰ علیہ والسلام کی طرف لوٹا اور فرعون کی طرف متوجہ ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ مجھے حکم دیجئے۔ جب فرعون نے اس اژدہے کو اس حال میں دیکھا تو بہت خوفزدہ ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ قسم ہے تمہیں اس کی جس نے تمہیں رسول بنا کر بھیجا کہ اس کو پکڑ لو۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے اسے پکڑا تو وہ پھر عصا بن گیا۔

ف ۵ وہ سورج سے زیادہ تیز اور روشن تھا کہ دیکھنے والا اس کی تاب نہ لا سکتا تھا اور چکاچوند ہو جاتا تھا۔

يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ (٣٧) فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ (٣٨)

کہ وہ تیرے پاس ہر بڑے جادوگر کو لے آئیں۔" تو جادوگر جمع کیے گئے ایک مقررہ دن کے وعدے پر

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ (٣٩) لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ

اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم جمع ہو گئے ؟" شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں

إِن كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ (٤٠) فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ

اگر یہ غالب آ جائیں۔ پھر جب جادوگر آئے فرعون سے بولے

أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ (٤١) قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ

"کیا ہمیں کچھ مزدوری ملے گی اگر ہم غالب آ گئے"۔ بولا ہاں، اس وقت تم

إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ (٤٢) قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ (٤٣)

میرے مقرب ہو جاؤ گے" موسیٰ نے ان سے فرمایا "ڈالو جو تمہیں ڈالنا ہے"

فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ

تو انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور بولے "فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہماری ہی

الْغَالِبُونَ (٤٤) فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ (٤٥)

جیت ہوگی" تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا پس وہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا۔ ف٦

فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ (٤٦) قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ (٤٧) رَبِّ

پس وہ سب سجدے میں گر گئے۔ جادوگر بولے "ہم ایمان لائے اس پر جو سارے جہانوں کا رب ہے جو

مُوسَىٰ وَهَارُونَ (٤٨) قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّهُ

موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔" فرعون بولا "میرے اجازت دینے سے پہلے ہی تم ایمان لے آئے وہ

لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَأُقَطِّعَنَّ

تمھارا بڑا ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا پس تم عنقریب جان لو گے مجھے قسم ہے کہ میں تمھارے

أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ (٤٩)

ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا اور تم سب کو سولی دوں گا۔"

قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ (٥٠) إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا

وہ بولے "کچھ پروا نہیں، ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ہمیں آرزو ہے کہ ہمارا رب ہماری خطائیں

ف٦ رب تعالیٰ کے نور کی ایک کرن شیطان یا ظلمت کے بہت بڑے اندھیرے کو نگل لیتی ہے چونکہ جادو کا تعلق ظلمت سے تھا اور موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا تعلق نور سے تھا کیونکہ یہ معجزہ تھا جس طرح نور تاریکی کو نگل لیتا ہے۔ اسی طریقے سے اس نے تمام جادو کو نگل لیا اور اس کے بعد پھر اصلی شکل میں عصا بن گیا۔ جب انہوں نے یہ کیفیت دیکھی تو جادوگروں نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا جادو نہیں ہے کیونکہ جادو جادو پر غالب آجاتا ہے یا اسے رد کر دیتا ہے اس نے جو ہمارے جادو کو نگل لیا تو ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا عصا جادو کا نہیں بلکہ معجزہ ہے اسی وقت وہ آپس میں مشورہ کر کے بولے کہ ہم رب العالمین پر ایمان لائے مگر چونکہ وہ جانتے تھے کہ فرعون بھی خود کو رب العالمین کہتا ہے' وہ سمجھے گا کہ یہ میرے ہی متعلق ہے میں ہی رب العالمین ہوں اس لئے جادوگروں نے فوراً ہی کہا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے رب پر ایمان لائے۔

رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ع ۳

بخش دے اس پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لائے؟ اور ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ

کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ کہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا ف پس فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے

حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا

بھیجے کہ یہ ایک تھوڑی سی جماعت ہیں اور یہ ہم سب کا دل

لَغَاۗىِٕظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ

جلاتے ہیں اور بے شک ہم سب چوکنے ہیں ہم نے انہیں باہر نکالا باغوں

وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ ۭ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ

اور چشموں اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ہم نے ایسا ہی کیا اور ان کا وارث بنی اسرائیل

اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ

کو کر دیا تو فرعون والوں نے دن نکلے ان کا تعاقب کیا پھر جب دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو

اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ

موسیٰؑ کے ساتھیوں نے کہا کہ انھوں نے ہمیں آپکڑا موسیٰؑ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہوگا بیشک میرا رب میرے ساتھ

سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ

ہے وہ مجھے راہ راست بتائے گا۔ تو ہم نے موسیٰؑ کو وحی کی کہ دریا پر اپنا عصا مار

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ

پس دریا پھٹ گیا تو ہر حصہ ہوگیا جیسے بڑا پہاڑ اور وہاں قریب لائے ہم

الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ

دوسروں کو اور ہم نے موسیٰؑ کو بچالیا اور اس کے سب ساتھیوں کو۔ پھر

اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

دوسروں کو ڈبو دیا یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ع ۴

والے نہ تھے اور بیشک آپ کا رب ہی عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور ان پر ابراہیم کا واقعہ

ف ٧ فرعون نے اپنے قاصد بھیجے دوسرے شہروں میں جنہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور تقریباً چھ لاکھ آدمی جمع ہو گئے جن کو مقدمۃ الجیش بنا کر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کے پیچھے روانہ کر دیا اور خود فرعون دس لاکھ کا لشکر لے کر موسیٰ علیہ السلام کے تعاقب میں نکلا چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام نکلے تو رات میں راستہ بھول کر صبح ہوتے پھر دریائے نیل پر آنکلے تو دیکھا کہ فرعون کا لشکر قریب ہے تو موسیٰ کو حکم ہوا کہ دریا میں عصا مارو دریا دو پاٹ ہو جائے گا اور تم اس میں سے گزر جانا۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا اور دریا میں راستہ بن گیا اور موسیٰ علیہ السلام اس سے گزرے بنی اسرائیل کو ہمراہ لے کر۔ فرعون نے جب دیکھا کہ بنی اسرائیل اس راستے سے گزر گئے تو اس نے اپنا گھوڑا اس راستے پر ڈال دیا جب یہ لشکر دریا کے درمیان میں پہنچا تو دونوں پاٹ مل گئے اور فرعون اور اس کے ہمراہی اس میں غرق ہو گئے۔ غرق ہوتے وقت اس نے پکارا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! میں تمہارے رب پر ایمان لاتا ہوں مجھے بچاؤ مگر وہ توبہ قبول نہ ہوئی کیونکہ موت کے وقت جو توبہ کی جائے وہ خوف کے باعث ہوتی ہے خلوص نیت اور کامل یقین کے ساتھ نہیں ہوتی۔

وقف لازم

إِبْرٰهِيمَ ﴿٦٩﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا نَعْبُدُ

بیان کرو جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم کس کی عبادت کرتے ہو؟" بولے ہم بتوں کی

أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِينَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ

عبادت کرتے ہیں پھر ہم ان کے سامنے دوزانو باادب بیٹھے رہتے ہیں۔" فرمایا "کیا وہ تمھاری سنتے ہیں جب

تَدْعُونَ ﴿٧٢﴾ أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا

تم انھیں پکارتے ہو۔ یا تمھارا کچھ بھلا بُرا کرتے ہیں۔؟ بولے ہم نے تو اپنے باپ دادا کو

كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٧٤﴾ قَالَ أَفَرَءَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٧٥﴾ أَنْتُمْ

ایسا ہی کرتے پایا ہے۔ فرمایا تو کیا تم دیکھتے ہو جن کی عبادت کرتے ہو۔ تم

وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ ﴿٧٦﴾ فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِينَ ﴿٧٧﴾

اور تمھارے اگلے باپ دادا۔ یقیناً وہ میرے دشمن ہیں سوائے پروردگار عالم کے۔

الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ ﴿٧٩﴾

جس نے مجھے پیدا کیا۔ وہی مجھے ہدایت دے گا۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ ﴿٨١﴾

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ اور وہی مجھے موت دے گا اور پھر مجھے زندہ کرے گا۔

وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِي

اور وہ جس کی مجھے توقع ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخش دے گا۔ اے میرے رب! مجھے

حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي

حکم عطا کر اور مجھے ان سے ملادے جو تیرے نیک بندے ہیں۔ اور میری ہر بات اور ہر قول کو سچا کر

الْآخِرِينَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِأَبِي

پچھلے لوگوں میں۔ اور مجھے ان باغوں کا وارث کردے جو نعمتوں سے لبریز ہیں۔ اور میرے باپ کو بخش دے

إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا

بیشک وہ گمراہ ہے۔ اور مجھے ذلیل نہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے۔ جس دن نہ

يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ

مال کام آئے گا نہ بیٹے سوائے اس کے جو اللہ کے حضور قلب سلیم لے کر حاضر ہو۔ اور جنت آراستہ

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا

کی جائے گی پرہیزگاروں کے لیے۔ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ گمراہوں کے لیے۔ اور ان سے کہا جائے گا کہاں

كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾

ہیں وہ جن کی تم عبادت کرتے تھے اللہ کے سوا؟ کیا وہ تمھاری مدد کریں گے اور یا ان کی مدد کی جائے گی؟

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا

تو اوندھا دیئے گئے جہنم میں وہ اور تمام گمراہ اور سارے ابلیس کے لشکر کہیں گے

وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ

اور اس میں وہ باہم جھگڑتے ہوں گے۔ اللہ کی قسم! یقیناً ہم خود ہی گمراہی میں تھے۔ جبکہ

نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا

ہم تمھیں رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔ اور نہیں تو مجرموں نے بہکایا۔ تو اب ہمارا

مِنْ شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ

کوئی سفارشی نہیں اور نہ کوئی غم خوار ہے۔ کاش ہم پھر دوبارہ بھیجے جاتے تو ہم یقیناً

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ

مسلمان ہو جاتے اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں بہت سے ایمان

مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ ع ۵

والے نہ تھے۔ اور یقیناً آپ کا رب وہی ہے عزت والا اور رحم کرنے والا۔ نوح ؑ کی قوم نے پیغمبروں

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ

کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے بھائی نوح ؑ نے کہا کیا تم نہیں ڈرتے؟ یقیناً میں تمھارے لیے

رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

اللہ کا بھیجا ہوا امین ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا حکم مانو اور میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں

أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾

مانگتا۔ میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو ف۸

قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا

بولے کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمھاری پیروی کرنے والے سب کمتر لوگ ہیں۔ فرمایا مجھے کیا خبر کہ ان کے کام

ف ۸ انبیاء علیہم السلام اپنی اطاعت کا جو حکم دیتے ہیں اس کی اصل حقیقت یہ ہوتی ہے کہ انبیاء علیہ السلام کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہ السلام کو اپنی معرفت کا ذریعہ بنایا ہے اس لئے انبیاء کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے۔

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾

کیا ہیں۔ ان کا حساب تو میرے رب پر ہے اگر تم شعور رکھتے ہو۔

وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾ قَالُوْا لَئِنْ

اور میں مومنوں کو دور کرنے والا نہیں اور میں تو عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ بولے "اے نوحؑ! اگر

لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ

تم باز نہ آئے تو تم سنگسار کیے جاؤ گے" عرض کی "اے میرے رب! میری قوم

كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ

نے مجھے جھٹلایا۔ تو مجھ میں اور ان میں پورا پورا فیصلہ کردے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾

کو نجات دے"۔ تو ہم نے اسے نجات دی اور اس کے ساتھ والوں کو بھی بھری ہوئی کشتی میں

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر اس کے بعد ہم نے باقیوں کو ڈبو دیا ف۹ یقیناً اس میں نشانی ہے اور ان میں سے اکثر

ع ۶ ۱۸ ۱۰ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٢١﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادُ

ایمان والے نہ تھے اور بیشک آپ کا رب ہی عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ قوم عاد نے رسولوں کو

ِۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٢٤﴾ اِنِّيْ لَكُمْ

جھٹلایا۔ جبکہ ان سے ان کے ہم قوم ہودؑ نے فرمایا "کیا تم ڈرتے نہیں۔ بیشک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٢٦﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ

امان دینے والا رسول ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تم سے اس پر کچھ اجر طلب

اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ

نہیں کرتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے"۔ کیا ہر ٹیلے پر ایک نشان بناتے ہو

اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا

راہ گیروں سے مذاق کرنے کو۔ اور مضبوط محل چنتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہو گے۔ اور جب

بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا

کسی کو پکڑتے ہو تو بڑی بے دردی سے پکڑتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس سے ڈرو

النصف

ف۹ یہ در حقیقت اس نافرمانی کے برے اثرات ہوتے ہیں جو عذاب کی شکل میں قوم پر نازل ہوتے ہیں۔ مختلف گناہوں کے مختلف اشکال اور مختلف اثرات ہوتے ہیں پس جس قسم کا وہ گناہ اور نافرمانی ہوتی ہے اسی قسم کے اثرات عذاب کی شکل میں نازل ہو جاتے ہیں۔ قوم نوح علیہ السلام کی سرکشی کا نتیجہ یہی تھا کہ وہ غرق کر دی جائے۔

الَّذِیْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَجَنّٰتٍ

جس نے تمھاری مدد کی ان چیزوں سے جن کا تمھیں علم نہیں اور تمھاری مدد کی مویشیوں سے اور بیٹوں سے۔ اور باغوں سے

وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۵﴾ قَالُوْا سَوَآءٌ

اور چشموں سے۔ اور مجھے تم پر ڈر ہے ایک بڑے دن کے عذاب کا۔" بولے "ہمارے لیے

عَلَیْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ

برابر ہے چاہے تم نصیحت کرو یا نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ یہ ریت تو شروع سے

الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِیْ

چلی آتی ہے۔ اور ہمیں عذاب ہرگز نہ ہوگا۔" تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انھیں ہلاک کیا۔ بیشک

ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

اس میں نشانی ہے۔ اور ان میں بہت سے ایمان والے نہ تھے۔ اور بیشک آپ کا رب ہی

الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ ع ۸

عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ قوم ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جبکہ ان سے ان کے ہم قوم صالحؑ نے فرمایا

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾

کیا تم نہیں ڈرتے بیشک میں تمھارے لیے امان دینے والا اور رسول ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

اور میں تم سے کچھ اس پر اجرت نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ

کیا تم یہاں کی نعمتوں میں چین سے چھوڑ دیے جاؤ گے باغوں اور چشموں اور کھیتوں

وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾

اور کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم و نازک ہے۔ اور پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو مشقت مہارت اور فخر کے طور پر

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِیْنَ

تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور اللہ کو نہ ماننے والوں کی اطاعت نہ کرو۔" وہ لوگ جو

یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ

زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔" بولے "تم پر تو

الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۖ فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ كُنْتَ مِنَ

جادو ہوا ہے۔ تم تو ہم ہی جیسے آدمی ہو۔ تو کوئی نشانی لاؤ اگر تم

الصّٰدِقِينَ ﴿١٥٤﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾

سچے ہو۔" فرمایا "یہ ناقہ ہے ف۴۰ ایک دن اس کے پانی پینے کی باری اور ایک معین دن تمھاری باری

وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوهَا

اور اسے برے خیال سے نہ چھونا ورنہ تم پر بڑے دن کا عذاب آئے گا۔" پس انھوں نے اسکی کوچیں کاٹ دیں

فَأَصْبَحُوا نٰدِمِينَ ﴿١٥٧﴾ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۗ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً ۖ

پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے تو انھیں عذاب نے لے لیا۔ یقیناً اس میں نشانی ہے۔

٨ ع ٩ ١٢ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾ كَذَّبَتْ

اور ان میں بہت سے ایمان والے نہ تھے۔ اور یقیناً آپؐ کا رب ہی عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ لوطؑ کی

قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٦٠﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٦١﴾

قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جبکہ ان سے ان کے ہم قوم لوطؑ نے فرمایا "کیا تم نہیں ڈرتے؟

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٦٢﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

بیشک میں تمھارے لیے امانتدار رسول ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو اور میں اس پر تم سے

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٦٤﴾ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ

کچھ اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ کیا مخلوق میں مردوں سے

مِنَ الْعٰلَمِينَ ﴿١٦٥﴾ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ

بدفعلی کرتے ہو۔ اور اپنی بیبیوں کو چھوڑتے ہو جو تمھارے رب نے تمھارے لیے پیدا کیں۔ یقیناً تم لوگ زیادتی

قَوْمٌ عٰدُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾

کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے ہو۔ بولے "اے لوطؑ اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیے جاؤ گے۔"

قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾

فرمایا "میں تمھارے کام سے بیزار ہوں۔ اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو اس سے بچا جو یہ عمل کرتے ہیں"

فَنَجَّيْنٰهُ وَأَهْلَهٗٓ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغٰبِرِينَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

تو ہم نے اسے اور اس کے تمام گھر والوں کو نجات دی۔ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ گئی۔ پھر ہم نے دوسروں کو

ف ۴۰ یہ ناقہ ایک معجزہ ہے لہٰذا اسے برے ارادے اور بری نیت سے نہ چھونا۔ یہ اونٹنی کافروں کے معجزہ طلب کرنے پر ایک پتھر سے نکلی تھی۔ یہ اپنی باری کے دن تمام پانی پی جاتی تھی۔ اور جس دن لوگوں کی باری ہوتی تھی اس دن نہ پیتی تھی مگر اس کے باوجود قیدار بن سالف نے ناقۃ اللہ کی کوچیں کاٹ دیں اس کے باعث ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ قوم برباد اور ہلاک کر دی گئی۔ رب تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جب کوئی شخص برا کام کرتا ہے تو جتنے لوگ اس کے ہم نوا ہوتے ہیں یا اس کے فعل بد سے راضی ہوتے ہیں وہ تمام اس فعل بد کے کرنے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ چونکہ پوری قوم قیدار کے اس فعل بد سے راضی تھی اس لئے سب پر عذاب نازل ہوا۔

الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ ﴿١٧٣﴾

ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا تو وہ کیا ہی برا مینہ تھا خوفزدہ کرنے والا۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ

بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان والے نہ تھے۔ اور بیشک آپ کا رب

لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ قَالَ ع ٩ ١٦ ١٤

ہی عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ گھنے جنگل والوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان سے

لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

شعیبؑ نے فرمایا "کیا تم نہیں ڈرتے۔ بیشک میں تمہارے لیے اللہ کا امانت دار رسول ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو

وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ

اور میری اطاعت کرو اور میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو اسی پر ہے جو

رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾ أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ﴿١٨١﴾ وَزِنُوا

سارے جہانوں کا رب ہے۔ اور پورا ناپ کرو اور گھٹانے والے نہ ہو اور

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ﴿١٨٢﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا

سیدھی ترازو سے تولو۔ اور لوگوں کو چیزیں کم کرکے نہ دو۔ اور زمین

فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٨٤﴾

میں فساد نہ پھیلاؤ اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور اگلی مخلوق کو بھی"

قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٨٥﴾ وَمَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن

بولے "تم پر جادو ہوا ہے تم تو ہمیں جیسے آدمی ہو اور یقیناً

نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿١٨٦﴾ فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِن

ہم تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں" تو تم ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دو اگر

كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨٨﴾ فَكَذَّبُوهُ

تم سچے ہو۔ فرمایا "میرا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے کرتوت ہیں۔" تو انھوں نے اسے جھٹلایا

فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٨٩﴾

تو انھیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا۔ یقیناً وہ عذاب بڑے دن کے عذاب میں سے تھا۔

ف ۱۱ واقعہ اس طرح ہے کہ انہیں شدید گرمی پہنچی ہوا بند ہو گئی اور سات روز گرمی کے عذاب میں مبتلا رہے' تہہ خانوں میں جاتے تو وہاں اور زیادہ گرمی پاتے اس کے بعد ایک ابر آیا۔ سب اس کے نیچے آکر جمع ہو گئے۔ اس سے آگ برسی اور وہ سب جل گئے یہ اس فعل بد کے اثرات تھے جو آگ کی شکل میں نازل ہوئے۔ اس واقعہ کا بیان سورۂ اعراف اور سورۂ ہود میں گزر چکا ہے۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٩٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ
بیشک اس میں نشانی ہے اور ان میں بہت سے ایمان والے نہ تھے، اور بیشک آپ کا رب
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٩١﴾ وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾ نَزَلَ بِهِ
ہی عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور بیشک یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین
الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾ بِلِسَانٍ
لے کر اترا۔ آپ کے دل پر تا کہ آپ ڈراؤ۔ روشن ف ١٢
عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً
عربی زبان میں اور اس کا ذکر اگلی کتابوں میں ہے۔ تو کیا یہ ان کے لیے نشانی نہ تھی
أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾ وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ
کہ اس نبی کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے عالم اور اگر ہم اسے کسی عجمی شخص پر
الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾ كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ
اتارتے۔ پھر وہ انھیں پڑھ کر سناتا جب بھی اس پر ایمان نہ لاتے۔ ایسے ہی ہم نے مجرموں
فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾ لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾
کے دلوں میں بٹھا دیا ہے۔ وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دیکھیں دردناک عذاب۔
فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾
تو وہ اچانک ان پر آجائیگا اور انھیں خبر بھی نہ ہوگی۔ تو کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت ملے گی۔
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُم
تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انھیں دنیا سے لطف اندوز ہونے دیں پھر آئے ان پر وہ
مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا
جس کا وعدہ دیے جاتے ہیں تو وہ دنیا کی آسائش ان کے کیا کام آئے گی۔ اور ہم نے کوئی بستی
مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا
ہلاک نہیں کی جب تک کہ اس میں ڈرانے والے نہ ہوں۔ نصیحت کے لیے۔ اور ہم ظالم نہیں ہیں اور اس قرآن
تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾ إِنَّهُمْ
کو شیاطین لے کر نہیں اترتے۔ اور نہ وہ اس قابل ہیں اور نہ وہ ایسا کر سکتے ہیں وہ تو

ف ١٢ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی کتاب یا وحی نازل نہیں کی مگر عربی زبان میں، لیکن ہر نبی کے کان میں آواز ان کی قوم کی زبان ہی میں پہنچتی تھی۔ اور ہمارے نبی صلعم اس کو عربی زبان میں سنتے تھے اور جب وہ اپنی قوم کو سناتے تھے تو عربی زبان میں ہی سناتے تھے اور عربی میں وہ لوگ سنتے تھے اور جب کوئی شخص جناب رسول اللہ ﷺ سے کلام کرتا تھا وہ خواہ کسی زبان میں بات کرے آپ ﷺ کے کانوں میں اس کا کلام عربی زبان میں پہنچتا تھا۔ بسبب اس شرف کے جو منجانب اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو حاصل تھا۔

مع ٩

عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ

اس کے سننے سے دور کر دیے گئے ہیں۔ تو اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کر کہ تجھ پر

مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ

عذاب ہوگا اور اے حبیب! اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ ف۱۳ اور اپنی رحمت کا

جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

بازو پھیلاؤ اپنی اطاعت کرنے والے مومنوں کے لیے۔ پس وہ اگر نافرمانی کریں تو فرما دو

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِیْ

کہ میں اس سے بری ہوں جو عمل تم کرتے ہو۔ اور اللہ پر توکل کرو جو عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ جو آپ کو

يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾

دیکھتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہو۔ اور نمازیوں میں آپ کے دورے کو ف۱۴ بیشک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ

کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر شیاطین اترتے ہیں ہر بڑے بہتان والے گنہگار پر

اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

شیطان اپنی سنی ہوئی القا کرتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔ اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر زمانے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ وہ بات کہتے ہیں جو نہیں کرتے؟

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ

سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے

بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

کہ اس پر ظلم ہوا اور عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

ع ۱۱ / ۱۵

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِیَ ثَلٰثٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ نمل مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

اے طٰس! ف۱ یہ آیتیں ہیں قرآن اور روشن کتاب کی ہدایت اور خوشخبری ہے

ف ۱۳ جب اس آیت کا نزول ہوا تو آپ ﷺ نے اپنے تمام خاندان بنی ہاشم کی دعوت کی جو چالیس مرد تھے ان میں سے ہر ایک آدمی ایک بکرا کھانے والا تھا مگر یہ حضور ﷺ کا معجزہ تھا کہ تھوڑے کھانے نے سب کو کفایت کیا اور سب سیر ہو گئے حتی کہ ایک ٹوکرا ٹکڑوں سے بھر گیا' آپ ﷺ نے کھانے کے بعد ان سے کہا' اس امر عظیم میں کون میرا ساتھ دیتا ہے اور میری مدد کرتا ہے وہ میرے بعد میرا خلیفہ اور جانشین ہوگا سب لوگ خاموش رہے اور اٹھ کر چلے گئے دوسرے دن پھر حضور ﷺ نے ان کی دعوت کی اور دوسرے دن بھی ایسا ہی ہوا کہ سب کھانے کے بعد اٹھ کر چلے گئے تیسرے دن حضور ﷺ کے فرمانے پر جناب علی مرتضی کھڑے ہوئے اس وقت آپ کا سن تیرہ سال کا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ساری زندگی آپ ﷺ کا ساتھ دوں گا یا رسول اللہ ﷺ اگرچہ میری ٹانگیں پتلی اور کمزور ہیں اور آشوب چشم کا عارضہ لاحق ہے اس کے باوجود میں حضور ﷺ کی تاحیات اطاعت کروں گا۔ حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دعائے خیر دی مگر کافر اس پر ٹھٹھا کرنے لگے اور ابو طالب سے کہنے لگے کہ کل سے اپنے بیٹے کو صبح اٹھ کر سلام کیا کرو اور اس کی اطاعت کیا کرو اور اس کے بعد سب اٹھ کر چلے گئے۔

ف ۱۴ اس کا مطلب یہ ہے کہ

لِلْمُؤْمِنِينَ ② الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَوٰةَ وَهُم
ایمان والوں کے لیے۔ وہ جو نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ
بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ③ إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ
آخرت پر یقین رکھتے ہیں ۔ وہ لوگ جو آخرت پہ ایمان نہیں لاتے ، ہم نے ان کے
أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُونَ ④ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَهُمْ سُوءُ الْعَذَابِ وَهُمْ
کرتوتوں کو ان کی نگاہ میں اچھا کر دیا ہے تو وہ بھٹک رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے برا عذاب ہے اور بھی
فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ⑤ وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْآنَ مِن لَّدُنْ
آخرت میں سب سے بڑھ کر نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور بیشک آپ قرآن سکھاتے ہو حکمت والے اور علم
حَكِيمٍ عَلِيمٍ ⑥ إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم
والے کی طرف سے ۔ جبکہ موسیٰؑ نے اپنی گھر والی سے کہا مجھے ایک آگ نظر پڑی ہے پس میں تمہارے پاس
مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ⑦
اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا اس میں سے کوئی چنگاری لاؤں گا تاکہ تم تاپو
فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ
پھر جب وہ اس کے پاس آیا تو ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے اور جو اس کے ارد گرد ہے۔ پس
اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ⑧ يَا مُوسَىٰ إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ⑨
پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات جو تمام عالم کا رب ہے۔ اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں ہی ہوں اللہ عزت والا اور حکمت والا۔
وَأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ
اور اپنا عصا ڈال دے، پھر موسیٰ نے اسے دیکھا لہراتا ہوا گویا کہ سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا
يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ⑩ إِلَّا مَن ظَلَمَ
ہم نے فرمایا اے موسیٰ! ڈر نہیں۔ بیشک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے جو ظالم ہو
ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوءٍ فَإِنِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑪ وَأَدْخِلْ يَدَكَ
پھر برائی کے بعد بھلائی سے بدلے۔ تو بیشک میں بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہوں۔ اور اپنا ہاتھ اپنے
فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
گریبان میں ڈال، وہ نکلے گا سفید چمکتا ہوا اور بے عیب۔ نو نشانیوں میں فرعون اور اس کی

حاشیہ از صفحہ ۲۵۲

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو انبیاء کے صلب میں منتقل کرتا رہا یعنی ایک نبی سے دوسرے نبی تک آپ کا نور باقاعدہ حلال (یعنی نکاح) پہنچاتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے والد ماجد کی پشت سے نکالا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر تک کوئی بات بھی اللہ تعالیٰ کے امر کے خلاف سرزد نہیں ہوئی۔ بدیں وجہ آپ ﷺ تمام انبیاء کی حقیقت ہیں۔

USMAN GHAZI
B.A, LL.B, LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿١٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً

قوم کی طرف جا۔ بیشک وہ فاسق لوگ ہیں"۔ پھر جب ہماری نشانیاں آنکھیں کھولنے والی انکے پاس آئیں

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا

تو بولے یہ تو صریح جادو ہے۔ اور ان کے منکر ہوئے اور ان کے دلوں میں ان کا یقین نہ تھا، ظلم اور

وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ع ٤ / ١٦

تکبر کی وجہ سے۔ تو دیکھو کیسا انجام ہوا فساد برپا کرنے والوں کا۔ اور یقیناً ہم نے

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى

داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عطا فرمایا اور ان دونوں نے کہا، سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے

كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ

ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی۔ اور سلیمانؑ، داؤدؑ کا وارث ہوا اور کہا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ

"اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے۔ اور ہر چیز میں سے ہم کو عطا ہوا بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ

یہی ظاہری فضل ہے"۔ اور جمع ہوئے سلیمانؑ کے پاس اس کے لشکر جنوں

وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ

اور انسانوں اور پرندوں کے تو وہ روکے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے مقام پر آئے

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ

ایک چیونٹی بولی "اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ کہیں تمھیں سلیمانؑ

وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ

اور اس کا لشکر بے خبری میں کچل نہ ڈالے" ف۱ تو اس چیونٹی کی اس بات سے وہ مسکرا کر ہنسا اور عرض کی

رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں شکر ادا کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

اور یہ کہ میں وہ نیک عمل کروں کہ جس سے تو راضی ہو جائے اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کر اور اپنے ان بندوں میں شامل کر

ف۱ جب سلیمان علیہ السلام بمعہ اپنے لشکر کے چلے تو طویل فاصلے پر تھے کہ ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ، کہیں تمھیں سلیمان علیہ السلام اور ان کا لشکر بے خبری میں روند نہ ڈالے۔ انبیاء علیہ السلام کی سماعت اور بصارت عام انسانوں سے بدرجہا زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ان کی باطنی آنکھیں روشن ہوتی ہیں اور باطنی آنکھ کی بصارت لامحدود ہوتی ہے۔ اس جسمانی آنکھ کی بصارت محدود ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ اولیاء اللہ جو صاحب کشف ہوتے ہیں ان کی باطنی بصارت لامحدود ہوتی ہے تو انبیاء علیہ السلام کا کیا کہنا۔ تبھی تو سلیمان علیہ السلام نے طویل فاصلے سے چیونٹی کی آواز سن لی اور مسکرا دیے۔

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ

جو تیرے قربِ خاص کے سزاوار ہیں۔" اور پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا "مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد ف۲ کو نہیں دیکھتا ہوں کیا

مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ

وہ غائب ہوگیا ہے؟ یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا یا ذبح کردوں گا اور یا وہ میرے پاس

بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ

کوئی معقول وجہ بیان کرے" تو ہُدہُد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر عرض کی کہ "میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جدھر آپ

بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ

نے کبھی توجہ نہیں کی اور میں شہر سبا سے حضور کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ ان پر بادشاہی کر

وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا

رہی ہے۔ اور اس کے پاس ہر چیز ہے اور اس کا بہت بڑا تخت ہے۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو دیکھا

يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

کہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے انکے اعمال انکی نگاہ میں بہت اچھے کر دیئے ہیں۔

فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ

اور ان کو سیدھی راہ سے بھٹکا دیا ہے پس وہ ہدایت کی راہ نہیں پاتے۔" وہ اللہ کو سجدہ کیوں نہیں کرتے؟

الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ

جو نکالتا ہے آسمان اور زمین کی چھپی ہوئی چیزیں۔ اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو

السجدة

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ

اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ اللہ ہی ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ سلیمانؑ نے فرمایا "اب ہم

اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ

دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔" میرا یہ فرمان لے کر جا، ان پر ڈال دے۔

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ

پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ وہ عورت بولی "اے میرے درباریو! بیشک میری طرف ایک

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾

عزت والا خط ڈالا گیا ہے۔ بیشک وہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے اور بیشک عمل اللہ کے لیے ہے جو دنیا اور آخرت میں بے حد رحم والا۔

ف۲ جب حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے حواری اور مصاحب بیٹھتے تھے تو تمام پرندے ان پر اپنے پروں سے سایہ کر لیتے تھے ان دن ہدہد غائب ہو گیا تو اس کی جگہ خالی ہونے سے سورج کی روشنی آپ علیہ السلام کے زانوں پر پڑی آپ نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو ہدہد کو موجود نہ پایا آپ علیہ السلام اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ میں اسے سخت عذاب کروں گا یا ذبح کروں گا یا وہ اپنے غائب ہونے کی کوئی روشن سند میرے پاس لائے تو ہدہد زیادہ دیر نہ ٹھہرا اور آکر عرض کی کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جدھر آپ علیہ السلام نے کبھی توجہ نہیں دی۔ میں شہر سبا سے ایک یقینی خبر لایا ہوں میں نے ایک عورت دیکھی کہ ان پر بادشاہی کر رہی ہے عورت سے مراد ملکہ بلقیس بنت شراحیل بن مالک بن ریان تھی۔ جو ملک سبا کی ملکہ تھی۔

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْ ع ۱۷

یہ کہ تم مجھ پر بڑائی نہ چاہو، اور میرے پاس تسلیم کرتے ہوئے حاضر ہو۔ بولی کہ اے میرے درباریو! میرے اس معاملے میں

اَمْرِیْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ

مجھے رائے دو۔ میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک کہ تم رائے نہ دو۔“ وہ بولے کہ ہم زور والے اور بڑے

وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬ وَّالْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ

سخت جنگجو ہیں اب تیرا حکم درکار ہے تو اب دیکھ لیں کہ تو کیا حکم دیتی ہے“ بولی کہ بیشک

الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ

جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے باشندوں کی عزت برباد کر دیتے ہیں اور یقیناً وہ

یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ

ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیج رہی ہوں۔ پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لیکر

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ

پلٹتا ہے۔ پس جب وہ سلیمانؑ کے پاس آیا فرمایا کیا تم مال سے میری مدد کرتے ہو۔ مجھے اللہ نے

اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ

تم سے بہتر دیا ہے“ بلکہ تم ہی اپنے تحفے پر خوش ہوتے ہو تو ان کی طرف لوٹ کر جا

فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّهُمْ

ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انھیں طاقت نہ ہوگی اور یقیناً ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکالیں گے اور

صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ

وہ ہمارے سامنے پست ہو گئے۔ سلیمانؑ نے فرمایا اے درباریو! تم میں کون ہے ایسا کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے

مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ

کہ وہ میرے حضور میں مطیع ہو کر حاضر ہوں“۔ ایک بڑا قوی ہیکل جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کے سامنے حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور

مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ

اجلاس برخاست کریں۔ اور یقیناً میں اس کی قوت رکھتا ہوں“۔ اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا ف ۳

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ

کہ میں آپ کے حضور میں اسے ایک پلک جھپکانے سے پہلے حاضر کر دوں گا“ پھر جب سلیمانؑ نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا

ف ۳ جب سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اے درباریو! تم میں کون ہے جو اس کا تخت میرے پاس لے آئے پیشتر اس کے کہ وہ میرے حضور میں مطیع ہو کر حاضر ہوں ایک بڑا قوی ہیکل جن بولا کہ میں وہ تخت آپ کے حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ کھڑے ہوں اپنی جگہ سے یا یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ میں اتنی دیر میں لے آؤں گا جتنی دیر میں آپ دربار برخاست کریں مگر جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس نے کہا کہ میں آپ کے پلک جھپکانے میں اس کو بمعہ تخت کے لے آؤں گا چنانچہ سلیمان علیہ السلام کے تخت کے سامنے ایک بڑا ہال تھا جس پر نیلا پردہ پڑا ہوا تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ پانی پر شیشے کا فرش بنا دیا جائے اور پانی میں رنگ برنگی مچھلیاں چھوڑ جائیں چنانچہ آصف بن برخیا نے ایک پل میں اس کا تخت منگوا لیا اور جب وہ نیلا پردہ اٹھایا گیا تو ملکہ سبا کا تخت پردے کے پیچھے تھا اور وہ تخت پر بیٹھی تھی وہ سخت متحیر ہوئی اور جب وہ چلنے لگی تو اس شیشے کے فرش کو پانی سمجھی اور اپنے پائنچے اوپر کر لیے کہ بھیگنے نہ پائیں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ شیشے کا فرش ہے پانی نہیں ہے غور فرمائیں کہ جس کے پاس کتاب کا علم تھا اس کی روحانی طاقت کا یہ عالم تھا جس کے پاس کل کی کل کتاب ہو اور وہ اس کا عالم ہو اس کی قوت کا کیا حال ہو گا۔

قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ وَمَنْ شَكَرَ

کہا "یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔ اور جو شکر کرے

فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا

تو وہ اپنی ذات کے لیے ہی شکر کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے پرواہ ہے وہ سب خوبیوں والا ہے۔ سلیمانؑ نے کہا

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾

"عورت کا تخت اسکے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کر دو کہ ہم دیکھیں کہ وہ حقیقت کو سمجھتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو سمجھ نہیں رکھتے۔"

فَلَمَّا جَاۗءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۭ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ

پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ بولی کہ گویا یہ وہی ہے۔ اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے

مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ

خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے۔" اور اسے روکا اس چیز نے جسکی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتی تھی۔

اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾ قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ

بیشک وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔ اس سے کہا گیا کہ صحن میں آ۔ پھر جب اس نے اسے دیکھا اسے گہرا

لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ڛ قَالَتْ

پانی سمجھی اور اپنی پنڈلیاں کھولیں۔ سلیمانؑ نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں سے جڑا ہوا۔ عورت نے عرض

٣ ع ٣ ١٨ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾

کی "اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اب سلیمانؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گردن جھکاتی ہوں۔"

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ

اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف ان کے ہم قوم صالحؑ کو بھیجا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ پس وہ دو گروہ

فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ

ہوگئے جو آپس میں جھگڑا کرتے تھے۔ صالحؑ نے فرمایا اے میری قوم! برائی میں کیوں جلدی کرتے ہو بھلائی

الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ

سے پہلے۔ تم اللہ سے مغفرت کیوں نہیں مانگتے تاکہ تم پر رحم ہو۔" ف۴ بولے ہم نے برا شگون لیا تم سے

وَبِمَنْ مَّعَكَ ۭ قَالَ طٰۗىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾

اور تمہارے ساتھیوں سے۔ فرمایا تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم لوگ فتنے میں پڑے ہو۔"

ف۴ اونٹنی کا معجزہ ظاہر ہونے سے پہلے انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہم پر دردناک عذاب لایئے اس سے ان کی غرض حضرت صالح علیہ السلام کا امتحان لینا تھا اس پر حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ تم رحمت کے آنے سے قبل عذاب کیوں طلب کرتے ہو۔

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾

اور شہر میں نو اشخاص کا ایک گروہ تھا کہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا

آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور رات کو چھاپہ ماریں گے صالحؑ اور اسکے گھر والوں پر پھر اس کے وارث سے کہیں گے

مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ

اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور یقیناً ہم سچے ہیں۔ اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے انکا مکر ان پر لوٹا دیا

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ

اور وہ غافل رہے۔ تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے ہلاک کر دیا انھیں اور ان کی ساری

أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ

قوم کو تو یہ ہیں ان کے گھر کھنڈر ہوئے پڑے یہ بدلہ ہے ان کے ظلم کا۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے

يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ

جاننے والوں کے لیے۔ اور ہم نے ایمان والوں کو بچا لیا جو ڈرتے تھے۔ اور لوطؑ کو، جب اس نے اپنی

لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ

قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو اور تم سمجھ رکھتے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے

شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

جاتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم بے حد جاہل لوگ ہو" تو اس کی قوم کا یہی جواب

قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ

تھا کہ بولے کہ "لوطؑ کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾

پاکیزگی چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی عورت کے کہ ہم نے اسکے لیے ہلاکت کو مقرر کر دیا تھا کہ وہ

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ع ٤ ١٩

دور ہونے والوں میں سے تھی۔ اور ہم نے ان پر ایک زبردست مینہ برسایا تو کیا ہی برا مینہ تھا ڈرانے والا۔ آپ کہو سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں

وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ۗ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

اور سلام ہے اس کے برگزیدہ بندوں پر۔ کیا اللہ بہتر ہے یا ان کے خود ساختہ شریک۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
کون ہے وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے
السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْۢبِتُوْا
پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر قسم کے پھل دار درخت اگائے پھلوں سے لدے ہوئے تمہارے امکان میں نہ تھا کہ
شَجَرَهَا ۗ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ
ان سے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ یہ قوم اللہ کے غیروں کو برابر ٹھہراتی ہے یا وہ جس نے زمین بسنے کو
قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کیلیے میخیں بنائیں اور دونوں سمندروں
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾
میں پردہ رکھا. کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے؟ بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے.
أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ
یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین پر
خُلَفَآءَ الْأَرْضِ ۗ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾
خلیفہ بنائے گا ف٥ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے؟ بہت ہی کم لوگ اس پر غور کرتے ہیں.
أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ
یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے خشکی اور تری کے اندھیروں میں اور کون ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے.
بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
اپنی رحمت کیساتھ جو تمہارے لیے خوشی کا باعث ہوتی ہے. کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے
يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ
ان کے شرک سے. یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور کون ہے جو تمہیں
مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ ۗ ءَ إِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۚ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے. کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ آپ فرمادیں کہ اپنی دلیل لاؤ
إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
اگر تم سچے ہو. آپ فرمادیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ غیب ف٦ نہیں

ركوع

ف ٥ یہ آیت مہدی علیہ السلام کی آمد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ ہی مضطر ہیں جس وقت مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول فرمائے گا اور ان سے مصیبت کو دفع کر دے گا اور انہیں تمام روئے زمین کا خلیفہ بنائے گا جو لوگ سب سے پہلے ان سے بیعت کریں گے ان کی تعداد ٣١٣ ہو گی۔

ف ٦ ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے ایسے امور کی خبر دی جو ابھی نہیں ہوئے تھے اس پر کسی نے کہا یا امیر المومنین! کیا آپ علیہ السلام کو علم غیب عطا کیا گیا ہے پس آپ علیہ السلام ہنسے اور فرمانے لگے کہ یہ علم غیب کو متعلق نہیں بلکہ یہ تو صاحب علم سے سیکھنے پر موقوف ہے ماسوا اس کے نہیں کہ علم غیب قیامت کا علم ہے اور وہ چیزیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں شمار کیا ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ پس اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ رحموں میں جو بچہ ہے وہ بد صورت ہے یا خوبصورت سخی ہے یا بخیل بد بخت ہے یا سعید دوزخ کا ایندھن ہو گا یا بہشت میں نبیوں کا مصاحب پس یہ ہے علم غیب جسے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور اس کے سوا جو کچھ ہے وہ ایک علم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تعلیم فرمایا اور قیامت تک اس علم سے اس امت کے اولیاء اللہ بہرہ ور ہوتے رہیں گے۔

وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿٤٨﴾

اور شہر میں نو اشخاص کا ایک گروہ تھا کہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا

آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر بولے ہم ضرور رات کو چھاپہ ماریں گے صالح اور اسکے گھر والوں پر پھر اس کے وارث سے کہیں گے

مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٤٩﴾ وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ

اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور یقیناً ہم سچے ہیں۔ اور انھوں نے اپنا سا مکر کیا اور ہم نے اُنکا مکر ان پر لوٹا دیا

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٠﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ

اور وہ غافل رہے۔ تو دیکھو کیسا انجام ہوا ان کے مکر کا ہم نے ہلاک کر دیا انھیں اور ان کی ساری

أَجْمَعِينَ ﴿٥١﴾ فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ

قوم کو۔ تو یہ ہیں ان کے گھر کھنڈر ہوئے پڑے یہ بدلہ ہے ان کے ظلم کا۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے

يَعْلَمُونَ ﴿٥٢﴾ وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٣﴾ وَلُوطًا إِذْ قَالَ

جاننے والوں کے لیے۔ اور ہم نے ایمان والوں کو بچالیا جو ڈرتے تھے۔ اور لوطؑ کو، جب اس نے اپنی

لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ ﴿٥٤﴾ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ

قوم سے کہا کیا بے حیائی پر آتے ہو اور تم سمجھ رکھتے ہو۔ کیا تم مردوں کے پاس مستی سے

شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿٥٥﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ

جاتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم بے حد جاہل لوگ ہو۔" تو اس کی قوم کا یہی جواب

قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ

تھا کر بولے کہ "لوطؑ کے گھرانے کو اپنی بستی سے نکال دو یہ لوگ تو

يَتَطَهَّرُونَ ﴿٥٦﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٥٧﴾

پاکیزگی چاہتے ہیں۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی عورت کے کہ ہم نے اسکے لیے ہلاکت کو مقرر کر دیا تھا کہ وہ

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٥٨﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ع ٤ ١٩

دور ہونے والوں میں سے تھی۔ اور ہم نے ان پر ایک زبردست مینہ برسایا تو کیا ہی برا مینہ تھا ڈرانے والا۔ آپ کہو سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں

وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ آللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾

اور سلام ہے اس کے برگزیدہ بندوں پر۔ کیا اللہ بہتر ہے یا ان کے خود ساختہ شریک۔

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ
کون ہے وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے
السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوْا
پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر قسم کے پھل دار درخت اگائے پھلوں سے لدے ہوئے تمہارے امکان میں نہ تھا کہ
شَجَرَهَا ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ
ان سے پیڑ اگاتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ بلکہ یہ قوم اللہ کے ساتھ دوسروں کو برابر ٹھہراتی ہے۔ یا وہ جس نے زمین بسنے کو
قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَا أَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
بنائی اور اس کے بیچ میں نہریں نکالیں اور اس کیلئے میخیں بنائیں اور دونوں سمندروں
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾
میں پردہ رکھا۔ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے؟ بلکہ اکثر لوگ نہیں جانتے۔
أَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ
یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین پر
خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾
خلیفہ بنائے گا ف۵ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود ہے؟ بہت ہی کم لوگ اس پر غور کرتے ہیں۔
أَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ
یا وہ جو تمہیں راہ دکھاتا ہے خشکی اور تری کے اندھیروں میں اور کون ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے۔
بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا
اپنی رحمت کیساتھ جو تمہارے لیے خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے
يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۳﴾ أَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ
ان کے شرک سے۔ یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور کون ہے جو تمہیں
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ءَإِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ
آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی معبود ہے؟ آپ فرما دیں کہ اپنی دلیل لاؤ
إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
اگر تم سچے ہو۔ آپ فرما دیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ غیب ف۶ نہیں

ف ۵ یہ آیت مہدی علیہ السلام کی آمد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ ہی مضطر ہیں جس وقت مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز پڑھیں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول فرمائے گا اور ان سے مصیبت کو دفع کر دے گا اور انہیں تمام روئے زمین کا خلیفہ بنائے گا جو لوگ سب سے پہلے ان سے بیعت کریں گے ان کی تعداد ۳۱۳ ہو گی۔

ف ۶ ایک دن حضرت علی علیہ السلام نے ایسے امور کی خبر دی جو ابھی نہیں ہوئے تھے اس پر کسی نے کہا یا امیر المومنین! کیا آپ علیہ السلام کو علم غیب عطا کیا گیا ہے پس آپ علیہ السلام ہنسے اور فرمانے لگے کہ یہ علم غیب کو متعلق نہیں بلکہ یہ تو صاحب علم سے سیکھنے پر موقوف ہے ماسوا اس کے نہیں کہ علم غیب قیامت کا علم ہے اور وہ چیزیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں شمار میں کیا ہے ان اللہ عندہ علم الساعۃ پس اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ رحموں میں جو بچہ ہے وہ بد صورت ہے یا خوبصورت سخی ہے یا بخیل بد بخت ہے یا سعید دوزخ کا ایندھن ہو گا یا بہشت میں نبیوں کا مصاحب پس یہ ہے علم غیب جسے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور اس کے سوا جو کچھ ہے وہ ایک علم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو تعلیم فرمایا اور قیامت تک اس علم سے اس امت کے اولیاء اللہ ب ہوتے رہیں گے۔

الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادَّارَكَ

جانتے سوائے معبود کے اور انھیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ کیا ان کے علم کا سلسلہ

عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْهَا ۖ بَلْ هُم

آخرت کے جاننے تک پہنچ گیا بلکہ وہ تو اس کی طرف سے شک میں ہیں، بلکہ وہ

مِّنْهَا عَمُونَ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا

اس سے اندھے ہیں۔ اور کافر بولے "کیا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو ہم پھر

لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن قَبْلُ إِنْ

اٹھائے جائیں گے؟ بیشک ہم کو اس کا وعدہ دیا گیا ہے اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو۔ یہ تو

هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ آپ فرمادیں "زمین میں پھر کر دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٩﴾ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن

کیسا انجام ہوا مجرموں کا۔" اور آپ ان پر غم نہ کھائیں اور ان کے

فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ

مکر سے تنگ دل نہ ہو۔ اور وہ کہتے ہیں کہ "یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي

سچے ہو" آپ فرمادیں کہ شاید وہ تمہارے ساتھ ہی لگا ہو وہ جس چیز کی تم

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٧٢﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ

جلدی مچا رہے ہو" اور یقیناً آپ کا رب انسانوں پر بڑا فضل والا ہے لیکن

أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔ اور یقیناً آپ کا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں

صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ

میں چھپا ہوا ہے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ اور ہر ایک مخفی چیز ف۸ خواہ وہ آسمان میں ہو

وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٥﴾ إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ

یا زمین میں، مگر یہ کہ وہ واضح کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ بیشک یہ قرآن ذکر کرتا ہے

ف ۷ تدارک اصل میں اس کے معنی کسی کام کے پے در پے ہونے اور یکے بعد دیگرے ایک چیز کے کسی دوسری چیز سے ملنے کے ہیں مگر یہاں تھک کر رہ جانے اور فنا ہونے کے معنی مراد ہیں۔ کسی

ع ٥ ١٦

خاندان کے لوگ پے در پے ہلاک ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو ایسے موقع پر اہل عرب بولتے ہیں تدارک بنو فلان یعنی فلاں خاندان کے لوگ پے در پے ہلاک ہو گئے۔

ف ۸ ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایسی آیتیں بھی ہیں جن کی مراد میں ایسا کوئی امر داخل نہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے علم نہ دیا ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے گذشتہ انبیاء علیہ السلام اور اولیاء اللہ نے اپنی اپنی کتابوں میں بہت کچھ لکھا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ام الکتاب میں قرار دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما من غائبة فی السماء والارض۔ پھر فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا۔ یعنی ہم نے کتاب کا وارث ان کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں برگزیدہ کیا۔ غور فرمایئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہر غیب چیز کا علم خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ اس واضح کتاب میں رکھ دیا تو جن کو اس کتاب کا علم دیا گیا تو کیا وہ ان غیب چیزوں کے علم سے بے خبر ہوں گے۔

بَنِیٓ اِسۡرَآءِیۡلَ اَکۡثَرَ الَّذِیۡ ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۷۶﴾ وَ اِنَّہٗ

بنی اسرائیل سے متعلق اکثر وہ باتیں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور بیشک وہ

لَہُدًی وَّ رَحۡمَۃٌ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۷۷﴾ اِنَّ رَبَّکَ یَقۡضِیۡ بَیۡنَہُمۡ

ت اور رحمت ہے مومنوں کے لیے اور یقیناً آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ فرماتا ہے

بِحُکۡمِہٖ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۷۸﴾ۚۙ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّکَ عَلَی

اپنے حکم سے۔ اور وہی عزت والا اور علم والا ہے۔ تو آپ اللہ پر بھروسہ کیا کریں یقیناً آپ ظاہری

الۡحَقِّ الۡمُبِیۡنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّکَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰی وَ لَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ

حق پر ہو یقیناً آپ مردے کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہرا آپ کی پکار سن سکتا ہے

اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِیۡنَ ﴿۸۰﴾ وَ مَاۤ اَنۡتَ بِہٰدِی الۡعُمۡیِ عَنۡ ضَلٰلَتِہِمۡ ؕ

جب وہ پیٹھ دے کر پھر جائیں۔ اور اندھوں کو آپ گمراہی سے ہدایت کرنے والے نہیں۔

اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ یُّؤۡمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ اِذَا وَقَعَ

تمہارے سنانے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ تسلیم کرتے ہیں اور جب بات

الۡقَوۡلُ عَلَیۡہِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَہُمۡ دَآبَّۃً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُکَلِّمُہُمۡ ۙ اَنَّ

ان پر واقع ہو جائے گی۔ تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کریگا اس لیے

رکوع

النَّاسَ کَانُوۡا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوۡقِنُوۡنَ ﴿۸۲﴾٪ وَ یَوۡمَ نَحۡشُرُ مِنۡ کُلِّ اُمَّۃٍ

کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے اور جس دن ہم اٹھائیں گے ہر گروہ میں سے

فَوۡجًا مِّمَّنۡ یُّکَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَہُمۡ یُوۡزَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡ

ایک فوج جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتی ہے تو ان کے اگلے روکے جائینگے کہ پچھلے ان سے آملیں۔ یہاں تک کہ جب سب حاضر

قَالَ اَکَذَّبۡتُمۡ بِاٰیٰتِیۡ وَ لَمۡ تُحِیۡطُوۡا بِہَا عِلۡمًا اَمَّا ذَا کُنۡتُمۡ

ہو جائیں گے تو فرمائے گا کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ تمہارا علم ان کی گہرائی تک نہ پہنچتا تھا اور اس کے سوا تم

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۸۴﴾ وَ وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡہِمۡ بِمَا ظَلَمُوۡا فَہُمۡ لَا یَنۡطِقُوۡنَ ﴿۸۵﴾

کیا کام کرتے تھے؟ اور جب یہ بات ان پر ثابت ہو گی ان کے ظلم کے سبب، تو وہ کچھ نہ بول سکیں گے۔

اَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا الَّیۡلَ لِیَسۡکُنُوۡا فِیۡہِ وَ النَّہَارَ مُبۡصِرًا ؕ

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے رات بنائی کہ اس میں آرام کریں۔ اور دن کو دیکھنے کے لیے بنایا

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝۸۶ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي

یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ اور جس دن صور پھونکا

الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ

جائیگا اور جو کوئی آسمانوں میں ہیں اور جو کوئی زمین میں ہیں دہل جائیں گے مگر جسے

شَاءَ اللَّهُ ۚ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ ۝۸۷ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً

اللہ چاہے اور سب اس کے حضور عاجزی کرتے ہوئے حاضر ہونگے ۔ اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو تو سمجھے گا کہ وہ اپنی جگہ

وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۚ صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ

جمے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادلوں کی چال چل رہے ہونگے ۔ اور یہ کاریگری ہے اللہ کی جس نے ہر چیز حکمت سے بنائی

إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ۝۸۸ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا ۚ

اور وہ اس سے باخبر ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۔ جو نیکی لایا اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے

وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝۸۹ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ

اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امان میں رہیں گے ۔ اور جو برائی لائے تو وہ اوندھے

وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۹۰

منہ آگ میں گرائے جائیں گے ، تمھیں اسی کا بدلہ ملے گا کہ جو عمل تم کرتے تھے ۔

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ

مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اس شہر کے رب کی جس نے اسے حرمت والا بنایا اور ہر چیز

كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝۹۱ وَأَنْ أَتْلُوَ

اسی کے لیے ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اطاعت گزاروں میں سے ہوں ۔ اور قرآن کی تلاوت

الْقُرْآنَ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ

کروں تو جس نے ہدایت پائی اس نے اپنے نفس کے لیے ہدایت پائی ۔ اور جو گمراہ ہوا

فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنْذِرِينَ ۝۹۲ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ سَيُرِيكُمْ

تو آپ فرمادیں کہ میں تو آخرت کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں ۔ اور فرمادیں کہ سب تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں وہ عنقریب

آيَاتِهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝۹۳ ع

تمھیں اپنی نشانیاں دکھائیگا تو انھیں پہچان جاؤ گے اور تیرا رب غافل نہیں اس سے جو کچھ تم کرتے ہو

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قصص مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور نو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

طٰسٓمّٓ ① تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ② نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

اے طٰسٓمّٓ! یہ آیتیں ہیں واضح کتاب کی ہم آپ پر پڑھتے ہیں

نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ③ اِنَّ

موسیٰؑ اور فرعون کی سچی خبر ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں بیشک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

فرعون زمین میں بڑا بن گیا اور اس نے وہاں کے رہنے والوں کو فرقوں میں بنا رکھا تھا ان میں سے ایک گروہ

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۭ اِنَّهٗ

کو کمزور کر رکھا تھا۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا[1] اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا۔ اور وہ

كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

فسادیوں میں سے تھا۔ اور ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان فرمائیں جو زمین

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ

میں کمزور کر دیئے گئے[2] اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان کے ملک و مال کا انہی کو وارث بنائیں۔ اور انھیں

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

زمین میں قبضہ دیں۔ اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکریوں کو دکھا دیں

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ

جس کا کہ انھیں ڈر تھا۔ اور ہم نے موسیٰؑ کی ماں کو الہام فرمایا کہ

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ

اسے دودھ پلا۔ پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور مت ڈر

وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦

اور غم نہ کر یقیناً ہم اسے تیری طرف لوٹا دیں گے اور اسے رسول بنائیں گے۔

ف ۱ یہ اس کی انتہائی حماقت تھی اس لئے کہ کاہن نے اسے یہ کہا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے ہاتھوں تیری سلطنت جاتی رہے گی اور یہی اس کی انتہائی حماقت تھی اس لئے کہ اگر کاہن کے قول کی تصدیق کرتا تو قتل سے اس واقعہ کو روک نہیں سکتا تھا اور اگر اس کی تکذیب کرتا تو قتل کی وجہ نہ تھی۔

ف ۲ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو بے حد کمزور تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمائی اور زمین کا وارث بنادیا۔

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ
تو اسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھا لیا جسکے سبب انکے لیے دشمن اور غم کا باعث ہو۔ بیشک
فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۸﴾ وَقَالَتِ امْرَاَتُ
فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر خطا کار تھے۔ اور فرعون کی بی بی
فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ
نے کہا "یہ بچہ تیری اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ اسے قتل نہ کر شاید یہ ہمیں نفع دے
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ
یا ہم اسے بیٹا بنا لیں" اور وہ حقیقت سے بے خبر تھے۔ اور صبح تک موسیٰ کی ماں کا دل

ف ۳۲ روایت ہے کہ وہ ایسی بے چین ہوئی کہ قریب تھا کہ لوگوں کو موسیٰ علیہ السلام کی خبر کردے یا مر جائے پھر اس نے اپنے آپ پر ضبط کیا۔

مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى
بے چین ہوگیا۔ قریب تھا ف۳۲ کہ وہ اس کا حال ظاہر کردیتی اور سارا قصہ بیان کردیتی اگر ہم ڈھارس نہ
قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ
بندھاتے اس کے دل پر، کہ اسے ہمارے وعدے پر یقین رہے۔ اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا کہ اسکے پیچھے
فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ۙ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ
چلی جا۔ تو وہ اسے دور کنارے سے دیکھتی رہی اور وہ اس سے بے خبر تھے۔ اور ہم نے پہلے ہی
الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ
سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں تو بولی "کیا میں تمھیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمھارے
يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ
اس بچے کو پال دیں" اور وہ اس کے خیر خواہ ہوں تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا کہ
تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ
ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کھائے اور جان لے کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ مگر
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ۧ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ ع
اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور پورے زور پر ہوا تو ہم نے اسے
حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَدَخَلَ
حکم اور علم عطا فرمایا۔ اور ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو اور اس شہر میں

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا

داخل ہوا جس وقت شہر والے خواب غفلت میں بے خبر تھے۔ تو اس نے

رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ

دو مردوں کو لڑتے دیکھا ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے، تو وہ جو اس کے

الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى

گروہ سے تھا اس نے موسیٰ سے مدد مانگی۔ اپنے اس دشمن کے خلاف جس سے لڑ رہا تھا تو موسیٰ نے اسے گھونسا لگا تو

فَقَضٰى عَلَيْهِ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ

وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا کہا یہ فعل شیطانی ہے بیشک وہ دشمن ہے گمراہ

مُّبِيْنٌ ⑮ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ

کرنے والا۔" عرض کی اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو مجھے بخش دے تو اللہ نے اسے بخش دیا۔ بیشک

هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ⑯ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ

وہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ عرض کی "اے میرے رب! جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب میں

اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ⑰ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا

ہرگز مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا" تو اس شہر میں ڈرتے ہوئے صبح کی اس انتظار

يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ

میں کر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ پس جب دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد چاہی تھی۔ فریاد کر رہا ہے۔ موسیٰ نے

لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ⑱ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ

اس سے کہا "بیشک تو کھلا گمراہ ہے" تو جب موسیٰ نے چاہا کہ اس کو پکڑے

بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ

جو ان دونوں کا دشمن ہے تو وہ بولا اے موسیٰ! "مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو

كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

جیسے تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تھا؟ تم نہیں چاہتے ہو مگر یہ کہ زمین میں سرکش

فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ⑲

ہو جاؤ اور تم نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں سے ہو۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ

اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا ف۴ ۔ کہا "اے موسیٰ! بیشک

الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ

دربار والے آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں تو آپ نکل جائیے میں آپ کا

النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ

خیر خواہ ہوں" تو وہ اس شہر سے ڈرتا ہوا نکلا اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے۔ عرض کی "اے میرے رب مجھے ظالموں

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى ع ۸

کی قوم سے نجات دے" اور جب شہر مدین ف۵ کی طرف متوجہ ہوا۔ کہا کہ شاید

رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ

میرا رب سیدھی راہ دکھا دے اور جب مدین کے پانی پر پہنچا

وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۥ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ

وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو پانی پلاتے ہوئے پایا۔ ان لوگوں کے علاوہ اس نے دو عورتوں کو

امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى

دیکھا کہ اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔ موسیٰ نے فرمایا "تم دونوں کا کیا حال ہے"۔ وہ بولیں "ہم اس وقت تک پانی نہیں پلاتیں

يُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿٢٣﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى

جب تک سب چرواہے پانی پلا کر پھیر کر نہ لے جائیں اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے"۔ تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر وہ سایہ کے نیچے

الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾

ہو گیا۔ عرض کی "اے میرے رب! جو کچھ تو نے میری طرف بھلائی میں نازل کیا، میں اس کا محتاج ہوں جو تو میرے لیے

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ

اتارے"۔ تو ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی۔ بولی "میرا باپ

يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَآءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ

تجھے بلاتا ہے کہ تمھیں مزدوری دے اس کی جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا ہے"۔ پس جب موسیٰ اس کے پاس آیا اور اسے سب

الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥﴾

باتیں کہہ سنائیں، اس نے کہا ڈریے نہیں، تم اب ظالموں سے بچ گئے ہو"۔

ف ۴ ایک روایت کے مطابق یہ شخص مومن آل فرعون سے تھا اور موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص فرعون کا خزانچی تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا تھا یہ چھ سو برس تک ایمان چھپاتا رہا اور یہ وہی شخص ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا وقال رجل مومن من ال فرعون یکتم ایمانہ جب فرعون کو یہ خبر پہنچی کو موسیٰ علیہ السلام نے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کیلئے تلاش کرایا اس وقت اسی مومن شخص نے ایک آدمی کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ فرعون کے سردار تمہارے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں۔

ف ۵ روایت ہے کہ مدین حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی تھی اور کہا گیا ہے کہ یہ بستی کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے مدین کے نام پر رکھا تھا اور یہ فرعون کی حدود سلطنت سے باہر تھی۔

قَالَتْ إِحْدَىٰهُمَا يَٰٓأَبَتِ ٱسْتَـْٔجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ ٱسْتَـْٔجَرْتَ ٱلْقَوِىُّ

ان میں سے ایک بولی "اے میرے باپ! ان کو ملازم رکھ لو۔ بیشک وہ ملازم اچھا ہوتا ہے جو طاقتور اور

ٱلْأَمِينُ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنِّىٓ أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ٱبْنَتَىَّ هَٰتَيْنِ

امانتدار ہو۔" شعیبؑ نے کہا کہ "میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں۔

عَلَىٰٓ أَن تَأْجُرَنِى ثَمَٰنِىَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ

اس شرط پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو۔ پھر اگر تم پورے دس برس کرو تو یہ تمہاری طرف سے (احسان ہے)

وَمَآ أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِىٓ إِن شَآءَ ٱللَّهُ مِنَ

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا اور یقیناً انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں

ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِى وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا ٱلْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ

سے پاؤ گے۔" موسیٰؑ نے کہا "یہ میرے اور آپ کے درمیان قرار ہو چکا۔ میں ان دونوں میں سے جو میعاد پوری کردوں

فَلَا عُدْوَٰنَ عَلَىَّ ۖ وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضَىٰ

تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں اور ہمارے اس معاملے پر اللہ کا ذمہ ہے۔" پھر جب موسیٰؑ نے

مُوسَى ٱلْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِۦٓ ءَانَسَ مِن جَانِبِ ٱلطُّورِ نَارًا ۖ

اپنی میعاد پوری کردی اور اپنی بی بی کو لے کر چلا تو طور کی طرف سے ایک آگ دیکھی۔

قَالَ لِأَهْلِهِ ٱمْكُثُوٓا۟ إِنِّىٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ

اپنی بی بی سے کہا "تم ٹھہرو مجھے طور کی طرف سے ایک آگ دکھائی دی ہے شاید وہاں سے میں کچھ خبر لاؤں یا تمہارے

جَذْوَةٍ مِّنَ ٱلنَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَلَمَّآ أَتَىٰهَا نُودِىَ مِن

لیے آگ کی چنگاری لے آؤں تاکہ تم تاپو۔" پھر جب وہ آگ کے پاس آیا ندا کی گئی اس

شَٰطِىِٕ ٱلْوَادِ ٱلْأَيْمَنِ فِى ٱلْبُقْعَةِ ٱلْمُبَٰرَكَةِ مِنَ ٱلشَّجَرَةِ أَن

میدان کے داہنے کنارے سے اس برکت والے مقام میں درخت سے کہ

يَٰمُوسَىٰٓ إِنِّىٓ أَنَا ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٣٠﴾ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا

اے موسیٰؑ! یقیناً میں ہی سارے جہانوں کا پروردگار ہوں اور یہ کہ تو اپنا عصا ڈال دے۔ پھر جب

رَءَاهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَآنٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يَٰمُوسَىٰٓ أَقْبِلْ

موسیٰؑ نے اسے دیکھا لہراتا ہوا گویا سانپ ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر چلا اور مڑ کر نہ دیکھا۔ ہم نے کہا "اے موسیٰؑ! آگے بڑھ

ف ۶ روایت ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے لڑکی سے پوچھا کہ اس کی طاقت تو تمہیں اس بات سے معلوم ہو گئی کہ اس نے اکیلے ہی ڈول کھینچ کر پانی پلا دیا مگر تمہیں اس کی امانتداری کا علم کس طرح ہوا اس نے جواب دیا اس نے مجھ سے کہا کہ تو میرے پیچھے پیچھے چل اور مجھے راستہ بتاتی جا کیونکہ ہم اس قوم سے ہیں کہ غیر عورتوں کی پشت پر بھی نظر نہیں ڈالتے پس میں نے پہچان لیا یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے جو غیر عورتوں کی پشت کی طرف دیکھتے ہیں پس یہی امانت ہے۔

ف ۷ روایت میں ہے کہ حضرت علی [رضی اللہ عنہ] نے فرمایا کہ

ع ۳

اس زمانے میں نکاح اجارہ جائز نہیں، وہ اس طرح کہ کوئی شخص کہے کہ میں اتنے سال تمہارا فلاں فلاں کام کرتا ہوں اس شرط پر کہ تو اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کردے۔ آپ [علیہ السلام] نے فرمایا کہ یہ اس لئے حرام ہے کہ وہ کام کا کرنا بمنزلہ حق مہر کے ہے اور اپنے مہر کی حقدار عورت خود ہے نہ کہ کوئی اور۔

USMAN GHAZI
BA,LL.B,LL.M,(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾ اسْلُكْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ
اور مت ڈر۔ بیشک تجھے امان ہے اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال
تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
وہ نکلے گا سفید چمکتا ہوا۔ اور بے عیب ف۸ اور اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ لے ، خوف
الرَّهْبِ ۖ فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ ۚ
دور کرنے کو ، تو یہ دو حجتیں ہیں تیرے رب کی فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف
إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا
یقیناً وہ فاسق لوگ ہیں"۔ عرض کی "اے میرے رب! مجھ سے ایک شخص (دسپاہی) مارا گیا ہے
فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ﴿٣٣﴾ وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ مِنِّي لِسَانًا
تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل نہ کر دیں" اور میرے بھائی ہارونؑ کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے
فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي ۖ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿٣٤﴾
تو اسے میرے ساتھ مددگار بنا کر بھیج کہ میری تصدیق کرے مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے"
قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا
فرمایا "ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی سے قوت دیں گے۔ اور تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ تم
يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا ۚ بِآيَاتِنَا ۚ أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ ﴿٣٥﴾
دونوں کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے ہماری نشانیوں کے سبب، تم دونوں اور تمھاری پیروی کرنے والے غالب آؤ گے"۔
فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ
پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لایا تو بولے "یہ تو شعبدہ اور جادو
مُفْتَرًى وَمَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ
ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں ایسا نہیں سنا"۔ اور موسیٰؑ نے
مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ
فرمایا "میرا رب خوب جانتا ہے کہ اس کی طرف سے کون ہدایت کے ساتھ آیا ہے اور آخرت کے
تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَقَالَ
گھر کا اچھا انجام کس کے لیے ہوگا اور یقیناً ظالم فلاح کو نہیں پہنچتے" اور فرعون

ف۸ یہاں سوء سے مراد برص کا مرض ہے۔ جس میں برص والا عضو سفید ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ معجزانہ طور پر سفید ہو جاتا تھا اس لئے کہا گیا کہ یہ سفید بوجہ مرض برص کے نہیں بلکہ معجزانہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ کا سفید ہو جانا برص کی وجہ سے نہ تھا اور بات یہ تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رنگ بہت زیادہ گندمی تھا پس جب آپ نے اپنا ہاتھ جیب سے نکالا تو تمام دنیا ان کیلئے روشن ہو گئی۔

فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ

بولا اے درباریو! میں تمہارے لیے اپنے سوا کوئی معبود نہیں جانتا۔ تو اے ہامان! میرے لیے

يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى

مٹی سے گارا پکاکر ایک محل بنا ف۹ شاید کہ میں موسیٰ کے

اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ

خدا کو دیکھ آؤں اور یقیناً میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے" اور اس نے اور اس

وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا

کے لشکریوں نے زمین میں بے جا بڑائی چاہی اور انھوں نے گمان کیا کہ وہ ہماری طرف

لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ

نہیں لوٹیں گے۔ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑا پھر ہم نے انھیں دریا میں پھینک دیا تو دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى

کیسا انجام ہوا ظالموں کا اور ہم نے انھیں دوزخیوں کا ف۱۰ پیشوا بنایا کہ آگ کی

النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ

طرف بلاتے ہیں۔ اور قیامت کے دن ان کی کوئی مدد نہ ہوگی۔ اور اس دنیا میں ہم نے ان پر

الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع

لعنت ڈالی اور قیامت کے دن ان کا انجام برا ہوگا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی بعد اس کے کہ اگلی جماعتیں ہلاک

الْاُوْلٰى بَصَاۗىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

فرمادیں، ایسی کتاب جس میں لوگوں کے دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں ہیں اور ہدایت اور رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ

اور آپ طور کی مغربی جانب نہیے (اے رسول) جبکہ ہم نے موسیٰ کو رسالت عطا کی

وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

اور اس وقت آپ موجود تھے۔ مگر یہ کہ ہم نے جماعتیں پیدا کیں کہ ان پر زمانہ دراز

ع ۴

ف ۹ روایت ہے کہ ہامان نے فرعون کے لئے ہوا میں ایک بلند مکان بنوایا جس پر بوجہ ہمیشہ چلنے والی آندھی کے انسانوں کیلئے کھڑا ہونا مشکل تھا۔ پھر وہ فرعون سے کہنے لگا کہ اس سے زیادہ اونچا بنانے کی ہم میں قدرت نہیں ہے پس اللہ تعالیٰ نے ایسی آندھی بھیجی جس نے اسے گرا دیا۔ اس پر فرعون اور ہامان نے ایک تابوت تیار کیا پھر عقاب کے چار بچے پالے۔ جب وہ بڑے ہو کر قوت پا گئے تو انھیں بھوکا رکھ کر کمزور کیا پھر تابوت کے چاروں کونوں پر چار ستون مضبوطی سے باندھے اور ہر ایک کے سرے پر گوشت کے ٹکڑے رکھے اور تابوت کے چاروں پایوں کے ساتھ عقابوں کی ٹانگیں باندھ دیں۔ پس گوشت کو دیکھ کر انھوں نے بازو پھڑپھڑائے اور فرعون و ہامان کو لے کر ہوا میں بلند ہوئے اور سارا دن اڑتے رہے۔ پھر فرعون نے ہامان سے پوچھا کہ دیکھ ہم آسمان تک پہنچے یا نہیں ہامان نے نظر ڈال کر کہا کہ مجھے تو آسمان اتنی ہی دور نظر آتا ہے جتنی دور کہ زمین سے فرعون نے کہا کہ زمین کی طرف دیکھ اس نے کہا کہ مجھے زمین نظر نہیں آتی صرف سمندر اور پانی دکھائی دیتا ہے۔ عقاب بلند ہی ہوتے گئے تا آنکہ سورج غروب ہو گیا اور سمندر اور پانی ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے فرعون نے پھر کہا کہ اے ہامان آسمان کی طرف دیکھ پس اس نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا کہ مجھے تو اتنی دور نظر آتا ہے

بقیہ صفحہ ۴۷۰ پر

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

گزرا اور آپ اہل مدین میں مقیم تھے کہ ان پر

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

ہماری آیتیں پڑھتے لیکن رسول بنا کر بھیجنے والے تو ہم ہیں اور آپ طور کے کنارے

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

پر تھے جب ہم نے ندا فرمائی البتہ آپ کے رب کی رحمت ہے کہ آپ کو غیب کے علم دیے کہ ایسی قوم کو ڈراؤ

مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾

جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تاکہ ان کو نصیحت ہو۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا

اور اگر نہ ہوتا کہ کبھی کوئی مصیبت انھیں پہنچتی اس کے سبب جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو کہتے

رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر عمل کرتے اور

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

ایمان لاتے۔! پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق آیا تو بولے "نہیں وہ کیوں

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰي ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰي

نہ دیا گیا جو موسیٰؑ کو دیا گیا تھا۔" کیا وہ اس کے منکر نہ ہوئے تھے جو پہلے موسیٰؑ کو

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ

دیا گیا تھا۔ بولے "یہ دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کی پشت پر"۔ اور بولے "ہم ان دونوں کے

كٰفِرُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ

منکر ہیں۔" آپ فرما دیں، "تم اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے زیادہ ہدایت والی ہے

اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ

میں اس کی پیروی کروں گا اگر تم سچے ہو۔" پھر اگر وہ آپ کا یہ فرمانا قبول نہ کریں تو جان لو

اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

کہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اپنی خواہش کی پیروی کرے بغیر

بقیہ تفسیر صفحہ نمبر ۴۶۹

جتنا کہ زمین سے پھر جب رات چھا گئی تو ہامان نے آسمان کی طرف دیکھا تو فرعون نے کہا کیا ہم پہنچ گئے اس نے کہا کہ مجھے ستارے نظر آتے ہیں جس طرح زمین سے نظر آتے تھے زمین تو نظر نہیں آتی البتہ اندھیرا نظر آتا ہے آخر وہ تابوت دائمی اندھیری سے ٹکرایا پھر جھٹکے کھا کھا کر زمین کی طرف آ رہا اور اس وقت فرعون کی سرکشی اور بڑھ گئی۔

ف ۱۰ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دو اماموں کا ذکر ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وجعلنھم ائمۃ یھدون بامرنا ۲۱/۷۳ مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان کو ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے ہیں۔ آدمیوں کے حکم کے مطابق نہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو اوروں کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو بھی ان کے فیصلے سے مقدم سمجھتے ہیں اور یہاں فرمایا وجعلنھم ائمۃ یدعون الی النار۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کے حکم کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اور آدمیوں کے فیصلے کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر ترجیح دیتے ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے اس کے خلاف اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۰ وَلَقَدْ

اللہ کی طرف سے ہدایت کے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔ اور بیشک

وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۵۱ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ

ہم نے ان کے لیے قول (قرآن مجید) کو باہم متصل کر دیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ جن کو ہم نے اس سے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۵۲ وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا

پہلے کتاب دی وہ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جب ان پر یہ آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۵۳

"ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہی حق ہے ہمارے رب کے پاس سے۔ ہم اس سے پہلے ہی تسلیم کر چکے تھے"۔

اُولٰۗىِٕكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

ان کو ان کا اجر دوگنا دیا جائے گا یہ ان کے صبر کا بدلہ ہے اور وہ بھلائی سے برائی کو

السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۵۴ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا

ٹالتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جب بیہودہ بات سنتے ہیں تو اس سے

عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ

روگردانی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے عمل تمہارے لیے بس تم پر سلام

لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ۵۵ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ

ہم جاہلوں کو نہیں چاہتے۔ یہ نہیں ہے کہ آپ جسے چاہو ہدایت دے دو۔ البتہ

اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۵۶ وَقَالُوْٓا

اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت پانے والوں کو اور کہتے ہیں

اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

"اگر ہم آپ کے ساتھ ہدایت کی پیروی کریں تو ہم اپنے ملک سے نکال دیے جائیں گے"۔ کیا ہم نے انھیں امان والی

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا

جگہ نہ دی حرم میں جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں یہ ہمارے پاس سے روزی ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۵۷ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں جو اپنے عیش و عشرت

مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا

اترا گئے تھے۔ تو یہ ہیں ان کے مسکن۔ کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر

قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى

بہت کم اور درحقیقت ہم ہی وارث ہیں۔ اور آپ کا رب بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا

حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا

جب تک ان کے اصل مرجع میں رسول نہ بھیجے ہوں جو ان پر ہماری آیتیں پڑھیں۔ اور ہم بستیوں کو

مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ

اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک کہ ان کے بسنے والے ظالم نہ ہوں۔ اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

ہے وہ دنیاوی زندگی کی آسائش اور اس کا سنگھار ہے۔ اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہت بہتر

وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ ع ۶ / ۹

اور باقی رہنے والا ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں تو کیا وہ شخص جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا وہ

لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسکو ہم نے دنیاوی زندگی کی آسائش دی پھر وہ قیامت کے دن

مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

گرفتار کرکے لایا جائے گا۔ اور جس دن انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا "وہ کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا

جن کا تم دعویٰ کیا کرتے تھے"؟ کہیں گے کہ وہ جن پر حق ثابت ہو چکا "اے ہمارے رب

هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ز

یہ ہیں وہ جنہیں ہم نے گمراہ کیا اسی طرح جیسے خود گمراہ ہوئے تھے، ہم ان سے بیزار ہو کر تیری طرف رجوع کرتے ہیں

مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ

وہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے"۔ اور ان سے فرمایا جائیگا کہ "اپنے شریکوں کو پکارو"، تو وہ پکاریں گے

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾

تو وہ ان کی نہ سنیں گے اور عذاب دیکھیں گے (تو خواہش کریں گے) کاش کہ وہ ہدایت پاتے۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ

اور جس دن انھیں ندا کریگا تو فرمائے گا تم نے رسولوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ ف۱۱ تو اس دن ان پر خبریں

عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَنْ تَابَ

ان سے پوشیدہ ہو جائیں گی تو وہ ایک دوسرے سے نہیں پوچھ سکیں گے۔ تو وہ جس نے توبہ کی

وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾

اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا تو وہ یقیناً کامیاب ہونے والوں میں سے ہو گا۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اس کو پورا اختیار ہے۔ ان کا کچھ اختیار نہیں ف۱۲ اللہ کی ذات پاک

اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ

اور برتر ہے ان کے شرک سے۔ اور آپ کا رب جانتا ہے جو ان کے سینوں میں چھپا ہے

وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ

اور جو ظاہر کرتے ہیں اور وہی ہے اللہ کہ جس کے سوا کوئی حق نہیں اول اور آخر اسی کی تعریف

وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

ہے ف۱۳ اور اسی کیلیے حکم ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ آپ فرمادیں کہ ذرا غور تو کرو کہ اگر

جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ

اللہ ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک تم پر رات رکھے تو اللہ کے سوا

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿٧١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ

کون معبود ہے جو تمھیں روشنی لادے۔ تو کیا تم نہیں سنتے؟ آپ فرمادیں غور تو کرو

إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ

کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رکھے تو اللہ کے

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ ۖ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٧٢﴾

سوا کون معبود ہے جو تمھیں رات لادے جس میں تم آرام کرو تو کیا تمھیں نہیں سوجھتا

وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ

اور اس نے اپنی رحمت سے تمھارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں تم آرام کرو

ف۱۱ روایت ہے کہ بندہ جب قبر میں داخل ہو گا اور اس سے خوفزدہ ہو گا تو اس سے حضور ﷺ کے بارے میں پوچھا جائیگا اور اس سے کہا جائیگا تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تمہارا پشت پناہ تھا اگر یہ مومن تھا تو کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور سچائی لائے ہیں پس اس سے کہا جائے گا اب چین سے سو رہو اور شیطان وہاں سے رفوچکر ہو جائیگا اور اس کی قبر میں سات گز تک فراخی کردی جائیگی اور جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا اور اگر یہ بندہ کافر تھا تو یہ کہے گا میں نہیں جانتا پھر اسے ایک ایسی ضرب لگائی جائیگی کہ سوائے انسان کے سب مخلوق سن لے گی اور شیطان اس پر مسلط ہو جائیگا اس کی آنکھیں تانبے کی مثل کوندتی بجلی کے ہوں گی وہ اس سے کہے گا کہ میں تمہارا بھائی ہوں، اس پر سانپ اور بچھو مسلط ہو جائیں گے اور اس کی قبر میں اندھیرا ہو جائیگا اور اس کی قبر اس طرح بھینچے گی کہ اس کی پسلیاں جدا ہو جائینگی۔

ف۱۲ یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہادی مقرر کرتا ہے۔ لوگوں کا اختیار نہیں ہے۔ کہ وہ ہادی مقرر کریں۔

ف۱۳ جس طرح مومنین اللہ تعالیٰ کی دنیا میں حمد کرتے ہیں اسی طرح آخرت میں بھی کریں گے چنانچہ ان کا قول ہو گا الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن سب حمد اسی کیلئے ہے جس نے ہم سے رنج کو دور کر دیا۔ اور کہیں گے سب حمد اسی کے لئے ہے جس نے ہمارے ساتھ وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں اس زمین کا وارث کر دیا۔

وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ
اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اور جس دن انہیں ندا کریگا

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا
تو فرمائے گا "کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کا تم زعم کرتے تھے۔" اور ہر گروہ میں

مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ
سے ہم ایک گواہ نکال کر فرمائیں گے کہ اپنی دلیل پیش کرو ف۱۴ تو وہ جان لیں کہ حق اللہ ہی

لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ
کے لیے ہے اور ان سے گم ہو جائیں گی جو بناوٹیں وہ کرتے تھے۔ اور بیشک قارون ف۱۵ موسیٰ کی قوم میں سے

قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ص وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ
تھا پھر اس نے ان (بنی اسرائیل) پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیے جن کی

مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ق اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ
کنجیاں ایک زور آور جماعت پر بھاری تھیں (اور وہ وقت یاد کرو) جب اس سے اس کی قوم نے کہا

لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ
تو خوش مت ہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس

اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ
سے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر

كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ط اِنَّ
جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے۔ اور زمین میں فساد کی آرزو نہ کر بیشک

اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ
اللہ فسادیوں کو دوست نہیں رکھتا۔ بولا۔ یہ تو مجھے ایک علم سے ملا ہے

عِنْدِيْ ط اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ
جو میرے پاس ہے۔ اور کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ جماعتیں ہلاک

الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ط وَلَا يُسْـَٔلُ
فرمادیں جن کی قوتیں اس سے سخت تھیں اور جمع اس سے زیادہ اور مجرموں سے

ف ۱۴ برہان اس دلیل کو کہتے ہیں جو تمام دلائل میں زور دار ہو اور ہمیشہ اور ہر حال میں صدق کی مقتضی ہو۔ واضح رہ کہ دلیل کی پانچ قسمیں ہیں۔ نمبر۱ وہ جو ہمیشہ صدق کی مقتضی ہو۔ نمبر۲ وہ جو ہمیشہ کذب کی مقتضی ہو۔ نمبر۳ وہ جو صدق سے زیادہ قریب ہو نمبر۴ وہ جو کذب سے زیادہ قریب ہو۔ نمبر۵ وہ جسکا اقتضاء صدق و کذب دونوں کیلئے برابر ہو۔

ع ۱۵ ۱۰

ف ۱۵ ایک روایت کے مطابق قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا اور اس کا چچا یصہر ابن قاہث بن لاوی تھا اور وہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے' ایک روایت میں ہے کہ قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خالہ زاد بھائی تھا' دونوں باتوں میں اختلاف نہیں۔

اختلاف اس لئے نہیں کہ جو شخص خالہ زاد ہو سکتے ہیں وہ چچا زاد بھی ہو سکتے ہیں جبکہ دو بھائی ایسی عورتوں سے شادی کریں جو آپس میں بہنیں ہوں پس وہ عورتیں اپنی اولاد کی خالائیں بھی ہوں گی اور ان کے خاوند بوجہ بھائی بھائی ہونے کے اپنی اولاد کے چچا اور تایا بھی ہوں گے۔

عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ

ان کے گناہوں کی بوچھ نہیں پس وہ اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں

قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ

بولے وہ لوگ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کاش کہ ہم کو بھی ایسا ہی ملتا جیسا کہ

اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

قارون کو ملا ہے۔ بے شک اس کا بڑا نصیب ہے۔ اور بولے وہ جنہیں

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

علم دیا گیا کہ ہائے افسوس تم پر، اللہ کا ثواب بہت بہتر ہے اس کے لیے جو ایمان لائے اور نیک

صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ

عمل کرے۔ اور یہ انہی کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں۔ تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں

الْاَرْضَ ۚ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ

دھنسا دیا ف ۱۶ تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ ہوئی کہ اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی۔

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ

اور نہ وہ بدلہ لے سکا اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی

بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ

کہنے لگے حق بات یہ ہے ف ۱۷ کہ اللہ تعالیٰ رزق وسیع کرتا ہے اور اپنے بندوں میں جس کے

مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ

لیے چاہے اور جس کے لیے چاہے تنگی فرماتا ہے اور اگر اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔

ع ۸ ۱۱ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا

اور حق یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پاتے یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے

لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ

کرتے ہیں جو زمین میں بڑا بننا نہیں چاہتے اور نہ فساد چاہتے ہیں اور عاقبت

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ

پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے۔ جو نیکی لے کر آئے اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے اور جو

ف ۱۶ آنحضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص چلنے میں تکبر نہ کرے۔ نیز ارشاد فرمایا کہ جو شخص لباس پہن کر اس میں تکبر کریگا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کے کنارے کھڑا کر کے اسے مع اس کے لباس کے اس میں دھنسا دیگا اور اسے قارون کا ساتھی قرار دیگا کیونکہ قارون ہی پہلا شخص ہے جس نے اس قسم کا تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے مع اس کے مکان کے دھنسا دیا۔

ف ۱۷ (وَیْ) کلمہ تعجب ہے جیسے وَیک تجھ پر تعجب ہے۔ حقا کے معنی حق ہے اور درست ہے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا

بدی لائے تو بدکام کرنے والوں کو بدلہ نہ ملے گا مگر جتنا کہ انھوں نے

يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى

عمل کیا تھا بیشک جس نے آپ پر قرآن فرض کیا وہ آپ کو پھیر لے جائیگا جہاں پھرنا

مَعَادٍ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ

چاہتے ہو۔ آپ فرما دیں، میرا رب خوب جانتا ہے اسے جو ہدایت لایا اور جو کھلی گمراہی

ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

میں ہے۔ اور آپ امید نہ رکھتے تھے کہ کتاب آپ پر بھیجی جائے گی۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا

البتہ آپ کے رب نے رحمت فرمائی تو آپ ہرگز کافروں کی پشت پناہی نہ کرنا۔ اور ہرگز

يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ

وہ آپ کو اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں بعد اس کے کہ وہ آپ کی طرف اتاری گئیں اور اپنے رب کی

اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

طرف بلاؤ اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا۔ اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود

الربع اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ

کی عبادت نہ کرو، اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، ہر چیز ہلاک ہو جانے والی ہے، سوائے اس کی ذات کے۔ حکم

۹ ع الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾ ۱۲

اسی کا ہے اور اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ عنکبوت مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | انہتر آیتیں اور سات رکوع ہیں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ

الٓمّٓ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف "آمنا" (ہم ایمان لائے) کہہ دینے سے چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کی

لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ

آزمائش نہ ہوگی ف۱ اور ہم نے ان سے اگلوں کی بھی آزمائش کی تھی تاکہ اللہ تعالیٰ

ف۱ روایت ہے کہ وہ اپنی جانوں اور مالوں کے قضیے میں ڈالے جائیں گے اور آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فتنے میں ڈالا جانا ضروری ہے تاکہ نبی ﷺ کے بعد امت کی جانچ ہو کر سچے اور جھوٹے کا تعین ہو جائے اگر اللہ تعالیٰ امتحان نہ لیتا تو سچے لوگ اجر کے اور جھوٹے لوگ سزا کے مستحق کیسے ہوتے۔

اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾ اَمْ حَسِبَ
جتا دے کہ کون سچے ہیں اور جتا دے کہ کون جھوٹے ہیں یا یہ سمجھے ہوئے ہیں
الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۴﴾
وہ لوگ جو بُرے کام کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں بچ کر نکل جائیں گے، کیا بُرا خیال ہے ان لوگوں کا
مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ
جو اللہ کے دیدار کی امید رکھتا ہو تو بیشک اللہ کا وہ مقرر کردہ وقت آنے والا ہے۔ اور وہی
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۵﴾ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ
سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے تو وہ اپنے ہی نفس کیلیے وہ جہاد کرتا ہے، یقیناً
اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اللہ تعالیٰ سارے جہانوں سے بے پروا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک
الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
عمل کیے ہم ضرور ان کی برائیاں دور کردیں گے اور ضرور انھیں اس کام کا بدلہ دیں گے جو
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
ان کے سب کاموں میں اچھا تھا۔ اور ہم نے انسان کو تاکید کی ماں باپ کے ساتھ بھلائی
حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
کرنے کی۔ اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تمھیں علم نہیں ف۳
فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾
تو اس بات میں تو ان کی اطاعت نہ کر تمھیں میری ہی طرف لوٹنا ہے تو میں تمھیں جتادوں گا جو تم عمل کرتے تھے۔
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾
اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے ضرور ہم انھیں نیکوں میں شامل کریں گے
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ
اور بعض آدمی کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب اللہ کی راہ میں انھیں تکلیف دی جاتی ہے
فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ
تو لوگوں کے فتنے کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر تمھارے رب کے پاس سے مدد آئے

ف ۲ روایت ہے کہ جس نے اپنے نفس کو لذتوں اور خواہشوں اور گناہوں سے بچائے رکھا پس اس نے اپنے نفس سے جہاد کیا اور وہ کامیاب ہوا۔

ف ۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ نفی علم کا نتیجہ یہ ہے کہ جس چیز کے صحیح ہونے کا علم نہ ہو اس کی پیروی کرنا جائز نہیں اگرچہ اس کے باطل ہونے کا بھی علم نہ ہو اور جب اس کے باطل ہونے کا علم ہو تو اس کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔

ف ۴ روایت ہے کہ جب کسی انسان کو کوئی تکلیف پہنچے یا اسے کوئی ضرر پہنچ جائے یا فاقہ آجائے یا ظالموں سے خوف 'جو اسے اذیتیں پہنچاتے ہوں تو وہ سمجھنے لگتا ہے کہ یہ بھی عذاب الٰہی ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگا۔

يَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۚ أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ
تو کہیں گے ہم تو تمہارے ہی ساتھ تھے۔ کیا اللہ نہیں جانتا جو کچھ تمام عالم کے لوگوں کے
الْعَالَمِينَ ﴿١٠﴾ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ﴿١١﴾
سینوں میں ہے" اور یقیناً اللہ ظاہر کر دیگا ایمان والوں کو اور یقیناً ظاہر کر دے گا منافقوں کو
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ
اور کافر مسلمانوں سے بولے، ہماری راہ چلو اور ہم تمہارے گناہ
خَطَايَاكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنَّهُمْ
اٹھالیں گے"، حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ نہ اٹھائیں گے - یقیناً وہ
لَكَاذِبُونَ ﴿١٢﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ
جھوٹے ہیں۔ اور یقیناً اپنے بوجھ وہ آپ اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ
وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿١٣﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا ع ۱ ۴ ۱۲
اور یقیناً وہ قیامت کے دن پوچھے جائیں گے جو کچھ وہ بہتان اٹھاتے تھے اور بیشک ہم نے نوح کو
نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ
اس کی قوم کی طرف بھیجا، تو وہ ان میں نو سو پچاس برس رہا ف۱۵ تو انہیں
الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ
طوفان نے آلیا۔ اور وہ ظالم تھے - تو ہم نے اسے اور کشتی والوں کو بچا لیا
وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾ وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا
اور اس کشتی کو سارے جہان کے لیے نشانی بنادیا۔ اور ابراہیمؑ کو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت
اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ۖ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ
کرو اور اس سے ڈرو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ تم تو اللہ کے سوا
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ
بتوں کی عبادت کرتے ہو اور نرا جھوٹ گھڑتے ہو بیشک وہ جن کی تم اللہ کے سوا
مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ
عبادت کرتے ہو ہرگز تمہاری روزی کے مالک نہیں، تو اللہ کے پاس رزق چاہو

ف۱۵ منقول ہے کہ اس عرصہ نبوت میں کوئی حضرت نوح علیہ السلام کا شریک نہیں ہوا نیز یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام انہیں پوشیدہ اور ظاہر طور پر دعوت دیتے رہے اور جب انہوں نے انکار کیا اور سرکشی کی تو آپ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میں مغلوب ہو گیا، تو میرا بدلہ لے۔

وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ

اور اسی کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو اور تمھیں اسی کی طرف لوٹنا ہے اور اگر تم جھٹلاؤ تو تم سے پہلے

كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾

کتنے ہی گروہ جھٹلا چکے ہیں اور رسول کے ذمے تو تبلیغ کرنا ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى

اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کیسے خلق کی ابتدا فرمائی ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا؟ یقیناً یہ اللہ کو

اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ

بہت آسان ہے۔ آپ فرما دیں زمین میں سفر کر کے دیکھو کہ اللہ کیونکر پہلے بناتا ہے

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾

اور پھر اللہ دوسری اٹھان اٹھاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہے رحم فرماتا ہے۔ اور تمھیں اسی کی طرف پھر جانا ہے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ

اور نہ تم اللہ کو زمین میں عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں اور تمھارے لیے

ع ۲ ۱۴ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ

اللہ کو چھوڑ کر نہ کوئی سرپرست ہے اور نہ کوئی مدد کرنے والا۔ اور جنھوں نے میری آیتوں کا اور

اللّٰهِ وَلِقَاۗىِٕهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ يَىِٕسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

میری حضوری کا انکار کیا یہ وہ لوگ ہیں جو میری رحمت سے مایوس ہو گئے ہیں۔ اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ

دردناک عذاب ہے۔ تو اس کی قوم کو کوئی جواب بن نہ آیا سوائے اس کے کہ انھیں قتل کر دو

اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

یا جلا دو تو اللہ نے اسے آگ سے بچا لیا یقیناً اس میں نشانیاں ہیں

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ

ایمان والوں کے لیے۔ اور ابراہیم نے فرمایا تم نے تو اللہ کے سوا یہ بت بنا لیے ہیں۔ تمھاری دوستی

بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ

صرف دنیا کی زندگی تک ہے۔ پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کا انکار

بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۡ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت ڈالے گا اور تم سب کا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمھارا کوئی

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

وقف لازم

مددگار نہیں۔ تو لوطؑ اس پر ایمان لایا ف۶ اور ابراہیمؑ نے کہا۔ میں اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ

ہجرت کرتا ہوں۔ بیشک وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اور ہم نے اسے اسحاقؑ اور

يَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ

یعقوبؑ عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی۔ اور ہم نے دنیا میں

اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

اس کا ثواب اسے عطا فرمایا اور بے شک آخرت میں وہ ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں سے ہے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا

اور لوطؑ کو نجات دی۔ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا کہ یقیناً تم بے حیائی کا کام کرتے ہو ف۷ جو

سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہیں کیا۔ کیا تم مردوں سے

الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ڏ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ

بدفعلی کرتے ہو اور صحیح راہ کو کاٹتے ہو اور اپنی مجلس میں ف۷ بری بات

الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا

کرتے ہو۔ تو اس کی قوم کا کچھ جواب نہ ہوا سوائے اس کے کہ وہ بولے کہ ہم پر

بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ رَبِّ

اللہ کا عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو۔ اس نے عرض کی اے میرے رب

انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع وَلَمَّا جَاۗءَتْ رُسُلُنَآ

ع ۱۵

میری مدد کر ان فسادی لوگوں پر۔ اور جب ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے

ف۶ ایمان کے معنی تصدیق کرنے کے ہیں خبر دینے والے کے حکم کا یقین کرنا اس طرح کہ حکم قبول کیا جائے اور بتانے والے کو سچا قرار دیا جائے۔

ف۷ روایت ہے کہ قوم لوط بغیر شرم اور حیاء کے اپنے جلسوں میں گوز لگایا کرتے تھے اور یہ کہ وہ ایک دوسرے کے اوپر گوز لگایا کرتے تھے گوز کہتے ہیں 'پادنے' کو نیز گذر گاہوں پر مسافروں اور قافلوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اور ان کے مردوں کے ساتھ بدفعلی کیا کرتے تھے نتیجہ قافلوں اور مسافروں نے وہاں سے گزرنا چھوڑ دیا اور دوسرے راستے اختیار کر لیے جس سے ان کی معیشت تباہ ہو گئی۔

إِبْرٰهِيمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مُهْلِكُوْٓا أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ

پاس خوشخبری لے کر آئے بولے ہم یقیناً اس شہر والوں کو ہلاک کریں گے۔

إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۚ ﴿۳۱﴾ قَالَ إِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۗ قَالُوْا

بیشک اس کے بسنے والے ظالم لوگ ہیں۔ اس نے کہا "اس میں تو لوطؑ ہے"۔ فرشتے بولے

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَأَهْلَهٗٓ إِلَّا امْرَأَتَهٗ ۫

ہمیں خوب معلوم ہے جو اس میں ہے۔ یقیناً ہم اسے اور اس کے گھروالوں کو نجات دیں گے سوائے اس کی

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَمَّآ أَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ

عورت کے گروہ سرکشوں میں سے ہے۔ اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس آئے، ان کا آنا اسے ناگوار

بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۟

ہوا اور ان کے سبب تنگ دل ہوا۔ اور انھوں نے کہا ڈریے نہیں اور نہ غم کیجیے۔

إِنَّا مُنَجُّوْكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

بیشک ہم آپکو اور آپکے گھروالوں کو نجات دیں گے سوائے آپ کی عورت کے گروہ سرکشوں میں سے ہے۔

إِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

یقیناً ہم اس شہر والوں پر آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ

یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں کا۔ اور بیشک ہم نے اس میں سے روشن نشانی باقی رکھی ہے۔ عقل والوں

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

کے لیے۔ اور مدین کی طرف ہم نے ان کے ہم قوم شعیبؑ کو بھیجا۔ تو اس نے فرمایا کہ اے میری قوم اللہ کی

اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾

عبادت کرو اور آخرت کی امید رکھو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

تو انھوں نے اسے جھٹلایا تو انھیں زلزلے نے لے لیا تو صبح اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۠ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۟ وَزَيَّنَ لَهُمُ

اور قوم عاد اور ثمود کو ہلاک فرمایا اور تمہیں ان کی بستیاں معلوم ہو چکی ہیں۔ اور شیطان نے ان کے

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۳۸

اعمال انکی نگاہ میں بھلے کر دیے۔ اور انھیں حق کی راہ سے روکا اور انھیں سوجھ گیا تھا۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو کہ ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آیا۔

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۳۹ فَكُلًّا اَخَذْنَا

تو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے۔ تو ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اسکے

بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ

گناہ پر پکڑا۔ کہ ان میں سے کسی پر ہم نے سنگباری کرائی اور ان میں سے کسی کو

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ

چنگھاڑ نے لے لیا اور ان میں سے کسی کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور ان میں سے

مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

کسی کو ڈبو دیا۔ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے البتہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ۴۰ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرتے تھے۔ ان کی مثال ایسی ہے جنھوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنا لیے ہیں جیسے مثال

الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

مکڑی کی ف۸ کہ اس نے جالے کا گھر بنایا اور یقیناً سب گھروں میں کمزور تر گھر مکڑی کا

الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۴۱ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

گھر ہے اگر وہ اس بات کو جانتے اللہ خوب جانتا ہے جس چیز کی اس کے سوا

دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۴۲ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

عبادت کرتے ہیں اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۴۳ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں مگر اس کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا ف۹ اللہ نے آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۴۴ ع ۱۶

حق کے ساتھ بنائے۔ بیشک اس میں نشانی ہے ایمان والوں کے لیے۔

ف۸ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی گھر مکڑی کے جالے سے زیادہ کمزور اور بودا نہیں ہوتا جو گرمی سے اور سردی سے بچا سکے۔

ف۹ عالموں سے مراد اہل بیت رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ عالم وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل رکھتا ہو اس کی اطاعت کے مطابق عمل کرتا ہو اور اس کی ناراضگی سے بچتا ہو۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ

اے حبیب! اس کو پڑھو جو کتاب آپ کی طرف نازل کی گئی اور نماز کو قائم کرو۔ یقیناً

الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ

نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے ف۱۰ اور اللہ کی یاد تمام عبادتوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اور اللہ

یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ

خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور اے مسلمانو! اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے

اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ

پر مگر وہ لوگ جنھوں نے ان میں سے ظلم کیا۔ اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف

اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

نازل ہوا۔ اور جو تمھاری طرف اترا۔ اور ہمارا تمھارا ایک ہی معبود ہے۔ اور ہم اس کے اطاعت گزار ہیں۔"

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور ایسے ہی ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی تو بس وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ

اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور کچھ ان میں سے وہ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ

منکر نہیں ہوتے مگر کافر۔ اور اس سے پہلے آپ کوئی کتاب نہ پڑھتے

كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ

تھے اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے ف۱۱ اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل ضرور شک کرتے۔ بلکہ

هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ

وہ روشن آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا اور ہماری آیتوں کا

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ

انکار نہیں کرتے مگر ظالم۔ اور بولے کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے رب کی

رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

طرف سے۔ آپ فرما دیں، نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔

ف۱۰ جب تک نماز کسی کو بے حیائی اور بدکاری سے نہیں روکتی اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری بڑھتی جاتی ہے کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ سے رابطے اور تعلق کو کہتے ہیں یعنی نماز پڑھنے والا پورے یقین کے ساتھ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں باادب کھڑا ہوں اور عرض معروض رکوع اور سجود کر رہا ہوں اور یہ یاد اس کے ذہن میں قائم ہو جاتی ہے۔ یہی تصور اور یقین اس کو ہر برائی سے روکتا ہے۔

مروی ہے کہ ایک نوجوان آنحضرت ﷺ کے ہمراہ نمازیں پڑھا کرتا تھا لیکن خواہشات کا ارتکاب بھی کرتا تھا' یہ واقعہ حضور ﷺ کے سامنے بیان کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن نماز اسے روک دیگی چنانچہ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اس نے توبہ کرلی۔

ف۱۱ مطلب یہ ہے کہ ایک ایسے امی کے ہاتھوں جس نے قرات و تعلیم کی معرفت نہ کسی سے حاصل کی ہو ایسی کتاب کا ظاہر ہونا جو تمام اعلیٰ درجے کے علوم کی جامع ہو یقیناً معجزہ اور خارق عادت ہے اور دائیں ہاتھ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کچھ لکھا تھا اور نہ آپ ﷺ کی ذات کی طرف لکھنے کی نسبت دینا کسی طرح جائز ہے۔

الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾

اعمال انکی نگاہ میں بھلے کر دیے۔ اور انھیں حق کی راہ سے روکا اور انھیں سوجھ گیا تھا۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۟ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور قارون اور فرعون اور ہامان کو کہ ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آیا۔

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ فَكُلًّا اَخَذْنَا

تو انھوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے۔ تو ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اسکے

بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ

گناہ پر پکڑا۔ کہ ان میں سے کسی پر ہم نے سنگباری کرائی اور ان میں سے کسی کو

اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ

چنگھاڑ نے لے لیا اور ان میں سے کسی کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور ان میں سے

مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ

کسی کو ڈبو دیا۔ اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے البتہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر

يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ

ظلم کرتے تھے۔ ان کی مثال ایسی ہے جنھوں نے اللہ کے سوا اور مالک بنالیے ہیں جیسے مثال

الْعَنْكَبُوْتِ ۖ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ

مکڑی کی ف۸ کہ اس نے جالے کا گھر بنایا اور یقیناً سب گھروں میں کمزور تر گھر مکڑی کا

الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ

گھر ہے اگر وہ اس بات کو جانتے اللہ خوب جانتا ہے جس چیز کی اس کے سوا

دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ

عبادت کرتے ہیں اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اور یہ مثالیں

نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں مگر اس کو عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا ف۹ اللہ نے آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ ع

حق کے ساتھ بنائے۔ بیشک اس میں نشانی ہے ایمان والوں کے لیے۔

ف۸ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی گھر مکڑی کے جالے سے زیادہ کمزور اور بودا نہیں ہوتا جو گرمی سے اور سردی سے بچا سکے۔

ف۹ عالموں سے مراد اہل بیت رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ عالم وہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عقل رکھتا ہو اس کی اطاعت کے مطابق عمل کرتا ہو اور اس کی ناراضگی سے بچتا ہو۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ

اے حبیب! اس کو پڑھو جو کتاب آپ کی طرف نازل کی گئی اور نماز کو قائم کرو۔ یقیناً

الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ

نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے ف۱۰۔ اور اللہ کی یاد تمام عبادتوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اور اللہ

یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ

خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ اور اے مسلمانو! اہل کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے

اَحْسَنُ ۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ

پر مگر وہ لوگ جنھوں نے ان میں سے ظلم کیا۔ اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف

اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

نازل ہوا۔ اور جو تمھاری طرف اترا۔ اور ہمارا تمھارا ایک ہی معبود ہے۔ اور ہم اس کے اطاعت گزار ہیں"

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اور ایسے ہی ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی تو بس وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ

اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور کچھ ان میں سے وہ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ

منکر نہیں ہوتے مگر کافر۔ اور اس سے پہلے آپ کوئی کتاب نہ پڑھتے

كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ

تھے اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے ف۱۱ اگر ایسا ہوتا تو اہل باطل ضرور شک کرتے۔ بلکہ

هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ

وہ روشن آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا اور ہماری آیتوں کا

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ

انکار نہیں کرتے مگر ظالم۔ اور بولے کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے رب کی

رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

طرف سے۔ آپ فرمادیں، نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔

ف ۱۰ جب تک نماز کسی کو بے حیائی اور بدکاری سے نہیں روکتی اللہ تعالیٰ سے اس کی دوری بڑھتی جاتی ہے کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ سے رابطے اور تعلق کو کہتے ہیں یعنی نماز پڑھنے والا پورے یقین کے ساتھ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور میں اس کے حضور میں باادب کھڑا ہوں اور عرض معروض رکوع اور سجود کر رہا ہوں اور یہ یاد اس کے ذہن میں قائم ہو جاتی ہے۔ یہی تصور اور یقین اس کو ہر برائی سے روکتا ہے۔

مروی ہے کہ ایک نوجوان آنحضرت ﷺ کے ہمراہ نمازیں پڑھا کرتا تھا لیکن خواہشات کا ارتکاب بھی کرتا تھا۔ یہ واقعہ حضور ﷺ کے سامنے بیان کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن نماز اسے روک دے گی چنانچہ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ اس نے توبہ کرلی۔

ف ۱۱ مطلب یہ ہے کہ ایک ایسے امی کے ہاتھوں جس نے قرات و تعلیم کی معرفت نہ کسی سے حاصل کی ہو ایسی کتاب کا ظاہر ہونا جو تمام اعلیٰ درجے کے علوم کی جامع ہو یقیناً معجزہ اور خارق عادت ہے اور دائیں ہاتھ کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کچھ لکھا تھا اور نہ آپ ﷺ کی ذات کی طرف لکھنے کی نسبت دینا کسی طرح جائز ہے۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ
اور کیا یہ ان کے لیے کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ یقیناً
فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ
اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے ف۱۲ آپ فرمادیں بس اللہ کافی ہے
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ
ہمارے اور تمہارے درمیان دیکھنے والا وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔
وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾
اور وہ جو باطل پر ایمان لائے اور اللہ کے منکر ہوئے۔ وہی نقصان میں ہیں۔
وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ۚ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ
اور آپ سے عذاب کی جلدی کرتے ہیں اور اگر ایک وقت مقرر نہ کیا گیا ہوتا تو ضرور ان پر
الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُونَكَ
عذاب آجاتا ۔ اور یقیناً ان پر اچانک آئے گا جب وہ بے خبر ہوں گے۔ آپ سے عذاب کی
بِالْعَذَابِ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشَاهُمُ
جلدی کرتے ہیں اور یقیناً جہنم کافروں کو گھیرنے والی ہے۔ جس دن انھیں ڈھانپے گا
الْعَذَابُ مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ وَيَقُولُ ذُوقُوا
عذاب ان کے اوپر اور ان کے پاؤں کے نیچے سے اور فرمائے گا چکھو
مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٥٥﴾ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي
اپنے اعمال کا مزا جو تم کرتے تھے۔ اے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو بیشک میری زمین
وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۖ
وسیع ہے ف۱۳ تو میری ہی عبادت کرو ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔
ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
پھر ہماری طرف لوٹو گے۔ اور بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔
لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
یقیناً ہم انھیں جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔

ف ۱۲ روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کے پاس شانے کی ایک ہڈی لے کر آئے جس پر یہودیوں کے بعض مقولے لکھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ کسی قوم کی گمراہی کیلئے یہی بات کافی ہے کہ جو کچھ ان کا نبی لایا اسے چھوڑ کر ایسی چیز کی طرف رغبت کریں جو ان کے نبی کا غیر لایا ہو اس پر اگلی آیت قل کفی باللہ نازل ہوئی۔

ع ۵ / ۱

ف ۱۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہیں کسی شہر میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا میسر نہ ہو۔ تو وہاں سے ہجرت کر جاؤ اور ایسی جگہ چلے جاؤ جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے کوئی روک ٹوک نہ ہو۔ نیز روایت ہے کہ تم بدکار بادشاہوں کی اطاعت نہ کرو اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ تمہیں ایذا پہنچائیں گے تو میری زمین بڑی فراخ ہے کسی اور جگہ چلے جاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب اس ملک میں جہاں تم ہو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع ہو جائے تو تم وہاں سے نکل کر کسی دوسرے ملک میں چلے جاؤ حضور ﷺ کا فرمان ہے جو شخص اپنے دین کی حفاظت کیلئے ایک جگہ سے دوسری جگہ چلا جائے تو اگرچہ ایک بالشت ہی ہٹا ہو وہ جنت کا مستحق ہو جائیگا اور وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کی رفاقت میں رہیگا۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾ ۖ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی

اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ کتنا اچھا اجر ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ وہ لوگ جنھوں نے صبر کیا اور اپنے

رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ

رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور کتنے ہی جاندار ہیں کہ وہ اپنی روزی ساتھ نہیں اٹھائے پھرتے

اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَاِیَّاكُمْ ۖ ۫ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ

اللہ انھیں بھی روزی دیتا ہے اور تمھیں بھی ف اور وہی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھو

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

کہ زمین اور آسمان کس نے بنائے ہیں۔ اور سورج اور چاند کو کس نے مسخر کیا ہے۔

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ نے، تو پس وہ کہاں بہکے جاتے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہے رزق

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾

کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگی بھی فرماتا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ

اور اگر آپ ان سے پوچھو، کہ کس نے آسمان سے پانی اتارا اور اس سے زمین زندہ کردی

مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

مرنے کے بعد۔ تو یقیناً کہیں گے کہ اللہ نے۔ تو فرمادیں کہ یہ سب خوبیاں اللہ ہی کو ہیں۔ مگر ان میں سے

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع وَمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ

اکثر لوگ عقل نہیں رکھتے۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل کود ہے۔

وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا

اور یقیناً آخرت کا گھر ہی سچی زندگی ہے۔ اگر وہ اس کو جانتے۔ پس جب

رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ

وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے ہیں پختہ یقین کے ساتھ پھر جب وہ انھیں

اِلَی الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ ۙ لِیَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۙ وَلِیَتَمَتَّعُوْا ۫

خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو پھر شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ ناشکری کریں ہماری دی ہوئی نعمت کی اور اس سے فائدہ اٹھائیں

ف ۱۳ روایت ہے کہ عرب لوگ بھوک کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ جب لوگوں کو ہجرت کا حکم ملا تو بعض نے کہا کہ ہم ایسے شہر کو کیوں جائیں جہاں ہماری گزر کا کوئی سامان نہیں۔ پس یہ آیت نازل ہوئی۔

ع ۲

وقف لازم

HIGH COURTS OF PAKISTAN

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَيُتَخَطَّفُ

حالانکہ وہ جانتے ہیں۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرمت والی زمین کو امن کی جگہ بنادیا۔ اور ان کے آس پاس

النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ

والے لوگ اُچک لیے جاتے ہیں تو کیا یہ باطل پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی دی ہوئی نعمت سے

يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ

ناشکری کرتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ بولے اور

كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

حق کو جھٹلائے۔ جبکہ وہ اس کے پاس آیا۔ کیا جہنم کافروں کا

لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ

ٹھکانہ نہیں۔ اور جنھوں نے ہمارے قرب کے لیے کوشش کی تو ہم یقیناً انہیں اپنے رستوں پر چلائیں گے ف۱۵

وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾ ع

اور بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ع ۷ ۳

سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورۂ روم مکی ہے اور اس میں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ

اے الٓمّٓ! اگرچہ رومی مغلوب ہوئے ہیں زمین کے معمولی سے ٹکڑے میں اور وہ اپنی مغلوبی کے بعد

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ

عنقریب غالب آجائیں گے۔ چند سال میں حکم اللہ ہی کا ہے پہلے بھی

وَمِنْ بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ

اور پیچھے بھی۔ اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے۔ اور وہ جس کی

مَنْ يَشَاءُ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ

چاہے مدد کرتا ہے۔ اور وہی ہے عزت والا اور رحم کرنے والا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف

ف۱۵ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے ظاہری اور باطنی دشمنوں سے ہمارے حق کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اور لنہدینہم سبلنا کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان جھگڑنے والوں کو بوجہ ہماری طرفداری کے ہم تک پہنچا دیگا۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص اپنے علم کے بموجب عمل کریگا اللہ تعالیٰ اس کو اس علم کا بھی وارث کریگا جس کو وہ نہ جانتا ہو۔

وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا

نہیں کرتا مگر اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں۔ وہ تو جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے

مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ﴿٧﴾ أَوَلَمْ

گزری ہوئی دنیاوی زندگی کی باتیں اور وہ آخرت سے بالکل بے خبر ہیں۔ اور، تو کیا وہ

يَتَفَكَّرُوا فِي أَنفُسِهِم مَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

اپنے دل میں نہیں سوچتے کہ اللہ نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین

وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حق کے ساتھ اور ایک مقررہ مدت تک کیلئے۔ اور بہت سے لوگ

النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ﴿٨﴾ أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

اپنے رب سے ملنے کا انکار کرتے ہیں۔ اور کیا انھوں نے زمین میں سفر نہیں کیا

فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ

کہ وہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا انجام کیسا ہوا تھا وہ تو ان سے

مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا

زیادہ طاقتور تھے اور انھوں نے زمین کو جوتا اور آباد کیا ان کی آبادی سے زیادہ

وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن

اور ان کے رسول ان کے پاس روشن نشانیاں لائے تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ

كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا

خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ اور جنھوں نے بیحد برائی کی ان کا انجام

السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ اللَّهُ ع ۱

یہ ہوا کہ وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے لگے اور ان کے ساتھ تمسخر کرتے تھے۔ اللہ

يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ

پہلے خلق کو بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا پھر اس کی طرف لوٹو گے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا

تو اس دن مجرم مایوس ہو جائیں گے۔ اور ان کے شریکوں میں سے کوئی ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں

ف ۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان پہلوؤں سے مراد قوم عاد اور قوم ثمود ہے اور ان کا روئے زمین پر غالب آنا یہ تھا کہ اس کو کھود کھود کر کنویں اور چشمے نکالتے تھے اور نہریں جاری کر لی تھیں اور کانیں نکالی تھیں اور طرح طرح کے تخم بو بو کر باغ اور کھیت قائم کر لیے تھے اور مضبوط عمارتیں چن لی تھیں۔ بہرحال اہل مکہ سے اگلی آبادی کی شان اور ان کی عمارتوں کی شوکت بڑھی ہوئی تھی کیونکہ یہ ایک ایسی وادی کے رہنے والے ہیں جس میں کھیتی کا نام نہیں اور زیادہ چلنے کی گنجائش نہیں پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ باوجود اپنی پست حالت ہونے کے یہ اپنی دنیا پر مغرور اور ہمارے رسول کے مقابلے میں شیخی کرتے ہیں۔

بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾
سے منکر ہو جائیں گے اور جس دن قیامت قائم ہو گی الگ الگ ہو جائیں گے۔
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾
تو وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ باغ کی کیاری میں ہوں گے ان کی تواضع ہو گی۔
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي
اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کے آنے کو جھٹلایا وہ عذاب میں
الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾
دھر لیے جائیں گے تو پاک اللہ ہی کی ذات کیلیے ہے تو اس کی تسبیح بیان کرو جب تم شام کرو ف۱ اور جب تم
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾
صبح کرو۔ اور اسی کے لیے سب تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور عشا کے وقت ف۲ اور جس وقت تم ظہر کرتے ہو۔
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ
وہ زندہ کو مُردے میں سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ میں سے نکالتا ہے اور زمین کو
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ
اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ اور تم بھی اسی طرح نکالے جاؤ گے اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
کہ تمھیں مٹی سے پیدا کیا پس پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے۔ اور اسکی نشانیوں میں سے یہ ہے
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
کہ تمھارے لیے تمھاری ہی جنس سے جوڑے بنائے کہ ان سے آرام پاؤ اور تمھارے آپس میں
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ
محبت اور الفت رکھی۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں غور اور فکر کرنے والوں کیلیے۔ اور اس کی
اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ
نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمھاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ
بیشک اس میں نشانیاں ہیں سمجھ داروں کے لیے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے رات اور دن میں تمھارا

ع ۹

ف۱ روایت ہے کہ یہ آیت پانچوں نمازوں کی جامع ہے، تمسون سے مراد ہے نماز مغرب و عشاء اور تصبحون سے مراد ہے نماز فجر اور عشیا سے مراد ہے نماز عصر اور تظہرون سے مراد نماز ظہر ہے۔

ف۲ اس کے معنی مختلف ہیں، اندھیرا پڑنے عشاء کے وقت، شبانگاہ، شام، سورج ڈھلے، دن ڈھلے، تیسرے پہر، بعد زوال، دن کا پچھلا وقت۔ روایت ہے کہ عشی، سورج ڈھلنے سے پہلے کا وقت ہے جبکہ سورج کی روشنی پھیکی پڑنے لگتی ہے اور جن شہروں میں فضا صاف نہیں ہوتی، وہ دھوپ پیلی پڑ جاتی ہے اور یہی نماز عصر کا وقت ہوتا ہے۔ اسی وقت میں قدیم زمانے سے لوگ نمازیں پڑھتے آئے ہیں، چنانچہ قرآن مجید میں انبیاءؑ کے بارے میں آتا ہے۔ انا سخرنا الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق ہم نے ان کے تابع پہاڑ کیے وہ شام اور صبح کو تسبیح کرتے تھے اور ارشاد ہے کہ جب دکھائے گئے اس کے سامنے شام کو گھوڑے خاصے تو بولا میں نے دوست رکھا مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد سے یہاں تک کہ سورج چھپ گیا اوٹ میں۔ علامہ احمد نے مصباح المنیر میں اہل لغت سے اس کے حسب ذیل معنی نقل کیے ہیں زوال سے لے کر غروب آفتاب تک۔ اور اسی بنا پر ظہر و عصر کا وقت قریب قریب رکھا۔

وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
سونا اور اس کا فضل تلاش کرنا۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں سننے والوں

يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ
کے لیے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمھیں دکھاتا ہے بجلی ڈرانے والی اور امید دلانے والی اور آسمان

مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
سے پانی اتارتا ہے تو اس سے زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرنے کے بعد۔ بیشک اس میں نشانیاں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ
ہیں عقل والوں کے لیے۔ اور یہ بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس کے حکم سے آسمان اور

بِاَمْرِهٖ ۭ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ ڰ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾
زمین قائم ہیں۔ پھر جب تمھیں زمین سے ایک ندا فرمائے گا تم فوراً نکل پڑو گے۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
اور اسی کیلیے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیر حکم ہیں۔ اور وہی ہے

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ
جو مخلوق کی ابتدا کرتا ہے اور پھر اسے دوبارہ پیدا کریگا۔ اور وہ اس پر بہت زیادہ آسان ہے اور اسی کیلیے ہے سب سے

ع ۳/۸ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ
برتر شان آسمانوں اور زمین میں ف۴ اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ وہ تمھارے لیے

لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
ایک مثال بیان فرماتا ہے خود تمھارے اپنے حال سے۔ کیا تمھارے اپنے غلاموں میں سے تمھارے

مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ
کچھ شریک ہیں اس میں جو ہم نے تمھیں روزی دی ہے تو تم سب اس میں برابر ہو، تم ان سے ڈرو

كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾
جیسے آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو۔ ہم ایسی ہی مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں عقل والوں کے لیے۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ
بلکہ ظالم لوگ بغیر جانے بوجھے اپنی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں تو اسے کون ہدایت کرے

ف۴ اس کے معنی ہیں وصف عجیب اور ایسی شان کہ جیسی دیسی یا اس کے قریب قریب کسی کی نہیں ہو سکتی اور اس کے یہ معنی ہیں کہ نہ اللہ تعالیٰ کی کسی شے سے تشبیہ دی جا سکتی ہے اور نہ اس کا وصف بیان کیا جا سکتا ہے اور نہ وہ وہم و گمان میں آسکتا ہے۔

مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ

جو گمراہی پر جما ہوا ہو۔ اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا تو آپ اللہ کی طرف یکسے طور سے متوجہ ہو جاؤ

حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ

اسکی اطاعت کیلیے اسی کے ہو کر۔ فطرت اللہ کی بنائی ہوئی ہے جس فطرت پر ف۵ اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

کوئی تبدیلی نہیں ہوتی یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

اور اس کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ

ان میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ ہو گئے اور ہر گروہ جو اس کے پاس ہے وہ

فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ

اسی پر خوش ہے۔ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی طرف رجوع

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

کرتے ہیں، پھر جب وہ انھیں اپنے پاس سے رحمت کا مزہ چکھا دیتا ہے تو ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا شریک

يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

ٹھہرانے لگتا ہے۔ کہ ہمارے عطا کیے ہوئے کی ناشکری کریں۔ پس تم دنیا کو برت لو۔ پس عنقریب جان جاؤ گے۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ

کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ اس کے بارے میں جس کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں، بتلاتی ہے۔ اور جب

اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

ہم لوگوں کو رحمت کا مزا دیتے ہیں تو اس پر وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انھیں کوئی تکلیف پہنچے اس کے بدلے جو انھوں نے

اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

اپنے ہاتھوں سے حاصل کیا ہے پس تبھی وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔ اور کیا وہ غور نہیں کرتے کہ اللہ جس کا چاہے رزق وسیع فرماتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

اور جس کا چاہے تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔ پس اے رسول! قرابت کو

ف ۵ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ فطرت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اسلام ہے جس پر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کیا ہے جبکہ ان سے توحید کے اقرار پر میثاق لیا اور کہا "الست بربکم" کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ ان میں مومن بھی ہیں، کافر بھی نیز فطرت اللہ سے مراد ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

ان کا حق دو اور مسکین اور مسافر اور حاجتمند کو۔ یہ بہتر ہے ان کے لیے

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ

جو اللہ کا قرب چاہتے ہیں۔ اور وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو سود تم نے اس

مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ

غرض سے دیا کہ لوگوں کے مال میں ترقی ہو تو وہ اللہ کے یہاں نہ بڑھے گی۔ اور جو

اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

تم اللہ کی رضا کیلیے زکوٰۃ دیتے ہو، یہی لوگ اپنا ثواب دوگنا کرنے والے ہیں"۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ

اور اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق دیا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا۔ کیا

مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى

تمہارے شریکوں میں بھی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکے؟ پاکی ہے اس کیلیے اور برتر ہے

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي

اس کی ذات اس سے جو شرک کرتے ہیں۔ خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہوا ان برائیوں کے سبب جو لوگوں کے

النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ

ہاتھوں نے کمائی ہیں تاکہ انھیں ان کے بعض کرتوتوں کا مزا چکھائے تاکہ وہ باز آ جائیں۔ آپ فرمائیں

سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ

تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کیسا انجام ہوا گزرے ہوئے لوگوں کا۔

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ

کہ ان میں بہت سے مشرک تھے" آپ اللہ کی طرف پورے طور سے متوجہ ہو جاؤ عبادت کے لیے۔

قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَىِٕذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾

پیشتر اس کے کہ وہ دن بھی آ جائے جس کا پلٹ جانا اللہ کی طرف سے نہ ہوگا اس دن لوگ الگ الگ پھٹ جائیں گے۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

جو کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کرے تو وہ اپنے نفس کیلیے ہی

ف راس المال (اصل سرمایہ) پر جو زیادتی ہے وہ ربٰو ہے لیکن شرع میں وہ اس زیادتی کے ساتھ مخصوص ہے جو ایک خاص طریقہ پر ہو اور دوسری طرح نہ ہو۔ ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ ایک شخص کا دوسرے شخص کے ذمے ایک مدت معین کے لیے حق واجب الاداء ہوتا پس جب مدت پوری ہو جاتی تو کہتا کہ تو ادا کرتا ہے یا زیادہ کرتا ہے اب اگر وہ ادا کر دیتا تو اس کو لے لیتا ورنہ اپنا حق زیادہ کر دیتا اور مہلت میں تاخیر کر دیتا۔ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک حلال ہے اور ایک حرام، حلال یہ ہے کہ ایک شخص اپنے دینی بھائی کو اس لالچ سے قرض دے کہ جب وہ مکمل قرض ادا کرے تو کچھ بڑھا کر واپس کرے اور اس زیادتی کے متعلق ان دونوں میں کوئی شرط نہ ہو پس ع اگر مدیون قرض ادا کرتے وقت کچھ زیادہ دے دے جبکہ ان دونوں کے مابین زیادہ دینے کی کوئی شرط نہ ہو تو یہ اگرچہ قرض دینے والے کے لیے مباح ہوگی مگر اس کو اس قرض دینے کا اللہ کی طرف سے کوئی ثواب نہ ملے گا فلا یربوا عند اللہ کا یہی مطلب ہے اور جو حرام ہے اس کی یہ صورت ہے کہ ایک شخص کسی کو قرض دے اور یہ شرط کرے کہ مدیون لے آتا اور اتنا بڑھا کر دیا کرے پس یہ زیادہ دینا حرام ہے۔ نیز منقول ہے کہ اس آیت میں ربا سے مراد وہ ہدیہ اور تحفہ ہے جو ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس غرض سے لے جائے کہ معاوضے میں اس سے زیادہ قیمت کا پائے تو اس صورت میں نہ اس کے لیے ثواب ہے نہ عذاب۔

يَمْهَدُونَ ﴿٤٤﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ
بھلائی کا سامان کر رہے ہیں تاکہ صلہ دیں انھیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اپنے فضل سے
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ
بیشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ بھیجتا ہے ہوائیں، مژدہ سناتی
وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ
اور اس لیے کہ تمھیں اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائے اور اس لیے کہ کشتی اس کے حکم سے چلے۔ تاکہ تم اس کا فضل
فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا
تلاش کرو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی
إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرَمُوا
طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے پس ہم نے مجرموں سے بدلہ لیا
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ
اور ہمارا حق ہے مومنوں کی مدد فرمانا ف۷ اللہ ہی بھیجتا ہے ہوائیں ف۸
فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسَفًا
کہ وہ بادل کو اٹھاتی ہیں پھر اسے پھیلا دیتا ہے اور تہ بہ تہ کردیتا ہے آسمان میں جیسے چاہے۔ اور اسے پارہ پارہ کردیتا ہے۔
فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ
تو اس کے اندر سے مینہ نکلتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اسے
مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلِ
برسا دیتا ہے۔ تب وہ خوشیاں مناتے ہیں۔ اور اگرچہ پیشتر اس کے کہ ان پر
أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾ فَانْظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ
نازل کیا جائے وہ آس توڑے ہوئے ہے۔ تو اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو
اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ
کہ وہ زمین کو کیسے زندہ کرتا ہے اس کے مرنے کے بعد۔ بیشک وہ مُردوں کو زندہ کرے گا۔
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا رِيحًا فَرَأَوْهُ مُصْفَرًّا
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں،

ف۷ اس سے مراد یہ ہے کہ جو مرد مومن اپنے دینی بھائی کی عزت پر سے کسی حملے کو دفع کردیگا اس کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہوگا کہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ اس پر سے ہٹادے۔

ف۸ بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ آیتیں کافروں کیلئے موت کی دلیل ہیں اس لئے کہ کافر بوجہ غور و فکر نہ کرنے کے ثابت قدم نہ تھے اور سوچ بچار سے عاری ہوتے کے باعث ہر معاملے سے جلد اکھڑ جاتے تھے اور غور و فکر کرنے کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جب بارش بند جائے تو لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں اور توبہ و استغفار کے ساتھ اسی کے حضور میں التجا کریں اور اس کی رحمت سے ہرگز ناامید نہ ہوں اور جب وہ اپنی رحمت سے ان پر مینہ برسائے تو اس کا شکر بجا لائیں اور متواتر اس کی عبادت کرتے رہیں اور حد سے زیادہ خوشی نہ کریں اور اگر وہ ان کی کھیتیاں زرد کردے تو اس پر صبر کریں اور کفران نعمت نہ کریں۔

لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿٥١﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ
تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ پس آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ
پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر پھر جائیں۔ اور آپ نہ اندھوں کو ان کی گمراہی کے سبب

ضَلٰلَتِهِمْ ۭ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٥٣﴾ ع
ہدایت کر سکتے ہو۔ آپ تو اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے پھر وہ فرمانبردار بھی ہیں۔ ف۱

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ
اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ابتدا میں کمزور بنایا پھر تمہیں ناتوانی سے طاقت

قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ
بخشی پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿٥٤﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۵
اور وہی علم والا اور قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی تو مجرم قسم کھائیں گے

مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
کہ ہم تو صرف ایک گھڑی رہے تھے۔ اور وہ ایسے ہی اوندھے جاتے تھے۔ اور وہ بولے

اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ
جن کو علم اور ایمان ملا یقیناً تم اللہ کے حکم کے مطابق جی اٹھنے کے دن تک ٹھہرے رہے

فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ
تو یہ ہے وہ جی اٹھنے کا دن لیکن یہ کہ تم نہ جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا
ان کی معذرت کوئی نفع نہ دے گی اور نہ وہ اس سے چھٹکارا پائیں گے۔ اور یقیناً ہم نے لوگوں

لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ
کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی اور اگر آپ ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ

لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ
تو یقیناً کافر کہیں گے کہ آپ تو باطل پر ہو۔ اس کفر کے باعث ان کے دلوں پر

ف ۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ کفار چونکہ شک کرنے والے اور گمراہ ہیں۔ ان سے کچھ بعید نہیں کہ وہ آپ ﷺ کو تکلیفیں دیں مگر آپ ﷺ کو غصہ نہ آنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی یہ حرکتیں آپکو غضبناک نہ کر دیں۔

عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
مہر لگ جاتی ہے اور وہ نہیں جانتے۔ تو صبر کرو۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے
وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع
اور وہ آپ کو خفیف نہ کر دیں جو یقین نہیں رکھتے۔

ع ۶ ۹

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

"سورۂ لقمان مکی ہے اور اس میں چونتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳﴾
(اے الٓمّٓ!) یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ہدایت اور رحمت ہے نیکوں کے لیے
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور آخرت پر
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
یقین رکھتے ہیں۔ وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ
فلاح پانے والے ہیں۔ اور لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو بیہودہ باتیں خریدتا ہے ف۱ کہ اللہ کی راہ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۗ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
سے بہکا دے بغیر سمجھے ہوئے اور اسے ٹھٹھا بنا لے ان کے لیے
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ
ذلت کا عذاب ہے۔ اور جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں تو تکبر کرتا ہوا منہ پھیر لیتا ہے گویا کہ
لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۷﴾
انھیں سنا ہی نہیں جیسے اس کے دونوں کانوں میں ڈاٹ ہیں تو اسے دردناک عذاب کا مژدہ سنا دو۔
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ خٰلِدِيْنَ
بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے راحت کے باغ ہیں۔ ہمیشہ ان میں

ف ۱ اس سے مراد ہے ایسی باتیں جن کی اصل نہ ہو اور ایسی کہانیاں جن کا کوئی اعتبار نہ ہو نیز ہنسی ہنسانے کی باتیں اور فضول گوئی شراب خوری اور ہر قسم کا لہو و لعب اور یہ کہ غنا (راگ رنگ) ان چیزوں میں سے ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے جہنم کی وعید فرمائی ہے اس کے علاوہ اس سے مراد امرِ حق میں طعن کرنا اور اس کا مذاق اڑانا بھی ہے جیسا کہ ابو جہل اور اس کے ساتھی کیا کرتے تھے کہ ایک دن ابو جہل کہنے لگا کہ اے گروہ قریش کیا میں تمہیں وہ زقوم نہ کھلاؤں جس سے تمہارے یہ ساتھی ڈراتے رہتے ہیں پھر مکھن اور خرمے منگوائے اور کہنے لگا دیکھو یہی ہے وہ زقوم جس سے یہ حضرت تم کو ڈرایا کرتے ہیں اسی طرح نضر بن حارث عراق سے شاہان عجم کے قصے اور رستم و اسفندیار کی داستانیں لا کر قصہ گوئی کی محفلیں منعقد کرتا اور گانے والی فاحشہ لونڈیوں کے ذریعے حضور ﷺ کے کلام سے متاثر ہونے والوں پر مسلط کر دیتا کہ اسے کھلا پلا کر اور گانے سنا کر مشغول رکھا جائے تاکہ دین حق سے انکی توجہ ہٹ جائے۔

فِيهَا ۚ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٩﴾ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اس نے آسمان بنائے
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ۖ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَن تَمِيدَ بِكُمْ
بے ستون کے، جنہیں تم دیکھتے ہو اور زمین میں میخیں ٹھونکیں تاکہ تمہیں لے کر نہ کانپے
وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا
اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین میں ہر قسم کا
فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١٠﴾ هَٰذَا خَلْقُ اللَّهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ
نفیس جوڑا اگایا۔ تو یہ اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے۔ مجھے وہ دکھاؤ جو اس کے سوا
الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظَّالِمُونَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١١﴾ ع وَلَقَدْ
اوروں نے پیدا کیا ہو۔ یقیناً ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔ اور بیشک
آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ
لقمان کو ہم نے حکمت عطا فرمائی ف۱ کہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بھی شکر ادا کرتا ہے تو وہ اپنے نفس ف۲
لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ
کیلئے ہی شکر ادا کرتا ہے۔ اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ بے نیاز، قابل حمد ہے کیونکہ وہ سب خوبیوں سے سراہا گیا ہے۔ اور جب لقمان نے
وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾
اپنے بیٹے سے کہا اور وہ اسے نصیحت کرتا تھا کہ اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے ف۳
وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ
اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی کہ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی
وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾
رہی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے، یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر تجھے میری ہی طرف آنا ہے۔
وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
اور اگر وہ دونوں تجھ سے اس بات کی کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان
وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۖ وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ
اور دنیا کے معاملات میں ان کا بھلائی کے ساتھ اچھی طرح ساتھ دے۔ اور اس کی راہ اختیار کر جو میری طرف رجوع کرتا ہے۔

ف۱ اس آیت میں حکمت سے مراد علم اور عقل ہے۔

ف۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نعمت کا شکریہ خواہ وہ نعمت کتنی ہی چھوٹی ہو یہ ہے کہ بندہ اس پر اللہ تعالےٰ کی حمد کرے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے نعمتیں وارد کیں پھر اس نے اسے دل سے پہچان لیا تو اس نے گویا شکر ادا کر دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی کی کہ اے موسیٰ! میرا شکر ادا کر جیسا کہ شکر ادا کرنے کا حق ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کی کہ اے میرے پروردگار! ایسے کیسے شکر ادا کروں جیسا کہ شکر ادا کرنے کا حق ہے کیونکہ کوئی ایسا شکر نہیں جس سے تیرا شکر ادا ہو سکے سوائے اس کے کہ تو نے مجھ پر نعمتیں وارد کیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اب تو نے میرا شکر ادا کر دیا جب تو نے مان لیا کہ نعمتوں کا نزول میری ہی جانب سے ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

ف۳ اس کے معنی یہ ہیں کہ ظلم تین طرح کا ہے۔ ایک ظلم ایسا ہے جسے اللہ تعالےٰ بخش دے گا اور ایک ظلم ایسا ہے جسے وہ ہرگز نہ بخشے گا اور ایک ظلم ایسا ہے جس سے چشم پوشی نہ کرے گا۔ لیکن وہ ظلم جسے خدا ہرگز نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور وہ ظلم جسے اللہ بخش دے گا وہ ایسا ہے جو بندے نے خود اپنے ہی اوپر کیا ہوگا اور وہ ظلم جس سے وہ چشم پوشی نہ فرمائے گا وہ حق عباد سے متعلق ہے۔

ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ
پھر میری ہی طرف تمہیں لوٹنا ہے، تو میں بتادوں گا جو عمل تم کرتے تھے۔ اے میرے بیٹے! وہ عمل جو
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی
اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا
السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾
آسمانوں میں یا زمین میں کسی جگہ بھی ہو، اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا اور ہر بات سے خبردار ہے۔
یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ
اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر
عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ
پڑے اس پر صبر کر۔ ف بیشک یہ بڑے عزم وہمت کے کام ہیں۔ اور لوگوں کو دکھانے کے لیے
لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ
اپنے گال نہ پھلا اور زمین میں اکڑ کر نہ چل ف بیشک اللہ تعالیٰ اترانے اور فخر کرنے والے کو
مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ
پسند نہیں کرتا۔ اور چال میں میانہ روی اختیار کر اور پست آواز میں بات کر
اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾ ع اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ
بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیے ہیں
مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً
جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں اپنی پوری نعمتیں عطا کیں ظاہر
وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی
اور چھپی ہوئی۔ اور بعض اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر علم اور بغیر عقل
وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
اور بغیر روشن کتاب کے۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے اتارا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم تو
مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ اِلٰی عَذَابِ
اسکی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اور اگرچہ شیطان انہیں عذاب دوزخ کی طرف

ف ۵ اس کا مطلب یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں جو تکلیفیں اور ایذائیں پہنچیں انکو برداشت کرو۔

ف ۶ اس کا مطلب یہ ہے کہ ازراہ تکبر لوگوں کی طرف سے منہ نہ پھیر اور جو شخص تم سے بات کرتا ہو اس کی تحقیر کرنے کے لئے اس کی طرف سے منہ نہ موڑ۔ درحقیقت صعر ایک بیماری ہے جو اونٹوں کو ہوا کرتی ہے اس سے ان کی گردن کج ہو جاتی ہے اور ایک طرف کا گال پھول جاتا ہے۔

ف ۷ روایت ہے آنحضرت ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص چلنے میں اکڑتا ہوا چلے اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کوئی لباس پہنے اور پہن کر اکڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے کنارے پر کھڑا کر کے مع اس کنارے کے اس کو دھنسا دیگا

ع ۸ ۱۱

اور وہ قارون کا جانشین قرار پائے گا اس لیے کہ قارون پہلا شخص ہے جو اکڑ پن دکھلایا کرتا تھا اور وہ مع اپنے مکان زمین میں دھنسا دیا گیا تھا آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اکڑوں کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ سے جبروت خداوندی چھین لینا چاہتا ہے۔

السَّعِيْرِ ﴿٢١﴾ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

بلاتا ہو۔ جو پورے طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا اور نیکو کار بھی ہو تو یقیناً اس نے

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٢٢﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ

بہت بڑے وسیلے کو تھام لیا اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کا انجام ہے۔ اور جس نے کفر کیا تو بس اس کے کفر

كُفْرُهٗ ؕ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

سے غمزدہ نہ ہو، انھیں ہماری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر ہم انھیں بتا دیں گے جو عمل وہ کیا کرتے تھے، بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کی

الصُّدُوْرِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿٢٤﴾

بات جانتا ہے۔ ہم انھیں تھوڑا سا برتنے دیں گے پھر انھیں بے بس کر کے سخت عذاب کی طرف لیجائیں گے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

اور اگر آپ ان سے پوچھیں ف۸ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، تو یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے، آپ فرما دیں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٥﴾ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں مگر ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِىُّ الْحَمِيْدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ

بیشک اللہ بے نیاز ہے اور سب خوبیاں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلمیں بن جائیں

وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

اور سمندر اس کی سیاہی بن جائے اور اس کے بعد سات سمندر اور بھی ہوں تو اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔ یقیناً

اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٧﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؕ

اللہ عزت والا اور حکمت والا ہے تم سب کا پیدا کرنا اور قیامت کے دن اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٨﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ

یقیناً اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ کیا تو نے غور نہیں کیا کہ اللہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے ف۹ اور دن کو رات

النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِىْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى

میں داخل کرتا ہے۔ اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا ہے۔ ہر ایک، ایک مقررہ میعاد تک گردش کرتا ہے۔

وَّاَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

اور یہ کہ جو کچھ تم عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ وہ اس لیے ہے کہ ظاہر ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور جسے

ف ۸ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے یعنی یہ پہچانتا ہوا ہوتا ہے کہ پروردگار عالم اس کا خالق ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولئن سالتہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے واحد کے معنی دریافت کیے گئے تو فرمایا واحد وہ ہے جس کی یکتائی بیان کرنے میں بیشمار زبانیں یک زبان ہوں۔

ف ۹ اس کے معنی یہ ہیں کہ رات کا جو گھٹتا ہے وہ دن میں جا داخل ہوتا ہے (جیسا گرمیوں میں) اور دن میں سے جو کم ہوتا ہے وہ رات میں جا گھستا ہے (جیسا کہ سردیوں کے موسم میں)

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (۳۰) اَلَمْ تَرَ

سوا جس کو پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اور اسلیے کہ ظاہر ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند مرتبہ اور سب سے بزرگ ہے۔ کیا تو نہیں

اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ

دیکھتا کہ کشتی دریا میں چلتی ہے اللہ کے فضل سے ف ۱۰ تاکہ تمھیں وہ اپنی نشانیاں دکھائے۔ بیشک اس میں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ (۳۱) وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا

نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے ف ۱۱ اور شکر کرنے والے کیلیے۔ اور جب انھیں کوئی موج ڈھانپ لیتی ہے سائے کی طرح تو اللہ کو

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا

پکارتے ہیں اس پر خالص عقیدہ رکھتے ہوئے۔ تو جب وہ انھیں اس سے نجات دیتا ہے اور خشکی پر لے آتا ہے تو ان میں سے کوئی اس پر قائم رہتا ہے

يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ (۳۲) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا

اور ہماری آیتوں کا انکار وہی کریگا جو بے وفا اور ناشکرا ہو گا۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا

يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ

خوف کرو جس دن باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آئے گا۔ اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے گا

شَيْئًا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ پس تمھیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالدے۔ اور نہ تمھیں اللہ کی

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ (۳۳) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ

بڑائی پر دھوکہ دیدے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس قیامت کا علم ہے۔" اور وہ مینہ کو اتارتا ہے۔

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ

اور جانتا ہے جو رحموں میں ہے۔ اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کن حالات سے دوچار ہو گا اور نہ کوئی نفس یہ

نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (۳۴)

جانتا ہے کہ کس زمین میں مرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جاننے والا اور ہر شے کی خبر رکھنے والا ہے۔ ف ۱۳

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | تیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

الٓمّٓ (۱) تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۲) ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اے الٓمّٓ! اس کتاب کا اتارنا پروردگار عالم کی طرف سے ہے اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں

ع ۱۱ / ۱۲

ف ۱۰ اس آیت میں نعمت کے معنی احسان کے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اسباب مہیا فرما کر جن سے کشتی چل سکے، خالص احسان فرمایا ہے نیز یہ کہ یہاں نعمت کے معنی قدرت کے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ کشتیاں سمندر میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے چلتی ہیں۔

ف ۱۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ نشانیاں ان لوگوں کے لئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور اور فکر کرنے کیلیے اور اس کی نعمتوں کا ذکر کرنے کیلیے اور ان کا شکر ادا کرنے کیلیے اپنے نفوس کو وقف کر دیں نیز اس سے ہر وہ شخص مراد ہے جو فقر و فاقہ برداشت کرتا ہے اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے واضح ہو کہ ایمان کے دو حصے ہیں آدھا اس کا صبر ہے اور آدھا شکر۔

ف ۱۲ روایت ہے کہ دنیا دو طرح ہے

ایک تو آخرت کی تیاری کر کے دائمی نعمت مول لینے کا ذریعہ اور دوسرے آخرت کو بھلا کر عارضی نعمت کے لیے ایام گذاری کرنا

ع ۱۳

ف ۱۳ روایت ہے کہ یہ تین چیزیں ایسی ہیں جن پر سوائے اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی مقرب فرشتہ مطلع ہے اور نہ کوئی رسول اور نبی وہ علم غیب جس کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ یہ چیزیں ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ اول قیامت کا علم۔ دوم کل کن حالات سے دوچار ہو گا۔ سوم کس زمین پر

مرے گا۔ ان چیزوں کو تفصیلاً اور تحقیقاً ... [illegible]

افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
کہ اس نے گھڑی ہے۔ یقیناً وہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے کہ آپ ڈراؤ ایسے لوگوں کو جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی
مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۳ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
ڈرانیوالا نہیں آیا تاکہ وہ ہدایت پائیں وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین
وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۭ
اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ وقتوں میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوا ف
مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝۴ يُدَبِّرُ
اس کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ سفارش کرنے والا۔ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ وہ کام کی
الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ
تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک پھر اس کی طرف چڑھے گا اس دن کہ جس کی
مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی کے مطابق ف یقیناً وہ ہر نہاں اور عیاں کا جاننے والا اور
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۶ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ
عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ وہ جس نے ہر چیز کو اچھی شکل میں پیدا کیا اور پیدائش انسان کی
الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝۷ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ
ابتداءً مٹی سے فرمائی۔ پھر اس نے نسل بنائی ایک بے قدر پانی کے
مَّهِيْنٍ ۝۸ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
خلاصے سے۔ پھر اسے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں
وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ
اور دل بنائے۔ مگر بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو۔ اور وہ بولے کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے
ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰ قُلْ
تو کیا پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے۔ بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضر ہونے سے منکر ہیں۔ آپ فرما دیں
يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱ ع
تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف واپس لوٹ جاؤ گے۔

ف استواء کے لغوی معنی ہیں۔ اس نے قصد کیا، اس نے قرار پکڑا، وہ سنبھل گیا، وہ چڑھا، وہ سیدھا ہوا، وہ متوجہ ہوا، وہ غالب ہوا وغیرہ وغیرہ۔ سو اللہ تعالیٰ کے استواء العرش کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ قرآن وحدیث میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں بھی بیان کیے گئے ہیں اور مخلوق کے اوصاف میں بھی ان کا ذکر ہوا ہے جیسے حی، سمیع، بصیر کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے لیے بھی استعمال کیے اور بندے کے لیے بھی لیکن دونوں جگہ ان کے استعمال کی حیثیت بالکل جداگانہ ہے۔ کسی مخلوق کو سمیع و بصیر کہنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کے پاس دیکھنے والی آنکھ اور سننے والے کان موجود ہیں۔ اب یہاں دو چیزیں ہو گئیں ایک تو وہ آلہ جو دیکھنے اور سننے کا مبدا اور ذریعہ ہے یعنی کان اور آنکھ دوسرا اس کا نتیجہ اور غرض وغایت یعنی وہ خاص علم جو آنکھ سے دیکھنے اور کان سے سننے سے حاصل ہوتا ہے پس جب مخلوق کو سمیع و بصیر کہا جائے گا تو اس کے حق میں دونوں چیزیں معتبر ہوں گی جن کی کیفیات ہم کو معلوم ہیں لیکن یہی الفاظ جب اللہ عزوجل کے لیے استعمال کیے جائیں گے تو یقیناً ان سے وہ مبادی اور کیفیات جسمانی مراد نہیں لیے جا سکتے جو مخلوق کے خواص میں داخل ہیں اور جس سے جناب باری عز اسمہ قطعاً منزہ ہے۔ حقیقت میں عرش کے معنی تخت اور بلند مقام کے ہیں اور استوا کا ترجمہ اکثر محققین نے تمکن اور استقرار کیا ہے یعنی قرار پکڑنا اور قائم ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ تخت حکومت پر اس طرح قابض ہونا کہ اس کا کوئی حصہ یا گوشہ احاطہ اقتدار سے باہر رہ جائے اور قبضہ و تسلط میں بھی کسی قسم کی مزاحمت نہ ہو غرضیکہ سب کام اور انتظام درست ہوں۔ سو اللہ تعالیٰ کے استواء العرش کا یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تسلط اور اقتدار اور مالکانہ تصرف تمام کائنات اور مخلوقات پر ہے کہ کوئی شے بھی اس کے حکم اور اختیار سے باہر نہیں۔

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا
اور جب آپؐ دیکھو کہ مجرم لوگ اپنے سر جھکائے ہوئے اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گے کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے
وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا
دیکھا اور سُنا۔ ہمیں پھر دوبارہ بھیج تاکہ نیک عمل کریں اب ہم کو یقین آگیا ہے۔“ اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو
كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّىْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
ہدایت فرماتے اور مگر میری بات قرار پا چکی کہ ضرور جہنم کو بھر دوں گا ان سارے
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
جنوں اور آدمیوں سے۔ تو اب چکھو وہ جیسے تم بھول گئے تھے آج کے دن کی حاضری
هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا
کو۔ ہم نے بھی ایسے ہی ”بھلا“ دیا اب ہمیشہ کا عذاب چکھو جیسے عمل کر تم کرتے تھے۔ ہماری
يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ
آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
ہیں اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور ذرا بھی تکبر نہیں کرتے۔ ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے وہ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۫ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ
اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈر سے، خوف سے اور امید سے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی نفس
نَفْسٌ مَّآ اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
نہیں جانتا کہ جو ان کے لیے چھپا رکھا ہے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے۔ یہ صلہ ہے اس کا کہ جو عمل وہ کیا کرتے تھے۔
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ
تو کیا جو ایمان والا ہے وہ فاسق جیسا ہو جائے گا یہ برابر نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًا بِمَا كَانُوْا
ایمان لائے اور اچھے عمل کیے ان کے بسنے کیلئے باغ ہیں یہ ان کے کاموں کا صلہ ہیں کہ جو عمل وہ کیا کرتے تھے ان کے
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ
عوض انکی مہمانی ہوگی اور جو لوگ بے راہ ہیں ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔ جب کبھی وہ اس میں سے نکلنے کا

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ف اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن امور کی تدبیر کرتا ہے وہ سب اور جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ اور جن کاموں کے کرنے سے منع فرمایا ہے وہ تمام اور سب بندوں کے اعمال، قیامت کے دن ان سب چیزوں کا اظہار فرما دے گا اور اس دن کا طول تمہارے برسوں کے حساب سے ہزار برس کا ہو گا۔ واضح ہو کہ اس دن کا ہمارے دنوں کے حساب ایک ہزار برس کا ہو کر قدر دور ہونے کی مناسبت سے ہے بمصنف روح قرآن کی تحقیق کے مطابق ڈاکٹر شابلی کا خیال ہے کہ فضا میں ایک مرکز ہے جس کے گرد تمام شمسی چکر کاٹ رہے ہیں ان کا ایک چکر بیس کروڑ سال میں ختم ہوتا ہے۔ بالفاظ دیگر ہمارے تیس کروڑ سال ان شمسی کے ایک سال کے برابر ہوتے ہیں اور ان کا ایک دن ہمارے تیس کروڑ دنوں یعنی اٹھا کھا کیس ہزار دو سو دو سال کے برابر ہے مگر آسمان میں نظام ہائے شمسی کی کوئی انتہا نہیں اور ہر سورج کی حرکت اپنے مرکز کے گرد دوسرے سے مختلف ہے اس لیے ہر نظام کے لحاظ سے یوم و ماہ کی مدت بھی مختلف ہے ہمارے ہاں ایک دن رات زمین کی محوری گردش چوبیس ساعت کا ہوتا ہے اور سال زمین کی آفتابی گردش ۳۶۵ دن کا تمام لیکن دوسرے نظاموں کے سال و ماہ ہم سے مختلف ہیں۔ عطارد کا سال ۸۸ دن کا ہوتا ہے زہرہ کا سال ۲۲۵ دن کا، لیکن مشتری کا سال ہمارے ۱۲ سال یعنی ۴۳۸۰ دن کا، زحل کا سال ہمارے ۲۹ سال یعنی قریباً ۱۰۷۶۷ دن کا اور نیپچون کا سال ہمارے ۱۶۵ سال یعنی ۶۰۳۲۵ دن کے برابر ہوتا ہے اسی طرح کوئی ستارہ ایک ہزار سال میں اور کوئی پچاس ہزار سال میں اپنے مرکز کے گرد چکر کاٹ رہا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد بالکل درست ہے کہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون دوسرے مقام پر ارشاد ہے ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ اور ایک جگہ ارشاد فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ (معارج)

(بقیہ ۵۰۰ پر صفحہ آئندہ)

يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا وَقِيلَ لَهُمْ ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّذِي

ارادہ کریں گے پھر دوبارہ اس میں لوٹا دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا چکھو اس آگ کا عذاب

كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ

جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اور یقیناً ہم انھیں چھوٹے عذاب کا ذائقہ چکھائیں گے اس بڑے

الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ

عذاب سے پہلے تاکہ وہ لوٹ جائیں۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جسے اس کے رب

رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا ۚ إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنتَقِمُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ

کی آیتوں سے نصیحت کی گئی ہو پھر اس نے ان سے روگردانی کی ہو یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ف۲ اور بیشک

آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُن فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَائِهِ ۖ وَجَعَلْنَاهُ

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو اس کے بارے میں شک نہ کرو اور ہم نے اسے

هُدًى لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿٢٣﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا

بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا۔ اور ہم نے ان میں سے کچھ امام بنائے کہ وہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے

لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

جبکہ انھوں نے صبر کیا، اور وہ ہماری آیتوں پر یقین کرتے تھے۔ بیشک آپ کا رب ان کے درمیان فیصلہ کردیگا۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

قیامت کے دن۔ جس بات میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور کیا انھیں اس بات پر ہدایت نہ ہوئی کہ

أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتیں ہلاک کر دیں کہ آج وہ ان کے گھروں میں چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ

اس میں نشانیاں ہیں۔ تو کیا وہ نہیں سنتے۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم خشک زمین

إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ

کو پانی بہاتے ہیں پھر اس سے کھیتی نکالتے ہیں تو ان میں سے ان کے مویشی اور وہ خود کھاتے ہیں۔

أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾

تو کیا انھیں نظر نہیں آتا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو ف۳

(سابقہ صفحہ ۵۰۰)

ف۱ اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ شاید تم نے دیکھا ہوگا کہ کچھ ایسے ہیں جو سوتے نہیں حالانکہ اس بدن کو جب تک کہ جان اس میں سے نہ نکل جائے آرام پہنچانا ضروری ہے جب جان نکل جائے گی تب بدن خود ہی آرام میں ہو جائے گا اور روح کی بازگشت عمل کی قوت کے مطابق ہوگی پھر فرمایا جو لوگ ایمان میں کامل ہیں اور خدا کی محبت ان کے دلوں میں ایسی ہوتی ہے یہ ان کی شان میں نازل ہوتی ہے کہ وہ اول شب میں سوتے ہیں اور جب وہ تہائی رات یا جتنی خدا کو منظور ہو، جا چکتی ہے تو اٹھ کر اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑاتے ہیں اور امید و بیم کی حالت میں اس سے دعا کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا اور ہم لوگوں کو اطلاع دے دی کہ ان کو کیا کچھ عطا کیا گیا ہے یعنی ان کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دی ہے اور ان کو اپنی جنت میں داخل کر دیا ہے اور ان کو خوف سے مامون کر دیا ہے اور ڈر ان کے دلوں سے نکال دیا ہے۔

ع ۱۵

(صفحہ ہذا ۵۰۱)

ف۲ جب اللہ تعالیٰ عام طور پر گنہگاروں سے انتقام لینے کا حتمی وعدہ فرما چکا ہے تو ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو سب ظالموں سے بڑھ کر ظالم ہیں۔

ف۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب منکروں کو جناب رسول خدا نے رجعت کی خبر دی تو وہ کہنے لگے کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ وہ فتح کب ہوگی؟ ان کا یہ قول اللہ تعالیٰ کے اس قول پر موقوف ہے کہ ہم ضرور انہیں بڑے عذاب کے علاوہ چھوٹا عذاب چکھائیں گے۔ چھوٹے عذاب کی حقیقت یہ ہے کہ وہ کہیں اپنے مقام میں بند کر دیے جائیں گے اور ذریہ ان کے سامنے چھنکاریں مارتا ہوگا اور جہنم کی ہوا کے جھونکے ان کو لگ رہے ہوں گے۔ یہ جہنم میں داخل ہونے والے بڑے عذاب سے چھوٹا عذاب ہے۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

آپ فرمادیں کہ جنھوں نے کفر کیا ان کا ایمان انھیں اس دن نفع نہیں دیگا اور نہ انھیں مہلت ملے گی

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳

تو آپ ان سے اعراض فرمادیں اور انتظار کرو اور وہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احزاب مدنی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | تہتر آیتیں اور نو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اے ہمارے نبی! "اللہ سے ڈرو اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ

كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾ وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

علم والا اور حکمت والا ہے"۔ اور اس کی پیروی کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کو وحی ہوتی ہے بیشک اللہ

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

تعالیٰ جو کچھ تم عمل کرتے ہو اس سے باخبر ہے۔ اور اے حبیب! اللہ پر بھروسہ رکھو، اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا"۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ

اور اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کیلیے اس کے جسم میں دو دل نہیں رکھے اور نہ تمھاری ان بیویوں کو

الّٰٓـِٔيْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاۗءَكُمْ اَبْنَاۗءَكُمْ ۭ

جن سے تم ظہار کرتے ہو، تمھاری مائیں بنایا۔ اور نہ تمھارے لے پالکوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔

ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

یہ تو تمھارے اپنے ہی منہ کا کہنا ہے اور اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ راست دکھاتا ہے۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَاۗىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ

انھیں ان کے حقیقی باپوں ہی کے ناموں سے پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمھیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں

فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ

تو وہ دین میں تمھارے بھائی ہیں اور تمھارے موالی۔ اور اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ جو نادانستہ طور پر

اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾

خطا تم سے صادر ہو۔ ہاں وہ گناہ ہے جس کا تم دل سے قصد کرو۔ اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی اپنی جان سے زیادہ ف حق رکھنے والا ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں

وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ

اور رشتے والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں۔ بہ نسبت

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ

اور مسلمانوں اور مہاجروں کے۔ مگر یہ کہ تم اپنے سرپرستوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ یہ

ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٦﴾ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ

کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اور اے حبیب! جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا

وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا

اور آپ سے اور نوح ؑ اور ابراہیم ؑ اور موسیٰ ؑ اور عیسیٰ بن مریم ؑ سے اور ہم نے

مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿٧﴾ لِّيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَن صِدْقِهِمْ ۚ وَأَعَدَّ

ان سے مضبوط عہد لیا۔ تاکہ سچوں سے ان کے سچ کا سوال کرے۔ اور اس نے

لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ

کافروں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا احسان

عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ

یاد کرو کہ جب تم پر لشکر چڑھ کر آئے تو ہم نے ان پر آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے۔

وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾ إِذْ جَاءُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ

اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ انہیں دیکھتا ہے۔ اور جب کافر تم پر چڑھ کر آگئے تمہارے اوپر سے اور

أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ

تمہارے نیچے سے اور جب آنکھیں پتھرا گئیں اور دل گلوں کے پاس آگئے

وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿١٠﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا

اور تم اللہ پر طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ اس وقت مسلمان مصیبت میں مبتلا ہو گئے اور سخت متزلزل

شَدِيدًا ﴿١١﴾ وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ

ہو گئے۔ اور جب منافق کہنے لگے اور جن کے دلوں میں روگ تھا

ف ۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے تمام معاملات میں ان کی ذات سے زیادہ تصرف رکھنے کا حق رکھتا ہے یعنی وہ ان کو جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے اور جو چیزیں ان کے لئے پسند کرتا ہے انھی چیزوں میں مومنین کے لئے خیر و خوبی بھی ہے اور انھی میں ان کی کامیابی بھی اسی لئے نبی کے حکم کو 'اولیٰ' اور اعلیٰ بتلایا گیا ہے نیز یہ بھی ان پر واجب ہوا کہ وہ اپنی ذات سے زیادہ نبی سے محبت رکھیں اور اپنے نفس کے حکم سے زیادہ نبی کے حکم کو نافذ سمجھیں اور اپنی ذات سے زیادہ نبی کی ذات کی حفاظت کریں اور غور و پرداخت کریں۔

ع ۱

مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

انھوں نے کہا کہ ہمیں اللہ اور رسول نے جو وعدہ دیا تھا وہ تو فریب تھا۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا

يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ

اے مدینے والو! یہاں تمھارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں، پس لوٹ جاؤ۔" اور ان میں سے ایک گروہ نبی سے اذن

النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ

مانگتا تھا یہ کہہ کر کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں ف2 اور وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو بھاگنا

اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا

چاہتے تھے۔ اور اگر ان پر مدینے کے اطراف سے فوجیں داخل ہوتیں پھر ان سے

الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا

کفر چاہتیں پھر یہ ضرور ان کا مانگا دے بیٹھتے اور اس میں ذرا بھی دیر نہ کرتے۔ اور بیشک اس سے

عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

پہلے وہ اللہ سے عہد کر چکے تھے کہ وہ پشت نہ پھیریں گے اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کے

مَسْئُوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ

بارے میں پوچھا جائیگا۔ آپ فرمادیں تمھیں بھاگنا ہرگز نفع نہ دیگا اگر تم موت یا قتل

الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ

سے بھاگو اور جب بھی تم بہت تھوڑا دنیا کو برت سکو گے۔ آپ فرمادیں وہ کون ہے کہ جو تمھیں اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا

بچالے۔ اگر وہ تمھیں تکلیف دینا چاہے یا تمھارے حق میں رحمت کرنا چاہے اور وہ

يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ

اللہ کے سوا کوئی حامی اور مددگار نہ پائیں گے۔ بیشک

يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ

اللہ جانتا ہے ان لوگوں کو جو اوروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہماری طرف

اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا

چلے آؤ۔ اور وہ لڑائی کے میدان میں بہت تھوڑے آتے ہیں۔ وہ آپ سے (بخل کی وجہ سے) کمی کرتے ہیں پھر جب

مغ

ف 2 "عورۃ" اس کے معنی ہیں سرحد وغیرہ میں خلل پڑنا، دوسرے چھپانے کی جگہ، تیسرے مرد اور عورت کی شرمگاہ۔ وہ وقت، جو بے پردہ ہونے کا ہو اور یہ تین اوقات ہیں اول فجر سے پہلے، دوم دوپہر کے وقت اور سوم نماز عشا کے بعد، ہر وہ بات جس کے ظاہر ہونے سے آدمی شرمائے۔ نیز انسان کی شرمگاہ سے کنایہ ہے اور اصل میں یہ "عارۃ" ہے کیونکہ شرمگاہ کے کھلنے میں عار محسوس ہوتی ہے اور عورتوں کو بھی عورات اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ان کو بھی غیر مردوں کے سامنے آنے میں عار آتی ہے اور عورۃ اس شگاف کو بھی کہتے ہیں جو گھڑے یا گھر وغیرہ کسی چیز میں پڑ جاتا ہے ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں پڑے (یعنی ان میں جگہ جگہ سے گھسنے کی جگہ موجود ہے کہ جو چاہے چلا آئے۔

جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ
ڈر کا وقت آئے آپؐ انہیں دیکھو گے آپؐ کی طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے
یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ
کسی پر موت کی غشی چھا جائے پھر جب ڈر کا وقت چلا جاتا ہے تمھیں طعنے دینے لگتے ہیں
حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ
تیز زبانوں سے۔ مال غنیمت کے لالچ میں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ
اور یہ اللہ کے لیے آسان ہے۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ کافروں کے لشکر ابھی نہیں جائیں گے
وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ
اور اگر لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی خواہش ہوگی کہ کسی طرح گاؤں میں نکل کر
یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا
تمھاری خبریں پوچھتے اور اگر وہ تم میں رہتے تب بھی نہ لڑتے سوائے
ع ۲ ۱۸ قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ
چند ایک کے۔ "بیشک تمھارے لیے رسول اللہ میں (زندگی گذارنے کا) بہترین نمونہ ہے" اس کے لیے کہ
كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾ ؕ وَلَمَّا رَاَ
جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔ اور جب
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مسلمانوں نے کافروں کے لشکر دیکھے بولے یہ ہے وہ جو ہمیں وعدہ دیا تھا اللہ اور اس کے رسولؐ نے
وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ﴿۲۲﴾ ؕ مِنَ
اور سچ فرمایا تھا اللہ اور اس کے رسولؐ نے اور اس سے ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور وہ اس کی رضا پر راضی ہو گئے، اور
الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ
مسلمانوں میں وہ مرد بھی ہیں کہ انھوں نے جو اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا ف3 پس ان میں سے کوئی
قَضٰی نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ ۙ لِّیَجْزِیَ
اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار کر رہا ہے۔ اور انھوں نے اپنے عہد کو ذرا بھی نہ بدلا۔ تاکہ اللہ سچوں کو

ف 3 حضرت علیؓ نے ایک یہودی سے فرمایا کہ میں نے اور میرے چچا حمزہؓ اور میرے بھائی جعفرؓ اور میرے چچیرے بھائی عبیدہؓ نے جس امر کا اللہ تعالیٰ اس کے رسولؐ سے وعدہ کر لیا تھا اسے پورا کیا پس اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری ہوئی کہ میرے وہ ساتھی تو آگے بڑھ گئے اور میں ان کے پیچھے رہا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ

ان کے سچ کا صلہ دے۔ اور منافقوں کو عذاب کرے۔ اگر چاہے تو

اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

انھیں معاف کر دے۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ نے کافروں کو

كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ۭ

ان کے غصے کے ساتھ پلٹا دیا کہ انھیں کچھ بھلائی نہ ملی اور اللہ نے مسلمانوں کو قتال کی کفایت فرما دی۔

وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ

اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غلبے والا ہے۔ اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی انھیں

الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا

ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کو

تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ۚ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ

تم قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو قید کرتے ہو۔ اور ہم نے تمھیں ان کی زمین ان کے مکان

وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَــُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ ع ۳ / ۱۹

اور ان کے اموال کا وارث بنا دیا اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا

اے نبی! اپنی بیبیوں سے فرما دیجیے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو

فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ

تو آؤ میں تمھیں مال دوں اور بہت اچھی طرح رخصت کروں اور اگر تم اللہ اور اس کے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا

رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو یقیناً اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کیلئے بڑا اجر تیار

عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیبیو! جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے

يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

تو اس پر اوروں سے دوگنا عذاب ہوگا اور یہ سب اللہ کے لیے آسان ہے۔

USMAN GHAZI
B.A.,LL.B.,LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ

اور جو تم میں سے اطاعت گزاری کرے اللہ اور اس کے رسول کی۔ اور اچھے کام کرے ہم اسے اوروں

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ

سے دوگنا ثواب دیں گے ف۴ اور ہم نے اس کے لیے عزت کا رزق تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرو پس بات میں ایسی نرمی اختیار نہ کرو کہ جس کے دل

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ

میں روگ ہے وہ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں

بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ

ٹھہری رہو ف۵ اور بے پردہ نہ ہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی اور نماز کو

الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ

قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ تو یہی چاہتا

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرمادے اور ایسا پاک کرے جیسا پاک

تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۭ

کرنے کا حق ہے ف۶ اور اس بات پر غور کرو کہ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر باریکی کو جانتا ہے اور اس سے باخبر ہے۔ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ

اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں اور سچے مرد

وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّاۗىِٕمِيْنَ وَالصّٰۗىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی عصمت کی

النصف ۲۲

ف 4 اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اجر اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ہو گا اور ایک اجر قناعت اور حسن معاشرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر ہو گا نیز یہ کہ یہ سب کچھ آخرت میں ہی ہو گا کیونکہ جہاں اجر ہو گا وہاں ہی عذاب ہو گا۔

ف 5 روایت ابن مسعودؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے کہ حضرت موسیٰ کے وصی حضرت یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے بعد 30 برس زندہ رہے اور صفیرہ بنت شعیب زوجہ موسیٰ نے ان کے خلاف خروج کیا اور یہ کہا کہ میں امر وصایت میں تم سے زیادہ حقدار ہوں۔

ف 6 روایت ہے کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، علیؑ ابن ابی طالب، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی اور یہ واقعہ جناب ام سلمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے گھر میں ہوا۔ آنحضرتؐ نے علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان پر اپنی چادر اوڑھا دی اور آپؐ خود بھی اس میں داخل ہو گئے پھر فرمایا اے میرے اللہ! یہ ہیں میرے اہل بیت جن کے بارے میں تو نے میرے ساتھ وہ وعدہ کیا ہو تو نے کیا یا اللہ تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک رکھ جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے اس پر ام سلمہؓ بولیں کیا میں

ع ۴

بھی ان میں شامل ہو سکتی ہوں آپؐ نے فرمایا اے سلمہؓ تمہیں خوشخبری ہو کہ تم نیکی پر ہو اور حضرت امام حسینؑ کے پوتے حضرت زید بن علیؑ (زین العابدین) فرماتے ہیں کہ لوگوں کی اس سے بڑھ کر جہالت کیا ہو گی کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ آیت تطہیر سے اللہ تعالیٰ نے ازواج رسول کی طہارت کا ارادہ کیا تھا وہ جھوٹے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ازواج رسول کی طہارت کا ہوتا تو یوں فرماتا۔ **لیذھب عنکن الرجس و یطھرکن تطھیرا** اور یہ کلام مونث کے صیغوں سے ہوتا جیسا کہ سابق میں مونث کے صیغے استعمال کئے اور فرمایا **قرن فی بیوتکن**

ٱللَّهُ ٱلصَّٰدِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ ٱلْمُنَٰفِقِينَ إِن شَآءَ
ان کے سچ کا صلہ دے۔ اور منافقوں کو عذاب کرے۔ اگر چاہے تو
أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ
انھیں معاف کردے۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ نے کافروں کو
كَفَرُوا۟ بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا۟ خَيْرًا ۚ وَكَفَى ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلْقِتَالَ ۚ
ان کے غصے کے ساتھ پلٹا دیا کہ انھیں کچھ بھلائی نہ ملی اور اللہ نے مسلمانوں کو قتال کی کفایت فرمادی۔
وَكَانَ ٱللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ﴿۲۵﴾ وَأَنزَلَ ٱلَّذِينَ ظَٰهَرُوهُم مِّنْ أَهْلِ
اور اللہ تعالیٰ قوت والا اور غلبے والا ہے۔ اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی انھیں
ٱلْكِتَٰبِ مِن صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلرُّعْبَ فَرِيقًا
ان کے قلعوں سے اتارا اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کو
تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا ﴿۲۶﴾ وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَٰرَهُمْ
تم قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو قید کرتے ہو۔ اور ہم نے تمھیں ان کی زمین ان کے مکان
وَأَمْوَٰلَهُمْ وَأَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوهَا ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۷﴾ ع ۳ ۱۹
اور ان کے اموال کا وارث بنا دیا اور وہ زمین جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری پوری قدرت رکھنے والا ہے
يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَا وَزِينَتَهَا
اے نبی! اپنی بیبیوں سے فرما دیجیے۔ کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو
فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ﴿۲۸﴾ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ
تو آؤ میں تمھیں مال دوں اور بہت اچھی طرح رخصت کروں اور اگر تم اللہ اور اس کے
ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلدَّارَ ٱلْءَاخِرَةَ فَإِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَٰتِ مِنكُنَّ أَجْرًا
رسولؐ اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو یقیناً اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کیلئے بڑا اجر تیار
عَظِيمًا ﴿۲۹﴾ يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِىِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیبیو! جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے
يُضَٰعَفْ لَهَا ٱلْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرًا ﴿۳۰﴾
تو اس پر اوروں سے دوگنا عذاب ہوگا اور یہ سب اللہ کے لیے آسان ہے۔

USMAN GHAZI
B.A., LL.B., LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ

اور جو تم میں سے اطاعت گزاری کرے اللہ اور اس کے رسول کی۔ اور اچھے کام کرے ہم اسے اوروں

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ

سے دوگنا ثواب دیں گے ف۴ اور ہم نے اس کے لیے عزت کا رزق تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی کی بیبیو! تم اور عورتوں

كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ

کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ سے ڈرو پس بات میں ایسی نرمی اختیار نہ کرو کہ جس کے دل

الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِيْ

میں روگ ہے وہ لالچ کرے۔ ہاں اچھی بات کہو اور اپنے گھروں میں

بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ

ٹھہری رہو ف۵ اور بے پردہ نہ ہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی تھی اور نماز کو

الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۗ اِنَّمَا يُرِيْدُ

قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ تو یہی چاہتا

اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ

ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرمادے اور ایسا پاک کرے جیسا پاک

تَطْهِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ۗ

کرنے کا حق ہے ف۶ اور اس بات پر غور کرو کہ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر باریکی کو جانتا ہے اور اس سے باخبر ہے۔ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ

اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور اطاعت گزار مرد اور اطاعت گزار عورتیں اور سچے مرد

وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ

اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں

وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ

اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی عصمت کی

النصف ۲۲

ف 4 اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک اجر اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر ہو گا اور ایک اجر قناعت اور حسن معاشرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی پر ہو گا نیز یہ کہ یہ سب کچھ آخرت میں ہی ہو گا کیونکہ جہاں اجر ہو گا وہاں ہی عذاب ہو گا۔

ف 5 روایت ابن مسعودؓ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے وصی حضرت یوشعؑ بن نون حضرت موسیٰؑ کے بعد 30 برس زندہ رہے اور صفیرہ بنت شعیبؑ زوجہ موسیٰؑ نے ان کے خلاف خروج کیا اور یہ کہا کہ میں امر وصایت میں تم سے زیادہ حقدار ہوں۔

ف 6 روایت ہے کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، علیؑ ابن ابی طالب، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کی شان میں نازل ہوئی اور یہ واقعہ جناب ام سلمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے گھر میں ہوا۔ آنحضرتؐ نے علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان پر اپنی چادر اوڑھا دی اور آپؐ خود بھی اس میں داخل ہو گئے پھر فرمایا اے میرے اللہ! یہ ہیں میرے اہل بیت جن کے بارے میں تو نے میرے ساتھ وہ وعدہ کیا ہو تو نے کیا یا اللہ تو ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاک رکھ جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے اس پر ام سلمہؓ بولیں کیا میں

ع ۴

بھی ان میں شامل ہو سکتی ہوں آپ نے فرمایا اے سلمہؓ نہیں، خوشخبری ہو کہ تم نیکی پر ہو اور حضرت امام حسینؑ کے پوتے حضرت زید بن علیؑ (زین العابدین) فرماتے ہیں کہ لوگوں کی اس سے بڑھ کر جہالت کیا ہو گی کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ آیت تطہیر سے اللہ تعالیٰ نے ازواج رسول کی طہارت کا ارادہ کیا تھا وہ جھوٹے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ ازواج رسول کی طہارت کا ہوتا تو یوں فرماتا۔ **لیذھب عنکن الرجس و یطھرکن تطھیرا** اور یہ کلام مونث کے صیغوں سے ہوتا جیسا کہ سابق میں مونث کے صیغے استعمال کیے اور فرمایا

قرن فی بیوتکن

فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ
حفاظت کرنیوالے مرد اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنیوالی عورتیں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرنیوالے مرد اور اللہ کو یاد کرنیوالی عورتیں ف ان سب کے
اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا
لیے اللہ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اور کسی مسلمان مرد اور کسی مسلمان عورت کے لیے
مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ
یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کے رسولؐ نے کوئی حکم دیا تو انھیں اپنے معاملے میں کچھ اختیار
مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا
رہے۔ اور جو نافرمانی کرے اللہ اور اس کے رسولؐ کی وہ یقیناً کھلی گمراہی میں بھٹک
مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ
گیا ہے۔ اور جب آپؐ فرماتے تھے اس شخص سے جسے اللہ نے نعمت دی اور آپؐ نے اس پر انعام کیا
اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ
کہ اپنی بیوی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپؐ اپنے دل میں رکھتے تھے وہ بات جسے اللہ کو
مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى
ظاہر کرنا منظور تھا۔ اور آپؐ کو لوگوں کے طعنے کا خوف تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے اس بات کا کہ اس کا خوف رکھو۔ پھر جب زید
زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ
کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ آپؐ کے نکاح میں دیدی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے۔
فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ
ان کے لے پالکوں کی بیویوں میں جب ان سے حاجت پوری کر لیا کریں ف۸ اور اللہ کا حکم
مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ
پورا ہو کر رہتا ہے۔ نبیؐ پر کوئی حرج نہیں اس بات میں جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر فرمائی
سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا
اور اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا حکم ہی مقرر کردہ
مَّقْدُوْرًا ﴿٣٨﴾ ۨالَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ
تقدیر ہے۔ وہ جو اللہ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے

ف 7 روایت ہے کہ جب اسماء بنت عمیس اپنے خاوند جعفرؓ بن ابی طالب کے ہمراہ حبشہ سے واپس آئیں تو آنحضرت صلعم کی ازواج کے پاس گئیں اور پوچھا کہ کیا کوئی آیت ہمارے بارے میں بھی قرآن مجید میں نازل ہوئی ہے انھوں نے کہا 'نہیں' تو یہ جناب رسولؐ اللہ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ عورتیں تو نقصان اور گھاٹے میں رہیں آپؐ نے فرمایا کہ کس سبب سے؟ عرض کی کہ اس سبب سے کہ مردوں کا ذکر خیر تو قرآن مجید میں آیا لیکن عورتوں کا نہیں آیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف 8 حضرت زیدؓ آپؐ کے غلام تھے لیکن آپؐ نے انھیں اپنا بیٹا بنالیا اور وہ زید بن محمد کے نام سے مشہور تھے۔ آپؐ کی پھوپھی زاد ہمشیرہ حضرت زینبؓ آپؐ سے نکاح کی خواہش مند تھیں۔ مگر آپؐ نے ان کا نکاح اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ سے کر دیا۔ مگر ان دونوں میاں بیوی کا نباہ نہ ہو سکا تو زیدؓ نے انھیں طلاق دے دی۔ آپؐ حضرت زینبؓ سے نکاح کرنے سے گھبراتے تھے کہ عرب کے دستور کے مطابق بیٹے کی بیوہ یا مطلقہ سے نکاح معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس جاہلانہ رسم کو مٹانے کے لئے آپؐ کے نکاح میں حضرت زینبؓ کو دے دیا اور یہ آیت نازل فرمائی۔

أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا ﴿٣٩﴾ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن

خوف نہیں کرتے اور اللہ کافی ہے اور وہی حساب لینے والا ہے۔ محمدؐ تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ

رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ

نہیں ف۸ مگر اللہ کے رسولؐ ہیں اور سب نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے ف۹ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو

شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٤١﴾

جانتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کو بہت کثرت سے یاد کرو۔

وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ

اور صبح وشام اس کی تسبیح کیا کرو اور اللہ تعالیٰ وہی ہے کہ تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے

لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾

تاکہ تمھیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے۔ اور وہ مومنوں پر مہربان ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ۚ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا

ان کے لیے ملتے وقت کی دعا سلام ہے۔ اور ان کے لیے عزت والا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبیؐ!

النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَدَاعِيًا إِلَى

یقیناً ہم نے آپ کو بھیجا ہے اعمال پر گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے

اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ

حکم سے بلانے والا اور نور دینے والا چراغ۔ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کی

اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ وَدَعْ

طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔ اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کی ایذا پر

أَذَاهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٤٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

درگزر فرماؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی ہے اور وہ کارساز ہے۔ اے ایمان والو!

آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن

جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انھیں بے ہاتھ لگائے

تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۖ فَمَتِّعُوهُنَّ

چھوڑ دو تو تمھارے لیے ان کی عدت نہیں ہے کہ جسے تم پورا کراؤ تو انھیں ان کے حقوق

ف۸ روایت ہے کہ یہ آیت اس عمومیت کی نفیس ہیں کہ آپ اپنے بیٹوں قاسم، طیب طاہر اور ابراہیم کے باپ تھے اس لیے کہ وہ رجال کہلانے جانے کی حد تک نہیں پہنچے تھے بالفرض وہ اس حد تک پہنچتے بھی تو وہ رجالہ یعنی رسول اللہ کے رجال ہوتے نہ کہ رجال الناس یعنی لوگوں کے رجال کہ وہ حاکم کی زد میں آتے اس طرح آپ کا حسینؓ کا باپ ہونا بھی اس آیت کے منافی نہیں کیونکہ وہ سب رجال رسول اللہ ہیں نہ کہ رجال الناس ان کا قیاس عام لوگوں کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تمہید سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کے باپ نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنے بچوں اور اولاد کے بھی باپ نہیں تھے کیونکہ یہ تمہید ہیں رجالکم کہہ کر لوگوں کے باپ ہونے کی نفی کی گئی ہے نہ کہ رجالہ یعنی اپنی اولاد کے باپ ہونے کی جو خلاف عقل ہے نیز حضرت حضرت حسن مجتبیٰؑ کی نسبت فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے۔ اسی طرح حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی نسبت فرمایا کہ میرے یہ دونوں بیٹے امام ہیں خواہ کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں۔ نیز فرمایا کہ ہر نبی کی اولاد اپنے باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے اولاد فاطمہؑ کے کہ ان کا باپ میں ہوں۔

ف۹ اس آیت میں لفظ خاتم ہے جس کے معنی ماختم بہٖ ہیں یعنی وہ شے یا وہ جس پر کوئی شے ختم کردی جائے۔ پس خاتم اللہ تعالیٰ ہے اور خاتم آپ ہیں۔ یعنی آپ کی ذات پر اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں کا خاتمہ کردیا آپ آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور جو نبوت کے قائل ہیں کہ یہاں خاتم کے معنی مہر کے ہیں، یہ غلط ہے کیونکہ اس صورت میں علیٰ کا تقدیر ضروری تھا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ ختم اللہ علیٰ قلوبھم اور الیوم نختم علیٰ افواھھم۔

وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

ادا کردو اور انھیں بہت اچھی طرح خوش کر کے رخصت کرو۔ اے نبیؐ! ہم نے آپؐ کے لیے حلال فرمائیں آپؐ کی وہ بیبیاں

الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

جن کو آپؐ مہر دو۔ اور وہ کنیزیں جو آپؐ کی ملک میں آجائیں جو اللہ نے آپؐ کو غنیمت میں دیں۔

وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ

اور آپؐ کے چچا کی بیٹیاں اور آپؐ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں

الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ

جنھوں نے آپؐ کے ساتھ ہجرت کی۔ اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبیؐ کو ہبہ کر دے ف

اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

اگر نبیؐ اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص آپؐ کے لیے ہے امت کے لیے نہیں۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں کے لیے مقرر کیا ہے ان کی بیبیوں اور ان کی ملکیت کنیزوں میں

لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِيْ

یہ خصوصیت آپؐ کے لیے ہے اس لیے کہ آپؐ پر کوئی تنگی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ان میں سے

مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ

جسے چاہو پیچھے ہٹاؤ اور جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو۔ اور جسے آپؐ نے کنارے کر دیا تھا

مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ

اگر آپؐ کا جی چاہے تو اس میں بھی آپؐ پر کچھ گناہ نہیں یہ امر اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اور وہ غم نہ کریں اور تم انھیں جو کچھ عطا فرما دو اس پر وہ سب کی سب راضی رہیں۔ اور اللہ جانتا ہے۔

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ

جو تم سب کے دلوں میں ہے۔ اور اللہ علم والا اور حلم والا ہے۔ ان کے بعد اور عورتیں

النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ

آپؐ کو حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیبیاں رکھ لو اگرچہ

ف روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک دن حضرت حفصہؓ کے حجرے میں تشریف فرما تھے کہ انصار کی ایک عورت آئی اس نے خوب بناؤ سنگار کیا ہوا تھا اور کنگھی پٹی سے آراستہ پیراستہ تھی کہنے لگی یا رسول اللہ! کوئی عورت خاوند کی خود طلب گار نہیں ہوتی لیکن میں ایسی عورت ہوں کہ نہ زمانے میں میرا کوئی خاوند ہے اور نہ کوئی اولاد کیا آپؐ کو میری حاجت ہے اگر ہو تو میں اپنا نفس آپ کو ہبہ کرتی ہوں بشرطیکہ آپؐ قبول فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے اس کے حق میں دعائے خیر کی اور فرمایا اے انصار کے گروہ! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے۔ کہ تمہارے مرد ہماری نصرت کرتے ہیں اور تمہاری عورتیں ہم سے رغبت رکھتی ہیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یہ نکاح آنحضورؐ کے علاوہ کسی کو جائز نہیں۔

أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ

آپ کو ان کا حسن بھاتا ہو. سوائے کنیز کے جو آپ کی ملک میں آجائے. اور اللہ ہر چیز پر

كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ﴿٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ

نگہبان ہے. اے ایمان والو! نبیؐ کے گھر میں داخل

النَّبِيِّ إِلَّا أَن يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ

نہ ہو جب تک کہ اجازت نہ مل جائے مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کر خود اس کے پکنے کا انتظار کرو البتہ

إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ

جب بلائے جاؤ تو گھر میں داخل ہو جاؤ اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں

لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ ۖ وَاللَّهُ

دل بہلاؤ. بیشک یہ بات نبیؐ کو ایذا دیا کرتی تھی مگر وہ تم سے شرماتے تھے. اور اللہ

لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۚ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن

حق بات کہنے میں نہیں جھجکتا. اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے

وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ

سے مانگو. یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے بہتر ہے. اور یہ تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے

أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ

کہ تم رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نکاح کرو.

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿٥٣﴾ إِن تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ

یقیناً یہ اللہ کے نزدیک بہت بڑی گناہ کی بات ہے. اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾ لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ

تو یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز سے با خبر ہے. اور ان عورتوں پر کوئی مضائقہ نہیں کہ ان کے باپ

وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ

اور بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور

أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ

بھانجوں کے سامنے ہوتے ہیں. اور نہ اپنی عورتوں اور ان کی کنیزوں کے سامنے ہوتے ہیں اور اللہ سے ڈرتی رہو.

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿۵۵﴾ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

یقیناً ہر چیز اللہ تعالٰی کے سامنے ہے ۔ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

درود بھیجتے ہیں نبی پر ۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر خوب درود و سلام

تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي

بھیجو۔ اور بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کو ان پر لعنت ہے دنیا

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ﴿۵۷﴾ وَالَّذِينَ

اور آخرت میں۔ اور اللہ تعالٰی نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار رکھا ہے ۔ اور جو

يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا

ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بلا وجہ ستاتے ہیں انھوں نے بہتان

بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿۵۸﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ

اور بہت بڑا گناہ اپنے سر لیا۔ اے نبیؐ! اپنی بیبیوں اور بیٹیوں

وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ

اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے

أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۵۹﴾

بہتر ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور نہ ستائی جائیں اور اللہ تعالٰی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ

البتہ اگر منافق لوگ باز نہ آئے اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینے میں

فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا

جھوٹی باتیں اڑانے والے بھی تو ضرور ہم آپؐ کو ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینے میں آپؐ کے پاس نہ رہیں گے سوائے

قَلِيلًا ﴿۶۰﴾ مَلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿۶۱﴾

چند ایک کے وہ لعنت کیے ہوئے جہاں کہیں وہ پائے جائیں پکڑے جائیں اور چن چن کر قتل کیے جائیں۔

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ

یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آرہی ہے۔ اور آپ اللہ کی سنت کو ہرگز بدلا ہوا

(ف) حضرت علیؑ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالٰے اس کے فرشتوں اور مومنوں کی صلوٰت سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالٰے کی صلوٰت اس کا رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتوں کی صلوٰت ان کی طہارت اور پاکیزگی کا نام ہے اور مومنوں کی صلوٰت ان کے لیے دعا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ اللہ تعالٰے کے قول وسلموا تسلیما کی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ان کی شان میں وارد ہوا ہے اسے بلا چون وچرا تسلیم کریں۔ پھر پوچھا گیا کہ ہم محمدؐ اور آل محمدؐ پر کس طرح صلوٰت پڑھیں۔ آپؑ نے فرمایا کہو اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم۔ پھر پوچھا گیا اس کا کیا ثواب ہے کہ جو آنحضرتؐ اور آپؐ کی آل پر اس طرح صلوٰت بھیجے۔ آپؑ نے فرمایا تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائیگا جس طرح کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

(اعتراض)

آیہ صلوات میں صرف نبی کا ذکر آیا ہے۔ یصلون علی النبی پھر آل کو کیوں شامل کر دیا جاتا ہے۔

(الجواب) آیہ مجیدہ میں "یصلون علی نبی" نہیں بلکہ نبی پر الف لام داخل ہوا ہے "النبی" ہے اور اہل علم جانتے ہیں کہ الف لام کی بے شمار اقسام ہیں جن میں سے ایک الف لام جنسی بھی ہے دیکھئے قرآن مجید میں ارشاد ہے افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور (العادیات) کیا وہ نہیں جانتا کہ جب مردے قبروں سے نکالے جائیں گے اس پر سوال ہوتا ہے کہ اگر از روئے قرآن صرف قبروں سے ہی مردے نکالے جائیں گے تو ان لوگوں کا کیا ہوگا جو آگ میں جلا دیے گئے اور ان کی راکھ گنگا دریا میں بہا دی گئی یا وہ جنہیں شیر یا بھیڑیا کھا گیا یا دریا میں غرق

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ

نہ پاؤ گے۔ لوگ آپ سے قیامت کی بابت پوچھتے ہیں۔ آپ فرمادیں کہ اس کا علم تو اللہ ہی کے

اللَّهِ ۚ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ

پاس ہے۔ اور آپ تو جانتے ہیں کہ (قیامت کی) گھڑی قریب ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ

لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ

نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي

وہ اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ کوئی مددگار جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں اوندھائے

النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا

جائیں گے، وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ اور وہ کہیں گے

رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا

اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی تو انھوں نے ہمیں راہ راست سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب!

آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾ يَا أَيُّهَا

انھیں آگ کا دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا

ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا کہ جنھوں نے موسیٰ کو ستایا کہ اللہ نے اسے بری فرمادیا اس بات

قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا

سے جو انھوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں بڑی عزت والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے

اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

ڈرو اور صحیح بات کرو۔ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ

ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

بخش دے گا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے یقیناً اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ

بیشک ہم نے یہ امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ہو گئے اور ان کے بدن گو ہزاروں چیزیں بن چکے ہو گئیں اس کا جواب قرآن نے یہ دیا کہ اس مجموعہ میں ماقبل تعبیر نہیں فرمایا بلکہ قبر پر الف لام لگا دیا گیا یعنی "القبور" الف لام جنسی ہے مطلب یہ ہوا کہ قبر یا اس کی مثل یعنی جہاں اور جس جگہ بھی جسم انسانی مرنے کے بعد پوشیدہ ہو جائے گا خواہ وہ کسی درندے کے پیٹ میں ہو یا دریا کی مچھلیوں یا آگ وغیرہ میں، اللہ تعالیٰ وہاں سے بھی اسے نکال لے گا۔

اسی طرح نبی پر الف لام جنسی داخل ہے یعنی نبی پر بھی صلوٰۃ ہے اور اس کی جنس پر بھی اور ظاہر ہے کہ نبی کی جنس صرف اس کی آل ہے کیونکہ جس طرح نبی پر صدقہ حرام ہے اسی طرح آل پر صدقہ حرام ہے لہٰذا آپ کی آل آپ کی جنس سے ہے اس لیے آپ کے ساتھ آپ کی آل پر بھی صلوٰۃ پڑھنا واجب ہے۔ زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں۔

(نوٹ) نماز میں مندرجہ بالا درود پڑھنا درست ہے کیونکہ التحیات میں سلام آ چکا ہے۔ نماز کے علاوہ وہ درود شریف پڑھنا چاہیے جس میں صلوٰۃ اور سلام دونوں آ جائیں کیونکہ حکم ہے صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

حاشیہ صفحہ ہذا

ف۱۷ روایت ہے کہ بنی اسرائیل کہا کرتے تھے کہ حضرت موسیٰ میں وہ چیز نہیں ہے جو مردوں میں ہوا کرتی ہے اور موسیٰ کا دستور تھا کہ جب وہ نہانے کا ارادہ کرتے تو کسی ایسے مقام پر جاتے جہاں انہیں کوئی نہ دیکھتا ہو۔ ایک دن وہ کسی دریا کے کنارے نہا رہے تھے اور انہوں نے کپڑے ایک چٹان پر رکھے تھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور وہ چٹان ان سے دور ہو گئی تا آنکہ بنی اسرائیل نے ان پر نظر ڈال لی اور جان لیا کہ حضرت موسیٰ ویسے نہیں

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ط إِنَّهُ كَانَ
اس کے اٹھانے سے گریزاں ہوئے اور اس سے ڈر گئے۔ اور انسان نے اسے اٹھالیا بیشک وہ اپنی جان
ظَلُومًا جَهُولًا ﴿۷۲﴾ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ
کو مشقت میں ڈالنے والا اور بڑا نادان تھا۔ تاکہ اللہ تعالیٰ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو
وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط
اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب کرے اور اللہ توبہ قبول فرمائے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۷۳﴾ ع
اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ع ۹ ۵ ۶

سُورَةُ سَبَإٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ
سورۂ سبا مکی ہے اور اس میں چوّن آیتیں اور چھ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ
سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور آخرت
الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ط وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ﴿۱﴾ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي
میں اسی کی تعریف ہے اور وہی ہے حکمت والا خبردار۔ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل
الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ
ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے۔ اور جو آسمان سے اترتا ہے ف۱ اور جو اس میں
فِيهَا ط وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ﴿۲﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
چڑھتا ہے۔ اور وہی ہے رحم کرنے والا اور بخشنے والا۔ اور کافر لوگ بولے
لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ ط قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ لا عَالِمِ الْغَيْبِ ج
ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ آپ فرماؤ بیشک میرے رب کی قسم یقیناً ضرور تم پر آئے گی۔ وہ غیب جاننے والا ہے
لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
اس سے غائب نہیں ذرہ برابر بھی کوئی چیز ف۲ آسمانوں میں اور نہ زمین میں۔

ہیں جیسا کہ لوگ کہتے تھے۔ نیز مروی ہے کہ سب لوگوں کی نہ تو رضامندی حاصل کی جا سکتی ہے اور نہ ان کی زبانیں بند کی جا سکتی ہیں کیا لوگوں نے حضرت موسیٰ کی طرف یہ بات منسوب نہ کر دی تھی کہ آپ عنین ہیں اور اس طرح انہیں ایذا پہنچا رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے الزامات سے بری کر دیا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں آبرو والے تھے۔

ف ۱ ما یلج فی الارض اس سے مراد بارش، خزانہ اور مردہ ہے جو زمین میں داخل ہوتے ہیں۔ ما یخرج منہا اس سے مراد پانی دھاتیں نباتات اور حیوان ہیں اور ماینزل من السماء سے مراد بارش فرشتے اور رزق ہے اور مایعرج فیہا سے مراد اعمال اور فرشتے ہیں۔

ف 2 روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا تو اسے حکم دیا کہ لکھ، پس جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا تھا اس نے سب کچھ لکھ ڈالا۔

وَلَآ أَصۡغَرُ مِن ذَٰلِكَ وَلَآ أَكۡبَرُ إِلَّا فِي كِتَٰبٖ مُّبِينٖ ٣ لِّيَجۡزِيَ
اور نہ اس سے چھوٹی اور نہ اس سے بڑی مگر یہ کہ وہ صاف بتانے والی کتاب میں ہے۔ تاکہ صلہ دے
ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَرِزۡقٞ
انھیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہی ہیں جن کے لیے بخشش ہے اور عزت والی
كَرِيمٞ ٤ وَٱلَّذِينَ سَعَوۡ فِيٓ ءَايَٰتِنَا مُعَٰجِزِينَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٞ
روزی۔ اور جنھوں نے ہماری آیتوں میں کوشش کی عاجز کرنے کی ان کے لیے سخت عذاب
مِّن رِّجۡزٍ أَلِيمٞ ٥ وَيَرَى ٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلۡعِلۡمَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ
اور دردناک عذاب ہے۔ اور وہ جانتے ہیں جو علم لائے کہ جو کچھ آپ کی طرف
إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَ هُوَ ٱلۡحَقَّ وَيَهۡدِيٓ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلۡعَزِيزِ ٱلۡحَمِيدِ ٦
آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا وہ حق ہے۔ اور وہ ہدایت دینے والا ہے عزت والے کے راستے کی طرف اور وہی خوبیوں والی راہ بتاتا ہے
وَقَالَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ هَلۡ نَدُلُّكُمۡ عَلَىٰ رَجُلٖ يُنَبِّئُكُمۡ إِذَا
اور کافر بولے کیا ہم تمھیں ایسا شخص بتادیں جو تمھیں بتادے کہ تم جب
مُزِّقۡتُمۡ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمۡ لَفِي خَلۡقٖ جَدِيدٍ ٧ أَفۡتَرَىٰ عَلَى
ریزہ ریزہ ہوکر منتشر ہوجاؤ گے تو پھر تم نئی زندگی پالوگے۔ کیا اس نے اللہ پر
ٱللَّهِ كَذِبًا أَم بِهِۦ جِنَّةُۢۗ بَلِ ٱلَّذِينَ لَا يُؤۡمِنُونَ بِٱلۡأٓخِرَةِ فِي
جھوٹ باندھا یا اسے جنون ہے۔ بلکہ وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے عذاب
ٱلۡعَذَابِ وَٱلضَّلَٰلِ ٱلۡبَعِيدِ ٨ أَفَلَمۡ يَرَوۡاْ إِلَىٰ مَا بَيۡنَ أَيۡدِيهِمۡ
میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ جو ان کے آگے
وَمَا خَلۡفَهُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِۚ إِن نَّشَأۡ نَخۡسِفۡ بِهِمُ
اور پیچھے ہے آسمان اور زمین میں۔ ہم چاہیں تو انھیں زمین میں دھنسا
ٱلۡأَرۡضَ أَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَيۡهِمۡ كِسَفٗا مِّنَ ٱلسَّمَآءِۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
دیں۔ یا ان پر آسمان کا ٹکڑا گرادیں۔ یقیناً اس میں
لَأٓيَةٗ لِّكُلِّ عَبۡدٖ مُّنِيبٖ ٩ وَلَقَدۡ ءَاتَيۡنَا دَاوُۥدَ مِنَّا فَضۡلٗاۖ ع ١
نشانی ہے ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے۔ اور یقیناً ہم نے داؤد کو اپنا بڑا فضل دیا۔

بِجِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۖ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ﴿١٠﴾ أَنِ اعْمَلْ

اور حکم دیا اے پہاڑو! اس کے ساتھ تسبیح پڑھو اور اے پرندو تم بھی۔ اور ہم نے اس کیلئے لوہے کو نرم کیا۔ کہ وسیع

سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ ۖ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ

زرہیں بنا اور بنانے میں اندازے کا لحاظ رکھو اور تم سب نیک عمل کرو۔ بیشک جو کام تم کرتے ہو، میں

بَصِيرٌ ﴿١١﴾ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۖ وَ

انھیں دیکھ رہا ہوں۔ اور سلیمانؑ کے بس میں ہوا کردی اور اسکی صبح کی منزل ایک مہینے کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینے کی راہ ہوتی تھی

أَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور ہم نے اس کیلیے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کردیا۔ اور جنوں میں سے جو اس کی خدمت کرتے تھے

بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ

اس کے رب کے حکم سے۔ اور جو ان میں سے ہمارے حکم سے پھرتا ہے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب

السَّعِيرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ

چکھائیں گے۔ وہ اس کے لیے بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا اونچے اونچے محل اور نقش و نگار اور بڑے حوضوں

كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِنْ

کے برابر لگن اور لنگردار دیگیں۔ اے آل داؤد! "شکر کرو" اور یقیناً میرے بندوں

عِبَادِيَ الشَّكُورُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ

میں بہت کم ہیں شکر کرنے والے۔ پھر جب ہم نے اس پر موت وارد کی تو جنوں کو اس کی موت کی بابت

مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ

نہ بتایا مگر زمین کی دیمک نے کہ اس کا عصا کھاتی تھی۔ پھر جب سلیمانؑ زمین پر گرا تو جنوں پر

الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ

حقیقت کھل گئی، اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس خواری کے عذاب میں

الْمُهِينِ ﴿١٤﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ ۖ جَنَّتَانِ عَنْ

نہ رہتے۔ بیشک سبا کے لیے ان کی آبادی میں ایک نشانی تھی کہ دو باغ دائیں

يَمِينٍ وَشِمَالٍ ۖ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ بَلْدَةٌ

اور بائیں تھے تو اپنے رب کے رزق میں سے کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ اور

ف۲ یہ لفظ تاویب سے مشتق ہے جس کے معنی رجوع ہوتے ہیں۔ اس میں تاویب سے مراد تسبیح کرنا ہے چنانچہ سورۂ ص کی آیت میں ہے ہم نے تابع کردیے پہاڑ کہ وہ اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے شام اور صبح اور اڑتے جانور اکٹھے ہوکر۔ اس آیت کی تفسیر کر رہی ہے۔ یہ حضرت داؤدؑ کا معجزہ تھا کہ جب آپ تسبیح الٰہی میں مصروف ہوتے تھے تو پہاڑ اور پرندل کر آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا خاص فضل تھا کیونکہ قرآن مجید اس چیز کو خاص طور پر فضل کہہ رہا ہے۔ پہاڑوں کی تسبیح سے انکی صدائے بازگشت یا وہ عام تسبیح جو ہر چیز اپنی زبان حال وقال سے کرتی رہتی ہے مراد نہیں، ورنہ حضرت داؤدؑ افضال وانعامات الٰہی کے سلسلے میں اس کا بیان کرنا کیا اہمیت رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر صدائے بازگشت یا عام تسبیح مراد لی جائے تو پھر پہاڑوں اور پرندوں کے مسخر کرنے کا کیا مطلب رہ جاتا ہے۔ روایت ہے کہ حضرت داؤدؑ جنگلوں میں سے گزرتے تو زبور پڑھتے تو آپ کے ساتھ تمام پہاڑ اور پرندے اور وحشی جانور بھی تسبیح پڑھتے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے لوہا مثل موم شمع کے نرم کردیا تھا کہ جو کچھ چاہتے اس سے بنا لیتے نیز حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو جو معجزات دیے گئے وہ سابقہ انبیاء میں سے کسی کو نہ دیے گئے تھے آپ کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی لوہا اور تانبا ان کے لیے بغیر آگ پر چڑھائے نرم کر دیا گیا اور تمام پہاڑوں کو ان کے ہمراہ تسبیح خواں بنا دیا گیا۔

طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُورٌ ﴿١٥﴾ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

اچھا شہر رہنے کیلئے ہے اور رب بخشنے والا ہے۔ تو انھوں نے روگردانی کی تو ہم نے ان پر زبردست طغیانی بھیجی ف

وَبَدَّلْنَاهُم بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَّأَثْلٍ وَّشَيْءٍ

اور ان کے باغوں کے عوض انھیں دو باغ بدل دیے جن میں ردی میوہ اور کچھ جھاؤ اور کچھ

مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ ﴿١٦﴾ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِمَا كَفَرُوا ۖ وَهَلْ نُجَازِي

تھوڑی سی بیریاں۔ ہم نے یہ بدلہ دیا اور ان کی ناشکری کی سزا۔ اور یہ سزا ہم اسی کو دیتے ہیں

إِلَّا الْكَفُورَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا

جو ناشکرا ہے۔ اور ہم نے ان (سبا والوں) کی بستیوں کے درمیان اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت

قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ ۖ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا

رکھی ہے کتنی ظاہر بستیاں بنائیں۔ اور انھیں منزل کے اندازے پر قائم رکھا، ان میں چلو راتوں اور دنوں میں

آمِنِينَ ﴿١٨﴾ فَقَالُوا رَبَّنَا بَاعِدْ بَيْنَ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ

امن وامان کے ساتھ۔ تو بولے اے ہمارے رب! ہمارے سفر میں دوری ڈال دے اور انھوں نے خود ہی اپنے نفس پر ظلم کیا

فَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

تو ہم نے انھیں افسانے بنا دیا پھر ہم نے انھیں پارہ پارہ کر دیا اور پراگندہ کر دیا۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿١٩﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ

ہر بڑے صبر والے اور ہر بڑے شکر والے کیلئے۔ اور بیشک ابلیس نے انھیں اپنا گمان سچ کر دکھایا

فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٠﴾ وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِم

تو انھوں نے اس کی پیروی کی سوائے ایک گروہ کے کہ وہ مسلمان تھا۔ اور شیطان کا ان پر کچھ

مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يُؤْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا

قابو نہ تھا تاکہ ہم جتا دیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کون اس کی بابت

فِي شَكٍّ ۗ وَرَبُّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٢١﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ

شک میں ہے۔ اور آپ کا رب ہر چیز پر نگہبان ہے۔ آپ فرما دیں پکارو انھیں جنھیں

زَعَمْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ

اللہ کے سوا معبود سمجھے بیٹھے ہو۔ وہ ذرہ بھر کے مالک نہیں نہ آسمانوں میں

ف روایت ہے کہ یمن میں ایک دریا تھا اور حضرت سلیمانؑ نے اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کے لیے جو دہ فرسنگ اس میٹھے پانی والے دریا سے ایک خلیج کھودیں پس انہوں نے اسکی تعمیل کی اور پتھروں اور چونے سے ایک بہت بڑا بند باندھ دیا کہ اس سے نہریں نکال کر بقدر ضرورت تمام ملک میں پانی پہنچایا کرتی تھیں اسکے دائیں بائیں ایسے باغات ہوگئے تھے کہ چلنے والا دس دن تک چلا جاتا اور اس پر دھوپ نہ پڑتی، لیکن جب انہوں نے گناہوں کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرکشی کی اور نیک لوگوں کے منع کرنے سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے اس بند پر گھونس کو مسلط کر دیا، وہ ایک بہت بڑا چوہا ہوتا ہے وہ ان پتھروں کو اکھاڑ اکھاڑ کر پھینک دیتا تھا جو آدمیوں کے ہلائے نہ ہلتے تھے جب لوگوں نے یہ حالت دیکھی تو لوگ وہاں سے بھاگ گئے یا ملک چھوڑ کر چل دیئے، گھونس اپنے کام میں لگا رہا تا آنکہ بدکار لوگوں نے خیال بھی نہ کیا تا آنکہ سارا بند خراب ہوگیا۔ ایک بہت بڑا سیلاب آیا اور اس نے ان سب کو ڈبو دیا، علاقہ ویران ہوگیا اور سب درخت برباد ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کی روح القدس سے تائید فرماتا ہے، ہر نبی روح القدس کے ساتھ مبعوث ہوتا ہے کسی میں روح القدس شدت کیساتھ نفوذ کرتا اور کسی میں خفیف اثر ہوتا ہے اسی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ تمام انبیاءؑ از آدم تا عیسیٰؑ روح جزئی کیساتھ مبعوث ہوئے اسی لیے انہیں دین جزئی عطا ہوا اور اسی وجہ سے انکی امت پر گناہوں کے اثرات شدید ہوتے تھے حضورؐ روح کلی کے ساتھ مبعوث ہوئے اسی وجہ سے آپکو دین کامل عطا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم یہ اعلان کسی کتاب میں بھی نہیں کیا گیا وہ دین جو آدمؑ سے کر آئے تھے
ع ۲
اور جس کا ہر ایک جز ہر نبی کو عطا ہوا وہ مکمل طور پر حضورؐ کو عطا ہوا یہی آپکے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے اور حضورؐ کے رحمۃ للعالمین ہونیکا اس امت کو سب سے بڑا نفع یہ ہوا کہ آپکی امت پر مثل سابقہ امتوں کے گناہوں کے اثرات شدید نہیں ہوتے اور اسی سے اس امت کے گنہگار بھی بخشے جائیں گے۔

وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ

اور نہ زمین میں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے۔ اور نہ اللہ کا ان میں سے

مِنْ ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ

کوئی مددگار ہے۔ اور اس کے پاس شفاعت کوئی نفع نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے یہاں تک

إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ

کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا بات فرمائی ہے وہ کہتے ہیں

الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٢٣﴾ قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ

کہ جو فرمایا ہے وہ حق ہی فرمایا ہے اور وہی سب سے بلند مرتبہ اور بزرگ ہے۔ آپ فرمادیں کون ہے جو تمہیں روزی دیتا ہے آسمانوں اور زمین سے آپ خود ہی

اللَّهُ ۖ وَإِنَّا أَوْ إِيَّاكُمْ لَعَلَىٰ هُدًى أَوْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٤﴾ قُلْ

فرماؤ کہ اللہ تعالیٰ، اور بیشک ہم یا تم یا تو ہدایت پر ہیں ف۵ یا کھلی گمراہی میں ہیں آپ فرمادیں

لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٥﴾ قُلْ يَجْمَعُ

ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا ہے تو اس کی تم سے پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور نہ تمہارے کرتوتوں کا ہم سے سوال ہوگا آپ فرمادیں ہمارا رب

بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ ﴿٢٦﴾ قُلْ

ہم سب کو جمع کریگا پھر ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے گا اور وہی ہے فیصلہ کرنیوالا سب کچھ جاننے والا۔ آپ فرمادیں

أَرُونِيَ الَّذِينَ أَلْحَقْتُمْ بِهِ شُرَكَاءَ ۖ كَلَّا ۚ بَلْ هُوَ اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾

تم مجھے ان کو دکھاؤ جن کو تم نے شریک بنا کر اس سے ملحق کر دیا، ہرگز ایسا نہیں ہے۔ بلکہ وہی ہے اللہ عزت والا اور حکمت والا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

اور اے حبیب! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر ایسی رسالت کے ساتھ کہ تمام انسانوں کیلیے خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ف۶ مگر بہت

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ

لوگ نہیں جانتے۔ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم

صَادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَكُمْ مِيعَادُ يَوْمٍ لَا تَسْتَأْخِرُونَ عَنْهُ سَاعَةً

سچے ہو۔ آپ فرمادیں تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے

وَلَا تَسْتَقْدِمُونَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ نُؤْمِنَ بِهَٰذَا الْقُرْآنِ

اور نہ آگے بڑھ سکو گے۔ اور کافر بولے ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے اس قرآن پر

ف 5 اس آیت میں دو فرقوں موحدین اور مشرکین کا ذکر کیا گیا ہے ایک یعنی موحدین کا فرقہ ہدایت پر ہے اور دوسرا یعنی مشرکین کا گروہ ضلالت پر ہے اور اس طرح بیان میں تصریح سے زیادہ بلیغ ہے اور یہ انصاف کی صورت خصم (دشمن) کو خاموش کرانے کے لئے ہے۔ حرفوں کا استعمال یعنی ہدایت سے پہلے علی کا آنا اور ضلال سے پہلے فی کا استعمال کرنا اس بنا پر ہے کہ ہادی۔ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو مینار پر چڑھا ہوا ہو۔ کل چیزوں کو دیکھتا ہو اور ان کی اطلاع رکھتا ہو یا گھوڑے پر سوار ہو کر جدھر چاہے اسے ایڑی مار لے جائے اور گمراہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو اندھیرے میں پھنسا ہوا ہو کہ اسے کچھ سجھائی نہ دے یا مانند اس قیدی کے ہو جو کسی گڑھے میں ہو کہ وہاں سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائے۔

ف 6 روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیائے سابق یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام کی شریعتیں عطا کیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کل لوگوں کالے گورے اور جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا۔

النصف ع ۳ ۹

وَلَا بِالَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ
اور نہ ان کتابوں پر جو اس سے پہلے تھیں۔ اور کاش آپ دیکھتے جب ظالم اپنے رب کے یہاں کھڑے کیے
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ
جائیں گے۔ ان میں سے ایک دوسرے پر بات کو ڈالے گا وہ لوگ جو کمزور کر دیئے گئے
اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ
کہیں گے ان سے جو طاقتور بنے ہوئے تھے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے۔ اور جو
الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ
بڑے بنے ہوئے تھے وہ ان لوگوں سے جو کمزور کر دیئے گئے تھے کہیں گے کیا ہم نے تمھیں ہدایت پانے سے
الْهُدَىٰ بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ ۖ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ
روک دیا تھا جب وہ تمھارے پاس آئی۔ بلکہ تم خود ہی مجرم تھے۔ اور کہیں گے وہ جو
اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا
کمزور کر دیئے گئے ان سے جو بڑے بنے ہوئے تھے یہ تو تمھارا دن اور رات کا فریب تھا جبکہ تم ہمیں حکم دیتے تھے
أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا
کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کے شریک ٹھہرائیں اور وہ دل ہی دل میں پچھتانے لگے جب انھوں
الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ
نے عذاب دیکھا۔ اور ہم نے طوق ڈالے ان کی گردنوں میں جو منکر تھے۔ اور وہ کیا بدلہ پائیں گے
إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا
سوائے اس کے جو عمل وہ کرتے تھے۔ اور جب کبھی ہم نے کسی بستی میں کوئی اللہ سے ڈرانے والا بھیجا تو وہاں
قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ
کے آسودہ حال لوگوں نے یہی کہا کہ تم جو کچھ دے کر بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں اور انھوں نے کہا کہ ہم مال اور
أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ
اولاد میں بڑھ کر ہیں ف اور ہم عذاب نہیں دیے جائیں گے۔ آپ فرما دیں یقیناً میرا رب رزق کو وسیع سے
الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ ع ٤ ١٠
وسیع تر کرتا ہے جس کیلئے چاہے اور جس کیلئے چاہے تنگی فرماتا ہے۔ مگر بہت لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

ف ۷ روایت ہے کہ وہ امیر لوگ جو امتوں میں سے مالدار لوگ ہوتے تھے انھوں نے ہمیشہ نعمتوں پر بیجا فخر کیا اور کہنے لگے کہ ہم مال اور اولاد میں زیادہ ہیں اور ہم عذاب نہیں دیے جائیں گے پس اگر تعصب ضروری ہے تو تمہارا تعصب اچھی خصلتوں اور قابل تعریف اعمال اور محاسن امور کے لئے ہونا چاہئے جن کے متعلق عرب کے قبائل اور ان کے سردار ایک دوسرے کے خلاف اپنی اپنی برتری اور بزرگی ثابت کیا کرتے تھے۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ

اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ وہ ہمارے حضور تمہارا مقام قریب کر دیں سوائے ان کے جو

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا

ایمان لائے اور نیک عمل کیے پس ان کے لیے دوگنا صلہ ہے ف۸ ان کے عمل کا بدلا ہے

وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

اور وہ بالاخانوں میں امن و امان کے ساتھ رہیں گے۔ اور جو ہماری نشانیوں کے بارے میں ہمیں عاجز کرنے کی کوشش کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

تو وہ عذاب میں دھر لیے جائیں گے آپ فرما دیں یقیناً میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگی فرماتا ہے۔ اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو

فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ

وہ اس کے بدلے اور دیگا ف۹ اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ اور جس دن وہ سب کو محشور کر کے جمع کریگا پھر

يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَاۗءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ

فرشتوں سے فرمائے گا کیا "یہ تمہاری عبادت کرتے تھے؟" وہ عرض کریں گے تیری ذات پاک ہے

اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ

تو ہمارا ولی ہے نہ کہ وہ بلکہ وہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں سے اکثر

بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا

انہیں پر ایمان رکھنے والے تھے۔ پس آج تم سے کوئی ایک دوسرے کے بھلے برے کا کچھ اختیار نہ

ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا

رکھے گا اور ہم فرمائیں گے ظالموں سے کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا ھٰذَآ اِلَّا

جھٹلاتے تھے۔ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں تو کہتے ہیں یہ تو ایک مرد ہے

رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا ھٰذَآ

جو تمہیں روکنا چاہتا ہے تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے۔ اور کہتے ہیں یہ تو ایک

ف ۸ روایت ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ کے سامنے ایک شخص نے امیر لوگوں کا ذکر کر کے ان کی کچھ مذمت کی، حضرت نے فرمایا خاموش ہو جا اس لیے کہ امیر شخص اگر صلہ رحمی کرنے والا اور اپنے بھائیوں کے حق میں نیکی کرنے والا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کو دوہرا اجر دے گا۔

ف ۹ روایت ہے کہ جو شخص میسر ہونے کی حالت میں سخاوت کے لیے اپنا ہاتھ دراز کرے گا تو جو کچھ وہ خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا عوض دنیا میں بھی دیدے گا اور آخرت میں کئی گنا ثواب دے گا۔ ایک شخص نے حضرت علیؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں مگر اس کا عوض نہیں دیکھتا آپؑ نے فرمایا کیا تیرا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی کرے گا عرض کی نہیں، فرمایا "کس وجہ سے" کہنے لگا کہ "میں نہیں جانتا" آپؑ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص حلال طریقہ سے مال پیدا کرے گا تو اس کا جو پیسہ بھی خرچ کرے گا اس کا عوض پالے گا۔ اگر اسے دنیا میں صلہ نہ ملے تو اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى ۚ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ
بہتان اور جھوٹ گھڑا ہوا ہے۔ اور کافروں نے حق کے متعلق کہا جب ان کے پاس آیا کہ
هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٤٣﴾ وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا ۖ وَمَا
یہ تو کھلا جادو ہے۔ اور ہم نے انھیں کچھ کتابیں نہ دیں جنھیں وہ پڑھتے ہوں۔ اور نہ
أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
آپ سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا آیا۔ اور ان سے اگلوں نے بھی جھٹلایا
وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾
یہ اس کے دسویں حصے کو بھی نہ پہنچے ف۱۰ جو ہم نے انھیں دیا تھا پھر انھوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو کیسا ہوا انجام انکار کرنے کا۔
قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ
آپ فرمادیں میں تو تمھیں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کے لیے کھڑے ہو جاؤ دو دو بھی اور اکیلے بھی پھر
تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ
سوچو کہ تمھارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں، وہ تو تمھیں صرف ڈرانے والے ہیں ایک
يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ
سخت عذاب سے۔ آپ فرمادیں کہ میں نے تم سے اس پر کچھ اجر مانگا ہو تو وہ تمھارے لیے ہے ف۱۱
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ
میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے آپ فرمادیں
إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا
کہ میرا رب حق کا القاء فرماتا ہے اور سب غیبوں کا جاننے والا ہے۔ آپ فرمادیں کہ حق آگیا ف۱۲ اور
يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ
باطل نہ پہل کرے گا اور نہ پھر کر آئے گا۔ آپ فرمادیں کہ اگر میں بھٹکا تو یہ بھٹکنا
عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ
میرے ہی نفس پر ہے۔ اور اگر میں نے ہدایت پائی تو اس کے سبب جو میرا رب میری طرف وحی فرماتا ہے بیشک وہ سننے والا ہے
قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ
اور قریب ہے۔ اور کاش آپ ان کو دیکھتے جب گھبرا جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے اور ایک قریب جگہ ہی سے پکڑ لیے

ع ۹ ۱۱

ف ۱۰ روایت ہے کہ پہلے زمانے والوں کو جو قوت مال کی زیادتی اور عمر کی طوالت حاصل تھی اس زمانے والوں کو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ملا یا اس زمانے والوں کو جس قدر ہدایات اور بینات پہنچی ہیں اس زمانے والوں کو اس کا دسواں حصہ بھی نہ پہنچا تھا۔ نیز یہ کہ ان لوگوں سے پہلے رسولوں کی تکذیب کی تھی حالانکہ محمد رسول اللہ کو جو کچھ ہم نے دیا ہے اس کا دسواں حصہ بھی ان کو نہیں دیا تھا۔ پس اس لحاظ سے حضورؐ سے حسد بھی زیادہ ہونا چاہیے اور ان کی تکذیب بھی زیادہ۔

ف ۱۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس موت کا اجر جس کا میں نے تم سے سوال کیا، تمہیں ہی ملے گا۔ اس کے ذریعے سے تم ہدایت پاؤ گے اور قیامت کے عذاب سے نجات پاؤ گے۔

ف ۱۲ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضورؐ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت کعبے کے اردگرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آنحضرتؐ کے ہاتھ میں لکڑی تھی، اس کی نوک سے ان بتوں کو کچوکے دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِن مَّكَانٍ

جائیں گے۔ اور کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے اور اب وہ اسے کیونکر پا سکیں گے اتنی دور کی

بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ مِن

جگہ سے۔ کہ پہلے تو وہ اس سے کفر کر چکے تھے اور وہ اتنی دور کی جگہ سے بے دیکھے ہی پھینک

مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ

مارتے ہیں۔ اور ان کے درمیان اور اس چیز کے جسے وہ چاہتے ہیں روک کر دی گئی ہے

بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾ ع ٦ ٩ ١٢

جیسا کہ انکے پہلے گروہوں سے کیا گیا تھا۔ اور بیشک وہ دھوکہ ڈالنے والے شک میں پڑے ہوئے تھے۔

سُورَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ فاطر مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ | پینتالیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا

سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے اور فرشتوں کو پیغام رساں بنایا ف۱

أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ

جن کے دو دو ف۲ تین تین اور چار چار پر ہیں۔ وہ پیدائش میں بڑھاتا ہے جتنا چاہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾ مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِن رَّحْمَةٍ

یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لیے کھولے،

فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۖ وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ ۚ

اس کا کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جو روک لے تو اس کی روک کے بعد اس کا کوئی بھیجنے والا نہیں۔

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ ۚ

اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ

کیا اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے۔ جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٣﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم کہاں اوندھے جاتے ہو؟ اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو یقیناً آپ سے پہلے کتنے ہی

ف ۱ روایت ہے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ اور انبیاءؑ کے مابین واسطہ ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو بذریعہ وحی الہام و رویائے صادقہ کے ان حضرات تک پہنچا دیتے ہیں۔

ف ۲ آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ ملائکہ تین حصوں میں تقسیم ہیں۔ ایک حصے والوں کے دو بازو ہیں اور ایک حصے والوں کے تین بازو ہیں اور ایک حصے والوں کے چار بازو ہیں۔

نوٹ:۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس سے زیادہ بازوؤں والے فرشتے نہیں ہیں اس لئے کہ آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ حضورؐ نے شب معراج جبرئیل امینؑ کو دیکھا کہ ان کے چھ لاکھ بازو ہیں اور اسی کی طرف کلام مجید میں اشارہ ہے یزید فی الخلق مایشاء۔

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۴ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ

رسول جھٹلائے گئے۔ اور تمام کام اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں۔ اے لوگو!

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٚ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ تو ہرگز تمھیں دھوکہ نہ دے یہ دنیا کی زندگی۔ اور ہرگز تمھیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے

الْغَرُوْرُ ۵ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا یَدْعُوْا

وہ بڑا فریبی۔ بیشک شیطان تمھارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو وہ تو اپنے گروہ کو اسی

حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ؕ ۶ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ

لیے بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔ اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے سخت

شَدِیْدٌ ؕ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ

عذاب ہے اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا

ع ۱۳ كَبِیْرٌ ۷ اَفَمَنْ زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ یُضِلُّ

ثواب ہے۔ تو کیا وہ جس کی میزان میں اس کے بُرے کام کو آراستہ کیا گیا کہ اس نے اسے خوبی ہی سمجھا ف۳ تو کیا وہ ہدایت یافتہ ہو جائیگا۔

مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖؗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَیْهِمْ

پس اللہ تعالیٰ جو گمراہی پہ جما ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہے اسکی گمراہی میں اور جو اسکی طرف متوجہ ہو اسے ہدایت کی راہ دکھا دیتا ہے۔ پس آپ کی جان ان پر حسرتوں

حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۸ وَ اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ

میں نہ جائے۔ اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ کرتے ہیں۔ اور اللہ ہی ہے جس نے ہوائیں

الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ

بھیجیں کہ وہ بادل کی صورت بن جاتی ہیں۔ پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو

الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ۹ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّةَ

زندہ فرماتے ہیں اس کے مرنے کے بعد۔ اسی طرح حشر میں اٹھائے جائیں گے ف۴ جو عزت کو چاہتا ہو

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا ؕ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ

تو سب عزت اللہ ہی کے لیے ہے۔ اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک عمل ہے وہ اسے

یَرْفَعُهٗ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَمْكُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؕ وَ مَكْرُ

بلند کرتا ہے اور وہ جو بُرے مکر کرتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اور انہی کا مکر

ف 3 روایت ہے کہ حضرت عمرؓ سے اس عجب کی نسبت دریافت کیا گیا جو عمل کو فاسد کر دیتا ہے۔ فرمایا عجب کے درجے میں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بندے کی نظر میں اپنی بداعمالی زینت پا جائے اور وہ یہ گمان کرے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں یہ اچھا ہی اچھا ہے۔

ف 4 روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا کہ اپنی مخلوق کو دوبارہ زندہ کرے تو چالیس دن متواتر آسمان سے زمین پر پانی برسائے گا جس کے ذریعے سے جوڑ باہم مل جائیں گے اور گوشت اگ آئے گا نیز مروی ہے کہ صور دو مرتبہ پھونکا جائے گا پہلی مرتبہ کے پھونکے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اس سمندر کو جسے اس نے بحر المسجور فرمایا ہے اور جو ایسا ہے جیسے کہ انسان کا نطفہ ہوتا ہے اس سے زمین پر بارش ہونے کا حکم دے گا پس جہاں اس کا پانی پرانے سے پرانے مردوں کو چھوئے گا تو وہ زمین سے نکل آئیں گے اور زندہ ہو جائیں گے۔

أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾ وَاللَّهُ خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ
برباد ہوگا۔ اور اللہ نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا پھر پانی کی بوند سے

ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا ۚ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ
پھر تمھیں جوڑے جوڑے کیا اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے

وَمَا يُعَمَّرُ مِن مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ ۚ إِنَّ
اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جاتی ہے ف۵ یا جس کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر یہ کہ وہ سب ایک کتاب میں ہے۔ اور

ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
یہ سب اللہ کو بہت آسان ہے۔ اور دونوں سمندر ایک سے نہیں یہ میٹھا ہے خوب شیریں۔

سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا
اس کا پینا خوشگوار معلوم ہوتا ہے اور یہ کھاری ہے تلخ۔ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو تازہ گوشت (حلال مچھلی کا)

وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۖ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ
اور اس میں سے نکالتے ہو وہ چیز جسے تم پہنتے ہو (موتی) اور تم دیکھتے ہو اس میں کشتیوں کو کہ وہ پانی چیرتی ہیں

لِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
تاکہ تم اس کا فضل چاہو اور تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو۔ رات کو دن میں داخل کرتا ہے

وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي
اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو تمھارے لیے مسخر کیا ہے، ہر ایک گردش کرتا ہے

لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ
مقررہ وقت کے ساتھ۔ یہ ہے اللہ تمھارا رب۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جن کی تم

مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا
عبادت کرتے ہو دانۂ خرما کے چھلکے تک کے مالک نہیں۔ اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمھاری پکار نہیں

دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ
سنیں گے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمھاری حاجت روائی نہ کر سکیں گے۔ اور قیامت کے دن وہ تمھارے شرک سے

بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ
منکر ہوں گے اور آپ کو کوئی نہ بتائے گا اس بتانے والے کی طرح۔ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو۔

ع ٢٠ ١٤

ف 5 اس کا مطلب یہ ہے کہ جو عمر کم یا زیادہ کی جاتی ہے اس کا نوشتہ پہلے سے ہی موجود ہے یعنی لوح محفوظ میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر فلاں شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو فلاں وقت تک زندہ رہے گا اور جب نافرمانی کرے گا اس کی عمر میں سے اتنا کم کر دیا جائے گا اور اس امر کی طرف جناب رسولؐ خدا نے اشارہ فرمایا ہے جبکہ یہ ارشاد ہوا کہ صدقہ دینا اور عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا یہ دو باتیں ملکوں کو آباد کر دیتی ہیں اور عمروں کو زیادہ۔ نیز منقول ہے کہ ہمیں ایک چیز بھی ایسی معلوم نہیں جو صلہ رحمی کی مانند بڑھاتی ہو یہاں تک کہ اگر کسی شخص کی زندگی کے صرف تین برس باقی ہوں اور اس سے کوئی صلہ رحمی بن پڑے تو اللہ تعالیٰ اس میں تیس برس کا اور اضافہ فرما کر 33 برس کر دیتا ہے اور اگر 33 برس باقی ہوں اور اس سے قطع رحمی ہو جائے تو اس کی عمر میں سے تیس برس کاٹ دیتا ہے اور وہاں بجائے 33 کے صرف تین ہی رہ جاتے ہیں۔

إِلَى اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ إِن يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ

اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سے سراہا گیا ہے۔ وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور نئی مخلوق پیدا

جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ

کردے۔ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں۔ اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کا

أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ

بوجھ نہ اٹھائے گی۔ اور اگر کوئی بوجھ میں دبا ہوا اپنا بوجھ بٹانے کو کسی کو بلائے تو اس کے بوجھ میں سے کوئی کچھ نہ اٹھائے گا اگرچہ وہ

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا

قریبی رشتے دار ہو۔ اے حبیب! آپ کا ڈرانا انہی کو کام دیتا ہے جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم

الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾

کرتے ہیں۔ اور جس شخص نے تزکیۂ نفس حاصل کر لیا تو اپنی ہی ذات کیلئے تزکیہ حاصل کیا اور سب کو اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا

اور برابر نہیں ہو سکتا نابینا اور بینا ف۶ اور نہ اندھیرا اور اجالا اور نہ

الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ

سایہ اور نہ تیز دھوپ ف۷ اور نہ برابر ہو سکتے ہیں زندے اور مردے ف۸ بیشک

اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنتَ

اللہ سناتا ہے جسے چاہے۔ اور آپ انھیں نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں۔ آپ تو صرف

إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ

ڈرانے والے ہو۔ اے حبیب! بیشک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ف۹ اور ہر ایک امت میں

إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن

ایک ڈرانے والا گزر چکا۔ اور اگر یہ آپ کو جھٹلائیں تو ان سے اگلے بھی جھٹلا

قَبْلِهِمْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

چکے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رسول آئے روشن دلیلیں اور صحیفے اور روشنی دینے والی کتاب لے کر۔ پھر

٣ ع ١٢ ١٥ أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ

میں نے کافروں کو پکڑ لیا تو کیسا انجام ہوا میرے انکار کا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے

ف 6 اعمیٰ سے مراد کافر اور بصیر سے مراد مومن ہے کیونکہ کفر کی ظلمت باطن پر چھا جانے سے اس کی باطنی آنکھوں پر ظلمت کا پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ بصیرت سے محروم ہو جاتا ہے اور مومن کے باطن پر نور چھا جانے سے باطنی آنکھ روشن ہو جاتی ہے اسی کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد ہے اتقوا بفراسۃ المومن انہ ینظر بنور اللہ۔ یعنی مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

نوٹ:۔ ظاہری آنکھ سے دیکھنا بصارت اور باطنی آنکھ سے دیکھنا بصیرت ہے۔

ف 7 ظلمات سے مراد باطل اور نور سے مراد حق، ظل سے مراد ثواب اور حرور سے مراد عذاب، نیز ظل سے مراد انسان ہیں اور حرور سے مراد حیوان ہیں۔

ف 8 یہ مومنین اور کفار کی دوسری مثال دی ہے جو پہلے سے بھی زیادہ بلیغ ہے اس لئے لفظ ما یستوی کی تکرار کی گئی ہے نیز ایک قول کے بموجب احیاء سے مراد علماء ہیں اور اموات سے مراد جہلاء ہیں۔

ف 9 ہر زمانے کے لئے یہ قرآن ڈرانے والا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کلام بمنزلہ ہادی کے ہے۔

السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ
پانی اتارا تو ہم نے اس سے پھل نکالے مختلف رنگوں کے۔ اور پہاڑوں
الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۲۷
میں ٹکڑے ہیں سفید اور سرخ رنگ کے اور بعض گہرے سیاہ اور کچھ ایسے کہ ان کے رنگ مختلف ہیں۔
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ
اور ایسے ہی آدمیوں، جانوروں اور چوپایوں میں سے بھی ایسے ہیں کہ ان کے رنگ مختلف ہیں۔
اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۲۸
اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں ف۱۰ بیشک اللہ بخشنے والا اور عزت والا ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
وہ لوگ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے
رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۲۹ لِيُوَفِّيَهُمْ
ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ظاہر اور پوشیدہ۔ وہ ایسی تجارت کرتے ہیں جس میں گھاٹا نہیں تاکہ ان کے اجر
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۳۰ وَالَّذِيْٓ
انھیں بھرپور دیں۔ اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے۔ بیشک وہ بخشنے والا اور قدر دان ہے ف۱۱ اور وہ کتاب
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
جو ہم نے آپ کی طرف وحی کے ذریعے بھیجی، وہی حق ہے، اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۳۱ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ
بیشک اللہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اور دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے
اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ
برگزیدہ بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی درمیانی چال پر ہے
وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۳۲
اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے نیکیوں میں سبقت لے گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔
جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
وہ رہنے کے لیے باغوں میں داخل ہوں گے، اس میں انھیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے

ف 10 اس آیت میں علماء سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے قول کی تصدیق اپنے فعل سے کر دیں اور جس شخص کا فعل اس کے قول کی تصدیق نہ کرتا ہو وہ عالم نہیں ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نسبت سب سے زیادہ علم رکھنے والا وہ شخص سمجھا جائے گا جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو نیز روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق علم اور عمل دونوں گہرے دوستوں کا سا تعلق رکھتے ہیں پس جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گی اسے اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہو گا اور وہ خوف اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر آمادہ رکھے گا اور صاحبانِ علم اور ان کے پیرو کار چونکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے تھے لہٰذا وہ قربۃ الی اللہ اعمال بجا لاتے تھے اور انھی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ف 11 اس کے معنی ہیں بڑا شکر گزار، بڑا احسان ماننے والا، بڑا قدر دان، درحقیقت شکور وہ بندہ ہے کہ جو اطاعت الٰہی اور اس کی عبادت کی بجا آوری کے ذریعے جو اس پر مقرر کی گئی ہے حق تعالیٰ کی شکر گزاری میں خوب کوشاں ہو۔ واضح ہو کہ شکور اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے جب اللہ تعالیٰ کی صفات میں اس کا استعمال ہو گا تو اس کے معنی بڑے قدر دان یعنی تھوڑے کام پر بہت ثواب دینے والے کے ہوں گے۔

لُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ

جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہوگی۔ اور کہیں گے سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمارا

عَنَّا الْحَزَنَ ۖ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ﴿۳۴﴾ الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

غم دور کیا۔ بیشک ہمارا رب بخشنے والا اور قدر فرمانے والا ہے۔ وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا ف۱۲

مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ ﴿۳۵﴾

اپنے فضل سے۔ ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے اور نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا

اور جنھوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔ نہ ان کی قضا آئے کہ مر جائیں اور نہ

يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ

ان پر اس کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ہر بڑے ناشکرے کو۔ اور وہ

يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا

اس میں چلاتے ہوں گے "اے ہمارے رب! ہمیں نکال تاکہ ہم نیک عمل کریں اس کے خلاف جو پہلے

نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ

کرتے تھے"۔ اور کیا ہم نے تمھیں وہ عمر نہ دی تھی ف۱۳ جو نصیحت لینا چاہتا وہ نصیحت حاصل کر لیتا۔ اور تمھارے پاس ڈرانے والا بھی آیا

فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿۳۷﴾ إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ

تو اب چکھو عذاب کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اور اللہ جاننے والا ہے آسمانوں اور زمین کی

وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

ہر چھپی بات کا۔ اور یقیناً وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔ وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

اگلوں کا جانشین کیا۔ تو جو کفر کرے تو اس کا کفر اسی پر پڑتا ہے اور کافروں کو ان کے رب کے

كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا

یہاں کفر زیادہ نہیں بڑھایا جائے گا مگر بیزاری۔ اور کافروں کو ان کا کفر نہ بڑھائے گا مگر

خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وہ نقصان میں رہیں گے آپ فرماؤ بھلا بتاؤ تو اپنے وہ شریک جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔

ف 12 دار المقامہ کے معنی ہیں دار بقا یعنی ہمیشہ رہنے کا گھر اور نصب کے معنی ہیں رنج و غم اور لغوب کے معنی کسل و تکان۔

ف 13 روایت ہے کہ یہ زجر و توبیخ 18 برس والے کے لئے ہے یعنی وہ عمر جس میں اللہ تعالیٰ اولاد آدم کے ہر عذر کو رفع فرما دیتا ہے ساٹھ برس ہے جناب رسول اللہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی عمر عطا فرمائی اب اس کے لئے کوئی موقعہ عذر باقی نہیں رہا۔

ع ۱۱ / ۱۶

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ

مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین میں کیا کچھ پیدا کیا۔ کیا آسمانوں میں ان کا ساجھا ہے یا

اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ

ہم نے انھیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ اس کی روشن دلیلوں پر ہے۔ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دیتے

بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ

مگر فریب کا۔ بیشک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں۔

وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا

اور اگر وہ دونوں اپنے مقام سے ہٹ جائیں تو انھیں کون روکے گا اللہ کے سوا۔ بیشک وہ حلم والا

غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

اور بخشنے والا ہے۔ اور انھوں نے اللہ کی قسم کھائی اپنی قسموں میں انتہائی کوشش سے کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈرانیوالا آیا

لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ

تو ضرور کسی نہ کسی گروہ سے زیادہ راہ پر ہوں گے۔ پھر جب ان کے پاس ڈرانے والا تشریف لایا تو ان میں نفرت

اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ﴿٤٢﴾ اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ

اور زیادہ بڑھ گئی۔ زمین میں بڑائی اور تکبر کرکے۔ اور مکر و تکبر اپنے

السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ

کرنے والے ہی پر پڑتا ہے ف۱۵ تو کس کے انتظار میں ہیں مگر اسی کے جو اگلوں کا دستور ہوا۔ تو آپ ہرگز

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا

اللہ کی سنت کو بدلتا ہوا نہ پاؤ گے۔ اور ہرگز اللہ کے قانون کو ٹلتا نہ پاؤ گے۔ اور کیا وہ زمین

فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا

میں سفر نہیں کرتے کہ دیکھتے کہ ان کے اگلوں کا کیا انجام ہوا اور وہ ان سے

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ

بہت زیادہ طاقتور تھے۔ اور اللہ کے لیے یہ نہیں کہ کوئی چیز اس کو عاجز کرسکے۔ نہ آسمانوں میں

وَلَا فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

اور نہ زمین میں۔ بیشک وہ علم والا اور قدرت والا ہے۔ اور اللہ اگر لوگوں کو ان کے کیے پر

ف 14 روایت ہے کہ حضرت علیؓ سے اللہ تعالیٰ کی نسبت یہ سوال کیا گیا تھا کہ وہ عرش کو اٹھائے ہوئے ہے یا عرش اسے اٹھائے ہوئے ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی شان اس سے اعلیٰ و ارفع ہے کہ کوئی اسے اٹھائے بلکہ عرش ہو یا آسمان یا زمین اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان کے مابین ہے ان سب کو اپنی قدرت کاملہ سے اللہ تعالیٰ سنبھالے ہوئے ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب ہے۔

ف 15 روایت ہے کہ قریش کے سرداروں کی بری چالیں روز بروز ان کو مزہ چکھائیں گی۔

بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ
پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا۔ لیکن ایک مقررہ میعاد تک انھیں ڈھیل
مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ ع ٥ ١٧
دیتا ہے۔ پھر جب ان کا مقررہ وقت آئیگا اور بیشک اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمٰنُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ یٰسین مکی ہے اور اس میں تراسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى
اے یٰسین ف۱ حکمت والے قرآن کی قسم! بیشک آپ سیدھی راہ پر بھیجے گئے ہو۔
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ آپ اس قوم کو ڈراویں
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
جس کے باپ دادا نہ ڈرائے گئے تھے، تو وہ بے خبر ہیں۔ بیشک ان میں سے اکثر پر بات
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
ثابت ہو چکی ہے تو وہ ایمان نہ لائیں گے۔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ
کردیے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے۔ اور ہم نے ان کے
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
آگے دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار۔ اور انھیں اوپر سے ڈھانپ دیا
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تو انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔ اور ان کے لیے یکساں ہے خواہ آپ انھیں ڈراویں یا ع
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
ڈراویں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ آپ تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نصیحت پر چلے اور رحمان سے

ف ۱ روایت ہے کہ یٰسین آنحضرت صلعم کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کے ظاہری معنی ہیں اے وحی کے سننے والے! نیز روایت ہے کہ یٰسین جناب رسول اللہ صلعم کا نام ہے اور اس کی سب سے بڑی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب ہے انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم ط۔

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ
بے دیکھے ڈرے۔ تو اسے بخشش اور عزت کے صلے کی بشارت دو۔ بیشک ہم

نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ
مُردوں کو جِلائیں گے ف۲ اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا ف۳ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔ اور ہر چیز

اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ
ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔ ف۴ اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں

الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
کی جب ان کے پاس رسول آئے۔ جب ہم نے ان کی طرف دو ولن بھیجے

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا
پھر انھوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے کے ساتھ قوت دی پس ان سب نے کہا یقیناً ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ بولے

مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ
تم تو ہمارے ہی جیسے بشر ہو۔ اور رحمان نے کوئی شے نہیں اتاری تم

اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا
تو قطعی جھوٹے ہو۔ وہ بولے کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور

عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
ہمارے ذمے تبلیغ کرنا ہے۔ بولے، ہم تمھیں منحوس سمجھتے ہیں اور اگر تم باز نہ آئے

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ
تو ہم تمھیں سنگسار کردیں گے اور ہم سے تم کو سخت عذاب پہنچے گا۔ انھوں نے فرمایا تمھاری نحوست تمھارے ساتھ

اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ
کیا تم اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔ اور شہر کے پرلے

اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾
کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا بولا اے میری قوم! ان مرسلین کی پیروی کرو

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾
ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت پائے ہوئے ہیں۔

وقف غفران — ع ۲ / ۱۸ — وقف لازم

ف ۲ روایت ہے کہ ہم مردوں کو رجعت و بعث کے وقت زندہ کرکے اٹھائیں گے اور جو حال کو ابدیت سے زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا۔

ف ۳ روایت ہے ماقدموا سے وہ نیک اور بد اعمال مراد ہیں جو پہلے کرچکے اور ان کا ظاہراً کوئی نشان باقی نہ رہا اور آثار سے ایسے اعمال مراد ہیں جن کے نشانات باقی رہیں جیسے کسی کو علم سکھا دیا اور یا قدم نماز کے لیے مسجد کی طرف اٹھائے یا کسی امر باطل کی اشاعت کر دی یا ظلم و جور کی بنیاد ڈال دی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی سے دور خانوادہ بنو سلمہ آباد تھا انھوں نے چاہا کہ ہم مسجد نبوی کے قریب آباد ہو جائیں تاکہ نماز باجماعت میں آسانی رہے آپؐ کو خبر پہنچی تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ وہاں رہو جتنے قدم مسجد کی طرف اٹھاؤ گے یہ آثار قدم لکھے جائیں گے۔

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ ٱلَّذِى فَطَرَنِى وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن
اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے۔ کیا اللہ کے سوا اور
دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ ٱلرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّى شَفَٰعَتُهُمْ
خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمان مجھے تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے گی
شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّىٓ إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّىٓ ءَامَنتُ
اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔ بیشک اس وقت میں کھلی گمراہی میں ہوں گا میں تمہارے رب پر
بِرَبِّكُمْ فَٱسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ٱدْخُلِ ٱلْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِى
ایمان لایا ف۵ تو میری سنو۔ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ ف۶ اس نے کہا کاش میری قوم
يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِى رَبِّى وَجَعَلَنِى مِنَ ٱلْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ
جانتی۔ جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں سے کیا ف۷ اور ہم
أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر
مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿٢٩﴾
اتارنا تھا۔ وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی پس وہ سب اسی وقت بجھنے والے ہو گئے تھے۔
يَٰحَسْرَةً عَلَى ٱلْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا۟ بِهِۦ
اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر، جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا
يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا۟ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ ٱلْقُرُونِ أَنَّهُمْ
کرتے رہے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتیں ہلاک فرمائیں۔ کہ وہ اب
إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾
ان کی طرف پلٹنے والے نہیں۔ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے۔
وَءَايَةٌ لَّهُمُ ٱلْأَرْضُ ٱلْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے
يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَٰبٍ وَفَجَّرْنَا
وہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں

ع ۲

حاشیہ از صفحہ ۵۳۰

ف 4 حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ امام مبین اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ نیز آپؐ نے فرمایا اے گروہ انسان کوئی علم ایسا نہیں ہے جو قرآن میں نہ ہو مگر اس کا فہم ہر انسان کو حاصل نہیں ہے۔

ف 5 اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا جس نے تم سب کو پیدا کیا یا یہ خطاب رسولوں سے ہے۔ بعد اس کے کہ قوم نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔

ف 6 بعض روایات میں آیا ہے کہ اس وقت کہا گیا تھا جبکہ اسے قتل کیا گیا یہ بطور بشارت کے کہا گیا تھا کیونکہ وہ اہل جنت میں سے تھا یا اس کے اکرام کے طور پر تھا اور اسے جنت میں داخل ہونے کا اذن تھا۔

ف 7 ایک حدیث میں مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ اس نے اپنی زندگی اور موت میں اپنی قوم کو نصیحت کی تھی۔

الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ
بے دیکھے ڈرے۔ تو اسے بخشش اور عزت کے صلے کی بشارت دو۔ بیشک ہم
نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ
مُردوں کو جِلائیں گے ف۲ اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا ف۳ اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔ اور ہر چیز
اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ
ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔ ف۴ اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں
الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَاۗءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ۚ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
کی جب ان کے پاس رسول آئے۔ جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا
پھر انھوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے کے ساتھ قوت دی پس ان سب نے کہا یقیناً ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ بولے
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ
تم تو ہمارے ہی جیسے بشر ہو۔ اور رحمان نے کوئی شے نہیں اتاری تم
اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا
تو قطعی جھوٹے ہو۔ وہ بولے کہ ہمارا رب جانتا ہے کہ یقیناً ہم تمھاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور
عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
ہمارے ذمے تبلیغ کرنا ہے۔ بولے، ہم تمھیں منحوس سمجھتے ہیں اور اگر تم باز نہ آئے
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا طَاۗىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ
تو ہم تمھیں سنگسار کر دیں گے اور ہم سے تم کو سخت عذاب پہنچے گا۔ انھوں نے فرمایا تمھاری نحوست تمھارے ساتھ
اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَاۗءَ مِنْ
کیا تم اس پر بہکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے ہو بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔ اور شہر کے پرلے
اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ۙ
کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا بولا اے میری قوم! ان مُرسلین کی پیروی کرو
اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔــلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾
ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے اور وہ ہدایت پائے ہوئے ہیں۔

وقف غفران ع ١/٢ ١٨ وقف لازم

ف 2 روایت ہے کہ ہم مُردوں کو رجعت و بعث کے وقت زندہ کر کے اٹھائیں گے اور جو جاہل کو ابدیت سے زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ انھوں نے آگے بھیجا۔

ف 3 روایت ہے ماقدموا سے وہ نیک اور بد اعمال مراد ہیں جو پہلے کر چکے اور ان کا ظاہراً کوئی نشان باقی نہ رہا اور آثار ہم سے ایسے اعمال مراد ہیں جن کے نشانات باقی رہیں جیسے کسی کو علم سکھا دیا اور یا قدم نماز کے لئے مسجد کی طرف اٹھائے یا کسی امر باطل کی اشاعت کر دی یا ظلم و جور کی بنیاد ڈال دی۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مسجد نبوی سے دور خانوادہ بنو سلمہ آباد تھا انھوں نے چاہا کہ ہم مسجد نبوی کے قریب آباد ہو جائیں تاکہ نماز باجماعت میں آسانی رہے آپؐ کو خبر پہنچی تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ وہاں رہو جتنے قدم مسجد کی طرف اٹھاؤ گے یہ آثار قدم لکھے جائیں گے۔

وَمَا لِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٢﴾ ءَأَتَّخِذُ مِن
اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے۔ کیا اللہ کے سوا اور
دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَٰعَتُهُمْ
خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمان مجھے تکلیف دینا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے گی
شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ﴿٢٣﴾ إِنِّيٓ إِذًا لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٤﴾ إِنِّيٓ ءَامَنتُ
اور نہ وہ مجھے چھڑا سکیں گے۔ بیشک اس وقت میں کھلی گمراہی میں ہوں گا میں تمہارے رب پر
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي
ایمان لایا ف5 تو میری سنو۔ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ ف6 اس نے کہا ف7 کاش میری قوم
يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ
جانتی۔ جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں سے کیا ف8 اور ہم
أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر
مُنزِلِينَ ﴿٢٨﴾ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ﴿٢٩﴾
اتارنا تھا۔ وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی پس وہ سب اسی وقت بجھنے والے ہو گئے تھے۔
يَٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِۦ
اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر، جب ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا
يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ
کرتے رہے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتیں ہلاک فرمائیں۔ کہ وہ اب
إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾
ان کی طرف پلٹنے والے نہیں۔ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے۔
وَءَايَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَٰهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے
يَأْكُلُونَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّٰتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَٰبٍ وَفَجَّرْنَا
وہ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں باغ بنائے، کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے اس میں

حاشیہ از صفحہ ٥٣٠

ف 4 حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم وہ امام مبین اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ نیز آپؓ نے فرمایا اے گروہ انسان کوئی علم ایسا نہیں ہے جو قرآن میں نہ ہو مگر اس کا فہم ہر انسان کو حاصل نہیں ہے۔

ف 5 اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لا چکا جس نے تم سب کو پیدا کیا یا یہ خطاب رسولوں سے ہے۔ بعد اس کے کہ قوم نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا۔

ف 6 بعض روایات میں آیا ہے کہ اس وقت کہا گیا تھا جبکہ اسے قتل کیا گیا یہ بطور بشارت کے کہا گیا تھا کیونکہ وہ اہل جنت میں سے تھا یا اس کے اکرام کے طور پر تھا اور اسے جنت میں داخل ہونے کا اذن تھا۔

ف 7 ایک حدیث میں مرفوعاً وارد ہوا ہے کہ اس نے اپنی زندگی اور موت میں اپنی قوم کو نصیحت کی تھی۔

فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٣٤﴾ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ

کچھ چشمے بہائے تاکہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں، اور یہ ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائے

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٣٥﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ

تو کیا یہ شکر گزار نہ ہوں گے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے تمام جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنھیں

الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ

زمین اگاتی ہے ف۸ اور خود ان کی ذات سے اور ان چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں۔ اور ان کیلیے ایک نشانی رات ہے۔

نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا

ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں پس وہ اندھیروں کی رہنے والے ہو جاتے ہیں۔ اور سورج اپنے محور پر گردش کرتا ہے

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ

یہ حکم ہے ہمیشہ کے لیے زبردست علم والے کا اور چاند کیلیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا

كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ

وہ جیسے کھجور کی پرانی شاخ۔ سورج کو قدرت نہیں کہ چاند کو پکڑلے

وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾ وَآيَةٌ لَّهُمْ

اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے اور سب ایک مقررہ راستے پر گردش کر رہے ہیں اور ان کیلیے ایک نشانی

أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ

یہ ہے کہ ہم نے ان کی ذریت کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اور ان کیلیے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں

مَا يَرْكَبُونَ ﴿٤٢﴾ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ ﴿٤٣﴾

جن پر سوار ہوتے ہیں۔ اور ہم چاہیں تو انھیں ڈبو دیں تو نہ کوئی ان کی چیخ سننے والا ہو ف۹ اور نہ وہ بچائے جائیں

إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا

مگر سوائے ہماری رحمت کے اور ایک مقررہ وقت تک دنیا میں رہیں گے۔ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے کہ ڈرو تم اس سے

بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ

جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آنیوالا ہے اس امید پر کہ تم پر رحم کیے جاؤ۔ اور جب ان کے پاس ان کے رب

آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ﴿٤٦﴾ وَإِذَا قِيلَ

کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی آتی ہے تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور جب ان سے

ف ۸ روایت ہے کہ نطفہ آسمان سے زمین کی طرف نباتات اور پھل اور درختوں پر گرتا ہے پس ان میں سے انسان اور جانور کھاتے ہیں پھر وہ نطفہ ان کے اندر پہنچ جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کا بدن اور اس کے اجزاء یعنی گوشت پوست، خون ہڈیاں وغیرہ نباتات اور پھل کے کھانے سے ہی بنتی ہیں جب خوراک بدن انسانی میں پہنچتی ہے تو مختلف حالتوں اور تبدیلیوں سے گزر کر اس کی چار خلطیں بنتی ہیں۔ یعنی خون، بلغم، صفرا اور سوداء ان چاروں خلطوں میں خون سب سے صالح ہے یہ خون مختلف حالتوں سے گزر کر نطفہ بنتا ہے پس حضرت علیؓ کا فرمانا کہ نطفہ آسمان سے نباتات پر گرتا ہے اور وہاں انسانی بدن میں پہنچتا ہے، درست ثابت ہوا۔

ف ۹ اس کے لفظی معنی ہیں فریاد کو پہنچنے والا فریاد رس، چیخ و پکار استغاثہ، اول معنی کے اعتبار سے وہ چیخیں گے چلائیں گے، اور فریاد کریں گے۔

لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
فرمایا جائے کہ اس کے دیے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کرو، تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾
کیا ہم اسے کھلائیں اگر اللہ چاہتا تو خود اسے کھلا دیتا۔ تم تو کھلی گمراہی میں مبتلا ہو

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ
اور کہتے ہیں کہ کب آئے گا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ راہ نہیں دیکھتے

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
مگر ایک چیخ کی کہ وہ انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑوں میں پھنسے ہوں گے ف۱۱ تو نہ وصیت کر سکیں

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکیں گے۔ اور صور پھونکا جائے گا پس وہ اپنے مقام

مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ
سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلے جائیں گے۔ کہیں گے ہائے افسوس کس نے ہمیں سوتے سے

مَّرْقَدِنَا ۜٚ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ
جگا دیا یہ ہے وہ جس کا رحمان نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا تھا۔ وہ تو صرف ایک

اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ
چنگھاڑ ہوگی۔ پس وہ تمام کے تمام ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے۔ تو آج

لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ
کسی نفس پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور جو کچھ تم عمل کرتے تھے اس کا پورا بدلہ ملے گا۔ یقیناً جنت والے

الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
آج اپنے اشغال میں منہمک ہوں گے۔ وہ اور ان کی بیبیاں سایوں میں ہوں گی

الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾
تختوں پر تکیہ لگائے۔ ان کے لیے اس میں ہر قسم کا میوہ ہے اور ہر وہ چیز جس کی وہ خواہش کریں۔

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
ان پر سلام ہے رحمت کرنے والے رب کی طرف سے۔ ف۱ اور آج اے مجرمو! الگ ہو جاؤ۔

ف ۱۱ روایت ہے کہ یہ واقعہ آخری زمانے میں ہوگا جبکہ وہ بازاروں میں باہم جھگڑ رہے ہوں گے تو چیخ کی آواز یکایک ہوگی تو سب کے سب اپنی جگہ پر مرجائیں گے ان میں سے کوئی بھی نہ تو اپنی منزل پر لوٹ سکے گا اور نہ ہی وصیت کر سکے گا نیز یہ کہ قیامت اس طرح آئے گی کہ دو آدمیوں نے ایک کپڑا پھیلا رکھا ہو گا اور وہ باہم خرید و فروخت کر

ع ۳

رہے ہوں گے پس وہ اسے نہ کرنے پائیں گے کہ قیامت آجائے گی ایک شخص لقمہ اٹھائے گا کہ منہ میں رکھے ابھی اس کا لقمہ منہ میں نہ پہنچے گا کہ قیامت آجائے گی اور ایک شخص حوض پر آکر کھڑا ہو گا کہ اپنے چوپائے کو پانی پلائے ابھی وہ پانی نہ پلا چکا ہو گا کہ قیامت آجائے گی۔

ف ۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے حق میں کہی جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ خود ان پر سلام کہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام دراصل امان ہے۔

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ
اے بنی آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا ف۱۲ کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا یقیناً وہ تمھارا
عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ
کھلا دشمن ہے۔ اور میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھی راہ ہے۔ اور یقیناً
أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ
اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا تو کیا تم عقل نہ رکھتے تھے۔ یہ ہے وہ جہنم
الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ الْيَوْمَ
جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ آج کے دن اس میں جلو ف۱۳ یہ تمھارے کفر کا بدلہ ہے۔ آج
نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا
ہم ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے ان کے
كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
کرتوتوں کی۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کی روشنی کو زائل کر دیتے پھر لپک کر راستے کی طرف جاتے
فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا
تو انھیں کچھ نہ سوجھتا۔ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھروں میں ان کی صورتیں بدل دیتے نہ آگے بڑھ سکتے
مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ أَفَلَا
نہ پیچھے لوٹتے۔ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں تو اسے پیدائش میں الٹا پھیر دیں تو کیا
يَعْقِلُونَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ
انھیں عقل نہیں۔ اور ہم نے ان کو شعر (گوئی) کہنا نہیں سکھایا۔ اور نہ وہ ان کی شان کے لائق تھا، وہ تو روشن قرآن سے
وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنذِرَ مَن كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
نصیحت ہے۔ کہ اسے ڈرائے ف۱۴ جو زندہ ہو اور کافروں پر حق ثابت
الْكَافِرِينَ ﴿٧٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا
ہو جائے۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنی قدرت سے ان کے لیے چوپائے پیدا کیے
فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا
یہ ان کے مالک بن گئے ہیں۔ اور انھیں ان کے لیے مطیع کر دیا ف۱۵ تو ان میں سے کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

وقف غفران

ف 12 لفظی ترجمہ ہے میں نے عہد لیا' عہد سے مراد یہ ہے کہ ایک حال سے دوسرے حال میں کسی چیز کی حفاظت اور نگہداشت کی جائے اور اسی بنا پر اس وعدہ کو جس کی پابندی ضروری ہو عہد کہا جاتا ہے۔

ف 13 اصلوہا سے مراد ہے اس میں جا پڑو یا اس کے اندر چلے جاؤ۔ اصلوہا کے معنی آگ میں جلنے اور اس میں جا پڑنے کے ہیں۔

ف 14 حضرت علیؓ سے منقول ہے اس آیت میں "حیا" سے مراد عاقل ہے نیز اس سے مراد مومن ہے کیونکہ زندہ وہی ہے جس کا قلب ایمان کے ذریعے زندہ ہے۔

ع ۴ ۱۷

ف 15 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان چوپایوں کو ان کا مطیع بنا دیا ہے کیونکہ ایک اونٹ کو باوجود اس قدر قوت کے ایک بچہ بھی ہانکتا پھرتا ہے۔

يَأْكُلُونَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوا

کسی کو کھاتے ہیں۔ اور ان کے لیے ان میں کئی طرح کے نفع ہیں اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا یہ شکرگزار نہ ہوں گے۔ اور انھوں نے

مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنصَرُونَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ

اللہ کے سوا اور معبود ٹھہرا لیے تاکہ ان کی مدد ہو۔ وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے

وقف لازم

وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُّحْضَرُونَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا

اور ان کے لشکر حاضر کیے جائیں گے ف16 تو آپ ان کی بات کا غم نہ کریں بیشک ہم جانتے ہیں جو

يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ

وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ اور کیا انسان نے غور نہیں کیا کہ ہم نے اسے نطفہ سے بنایا

فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ

پس وہ صریح جھگڑالو ہے۔ اور ہمارے لیے مثل کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا، کہتا ہے

مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ

کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب وہ بالکل گل سڑ گئی ہوں گی۔ آپ فرما دیں انھیں وہ زندہ کریگا جس نے پہلی بار انھیں

مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ

بنایا اور وہ ہر چیز کا علم ہے۔ جس نے تمھارے لیے ہرے پیڑ میں سے ف17 آگ

الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿٨٠﴾ أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ

پیدا کی پس تم اس سے آگ سلگاتے ہو اور کیا وہ جس نے آسمان اور

وقف غفران

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُم ۚ بَلَىٰ وَهُوَ الْخَلَّاقُ

زمین پیدا کیے ان جیسے اور نہیں بنا سکتا؟ یقیناً بنا سکتا ہے۔ اور وہی ہے پیدا

الْعَلِيمُ ﴿٨١﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٨٢﴾

کرنے والا اور علم رکھنے والا۔ اس کا امر تو صرف یہ ہے کہ وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے کہتا ہے ہو جا تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

ع ۵

فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٣﴾ ع

تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کے دست قدرت میں ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سُورَةُ الصَّٰفَّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَتَانِ وَّثَمَانُونَ آيَةً وَّخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ الصافات مکی ہے اور اس میں ایک سو بیاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

ف 16 اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے معبود ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے اور وہ گروہ کے گروہ ان کے پاس حاضر رہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ان کے پیچھے پیچھے دوزخ میں بھیج دیے جائیں گے۔

ف 17 اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مرخ اور عفار درختوں کی سبز شاخوں کو اگرچہ ان میں سے پانی بہ رہا ہو، ایک دوسرے پر رگڑا جائے تو آگ پیدا ہو جاتی ہے نیز یہ کہ مرخ اور عفار بلاد عرب کے نواح میں ہوتے ہیں۔ جب لوگ آگ سلگانے کا ارادہ کرتے ہیں تو دونوں کی شاخوں کو آپس میں رگڑتے ہیں، تو اس طرح ان سے آگ نکال لیتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

وَ الصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ۙ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ

قسم ہے انکی کہ جو باقاعدہ صف باندھیں ف۱ پھر انکی کہ جھڑک کر چلائیں ف۲ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں، بیشک تمھارا معبود

لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ مَا بَیۡنَہُمَا وَ رَبُّ الۡمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

ایک ہی ہے۔ وہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور رب ہے مشرقوں کا۔

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِ ۣالۡکَوَاکِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ

اور بیشک ہم نے دنیا والے آسمان کو تاروں سے زینت دی ہے اور حفاظت رکھنے کو ہر شیطان

مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَ یُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ

سرکش سے۔ وہ عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور ان پر ہر طرف سے شہاب کی مار

جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوۡرًا وَّ لَہُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَۃَ

ہوتی ہے۔ انھیں بھگانے کو، اور ان کیلیے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہے۔ مگر وہ جو ایک آدھ بار اُچک کر لے چلا

فَاَتۡبَعَہٗ شِہَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسۡتَفۡتِہِمۡ اَہُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ

تو ہم نے اس کے پیچھے شہاب ثاقب کو لگا دیا۔ تو ان سے پوچھو کیا وہ پیدائش میں مضبوط ہیں یا جسے ہم نے

خَلَقۡنَا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰہُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلۡ عَجِبۡتَ وَ یَسۡخَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾

پیدا کیا۔ بیشک ہم نے ان کو چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ بلکہ تمھیں اچنبھا ہوا اور وہ ہنسی کرتے ہیں۔

وَ اِذَا ذُکِّرُوۡا لَا یَذۡکُرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا رَاَوۡا اٰیَۃً یَّسۡتَسۡخِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَ قَالُوۡۤا اِنۡ

اور سمجھائیے نہیں سمجھتے اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو ٹھٹھا کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ

ہٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾ ءَ اِذَا مِتۡنَا وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَ اِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۱۶﴾

یہ تو کُھلم کُھلا جادو ہے۔ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائینگے تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے۔

اَوَ اٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ﴿۱۷﴾ قُلۡ نَعَمۡ وَ اَنۡتُمۡ دَاخِرُوۡنَ ۚ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا ہِیَ زَجۡرَۃٌ

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔ آپ فرمادیں ہاں تم ذلیل ہوگے تو وہ تو ایک ہی جھڑکی

وَّاحِدَۃٌ فَاِذَا ہُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا ہٰذَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۲۰﴾

ہے، پس وہ دیکھنے لگیں گے۔ اور کہیں گے ہائے افسوس! یہ تو انصاف کا دن ہے۔

المنزل ۶

ف 1 ”صفا“ کے معنی قطار باندھنے کے ہیں نیز اس سے مراد ہے فرشتے اور انبیا اور وہ سب لوگ جنھوں نے اللہ تعالٰی کی عبادت کی ہو گی۔ اور اس کی رضا مندی کے لئے صف باندھ کر کھڑے ہوئے ہوں گے نیز یہ کہ اجتماعات میں قطار بندی کا طریقہ قرآن مجید میں آج سے قریباً 1400 سال پہلے بیان کر دیا اور اسے عملی رنگ میں بھی پیش کر دیا۔ حالت نماز ہو یا میدان جنگ، اللہ تعالٰی نے قطار بندی کی تعلیم دی اور قطار بندی کرنے والوں کی مدح فرمائی۔ اور انھی کی قسم کھائی، اسے آج تمام حکومتیں اپنا رہی ہیں اور ہر دفتر کے باہر ”قطار بناؤ“ کے بورڈ لگے ہوئے ہیں، یہ خصوصیت اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس کے اصول عالمگیر ثابت ہو رہے ہیں۔

ف 2 یہ فرشتوں کی جماعت ہے جو بادل کو ڈانٹ کر ہانکتے اور شیطانوں کو جھڑکتے رہتے ہیں۔ چونکہ لفظ **ملائکہ** مونث ہے اس مناسبت سے صفت بھی مونث ہوئی۔

ع ۲۱/۵

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ

یہ ہے وہ فیصلے کا دن جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ ہانکو

ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ

ظالموں کو اور ان کے جوڑوں کو ف۳ اور ان کو جن کی وہ عبادت کرتے تھے۔ اللہ کے سوا ان سب کو

اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ الربع وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ

دوزخ کی طرف ہانکو اور انھیں ٹھہراؤ ان سے پوچھا جائے گا ف۴ تمھیں کیا ہوا

لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ

تم ایکدوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے۔ بلکہ وہ آج گردن ڈالے ہوئے ہیں۔ اور ان میں ایک نے دوسرے

عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

کی طرف منہ کیا آپس میں سوال کرتے ہوئے بولے "تم ہماری داہنی طرف سے بہکانے آتے تھے"

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ

وہ جواب دینگے "تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے۔ اور ہمارا تم پر کچھ قابو نہ تھا

بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ق اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾

بلکہ تم تو سرکش لوگ تھے۔ تو ثابت ہوگئی ہم پر ہمارے رب کی بات، ہم ضرور عذاب چکھیں گے۔

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ

پس ہم نے تمھیں گمراہ کیا یقیناً ہم خود ہی گمراہ تھے" تو اس دن وہ سب کے سب عذاب میں

مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا

شریک ہوں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں۔ بیشک جب ان سے

قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا

کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو وہ اپنی بڑائی کرتے تھے۔ اور کہتے تھے " کیا ہم اپنے معبودوں کو

اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾

چھوڑ دیں ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے"۔ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انھوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ہے۔

اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ

بیشک تمھیں دردناک عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔ تو تمھیں اپنے کیے کا بدلہ

ف 3 اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جوڑے باہم مماثل ہوں گے۔ ازواج زوج کی جمع ہے حیوانات کے جوڑے میں سے نر ہو یا مادہ ہر ایک کو زوج کہتے ہیں اور اسی طرح غیر حیوانات میں ہر اس شے کو جو دوسری شے کے قرین ہو خواہ مماثل ہو یا متضاد زوج کہتے ہیں۔

ف 4 روایت ہے کہ آنحضرت نے اس آیت کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ بندہ ایک قدم بھی نہ اٹھائے گا جب تک کہ اس سے ان چار باتوں کی بابت سوال نہ کیا جائے اور (1) جوانی کس طرح بسر کی (2) عمر کن کاموں میں گزاری (3) مال کہاں کہاں سے جمع کیا (4) اور رسولؐ اللہ کی اطاعت کہاں تک کی اور آپؐ کی محبت دل میں کتنی تھی؟

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ رِزۡقٌ

سوائے ان کے جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں ان کے لیے وہ روزی ہے ف۵ ملے گا

مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاکِہُ ۚ وَ ہُمۡ مُّکۡرَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰی

جو مقرر کی گئی ہے، وہ ہیں میوے، اور انکی عزت افزائی ہوگی نعمت والے باغوں میں۔ تختوں پر

سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیۡنَ ﴿۴۴﴾ یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِکَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِیۡنٍ ﴿۴۵﴾ بَیۡضَآءَ

آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ ان پر دورہ ہوگا بہتی شراب کے جام کا۔ سفید رنگ

لَذَّۃٍ لِّلشّٰرِبِیۡنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِیۡہَا غَوۡلٌ وَّ لَا ہُمۡ عَنۡہَا یُنۡزَفُوۡنَ ﴿۴۷﴾

جس میں پینے والوں کے لیے لذت ہے۔ نہ اس میں خمار ہے اور نہ اس سے ان کا سر چکرائے گا۔

وَ عِنۡدَہُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِیۡنٌ ﴿۴۸﴾ کَاَنَّہُنَّ بَیۡضٌ مَّکۡنُوۡنٌ ﴿۴۹﴾

اور انکے پاس ہیں ف۶ جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھیں گی بڑی آنکھوں والیاں۔ گویا وہ سفید انڈے ہیں جو پوشیدہ رکھے ہوئے۔

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُہُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡہُمۡ

تو ان میں سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر پوچھتے ہوں گے ان میں سے ایک کہنے والا بولا

اِنِّیۡ کَانَ لِیۡ قَرِیۡنٌ ﴿۵۱﴾ یَّقُوۡلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِیۡنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا

میرا ایک ہم نشین تھا۔ مجھ سے کہتا تھا کہ کیا بیشک تم سچوں میں سے ہو۔ کیا جب ہم مرکر

وَ کُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیۡنُوۡنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ ہَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۴﴾

مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا و سزا دی جائے گی۔ تو انھوں نے کہا کیا تم اس سے واقفیت رکھتے ہو۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰہُ فِیۡ سَوَآءِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰہِ اِنۡ کِدۡتَّ لَتُرۡدِیۡنِ ﴿۵۶﴾

پھر جب دیکھا تو اس کو بھڑکتی ہوئی آگ میں دیکھے گا۔ کہے گا۔ خدا کی قسم! قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کر دے۔

وَ لَوۡ لَا نِعۡمَۃُ رَبِّیۡ لَکُنۡتُ مِنَ الۡمُحۡضَرِیۡنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحۡنُ بِمَیِّتِیۡنَ ﴿۵۸﴾

اور اگر میرا رب فضل نہ کرتا تو میں بھی انھیں میں شامل کیا جاتا۔ تو کیا ہمیں مرنا نہیں۔

اِلَّا مَوۡتَتَنَا الۡاُوۡلٰی وَ مَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِیۡنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ ہٰذَا لَہُوَ الۡفَوۡزُ

سوائے پہلی موت کے اور ہم پر عذاب نہ ہوگا! بیشک یہی بڑی کامیابی

الۡعَظِیۡمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثۡلِ ہٰذَا فَلۡیَعۡمَلِ الۡعٰمِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِکَ خَیۡرٌ نُّزُلًا

ہے۔ ایسی ہی بات کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے تو کیا یہ بہت اچھی مہمانی ہے

ف ۵ حضور ؐ سے ایک حدیث منقول ہے جس میں آپ ؐ نے اہل جنت کے اوصاف بیان فرمائے ہیں از انجملہ یہ ہے کہ آنحضرت ؐ نے ارشاد فرمایا کہ اولئک لھم رزق معلوم کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خادموں کو معلوم ہوگا اور قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے دوست سے سوال کریں کہ لاؤ، وہ خود اس رزق کو لائیں گے اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فواکہ و ھم مکرمون اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت میں وہ جس چیز کی خواہش کریں گے، انہیں احتراماً دے دی جائے گی۔

ف ۶ روایت ہے کہ ان عورتوں (حوروں) کو شتر مرغ کے انڈے سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ شتر مرغ انہیں اپنے پروں میں چھپائے رکھتا ہے۔ اس سے وہ ہر قسم کے گرد و غبار سے پاک و صاف رہتے ہیں نیز ان کا رنگ زردی مائل سفید ہوتا ہے اور یہ رنگ جسم کے رنگوں میں سب سے اچھا سمجھا جاتا ہے۔

أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ

یا تھوہڑ کا درخت ف۷ بیشک ہم نے اسے ظالموں کی آزمائش بنایا ہے۔ بیشک وہ ایک پیڑ ہے

تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾

کہ جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ اس کا نکلنا ایسا ہے جیسے شیاطین کے سر۔

فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ

پھر یقیناً وہ اس میں سے کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر ان کے

عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾

لیے کھولتا ہوا پانی ہے۔ پھر ان کی بازگشت بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہے ف۸

إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ

بیشک انھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا۔ تو وہ انہی کے نشان قدم پر دوڑے جاتے ہیں۔ اور بیشک

ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِم مُّنذِرِينَ ﴿٧٢﴾

ان سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے۔ اور یقیناً ہم نے ان میں ڈرانے والے بھیجے

فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿٧٤﴾

تو دیکھو ان ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا۔ مگر سوائے اللہ کے مخلص بندوں کے۔

وَلَقَدْ نَادَانَا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ ﴿٧٥﴾ وَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ

اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا تو ہم کیا ہی حاجت برلانے والے ہیں۔ اور ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو بہت

الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ

بڑی مصیبت سے نجات دی۔ اور ہم نے اس کی اولاد کو باقی رکھا اور ہم نے پچھلوں میں

فِي الْآخِرِينَ ﴿٧٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ﴿٧٩﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي

اس کی تعریف باقی رکھی۔ کہ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں۔ بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں

الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٨٢﴾

احسان کرنے والوں کو۔ بیشک وہ ہمارے کامل الایمان بندوں میں ہے۔ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا۔

وَإِنَّ مِن شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿٨٣﴾ إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٤﴾

اور بیشک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے۔ جبکہ وہ اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر حاضر ہوا۔

ف ۷ روایت ہے کہ یہ وہ درخت ہے جس کے پھل سے دوزخیوں کی مہمانی کی جائے گی اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جنتیوں کے لئے وہ تمام نعمتیں ہوں گی جن کا ذکر کیا گیا ہے اور وہ بھی جو نعم سے بالاتر ہیں اور ان سب کے مقابلے میں جہنمیوں کے کھانے میں صرف زقوم کا ذکر ہے کہ کہتے ہیں کہ یہ چھوٹے پتوں والا بدبودار کڑوا درخت ہے جو تہامہ کے جنگل میں پیدا ہوتا ہے۔

ف ۸ روایت ہے کہ زقوم اور حمیم جہنمیوں کے سامنے جحیم میں داخل ہونے سے پہلے بطور مہمانی پیش کیا جائے گا اور ایک روایت کے مطابق حمیم کھولتا ہوا پانی جہنم سے باہر ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول شاہد ہے "هذه جهنم التي يكذب بها المجرمون. يطوفون بينها وبين حميم آن" وہ جہنم یہی ہے جس کو وہ گنہگار جھٹلایا کرتے تھے اور اب اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان گھبرائے گھبرائے پھرتے ہیں چنانچہ اس کھولتے پانی پر جہنمی اس طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے جیسے پیاسے اونٹ پانی پر جاگرا کرتے ہیں اور اس کے بعد جحیم میں بھیجے جائیں گے۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿۸۵﴾ أَئِفْكًا آلِهَةً دُونَ

جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا "تم کس کی عبادت کرتے ہو کیا جھوٹ سے اللہ کے سوا اور

اللّٰهِ تُرِيدُونَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُم بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي

معبود چاہتے ہو؟ تو تمہارا کیا گمان ہے رب العالمین پر؟" پس اس نے ایک نگاہ ستاروں

النُّجُومِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ

کو دیکھا پس کہا "میں بیمار ہونے والا ہوں" ف۱ تو وہ اس سے پیٹھ دے کر پھر گئے۔ پھر ان کے خداؤں

آلِهَتِهِمْ فَقَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ

کی طرف چھپ کر چلا تو کہا "کیا تم نہیں کھاتے؟ تمہیں کیا ہوا کہ تم نہیں بولتے؟" تو لوگوں کی نظر بچا کر انہیں

ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿۹۳﴾ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ ﴿۹۴﴾ قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا

دائیں ہاتھ سے مارنے لگا۔ تو کافر لوگ اس کی طرف جلدی متوجہ ہوئے تو اس نے کہا "کیا اپنے ہاتھ سے تراشے ہوؤں

تَنْحِتُونَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا

کی عبادت کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور جو عمل تم کرتے ہو" بولے "اس کے لیے ایک عمارت بناؤ

فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ ﴿۹۷﴾ فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْأَسْفَلِينَ ﴿۹۸﴾

پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو" تو انہوں نے اسے فریب دینا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا دکھا دیا۔

وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ

اور کہا "میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دیگا الٰہی! مجھے نیک اولاد

الصّٰلِحِينَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ

عطا کر" تو ہم نے اسے خوشخبری دی ایک بردبار لڑکے کی۔ پھر جب وہ اس کا ساتھ دینے کے قابل ہو گیا، کہا

يٰبُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ

"اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، اب بتا کہ تیری کیا رائے ہے" ف۲ کہا

يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ ﴿۱۰۲﴾

"اے میرے باپ! آپ کو جس بات کا حکم دیا گیا ہے ف۳ آپ اس کی تعمیل کیجیے، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں سے پائیں گے۔"

فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ أَن يٰإِبْرٰهِيمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ

تو جب ان دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا (اس وقت کا حال نہ پوچھو) اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک

ف۱ روایت ہے کہ کفر کی قسم نہ تو حضرت ابراہیم بیمار تھے اور نہ ہی انہوں نے جھوٹ بولا آپ کے انی سقیم کہنے کا مطلب یہ تھا کہ عنقریب میں بیمار ہو جاؤں گا اور یہ صورت سقیم ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے خطاب فرمایا انک میت یعنی تم عنقریب مرنے والے ہو نیز ابراہیم نے خواہش کی پس انہوں نے اس کفر و طغیان کو دیکھا جو واقع ہو رہا تھا تو فرمایا انی سقیم آپ کا مطلب یہ تھا کہ میں دین کی محبت کا بیمار ہوں غیرت پرستوں کو خدائے واحد کا منکر دیکھ کر دکھی ہوں اور یہی بیماری ہے جس کا نفس سے تعلق ہے نہ کہ جسم سے نیز ایک روایت میں ہے سقم اس بیماری کو کہتے ہیں جو بدن کیساتھ مخصوص ہو اور مرض کبھی بدن میں ہوتا ہے اور کبھی نفس میں جیسے فی قلوبھم مرض انکے دلوں میں بیماری ہے اور ارشاد الٰہی انی سقیم (میں دکھی ہوں) بطریق تعریض یا زمانہ ماضی اور مستقبل کیطرف اشارہ ہے یا اس تھوڑے دکھ کی طرف جو فی الحال موجود رہتا ہے کیونکہ انسان کو کوئی نہ کوئی غم لگا ہی رہتا ہے اگرچہ وہ اسے محسوس نہ کرے۔

ف۲ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل سے اس بارے میں مشورہ کیا حالانکہ وہ حتمی فیصلہ کر چکے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو امتحان ہونے والا ہے اس سے انہیں مطلع کریں کہ اگر وہ اس سے پریشان ہوں تو انہیں ثابت قدم بنا دیں اور اگر وہ مطمئن ہوں تو اطمینان ہو جائے نیز وہ اپنے نفس کو امتحان کیلئے آمادہ کریں اور بلا نازل ہونے سے قبل اطاعت کا اظہار کر کے ثواب حاصل کریں درحقیقت حضرت ابراہیم کا مقصد یہ تھا کہ اگر اسمٰعیل کو مطلع کر دیا گیا اور وہ اللہ کی رضا کیلئے خود کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے تو اس سے وہ اللہ کے یہاں بہت بڑے انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔

ف۳ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے یہ خواب کئی مرتبہ دیکھا تھا انبیاء کو رویائے صادقہ ہوتے ہیں انبیاء کو خواب میں الہام ہوتا ہے خواب کی تین قسمیں ہوتی ہیں انبیاء کو رویائے صادقہ جاری ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء عالم امر کی مخلوق ہوتے ہیں اور تمام عالم عالم خلق سے ہوتا ہے اسکی لیے انہیں رویا کے علاوہ ہوتے ہیں اور کفار اور مشرکین کو اضغاث احلام ہوتے ہیں یعنی پریشان خواب۔

صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
تونے خواب کو سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ہماری رضا پر راضی رہنے والوں کو۔ بیشک یہ بہت بڑی

الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي
آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بہت بڑا ذبیحہ[۲] اس کے فدیے میں دے کر اسے بچا لیا۔ اور ہم نے اس کو آخرین پر

الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ۖ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾
چھوڑ دیا۔ سلامتی ہو ابراہیم پر ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں احسان کرنیوالوں کو یعنی راضی برضا رہنے والوں کو۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ
وہ ہمارے کامل الایمان بندوں میں سے ہے۔ اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحاق کی کہ وہ صالح نبیوں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۖ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ
میں سے ہے۔ اور ہم نے برکت اتاری اس پر اور اسحاق ؑ پر اور ان دونوں کی نسل میں سے اچھے کام کرنیوالوں میں

وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ۧ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
کوئی اچھا کام کرنیوالا اور کوئی اپنی جان پر کھلا ظلم کرنیوالا ہے۔ اور یقیناً ہم نے موسیٰ ؑ اور ہارون ؑ پر احسان فرمایا

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ
اور انہیں اور ان کی قوم کو بڑی سخت مصیبت سے نجات بخشی۔ اور انکی ہم نے مدد فرمائی تو وہی

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ ۚ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ ۚ وَهَدَيْنٰهُمَا
غالب ہوئے۔ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی اور ان کو

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ ۖ سَلٰمٌ عَلٰى
سیدھی راہ پر قائم رکھا اور ان کے معاملے کو آخرین میں باقی رکھا۔ سلام ہو

مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ
موسیٰ اور ہارون ؑ پر۔ بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو بیشک وہ دونوں ہمارے

عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ ۭ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
کامل الایمان بندوں میں سے تھے۔ اور بیشک الیاس ؑ پیغمبروں میں سے ہے۔ جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ
کیا تم نہیں ڈرتے۔ کیا بعل (بت) کی عبادت کرتے ہو اور اس کو چھوڑتے ہو جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ کو

[۲] روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے اسماعیل کی جگہ اس مینڈھے کو ذبح کریں جو اس نے بھیج دیا تھا تو حضرت ابراہیم کے دل میں یہ تمنا ہوئی کہ میرے ہاتھ سے میرا بیٹا اسماعیل ہی ذبح ہوتا تو خوب ہوتا کیونکہ میں اس بات پر ثواب پاتا جو ایسا دکھ اٹھانے والا پاتا ہے کہ بیٹے کو ذبح کرنے کا یہ نتیجہ ہوتا کہ میرا دل دکھتا جیسا کہ اس باپ کا دل دکھ سکتا ہے جس کے ہاتھ سے عزیز ترین بیٹا ذبح ہو جائے اور دل دکھتا تو مصائب سہنے والوں کو قرب کے جو اعلیٰ درجات حاصل ہوسکتے ہیں وہ مجھے بھی حاصل ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی اے ابراہیم! میری مخلوق میں تمہیں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ عرض کی الٰہی تو نے کوئی بھی ایسا پیدا نہیں کیا جو مجھے تیرے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ سے زیادہ محبوب ہو۔ [۳] پھر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے ابراہیم کیا تمہیں محمد مصطفےٰ ﷺ زیادہ محبوب ہیں یا اپنی ذات؟ عرض کی وہ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہیں۔ پھر وحی ہوئی کیا تمہیں اپنی اولاد زیادہ پیاری ہے یا ان کی؟ عرض کی ان کی اولاد۔ پھر ارشاد ہوا کیا محمد مصطفےٰ ﷺ کے بیٹے کا ان کے دشمنوں کے ہاتھ سے ظلم و ستم سے قتل ہونا تمہارا دل زیادہ دکھائے گا یا تمہارے اپنے بیٹے کا تمہارے اپنے ہاتھ سے ہماری اطاعت میں ذبح ہونا؟ عرض کی بار الٰہا ان کے بیٹے کا ان کے دشمنوں کے ہاتھ سے ظلم ذبح ہونا ضرور میرا دل زیادہ دکھائے گا۔ اس وقت فرمایا اے ابراہیم! ایک گروہ ایسا بھی ہو گا جو اپنے آپ کو محمد مصطفےٰ ﷺ کی امت سے سمجھے گا اور ان کے بعد ان کے فرزند حسین ؑ کو ظلم و زیادتی سے اس طرح قتل کر ڈالے گا جیسے کہ مینڈھے کو ذبح کیا جاتا ہے اور وہ اس طرح میرے سخت غضب کا مستوجب ہو گا۔ ابراہیم یہ سن کر سخت پریشان ہوئے ان کے دل میں ایک درد اٹھا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے ابراہیم اگر تم اپنے بیٹے اسماعیل کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اور اس سے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا ۔ پھر انھوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے جائیں گے ۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾

سوائے اللہ کے برگزیدہ بندوں کے ۔ اور ہم نے اسے آخرین میں چھوڑ دیا ۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ

سلام ہو الیاسین پر ۔ ف۱ بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو ۔ بیشک وہ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ

ہمارے کامل الایمان بندوں میں سے ہے ۔ اور بیشک لوط ؑ پیغمبروں میں سے ہے ۔ جبکہ

نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا

ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ، سوائے ایک بڑھیا کے کہ وہ سرکشوں میں سے تھی ۔ پھر دوسروں کو ہم

الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ ؕ

نے ہلاک فرما دیا ۔ اور بیشک تم ان پر گزرتے ہو صبح کو اور رات کو بھی

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ ع وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى

تو کیا تمھیں عقل نہیں ۔ اور بیشک یونس ؑ پیغمبروں میں سے ہے ۔ جبکہ وہ بھری کشتی کی

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ

طرف بھاگ گیا ۔ تو قرعہ ڈالا تو وہ ہی قرعہ میں مغلوب رہنے والوں میں سے ہوا ۔ پس اسے مچھلی نے

الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ

نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ۔ تو اگر وہ ہماری تسبیح نہ کرتا تو یقیناً وہ

فِىْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

قیامت کے روز تک اس کے پیٹ میں رہتا ۔ پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ۔

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ

اور ہم نے اس پر کدو کا پیڑ اگا دیا ۔ ف۲ اور ہم نے اسے رسول بنا کر ایک لاکھ یا زیادہ آدمیوں کی

اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ

طرف بھیجا ۔ پس وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انھیں ایک مقررہ وقت تک دنیا کو برتنے دیا ۔ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کیلیے

(بقیہ صفحہ سابقہ)

تمہارا دل دردمند ہوتا تو اس سے زیادہ دہوتا جیسا کہ حسین کے قتل کا حال سن کر تجھے صدمہ ہوا ہس لیے ہو تو تو نے اپنے بیٹے کے رنج کو محمد مصطفیٰ کے بیٹے کے رنج کے بارے میں فدیہ کر دیا تو ہم نے تمہارے لیے وہ اعلیٰ درجہ قرب اپنے اوپر واجب کر لیے جو مصائب پر صبر کرنے والوں کو ملیں گے اللہ تعالیٰ کے قول وفدینہ بذبح عظیم کا یہی مطلب ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کے لیے اور انسانوں کو اپنی محبت کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے بت پرستی کو شرک کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں بتوں کو شریک کر لیتے ہیں یعنی بتوں سے وہ محبت کرتے ہیں جو اللہ سے کرنی چاہیے ۔ اس لیے ان کو شرک کہا گیا ہے وہ بتوں کو اللہ نہیں بنا سکتے کیونکہ اللہ کی کوئی شکل وصورت ہے اور نہ کوئی اس کی مثل اور مثال ہے ۔ لوگوں کا یہ سمجھنا کہ بتوں کو اللہ ماننے کی وجہ سے مشرک کہلاتے ہیں غلط ہے ۔ درحقیقت اللہ کی محبت میں بتوں کو شریک کرنے کے باعث وہ مشرک کہلاتے ہیں اسی لیے تو انسان کا ہر وہ فعل جو اللہ کی محبت یعنی اطاعت میں کیا جائے عبادت ہوتا ہے حتیٰ کہ کھانے کے لیے کھانا پینا، کاروبار، محنت مزدوری اور شادی بیاہ بھی عبادت ہوتا ہے اور جو کام اللہ کی اطاعت میں نہ کیا جائے خواہ وہ عبادت ہی کیوں نہ ہو فعل شیطانی ہوتا ہے اور حرام ہوتا ہے اسی لیے کہ وہ اپنے نفس کے لیے کیا جاتا ہے ۔

(صفحہ ہذا ۵۴۲)

ف۱ اس سے مراد حضرت الیاس ؑ ہیں ۔ دراصل اہل عرب ناموں میں بڑی تبدیلی سے کام لیتے تھے اس کا لفظ مختلف طریقوں سے کرتے تھے ، چنانچہ اسماعیل بھی کہتے ہیں اور اسماعین بھی کہتے ہیں میکال بھی بولتے ہیں اور میکائیل بھی ابراہیم بھی کہا جاتا ہے اور ابرہم اور ابراہام بھی اسی طرح اسرائیل اور اسرائیم طور سینا اور طور سینین بھی وغیرہ عرب کا

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ

بیٹیاں ہیں اور ان کے لیے بیٹے۔ یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ

شَاهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ

موجود تھے۔ ارے وہ تو ایسا بہتان سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور یقیناً وہ

لَكَاذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ

جھوٹے ہیں۔ کیا اس نے بیٹیاں پسند کیں بیٹے چھوڑ کر۔ تمھیں یہ کیا ہو گیا ہے یہ تم کیسی

تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا

بات کرتے ہو۔ تو کیا تم غور نہیں کرتے۔ کیا تمھارے پاس کوئی کھلی سند ہے۔ تو اپنی

بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا

کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو۔ اور انھوں نے اس کے اور جنوں کے درمیان رشتہ قرار دے دیا

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾

اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ضرور حاضر کیے جائیں گے۔ اور اللہ کی ذات پاک ہے ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾ فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَا أَنْتُمْ

مگر اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے۔ پس تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو تم اس کے خلاف

عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ ﴿١٦٢﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ

کسی کو بہکانے والے نہیں۔ سوائے اس کے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے۔ اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں سے

مَقَامٌ مَعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾

ہر ایک کا مقررہ مقام ہے۔ اور بیشک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں۔ اور بیشک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں ۵

وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾

اور بیشک وہ کہتے تھے۔ اگر ہمارے پاس اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی

لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾

تو ضرور ہم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے ہوتے ۶ تو اس کے منکر ہوئے تو وہ عنقریب جان لیں گے۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿١٧٢﴾

اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے۔ کہ بیشک انھی کی مدد ہو گی۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)

یہ ان کا عرف ہے کہ بعض اوقات وہ قوم کے بڑے بزرگ کے نام سے پوری قوم موسوم کر دیتے ہیں، چنانچہ مہلّبین/مہالبہ ایک پوری قوم کا نام ہے گویا ان میں ہر شخص کا نام مہلّب ہے اسی پر قیاس کر کے بعض لوگوں نے الیاسین کو الیاس کی جمع بتایا ہے اور اس سے مراد حضرت الیاس کے متبعین کو لیا ہے ان کا خیال ہے کہ جمع کی حالت میں جس طرح اشعریّن اور اعجمین میں یائے نسبت گر گئی اس میں بھی ساقط ہو گئی۔ بعض لوگوں نے الالیسین اور ایاسین بھی پڑھا ہے لیکن سب قراءتوں پر حضرت الیاس مراد ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یٰسین حضرت الیاس کے والد کا نام تھا اور ان کا اصلی نام آلِ یاسین تھا اور جس طرح اوپر کے ہر قصے میں اس پیغمبر کے ذکر کے بعد اس پر سلام آیا ہے اسی طرح آلِ یاسین پر بھی ہے اور حضرت ابن عباس سے منقول ہے آلِ یٰسین آلِ محمد اور یٰسین آنحضرت کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اس کا ذکر سورۂ احزاب کی آیت درود اور شروع سورہ یٰسین میں آنحضرت کے اسمائے مبارک کے ذکر میں آ چکا ہے۔

ف حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مچھلی ان کو دریا کے مختلف حصوں میں لیے لیے پھری یہاں تک کہ انھوں نے یہ تسبیح پڑھی لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور مچھلی کو حکم دیا کہ ان کو سمندر کے کنارے ڈال دے۔ اس نے ڈال دیا ان کے بدن پر جلد نہ رہی تھی اور گوشت بھی کچھ کم ہو گیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان پر کدو کا درخت پیدا کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو حکم دیا کہ ان کے جسم سے کچھ ہٹ جائے وہ ہٹ گیا جب دھوپ پڑی تو پریشان ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے یونس تم نے ایک لاکھ یا زیادہ آدمیوں پر رحم نہ کیا اور خود ایک ساعت کی تکلیف برداشت نہیں کرتے۔ اس وقت کہنے لگے یا رب عفوا عفوا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کو بحال کر دیا وہ اپنی قوم میں پلٹ آئے اور وہ ان پر ایمان لے آئے منقول ہے کہ

(بقیہ صفحہ آئندہ)

وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۴﴾ وَأَبْصِرْهُمْ

اور یقیناً ہمارا ہی لشکر غالب آئے گا۔ تو اس وقت تک کے لیے ان سے منہ پھیر لو۔ اور انہیں دیکھتے رہو

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۵﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ

پس وہ بھی عنقریب دیکھ لیں گے۔ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں۔ پھر جب وہ اترے گا ان کے آنگن میں

فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنذَرِينَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۸﴾ وَأَبْصِرْ

تو ڈرائے ہوؤں کی کیسی صبح ہوگی۔ اور اس وقت تک کیلیے ان سے منہ پھیر لو۔ اور انتظار کرو

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۰﴾

پس وہ عنقریب دیکھ لیں گے۔ پاک ہے آپ کے رب کو جو عزت والا رب ہے ان کی ان باتوں سے۔

وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۸۲﴾ ع

اور سلام ہے پیغمبروں کو اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ ف

سُورَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَمَانُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ ص مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اٹھاسی آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

صٓ وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿۲﴾

ص۔ اس نامور قرآن کی قسم۔ بیشک جنھوں نے کفر کیا وہ تکبر میں ہیں اور مخالفت میں ہیں۔

كَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّن قَرْنٍ فَنَادَوا وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾

ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتیں ہلاک کر دیں تب انہوں نے پکارا اور چھٹکارے کا وقت نہ رہا

وَعَجِبُوا أَن جَاءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ ۖ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾

اور انھیں اس کا اچنبھا ہوا کہ انکے پاس انھی میں کا ایک ڈرانیوالا تشریف لایا اور کافر بولے یہ جادوگر ہے، بڑا جھوٹا ہے۔

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾ وَانطَلَقَ الْمَلَأُ

کیا اس نے بہت سے معبودوں کا ایک معبود بنا دیا۔ بیشک یہ عجیب بات ہے۔ اور ان میں کے سردار

مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ﴿۶﴾

چلے کہ اس کے پاس سے چل دو اور اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ بیشک اس میں اس کا کوئی مطلب ہے۔

مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ ۖ إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ ﴿۷﴾ أَأُنزِلَ

یہ تو ہم نے سب سے پچھلے دین (نصرانیت) میں بھی نہ سنی۔ یہ تو ایک نئی گھڑت ہے۔ کیا ان پر قرآن

(بقیہ صفحہ سابقہ)

یہ آیت بزرگ صحابہ کرامؓ اور اولیاءؒ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کی معرفت اور عبادت اور تدبیر عالم میں اللہ تعالیٰ کے امر کی طرف اعتماد کرنے اور منتہی ہونے میں ایک خاص منزلت اور ایک مقام معلوم ہے بعض لوگ اس کو فرشتوں کے متعلق بھی کہتے ہیں۔

(صفحہ سابقہ ۵۴۳)

ف بعض نے اس کو فرشتوں کا قول بتایا ہے کہ وہ عالم نور میں عرش کے گرداگرد صف باندھ کر تسبیح کیا کرتے ہیں اور انبیاءؑ کی تسبیح کرنے سے اہل زمین نے تسبیح کرنا سیکھا۔

ف روایت ہے کہ کفار قریش یہ کہا کرتے تھے کہ خدا تباہ کرے یہود اور نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے نبیوں کو کس طرح جھٹلایا۔ اللہ کی قسم اگر ہمارے پاس پہلوں کی کتاب ہوتی تو ہم ضرور اللہ کے خاص بندوں میں سے ہوتے مگر جب ان کے رسول جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے تو انہوں نے آپؐ کا انکار کر دیا۔

(صفحہ ہذا ۵۴۴)

ف حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کے اعمال پورے ناپ سے ناپے جائیں اسے لازم ہے کہ جس وقت کسی جلسے سے اٹھنے کا ارادہ کرے تو ان تین آیتوں کو پڑھ لیا کرے۔

عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ۚ بَلْ لَّمَّا

اتارا گیا ہم سب میں سے۔ بلکہ وہ شک میں ہیں میری کتاب کے بلکہ ابھی میری

يَذُوقُوا عَذَابِ ﴿٨﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ﴿٩﴾

مار نہیں چکھی ہے کیا وہ آپ کے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں، وہ عزت والا، بہت عطا فرمانے والا ہے۔

أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ﴿١٠﴾

کیا ان کے لیے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ انکے درمیان ہے۔ تو رسیاں لٹکا کر چڑھ جائیں۔

جُندٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ﴿١١﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ

یہ ایک ذلیل لشکر ہے ف۱ انہی لشکروں میں سے بھاگا ہوا۔ ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں نوح کی قوم

وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ﴿١٢﴾ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ ۚ

اور عاد اور فرعون میخیں گاڑنے والا ف۲ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن والے بھی جھٹلا چکے۔

أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ ﴿١٣﴾ إِن كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿١٤﴾ ع

یہ بڑے بڑے گروہ تھے۔ اور ان میں کوئی ایسا نہیں جنھوں نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو، تو میرا عذاب لازم ہوا۔

وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ ﴿١٥﴾ وَقَالُوا

اور وہ لوگ راہ نہیں دیکھتے ہیں مگر ایک چیخ کی جسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔ اور بولے

رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ

"اے ہمارے رب ہمارا حصہ ہمیں جلد دیدے، حساب کے دن سے پہلے"۔ تو جو کچھ وہ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کرو۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٧﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ

اور ہمارے بندے داؤدؑ طاقت والے کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنیوالا ہے۔ بیشک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مسخر

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿١٩﴾

کر دیئے، کہ تسبیح کرتے ہیں شام کو اور سورج نکلتے وقت۔ اور پرندے جمع کیے ہوئے۔ سب اس کے فرمانبردار تھے۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾ وَهَلْ أَتَاكَ

اور ہم نے اسکی سلطنت کو مضبوط کیا اور اسے حکمت دی اور قول فیصل عطا کیا تھا۔ ف۳ اور کیا آپ کو اس دعوے

نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ

والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر داؤدؑ کی مسجد میں آگئے۔ جب وہ داؤدؑ پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا۔

ف۱ روایت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسولؐ خندق کے دن جو تمہارے مقابلے میں گروہ بندی کر کے آئے تھے وہ سب بہت جلدی شکست کھا کر چلے گئے تو ان کی غلط تدبیریں اور باقی تصرفات کیا ہوگئے پس جو کچھ یہ بکتے ہیں تم اس کی پروا نہ کرو اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ انہوں نے شروع سے آپ کو ایسی باتیں بکنے کا عادی بنا لیا تھا۔

ف۲ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ فرعون کو ذوالاوتاد کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کا دستور یہ تھا کہ جب کسی کو سزا دیتا تو اسے زمین پر لٹا دیتا اور اس کے ہاتھ پاؤں پھیلا کر چار میخیں اس طرح ٹھکوا دیتا کہ وہ اس کے ہاتھ پاؤں سے گزر کر زمین میں گڑ جاتیں اور بہت دفعہ ایسا بھی ہوا کہ بڑے بڑے لکڑی کے تختے پر لٹکا کر ہاتھ اور پاؤں میں میخیں ٹھکوا دیتا کہ وہ اسی حالت میں مر جاتے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے فرعون ذوالاوتاد کہا۔

ف۳ روایت ہے کہ الحکمت سے قانون شریعت مراد ہے اس کا ایک جزو حضرت داؤدؑ کا یہ قول بھی تھا کہ گواہ لانے مدعی اور بصورت انکار مدعیٰ علیہ و عدم شہادت قسم بذمہ مدعا علیہ نیز روایت ہے کہ فصل الخطاب سے مراد تمام زبانوں کا سمجھنا ہے اور بہت سی حدیثوں میں یہ چیز وارد ہوئی ہے۔ علی مرتضیٰ کو حکمت اور فصل الخطاب دونوں عطا فرمائی گئی تھیں۔

وقف لازم

قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ

انھوں نے عرض کی کہ ڈریے نہیں، ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ تو ہم میں حق کے ساتھ فیصلہ کر دیجیے ف

وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ

اور خلافِ حق نہ کیجیے اور ہمیں سیدھی راہ بتائیے۔ بیشک یہ میرا بھائی ہے۔ اس کے پاس

وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي

ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی۔ اب یہ کہتا ہے وہ بھی میرے حوالے کر دے۔ اور وہ بات کرنے

الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ وَاِنَّ كَثِيْرًا

میں مجھ پر غالب آ گیا ہے۔ داؤدؑ نے فرمایا بیشک یہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ تیری دُنبی اپنی دُنبیوں میں ملانے کو مانگتا ہے۔ اور بیشک اکثر

مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

ساجھے والے ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک

الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

عمل کیے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔ اب داؤدؑ سمجھا کہ ہم نے یہ اس کی آزمائش کی تھی تو اپنے رب سے معافی مانگی

وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿٢٤﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى

اور وہ رکوع کرتا ہوا سجدہ میں گر پڑا اور رجوع لایا تو ہم نے اسے اس کی معافی دے دی اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں قرب

وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٢٥﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ

اور اچھا ٹھکانہ ہے۔ اے داؤدؑ! بیشک ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا تو لوگوں میں حق کے

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ

ساتھ حکم کر اور اپنی خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ یقیناً

الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ

وہ لوگ جو اللہ کی راہ سے بہک جاتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو

الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ذٰلِكَ ظَنُّ

بھول گئے تھے۔ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بیکار نہیں بنائے۔ یہ کافروں کا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ

گمان ہے۔ پس خرابی ہے کافروں کے لیے آگ سے۔ کیا ہم انھیں جو ایمان لائے

ف روایت ہے کہ وہ ترب لوگوں کو دعوتی
کیا جاسکتا ہے اور وہ سب کی زبان
بند کرنا ممکن ہے کیا لوگوں نے حضرت
داؤدؑ پر یہ اتہام نہیں لگایا کہ وہ نماز
چھوڑ کر پرندے کے پیچھے دوڑ گئے
تا آنکہ زوجۂ اوریا پر نظر جا پڑی جس
پر عاشق ہوگئے پھر اوریا کو کسی جہاد پر
بھیج کر تابوت سے آگے بڑھا دیا کہ وہ
قتل ہوگیا اور اس کی زوجہ سے شادی
کرلی نیز حضرت علیؓ سے روایت ہے
جب میرے سامنے کوئی ایسا شخص پیش
کیا گیا جو حضرت داؤدؑ کی شادی اوریا کی
بیوی کے ساتھ ہونے کا اس طرح
سے قائل تھا میں نے اسے دو حدیں
لگائیں، ایک متعلق بہ تہمت اور ایک متعلق
بہ اسلام اور ایک روایت میں یہ ہے
کہ جو شخص حضرت داؤدؑ کا قصہ اس
طرح بیان کرے جس طرح قصے
کو بیان کرتے ہیں تو میں اس
کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں
حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ داؤدؑ نے
اپنے ایک رشتہ دار کے یہاں اس
کی بیٹی کے رشتہ کے لیے پیغام
بھجوایا جو انہوں نے قبول کرلیا۔ اس
سے پہلے حضرت داؤدؑ کے ایک فوجی
اوریا نے بھی اسی لڑکی کے لیے پیغام
بھجوایا تھا جو منظور نہ ہوا۔ اور اوریا نے
اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس پر
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو انسانوں
کی شکل میں داؤدؑ کے پاس بھیجا۔
جنھوں نے تمثیل کے طور پر
یہ واقعہ پیش کیا۔
اور حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا
پیغام واپس لے لیا اور اوریا سے
اس کی شادی کرا دی

السجدة
ع ١٢

آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ

اور نیک عمل کیے، ان جیسا کردیں گے جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں۔ یا ہم پرہیزگاروں کو شریر اور

كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو

نافرمانوں کے برابر ٹھہرا دیں۔ یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی برکت والی تاکہ اس کی آیتوں پر غور کریں۔ اور عقلمند نصیحت

الْأَلْبَابِ ﴿٢٩﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوُودَ سُلَيْمَانَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٣٠﴾ إِذْ

حاصل کریں۔ اور ہم نے داؤدؑ کو سلیمانؑ عطا فرمایا، کیا بہترین بندہ تھا بیشک وہ بہت رجوع کرنیوالا ہے جب

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ

اس پر پیش کیے گئے تیسرے پہر کو اس کے سامنے تیز رفتار گھوڑے۔ ف۱ تو اس نے کہا میں نے اپنے رب کے ذکر کی رو سے

الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ

گھوڑوں سے محبت کی پھر انہیں چلانے کا حکم دیا یہاں تک کہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے پھر حکم دیا کہ انہیں میرے پاس

مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ

واپس لاؤ ف۲ تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ بیشک ہم نے سلیمانؑ کو آزمایا اور اس کے تخت پر ایک

كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ ﴿٣٤﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا

بے جان بدن ڈال دیا پھر رجوع کیا اس نے عرض کی اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر

لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿٣٥﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ

کہ میرے بعد کسی کو عطا کی ہو۔ بیشک تو بڑا دینے والا ہے۔ تو ہم نے ہوا کو اس کے لیے مسخر کردیا

تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿٣٦﴾ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ

کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی تھی جہاں وہ چاہتا تھا اور دیو اس کے بس میں کر دیے ہر معمار

وَغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿٣٨﴾ هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ

اور غوطہ خور۔ اور دوسرے اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے یہ ہماری بے حساب عطا ہے اب تو چاہے تو

أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٠﴾ ع

احسان کر یا روک رکھ ف۳ اور بیشک اس کو ہماری بارگاہ میں قرب حاصل ہے اور اس کا اچھا ٹھکانا ہے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ

اور یاد کرو ہمارے بندے ایوبؑ کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا

ف۱ وہ گھوڑے جو تین پاؤں پر کھڑے ہوں اور چوتھے پاؤں کے سم کو موڑ کر اس پر ٹیک لگائے ہوں۔ واضح رہے کہ جو گھوڑا اس طرح کھڑا ہوتا ہو وہ نہایت تیز اور توانا ہوتا ہے نیز یہ کہ الجیاد اس تیز رو گھوڑے کو کہتے ہیں جو اپنی پوری دوڑ ختم کرے۔

ف۲ روایت ہے کہ ایک دن شام کے وقت حضرت سلیمانؑ کے سامنے گھوڑے پیش ہو رہے تھے اور وہ ان کے دیکھنے میں مشغول تھے کہ سورج چھپ گیا پس انہوں نے فرشتوں سے کہا کہ اس سورج کو ہمارے لیے لوٹا دو کہ ہم نماز ٹھیک وقت پر پڑھ لیں چنانچہ انہوں نے لوٹا دیا۔ حضرت سلیمانؑ نے کھڑے ہوکر اپنی دونوں پنڈلیوں اور گردن پر مسح کر لیا اور اپنے ان اصحاب کو جن کی نماز ان کے ساتھ فوت ہوئی تھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیا چونکہ نماز کے لیے ان کا وضو یہی تھا پھر انہوں نے نماز پڑھی اور جب فارغ ہوئے تو سورج ڈوبا اور ستارے نکل آئے۔ اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں بیان فرمایا ہے۔

ف۳ روایت ہے کہ حضرت سلیمانؑ کو بڑا ملک عطا کیا گیا پھر اس آیت کا حکم رسول اللہؐ کے بارے میں جاری ہوا کہ آنحضرتؐ کو اختیار تھا جس شخص کو جو کچھ چاہیں عطا کریں اور جس سے جو کچھ چاہیں روک لیں اور یہ بات حضرت سلیمانؑ کے اختیار سے بھی بڑی ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

ع ۳ / ۱۲

وَعَذَابٍ ﴿٤١﴾ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ ۖ هَٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ﴿٤٢﴾

دی ہے۔ ہم نے فرمایا زمین پر اپنا پاؤں مار یہ ٹھنڈا چشمہ ہے پینے اور نہانے کا اور

وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٤٣﴾

ہم نے اُسے اس کے گھر والے اور ان جیسے اور عطا فرما دیے اپنی رحمت کرنے کو اور عقلمندوں کی نصیحت کو۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ

اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں تنکوں کا گٹھا لے کر اس سے مار دے ف۸ اور قسم نہ توڑ۔ بیشک ہم نے اسے صابر پایا

نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

کیا اچھا بندہ ہے بیشک وہ بہت رجوع کرنے والا ہے۔ اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ کو

أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾

جو بڑی قوت اور نظر والے تھے۔ بیشک ہم نے انھیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے۔

وَإِنَّهُمْ عِندَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ

اور بیشک وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں۔ اور یاد کرو اسماعیلؑ اور الیسع ف۹

وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ

اور ذا الکفل کو ف۱۰ اور وہ سب پسندیدہ ہیں۔ یہ نصیحت ہے۔ اور پرہیزگاروں کے لیے اچھا

مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ

ٹھکانہ۔ بسنے کے باغ ہیں ان کے لیے اور سب دروازے کھلے ہوئے۔ ان میں تکیہ لگائے ہوئے، ان میں بہت

فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

میوے اور پینے کے لیے اچھا مشروب۔ اور انکے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کسی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾

سب ایک عمر کی، یہ ہے وہ جس کا تمھیں حساب کے دن کیلئے وعدہ دیا جاتا ہے۔ بیشک یہ ہمارا دیا ہوا رزق ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا

هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

یہ ہے مومنوں کیلئے، بیشک سرکشوں کا بُرا ٹھکانہ ہے۔ جہنم کہ اس میں داخل ہوں گے تو کیا ہی برا بچھونا ہے۔

هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هَٰذَا

انکے لیے یہ ہے تو اسے چکھیں کھولتا ہوا پانی اور پیپ ہے۔ اور اسی شکل کے اور جوڑے ف۴ ان سے کہا جائے گا کہ یہ

ف ۸ روایت ہے کہ ضغث کھیتی کے پتوں کے گھاس کے یا ٹہنیوں کے مٹھے کو کہتے ہیں۔ یہاں درخت کی پتلی پتلی ٹہنیوں کا جو کہ تیلیوں کے طور پر استعمال ہوتی ہیں گٹھا مراد ہے۔

ف ۹ الیسع اخطوب کے بیٹے تھے اور ان کو حضرت الیاس نے بنی اسرائیل پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں نبی بنا دیا۔

ف ۱۰ یہ حضرت یوشع بن نون (وصی حضرت موسیٰؑ) کا دوسرا نام ہے۔

(لطیفہ) بعض تفسیر بالرائے کرنے والے منچلوں نے ذاالکفل سے بدھ مت کے بانی مہاتما گوتم بدھ مراد لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ نام دو لفظوں ذو اور کفل سے مرکب ہے ذو کے معنی والا یا صاحب اور کفل معنی کپل کا معرب ہے اور اس کے معنی ہیں کپل والا یا کپل وستو والا۔ چونکہ مہاتما بدھ کپل وستو کا رہنے والا تھا اس لئے یہ مہاتما گوتم بدھ کا عربی نام ہے۔

ف ۴ ازواج کے معنی یہاں اصناف و اقسام ہیں۔ ازواج کی بحث پہلے گزر چکی ہے۔

فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ

ایک اور فوج تمہارے ساتھ گھسنے والی ہے ف۱۲ جو تمہاری تھی وہ کہیں گے انکو کوئی خیر مقدم نہ ہو آگ میں تو ان کو جانا ہی ہے ۔ وہ بولے بلکہ

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا مَن

تمہارا کوئی خیر مقدم نہیں یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے ہو تو یہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ۔ وہ بولے اے ہمارے رب! یہ جو

قَدَّمَ لَنَا هَٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿٦١﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ

مصیبت ہمارے آگے لایا ہے اس کے لیے آگ میں دوگنا عذاب بڑھا۔ اور وہ بولے ہمیں کیا ہوا کہ ہم ان مردوں کو

رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُم مِّنَ الْأَشْرَارِ ﴿٦٢﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

نہیں دیکھتے جنہیں ہم شریروں میں سے گنا کرتے تھے ۔ ہم نے انہیں ہنسی بنالیا ، کیا آنکھیں ان کی طرف سے

ع ۴ ۱۲ الْأَبْصَارُ ﴿٦٣﴾ إِنَّ ذَٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿٦٤﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ ۖ

پھر گئی ہیں ۔ بیشک وہ حق ہے دوزخیوں کا باہم جھگڑا۔ آپ فرماؤ میں تو ڈرانیوالا ہی ہوں

وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

اور کوئی معبود نہیں سوائے ایک اللہ کے جو سب پر غالب ہے۔ وہ مالک ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ

بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٦٦﴾ قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿٦٧﴾ أَنتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿٦٨﴾

ان کے درمیان ہے اور وہی صاحب عزت اور بڑا بخشنے والا ہے۔ آپ فرمادیں وہ بہت بڑی خبر ہے ، تم اس سے غفلت میں ہو

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٦٩﴾ إِن يُوحَىٰ إِلَيَّ

مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑتے تھے ۔ مجھے تو وحی ہوتی ہے

إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٧٠﴾ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا

اور میں واضح طور پر ڈرانیوالا ہوں ۔ جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے بشر بنانے والا

مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ

ہوں ۔ پھر جب میں اس کا تسویہ کرلوں اور اس میں ذرا سی اپنی روح پھونکوں تو تم اس کے لیے

سَاجِدِينَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ

سجدہ میں گر جانا تو سب فرشتوں نے مجموعی طور پر سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کہ اس نے غرور کیا

وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ

اور وہ کافروں میں سے ہوگیا ۔ فرمایا اے ابلیس! تجھے کس نے روکا کہ تو اس کے لیے سجدہ کرے جسے میں نے اپنے

ف 12 یہ اس قول کی حکایت ہے جو سرکشوں کے سرداروں سے اس وقت کہا جائے گا جبکہ وہ جہنم میں داخل ہوتے ہوں گے اور ان کے ہمراہ ان کی پیروی کرنے والوں کی فوجیں کی فوجیں ہوں گی۔ "مقتحم" کے معنی ہیں چھوٹے سے دروازے میں سے گروہ کثیر کا ہجوم کرکے گزرنا حضورؐ سے منقول ہے کہ ان لوگوں کی کثرت کے سبب جہنم ان پر ایسا تنگ ہو جائے گا" جیسا کہ نیزے کا پیکان تنگ ہو جاتا ہے۔

بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي

ہاتھوں سے بنایا۔ کیا تو مغرور ہوگیا یا تو تھا ہی مغروروں میں سے۔ بولا "میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ

مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾

سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا"۔ فرمایا "تو اس سے نکل جا کر تو راندۂ درگاہ ہے۔

وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ

اور قیامت تک میری لعنت تجھ پر پڑتی رہے گی"۔ بولا "اے میرے رب ایسا ہے تو مجھے قیامت تک کیلیے

يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾

مہلت دو"۔ فرمایا "تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ مقررہ وقت تک کے لیے"۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾

بولا "تیری عزت کی قسم! میں ضرور ان سب کو گمراہ کردوں گا۔ سوائے ان کے جو تیرے مخلص بندے ہیں"۔

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ

فرمایا "یہ سچ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں۔ بیشک میں جہنم کو بھر دوں گا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی

أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

کریں گے"۔ آپ فرما دیں "میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا۔ اور میں بناوٹ والوں میں سے نہیں ہوں ؎

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

وہ تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہے۔ اور یقیناً ایک وقت کے بعد تم اس کی حقیقت کو جان لو گے۔

سُورَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ آيَةً وَثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ زمر مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔ | پچھتر آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١﴾ إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

کتاب نازل ہوئی ہے ؎ اللہ عزت اور حکمت والے کی طرف سے۔ بیشک ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے

بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿٢﴾ أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ

ساتھ اتاری تو خالصتاً اللہ کی عبادت کرو اس کے بندے ہوکر۔ بیشک خالص اللہ ہی کی عبادت ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى

اور وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لیے۔ کہتے ہیں کہ ہم تو انکی صرف اس لیے عبادت کرتے ہیں کہ یہ ہمیں

ؒ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں متکلف اس صورت میں ہوتا جبکہ میں تم سے ایسی بات چاہتا جس کے تم اہل نہ ہوتے۔ اس پر انھوں نے ایک دوسرے سے کہا کیا محمدؐ کے لیے یہ کافی نہیں ہوا کہ بیس برس سے ہمیں دبائے رکھا ہے اب یہ چاہتا ہے اپنے اہل بیت کو ہماری گردنوں پر سوار کردے پھر وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نازل نہیں کیا ہے یہ اس کی اپنی بنائی ہوئی بات ہے جس کے ذریعے وہ اپنے اہل بیت کو ہماری گردنوں پر بلند کرنا چاہتا ہے۔ اگر محمدؐ قتل کر دیے گئے یا اپنی موت سے مرگئے تو ہم ان کے اہل بیت سے ضرور جھگڑا کریں گے اور خلافت ان میں ہرگز نہ جانے دیں گے۔ بروایت جناب علیؑ منقول ہے کہ ایک دفعہ عام مسلمانوں نے جناب رسول اللہؐ سے کہا کہ یارسول اللہ جن جن لوگوں پر قابو ہوتا جائے اگر آپ ان کو جبراً اسلام میں داخل کرتے جائیں تو ہماری تعداد بڑھ جائے گی اور ہم اپنے دشمنوں کے مقابل بہت قوی ہو جائیں گے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں اللہ کے حضور میں بدعتی بن کر نہیں جانا چاہتا میں کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس کا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم نہ دیا ہو اور میں بے جا تکلیف دینے والا نہیں ہوں۔ آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ متکلف کی تین علامتیں ہیں جو اس سے بالا ہو اس سے جھگڑا کرے اور جو مرتبہ حاصل نہ کرسکے اس کیلیے کوشش کرے جس کے متعلق علم نہ ہو اس میں دخل دے نیز روایت ہے کہ علمائے دین میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو فتویٰ دینے پر تیار ہو جائیں گے اور اس بات کے مدعی بھی ہو جائیں گے کہ جو کچھ پوچھنا ہے ہم سے پوچھو حالانکہ وہ ایک حرف بھی ٹھیک نہ بتا سکتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ایسے بن بیٹھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

ؒ تنزیل کے معنی اتارنا ہے تنزیل اور انزال میں فرق یہ ہے کہ تنزیل میں ترتیب اور یکے بعد دیگرے تفریق کے ساتھ اتارنا ملحوظ ہوتا ہے اور انزال عام (بقیہ برصفحہ آئندہ)

ع ۵
۱۴

اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ

اللہ کے نزدیک کر دیں ف اللہ تعالیٰ ان میں فیصلہ کر دیگا اس بات میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں ف یقیناً

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

اللہ ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا اسے کہ جو جھوٹا اور منکر ہو۔ اگر اللہ چاہتا کہ اپنے لیے لڑکا بنائے

لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝۴

تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا۔ اس کی ذات پاک ہے وہی ایک اللہ ہے جو سب پر غالب ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ

اس نے آسمان و زمین حق کے ساتھ بنائے رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو

النَّهَارَ عَلَي الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

رات پر لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر دیا، ہر ایک ایک مقررہ وقت کے مطابق چلتا رہتا ہے

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝۵ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ

بیشک وہی صاحب عزت اور بخشنے والا ہے۔ اس نے تمہیں ایک نفس سے بنایا پھر اسی سے اس کا

مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ

جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے اتارے تمہیں ماؤں کے

فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ

پیٹ میں تین اندھیروں میں بنا چکنے کے بعد پیدا کرتا ہے ف

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ

اگر تم کفر کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے کفر سے راضی نہیں ہوتا اور اگر

تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

شکر کرو گے تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے۔ اور کوئی بوجھ والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائیگی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷

لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتا دیگا جو عمل تم کرتے تھے۔ بیشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ہے یہ ہر کسی شئے کے اتارنے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور یکے بعد دیگرے ترتیب سے اتارنے کے لیے بھی آتا ہے۔

(صفحہ ہذا) ۵۵۱ ف

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن برابر ملا پھیر کرے گا کہ جس کی ان کے سوا عبادت کی جاتی تھی مثلاً سورج یا چاند یا کوئی اور چیز، حاضر کرے گا اور ہر ایک انسان سے ان کی عبادت کرنے کی وجہ دریافت کرے گا اور جس جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کی ہوگی وہ یہ کہے گا کہ پروردگار ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کیا کرتے تھے کہ ان کے ذریعے سے ہمیں تیرا تقرب حاصل ہو جائے اس وقت اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان عبادت کرنے والوں کو بھی اور ان جن کی عبادت کرتے تھے ان کو بھی جہنم میں ڈال دو، سوائے ان کے جن کو میں بری مستثنیٰ کر چکا ہوں وہ جہنم سے علیحدہ ہی رہیں گے۔

ف اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ ان کا آپس میں امور دین میں اختلاف ہوگا اور ہر شخص کو اس کے حق کے مطابق نتیجہ دے گا اور ایک قول یہ ہے کہ جو حق پر ہے وہ جنت میں جائے گا اور جو باطل پر ہے وہ دوزخ میں۔ اسی صورت میں اختلاف یہ ہوگا کہ کافر تو ان سے شفاعت کے امیدوار ہوں گے اور وہ ان کفار پر لعنت کریں گے۔

ف اس کی حقیقت یہ ہے کہ پہلی اندھیری پیٹ کی ہے دوسری رحم کی اور تیسری آنول کی (آنول اس جھلی کو کہتے ہیں جس میں بچہ لپٹا رہتا ہے اور اسے بچا کر باہر آتا ہے۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو پکارتا ہے اسی کی طرف جھکا ہوا پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنے پاس سے

مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِيُضِلَّ

کوئی نعمت دے تو بھول جاتا ہے جس کیلئے پہلے پکارا تھا اور اللہ کے لیے برابر والے ٹھہرانے لگتا ہے تاکہ اس کی

عَنْ سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾

راہ سے بھٹکا دے۔ آپ فرمادیں تھوڑا عرصہ کفر کے ساتھ دنیا کو برت لے۔ بیشک تو دوزخیوں میں سے ہے۔" ف۵

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو

کیا وہ جس نے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزاریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈر کر اور وہ اپنے رب کی رحمت

رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ

کی آس لگائے ہوئے ہے کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائیگا۔ آپ فرمادیں کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان"

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾ قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ

نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔ آپ فرمادیں "اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے رب سے ڈرو

لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا

جنھوں نے بھلائی کی ان کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہے۔ اور اللہ کی زمین وسیع ہے اور

يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿١٠﴾ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ

صابروں کو ہی ان کا ثواب بھرپور دیا جائیگا بغیر حساب کے۔" آپ فرمادیں کہ "مجھے حکم ہے کہ میں اللہ ہی کی عبادت

اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ

کروں۔ خالص اس کا بندہ ہو کر اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلے سر تسلیم خم کردوں آپ فرمادیں

إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ

کہ بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے بھی اپنے رب سے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔" آپ فرمادیں "میں اللہ ہی کی عبادت

مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ﴿١٤﴾ فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِنْ دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ

کرتا ہوں اس کا مخلص بندہ ہو کر۔ تو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔" آپ فرمادیں کہ نقصان والے وہی ہیں

الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ

کہ جن کی اپنی جان اور اپنے گھر والے قیامت کے دن نقصان میں رہے بیشک یہی کھلا نقصان ہے۔"

ف 5 روایت ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت علیؓ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ یہ ابوالفضل کے بار میں نازل ہوئی اس کے نزدیک جناب رسولؐ اللہ معاذ اللہ جادوگر تھے یہ شخص بیمار ہوتا تو آنحضرتؐ کی شان میں جو کچھ کہہ چکا ہوتا تھا اس کے انجام سے ڈر کر گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا اس کو اللہ تعالیٰ

ع ۱ ۹ ۱۵

فرماتا ہے اذا مس الانسان ضر" دعا ربہ منیبا" الیہ اور جب اللہ تعالیٰ تندرست کر دیتا ہے تو پھر اس عاجزی اور دعا اور گڑگڑانے کو بھول جاتا اور آنحضرتؐ کی شان میں پھر بے ادبانہ خیال کرنے لگتا جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثم اذا خولہ نعمتہ منہ نسی۔ اس بھول بھول جانے اور آنحضرتؐ کی نسبت بے ادبانہ خیال کرنے کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے فرمادیا کہ اس سے کہہ دو تمتع بکفرک قلیلا" انک من اصحب النار۔

الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ
ان کے اوپر آگ کے پہاڑ ہیں اور ان کے نیچے بھی اس سے
يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ
اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ کہ اے میرے بندو! مجھ سے ڈرو۔ اور وہ جو طاغوت (شیطان) کی عبادت (اور
أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾ الَّذِينَ
اطاعت) سے بچے رہے ف۶ اور اللہ کی طرف رجوع ہوئے انھیں کیلیے خوشخبری ہے۔ تو یہ خوشخبری ف۷ میرے ان بندوں کو سناؤ
يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ
جو کان لگا کر (آپ کی) بات سنیں اچھے طریقے سے اس کی پیروی کریں۔ یہ ہیں وہ جن کو اللہ نے ہدایت فرمائی
وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
اور یہ ہیں وہ جو عقل رکھتے ہیں۔ تو کیا وہ شخص جس پر عذاب کی بات ٹھیک ہو گئی
أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّن
پھر کیا آپ اسے بچاتے ہیں جو آگ میں ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کیلیے نور کے بالاخانے
فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ
ہیں اور بالاخانوں پر بالاخانے بنے ہیں۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور اللہ اپنے وعدے
اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي
کے خلاف نہیں کرتا۔ تو کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا، پھر اس سے زمین میں چشمے
الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا
بنائے۔ پھر اس سے کھیتی نکالتا ہے کئی رنگ کی۔ پھر سوکھ جاتی ہے تو تو دیکھے کہ وہ پیلی پڑ گئی ہے
ع ۱۲ ۲ ۱۶ ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾ أَفَمَن
پھر اسے ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔ بیشک یہ قابلِ غور بات ہے عقلمندوں کے لیے۔ پس کیا وہ شخص
شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۚ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ
جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے کیا اس جیسا ہو جائیگا جو سنگدل ہے
قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ
تو خرابی ہے ان کیلیے جنکے دل یادِ الٰہی کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔ وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اللہ نے اتاری سب سے اچھی

ف ۶ روایت ہے کہ جن کا اس آیت میں ذکر ہے وہ تم ہو اور جس شخص نے کسی ظالم کی اطاعت کی تو اس نے گویا اس کی عبادت کی۔

ف ۷ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اہل عقل و فہم کو بشارت دی ہے چنانچہ فرمایا ہے: فبشر عباد۔ نیز منقول ہے کہ یہ خوشخبری ان بندوں سے متعلق ہے جو حدیث کو غور سے سنیں اور جیسی سنیں ویسی ہی بیان کر دیں نہ کچھ بڑھائیں اور نہ گھٹائیں۔

الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

کتاب ف۸ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے۔ دہرائی جانے والی کتاب ہے۔ اس سے ان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کی کھالیں مانند موم کے نرم ہو جاتی ہیں اور ایسے ہی دل نرم پڑ جاتے ہیں یاد کی طرف رغبت کرتے ہیں

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے اور جو گمراہی پر جا ہوا ہو اسے کوئی راہ دکھانے

مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَقِيلَ

والا نہیں۔ تو کیا وہ جو قیامت کے دن سخت عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا۔ اور ظالموں

لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

سے کہا جائیگا کہ اس کا مزہ چکھو جو تم نے کمایا تھا۔ ان سے اگلوں نے بھی جھٹلایا تھا۔

فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ

تو ان پر عذاب آیا جہاں سے انھیں خبر نہ تھی۔ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی ہی میں

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وقف لازم

ذلت کا مزہ چکھایا۔ اور یقیناً آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے اگر وہ جان لیتے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان فرمائی ہیں کہ کسی طرح انھیں

يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾ قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢٨﴾ ضَرَبَ

دھیان ہو۔ قرآن عربی زبان کا ہے جس میں مطلقاً کجی نہیں تاکہ وہ ڈر جائیں۔ اللہ ایک

اللَّهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ

مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام میں کئی بدخو آقا شریک ہوں اور ایک غلام کا ایک ہی آقا ہو

هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٩﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ

کیا وہ دونوں ایک جیسے ہوں گے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بیشک آپ کو بھی انتقال فرمانا

ع وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾

ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔

ف ۸ روایت ہے کہ احسن الحدیث سے مراد قرآن مجید ہے۔ اور "متشابہا" کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے معجزہ ہونے اور بقائیگی معنی کی صحت میں اور عام منفعت میں مشابہت رکھتا ہے اور مثانی کے یہ معنی ہیں کہ بعض اقوال اس میں بار بار لائے جاتے ہیں سورۃ الحمد کا نام مثانی ہونے کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے یہاں مثانی بطور صفت کے استعمال کیا گیا ہے حالانکہ خود جمع ہے اس کا موصوف لفظ کتاب واحد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب آیات کا مجموعہ ہے اور آیات کی تکرار ہوئی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لفظ مثانی کو متشابہا" کی تمیز قرار دیں اس وقت معنی یہ ہوں گے کہ جو آیات متشابہہ ہیں وہ بار بار آتی ہیں کہا گیا ہے کہ بار بار لانے کا فائدہ یہ ہے کہ چونکہ علی العموم نفوس کو واضح نصیحت سے نفرت ہوتی ہے تو جب تک بار بار دہرائی نہ جائیں گی بات ذہن میں راسخ نہ ہوگی۔

الجزء ۲۴

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو

بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ۭ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۳۲

جھٹلائے جب اس کے پاس آئے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں۔؟

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اور جو یہ سچ لے کر تشریف لائے ف۹ اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق کی ف۱۰ درحقیقت یہی

الْمُتَّقُوْنَ ۳۳ لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ ذٰلِكَ جَزٰۗؤُا

پرہیزگار ہیں۔ ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس ، احسان کرنے والوں کا

الْمُحْسِنِيْنَ ۳۴ ښ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا

یہی صلہ ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان پر سے ہر غم اور فکر کا بوجھ اتار دے جو انھیں اللہ کی راہ میں

وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۳۵

لاحق رہتا ہے۔ اور انھیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر جو وہ کرتے تھے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ

کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں۔ اور آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے

دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۳۶ ج وَمَنْ يَّهْدِ

ڈراتے ہیں ف۱۱ اور جو اللہ کو چھوڑ کر گمراہی پر جما رہے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور جو اللہ کے ہدایت والے

اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۳۷

راستے پر قائم ہوا سے کوئی بہکانے والا نہیں۔ کیا اللہ بڑی عزت والا اور انتقام لینے والا نہیں۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ

اور اگر آپ ان سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے تو یقیناً کہیں گے

اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ

کہ اللہ نے۔ آپ فرمادیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ کوئی قدرت نہیں رکھتے اگر اللہ مجھے

اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ

کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف ٹال دیں گے؟ اور اگر اللہ اپنی رحمت نازل کرنا چاہے تو کیا وہ

ف 9 اس آئیہ مجیدہ میں الصدق سے مراد وہ حق ہے جو آنحضرتؐ لے کر آئے۔

ف 10 اور صدق بہٖ سے مراد یہ ہے کہ جو سچ لے کر آئے وہ جناب محمد مصطفیٰؐ ہیں اور جنھوں نے ان کی تصدیق کی وہ جناب امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

ف 11 ایک روایت میں اس کا مطلب یوں آیا ہے کہ قریش نے کہا تھا کہ آپؐ کے ہمارے بتوں کو عیب لگانے کی وجہ سے کہیں لوگ آپؐ کو فاتر العقل نہ کہہ دیں نیز یہ کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ محمدؐ! آپ ہمیں علیؓ بن ابی طالب سے معاف رکھیے یعنی ان کو ہم پر مسلط نہ کیجیے۔ اور خلیفہ نہ بنائیے اور ڈراتے تھے کہ وہ کفار سے مل جائیں گے۔

الْحَدِيثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ

کتاب ف۸ کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے۔ دہرائی جانے والی کتاب ہے۔ اس سے ان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ

اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ پھر ان کی کھالیں مانند موم کے نرم ہو جاتی ہیں اور ایسے ہی دل نرم پڑ جاتے ہیں یادِ الٰہی کی طرف رغبت کرنے میں

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے اور جو گمراہی پر جا ہوا ہو اسے کوئی راہ دکھانے

مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ أَفَمَنْ يَّتَّقِي بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَقِيلَ

والا نہیں۔ تو کیا وہ جو قیامت کے دن سخت عذاب کی ڈھال نہ پائے گا اپنے چہرے کے سوا۔ اور ظالموں

لِلظّٰلِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

سے کہا جائیگا کہ اس کا مزہ چکھو جو تم نے کمایا تھا۔ ان سے اگلوں نے بھی جھٹلایا تھا۔

فَأَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۵﴾ فَأَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ

تو ان پر عذاب آیا جہاں سے انھیں خبر نہ تھی۔ اور اللہ نے انھیں دنیا کی زندگی ہی میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾ وقف لازم

ذلت کا مزہ چکھایا۔ اور یقیناً آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے اگر وہ جان لیتے۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں بیان فرمائی ہیں کہ کسی طرح انھیں

يَتَذَكَّرُونَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ

دھیان ہو۔ قرآن عربی زبان کا ہے جس میں مطلقاً کجی نہیں تاکہ وہ ڈر جائیں۔ اللہ ایک

اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۗ

مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام میں کئی بدخو آقا شریک ہوں اور ایک غلام کا ایک ہی آقا ہو

هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۹﴾ إِنَّكَ مَيِّتٌ

کیا وہ دونوں ایک جیسے ہوں گے۔ سب تعریفیں اللہ ہی کو ہیں مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ بیشک آپ کو بھی انتقال فرمانا

وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿۳۱﴾ ع ۳

ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔

ف 8 روایت ہے کہ احسن الحدیث سے مراد قرآن مجید ہے۔ اور "متشابہا" کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے سے معجزہ ہونے اور بقائیگی معنی کی صحت میں اور عام منفعت میں مشابہت رکھتا ہے اور مثانی کے یہ معنی ہیں کہ بعض اقوال اس میں بار بار لائے جاتے ہیں سورۃ الحمد کا نام مثانی ہونے کی وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز میں بار بار پڑھی جاتی ہے یہاں مثانی بطور صفت کے استعمال کیا گیا ہے حالانکہ خود جمع ہے اس کا موصوف لفظ کتاب واحد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب آیات کا مجموعہ ہے اور آیات کی تکرار ہوئی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لفظ مثانی کو متشابہا" کی تمیز قرار دیں اس وقت معنی یہ ہوں گے کہ جو آیات متشابہہ ہیں وہ بار بار آتی ہیں کہا گیا ہے کہ بار بار لانے کا فائدہ یہ ہے کہ چونکہ علی العموم نفوس کو واضح نصیحت سے نفرت ہوتی ہے تو جب تک بار بار دہرائی نہ جائیں گی بات ذہن میں راسخ نہ ہو گی۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ
تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو
بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾
جھٹلائے جب اس کے پاس آئے۔ کیا جہنم میں کافروں کا ٹھکانہ نہیں۔؟
وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ
اور جو یہ سچ لے کر تشریف لائے ف۹ اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق کی ف۱۰ درحقیقت یہی
الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
پرہیزگار ہیں۔ ان کے لیے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس ، احسان کرنے والوں کا
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۴﴾ ۚۖ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا
یہی صلہ ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان پر سے ہر غم اور فکر کا بوجھ اتار دے جو انھیں اللہ کی راہ میں
وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾
لاحق رہتا ہے۔ اور انھیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر جو وہ کرتے تھے۔
اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَیُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ
کیا اللہ اپنے بندے کو کافی نہیں۔ اور آپ کو اللہ کے سوا اوروں سے
دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ ۚ وَمَنْ یَّهْدِ
ڈراتے ہیں ف۱۱ اور جو اللہ کو چھوڑ کر گمراہی پر جما رہے اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں۔ اور جو اللہ کے ہدایت والے
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ ذِی انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾
راستے پر قائم ہو اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ کیا اللہ بڑی عزت والا اور انتقام لینے والا نہیں۔
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ
اور اگر آپ ان سے پوچھو آسمان اور زمین کس نے بنائے تو یقیناً کہیں گے
اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ
کہ اللہ نے۔ آپ فرمادیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ کوئی قدرت نہیں رکھتے اگر اللہ مجھے
اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ
کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ اس کی بھیجی ہوئی تکلیف ٹال دیں گے؟ اور اگر اللہ اپنی رحمت نازل کرنا چاہے تو کیا وہ

ف 9 اس آئیہ مجیدہ میں الصدق سے مراد وہ حق ہے جو آنحضرتؐ لے کر آئے۔

ف 10 اور صدق سے مراد یہ ہے کہ جو سچ لے کر آئے وہ جناب محمد مصطفیٰؐ ہیں اور جنہوں نے انؐ کی تصدیق کی وہ جناب امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

ف 11 ایک روایت میں اس کا مطلب یوں آیا ہے کہ قریش نے کہا تھا کہ آپؐ کے ہمارے بتوں کو عیب لگانے کی وجہ سے کہیں لوگ آپؐ کو فاتر العقل نہ کہہ دیں نیز یہ کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ محمدؐ! آپ ہمیں علیؓ بن ابی طالب سے معاف رکھیے یعنی ان کو ہم پر مسلط نہ کیجیے۔ اور خلیفہ نہ بنائیے اور ڈراتے تھے کہ وہ کفار سے مل جائیں گے۔

هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ
اس کی رحمت کو روک سکیں گے۔ آپ فرمادیں اللہ ہر حال میں میرے لیے کفایت کرنیوالا ہے۔ اور بھروسہ کرنیوالے اسی پر ہی
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ۚ
توکل کرتے ہیں۔ آپ فرمادیں اے میری قوم! اپنی جگہ پر عمل کیے جاؤ میں اپنا کام کرتا ہوں
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ
تم آگے حقیقت کو جان لوگے۔ کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اسے رسوا کرے گا۔ اور کس پر اترتا ہے وہ عذاب
عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ
کہ اس پر قائم ہوجائے گا۔ بیشک ہم نے آپ پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لیے حق کے ساتھ اتاری
فَمَنِ اهْتَدٰی فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ
پس جس نے ہدایت پائی تو اپنی ذات کے لیے اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا نقصان بھی اسی کی ذات کے لیے ہے۔
وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ ع اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ
اور آپ ان کے بھلے برے کے ذمہ دار نہیں۔ اور اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے ان کی موت
مَوْتِهَا وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی
کے وقت اور جنکی موت کا وقت نہیں آیا ہوتا انکی روح نیند میں قبض کر لیتا ہے ف۱۲ پھر جس پر موت کا حکم آجاتا ہے اسے
عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤی اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اِنَّ
روک رکھتا ہے۔ اور دوسروں کو ایک مقررہ میعاد تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک
فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اس میں بڑی نشانیاں ہیں غور اور فکر کرنے والوں کے لیے۔ کیا انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے سفارشی
اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾
بنا رکھے ہیں۔ آپ فرمادیں کہ اگرچہ وہ سفارشی کسی بھی چیز کے مالک نہ ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔
قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ
آپ فرمادیں کہ کل شفاعت تو اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور اسی کے لیے آسمان اور زمین کی بادشاہت ہے۔
ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
پھر تم اسی کی طرف پلٹو گے۔ اور جب ایک اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں (کفر کی) کدورت پیدا

ف 12 روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ بدنوں سے نفسوں کو اس طرح قبض کر لیتا ہے کہ اس سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے اور تصرف جاتا رہتا ہے کیا ظاہری اور کیا باطنی، اور یہ کیفیت موت کے وقت ہوتی ہے یا صرف ظاہری تعلق منقطع ہوتا ہے اور باطنی رہ جاتا ہے جبکہ نیند کی حالت ہو پھر جن پر موت وارد ہو جاتی ہے ان کے نفسوں کو ان کے بدن کی طرف واپس نہیں بھیجتا اور سونے والوں کو جب وہ جاگتے ہیں ان کے نفس واپس بھیج دیتا ہے جو ان میں ان کی موت کے وقت تک رہتے ہیں نیز یہ کہ ہر شخص کے سونے

ع ۱

کے وقت اس کا نفس آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے اور اس کی روح اس کے بدن میں باقی رہتی ہے اور دونوں کے درمیان ایسا رشتہ باقی رہتا ہے جیسا کہ سورج اور اس کی شعاع میں پھر اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی روح قبض کرنے کا اذن دے دیا تو روح نفس کی دعوت قبول کر لیتی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ روح کی واپسی کا حکم دے دیتا ہے تو نفس روح کی دعوت مان لیتا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے اللہ یتوفی الانفس حین موتھا۔ پس جو کچھ نفس آسمانوں میں عالم ملکوت میں دیکھتا ہے اس کی تاویل ہو سکتی ہے اور جو کچھ وہ آسمانوں اور زمین کے درمیان دیکھتا ہے وہ شیطان کے وسوسے ہوتے ہیں ان کی کوئی تاویل نہیں ہو

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ

ہو جاتی ہے جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔ اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے،

إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اس وقت وہ خوشیاں مناتے ہیں۔ آپ عرض کریں کہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا

اور ظاہر و باطن کو جاننے والے! تو اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جس میں

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ

وہ اختلاف رکھتے تھے۔ اور اگر ظالموں کے لیے ہوتا سب کچھ جو زمین میں ہے

جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ

اور اس کے ساتھ اس جیسا اور بھی تو یہ سب رہائی کے لیے دے دیتے قیامت کے دن بڑے عذاب

الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٧﴾

سے اور انھیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے گمان میں بھی نہ تھی۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ

اور ان پر اپنی حاصل کردہ برائیاں کھل گئیں اور ان کا اس سے سابقہ پڑا جس کی وہ

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤٨﴾ فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ

ہنسی اڑاتے تھے۔ پس جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اسے اپنے پاس

نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

سے کوئی نعمت عطا فرمائیں تو کہتا ہے کہ یہ تو مجھے ایک علم و ہنر کی بدولت ملی ہے۔" بلکہ وہ تو آزمائش ہے۔

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ان سے اگلے لوگ بھی ایسا ہی کہہ چکے

قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٥٠﴾ فَأَصَابَهُمْ

ہیں پس ان کا حاصل کیا ہوا ان کے کچھ کام نہ آیا۔ اور ان کی حاصل کردہ برائیاں

سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ

ان کے لیے مصیبت بن گئیں۔ اور وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا عنقریب ان کی کمائی ہوئی برائیاں

USMAN GHAZI
B.A., LL.B, LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۭ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ
ان پر بھی پڑیں گی۔ اور وہ ہمارے قابو سے نہیں نکل سکتے۔ اور کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
جس کی چاہے روزی کشادہ کرتا ہے اور جس کی چاہے تنگ فرماتا ہے۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ
ایمان والوں کے لیے۔ آپ فرمادیں اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے ف۱
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ
اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے۔
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ
بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کے حضور سر تسلیم خم کردو
مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا
قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمھاری مدد نہ کی جائے۔ اور اس کی پیروی کرو
اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
جو تمھاری بہتری کے لیے تمھارے رب کی طرف سے تمھاری طرف اتاری گئی پیشتر اس کے کہ عذاب تم پر
الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ لا اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
اچانک آجائے۔ اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔ کہ کہیں کوئی نفس یہ نہ کہے ف۲
يّٰحَسْرَتٰى عَلٰي مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ
کہ ہائے افسوس! ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں ہنسی
السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ لا اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ
اڑایا کرتا تھا۔ یا کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا تو میں پرہیزگاروں
الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ لا اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً
میں سے ہوتا۔ یا کہے جب عذاب کو دیکھے کہ کاش مجھے کسی طرح بھی واپسی ملے
فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَاۗءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ
تاکہ میں نیکیاں کروں۔ ہاں یقیناً تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے انھیں جھٹلایا

ف۱ یہ آیت خاص طور پر اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص بندوں کے حق میں نازل فرمائی ہے حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے "یاعبادی" فرماکر تمھارا ذکر کیا ہے پھر فرمایا خدا کی قسم اس آیت میں اس نے تمہارے سوا کسی اور کا ارادہ نہیں کیا ہے نیز منقول ہے کہ یہ آیت خاص طور پر اللہ تعالےٰ نے اطاعت گزاروں کے بارے میں نازل فرمائی ہے نیز یہ کہ ملت ابراہیم پر تمہارے سوا کوئی قائم نہیں ہے اور تمہارے سوا کسی کے عمل قبول نہ کیے جائیں گے اور تمہارے سوا کسی کے گناہ نہ بخشے جائیں گے اور جناب علی ؓ سے مروی ہے یاعبادی الذین سے زیادہ وسعت والی اور کوئی آیت نہیں ہے اور آنحضرت سے مروی ہے کہ دنیا اور آخرت میں اس آیت سے بڑھ کر مجھے کچھ محبوب نہیں ہے۔

ف۲ روایت ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے عدل کے اوصاف بیان کیے پھر اس کی مخالفت کی ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تقول نفس۔ نیز روایت ہے کہ اس آیت کے بارے میں منقول ہے کہ جنب اللہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپکو خدا اور رسول کی اطاعت اور محبت میں فنا کر دیا ہے اور وہی اس بلند مقام پر فائز ہوں گے نیز ماسوا اسے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایسے رموز قائم کر دیے کہ ان کو سوائے اس کے اور اس کے انبیاء کے اور ان لوگوں کے جنہیں اس نے علم لدنی عطا کیا ہے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بدلنے والے اس کی کتاب میں کسی طرح کے اصلاحات کریں گے اور ان لوگوں کے ناموں کو اس میں سے گرا دیں گے جن پر اس آیت کا اطلاق ہوتا ہے اور ان کے امر کو اس کی امت پر ملتبس کر دے گی تاکہ اس کے ذریعے سے باطل کو تقویت دیں پس اس نے اس کتاب میں رموز کو قائم کیا اور ان کے دشمنوں کے دلوں اور انکی بصارتوں کو ایسا اندھا کر دیا کہ انھوں نے ان رموز کو چھوڑ دیا۔

بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى

اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے ہو گیا۔ (اور اے رسولؐ) قیامت کے دن آپؐ دیکھوگے

الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ

انھیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا کہ ان کے چہرے سیاہ ہیں کیا مغروروں کا ٹھکانہ

مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ز

جہنم میں نہیں۔ اور اللہ پرہیزگاروں کو بچائے گا ان کی کامیابی کے باعث

لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ز

نہ انھیں عذاب چھوئے گا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔ اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ

اور وہ ہر چیز کا مختار ہے۔ اسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع

کنجیاں۔ اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ

کیا اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنے کو مجھ سے کہتے ہو اے جاہل لوگو! اور یقیناً

اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

آپؐ کی طرف وحی کی گئی اور جو آپؐ سے پہلے گزر چکے۔ کہ اے انسان اگر تونے اللہ کا شریک کیا ف۱۵ تو یقیناً تیرے

عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ

سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیگا۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکرگزاروں

مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا

میں سے ہو جا۔ اور انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن

قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ

سب زمینوں کو لپیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان بھی لپیٹ دیے جائیں گے اور اس کی ذات

وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي

پاک اور برتر ہے ان کے شرک سے۔ اور صور پھونکا جائیگا تو بے ہوش ہو جائیں گے ف۱۶ جتنے

ف 15 روایت ہے کہ اس آیت میں خطاب تو نبی کریمؐ سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے مثال کے طور پر اگر کوئی سردار اپنے قبیلے کے ہمراہ کسی بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوتا ہے تو بادشاہ سردار کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اگر تم نے فلاں اور فلاں کام کیا تو یہ تمہارے لئے بہتر نہ ہوگا تو گو کہ بادشاہ خطاب تو سردار سے کرتا ہے مگر مراد اس کی پورا قبیلہ ہوتا ہے صرف سردار نہیں۔ پس یہاں بھی یہی صورت ہے جس طرح

ع ۶ ۱۱ ۳

اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بلکہ تم اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اس کا نبی اس کی عبادت کرتا اور اس کا شکر کرتا رہتا ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عبادت کا حکم دیا تو یہ محض آپ کی امت کی تادیب کے لئے ہے۔

ف 16 صعق کے معنی گرج کے صدمے سے بیہوش ہونے اور مر جانے کے ہیں۔ نیز روایت ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ مردہ ہو کر گر پڑیں گے۔

السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ
آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے اللہ چاہے ف۱۷ (وہ بیہوش نہ ہوگا) پھر وہ دوبارہ پھونکا

اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ
جائے گا پس وہ فوراً دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے

رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ
گی ف۱۸ اور کتاب رکھی جائے گی اور لائے جائیں گے انبیاءؑ اور شہداء اور ان کے

بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا
درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور ہر انسان کو اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا کہ جو عمل

عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى
اس نے کیے تھے۔ اور اسے خوب معلوم ہے کہ جو فعل وہ کیا کرتے تھے۔ اور کافر جہنم کی طرف ہانکے

جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
جائیں گے گروہ در گروہ۔ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغہ

خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
ان سے کہیں گے، کیا تمھارے پاس تم ہی میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمھارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے

وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
اور تمھیں اس دن کی حضوری سے ڈراتے تھے۔ کہیں گے بیشک۔ مگر عذاب کی حقیقت

الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
کافروں پر واضح ہو گئی۔ فرمایا جائیگا داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ ہمیشہ

فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
رہنے کے لیے۔ تو کیا ہی برا ٹھکانہ ہے تکبر کرنے والوں کا۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں وہ گروہ در گروہ

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ
جنت کی طرف بھیجے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہاں وارد ہوں گے اور اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے تو اس کے

لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا
داروغہ ان سے کہیں گے سلام ہو تم پر ف۱۹ تم پاکیزہ رہے اور جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ۔ اور وہ کہیں گے

ف 17 روایت ہے کہ اس سے مراد جبرائیلؑ و میکائیلؑ و اسرافیلؑ اور ملک الموت مراد ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ آنحضورؐ نے جبرائیلؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تھا کہ وہ کون ہیں جن پر صعق وارد نہ ہو گا تو انھوں نے عرض کی کہ یہ شہید ہوں گے جو اپنی تلواریں حمائل کئے عرش کے گرداگرد ہوں گے۔

ع ۷

ف 18 روایت ہے کہ جس طرح ظلم کو ظلمت (اندھیرا) کہتے ہیں اسی طرح جس میں عدل کے ساتھ قیام ہوا اسے نور کا نام دے دیتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعے بقا کو زینت ہوتی ہے اور حقوق ظاہر ہوتے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے اظلم الظلمات، یوم القیامۃ ہے، اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ زمین کا مربی زمین کا آرام ہے پوچھا گیا کہ جب آپؐ خروج فرمائیں گے تو کیا ہو گا آپؐ نے فرمایا اس وقت لوگوں کو سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی کی ضرورت نہ رہے گی، نبوت کا نور ہی کافی ہو گا

ف 19 روایت ہے کہ تم گناہوں کی پلیدی سے پاک ہو گئے نیز اس کے یہ معنی ہیں کہ تمہاری ولادت پاکیزہ ہے اس لئے کہ جنت میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جن کی ولادت پاکیزہ ہو گی۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ

سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا ف۲۰ کہ ہم

مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى

جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ تو کیا ہی اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کا۔ اور تم فرشتوں کو

الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ

دیکھو گے کہ عرش کے اردگرد حلقہ کیے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے ہوں گے

وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾ ع

اور لوگوں میں حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں ف۲۱ جو سارے جہان کا رب ہے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ مومن مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | پچاسی آیات اور نو رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ

اے حٰمٓ! یہ کتاب اللہ کی طرف سے اتری ہے جو نہایت عزت والا اور علم والا ہے۔ گناہ بخشنے

الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ

والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے سخت عذاب کرنے والا بڑے انعام والا ہے اس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ مَا یُجَادِلُ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیْنَ

کوئی معبود نہیں اور اسی کی طرف سب کو لوٹنا ہے۔ اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے نہیں ف۱ مگر کافر

كَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

لوگ۔ تو اے انسان! تجھے دھوکہ نہ دے ان کا شہروں میں کھلے بندوں پھرنا۔ ان سے پہلے نوح ؑ کی قوم نے

نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ

جھٹلایا اور ان کے بعد کے گروہوں نے جھٹلایا ف۲ ہر امت نے یہ قصد کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

لِیَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫

اور باطل کے حق میں جھگڑے۔ کہ اس سے حق کو ٹال دیں۔ تو میں نے انھیں پکڑ لیا

فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿۵﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِیْنَ

پھر کیسا ہوا ان پر میرا عذاب۔ اور اسی طرح آپ کے رب کی بات کافروں پر ثابت

ف 20 اس آیت میں الارض سے مراد جنت کی زمین ہے۔

ف 21 روایت ہے کہ جنتی لوگ حمد باری تعالیٰ اس بات کے شکرانے میں کریں گے کہ ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور یہ کلمہ کہنے والے مومن ہوں گے۔

ف 1 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ کے دین میں مجادلہ کرنے والوں پر ستر انبیاءؑ کی زبان سے لعنت کی گئی ہے۔ اور جس نے آیات اللہ سے مجادلہ کیا اس نے یقیناً کفر کیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت تلاوت فرمائی مگر واضح ہو کہ مجادلے سے غرض اگر شکوک کا حل کرنا اور حقائق و معارف کا استنباط کرنا اور شک و شبہ ڈالنے والوں کے شبہات قطع کرنا اور اس میں ان کے طعنوں کو رد کرنا ہو تو جائز ہے۔

ف 2 روایت ہے ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے قوم نوح کے بعد اپنے رسولوں کے خلاف تخریبی کارروائیاں کیں اور ان سے عداوت رکھی جیسے عاد و ثمود۔

كَفَرُوٓا۟ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۝٦ ٱلَّذِينَ يَحْمِلُونَ ٱلْعَرْشَ وَمَنْ

ہو چکی ہے کہ یقیناً وہ دوزخی ہیں۔ وہ جو عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے

حَوْلَهُۥ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِۦ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ

گرد ہیں ف۳ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں وہ اسی میں ایمان رکھتے ہیں اور اس پر ایمان لانے والے مسلمانوں کی

ءَامَنُوا۟ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَىْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَٱغْفِرْ لِلَّذِينَ

مغفرت مانگتے ہیں اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کی حقیقت میں سمایا ہوا ہے تو انھیں بخش دے جنھوں نے

تَابُوا۟ وَٱتَّبَعُوا۟ سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ ٱلْجَحِيمِ ۝٧ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ

توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی اور تو انھیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب! اور انھیں

جَنَّٰتِ عَدْنٍ ٱلَّتِى وَعَدتَّهُمْ وَمَن صَلَحَ مِنْ ءَابَآئِهِمْ

راحت کے باغوں میں داخل کر، جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادوں

وَأَزْوَٰجِهِمْ وَذُرِّيَّٰتِهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ۝٨ وَقِهِمُ

اور بیبیوں اور اولادوں میں سے۔ بیشک تو ہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اور تو انھیں

ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ وَمَن تَقِ ٱلسَّيِّـَٔاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُۥ ۚ وَذَٰلِكَ

گناہوں سے بچالے اور جو اس دن گناہوں کے اثرات سے بچ گیا بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا۔ اور یہی

هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ۝٩ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ ٱللَّهِ ع ۱

سب سے بڑی کامیابی ہے۔ بیشک جنھوں نے کفر کیا ان کو ندا کی جائے گی کہ تم سے اللہ کی بیزاری

أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى ٱلْإِيمَٰنِ فَتَكْفُرُونَ ۝١٠

بڑی ہے تمھاری اس بیزاری سے جیسے آج تم اپنی جان سے بیزار ہو۔ جبکہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے ف۴ تو تم کفر کرتے تھے۔

قَالُوا۟ رَبَّنَآ أَمَتَّنَا ٱثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا ٱثْنَتَيْنِ فَٱعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا

کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبار مردہ کیا ف۵ اور دوبار زندہ کیا۔ اب ہم اپنے گناہوں کو جان گئے ہیں

فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ۝١١ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِىَ ٱللَّهُ وَحْدَهُۥ

پس آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے۔ یہ اس لیے ہوا کہ جب ایک اللہ کو پکارا جاتا تو

كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِۦ تُؤْمِنُوا۟ ۚ فَٱلْحُكْمُ لِلَّهِ ٱلْعَلِىِّ ٱلْكَبِيرِ ۝١٢ هُوَ

تم کفر کرتے تھے۔ اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ تو سب حکم اللہ ہی کے لیے ہے جو سب سے برتر اور سب سے بڑا ہے۔ وہی

وقف غفران۔ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف 3 روایت ہے کہ اس آیت میں الذین یحملون العرش سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد آپ کے خلفاء ہیں اس لئے یہ حاملانِ علمِ اللہ تعالیٰ ہیں اور مَن حولہٗ سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ہیں۔

ف 4 روایت ہے کہ جنگ خندق میں جب حضرت علیؑ عمرو بن عبدوُد کے مقابلے میں حسب ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برزَ الاسلام کلہٗ الی الکفر کلہٗ کہ آج کل اسلام کُل کفر کے مقابلے کے لئے نکلا ہے اس میں حضرت علیؑ کو کل اسلام یا مجسم ایمان فرمایا تھا۔

ف 5 اس کے معنی زندگی اور موت، قبر میں سے دوبارہ اٹھائے جانے اور پھر دوبارہ موت دینے اور پھر دوبارہ حشر میں اٹھائے جانے کے ہیں۔

الَّذِىْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ
جو تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمھارے لیے آسمان سے رزق اتارتا ہے۔ اور نصیحت وہی مانتا ہے

اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ
جو اس کی طرف رجوع کرے۔ تو اللہ کی عبادت کرو خالصتًا اللہ کے بندے بن کر۔ چاہے کافر

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ
بُرا ہی مانیں۔ درجے بلند کرنے والا، عرش کا مالک روح کو اپنے حکم سے بھیجتا ہے ف۶

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔ تاکہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ف۷ جس دن وہ قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے

لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَىْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ
اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا نہ ہوگا کہے گا آج کس کی بادشاہی ہے، ایک اللہ ہی کی ہے جو

الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ
سب پر غالب ہے۔ آج ہر نفس اپنے کیے کا بدلہ پائے گا۔ آج کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ
یقینًا اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور انھیں ڈراؤ اس نزدیک آنیوالے آفت کے دن سے۔ جب دل

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ۵ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ
اچھل کر حلق میں آجائیں گے غم میں بھرے ہوئے۔ اور ظالموں کا نہ کوئی حمایتی ہوگا ف۸ نہ کوئی سفارشی جس کا

يُّطَاعُ ؕ ﴿۱۸﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ
کہا مانا جائے۔ اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی خیانت کی نگاہ کو ف۹ اور جو کچھ سینوں میں چھپا ہے۔ اور اللہ

يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ
حق کے ساتھ فیصلہ فرماتا ہے۔ اور اللہ کے سوا جن کی یہ عبادت کرتے ہیں وہ کسی بھی چیز پر اثر انداز نہیں

بِشَىْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى
ہو سکتے۔ بیشک اللہ ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ تو کیا وہ زمین میں سفر نہیں

الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
کرتے کہ دیکھتے کیسا انجام ہوا ان سے پہلے والے لوگوں کا۔

ف ۶ مروی ہے کہ اس سے مراد روح القدس ہے اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام سے مخصوص ہے۔

ف ۷ روایت ہے کہ قیامت کے دن کو یوم التلاق اس لئے کہا گیا کہ اس دن آسمانوں کے رہنے والے اور زمین کے رہنے والے آپس میں بالمشافہ ملاقات کریں گے۔

ف ۸ روایت ہے کہ جب مومن کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس سے اسے رنج پہنچتا ہے اور وہ اس پر نادم ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ توبہ کے لئے نادم ہونا ہی کافی ہے نیز فرمایا کہ جس شخص کو نیکی خوشی پہنچائے اور بدی کرنا برا لگے وہی مومن ہے پس تحقیق جو شخص ایسے گناہ پر نادم نہ ہو جس کا اس نے ارتکاب کیا ہو وہ مومن نہیں ہے اس کی شفاعت بھی نہیں ہوگی اور وہ ظالم ہے اور اسی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالموں کے لئے نہ تو کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشی۔

ف ۹ روایت ہے کہ جب حضرت علیؑ سے اس کے معنی دریافت کئے گئے تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ کیا تم نے ایسے شخص کو نہیں دیکھا کہ جو ایک

ع ۱۱/۲

چیز کی طرف بری نظر سے دیکھتا ہو مگر اس طرح کہ گویا اس کو نہیں دیکھ رہا خائنۃ الاعین یہی ہے۔

كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ
وہ ان سے بہت زیادہ طاقتور تھے جو زمین میں اپنی نشانیاں چھوڑ گئے۔ پس اللہ نے انھیں ان کے
بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَت
گناہوں پر پکڑا۔ اور اللہ سے ان کو کوئی بچانے والا نہ ہوا۔ یہ اس لیے کہ ان کے پاس انکے
تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ قَوِيٌّ
رسول روشن نشانیاں لے کر آئے تو انھوں نے کفر کیا پس اللہ نے انھیں پکڑ لیا بیشک اللہ زبردست
شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾
عذاب دینے والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے موسٰےؑ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ بھیجا۔
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا
فرعون ، ہامان اور قارون کی طرف۔ تو وہ بولے کہ یہ جادوگر ہے اور بڑا جھوٹا ہے ف۱۰ پھر جب
جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا
ان کے پاس ہمارا حق لے کر آیا ، بولے ، جو اس پر ایمان لائے ان کے بیٹے قتل کرو ف۱۱
مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾
اور عورتیں زندہ رکھو ، اور کافروں کی کوئی تدبیر ایسی نہیں جو ضائع نہ ہوتی ہو۔
وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ
اور فرعون بولا مجھے چھوڑ دو ف۱۲ میں موسٰےؑ کو قتل کروں اور وہ اپنے رب کو پکارے ، میں ڈرتا ہوں
أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ أَوْ أَن يُظْهِرَ فِي الْأَرْضِ الْفَسَادَ ﴿٢٦﴾ وَقَالَ
کہ کہیں وہ تمھارا دین نہ بدل دے یا زمین میں فساد پھیلائے اور موسٰےؑ نے
مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ
کہا کہ میں تمھارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر متکبر سے جو کہ حساب کے دن پر
بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٢٧﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ
یقین نہیں رکھتا۔ اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مومن جو اپنے ایمان کو
إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم
چھپاتا تھا ف۱۳ کہ کیا ایک ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور یقیناً وہ روشن نشانیاں

ف 10 روایت ہے کہ اس سے ان تینوں یعنی فرعون، ہامان اور قارون کی مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی۔

ف 11 روایت ہے کہ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو سلوک تم بنی اسرائیل کے ساتھ پہلے کیا کرتے تھے اسے دہرانا شروع کر دو تاکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پشت پناہی سے رک جائیں۔

ف 12 روایت ہے کہ فرعون نے اپنی جلادی ظاہر کرنے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی طرف سے بے پروائی ثابت کرنے کے لئے ایسا کہا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کے کہنے کی وجہ یہ تھی کہ فرعون کے درباری اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل سے روکتے تھے اور کہتے تھے یہ شخص وہ نہیں ہے جس سے تمہیں خوف ہے یہ تو ایک جادوگر ہے اور اگر یہ قتل کر دیا گیا تو یہ گمان کیا جائے گا کہ تم اپنی حجت پیش کرنے سے عاجز رہ گئے۔ نیز یہ بات بھی قابل غور ہے کہ فرعون نہایت سفاک تھا اس کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے لئے بہانے تلاش کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ اسے یقین تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اس لئے انہیں قتل کرنے سے خوف کھاتا تھا یا یہ گمان کرتا تھا کہ اگر میں نے ایسا کرنا چاہا تو ان کے قتل پر قادر نہ ہو سکوں گا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا کہ فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کرنے سے کون سی چیز مانع تھی تو آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی باطنی قوت اور یہ بات کہ انبیاء کو ولدالزنا کے سوا کوئی قتل نہیں کرتا۔

ف 13 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ وہ مرد مومن فرعون کا چچا زاد بھائی تھا نیز فرعون کے خزانوں کا روایت ہے کہ وہ مالک تھا

ع ۳ ۷ ۸

اور اس نے 600 برس اپنا ایمان پوشیدہ رکھا اور وہی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرعون کے خاندان کے ایک مرد مومن نے کہا جو اپنا ایمان چھپاتا تھا۔

بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
لے کر تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس آیا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ جھوٹ کہتے ہیں تو ان کے جھوٹ کا وبال انھی پر ہوگا اور اگر
يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ
وہ سچے ہیں تو وہ تمھیں مل جائے گا جس کا وہ تم سے وعدہ کرتے ہیں ۔ بیشک اللہ ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا
مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝۲۸ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي
اسے جو حد سے بڑھنے والا اور بڑا جھوٹا ہو۔ اے میری قوم! آج تمھاری بادشاہی ہے ، اس زمین پر تمھیں غلبہ
الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَاۗءَنَا ۭ قَالَ
حاصل ہے ؛ تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچائے گا اگر وہ ہم پر آئے ۔ فرعون
فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ
بولا۔ میں تو تمھیں وہی بات سجھاتا ہوں جو میں درست سمجھتا ہوں اور میں تمھیں وہی بات بتاتا ہوں جو بھلائی کی راہ
الرَّشَادِ ۝۲۹ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ
دکھائی دیتی ہے۔ اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم! مجھے تم پر اگلے گروہوں کے دن کا سا
يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝۳۰ۙ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ
خوف ہے۔ جیسا کہ حال گزرا نوحؑ کی قوم کا اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد
مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝۳۱ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ
اوروں کا۔ اور اللہ اپنے بندوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ اور اے میری قوم! میں تم پر اس
عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝۳۲ۙ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
دن سے ڈرتا ہوں جس دن پکار مچے گی ف۱۴ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور اللہ سے تمھیں کوئی بچانے والا
مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝۳۳ وَلَقَدْ جَاۗءَكُمْ
نہیں ہوگا۔ اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کو کوئی راہ دکھانے والا نہیں ف۱۵۔ اور بیشک اس سے پہلے
يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَاۗءَكُمْ بِهٖ ۭ
تمھارے پاس حضرت یوسفؑ روشن نشانیاں لے کر آئے ف۱۶ کہ تم ان کے لائے ہوئے سے شک ہی میں پڑے رہے۔
حَتّٰٓي اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ
یہاں تک کہ جب انھوں نے انتقال فرمایا، تم بولے ہرگز اب اللہ کوئی رسول نہ بھیجے گا۔ اللہ یوں ہی

ف 14 روایت ہے کہ اس سے مراد وہ دن ہے جس دن ایک دوسرے کو آواز دیگا نیز مروی ہے کہ یوم التناد سے وہ دن مراد ہے جس دن جہنم والے جنتیوں کو پکار پکار کر کہیں گے -- **افیضوا علینا من الماء اومما رزقکم اللہ**۔ یعنی ہمیں تھوڑا سا پانی اور جو رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ دو۔

ف 15 اس کا مطلب یہ ہے کہ جو گمراہی کی راہ اختیار کر لیتا ہے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

ف 16 ایک حدیث منقول ہے کہ حضرت علیؓ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت یوسفؑ نبی و رسول تھے آپؓ نے فرمایا کہ ہاں کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لقد جاء کم یوسف من قبل بالبینات۔

يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۳۴ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ

اسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے جو حد سے بڑھنے والا اور شک کرنیوالا ہوتا ہے۔ اور وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا

اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ط كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ

کرتے ہیں بغیر کسی سند کے جو انھیں ملی ہو۔ اللہ کے نزدیک یہ کس قدر بیزاری کی بات ہے اور ایمان والوں

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ط كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۳۵

کے نزدیک بھی۔ اور اللہ کے قانون کے مطابق یونہی مہر لگ جاتی ہے ہر متکبر اور سرکش کے دل پر۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۳۶

اور فرعون بولا اے ہامان! میرے لیے اونچا محل بنادے شاید میں ان راستوں کو پا جاؤں جو

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ط وَكَذٰلِكَ

راستے آسمانوں کے ہیں۔ اور موسیٰ کے معبود کو دیکھوں اور میں تو یہی گمان کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح

زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا كَيْدُ

فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام بھلا کر دکھایا گیا اور وہ راستے سے روکا گیا اور فرعون کا مکر

فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۳۷ ع وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ

ہلاک ہونے ہی کے لیے تھا۔ اور وہ شخص جو ایمان لایا تھا بولا اے میری قوم! میری پیروی کرو

اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۳۸ ج يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ز

میں تمھیں بھلائی کی راہ بتاؤں گا۔ اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی کچھ عرصے کے لیے ہے

وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۳۹ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى

اور آخرت ہی قرار کا گھر ہے۔ جو برا کام کرے تو اسے اسی کے مطابق

اِلَّا مِثْلَهَا ج وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ

بدلہ ملے گا۔ اور جو نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور ہو وہ مسلمان

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۴۰

تو پس وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور وہ اس میں بغیر حساب کے رزق پائیں گے۔

النصف

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ط ۴۱

اے میری قوم! مجھے کیا ہوا کہ میں تمھیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔

تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا

مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں۔ اور میں

أَدْعُوكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿٤٢﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ

تمہیں اس عزت والے اور بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جس کی طرف تم مجھے بلاتے ہو اسے بلانا

لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ

کسی کام کا نہیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں۔ اور ہمارا لوٹنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ

الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿٤٣﴾ فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ

غلط راہ اختیار کرنیوالے ہی دوزخی ہیں۔ تو جلد وہ وقت آنیوالا ہے کہ جسکے متعلق میں تم سے کہہ رہا ہوں۔

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَاهُ

اسے یاد کرو۔ اور میں اپنا کام اللہ کو سونپتا ہوں۔ بیشک اللہ بندوں کے حال سے با خبر ہے۔ تو اللہ نے اسے

اللَّهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾

بچا لیا ان کے مکر کی برائیوں سے ف۱ اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا۔

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ وقف

وہ آگ جس پر وہ صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔

أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ

حکم ہوگا، فرعون والوں کو سخت ترین عذاب میں داخل کردو۔ اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے

فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ

تو جو کمزور لوگ تھے ان سے کہیں گے جو بڑے بنتے تھے کہ ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا

أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ گھٹا لوگے۔ وہ تکبر کرنے والے لوگ ف۲ جواب میں کہیں گے

إِنَّا كُلٌّ فِيهَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

ہم سبھی آگ میں ہیں۔ بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ہے۔ اور جو آگ میں ہیں

فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِنَ

اس کے داروغوں سے بولے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم پر عذاب کا ایک دن ہلکا

ف۱ روایت ہے کہ حزقیل کے خلاف دشمنوں نے فرعون کو اطلاع دی کہ وہ اس کی مخالفت کی دعوت دیتا ہے اور اس کو ضرر پہنچانے کے لیے اس کے دشمنوں کو مدد دیتا ہے چنانچہ فرعون نے حزقیل اور ان لوگوں کو ایک ہی وقت میں اپنے سامنے حاضر کیا اور ان کی طرف سے سوال ہوا کہ کیا تم فرعون کے رب ہوتے کے منکر ہو اور کفرانِ نعمت کرتے ہو؟ حزقیل نے پوچھا اے بادشاہ کیا کبھی مجھ پر جھوٹ کا الزام قائم ہوا ہے؟ فرعون نے کہا کہ نہیں، حزقیل نے کہا کہ سب لوگوں سے پوچھو کہ ان کا رب کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا یہی فرعون پھر ان سے دریافت کیا کہ ان کا خالق کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ فرعون۔ پھر پوچھا کہ تمہارا رازق کون ہے؟ جو تمہاری معیشت کا کفیل ہے اور تم سے ہر قسم کی تکلیف کو دور کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا یہی فرعون حزقیل نے کہا اے فرعون اس وقت میں خود تمہیں اور ان سب کو جو اس وقت تمہارے پاس حاضر ہیں گواہ کرکے کہتا ہوں کہ جو ان کا رب ہے وہی میرا رب ہے اور جو انکا خالق ہے وہی میرا خالق ہے اور جو ان کا رازق ہے وہی میرا رازق ہے اور جو ان کے امور معیشت کی اصلاح کرنے والا ہے وہی میرے امور معیشت کی اصلاح کرنے والا ہے میرا رب، میرا خالق، میرا رازق انکے رب ان کے خالق اور ان کے رازق کے علاوہ نہیں ہے اور میں خود تمہیں اور ان سب کو جو تیرے پاس حاضر ہیں، گواہ کرتا ہوں اور ان کے رب اور ان کے خالق اور ان کے رازق کے سوا اور جو کوئی رب اور خالق اور رازق ہے میں اس سے بری ہوں حزقیل یہ کہہ رہے تھے کہ ان کا رب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے وہی میرا رب ہے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ جس کو یہ اپنا رب کہتے ہیں وہی میرا رب ہے پس یہ مطلب فرعون اور اس کے درباریوں سے مخفی رہا اور وہ یہی گمان کرتے رہے کہ یہ فرعون ہی کو اپنا رب، خالق اور رازق جانتا ہے یہ سن کر فرعون نے کہا اے برے لوگو اور میرے ملک میں فساد کرنیوالو تم

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا

کردے۔" انھوں نے کہا کیا تمھارے پاس تمھارے رسول روشن نشانیاں نہ لائے تھے۔ بولے

بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰۗؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا

کیوں نہیں۔ بولے تو تمھی دعا کرو۔ اور کافروں کی دعا تاریکی میں بھٹکتی ہے۔ یقیناً ہم

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ

اپنے رسولوں کی مدد کریں گے ف۱ اور ایمان والوں کی بھی، دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے

الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ

ہوں گے۔ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ نفع نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہے

وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا

اور ان کے لیے بہت بُرا گھر ہے۔ اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو رہنمائی عطا فرمائی اور بنی اسرائیل کو

بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

کتاب کا وارث بنایا۔ عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کے لیے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ

تو اے حبیب! آپ صبر کریں بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور خود کو گناہوں کا ہول سے بچائے رکھیں اور اپنے رب کی تسبیح

رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ

کرتے رہو، صبح اور شام اس کی تعریف میں گزارو۔ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں

بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہو۔ ان کے دلوں میں ایک بڑائی کی ہوس ہے جسے وہ نہ پاسکیں

بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ

گے۔ پس آپؐ اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

اور زمین کی پیدائش انسانوں کی پیدائش سے بہت بڑا کارنامہ ہے مگر بہت سے

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۥ وَالَّذِيْنَ

لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔ بینا اور نابینا برابر نہیں۔ اور نہ وہ جو

(بقیہ صفحہ سابقہ)

میرے اور میرے چچازاد بھائی اور قوتِ بازو کے درمیان فتنہ چاہنے والے ہو تم میری سزا کے مستوجب ہو گئے اس لیے کہ تم نے میرے امور میں فساد ڈالنا اور میرے چچازاد بھائی کو ہلاک کرانا چاہا جو میرا قوت بازو ہے پس اس نے میخیں منگوائیں پھر ایک ایک میخ ہر ایک کی پنڈلیوں میں اور ایک ایک ہر ایک کے سینے میں ٹھکوادی پھر آرے والوں کو بلاکر حکم دیا تو انہوں نے ان کے بدنوں کے گوشت کو کاٹ ڈالا یہی وہ واقعہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فوقٰہ اللہ سیئات ما مکروا۔ یعنی انہوں نے فرعون سے اس بنا پر چغلی کھائی تھی کہ حزقیل کو ہلاک کروادیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے بدنوں میں میخیں ٹھونکی گئیں اور ان کے بدنوں سے گوشت کاٹا گیا۔

ع ۱۳ ۵ ۱۰

ف۱ حضرت علیؓ نے ایک خطبہ دیا تھا اور اس میں یہ آیت بھی پڑھی تھی از انجملہ یہ بھی فرمایا تھا کہ کیا تم جانتے ہو، استکبار کیا شے ہے؟ پھر فرمایا کہ جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہو اس کی اطاعت کو چھوڑ دینا اور جس کی متابعت پر مامور کیے گئے ہوں اس کے مقابلے میں بڑائی چاہنا۔ اور قرآن مجید ایسے بہت سے لوگوں کی خبر دیتا ہے۔

(صفحہ ہذا ۵۶۸)

ف۱ روایت ہے کہ خدا کی طرف سے یہ نصرت رجعت ہی میں ہوگی، کیا تم نہیں جانتے کہ بہت سے انبیاءؑ کی دنیا میں نصرت نہ کی گئی اور وہ قتل کر دیے گئے اور انکے بعد بہت سے مجتہد اور مبلغ بھی قتل کر دیے گئے اور انکی نصرت نہیں کی گئی یہ رجعت ہی میں ہوگا۔

ف۲ لغوی اعتبار سے ذنب کے معنی گناہ نہیں ہیں بلکہ حقیقی معنے بُرے انجام کے ہیں اسکا استعمال ہر اس فعل پر ہوتا ہے جسکا انجام بُرا ہو بُرے انجام کی وجہ سے گناہ کو ذنب کہتے ہیں، دیگر کسی پر خواہ مخواہ بہتان لگانے کو جس کی حقیقت کچھ نہ ہو اسے بھی ذنب کہتے ہیں نیز کوئی کمی یا کسر باقی رہ گئی ہو اسے بھی ذنب کہا جاتا ہے۔

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔ اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں۔ تم ہیں بہت کم لوگ ہیں جو اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

یقیناً قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ

ایمان نہیں لاتے ہیں۔ اور تمھارے رب نے فرمایا "مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا ف۲۱ وہ

الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع

لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل و خوار ہو کر۔"

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ

اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمھارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں راحت پاؤ اور دن بنایا تمھارے دیکھنے کے لیے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن بہت لوگ

لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

شکر ادا نہیں کرتے۔ وہ ہے اللہ تمھارا رب۔ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود

هُوَ ۡ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

نہیں۔ تو تم کہاں اوندھی راہ پر جاتے ہو؟ ایسے ہی اوندھی راہ پر وہ لوگ جاتے ہیں جو اللہ کی آیتوں کا

يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ

انکار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور آسمان کو

بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ

چھت ف۲۲ اور شکم مادر میں تمھاری صورت کا خاکہ بنایا ف۲۳ تو اس نے تمھاری صورتیں اچھی بنائیں اور تمھیں رزق دیں اچھی چیزیں۔

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ

یہ ہے اللہ تمھارا رب تو اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا ہے وہ رب ہے سارے جہان کا۔ وہی زندہ ہے ف۲۴ تو اس کے

اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

سوا کسی کے لیے عبادت نہیں، تو اسے اخلاص کے ساتھ پکارو اس کے بندے بن کر۔ سب تعریفیں اللہ ہی کیلیے ہیں ف۲۵ جو سارے

ع ۶ ۱۱

ف 21 روایت ہے کہ اس سے مراد دعا مانگنا ہے اور افضل عبادت دعا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا گیا کہ کون سی عبادت افضل ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے افضل کوئی چیز نہیں ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور جو کچھ ان کے پاس ہو وہ بھی طلب کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس شخص سے بدترین کوئی نہیں جو اس کی عبادت سے تکبر کرے اور اس سے اس چیز کا سوال نہ کرے جو اس کے پاس ہو حضرت علیؓ نے ایک خطبہ اس آیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ تمہاری دعا کو عبادت کا نام دیا گیا ہے اور اس کے ترک کرنے پر جہنم میں ذلیل و خوار کر کے داخل کرنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔

ف 22 چھت، عمارت جو چیز بنائی جائے بناء کہلاتی ہے۔

ف 23 روایت ہے کہ حسن صورت یہ ہے کہ اس نے تمہیں موزوں قد و قامت والا، کھلے چہرے والا مناسب اعضاء والا پیدا کیا تاکہ تم صنعتکاری کر سکو اور کمالات حاصل کر سکو۔

ف 24 اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی اس کی ذات اور صفات میں اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

ف 25 حضرت امام زین العابدینؒ سے منقول ہے کہ تم میں سے کوئی جب لا الہ الا اللہ کہے پس اسے چاہئے کہ الحمدللہ

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
جہانوں کا رب ہے۔ آپ فرمادیں کہ "مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں ان کی عبادت کروں جن کو تم اللہ کے سوا
دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ
پکارتے ہو۔ جبکہ میرے پاس روشن دلیلیں میرے رب کے پاس سے آئیں۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں رب العالمین
لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
کے حضور میں سر تسلیم خم کردوں"۔ وہی ہے جس نے تمھیں مٹی سے بنایا۔ پھر
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
نطفے سے۔ پھر خون کی پھٹک سے۔ پھر تمھیں بچے کی شکل میں نکالتا ہے۔ پھر تمھیں جوانی کی عمر تک
اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ
پہنچاتا ہے۔ پھر تمھیں بڑھاپے کی عمر تک پہنچاتا ہے۔ اور تم میں سے کسی کو پہلے ہی وفات دے دی جاتی ہے
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ
تاکہ تم اپنے مقررہ وقت تک پہنچ جاؤ اور تاکہ تم حقیقت کو سمجھو۔ وہی ہے کہ جو جلاتا ہے
وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٦٨﴾ ع اَلَمْ
اور مارتا ہے۔ پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو بس اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ فوراً ہو جاتا ہے ف ۲۶ کیا آپ
تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿٦٩﴾ ج الَّذِيْنَ
نہیں دیکھتے انھیں جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ کہاں پھیرے جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ
كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۣ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٠﴾ لا
جنھوں نے اللہ کی کتاب کو جھٹلایا اور جو ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا۔ پس وہ عنقریب جان جائیں گے۔
اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿٧١﴾ لا فِي الْحَمِيْمِ ۥ لا
پھر جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے اور زنجیریں۔ اور وہ گھسیٹے جائیں گے کھولتے پانی میں
ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿٧٢﴾ ج ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ
پھر آگ میں دہکائے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائیگا۔ کہاں گئے وہ جنھیں تم
تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ لا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا
شریک بناتے تھے اللہ کے سوا۔ کہیں گے وہ تو ہم سے گم ہو گئے، بلکہ ہم پہلے کچھ عبادت کرتے ہی

حاشیہ از صفحہ ۵۶۹

رب العالمین بھی کہے کیونکہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ وہ زندہ ہے اور سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔

حاشیہ صفحہ ہذا

ف 26 اللہ تعالٰی کا ارادہ کرنا ہی اس فعل کا صادر ہونا ہے کیونکہ فاعل بالتسخیر ہے۔ فاعل بالتسخیر اسی کو کہتے ہیں کہ ادھر ارادہ کرے ادھر وہ فعل وقوع میں آجائے جیسے اللہ تعالٰی نے ہمارے قلب کو یعنی حقیقت روح انسانی کو اس جسم کے لئے فاعل بالتسخیر

ع ۸ ۱۲ ۷

معانقۃ

بنایا ہے ادھر ہمارے دل میں آتا ہے کہ لکھو تو فوراً" ہی ہاتھ قلم کو اٹھاتا ہے آنکھ دیکھتی ہے اور ذہن بتاتا ہے، کبھی قلب ہاتھوں کو حکم نہیں دیتا کہ قلم اٹھاؤ نہ آنکھوں سے کہتا ہے کہ تم دیکھو نہ ذہن سے کہتا ہے کہ تم بتاؤ پس اسی طرح اللہ تعالٰی فاعل بالتسخیر ہے۔

مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

نہ تھے۔ اللہ یونہی کافروں کو گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے ف۲۷ یہ اس کا بدلہ ہے جو تم

تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا

زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے اور یہ اس کا بدلہ ہے جو تم اتراتے تھے۔ جہنم کے

اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾

دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہنے کیلیے۔ تو یہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے مغرور لوگوں کا۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

تو آپ صبر کرو۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ پس اگر ہم آپ کو دکھادیں بعض وہ چیزیں جن کا انھیں

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

وعدہ دیا گیا ہے یا آپ کو پہلے ہی وفات دیدیں پس وہ ہر حال میں ہماری ہی طرف لوٹیں گے۔ اور بیشک ہم نے آپکے سے

رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ

پہلے کتنے ہی رسول بھیجے ف۲۸ کہ جن میں سے کسی کا احوال آپ سے بیان فرمایا اور کسی کا احوال

لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ

بیان نہیں فرمایا ف۲۹ اور یہ کسی رسول کے لیے ممکن نہیں کہ وہ کوئی نشانی لے آئے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ

بغیر اللہ کے حکم کے۔ پس جب اللہ کا حکم آئے گا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور اہل باطل

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا

وہاں نقصان میں رہیں گے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو

مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا

اور کسی کا گوشت کھاؤ اور تمھارے لیے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں، اور ان جانوروں میں جو کچھ تمھارے

حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾

دل میں حاجتیں ہوں ان کو حاصل کرو۔ اور ان پر سوار ہو کر۔ اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا

اور وہ تمھیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کونسی نشانی کا انکار کرو گے؟ کیا انھوں نے زمین میں

ف 27 اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام کافرین بھی رکھا ہے اور مشرک بھی، اس لئے کہ انہوں نے کتاب کو جھٹلایا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ کتاب بھی بھیجی ہے اور تاویل کتاب بھی۔ پس جس نے اس کی کتاب کو جھٹلایا یا جس نے تاویل کتاب کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ بھیجی ہے جھٹلایا پس وہ مشرک بھی ہے اور کافر بھی۔

ف 28 روایت ہے کہ نبیوں کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔

ف 29 روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نبی ملک سوڈان میں بھیجا تھا اس کا قصہ ہم نے بیان نہیں فرمایا۔

ع ۸ ۱۳

USMAN GHAZI
B.A, LL.B, LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

سفر نہیں کیا کہ دیکھیں ان سے اگلوں کا کیسا انجام ہوا؟

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى

وہ ان سے بہت زیادہ تھے اور ان سے قوت میں بھی زیادہ تھے اور زمین میں نشانیاں بھی ان سے زیادہ۔ تو ان کے کیا

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝۸۲ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

کام آیا جو انھوں نے کمایا؟ پس جب ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے

فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

تو وہ اُسی پر خوش رہے جو ان کے پاس دنیا کا علم تھا اور وہ انھیں پر الٹ پڑا جس کی وہ

یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸۳ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ

ہنسی اڑاتے تھے۔ پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا[ف۳۰] بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے۔

وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ۝۸۴ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ

اور جن کو ہم اس کے شریک کرتے تھے ان سے منکر ہوئے۔ تو ان کے ایمان نے انھیں کچھ کام نہ دیا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ

جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا۔ یہ اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں پر مقرر ہو چکی ہے۔

وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۸۵ ع

اور وہاں کافر لوگ نقصان میں رہیں گے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ سجدہ مکی ہے اور اس میں | اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | چوّن آیتیں اور چھ رکوع ہیں

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ

اے احمد! یہ اترا ہے بڑے رحم والے مہربان کی طرف سے۔ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل فرمائی گئی ہیں

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝۳ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ

یہ قرآن عربی زبان میں ہے سمجھ داروں کے لیے۔ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہے۔ تو ان میں سے اکثر نے منہ پھیرا

فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

پس وہ سنتے ہی نہیں ہیں۔ اور وہ بولے ہمارے دل غلاف میں ہیں اس بات سے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہو۔

ف 30 روایت ہے حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو کیوں غرق کیا حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا تھا اور اس نے اس کی توحید کا اقرار کر لیا تھا آپ نے فرمایا اس لئے کہ وہ عذاب کو دیکھنے کے بعد ایمان لایا تھا اور عذاب دیکھنے کے بعد جو ایمان لایا جائے وہ مقبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ پہلوں کیلئے بھی ہے اور پچھلوں کے لئے بھی چنانچہ وہ ارشاد فرماتا ہے فلما لاو بار سنا۔ نیز روایت ہے کہ متوکل کے پاس ایک عیسائی مرد لایا گیا جس نے مسلمان عورت کے ساتھ زنا کیا تھا پس اس نے اس پر حد جاری کرنا چاہی تو وہ مسلمان ہو گیا تب کہا گیا کہ اس کے ایمان نے اس کے شرک اور فعل بد کو محو کر دیا۔ بعضوں نے کہا کہ اسے تین حدیں لگنا چاہئیں اور اس کے علاوہ کچھ اور بھی کہا گیا۔ آخر متوکل نے امام علی نقیؑ کے

ع ۹ ۷ ۱۴

پاس کسی کو بھیج کر یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اسے اس قدر پیٹا جائے کہ وہ مر جائے تو لوگوں نے اس کا انکار کیا اور کہا کہ یہ بات ایسی ہے کہ اس کے بارے میں نہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب بولتی ہے اور نہ اس کے متعلق کچھ سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پایا جاتا ہے چنانچہ دوبارہ آپ سے اس کی وضاحت طلب کی گئی پس آپ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کے بعد یہی دونوں آیتیں لکھ کر بھیج دیں تو متوکل عباسی نے حکم دیا تو اسے اس قدر پیٹا گیا کہ وہ مر گیا۔

وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا
اور ہمارے کانوں میں ڈاٹ ہیں اور ہمارے اور تمھارے درمیان پردہ ہے۔ تو تم اپنا کام کرو، ہم
عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ
اپنا کرتے ہیں۔" آپ فرمادیں کہ "میں تمھاری مثل بشر ہوں ف۱ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶﴾
ہے۔ تو اس کے حضور میں کھڑے ہو جاؤ اور اس سے استغفار کرو۔" اور خرابی ہے مشرکوں کے لیے
الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾ اِنَّ
وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔ بیشک
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾ قُلْ
جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے بے انتہا اجر ہے۔ آپ فرمادیں
اَىِٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ
کیا تم لوگ اس کا انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی؟ ف۲ اور اس کے ہمسر
لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ
ٹھہراتے ہو۔ وہی سارے جہان کا رب ہے۔ اور اس نے اس میں اوپر سے میخیں
فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً
ٹھونکیں اور اس میں بڑی برکت رکھی اور اس میں اس کے بسنے والوں کیلیے روزیاں مقرر کیں یہ سب صرف چار وقتوں میں کیا ف۳ تو اس
لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا
میں مانگنے والے سب برابر کے حقدار ہیں۔ پھر آسمان کی طرف قصد فرمایا جبکہ وہ دھواں تھا تو اس سے اور
وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ
زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو۔ اطاعت کے طور پر یا ہمارے جبر سے۔ دونوں نے عرض کی کہ ہم مطیع ہو کر حاضر ہوئے ہیں ف۴ تو انھیں پورے
سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا
سات آسمان کر دیا دو دن میں اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے اور ہم نے نیچے
السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
کے آسمان کو چراغوں سے زینت دی اور اس کی نگہبانی کی یہ اس عزت والے اور علم والے کا مقرر کیا

ف 1 مثل بشر کی وضاحت سابقہ پارہ میں کی گئی ہے اور مکمل بحث کی گئی ہے۔

ف 2 اس میں لفظ یومین جو آیا ہے اس سے مراد دو علیحدہ وقت ہیں ایک خلقت کی ابتداء کا اور ایک اس کی تکمیل کا۔

ف 3 یوم سے عموماً طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت مراد ہوتا ہے اور کبھی اس سے زمانے کی کوئی مدت یا مطلق وقت مراد لیا جاتا ہے قرآن مجید میں آسمان و زمین وغیرہ کی پیدائش کے بارے میں ستہ ایام کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں بعضوں نے ان سے چھ اوقات مراد لئے ہیں اور بعض نے چھ دن۔ ظاہر ہے کہ ان دنوں سے مراد ہماری دنیا کے دن تو ہو نہیں سکتے کیونکہ اس وقت زمین و آسمان اور چاند سورج تھے ہی کہاں؟ جو یہ دن ہوتے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک ربی سال ہے اور ایک الٰہی سال جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ ان یوم عند ربک کالف سنۃ مما تعدون۔ یعنی تیرے رب کے یہاں ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہے تمہاری اس دنیا کے سالوں کے مطابق۔ سورہ معارج میں ارشاد ربانی ہے یوم تعرج **الملائکہ** والروح الیہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ یعنی جس دن **ملائکہ** اور جبرائیل علیہ السلام چڑھیں گے اس کی طرف اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔

ف 4 روایت ہے کہ اللہ نے ان دونوں میں اپنی قدرت کی تاثیر اور ان دونوں کے اس تاثیر کو ذاتی طور پر قبول کرنے کو مثالاً بیان فرمایا ہے تو اس کی جانب سے حکم ہوتا ہے اور وہ اطاعت کا اظہار کرتے ہیں جیسے کن فیکون یا یہ کلام باطنی نوع تھا جس میں نہ آواز ہوتی ہے نہ حرف۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ فاعل بالتسخیر ہے اس کا ارادہ کرنا ہی اس فعل کا انجام پذیر ہونا ہے۔

النصف

ع ۱
۸
۱۵

الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوْا فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ
ہوا ہے۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو آپؐ فرما دو کہ میں تمھیں ڈراتا ہوں ایک ایسی بجلی کی کڑک سے جیسی کڑک

عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ إِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيْهِمْ وَمِنْ
عاد اور ثمود کی قوم پر آئی تھی۔ جب ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے ان کے پاس رسول

خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوْٓا إِلَّا اللّٰهَ ۖ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً
آئے۔ کہ اللہ جل جلالہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، بولے، ہمارا رب چاہتا تو فرشتے اتارتا

فَإِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْأَرْضِ
پس جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اسے نہیں مانتے۔ پس وہ جو عاد تھے انھوں نے زمین میں

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ
ناحق تکبر کیا۔ اور بولے ہم سے کون زیادہ طاقتور ہے؟ کیا انھوں نے نہیں جانا کہ اللہ، جس نے

خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾
انھیں پیدا کیا ہے ان سے زیادہ قوی ہے؟ اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ
پس ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی ف۵ سخت گرج کے ساتھ ان نحس دنوں میں ف۶ تاکہ انھیں

عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ أَخْزٰى
ذلت کا عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں۔ اور آخرت کے عذاب میں اس سے بڑی ذلت اور رسوائی ہے۔

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَأَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى
اور ان کی کسی طرح بھی مدد نہ ہوگی۔ اور ثمود کے متعلق یہ ہے کہ ہم نے انھیں ہدایت کی راہ دکھائی تو انھوں نے ہدایت پر

عَلَى الْهُدٰى فَأَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا
اندھے پن کو پسند کیا۔ تو انھیں عذاب والی بجلی کی کڑک نے آلیا یہ سزا تھی اس کی کہ جو وہ

يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَيَوْمَ يُحْشَرُ ع ۲ / ۱۰ / ۱۶
کمایا کرتے تھے۔ اور ہم نے انھیں نجات دی جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے۔ اور جس دن اللہ تعالیٰ کے

أَعْدَآءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۹﴾ حَتّٰىٓ إِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ
دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے ف۷ تو وہ گریہ وزاری کریں گے۔ جب وہاں پہنچیں گے تو ان کے

ف 5 یہ "ریحًا" "صرصرا" ٹھنڈی ہوا تھی۔

ف 6 اس سے ثابت ہوا کہ ایام میں سے کچھ منحوس بھی ہیں اور ساعد بھی۔ پس جو لوگ دنوں کی نحوست اور ساعدت کے منکر ہیں انہیں اس آیت سے اور اس قسم کی دوسری آیتوں سے سبق لینا چاہئے بعض بزرگان دین نے ایام ہفتہ میں سے ہر دن کی نحوست اور ساعدت کی تفصیل بتا دی ہے۔

ف 7 اس آیہ مجیدہ کے معنی منقول ہیں کہ اول آنے والے لائے جائیں گے تاکہ پچھلے بھی ان سے آملیں۔

عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾

کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھال سب ان پر ان کے کیے کی گواہی دیں گے ۔

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي

اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہم پر کیوں گواہی دی۔ وہ کہیں گی ہمیں اللہ تعالیٰ نے بلوایا جس نے

أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾

ہر چیز کو گویائی بخشی اور اس نے تمھیں پہلی بار بنایا اور اسی کی طرف تمھیں لوٹنا ہے۔

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا

اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے ہوف۸ کہ تم پر گواہی نہ دیں تمھارے کان اور تمھاری

أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ

آنکھیں اور تمھاری کھالیں مگر تم نے تو یہ گمان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے بہت سے

كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم

کاموں کو نہیں جانتا۔ اور یہ ہے تمھارا وہ گمان ف۹ جو تم نے اپنے رب کے ساتھ

بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِن يَصْبِرُوا

کیا۔ تو اس نے تمھیں ہلاک کر دیا کہ تم نقصان والوں میں سے ہوگئے۔ پس اگر وہ صبر کریں

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾

تو آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔ اور اگر وہ منانا چاہیں تو کوئی ان کے منانے کو تسلیم نہ کرے۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اور ہم نے ان پر کچھ ساتھی تعینات کیے تو انھوں نے ان کاموں کو ان کی نظر میں بھلا کر دیا جو وہ کرتے تھے اور جو ان کے پیچھے تھے

وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ

اور ان پر قول پورا ہوا ان گروہوں کے ساتھ جو ان سے پہلے گزر چکے جنوں

الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور انسانوں کے۔ یقیناً وہ زیاں کار تھے۔ اور کافر لوگ بولے

لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾

کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں خلل ڈالو شاید اسی طرح تم غالب آجاؤ۔"

ف 8 روایت ہے کہ اس آیت کے معنی ہیں کہ تم بدیوں کا ارتکاب کرنے کے وقت فضیحت ہونے کے خوف سے لوگوں سے تو ان کو چھپاتے تھے اور تم نے یہ گمان نہ کیا کہ تمہارے اعضاء ہی تمہارے خلاف شہادت دیں گے پس تم نے ان سے نہ چھپایا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ تم یہ سمجھ کر کہ خود تمہارے اعضاء تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ گناہوں سے باز نہ رہے کیونکہ تمہارا یہ گمان ہی نہ تھا کہ ایسا ہوگا بلکہ تمہارا یہ گمان تھا کہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کے بہت سے حصے سے

اللہ تعالیٰ ناواقف ہے یہ اس لئے کہ تم اللہ تعالیٰ کی معرفت ہی نہ رکھتے تھے اسی لئے گناہوں کا ارتکاب تمہیں آسان معلوم ہوتا تھا اس آیت کے متعلق حضرت علیؓ کا قول ہے کہ جلود کے معنی ستر اور اندام نہانی کے ہیں۔

ف 9 اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے آخری بندہ جسے جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا' وہ ادھر ادھر دیکھے گا پس اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اسے واپس لاؤ فرشتے اسے واپس لائیں گے اللہ تعالیٰ اسے کہے گا کہ تو نے میری طرف کیوں التفات کی وہ کہے گا اے میرے پالنے والے! میرا گمان تیری طرف سے یہ نہ تھا حکم ہوگا اچھا پھر تیرا گمان میری نسبت کیا تھا؟ وہ کہے گا پروردگار میرا گمان تیری نسبت یہ تھا کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے گا اور مجھے جنت میں جگہ دے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اے میرے فرشتو! مجھے اپنی عزت و جلال اور اپنی بلند شان اور رفعت مکان کی قسم ہے کہ میرے اس بندے نے ایک ساعت کے لئے بھی نیک گمان کیا ہوتا تو میں اسے آتش جہنم سے خوف بھی نہ دلاتا اس کے گناہ

ع ۳
۱۷

سے درگزر کی جائے اور اسے جنت میں داخل کر دیا جائے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نسبت نیک گمان رکھے اور اس کا نیک گمان اسے نفع نہ پہنچائے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ذالکم ظنکم الذی۔

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا ۙ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

تو یقیناً ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بیشک ہم ان کے

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۷﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ

برے کاموں کا انھیں بدلہ دیں گے۔ یہ آگ اللہ تعالیٰ دشمنوں کی

النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا

سزا ہے۔ یہ ان کے ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ یہ سزا ہے اس کی کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار

يَجْحَدُونَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ

کرتے تھے۔ اور کافر بولے اے ہمارے رب! ہمیں دکھادے وہ دونوں

أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا

جنّ اور انسان جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ ہم انھیں اپنے پاؤں تلے روندیں۔ تاکہ وہ

مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿۲۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا

نیچے سے نیچے رہیں۔ بیشک وہ جنھوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر اس پر قائم رہے ف۱۰

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا

ان پر فرشتے اترتے ہیں ف۱۱ کہ ہرگز نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہوجاؤ

بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي

اس جنّت پر جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ ہم تمھارے دوست ہیں

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمھارے لیے اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تمھارا جی چاہے

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَنْ

اور تمھارے لیے ہر وہ چیز ہے جسے تم مانگو۔ یہ مہمانی ہے بخشنے والے اور رحم کرنیوالے کی طرف سے۔ اور اس سے

أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ

زیادہ کون سی بات اچھی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ

إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ

"میں مسلمانوں میں سے ہوں"۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتیں۔

ف 10 روایت ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر قائم رہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ استقامت سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! رہی جس پر تم قائم ہو۔ اس کے متعلق حضرت علیؓ فرماتے ہیں پس اب تم ربنا اللہ تو کہہ چکے پس اس کی کتاب اور اس کے حکم کے راستے پر اور اس کی عبادت کے بہترین طریقہ پر استقامت بھی اختیار کرو پھر نہ تو اس سے ہٹو اور نہ اس میں بدعت پیدا کرو اور نہ اس کی مخالفت اختیار کرو۔ کیونکہ جتنے اس سے الگ ہو جانے والے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ان کا کوئی واسطہ نہ رہے گا۔

ف 11 روایت ہے کہ موت کے قریب فرشتے آتے ہیں اور انہیں وہ خوشخبری سناتے ہیں جو اس آیت کے آگے درج ہے۔

ع ۷
۱۸

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ

تو اس کو بہتر طریقے سے دفع کرے۔ پس جبکہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی

كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا

وہ ایسا ہو جائیگا جیساکہ گہرا دوست۔ اور یہ نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو

وَمَا یُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ

اور اسے بڑے نصیب والا پاتا ہے۔ اور اگر شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی

الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾

وسوسہ پہنچے ف۱۲ تو اللہ کی پناہ مانگیں بیشک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند اور تم سجدہ نہ کرو

لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ

سورج کو اور چاند کو اور صرف اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے انھیں پیدا کیا اگر

كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ

تم اس کے بندے ہو۔ پس اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو کہ آپ کے رب کے

رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْــَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة

پاس ہیں اور رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس سے اکتاتے نہیں۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا

اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے کہ بیکار پڑی ہے پھر جب ہم نے اس پر پانی

الْمَاۗءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ

اتارا تو وہ تروتازہ ہوگئی ف۱۳ اور حرکت کی اور پھولی ف۱۴ بیشک جس نے اسے جلایا وہ یقیناً مردے بھی جلائے گا۔ بیشک وہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا

ہر بات پر قادر ہے۔ بیشک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ۭ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا

وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے۔ تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا جو قیامت میں آرام سے

السجدة ۱۱

ف 12 روایت ہے کہ ظاہری طور پر یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مراد اس سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہے۔

ف 13 اس نے تروتازہ ہو کر حرکت کی جس کے معنی جھومنے بل کھانے اور شادابی و تروتازگی کی وجہ سے درخت کے ہلنے اور حرکت کرنے کے ہیں۔

ف 14 ربت کے معنی ہیں وہ بڑھی، وہ پھولی، وہ ابھری "ربو" سے ہے جس کے معنی بڑھنے پھولنے اور بلند ہونے کے ہیں۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴۰
آئے گا وہ بہتر ہے۔ جو جی میں آئے وہ کرو یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝۴۱ ۙ
وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جب وہ ان کے پاس آیا۔ اور یقیناً وہ عزت والی کتاب ہے ف۱۵
لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ
باطل اس کی طرف کسی طرف سے بھی راہ نہیں پاسکتا۔ نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔ یہ اس حکمت والے کی
مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝۴۲ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
طرف سے اتارا ہوا ہے جو سب خوبیوں کا مالک ہے۔ آپ سے نہ کہا جائے گا مگر وہی جو آپ سے اگلے رسولوں سے
مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝۴۳ وَلَوْ
فرمایا گیا۔ یقیناً آپ کا رب بڑی بخشش والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔ اور اگر
جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ
ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو ضرور یہ کہتے کہ کاش اس کی آیتیں مفصّل ہوتیں۔ کیا کتاب عجمی
وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ
اور نبی عربی ہوسکتا ہے؟ آپ فرمادیں کہ وہ ایمان والوں کیلیے ہدایت اور شفاء ہے۔ اور وہ جو
لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ
ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ڈاٹ ہیں اور وہ ان پر اندھاپن ہے۔ گویا کہ وہ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝۴۴ۧ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
تو انھوں نے اس میں اختلاف کیا اور اگر ایک بات آپ کے رب کی طرف سے نہ گزر چکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ
بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝۴۵ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
ہو جاتا۔ اور یقیناً وہ اس کی طرف سے دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں پس جو نیکی کرے
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۴۶
وہ اپنے نفس کے لیے۔ اور جو برائی کرے تو وہ برائی اسی پر ہے۔ اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

ف 15 عزیزا" سے مراد غالب زبردست قوی گرامی قدر شاق دشوار ہیں اور عزیزا" وہ ہے جو غالب ہو مغلوب نہ ہو اس کے متعلق یہ مقولہ ہے "کل موجود مملول و کل مفقود مطلوب "یعنی ہر موجود چیز سے اکتایا جاتا ہے اور ہر مفقود کو تلاش کیا جاتا ہے۔ انہ لکتب عزیز یعنی بلاشبہ یہ نادر کتاب ہے یعنی اس کا حصول اور اس جیسی کتاب کا وجود دشوار ہے' نیز عزیز حق تعالیٰ کی صفات اور اس کے اسمائے حسنہ میں سے ہے زجاج نے اس کے معنی کئے ہیں ایسا زبردست جس پر کوئی چیز غالب نہ ہو سکے اور دوسرے لوگوں نے ترجمہ کیا ہے قوی' جو ہر شے پر غالب ہو اور بعض نے کہا ہے عزیز وہ ہے جس کی کوئی مثل نہ ہو اور ارشاد الٰہی ہے اور یہ کتاب نادر ہے اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہے اور نہ پیچھے سے' اس کا مطلب یہ ہے کہ الحاق سے محفوظ اور بالاتر ہے حلیمی نے کہا ہے کہ عزیزا" کے معنی اس ذات کے ہیں جس تک رسائی نہ ہو سکے اور نہ کسی نامناسب بات کا عمل دخل اس پر ممکن ہو۔ اللہ تعالیٰ کو عزیز کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے قدیم ہونے کا اعتراف کرنا کہ جس قدرت اور قوت کے ساتھ وہ چلا آرہا ہے اس میں ذرا بھی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔ جس کا معنی ہے اللہ

ع ۱۲/۵ ۱۹

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ

(قیامت کی گھڑی کا علم اسی (اللہ) کی طرف لوٹایا جاتا ہے (جس کی طرف ہر شے لوٹنے والی ہے) اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں

اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَآءِيْ

نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے اس کے علم کے بغیر۔ اور جس دن وہ انھیں ندا فرمائیگا کہاں ہیں میرے شریک ف۱۶

قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ (٤٧) وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ

کہیں گے ہم عرض کر چکے کہ ہم میں کوئی ان پر گواہ نہیں ف۱۷ اور وہ ان سے روگرداں ہو گئے جن کو یہ پہلے پکارتے

مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ (٤٨) لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ

تھے اور سمجھ گئے کہ ان کیلیے کہیں فرار کی جگہ نہیں۔ انسان بھلائی مانگنے سے نہیں

الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ (٤٩) وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا

اکتاتا۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہم اسے اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں

مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ

اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہتا ہے کہ یہ تو ہے ہی میری۔ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہیں ہوگی

وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ

اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹا بھی ف۱۸ تو میرے لیے اس کے پاس بھی بھلائی ہی ہے۔ پس ہم کافروں کو بتا دیں

كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ (٥٠) وَاِذَآ اَنْعَمْنَا

گے جو عمل انھوں نے کیے۔ اور یقیناً ہم انھیں سخت عذاب کا ذائقہ چکھائیں گے۔ اور جب ہم آدمی پر

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ

انعام کرتے ہیں تو روگردانی کرتا ہے اور دور ہو جاتا ہے۔ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعا

عَرِيْضٍ (٥١) قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ

کرنے لگتا ہے ف۱۹ آپ فرما دیں کہ کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے پھر تم اس سے منکر ہوئے تو اس سے

اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ (٥٢) سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ

بڑھ کر گمراہی اور کیا ہوگی کہ وہ تمھیں حق سے دور لے جاتی ہے ف۲۰ پس ہم انھیں دکھائیں گے اپنی نشانیاں اس دنیا میں

وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ

اور خود ان کی ذات میں، یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ یقیناً وہ حق ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر متصرف ہونا

تعالیٰ کو پاک سمجھنا ان تمام باتوں سے جو مخلوق میں ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے قدیم نہ ہونے کے باعث حوادث یا تغیرات کی آماجگاہ رہتی ہے۔

ف 16 روایت ہے کہ اس سے مراد وہ ہیں جن کی لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے۔

ف 17 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی ان کو تیرا شریک گرداننے کی گواہی نہیں دے گا کیونکہ یہاں کی حالت زجر و توبیخ کے سوال دیکھ کر ہم نے ان سے دوری اختیار کر لی یا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم میں سے کسی کو دکھائی نہیں دیتے کیونکہ وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں۔

ف 18 اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا گمان یہ ہے کہ اگر قیامت قائم ہوئی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں بھلائی اور عزت ہو گی کیونکہ اس کے اعتقاد میں جو نعمت اسے دنیا میں ملی وہ اسے استحقاق کے طور پر ملی اور یہی حق اسے وہاں حاصل ہو گا۔

ف 19 اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے نفس کے جال میں پھنس کر مصائب کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ نفس کے ماتحت جتنے کام کیے جائیں ان کے اثرات بہت برے ہوتے ہیں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾
آئے گا وہ بہتر ہے۔ جو جی میں آئے وہ کرو یقیناً جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ
وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جب وہ ان کے پاس آیا۔ اور یقیناً وہ عزت والی کتاب ہے ف۱۵
لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ
باطل اس کی طرف کسی طرف سے بھی راہ نہیں پا سکتا۔ نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔ یہ اس حکمت والے کی
مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
طرف سے اتارا ہوا ہے جو سب خوبیوں کا مالک ہے۔ آپؐ سے نہ کہا جائے گا مگر وہی جو آپؐ سے اگلے رسولوںؑ سے
مِنْ قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ
فرمایا گیا۔ یقیناً آپؐ کا رب بڑی بخشش والا اور دردناک عذاب دینے والا ہے۔ اور اگر
جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ ءَاَعْجَمِيٌّ
ہم اسے عجمی زبان کا قرآن بناتے تو ضرور یہ کہتے کہ کاش اس کی آیتیں مفصل ہوتیں۔ کیا کتاب عجمی
وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ
اور نبی عربی ہو سکتا ہے؟ آپؐ فرما دیں کہ وہ ایمان والوں کیلیے ہدایت اور شفاء ہے۔ اور وہ جو
لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ
ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ڈاٹ ہیں اور وہ ان پر اندھا پن ہے۔ گویا کہ وہ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں۔ اور بیشک ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا فرمائی
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ
تو انھوں نے اس میں اختلاف کیا اور اگر ایک بات آپؐ کے رب کی طرف سے نہ گزر چکی ہوتی تو کبھی ان کا فیصلہ
بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
ہو جاتا۔ اور یقیناً وہ اس کی طرف سے دھوکہ ڈالنے والے شک میں ہیں پس جو نیکی کرے
فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾
وہ اپنے نفس کے لیے۔ اور جو برائی کرے تو وہ برائی اسی پر ہے۔ اور آپؐ کا رب اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

ع ۱۲/۵ ۱۹

ف 15 عزیزا" سے مراد غالب زبردست قوی گرامی قدر شاق دشوار ہیں اور عزیزا" وہ ہے جو غالب ہو مغلوب نہ ہو اس کے متعلق یہ مقولہ ہے "کل موجود مملول و کل مفقود مطلوب "یعنی ہر موجود چیز سے اکتایا جاتا ہے اور ہر مفقود کو تلاش کیا جاتا ہے۔ انہ لکتب عزیز یعنی بلاشبہ یہ نادر کتاب ہے یعنی اس کا حصول اور اس جیسی کتاب کا وجود دشوار ہے، نیز عزیز حق تعالیٰ کی صفات اور اس کے اسمائے حسنہ میں سے ہے زجاج نے اس کے معنی کئے ہیں ایسا زبردست جس پر کوئی چیز غالب نہ ہو سکے اور دوسرے لوگوں نے ترجمہ کیا ہے قوی، جو ہر شے پر غالب ہو اور بعض نے کہا ہے عزیز وہ ہے جس کی کوئی مثل نہ ہو اور ارشاد الٰہی ہے اور یہ کتاب نادر ہے اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہے اور نہ پیچھے سے، اس کا مطلب یہ ہے کہ الحاق سے محفوظ اور بالاتر ہے طیبی نے کہا ہے کہ عزیزا" کے معنی اس ذات کے ہیں جس تک رسائی نہ ہو سکے اور نہ کسی نامناسب بات کا عمل دخل اس پر ممکن ہو۔ اللہ تعالیٰ کو عزیز کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے قدیم ہونے کا اعتراف کرنا کہ جس قدرت اور قوت کے ساتھ وہ چلا آرہا ہے اس میں ذرا بھی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔ جس کا معنی ہے اللہ

الجزء ۲۵

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ
(قیامت کی گھڑی کا علم اسی (اللہ) کی طرف لوٹایا جاتا ہے (جس کی طرف ہر شے لوٹنے والی ہے) اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں
أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي
نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہتا ہے اور نہ وہ جنتی ہے اس کے علم کے بغیر۔ اور جس دن وہ انھیں ندا فرمائیگا کہاں ہیں میرے شریک ف۱۶
قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ
کہیں گے ہم عرض کر چکے کہ ہم میں کوئی ان پر گواہ نہیں ف۱۷ اور وہ ان سے روگرداں ہو گئے جن کو پہلے پکارتے
مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ
تھے اور سمجھ گئے کہ ان کیلیے کہیں فرار کی جگہ نہیں۔ انسان بھلائی مانگنے سے نہیں
الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا
اکتاتا۔ اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہم اسے اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں
مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً
اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی تو کہتا ہے کہ یہ تو ہے ہی میری۔ اور میرے گمان میں قیامت قائم نہیں ہوگی
وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ
اور اگر میں اپنے رب کی طرف لوٹا بھی ف۱۸ تو میرے لیے اس کے پاس بھی بھلائی ہی ہے۔ پس ہم کافروں کو بتا دیں
كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا
گے جو عمل انھوں نے کیے۔ اور یقیناً ہم انھیں سخت عذاب کا ذائقہ چکھائیں گے۔ اور جب ہم آدمی پر
عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ
انعام کرتے ہیں تو روگردانی کرتا ہے اور دور ہو جاتا ہے۔ اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعا
عَرِيضٍ ﴿٥١﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ
کرنے لگتا ہے ف۱۹ آپ فرما دیں کہ کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہے پھر تم اس سے منکر ہوئے تو اس سے
أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ
بڑھ کر گمراہی اور کیا ہوگی کہ وہ تمھیں حق سے دور لے جاتی ہے ف۲۰ پس ہم انھیں دکھائیں گے اپنی نشانیاں اس دنیا میں
وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ
اور خود ان کی ذات میں، یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ یقیناً وہ حق ہے کیا آپ کے رب کا ہر چیز پر متصرف ہونا

تعالیٰ کو پاک سمجھنا ان تمام باتوں سے جو مخلوق میں ہو سکتی ہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے قدیم نہ ہونے کے باعث حوادث یا تغیرات کی آماجگاہ رہتی ہے۔

ف 16 روایت ہے کہ اس سے مراد وہ ہیں جن کی لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے۔

ف 17 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی ان کو تیرا شریک گردانے کی گواہی نہیں دے گا کیونکہ یہاں کی حالت زجر و توبیخ کے سوال دیکھ کر ہم نے ان سے دوری اختیار کر لی یا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم میں سے کسی کو دکھائی نہیں دیتے کیونکہ وہ ہم سے گم ہو گئے ہیں۔

ف 18 اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا گمان یہ ہے کہ اگر قیامت قائم ہوئی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں بھلائی اور عزت ہو گی کیونکہ اس کے اعتقاد میں جو نعمت اسے دنیا میں ملی وہ اسے استحقاق کے طور پر ملی اور یہی حق اسے وہاں حاصل ہو گا۔

ف 19 اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اپنے نفس کے جال میں پھنس کر مصائب کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ نفس کے ماتحت جتنے کام کیے جائیں ان کے اثرات بہت برے ہوتے ہیں

أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٥٣﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ

کافی نہیں۔ ارے انھیں تو اپنے رب سے ملنے ہی میں شک

رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿٥٤﴾ ع ۶

ہے یقیناً وہ ہر چیز کو محیط ہے۔

سُورَةُ الشُّورَىٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَخَمْسُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۂ شوریٰ مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا نے والا ہے | ترپن آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كَذَٰلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ

دالے حٰمٓ، عٓسٓقٓ! یونہی وحی فرماتا ہے آپؐ کی طرف اور ان کی طرف جو آپؐ سے پہلے گزر چکے

اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ

اور اللہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور وہی

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿٤﴾ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِن فَوْقِهِنَّ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ

سب سے بلند اور عظمت والا ہے۔ بہت قریب ہے وہ وقت کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں اور فرشتے حمد کے ساتھ

يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَن فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ

اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں۔ اور زمین والوں کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ

اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ اللَّهُ

ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور جنھوں نے اللہ کے سوا اور والی بنا لیے ہیں اللہ تعالیٰ

حَفِيظٌ عَلَيْهِمْ وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِوَكِيلٍ ﴿٦﴾ وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا

ان کو دیکھ رہا ہے اور آپؐ ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔ اور ایسے ہی ہم نے آپؐ کی طرف

إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ

عربی قرآن وحی کے ذریعے نازل کیا تاکہ آپؐ مکے والوں کو ف۱ اور ان کے اردگرد بسنے والوں کو ڈراؤ ف۲ اور اس دن سے ڈراؤ

الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴿٧﴾ وَلَوْ

جسدن سب جمع کیے جائینگے جسمیں کچھ شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ دوزخ میں۔ اور اگر

شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِن يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي

اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک امت بنا دیتا ف۳ مگر اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں لے

اور جب وہ اثرات انسان پر محیط ہو جاتے ہیں تو وہ طرح طرح کے مصائب اور مشکلات اور بیماریوں میں گرفتار ہو جاتا ہے اس کے بعد قلب والی راہ اختیار کرتا ہے یعنی خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس سے گریہ و زاری کرتا ہے اور لمبی چوڑی دعائیں مانگتا ہے تاکہ ان مصائب اور مشکلات سے خلاصی ہو۔

ف 20 اس کے معنی عداوت اور مخالفت کرنے کے ہیں اور دوسری راہ اختیار کرنے کے

ف 1 ام القریٰ سے مراد مکہ ہے اور مکہ کو ام القریٰ اس لئے کہا گیا کہ زمین اس کے اطراف و جوانب میں پھیلتی گئی گویا کہ یہ اسی سے پیدا ہوئی ہے اور یہ کہ مکہ کا نام ام القریٰ اس لئے رکھا گیا کہ خشکی کا پہلا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔

ف 2 من حولہا سے مراد تمام روئے زمین ہے۔

ف 3 اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا کہ تم سب کو اسی طرح معصوم کر دے جس طرح فرشتے ہیں تو وہ اس پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔

رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۸ اَمِ اتَّخَذُوْا

لیتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار۔ کیا اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُـحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰي

اور والی ٹھہرا لیے ہیں یقیناً پھر اللہ ہی والی ہے اور وہی مُردوں کو جلائے گا اور وہی ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۹ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ع ۱/۲

چیز پر قادر ہے۔ تم جس بات میں بھی اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ

اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۱۰ فَاطِرُ

میں ہے، وہی ہے اللہ تو میرا رب، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ وہ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ

اور زمین کا بنانے والا ہے اس نے تمھارے لیے تمھیں میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں

الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ

میں سے بھی جوڑے بنائے۔ اس سے وہ تمھاری نسل پھیلاتا ہے۔ اس جیسا کوئی نہیں اور وہی

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ

سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں رزق وسیع

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۲ شَرَعَ لَكُمْ

کرتا ہے جس کا چاہے اور جس کا چاہے تنگ فرماتا ہے۔ اور یقیناً وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ تمھارے لیے دین

مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا

کی وہ راہ کھولی، جس کی وصیت اس نے نوحؑ کو کی تھی اور جس کی ہم نے آپؐ کی طرف وحی کی اور جس کی

وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ

وصیت ہم نے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو کی کہ دین کو قائم کرو ف4

وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ

اور اس میں تفرقہ نہ ہونے دو۔ وہ مشرکوں پر بہت ہی گراں ہے جس کی طرف آپؐ انھیں بلاتے ہو اور اللہ جسے چاہے

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝۱۳ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا

اپنے قرب کے لیے چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے وہ راہ پا لیتا ہے۔ اور انھوں نے پھوٹ ڈالی اس وقت

ف 4 اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی توحید، نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور ان تمام سنن اور احکام کا بجا لانا جو کتاب اللہ میں آچکے ہیں۔

مِنۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

جبکہ انھیں علم آچکا تھا۔ آپس کے حسد کے باعث۔ اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ایک بات

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا

نہ گزر چکی ہوتی ایک مقررہ میعاد تک کے لیے تو ان میں فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ جو ان کے بعد کتاب کے

الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ (14) فَلِذٰلِكَ فَادْعُ

وارث بنا دیے گئے ف۵ تو وہ اس سے دھوکے اور شک میں ہیں۔ پس اسی لیے دعا کرو

وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ

اور ثابت قدم رہو جیسا کہ تمھیں حکم ہوا ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور آپ فرمادیں کہ میں ایمان لایا ف۶ اس پر جو اللہ

اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ

نے کتاب میں اتارا ہے اور مجھے حکم ہے کہ میں تم میں انصاف کروں۔ اللہ تمھارا اور ہمارا سب کا رب ہے۔

اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ

ہمارے لیے ہمارے اعمال اور تمھارے لیے تمھارے اعمال۔ ہم میں اور تم میں کوئی حجت نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ (15) وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

اور اسی کی طرف پھر جانا ہے۔ اور وہ جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں ف۷ بعد اس کے کہ مسلمان اس کے

اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ

احکام کو قبول کر چکے ہیں، ان کی دلیل محض بے ثبات ہے ان کے رب کے پاس۔ اور ان پر اللہ کا غضب ہے۔

وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (16) اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۗ

اور ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب نازل کی اور انصاف کی ترازو۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (17) يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ

اور آپ تو جانتے نہ ہو کر (قیامت کی گھڑی) قریب ہی ہے۔ اس کے لیے جلدی کر رہے ہیں وہ لوگ جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ

اس پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور جنھیں اس پر ایمان ہے وہ اس سے ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ

اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ (18)

یقیناً وہ حق ہے، ارے وہ لوگ جو قیامت کے بارے میں شک کرتے ہیں ف۸ یقیناً وہ گمراہی میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

ف 5 منقول ہے کہ یہ کنایہ ان لوگوں سے ہے جنھوں نے آنحضرت ؐ کے حکم کو توڑ دیا یعنی نافرمانی کی۔

ف 6 اس کے معنی ہیں میں نے تصدیق کی میں نے یقین کیا میں ایمان لایا۔

ف 7 روایت ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر بھی حجت قائم کرنا چاہیں گے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان پر رسول مبعوث کرے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف رسول بھی مبعوث کیے اور کتاب بھی بھیجی مگر انھوں نے احکام کو متغیر کر دیا اور کتابوں کو بدل ڈالا پھر یہ لوگ قیامت کے دن حجت کریں گے پس ان کی وہ حجت اللہ تعالیٰ کے نزدیک باطل ہو گی۔

ف 8 منقول ہے کہ اس سے کنایتہ "قیامت مراد ہے یعنی کیونکہ وہ لوگ یعنی کافر رسول ؐ اللہ سے کہا کرتے تھے کہ ہمارے لئے قیامت قائم کر دو، اگر تم سچوں میں سے ہو تو جن چیزوں سے ہمیں ڈراتے ہو وہ سب لے آؤ" چنانچہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں اسی کے متعلق فرماتا ہے یعنی جو لوگ جھگڑتے ہیں۔

ع ۲ ۳

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾

اللہ اپنے بندوں پر لطف فرماتا ہے اور جسے چاہے رزق عطا کرتا ہے اور وہی قوت والا اور غلبہ والا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ

جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لیے اس کی کھیتی زیادہ کر دیں گے ف۹ اور جو دنیا کی

يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾

کھیتی کا طلبگار ہو ف۱۰ ہم اسے اس میں سے دیدیں گے۔ مگر آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ

کیا ان کے لیے شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے وہ دین نکال دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ

اور اگر ایک فیصلے کا وقت مقرر نہ کردیا ہوتا تو ضرور ان کے درمیان فیصلہ کردیا گیا ہوتا۔ اور ظالموں کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ

دردناک عذاب ہے۔ آپ ظالموں کو دیکھو گے کہ جو کچھ انھوں نے کمایا اس سے وہ سخت پریشان ہونگے اور وہ

وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ رَوْضٰتِ

ان پر واقع ہو کر رہیں گی۔ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ جنت کے محلوں میں

الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

رہیں گے، وہ جو کچھ چاہیں گے ان کے پروردگار کی طرف سے ان کیلیے موجود ہوگا۔ اور یہی بہت بڑا فضل ہے۔

ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ

یہ ہے وہ جس کی اللہ خوشخبری دیتا ہے اپنے ان بندوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ يَّقْتَرِفْ

آپ فرمادیں میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا مگر صرف قرابت کی محبت ف۱۱ اور جو نیک کام

حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ

کرے، ہم اس کے لیے اس نیکی میں اور زیادتی کردیں گے ف۱۲ بیشک اللہ بخشنے اور قدر کرنے والا ہے۔ کیا

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى

وہ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ہے اور اگر ایسا ہوتا تو اللہ کی طرف سے آپ کے دل پر بھی اسی طرح مہر

ف 9 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک کے بدلے میں دس سے لے کر سات سو تک دیں گے اور اس سے بھی زیادہ۔

ف 10 روایت ہے کہ مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے اور نیک عمل آخرت کی کھیتی اور بعض لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کر دیتا ہے نیز روایت ہے کہ جو شخص محض دنیاوی فائدے کے لئے یعنی نفس کے لئے کوئی عمل کرے گا آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا اور جو شخص کوئی عمل آخرت کو مد نظر رکھ کر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کرے گا۔

ف 11 اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے قریبیوں اور میری عترت سے محبت رکھو اور ان کے بارے میں میرے احکام کا تحفظ کرو جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کے اہل بیت کے بارے میں ایک فریضہ ہے امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ اہل بصرہ آیہ مجیدہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا" کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے متعلق نازل ہوئی آپ نے فرمایا کہ انہوں نے جھوٹ ماسواء اس کے نہیں بولا کہ یہ آیت ہم اہل بیت یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ اصحاب کساء کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے۔

ف 12 امام حسنؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ میں ان اہل بیت میں سے ہوں جن کی مودت اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر واجب کی ہے پھر حضرتؓ نے یہ آیت قل لا اسئلکم علیہ اجراء" سے نزولہ فیھا حسنا تک تلاوت فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا اقتراف حسنہ یعنی نیکی کمانے سے مراد ہم اہل بیت کی مودت ہے۔

قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

لگ جاتی۔ اور اللہ تعالیٰ باطل کو مٹاتا ہے اور حق کو حق ثابت کرتا ہے اپنے کلام سے۔ بیشک وہ دلوں کے

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

حال سے باخبر ہے۔ اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے

وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ

اور غلطیوں کو معاف فرماتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے جانتا ہے اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ

اور نیک عمل کیے، مراد پوری کرتا ہے۔ اور انھیں اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے اور کافروں کے لیے

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

سخت ترین عذاب ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کا رزق وسیع کر دیتا۔ تو یقیناً وہ زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ

فساد پھیلاتے۔ مگر وہ اندازے سے اتارتا ہے جتنا چاہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں کی فطرت سے باخبر ہے

بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ

اور انھیں دیکھتا ہے۔ اور وہی ہے جو مینہ برساتا ہے ان کے ناامید ہونے کے بعد اور اپنی رحمت پھیلا

رَحْمَتَهٗ ۭ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ

دیتا ہے۔ اور وہی کام بنانیوالا ہے سب خوبیوں اور تعریفوں والا۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کی

وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَاۗبَّةٍ ۭ وَهُوَ عَلٰي جَمْعِهِمْ

پیدائش اور وہ جو اس نے زمین میں لاتعداد کیڑے پھیلائے۔ اور وہ ان کے اکٹھا کرنے پر

اِذَا يَشَاۗءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ع وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

جس وقت چاہے، قادر ہے۔ اور تمھیں جو مصیبت پہنچی وہ اس سبب سے ہے کہ جو تمھارے ہاتھوں نے

اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ ۭ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ

کمایا ف۱۳ اور وہ بہت زیادہ تو معاف فرما دیتا ہے۔ اور تم زمین میں اس کے قابو سے نکل نہیں سکتے۔

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ

اور نہ اللہ کے سوا تمھارا کوئی دوست ہوگا نہ مددگار۔ اور اس کی نشانیوں میں سے

ف 13 روایت ہے کہ کسی رگ پٹھے کا پھڑکنا کسی پتھر کا لڑھکنا کسی قدم کا پھسلنا کسی لکڑی کی خراش آجانا کسی نہ کسی گناہ کی پاداش میں ہوتا ہے اور جن گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان کی سزا دنیا میں جلدی مل جاتی ہے کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی جلالت قدر سے بعید ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا دے اس تفسیر کے متعلق امام جعفر صادقؒ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرتؐ کے بعد جو کچھ اہل بیت پر گزری کیا یہ ان کے کسی فعل کی سزا تھی آپ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ تو معصوم تھے۔ بات دراصل یہ ہے کہ عام لوگوں کے باطن پر جب گناہوں کی ظلمت چھا جاتی ہے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں اوندھے منہ گرنے والے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں کسی امتحان میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ ان کے گناہوں کی تاریکی چھٹ جائے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں اوندھے منہ گرنے

ع ۳

والے ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں کسی امتحان میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ ان کے گناہوں کی تاریکی چھٹ جائے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں اوندھے منہ گرنے سے بچ جائے اور

حاشیہ بر صفحہ ۵۹۶

الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٣٢﴾ إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ

پہاڑوں کی مانند ان کی کشتیاں ہیں ف14 وہ چاہے تو ہوا کو تھما دے۔ کہ اس کی پیٹھ پر

رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣٣﴾

ٹھہری رہ جائیں۔ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لیے۔

أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيرٍ ﴿٣٤﴾ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ

یا انھیں تباہ کر دے ان کے عمال کے سبب، مگر وہ تو بہت زیادہ معاف کر دیتا ہے۔ اور جان لیں وہ لوگ

يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا مَا لَهُمْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٥﴾ فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ

جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں۔ کہ ان کے لیے فرار کی کوئی جگہ نہیں۔ تمھیں جو کچھ ملا ہے

شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ

وہ صرف دنیا کے استعمال کے لیے ہے اور وہ جو اللہ کے پاس ہے وہ بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں

آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٣٦﴾ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ

کیلیے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور

الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ﴿٣٧﴾ وَالَّذِينَ

بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے تو خطا بخش دیتے ہیں ف15 اور وہ لوگ

اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ

جنھوں نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی اور نماز قائم کی اور وہ اپنا کام آپس میں مشورے سے کرتے ہیں

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ

اور جو رزق ہم نے انھیں عطا کیا ہے اسے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جب وہ کسی غلط بات پر آمادہ ہوں تو ان کی مدد کر دی جاتی ہے

هُمْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٣٩﴾ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا

(اور وہ روک دیے جاتے ہیں۔) اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے (تکلیف کا بدلہ اسی کے برابر تکلیف ہے) تو جس نے

وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾ وَلَمَنِ

معاف کر دیا اور اصلاح کی تو اس کا اجر اللہ ہی پر ہے۔ اور وہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور جس کی

انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤١﴾ إِنَّمَا

مدد کی گئی بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا ہے ف16 تو ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں۔ مواخذہ تو

حاشیہ از صفحہ ۵۸۴

خاصان خدا کو اس لئے مصیبت اور امتحان میں مبتلا کیا جاتا ہے کہ ان کے درجات بڑھا دیئے جائیں اس میں گناہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

ف 14 علم اصل میں تو اس علامت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے سے کسی شے کا علم ہو سکے جیسے نشان راہ کے پتھر اور فوج کے علم اسی اعتبار سے پہاڑوں کا نام بھی اعلام ہو گیا۔

ف 15 روایت ہے کہ جو شخص ایسے وقت میں غصے کو روکے جبکہ وہ اس کی سزا کی پوری قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا" نیز جو شخص خواہش کے وقت خوف کے وقت اور غضب و غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر آتش جہنم کو حرام کر دے گا۔

ف 16 روایت ہے کہ ایک شخص کا حق جو تمہارے ساتھ بدی کرے یہ ہے کہ تم اسے معاف کر دو اور اگر تم کو یہ معلوم ہو کہ ضرر پہنچائے گا تو بدلہ لے لو۔ نیز امام جعفر صادق" سے روایت ہے کہ تین ایسے ہیں کہ اگر تم ان کو دبا کر رکھو گے تو وہ تم پر ظلم کریں گے۔ ایک تو کمینے لوگ دوسرے (بد خواہ) زوجہ تیسرے غلام۔

السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ

انہی پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق

بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٢﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

سرکشی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور جس شخص نے صبر کیا اور بخش دیا

۴ع۵ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿٤٣﴾ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

تو یہ یقیناً ہمت کے کام ہیں۔ اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے۔ اس کا کوئی

مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ

رفیق نہیں اللہ کے سوا اور آپ ظالموں کو دیکھو گے جب وہ عذاب سے دوچار ہوں گے

يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا

کہیں گے کہ کیا واپس جانے کا کوئی راستہ نہیں۔ اور آپ انھیں دیکھو گے کہ وہ آگ پر ذلت کے

خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ وَقَالَ الَّذِينَ

ساتھ پیش ہونگے ڈرتے ہوئے اور وہ نظریں نیچی کیے پیچھاتے ہوں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے

آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ

کہیں گے یقیناً وہ نقصان میں ہیں جو اپنی جانیں اور اپنے گھر والے اس نقصان کی نذر کر بیٹھے قیامت

الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ﴿٤٥﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ

کے دن ارے یقیناً ظالم لوگ ہمیشہ کے عذاب میں مقیم رہیں گے اور ان کے کوئی دوست

مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ

نہ ہوں گے اللہ کے سوا ان کی مدد کر سکیں جسے گمراہی میں چھوڑ دے

فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ

اس کے لیے کہیں ہدایت کی راہ نہیں۔ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرو اس دن کے آنے سے پہلے

يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُمْ

کہ جس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس دن تمھیں کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمھیں انکار کرتے

مِنْ نَكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ إِنْ

بنے گی۔ تو اگر وہ روگردانی کریں تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ہے آپ پر تو

عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلٰغُ ۗ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ

صرف تبلیغ کرنا ہے۔ اور جب ہم انسان کو اپنی طرف سے رحمت کا مزہ چکھا دیتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتا ہے ف۱۷

وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ﴿٤٨﴾

اور اگر انھیں کوئی تکلیف پہنچے جو انھوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے حاصل کی ہے تو انسان ناشکرا بن جاتا ہے۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔ جو کچھ چاہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے بیٹیاں عطا فرماتا

إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ

ہے اور جسے چاہے بیٹے عطا کرتا ہے۔ یا دونوں بیٹے اور بیٹیاں دے دیتا ہے۔

وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ

اور جسے چاہے بانجھ کر دیتا ہے بیشک وہ علم والا اور قدرت والا ہے اور کسی بشر کے لیے یہ نہیں ہو سکتا

أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا

کہ اللہ اس سے کلام فرمائے ف۱۸ سوائے وحی کے یا پردے کے پیچھے سے ف۱۹ یا کوئی فرشتہ بھیجے

فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا

کہ وہ اس کے حکم سے وحی کرے جو وہ چاہے۔ اور وہ بہت بلند اور حکمت والا ہے۔ اور ایسے ہی ہم نے آپ پر وحی کی

إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْإِيمَانُ

ایک روح اپنے حکم سے ف۲۰ اس سے پہلے آپ کو کتاب (قرآن) اور ایمان کی تفصیلات سے آگاہ نہیں کیا گیا

وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ

مگر ہم نے نور کی شکل میں آپ کے قلب میں قائم کر دیا اس نور سے ہم راہ دکھاتے ہیں اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں اور یقیناً

لَتَهْدِي إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي

ہدایت کے راستے پر چلاتے ہو اور استقامت بخشتے ہو۔ اور یہ اللہ ہی کی راہ ہے، اور اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾ ع

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور یقیناً تمام کاموں کی حقیقت اللہ ہی کی طرف لوٹتی ہے۔

سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَثَمٰنُونَ اٰيَةً وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ زخرف مکی ہے اور اس میں نواسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

ف 17 اس آیت کے پہلے جملے کو اذا سے شروع کیا ہے اور دوسرے کو ان سے اس لئے کہ نعمت کا ذائقہ چکھانا تو یقینی ہے برخلاف تکلیف پہنچنے کے پہلے جملے کی جزا صاف بیان کی گئی ہے اور دوسرے کی جزا کا قائم مقام یہ جملہ ہے فان الانسان کفور اور ظاہر کو مضمر کے مقام پر رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ جنس کفران نعمت سے موسوم ہے۔

ف 18 وحی یہ ہے کہ صاحب وحی فرشتے کو دیکھتا ہے اور اس سے کچھ سنتا ہے یا بغیر کسی کو دیکھے اس کے دل میں کوئی بات ڈال دی جاتی ہے اور اصل وحی وہ خفیہ کلام ہے جس کا ادراک اللہ تعالیٰ کی طرف سے جلدی ہو جاتا ہے۔

ف 19 اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر مشاہدے کے آواز کو سنے نیز یہ کہ ایک وحی بالمشافہ ہے اور ایک وحی الہام ہے پس الہام وہ ہے جو دل میں ڈال دیا جاتا ہے یا پردے کے پیچھے سے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کلام کیا یا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آگ کے ذریعے سے کلام کیا یا کسی رسول کو بھیج دیتا ہے پس وہ اس کے حکم سے جو وہ چاہتا ہے پہنچا دیتا ہے پس وحی بالمشافہ وہ ہے جو حکم کھول کر لوگوں کو پہنچایا جائے۔

ف 20 روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے روح ایسی مخلوق ہے جو عظمت میں جبرائیل اور میکائیل سے زیادہ ہے اور یہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ رہی۔ یہ روح نبی کو حقیقت اشیائے عالم سے باخبر رکھتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مطلع کرتی رہی اور یہی وہ روح ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام حقائق اشیائے عالم تعلیم فرمائے، نیز ایک

ع ۵ / ۱۰ / ۶

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت سے وہ روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی وہ پلٹ کر نہیں گئی اسی روح کے فیضان سے اولیاء اللہ مستفیض ہوتے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

حٰمٓ ⓵ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ⓶ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ ع

(اے حٰمٓ!) اس روشن کتاب کی قسم ہم نے یہ عربی زبان میں قرآن اتارا ہے تاکہ تم اسے

تَعْقِلُوْنَ ⓷ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ⓸ اَفَنَضْرِبُ

سمجھو۔ اور بیشک وہ اصل کتاب میں ف۱ ہمارے پاس ہے اور وہ بہت بلندی والا اور حکمت والا ہے۔ تو کیا ہم تم

عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ⓹ وَكَمْ اَرْسَلْنَا

سے اس ذکر کی حقیقت کو بدل دیں اس لیے کہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو اور ہم نے اس سے

مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ⓺ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

پہلے کتنے ہی نبی بھیجے ہیں اور ان کے پاس جو نبی بھی آیا تو اس کی ہنسی

يَسْتَهْزِءُوْنَ ⓻ فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ⓼

اڑاتے رہے ف۲ تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ف۳ جو ان سے بھی طاقتور اور سخت تھے ، پہلے لوگوں کی مانند۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ

اور اگر آپؐ ان سے دریافت کرو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے تو یقیناً کہیں گے کہ انھیں اس عزت والے

الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ⓽ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ

اور علم والے نے بنایا ہے۔ جس نے تمھارے لیے زمین کو بچھونا کیا اور تمھارے لیے اس میں

فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ⓾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

راستے بنائے تاکہ تم سیدھی راہ پاؤ۔ اور وہ جس نے آسمان سے پانی اتارا

بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ⑪ وَالَّذِيْ

ایک صحیح اندازے کے ساتھ، تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر کو زندہ کیا اور ایسے ہی تم بھی قبر سے نکالے جاؤ گے اور وہ

خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا

جس نے تمام جوڑے بنائے۔ اور تمھارے لیے کشتیاں اور چوپائے بنائے، تو تم ان پر

تَرْكَبُوْنَ ⑫ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

سواری کرتے ہو۔ تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر چڑھو پھر تم اپنے رب کی اس نعمت کو یاد کرو جب

ف ۱ روایت ہے کہ جس کا ذکر ام الکتاب یعنی سورہ فاتحہ میں ہے وہ معرفت الٰہی ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالٰی کا یہ قول درج ہے کہ ہمیں اس سیدھی راہ پر قائم رکھ کہ یہ ہدایت کا سیدھا راستہ ہے۔

ف 2 یہ آیت آنحضرتؐ کی تسلی کے لئے نازل ہوئی کیونکہ آپؐ کی قوم آپؐ پر ہنستی تھی۔

ف 3 روایت ہے کہ پہلے منکرین قریش سے خطاب تھا اب آنحضرتؐ کی طرف خطاب فرمایا اور پہلوں کے قصے بیان فرمائے جن میں آنحضرتؐ سے وعدہ ہے اور منکروں کے لئے ایسے واقعات کی وعید ہے جیسے کہ پہلوں پر گزر چکے ہیں۔

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا

تم ان پر چڑھ جاؤ اور یوں کہو کہ سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں ف۴ کہ جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کردیا

كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَجَعَلُوْا لَهٗ

اور ہم اس کو قابو میں نہیں کرسکتے تھے۔ اور یقیناً ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ اور اس کے لیے اس کے

مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ

بندوں ہی میں سے جزو بنادیے ف۵ یقیناً انسان بہت بڑا ناشکرا ہے۔ کیا اس نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لیے

بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

بیٹیاں اختیار کرلیں اور تمھیں بیٹوں کے ساتھ مخصوص کردیا۔ اور جب ان میں سے کسی کو خوشخبری دی جائے اس چیز کی جس کی رحمان

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا

کیلیے مثال دیتا ہے تو اس کا منہ سیاہ ہوجاتا ہے اور وہ غمزدہ ہوجاتا ہے۔ اور کیا وہ شخص جو اچھے حال میں

فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾ وَجَعَلُوا الْمَلٰۗىِٕكَةَ

پروان چڑھتا ہے وہ حق بات میں بحث کرتا ہے اور اسے قبول نہیں کرتا اور انھوں نے فرشتوں کو کر جو

الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۭ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ۭ سَتُكْتَبُ

رحمان کے بندے ہیں عورتیں بنادیا۔ کیا ان کو پیدا کرتے وقت یہ موجود تھے۔ اب ہم نے ان کی اس

شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ شَاۗءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ۭ

موجودگی کو لکھ لیا ہے اور اس کی بابت ان سے پوچھا جائیگا۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اگر رحمان چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔

مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۤ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا

مگر انھیں اس کی حقیقت کا کچھ علم نہیں، وہ یونہی اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں ف۶ یا ہم نے اس سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَاۗءَنَا

انھیں کوئی کتاب دی ہے کہ جس سے وہ اس پر دلیل لاتے ہیں۔ بلکہ وہ بولے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر

عَلٰٓي اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓي اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ

پایا اور ہم ان کے اسی طریقے پر چل رہے ہیں۔ اور ایسے ہی ہم نے آپ سے پہلے ف۷ جب

قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ

کسی علاقے میں کوئی نبی بھیجا تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو

ع ۱ ۱۵

ف 4 روایت ہے کہ جب تم کسی جانور کی پیٹھ پر سوار ہو تو کہا کرو کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا کیونکہ جو بندہ سوار ہوتے وقت اسے پڑھے گا اور پھر وہ اونٹ یا کسی اور سواری سے گر پڑے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

ف 5 روایت ہے کہ جزا" اس لئے کہا گیا کہ اولاد باپ کا ٹکڑا ہوتی ہے نیز روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب یہ ہے کہ قریش کہا کرتے تھے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔

ف 6 یعنی وہ تجویزیں کرتے تھے، اٹکل پچو چلاتے ہیں، وہ جھوٹ بوتے ہیں، اصل خرص پھلوں کا اندازہ لگانے کو کہتے ہیں اور اس لئے ہر وہ بات جو ظن و تخمینے کی بنا پر کہی جائے خرص کہلاتی ہے خواہ وہ حقیقت کے مطابق ہو یا نہ ہو کیونکہ اس بات کا بیان کرنے والا اس کو معلوم کر کے یا اس کو سن کر یا اس کے متعلق ظن غالب حاصل کر کے نہیں کہتا بلکہ جس طرح پھلوں کا اندازہ کرنے والا ایک اندازہ اور اٹکل کر لیتا ہے اسی طرح وہ بھی اندازہ اور اٹکل پر ایک بات زبان سے نکال دیتا ہے اور تجویز کر دیتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس طرح جو شخص بھی کوئی بات بیان کرے گا اسے جھوٹا کہا جائے گا اگرچہ حقیقت میں وہ بات واقعہ کے مطابق ہی ہو۔

ف 7 یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دینے کے لئے نازل ہوئی اور یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس طرح کی تقلید پرانی گمراہی ہے اور دولتمندوں کی تخصیص سے غرض یہ ہے کہ یہ ناز و نعمت میں پرورش پانا اور باطل چیزوں سے محبت رکھنا انہیں اس بات کی طرف مائل کرتا ہے کہ وہ تقلید پر غور نہ کریں اور اس سے نہ پھریں۔

آبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ

ایک دین پر پایا ہے   اور ہم ان کے راستے پر چل رہے ہیں۔   نبی نے فرمایا اور اگرچہ میں تمھارے

بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

پاس وہ چیز لاؤں جو تمھارے باپ دادا کے دین سے بھی زیادہ ہدایت کی راہ دکھانیوالی ہو۔ تو بولے جو کچھ تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم

كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۲

ہرگز اسے ماننے والے نہیں۔ تو ہم نے ان سے بدلہ لیا   تو دیکھو جھٹلانے والوں کا   کیسا   انجام ہوا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِلَّا

اور جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں لاتعلق (بری) ہوں ان سے جنکی تم عبادت کرتے ہو۔ سوائے

الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ

اسکے جس نے مجھے پیدا کیا وہی مجھے راہ راست پر چلاتا ہے۔   اور اس علم نبوت اور دین کو بعد میں آنے والوں کے لیے ف۸

عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

باقی رکھا ہے تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کرتے رہیں۔   اور ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو اس سے مستفید فرمایا یہانتک کہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا

ان کے پاس حق پہنچا اور رسول تعلیم کرنے والا آ گیا۔   اور جب ان کے پاس حق آیا، بولے یہ تو

سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ

جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔   اور انھوں نے کہا کہ یہ قرآن ان دو بڑے شہروں میں سے کسی معزز

مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا

آدمی پر کیوں نہ اتارا گیا۔   کیا آپکے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں   ہم نے ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

ان کی روزی کو اس دنیاوی زندگی میں تقسیم کر دیا ہے   اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر درجوں کے اعتبار سے

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا

بلندی دی   تاکہ ان میں سے ایک دوسرے کیلیے مسخر ہو جائے ف۹ (ایک دوسرے کی حاجت روائی کرے) اور آپکے رب کی رحمت انکے

يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ

لیے بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔ اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی امت ہو جائیں ف۱۰ تو ہم یقیناً رحمان کے منکروں کیلیے

ف 8 اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک اس دین کو پھیلانے والے آتے رہیں گے۔

ف 9 اس کے معنی بس میں کرنے اور کام میں لگانے کے ہیں نیز سخریا وہ ہے جس پر زبردستی نہ کی جائے اور وہ اپنے ارادے سے مسخر ہو جائے بعض کا خیال ہے کہ یہاں سخر کے معنی استہزا ہیں یعنی تونگر حقیر پر ٹھٹھا کرے اور سخری کے معنی مطیع و فرمانبردار اور جس چیز پر لوگ ہنسیں یا کسی کو نادان سمجھنا اور اس کا مذاق اڑانا۔

ف 10 اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ لوگ کافروں کو وسعت نعمت کی حالت میں دیکھ کر بوجہ محبت دنیا کفر کی طرف راغب نہ ہو جائیں جس کا اس آیت میں آگے مذکور ہے نیز امتہ واحدۃ سے ایک مذہب مراد ہے اور زخرفا" سے ایسا مکان مراد ہے جو سونے سے آراستہ کیا گیا ہو نیز یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کافروں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا ہوتا جس کا اس آیت میں مذکور ہے تو کوئی ایمان نہ لاتا مگر اب تو اس نے بعض کو مومنین میں سے امیر قرار دے دیا اور بعض کو کافروں میں سے فقیر اور اسی طرح بعض کو مومنین میں سے فقیر قرار دے دیا اور بعض کو کافروں میں سے امیر پھر اس کے بعد ان کا امر و نہی اور صبر و رضا میں امتحان بھی لیا ہے

يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ (۳۳)

چاندی کی چھتیں اور سیڑھیاں بنا دیتے جن پر وہ چڑھتے۔

وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ (۳۴) وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ

اوران کے گھروں کیلیے بھی چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر وہ تکیہ لگاتے۔ اور قسم قسم کی آرائش، اور یہ سب کچھ

ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ (۳۵) ع ۱۰/۹

دنیاوی زندگی کا اسباب ہے۔ اور آخرت آپ کے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ (۳۶)

اور جسے رحمان کے ذکر سے بے کلی ہوئی تو اس پر ایک شیطان مسلط ہوجاتا ہے اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (۳۷)

اور بریں وجہ وہ شیاطین ان کو راہ راست سے روکتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں۔

حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ

یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئیگا کہے گا اپنے شیطان سے ہائے افسوس کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا تو وہ کتنا

الْقَرِيْنُ (۳۸) وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ

براساتھی ہے۔ اور وہ آج تمہیں ہرگز نفع نہ دیگا جبکہ تم نے ظلم کیا کیونکہ تم سب عذاب میں برابر کے

مُشْتَرِكُوْنَ (۳۹) اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ

شریک ہو۔ تو کیا آپ بہروں کو سناؤ گے یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اور یا انھیں جو

فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (۴۰) فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ (۴۱)

کھلی گمراہی میں ہیں۔ تو اگر ہم آپ کو لے جائیں تو یقیناً ہم ان سے انتقام لیں گے۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ (۴۲) فَاسْتَمْسِكْ

یا آپ کو دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو ہم اس پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ تو آپ اسے تھامے رہیں

بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (۴۳) وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے آپ یقیناً راہِ راست پر ہو۔ اور یہ ذکر آپ کے لیے عطا کیا گیا ہے

وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔــلُوْنَ (۴۴) وَسْـَٔــلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

اور آپ کی قوم کے لیے بھی اور اسکے متعلق تم سے پوچھا جائیگا اور ان سے دریافت کرو جو ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسولوں

ف 11 روایت ہے کہ جس شخص نے کسی گناہ کا اہتمام کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی یاد سے آنکھیں بند کر لیں اور جس شخص نے اس سے احکام سیکھنا چھوڑ دیا جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک شیطان مقرر کر دیا (یعنی نفس) پس وہی اس کا ساتھی رہے گا یعنی ہر وقت نفسانی خواہشات کا شکار رہے گا اور کبھی اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہو گا۔

ع ۴
۱۰

مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ
میں سے بھیجے وہ ۱۲ تو کیا ہم نے رحمان کے سوا اور معبود اختیار کر لیے جن کی عبادت کی ہو۔ اور بیشک
اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ
ہم نے موسیٰؑ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو اسؑ نے کہا کہ بیشک میں اس کا رسول ہوں
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا
جو سارے جہان کا مالک ہے۔ پس جب وہ انکے پاس ہماری نشانیاں لے کر آیا پس جبھی وہ ان پر معجزوں کی ہنسی اڑانے لگے۔ اور ہم انھیں
نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ
جو نشانی دکھاتے وہ پہلے والی نشانی سے بڑی ہوتی۔ اور ہم نے انھیں عذاب میں جکڑ لیا
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ
تاکہ وہ باز آکر حق کی طرف لوٹ آئیں۔ اور انھوں نے کہا کہ اے جادوگر ف ۱۳ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر کہ جو اس نے ہمارے متعلق تجھ سے
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾
وعدہ کیا ہے اسے پورا کرے تو یقیناً ہم ہدایت کی راہ اختیار کریں گے۔ پس جب ہم نے ان سے وہ عذاب ٹال دیا تو انھوں نے عہد کو توڑ دیا۔
وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ
اور فرعون نے اپنی قوم میں پکارا کہ اے میری قوم! کیا میں مصر کی سلطنت کا مالک نہیں۔
وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ
اور یہ نہریں کہ جو میرے نیچے بہتی ہیں۔ تو کیا تم دیکھتے نہیں۔ کیا میں بہتر ہوں اس
هٰذَا الَّذِيْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ
سے کہ جو مجھ سے کم تر ہے۔ اور وہ صاف ظاہر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ تو اس پر سونے کے کڑے یعنی کنگن کیوں نہ
مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ
اتارے گئے یا اس کے ساتھ ملائکہ آتے تو اس کی صحبت میں رہتے۔ پس اس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنایا
فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا
تو انھوں نے اسکی اطاعت کی۔ یقیناً وہ فاسق لوگ تھے۔ اور جب انھوں نے ہمیں غصہ دلایا ف ۱۴ تو ہم نے ان سے
مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾
انتقام لیا اور ان تمام کو غرق کر دیا اور ہم نے انھیں ایک بھولی بسری داستان بنا دیا اور پچھلے لوگوں کیلیے ایک مثال۔

ع ۵
۱۱

ف 12 اس آیت کے بارے میں حضرت علیؓ سے دریافت کیا گیا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کس سے کیا تھا حالانکہ ان کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان 500 سال کا فاصلہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یعنی آیہ معراج پھر فرمایا کہ ان نشانیوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اس رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائیں یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس لے گیا اور ان کی خاطر تمام انبیاء مرسلین علیہم السلام اولین و آخرین کو جمع فرمایا پس جبریل امین علیہ السلام کو حکم دیا تو انہوں نے اذان و اقامت کہی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر سب کو نماز پڑھائی' پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سوال فرمایا کہ تم کس امر کی گواہی دیتے رہے اور کس کی عبادت کرتے رہے انہوں نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و انک لرسول اللہ اسی پر ہم سے عہد و پیمان لئے گئے اور اسی پر ہم پابند رہے۔

ف 13 اس کا مطلب یہ ہے کہ تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی تند مزاجی اور حماقت کی زیادتی کے سبب ساحر یعنی جادوگر کہا اور یا اس لئے کہ ان کے ہاں کامل عالم کو ساحر کہا کرتے تھے۔

ف 14 مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ہم کو غصہ دلایا یعنی وہ کام کئے

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿٥٧﴾

اور جب ابن مریمؑ کی مثال بیان کی جائے تبھی آپؐ کی قوم اس کا مذاق بنانے لگتی ہیں۔

وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ

اور کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ۔ وہ یہ مثال آپؐ سے ناحق جھگڑنے کیلیے بیان کرتے ہیں۔ یقیناً وہ جھگڑالو

خَصِمُونَ ﴿٥٨﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِبَنِي

لوگ ہیں۔ وہ تو صرف ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کے لیے ایک

إِسْرَائِيلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ﴿٦٠﴾

نمونہ بنا دیا اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے بنا کر زمین میں بسا دیں۔

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ

اور یقیناً عیسیٰؑ کی ذات قیامت کیلیے ایک خبر ہے تو تم اس میں ہرگز شک نہ کرنا اور میری پیروی کرنا۔ یہ سیدھی اور حقیقی

مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطَانُ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا

راہ ہے اور تمھیں شیطان نہ روک دے۔ یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ اور جب

جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ

عیسیٰؑ روشن نشانیاں لے کر آیا اس نے کہا میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور میں تم سے بیان کردیتا

بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

ہوں وہ باتیں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ بیشک اللہ میرا

رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ

اور تمھارا رب ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پس وہ گروہ آپس

الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۖ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ

میں مختلف ہو گئے تو خرابی ہے ان لوگوں کیلیے جو ظالم ہیں۔ اس دن سے جس میں دردناک عذاب

أَلِيمٍ ﴿٦٥﴾ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ

ہوگا۔ کیا وہ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ اچانک ان پر واقع ہو جائے اور انھیں

لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾ الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا

خبر بھی نہ ہو دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے سوائے

حاشیہ از صفحہ ۵۹۲

جن پر عادتاً" اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے یہی معنی "اسفونا" کے ہیں نیز اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح غضبناک نہیں ہوتا جس طرح ہم ہوتے ہیں لیکن اس نے اپنے خاص دوست پیدا کیے ہیں جو غصے بھی ہوتے ہیں اور راضی بھی اس نے ان کو پیدا کیا ہے اور وہی ان کی پرورش کرتا ہے پس اس نے اس کی رضامندی کو اپنی رضامندی اور ان کے غصے کو اپنا غصہ قرار دیا ہے یہ اس وجہ سے کہ اس نے ان کو اپنی طرف بلانے والا اور اپنی ذات کی معرفت کرانے والا مقرر فرمایا ہے اسی سے ان کو یہ منزلت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو خوشی اور رنج اسی طرح پہنچتا ہے جس طرح اس کی مخلوق کو بلکہ جہاں ایسے ظاہری الفاظ آگئے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ جو ہم نے بیان کیا نیز اس نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی تو گویا وہ خود مجھ سے لڑنے کے لئے میدان جنگ میں اترا اور اس نے مجھے جنگ کے لئے بلایا اسی طرح فرماتا ہے کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی پس اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی نیز فرماتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہیں وہ گویا اللہ تعالیٰ سے بیعت کرتے ہیں اس قسم کے کل کلام اسی انداز پر ہیں جو میں بیان کر چکا یہی حالت رضا اور غضب وغیرہ اور کل کیفیتوں کی ہے جو ان سے مشابہ ہیں کہ اگر پیدا کرنے والے کو رنج و تاب وغیرہ پہنچ سکتا ہے حالانکہ وہی ان کیفیتوں کا پیدا کرنے والا بھی ہے تو کہنے والوں کو یہ موقعہ ملتا کہ اس پیدا کرنے

حاشیہ بر صفحہ ۵۹۴

الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾ يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾ الَّذِينَ

پرہیزگاروں کے ف۱۵ ان سے کہا جائیگا آج تمھیں کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے۔ وہ جو

آمَنُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٦٩﴾ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنتُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ

ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور سرِ تسلیم خم کیا جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمھاری بیبیاں

تُحْبَرُونَ ﴿٧٠﴾ يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ وَفِيهَا

اور تمھاری خاطر و مدارات ہوگی۔ ان کے چاروں طرف سونے کے پیالوں اور جاموں کا ڈھیر ہوگا۔ اور اس کے

مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ وَأَنتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٧١﴾

علاوہ جو کچھ وہ چاہیں گے ف۱۶ اور اس سے انکے نفس اور انکی آنکھیں لذت حاصل کرینگی اور تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہوگے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧٢﴾ لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ

یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو اور یہ صلہ ہے ان کا جو اعمال تم کرتے تھے۔ تمھارے لیے اس میں کثرت

كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٧٣﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾

میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ۔ بیشک مجرم لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل کیے جائیں گے۔

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ﴿٧٥﴾ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا

اور وہ کبھی ان پر ہلکا نہ ہوگا اور وہ اس میں ناامید رہیں گے۔ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ

هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم

خود ہی ظالم تھے وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہم پر یہ عذاب ایک ہی مرتبہ تمام کردے تو وہ کہے گا تمھیں اس

مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ لَقَدْ جِئْنَاكُم بِالْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ ﴿٧٨﴾

میں اسی طرح رہنا ہے۔ بیشک ہم تمھارے پاس حق لے کر آئے۔ مگر تم میں سے اکثر کو حق ناگوار معلوم ہوتا ہے۔

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ

کیا وہ کسی بات پر پختہ ہوگئے ہیں ہم نے بھی اس کا بدلہ پختہ کر رکھا ہے۔ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ بات اور ان کے مشوروں

وَنَجْوَاهُم بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾ قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ

کو نہیں سنتے۔ یقیناً ہم اور ہمارے فرشتے ان کی ذات میں اس کو قائم کر رہے ہیں۔ آپ فرمادیں اگر رحمٰن کے کوئی لڑکا

وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ

ہوتا۔ تو سب سے پہلا عبادت کرنے والا تو میں ہوں ف۱۷۔ پاک ہے وہ ذات جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ اور رب ہے

حاشیہ از صفحہ ۵۹۲

والے کو کسی دن موت بھی آجائے گی اس لئے کہ جب اس کو غصہ اور غضب آیا تو اس میں تغیر پیدا ہوا اور جس نے تغیر میں دخل پایا وہ ہلاکت سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور اگر معاملہ ایسا ہی ہوتا تو خالق و مخلوق میں اور قادر و مقدور میں کوئی امتیاز نہ رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی جناب میں ایسی باتیں کہی جائیں وہ چیزوں کا خالق ضرور ہے مگر کسی حاجت اور ضرورت سے نہیں پس جب اسے بے غرض و حاجت پیدا کیا ہے تو اس کا محدود کرنا اور کیفیت قرار دینا محال ہو جائے پس اس میں غور کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ شبہ دور ہو جائے گا۔

ف 15 امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تم پرہیزگار لوگوں کی دوستی کی خواہش کرو گو زمین کے اندھیروں میں ہوں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے بعد ان سے افضل کسی کو پیدا نہیں کیا اور کسی بندے پر اللہ تعالیٰ کا انعام کسی اس محض کے برابر نہیں ہے جس کو متقین کی محبت کی نعمت عطا فرمائی ہو (اس بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ جو شخص ہمارے اس زمانے میں بے عیب دوست کی تلاش کرے گا وہ ہمیشہ بے دوست ہی رہے گا)

ف 16 حضرت علیؑ سے دریافت کیا گیا تھا کہ جنتی جب بہشت میں داخل ہو جائیں گے تو کیا ان کے اولاد بھی پیدا ہوگی؟ تو حضرتؑ نے جواب دیا کہ جنت میں نہ تو عورتوں کو حمل رہے گا اور نہ اس شان سے ولادت ہوگی نہ حیض ہوگا نہ نفاس ہوگا اور نہ بچوں کی ولادت کے متعلق جو تکلیفیں اٹھانا پڑتی ہیں

حاشیہ بر صفحہ ۵۹۵

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا

عرش کا۔ ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔ تو آپ انھیں چھوڑ دو کہ وہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں۔ یہاں تک کہ اپنے اس دن

يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي

کو پالیں جس دن کا ان سے وعدہ کیا گیا اور وہی آسمان والوں کا معبود ہے اور وہی زمین والوں کا

الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

معبود ہے۔ اور وہی حکمت والا اور علم والا ہے۔ اور بڑی برکت والا ہے کہ اسی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾

اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور تم اسی کی طرف لوٹو گے۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ

اور جن کی یہ اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے جو حق کی

بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ

گواہی دیں اور وہ جانتے ہیں۔ اور اگر آپ ان سے پوچھو کہ انھیں کس نے پیدا کیا تو کہیں گے کہ اللہ نے

فَأَنّٰى يُؤْفَكُونَ ﴿۸۷﴾ وَقِيلِهِ يٰرَبِّ إِنَّ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ

پھر یہ کیوں اوندھی راہ پر جاتے ہیں۔ اور مجھے رسول کے قول کی قسم کہ جب انھوں نے کہا کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ تو آپ ان سے درگزر کرو

عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾

اور آپ فرمادیں کہ بس سلام ہے وہ آگے خود ہی جان جائیں گے۔

وقف لازم — ع ۷/۱۴

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ دخان مکی ہے اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | انسٹھ آیات اور تین رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِينِ ﴿۲﴾ إِنَّا أَنْزَلْنٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُبٰرَكَةٍ إِنَّا كُنَّا

(اے حمد!) قسم ہے اس روشن کتاب کی۔ ہم نے اسے مبارک رات میں اتارا ہے اور اس کے ذریعے ہم

مُنْذِرِينَ ﴿۳﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿۴﴾ أَمْرًا مِنْ عِنْدِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا

ڈرانے والے ہیں۔ اس میں تمام کام حکمت سے لبریز ہیں اور سب الگ الگ ہیں۔ ہر حکم ہمارے پاس سے اور ہم ہی اس کے

مُرْسِلِينَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۶﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

بھیجنے والے ہیں۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے رحمت ہے۔ یقیناً وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ وہی رب ہے آسمانوں کا

حاشیہ از صفحہ ۵۹۴

وہ ہوں گی لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ جنت میں ہر وہ چیز ہو گی جس کے لئے دل چاہیں گے اور جس سے آنکھیں لطف اٹھائیں گی پس اگر کسی مومن کا دل بچے کو چاہے گا تو اللہ تعالیٰ بغیر حمل اور ولادت کے اس صورت کا بچہ بھی پیدا کر دے گا لیکن یہ ناممکنات سے ہے کیونکہ وہاں نہ کسی انسان کو اولاد کی تمنا ہو گی اور نہ اس کے دل میں اس کے متعلق خیال گزرے گا۔

ف 17 اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کا سب سے پہلے نفرت کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی اولاد ہو میں ہوں نیز اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ اس بات کا اول انکار کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی اولاد ہو میں ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تاویل یہ ہے کہ اس کا باطن ظاہر کی بالکل ضد ہے نیز یہ کہ ازل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نے ذات کے بالمقابل اس کی حمد و ثنا کی، سب سے پہلا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے والا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بیٹا ہوتا تو میں اس کی بھی حمد و ثنا کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے آپ کو اول العابدین کہنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اول مخلوق ہیں کیونکہ آیہ مجیدہ کے مطابق کوئی شے ایسی نہیں جو اس کی تسبیح نہ کرتی ہو، اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہر شے جو اللہ تعالیٰ نے خلق فرمائی اس کی عبادت کر رہی ہے اور جب

حاشیہ بر صفحہ ۵۹۶

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝٧ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ

اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، اگر تم یقین رکھتے ہو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جلاتا اور مارتا ہے۔

رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝٩ فَارْتَقِبْ

وہ تمھارا بھی رب ہے اور تمھارے باپ دادا کا بھی رب ہے۔ بلکہ وہ شک میں پڑے ہیں اور اسے کھیل سمجھ رہے ہیں تو آپ اس دن کے منتظر

يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝١٠ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١

رہو کہ جب آسمان سے ایک دھواں ظاہر ہوگا ۱ کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہی ہے دردناک عذاب۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ

اس دن کہیں گے اے ہمارے رب! ہم پر سے اس عذاب کو ٹال دے ہم ایمان لاتے ہیں۔ وہ کہاں نصیحت ماننے والے ہیں حالانکہ ان کے

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝١٣ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝١٤ م

پاس کھول کر بیان کرنیوالا رسول تشریف لا چکا۔ پھر انھوں نے اس سے روگردانی کی اور بولے یہ سکھانے والا استاد دیوانہ ہے۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ۝١٥ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ

ہم کچھ عذاب ہلکا کر دیتے ہیں تو پھر تم وہی کرو گے۔ جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ

الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝١٦ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ

کریں گے، یقیناً ہم انتقام لینے والے ہیں۔ اور ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو آزمایا اور ان کے پاس ایک معزز

رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝١٧ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٨

رسول تشریف لایا۔ کہ مجھے اللہ کے بندوں کو دے دو یقیناً میں تمھارے لیے امانت دار رسول ہوں۔

وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْۤ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝١٩ وَاِنِّيْ عُذْتُ

اور اللہ کے مقابل بلند نہ ہو۔ میں تمھارے پاس ایک روشن سند لایا ہوں۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں

بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۝٢٠ وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ۝٢١

اپنے اور تمھارے رب کی۔ اس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ اور تم میرا یقین نہ کرو تو مجھ سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۝٢٢ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ

تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم قوم ہے۔ ہم نے حکم فرمایا کہ میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، ضرور

مُّتَّبَعُوْنَ ۝٢٣ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝٢٤ كَمْ تَرَكُوْا

تمھارا پیچھا کیا جائیگا۔ اور دریا کو یونہی جگہ سے کھلا چھوڑ دینا ۲ یقیناً وہ لشکر غرق ہو جائے گا۔ کتنے چھوڑ گئے

وقف لازم

وقف لازم

وقف لازم

الثلثة

حاشیہ صفحہ سابقہ

سے خلق ہوئی اس وقت سے کر رہی ہے پھر پہلا عبادت کرنے والا وہی ہو سکتا ہے جو ہر شے سے پہلے پیدا ہو، لہٰذا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آنحضرت فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہوتی تو کیا مجھے پتہ نہ چلتا چونکہ میں اول مخلوق ہوں اس لئے بہرحال وہ میرے بعد ہوتی اور چونکہ ہر چیز میرے سامنے ہی پیدا کی گئی ہے اس لئے وہ بھی میرے سامنے ہی پیدا ہوتی اور مجھے اس کا ضرور پتا ہوتا اور اللہ تعالیٰ کے اولاد نہ ہونے کی یہ نہایت معقول دلیل ہے جو مشاہدہ پر مبنی ہے۔

ف ۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ شب قدر میں اللہ تعالیٰ نے ہر امر کا اندازہ فرما دیا ہے جو کچھ کہ اس سال میں ہونے والا ہو وہ حق ہو یا باطل، اس میں اس کے لئے بدا اور اس کی میت ہے کہ وہ اجل اور رزق، بلا اور مصیبتیں اور آزار و امراض سے ملیں، جس کو چاہتا ہے مقدم کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مؤخر کر دیتا ہے اور جس میں چاہتا ہے زیادتی کر دیتا ہے اور جس میں چاہتا ہے کمی کر دیتا ہے لیکن ہر چیز میں بدا اور میت اور

مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا

باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں وہ خوش و خرم

فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ

زندگی بسر کر رہے تھے۔ بس ایسے ہی ہم نے دوسری قوم کو اس کا وارث کر دیا۔ تو ان پر آسمان اور زمین نہیں

وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ

روئے اور نہ انھیں مہلت دی گئی۔ اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت کے عذاب سے

الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

نجات بخشی اور فرعون سے بھی۔ وہ بہت بڑا بنا ہوا تھا اور حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ

اور ہم نے ان کو منتخب کر لیا علم کے باعث تمام دنیا والوں میں سے۔ اور ہم نے انھیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں

مَا فِيْهِ بَلٰۗؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا

جن میں صریح انعام تھا بیشک وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو صرف ایک دفعہ موت

الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

آئے گی اور ہم ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ اور اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ۔

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا

کیا وہ بہتر ہیں یا قوم تبع اور جو ان سے پہلے تھے۔ ہم نے انھیں ہلاک کر دیا، بیشک وہ

مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾

مجرم لوگ تھے۔ اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہیں کھیل کے طور پر نہیں بنائے۔

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ

ہم نے انھیں حق کے ساتھ بنایا ہے مگر ان میں سے اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے۔ بیشک فیصلے کا دن ان

مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ

سب کے لیے مقرر ہو چکا ہے۔ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ

مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر اللہ رحم کرے ف5 بیشک وہی عزت والا اور رحم کرنے والا ہے۔ بیشک تھوہڑ کا

ف 2 روایت ہے کہ قیامت کی شرطوں والی حدیث میں پہلی نشانیاں یہ ہیں دھواں، نزول عیسیٰؑ اور ایک آگ جو عدن کے قعر سے نکلے گی اور لوگوں کو حشر کی طرف ہانک کر

ع ۱ ۲۹ ۱۴

لے جائے گی، لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہؐ! دھواں کیسا ہو گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ دھواں مشرق سے مغرب تک چھا جائے گا اور چالیس دنوں تک ایک ہی حالت پر رہے گا اس سے مومن کو تو اتنا صدمہ پہنچے گا جیسا کہ زکام ہو جاتا ہے اور کافر کی یہ حالت ہو گی جیسے کوئی نشے میں متوالا ہوتا ہے اس کے دونوں نتھنوں سے اور کانوں سے اور اس کی دبر سے دھواں نکلتا رہے گا۔

ف 3 رھوا" کے معنی ہیں ساکن یعنی تھما ہوا اور ٹھہرا ہوا۔ اور بعض نے کہا کہ راہ کی وسعت مراد ہے اور یہی صحیح ہے۔

ف 4 روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے سامنے سے ایک ایسا شخص گزرا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا تو حضرت نے یہی آیت تلاوت فرمائی پھر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

ع ۲ ۴۳ ۵

الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْیِ

درخت ، گنہگاروں کی خوراک ، گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا پانی

الْحَمِیْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ

جوش مارتا ہے۔ حکم ہوگا اسے پکڑو اور بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف بزور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ۔ پھر اس کے سر پر عذاب کا

رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ

کھولتا ہوا پانی ڈالو۔ حکم دے گا کہ اسے چکھ کر تو بڑی عزت والا اور کرم والا ہے ف۶ بیشک

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾

یہ اس کے اثرات ہیں جس میں تم شبہ کرتے تھے۔ یقیناً ڈرنے والے امان اور سکون کی جگہ میں رہیں گے۔

فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

باغوں اور چشموں میں۔ پہنیں گے قیمتی ریشم پتلا اور موٹا

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا

آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے، ایسا ہی ہوگا اور ہم نے انھیں بیاہ دیا ہے حورِ عین کے ساتھ۔ اس میں ہر قسم کا میوہ

بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ

پائیں گے نہایت امن و امان کے ساتھ۔ اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں

الْاُوْلٰی ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

گے۔ اور اللہ نے انھیں جحیم کے عذاب سے بچالیا۔ یہ آپ کے رب کا بڑا فضل ہے اور یہی بڑی

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

کامیابی ہے۔ پس ہم نے اس قرآن کو آپؐ کی زبان میں آسان کردیا تاکہ وہ سمجھیں

فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ۳ ع۱۷ ۱۶

تو آپ انتظار کرو، وہ بھی انتظار میں ہیں۔

سُوْرَةُ الْجَاثِیَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰیَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ جاثیہ مکّی اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔ | سینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِی السَّمٰوٰتِ

(اے حٰمٓ! یہ کتاب اتری ہے عزت والے اور حکمت والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ بیشک آسمانوں میں

موافقہ

حاشیہ صفحہ سابقہ

حضرت کے فرزند حضرت امام حسینؓ پاس سے گزرے تو آپؓ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے کہ جس پر آسمان اور زمین ضرور روئیں گے پھر آپؓ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ پر بھی رو چکے ہیں نیز روایت ہے کہ آسمان یحییٰ بن زکریا پر چالیس دن رویا ہے ان کے سوا اور کسی پر نہیں رویا، کسی نے عرض کی یا علیؓ! اس کے رونے کی کیا علامت تھی؟ آپؓ نے فرمایا۔ طلوع اور غروب آفتاب کے وقت بہت ہی زیادہ سرخی ہو جایا کرتی تھی۔

ف 5 روایت ہے کہ جو شخص اولیاء اللہ کے سوا اوروں کو دوست رکھے گا وہ آپس میں ایک دوسرے کے کام نہ آئیں گے پھر ان لوگوں کو مستثنیٰ فرما دیا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے محبت رکھنے والے ہیں چنانچہ فرما دیا الامن رحم اللہ۔

ف 6 روایت ہے کہ ابو جہل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا تھا کہ مکے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ مکرم کوئی نہیں ہے اور چونکہ ابو جہل یہ کہا کرتا تھا کہ میں ہی سب سے زیادہ مکرم ہوں، لہٰذا آتش جہنم میں اسے یہی طعنہ دیا جائے گا کہ ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ۔

وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾ وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِن دَابَّةٍ

اور زمین میں ایمان والوں کیلیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور تمھاری پیدائش میں بھی۔ اور جو جو کیڑے وہ زمین میں سے نکالتا

آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ

ہے ان میں بھی نشانیاں ہیں یقین والوں کیلیے۔ اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور جو کچھ کہ اللہ نے آسمان سے

مِنَ السَّمَاءِ مِن رِّزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ

رزق اتارا (مینہ کی شکل میں) تو اس سے زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد پھر زندہ کیا۔ اور ہواؤں کی

الرِّيَاحِ آيَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٥﴾ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ

گردش میں بھی ف۱ نشانیاں ہیں عقلمندوں کیلیے۔ یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم آپ پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾

تو پھر اللہ ف۲ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کونسی بات پر ایمان لائیں گے ف۲ خرابی ہے ہر بڑے بہتان باندھنے والے گنہگار کے لیے۔

يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا

اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے جب اس پر پڑھی جاتی ہیں پھر ضد کے ساتھ کفر پر تکبر کے ساتھ جما رہتا ہے گویا کہ انھیں سنا ہی نہیں۔

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾ وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا

تو اسے بشارت دیدو دردناک عذاب کی۔ اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی کا اسے علم ہوجاتا ہے ف۳ تو اس کو ٹھٹھا بنالیتا ہے۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾ مِّن وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ وَلَا يُغْنِي عَنْهُم مَّا

پس ان لوگوں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے پیچھے جہنم ہے۔ اور انھیں ان کا کمایا ہوا کچھ کام

كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٠﴾

نہ دے گا اور نہ وہ جنھوں نے اللہ کے سوا حمایتی بنا رکھے تھے ان کے لیے بھی بہت بڑا عذاب ہے۔

هَٰذَا هُدًى وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رِّجْزٍ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ ع ١ ١٧

یہ ہدایت ہے اور جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لیے دردناک عذاب سے بھی بڑھ کر عذاب ہے۔

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا

وہ اللہ ہے جس نے تمھارے لیے دریا کو مسخر کردیا کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلتی ہیں تاکہ تم اس کا فضل

مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

تلاش کرو اور تاکہ تم اس کے شکرگزار بن جاؤ۔ اور تمھارے لیے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کو

ف ۱ روایت ہے کہ ہوا ہر طرف سے آتی ہے۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ گرم لو چلتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعضی سرد ہوا ایسی ہوتی ہے کہ بادل جابجا لے جاتی ہے اور بعضی تمام زمین میں لے جاتی ہے اور بعضی ایسی ہوتی ہے کہ درختوں میں پھل پھول لاتی ہے، تو یہ سب اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں داخل ہیں۔

ف ۲ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا نام جو آئیتہ سے مقدم کیا گیا ہے یہ تعظیم اور مبالغے کی بنا پر ہے۔ جیسا کہ عرب میں کہتے ہیں "مثلاً" مجھے زید نے اور اس کی سخاوت نے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی حدیث کے بعد' اور وہ قرآن ہے۔

ف ۳ روایت ہے کہ۔ یہاں لفظ علم بمعنی دیکھا استعمال کیا گیا ہے یعنی علم کے معنی رویت کے لئے گئے ہیں۔

USMAN GHAZI
B.A., LL.B., LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٣﴾ قُل لِّلَّذِينَ

مسخر کر دیا ہے اپنے حکم سے۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں غور اور فکر کرنے والوں کے لیے۔ آپ فرما دیں ان سے

آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا

جو ایمان لائے ہیں کہ درگزر کریں ان سے جو اللہ کی سخت برے دن آنے کا اندیشہ نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو اس کے کمائے ہوئے کا

يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ

بدلہ دے۔ جو نیک عمل کرے تو یہ اس کے اپنے نفس کے لیے ہے اور جو برا کرے تو اس کا اثر اسی پر ہوگا، پھر

إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿١٥﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤ گے اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت

وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾

اور نبوت عطا کی اور ہم نے انھیں اچھی چیزوں میں سے رزق دیا اور انھیں تمام جہانوں پر فضیلت بخشی۔

وَآتَيْنَاهُم بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ ۖ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ

اور ہم نے انھیں اس کام کی روشن دلیلیں دیں۔ تو انھوں نے اختلاف نہ کیا مگر بعد اس کے کہ علم ان کے پاس

الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا

آچکا۔ آپس کے حسد سے بیشک آپ کا رب قیامت کے دن ان میں فیصلہ کر دے گا جس بات میں کہ وہ

كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا

اختلاف کیا کرتے تھے۔ اور پھر ہم نے اس کام کے لیے شریعت پر آپ کو مامور کیا تو اسی راہ پر قائم رہو

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُمْ لَن يُغْنُوا عَنكَ مِنَ

اور ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔ بیشک وہ اللہ کے مقابل آپ کو کچھ کام

اللَّهِ شَيْئًا ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۖ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿١٩﴾

نہ دیں گے ف۵ اور بیشک ظالم لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے۔

هَٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ حَسِبَ

یہ لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے ہے ف۶ اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں

الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَن نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

جنھوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا کہ ہم انھیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے۔

ف 4 اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں سے فرماتا ہے کہ تم ظلم و جور کے بدلے میں بددعا نہ کرو تاکہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں کو ان کی بدعملی کی سزا خود ہی دے دے۔

ف 5 اس آیت کا ظاہر تو جناب رسولؐ اللہ کے لئے تادیب ہے۔ مگر باطنا" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی تعلیم کے لئے ہے۔

ف 6 بصائر کے معنی کھلی دلیلیں یا ظاہر نعمتیں ہیں یہ بصیرت کی جمع ہے جس کے معنی ہیں بینائی، سمجھ دلیل۔ واضح رہے کہ بصیرت کا استعمال صرف دل کی بینائی کے متعلق ہوتا ہے آنکھ سے دیکھنے اور نظر کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ بصیرت کے مختلف معنی آتے ہیں یعنی عقل، سمجھ، عبرت، دلیل اور حجت۔

ع ۲ ۱۰ ۱۸

سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٢١﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ

کہ ان کی اور ان کی زندگی اور موت یکساں ہو جائے۔ یہ کتنی بُری رائے رکھتے ہیں۔ اور اللہ ہی نے آسمانوں اور زمین کو

وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

حق کے ساتھ پیدا کیا۔ اور اس لیے کہ ہر نفس اس کا بدلہ پائے جو اس نے کمایا اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہوگا۔

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى

کیا آپ نے دیکھا کہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ف اور وہ باوجود علم کے گمراہ ہوگیا اور گمراہی کے باعث اس کے

سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ

کان اور دل پر مُہر لگ گئی۔ اور اس کی بینائی پر پردہ پڑ گیا۔ تو اللہ کے سوا اسے کون ہدایت دے سکتا

اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

ہے۔ تو کیا تم یہ نہیں سمجھتے۔ اور بولے کہ وہ تو ہماری صرف دنیا کی زندگی ہے کہ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں

وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا

اور ہمیں صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے ف۸ اور انھیں اس بات کا کوئی علم نہیں۔ وہ تو صرف

يَظُنُّوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّآ اَنْ

گمان کرتے ہیں۔ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں تو بس ان کی حجت یہی ہوتی ہے کہ

قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ

کہتے ہیں کہ ہمارے باپ دادا کو لے آؤ۔ اگر تم سچے ہو۔ آپ فرماؤ اللہ ہی تمھیں جلاتا ہے پھر تم کو موت دیگا

ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

پھر تم سب کو جمع کریگا قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں" مگر اکثر لوگ اس کو

ع ۳ ۵ ۱۹

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ ع وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

نہیں جانتے۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ اور جس دن قیامت قائم ہوگی

يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۣ كُلُّ اُمَّةٍ

اور اہل باطل اس دن نقصان میں رہیں گے۔ اور آپ ہر امت کو دیکھو گے زانو کے بل گرے ہوئے۔ اور ہر امت

تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٨﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا

اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلائی جائیگی۔ اور آج تمھیں اس کا بدلہ دیا جائیگا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ ہمارا یہ نوشتہ

ف 7 روایت ہے کہ مشرکین عرب جس پتھر کو اچھا دیکھتے اسی کی عبادت کرنے لگتے پھر اگر کوئی اس سے اچھا نظر آجاتا تو پہلے کو چھوڑ کر اس دوسرے کی عبادت کرنے لگ جاتے۔

ف 8 روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دہر کو برا نہ کہو کیونکہ دہر خود اللہ تعالیٰ ہے نیز اس کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ سخت حادثوں اور نازل ہونے والی بلاؤں کو زمانے کی طرف منسوب کر کے یوں کہا کرتے تھے کہ زمانے نے ایسا کیا اور ویسا کیا اس طرح زمانے کو برا بھلا کہتے رہتے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان امور کا اصل فاعل تو اللہ تعالیٰ ہے لہٰذا تم ان امور کے اصل فاعل کو برا بھلا نہ کہو۔

يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا

تمھیں حق کی طرف لے جاتا ہے۔ ہم لکھتے رہتے تھے جو عمل تم کرتے تھے۔ تو وہ

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ

لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا

ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي

اور یہی کھلی کامیابی ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا کیا ایسا نہ تھا کہ میری آیتیں

تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ

تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے۔ اور تم مجرم قوم تھے۔ اور جب کہا جاتا ہے

إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا

کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں، تم نے کہا "ہم نہیں جانتے کہ قیامت

السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ

کیا چیز ہے۔ ہم تو اس کے متعلق صرف گمان کرتے ہیں ہمیں اس پر یقین نہیں"۔ ان پر ظاہر ہو گئیں

سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ

برائیاں ان کی کہ جو عمل وہ کرتے تھے اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی اڑاتے تھے۔ اور کہا جائیگا

الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم

آج ہم بھی تمھیں بھول جائیں گے جیسے تم ہمارے آج کے دن کو بھولے ہوئے تھے اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور تمھارا

مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ

کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا ف۹ اور دنیا کی زندگی نے

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾

تمھیں فریب دیا تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں گے اور نہ انھیں کوئی تسلی دی جائے گی ف۱۰

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ

تو تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین اور سارے جہان کا رب ہے۔ اور اسی کے لیے

الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾ ع

کبریائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

ع ۴ ۲۰

ف ۹ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ٹھٹھا کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ تم انہی کو جھٹلایا کرتے تھے اور انہی سے ٹھٹھا کیا کرتے تھے۔

ف 10 اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ نہ تو اللہ تعالیٰ کے اعتراضات کا جواب دے سکیں گے اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکی ۔ اور اس میں پینتیس آیات اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے ۔

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ مَا خَلَقْنَا
اے حٰمٓ! یہ کتاب نازل ہوئی ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا اور حکمت والا ہے ۔ ہم نے آسمان و
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حق کے ساتھ پیدا کیے ہیں اور ایک میعاد مقرر کر دی ہے ۔
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
اور کافر جس چیز سے ڈرائے گئے ہیں ، منہ پھیرتے ہیں۔ آپ فرمادیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جنھیں تم اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
پکارتے ہو ، مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین سے کس چیز کو پیدا کیا ہے ، یا آسمان میں ان کا کوئی
فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
حصہ ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ ۱ یا علم کے ذریعے تصدیق کرو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اگر تم سچے ہو ۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا ۲ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ
جو قیامت تک ان کی نہ سنیں اور انھیں ان کی عبادت کی
غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ
خبر تک نہیں ۔ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا تو وہی ان کے دشمن ہوں گے ۳ اور وہ ان کی عبادت سے
كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
منکر ہو جائیں گے ۔ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں تو کافر لوگ اپنے پاس
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ
آئے ہوئے حق کو کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے ۔ یا کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے آپ فرمادیں کہ

ف 1 روایت ہے کہ حضورؐ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پہلے کی کتاب سے مراد توریت، انجیل ہے اور ہذا سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ وہ توحید کو بیان کرتا ہے۔

ف 2 اس آیت سے مراد یہ ہے کہ مشرکوں سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں کیونکہ انہوں نے ایسے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ دی جو سمیع (ہر بات سننے والا) مجیب عادل ہر طرح کی قدرت رکھنے والا، خبیر (ہر قسم کی خبر رکھنے والا) ہے اور ان کی عبادت کرنے لگے جو اگر بالفرض ان کی پکار سن بھی لیں تو ان کو جواب نہیں دیتے چہ جائیکہ ان کے رازوں سے واقف ہوں اور ان کی مصلحتوں کو دیکھیں۔

ف 3 روایت ہے کہ جو باطل معبود انہوں نے بنا رکھے ہیں وہ انہیں نفع تو نہیں پہنچا سکیں گے، البتہ نقصان ضرور پہنچائیں گے۔

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَمَّا

تمھیں حق کی طرف لے جاتا ہے۔ ہم لکھتے رہتے تھے جو عمل تم کرتے تھے۔ تو وہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ

لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ان کا رب انھیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٠﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ

اور یہی کھلی کامیابی ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا کیا ایسا نہ تھا کہ میری آیتیں

تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذَا قِيْلَ

تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے۔ اور تم مجرم قوم تھے۔ اور جب کہا جاتا ہے

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا

کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں شک نہیں، تم نے کہا "ہم نہیں جانتے کہ قیامت

السَّاعَةُ ۙ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ

کیا چیز ہے۔ ہم تو اس کے متعلق صرف گمان کرتے ہیں ہمیں اس پر یقین نہیں"۔ ان پر ظاہر ہوگئیں

سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَقِيْلَ

برائیاں ان کی کہ جو عمل وہ کرتے تھے اور انھیں گھیر لیا اس عذاب نے جس کی ہنسی اڑاتے تھے۔ اور کہا جائیگا

الْيَوْمَ نَنْسٰىكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ

آج ہم بھی تمھیں بھول جائیں گے جیسے تم ہمارے آج کے دن کو بھولے ہوئے تھے اور تمھارا ٹھکانا آگ ہے اور تمھارا

مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ

کوئی مددگار نہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا ٹھٹھا بنایا ف9 اور دنیا کی زندگی نے

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٣٥﴾

تمھیں فریب دیا تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں گے اور نہ انھیں کوئی تسلی دی جائے گی ف10

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ

تو تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو آسمانوں اور زمین اور سارے جہان کا رب ہے۔ اور اسی کے لیے

الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۠ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣٧﴾ ع ٤ ٢٠

کبریائی ہے آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

ف 9 اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن ٹھٹھا کرنے والوں سے کہا جائے گا کہ تم انہی کو جھٹلایا کرتے تھے اور انہی سے ٹھٹھا کرتے تھے۔

ف 10 اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ نہ تو اللہ تعالیٰ کے اعتراضات کا جواب دے سکیں گے اور نہ ان کا کوئی عذر قبول کیا جائے گا۔

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکی۔ اور اس میں پینتیس آیات اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

حٰمٓ ۚ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ مَا خَلَقْنَا

اے حٰمٓ! یہ کتاب نازل ہوئی ہے اللہ کی طرف سے جو عزت والا اور حکمت والا ہے۔ ہم نے آسمان و

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے حق کے ساتھ پیدا کیے ہیں اور ایک میعاد مقرر کر دی ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اور کافر جس چیز سے ڈرائے گئے ہیں، منہ پھیرتے ہیں۔ آپ فرمادیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ

پکارتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انھوں نے زمین سے کس چیز کو پیدا کیا ہے، یا آسمان میں ان کا کوئی

فِى السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ

حصہ ہے میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب لاؤ ف۱ یا علم کے ذریعے تصدیق کرو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ

اگر تم سچے ہو۔ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا ف۲ جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے

اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ

جو قیامت تک ان کی نہ سنیں اور انھیں ان کی عبادت کی

غٰفِلُوْنَ ﴿٥﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ

خبر تک نہیں۔ اور جب لوگوں کا حشر ہوگا تو وہی ان کے دشمن ہوں گے ف۳ اور وہ ان کی عبادت سے

كٰفِرِيْنَ ﴿٦﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

منکر ہو جائیں گے۔ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جائیں تو کافر لوگ اپنے پاس

لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

آئے ہوئے حق کو کہتے ہیں کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔ یا کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے آپ فرمادیں کہ

ف 1 روایت ہے کہ حضورؐ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پہلے کی کتاب سے مراد توریت، انجیل ہے اور ہذا سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ وہ توحید کو بیان کرتا ہے۔

ف 2 اس آیت سے مراد یہ ہے کہ مشرکوں سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں کیونکہ انہوں نے ایسے اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ دی جو سمیع (ہر بات سننے والا) مجیب عادل ہر طرح کی قدرت رکھنے والا، خبیر (ہر قسم کی خبر رکھنے والا) ہے اور ان کی عبادت کرنے لگے جو اگر بالفرض ان کی پکار سن بھی لیں تو ان کو جواب نہیں دیتے چہ جائیکہ ان کے رازوں سے واقف ہوں اور ان کی مصلحتوں کو دیکھیں۔

ف 3 روایت ہے کہ جو باطل معبود انہوں نے بنا رکھے ہیں وہ انہیں نفع تو نہیں پہنچا سکیں گے، البتہ نقصان ضرور پہنچائیں گے۔

إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا

"اگر میں نے اسے گھڑا ہے تو تم اللہ کے سامنے میرا کوئی اختیار نہیں رکھتے وہ خوب جانتا ہے کہ تم جو

تُفِيضُونَ فِيهِ ۖ كَفَىٰ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۖ وَهُوَ الْغَفُورُ

غلط باتیں بناتے ہو ف۴ اور اس کی گواہی میرے اور تمہارے درمیان کفایت کرے گی۔ اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيمُ ﴿٨﴾ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ

اور رحم کرنے والا ہے۔" آپ فرما دیں، "میں کوئی انوکھا رسول نہیں ف۵ اور میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ

بِي وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٩﴾

کیا کیا جائے گا۔ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے اور میں تو صاف طور پر ڈرانے والا ہوں۔"

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ

آپ فرما دیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور حالانکہ بنی اسرائیل کا

شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَآمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۖ

ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا تو وہ ایمان لے آیا اور تم نے تکبر کیا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ

بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔" اور کافروں نے مسلمانوں سے

آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ ۚ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ

کہا "اگر اس میں کوئی بہتری ہوتی تو یہ ہم سے سبقت کر کے اس تک نہ پہنچ جاتے۔" اور جب انھیں اسکی ہدایت نہ ہوئی تو کہتے ہیں کہ

هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ ﴿١١﴾ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ

"یہ تو بہت پرانا بہتان ہے۔" اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہے جو رہنما اور رحمت تھی۔

وَهَٰذَا كِتَابٌ مُصَدِّقٌ لِسَانًا عَرَبِيًّا لِيُنْذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَبُشْرَىٰ

اور یہ کتاب تصدیق کرتی ہے عربی زبان میں ہے کہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں کیلیے

لِلْمُحْسِنِينَ ﴿١٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ

بشارت دے اور بیشک لوگ جنھوں نے کہا کہ اللہ تمہارا رب ہے پھر اس پر ثابت قدم رہے تو نہ انھیں خوف

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٣﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ

ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ لوگ جنت والے ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں

ف 4 تفیضون کے معنی ایسی باتوں پر غور کرنے اور مشغول ہونے کے ہیں جو حقیقت سے دور ہوں۔

ف 5 اس کے معنی یہ ہیں کہ میں کوئی نیا بھیجا ہوا رسول نہیں ہوں کہ جس سے پہلے کوئی پیغمبر نہ آیا ہو۔ نیز اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ میں کوئی نئی بات کہنے والا رسول نہیں ہوں کہ میں تمہیں ایسے امر کی طرف دعوت دوں جس کی طرف پہلے رسولوں نے نہ دی ہو یا ایسی چیز پر قدرت رکھتا ہوں جس پر انہوں نے نہ رکھی ہو۔

ع ۱

فِيهَا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ

رہیں گے۔ یہ صلہ ہے اس کا کہ جو عمل وہ کرتے تھے۔ اور ہم نے انسان کو حکم کیا ف۶ کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ

إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ

نیکی کرے۔ اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اسے تکلیف سے۔ اور اس کا اسے پیٹ میں اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ

ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ف۷

چھڑانا تیس مہینے کی مدت مقرر ہے ف۷ اور جب وہ جوانی کی عمر کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔

قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

اس نے کہا کہ اے میرے رب مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر

وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي

اور میرے ماں باپ پر انعام کیا اور میں وہ کام کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میری اولاد کو صالح

ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۱۵﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

بنا دے۔ میں تجھ سے توبہ کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں

نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَن سَيِّئَاتِهِمْ فِي

جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائیں گے۔ یہ

أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِي

جنت والوں میں سے ہیں یہ سچا وعدہ ہے جو انہیں دیا جاتا ہے۔ اور وہ شخص

قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَا أَتَعِدَانِنِي أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُونُ

جس نے اپنے ماں باپ سے کہا افسوس ہے تم پر کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی

مِن قَبْلِي وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللَّهَ وَيْلَكَ آمِنْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ

جماعتیں گزر چکی ہیں اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں خرابی ہو تجھے، اللہ پر ایمان لا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ

حَقٌّ فَيَقُولُ مَا هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۷﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ

سچا ہے۔ پس وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ

جن پر قول پورا ہو چکا ان گروہوں میں جو ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔

ف 6 اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کی اور ایسی بات کرنے سے منع کر دیا جس سے ان کو تنگ دلی اور گرانی کا احساس ہو اور ماں باپ کے ساتھ برے سلوک کے اثرات انسان کے باطن پر نحوست اور عذاب کی شکل میں چھا جاتے ہیں جس کو انسان زندگی بھر محسوس کرتا رہتا ہے اور اس کو ان اثرات سے موت کے وقت تک چھٹکارا نہیں ملتا۔

ف 7 روایت ہے کہ سوائے حضرت یحییٰ علیہ السلام اور امام حسینؓ کے کوئی بچہ چھ ماہ کا زندہ نہیں رہا اور دونوں کی شہادت اور ذبح ہونا ایک ہی طریق پر ہوا۔

الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوا

جنوں اور انسانوں میں سے۔ یقیناً وہ زیاں کار تھے۔ اور ہر ایک کے لیے اپنے عمل کے درجے ہیں

وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ

اور یہ اس لیے ہے کہ انکے اعمال کا پورا پورا صلہ دے اور ان پر ہرگز ظلم نہ ہو گا۔ اور جس دن کافر لوگ آگ پر

كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ

وارد کیے جائیں گے تو ان سے فرمایا جائیگا تم تو اپنے اچھے عمل دنیا کی زندگی ہی میں ضائع کر چکے اور تم نے اس سے فائدہ بھی حاصل

بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي

کیا ف۸ تو آج تمھیں اس کے بدلے ذلت کا عذاب دیا جائے گا اس وجہ سے کہ تم زمین پر ناحق تکبر

الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ ع وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ

کیا کرتے تھے اور بسبب اس کے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔ اور آپ عاد کے بھائی ہودؑ کا ذکر کریں جبکہ

أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ

اس نے اپنی قوم کو احقاف کی ریتلی زمین میں ڈرایا ف۹ حالانکہ اس سے پہلے اور اس کے پیچھے کئی ڈرانے والے

وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

گزر چکے تھے کہ تم لوگ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کی عبادت نہ کرو یقیناً میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا

عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ

ہوں۔ وہ بولے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو تاکہ تم ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو۔ پس اگر تم سچے ہو تو ہم پر وہ چیز

كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا

لے آو جس سے تم ہمیں ڈراتے ہو۔ اس نے کہا ماسوا اسکے نہیں کہ علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور میں تو تمھیں وہی چیز

أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا

پہنچاتا ہوں جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم ایسے لوگ ہو جو جہالت کرتے ہیں۔ پھر جب انھوں نے اپنی وادیوں کے

مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ بَلْ هُوَ مَا

مقابل آنے والا ایک بادل دیکھا کہنے لگے یہ ہم پر مینہ برسانے والا بادل ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ وہی ہے جس کے

اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ

بارے میں تم نے جلدی کی، یہ ایک ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ یہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر چیز کو تباہ

ف۸ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے کھایا پیا اور پہنا اور سواری کی نیز منقول ہے کہ آنحضرتؐ کے سامنے کھجور اور گھی سے ملا ہوا حلوہ لایا گیا تو آپؐ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا اس پر لوگوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ کہیں میرا نفس اس کا شائق نہ ہو جائے پھر آپؐ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

ف۹ روایت ہے کہ احقاف، حقف کی جمع ہے اور وہ ایسے ریتیلے مستطیل مرتفع میدان کو کہتے ہیں جس میں اونچے نیچے ٹیلے ہوں، نیز روایت ہے کہ احقاف سے مراد عاد کا ملک ہے جو شکوک سے اجفر تک چار منزل تک پھیلا ہوا ہے ان کے نبی حضرت ہودؑ تھے اور ان کا ملک بہت خیر و برکت والا تھا اور اس میں فراوانی بہت رہتی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے سات سال تک بارش بند کر لی وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور ان کے شہروں سے خیر و برکت جاتی رہی اور حضرت ہودؑ انہیں وہی کچھ کہتے رہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۂ ہود میں حکایۃً بیان کیا ہے یعنی اپنے رب سے استغفار کرو اور اس سے توبہ کرو، مگر وہ ایمان نہ لائے اور سرکش ہی رہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ہودؑ کو وحی کی کہ ان پر فلاں وقت عذاب آئیگا وہ ہوا ہو گی جس میں دردناک عذاب ہو گا پس جب وہ وقت آیا تو انہوں نے بادلوں کیطرف دیکھا، پس وہ اس سے خوش ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ ہم پر برسے گا حضرت ہودؑ نے فرمایا یہ تو وہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے اس آیت کے لفظ تو عام ہیں مگر معنی خاص ہیں اس لیے کہ اس ہوا نے بہت سی چیزیں ایسی چھوڑیں جنہیں ہلاک نہیں کیا اور ماسوا اسکے نہیں کہ اس نے ان کا کل مال تباہ کر دیا اس قسم کی کل چیزیں جو پہلی امتوں کی ہلاکت سے متعلق ہیں، امتِ محمدیؐ کے ڈرانے کے لیے اور ان کو اس قسم کے افعال سے باز رکھنے کے لیے بیان کی گئی ہیں اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت ہودؑ نے جب اس ہوا کو محسوس کیا تو مومنین کو ساتھ لیکر ایک محفوظ مقام میں چلے گئے اور اس ہوا نے کافروں پر ریت کے ٹیلے ڈال دیے جنکے نیچے وہ سات رات اور آٹھ دن دبے رہے پھر ہوا نے ان پر سے ریت ہٹا کر انکی نعشوں کو اڑا کر سمندر میں پھینک دیا۔

رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ
کردیگی، پس وہ ایسے ہوگئے کہ سوائے ان کے مکانوں کے کچھ نہیں دیکھا جاتا۔ ہم اسی طرح گنہگاروں کی قوم کو بدلہ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا
دیتے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے انھیں اس چیز میں قدرت دی جس میں ہم نے تمھیں قدرت نہیں دی اور ہم نے ان
لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ
کے لیے کان، آنکھ اور دل بنائے تو ان کے کان
اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَىْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ
آنکھ اور دل نے کچھ کام نہ کیا جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے
اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا
تھے ف۱۰ اور انھیں لپیٹ لیا اس عذاب میں جس کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔ اور ہم نے ہلاک کردیں
حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا
تمھارے آس پاس کی بستیاں اور طرح طرح کی نشانیاں دکھائیں تاکہ وہ باز آجائیں۔ پس انھوں نے
نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا
ان کی کوئی مدد نہ کی ف۱۱ جن کو انھوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا اور انکا قرب حاصل کرنے کیلیے انکی عبادت کرتے تھے۔
عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ
بلکہ وہ ان سے روگرداں ہوگئے۔ اور یہ ان کا بہتان اور افتراء ہے۔ اور جب ہم نے آپؐ کی طرف
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ
کچھ جنّ بھیجے ف۱۲ کہ وہ قرآن سنتے تھے۔ تو جب وہ حاضر ہوئے، بولے "خاموش رہو۔"
فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا
پھر جب قرآن پڑھا جاچکا تو وہ اپنی قوم کی طرف لوٹے ڈرانے والے بن کر۔ بولے اے ہماری قوم! ہم نے
سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
ایک کتاب سنی کہ جو موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی ہے وہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔
يَهْدِىْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِىَ
اور حق کی طرف ہدایت کرتی ہے اور سیدھی راہ دکھاتی ہے۔" اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی

ع ٦ / ٣

ف 10 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے انہیں بہت کچھ عطا کیا تھا پھر انہوں نے کفر کیا تو ان پر غضب نازل ہوا پس تم اس بات سے ڈرتے رہو کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جیسا کہ ان پر ہوا۔

ف 11 اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنے جن جن معبودوں پر بھروسا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کو قربت دلائیں گے اور کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں انہوں نے ان کو ہلاکت سے کیوں نہ بچالیا۔

ف 12 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے ان کو تمہاری طرف مائل کر دیا تھا اور نفر دس سے کم تعداد کو کہتے ہیں، حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ یہ جن تھے ان کی تعداد نو تھی ایک تو نصیبین کے جنات سے تھا اور آٹھ بنی عمرو بن عامر سے اس میں ان کے نام بھی مذکور ہیں۔

اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ تو وہ تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں دردناک عذاب سے بچا

اَلِيْمٍ ۝٣١ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ

لے گا۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے داعی کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر جانے والا نہیں۔

وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٢ اَوَلَمْ

اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں۔ اور وہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اور کیا وہ

يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ

نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے۔ اور ان کے بنانے میں اسے کوئی دقت نہ

بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٣٣

ہوئی۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ مُردے جلائے۔ بیشک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَي النَّارِ ۭ اَلَيْسَ ھٰذَا بِالْحَقِّ ۭ

اور جس دن کافر آگ پر وارد کیے جائیں گے۔ اور ان سے کہا جائے گا کیا یہ حق کے ساتھ نہیں۔

قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝٣٤

کہیں گے بیشک ہمارے رب کی قسم (وہ حق ہے) فرمایا جائیگا تو اب عذاب کو جھیلو، یہ بدلہ اس کا ہے کہ جو کفر تم کیا کرتے تھے۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ

پس آپ صبر کرو جیسا اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ف۱۳ اور ان کے لیے جلدی نہ کرو۔

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ

گویا وہ جس دن اسے دیکھیں گے جو انھیں وعدہ دیا گیا تو انھیں ایسا محسوس ہوگا کہ وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی کے برابر ٹھہرے تھے

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٣٥ ع

بات پہنچادی گئی پھر فاسق لوگ ہلاک کر دیے جائیں گے۔

سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ محمد مدنی اور اس میں اڑتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝١

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا، اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کر دیے۔

ف۱۳ اولوالعزم من الرسل کے معنی وہ صاحبانِ شریعت جنھوں نے شریعت کو قائم اور برقرار رکھنے میں پوری پوری کوشش کی اور جو تکلیفیں آئیں ان کو برداشت کیا نیز اس سے رسولوں میں سے بڑے کوشش کرنے والے اور ثابت قدم رہنے والے مراد ہیں اور یہ خطاب خود آنحضرت صلعم سے ہے نیز روایت ہے کہ اولوالعزم من الرسل، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمدؐ ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ یہ اولوالعزم کس طرح ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت نوحؑ کتاب اور شریعت کے ساتھ بھیجے گئے تھے اور جو پیغمبر حضرت نوحؑ کے بعد آتا وہ انہی حضرت کی کتاب اور شریعت پر عمل کرتا یہاں تک کہ حضرت ابراہیمؑ اپنے صحیفوں کے ساتھ بھیجے گئے اور اس حکم کے ساتھ کہ اب نوحؑ کی کتاب چھوڑ دی جائے کہ وہ منسوخ ہو گئی ہے پس ہر نبی جو حضرت ابراہیمؑ کے بعد مبعوث ہوا وہ انہی حضرت کی شریعت اور طریقے اور صحیفوں پر عمل کرتا رہا یہاں تک کہ موسیٰؑ توریت اور اپنی شریعت اور اس حکم کے ساتھ آئے کہ اب حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے چھوڑ دیے جائیں پس جو نبی حضرت موسیٰؑ کے بعد مبعوث ہوا وہ توریت اور ان کی شریعت پر عمل کرتا رہا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ انجیل اور اس حکم کے ساتھ مبعوث ہوئے کہ اب حضرت موسیٰؑ کی شریعت چھوڑ دی جائے۔ پس حضرت عیسیٰؑ کے بعد جو نبی مبعوث ہوا وہ ان کی شریعت اور ان کے طریقے پر عمل کرتا رہا یہاں تک کہ حضرت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید اور اپنی شریعت لے کر آئے پس آنحضرت صلعم نے جس چیز کو حلال قرار دیا وہ قیامت تک حلال ہے اور جس کو حرام قرار دیا وہ قیامت تک حرام ہے۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ

اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمدؐ پر اتارا گیا اور وہی

الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ۙ کَفَّرَ عَنۡهُمۡ سَیِّاٰتِهِمۡ وَاَصۡلَحَ بَالَهُمۡ ② ذٰلِكَ

ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تکلیفیں دور کردیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں۔ یہ اس لیے ہے

بِاَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا اتَّبَعُوا الۡبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا

کہ کافر باطل کے پیرو ہوئے ف۱ اور ایمان والوں نے حق کی پیروی

الۡحَقَّ مِنۡ رَّبِّهِمۡ ؕ کَذٰلِكَ یَضۡرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمۡثَالَهُمۡ ③ فَاِذَا لَقِیۡتُمُ

کی ف۲ جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ اللہ لوگوں سے ان کے احوال یونہی بیان فرماتا ہے۔ پھر جب کافر

الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَضَرۡبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ فَشُدُّوا

تمھیں ملیں تو ان کی گردنیں ماردو۔ یہاں تک کہ تم جب خوب خونریزی کرلو تو ان سے مضبوط عہد

الۡوَثَاقَ ٭ۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعۡدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الۡحَرۡبُ اَوۡزَارَهَا ۚ۟ۛ

باندھو۔ پھر اس کے بعد چاہے احسان کے طور پر چھوڑ دو اور چاہے فدیہ لے لو یہاں تک کہ وہ اپنے لڑائی کے ہتھیار رکھ دیں۔

ذٰلِكَ ؕۛ وَلَوۡ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانۡتَصَرَ مِنۡهُمۡ وَلٰکِنۡ لِّیَبۡلُوَا بَعۡضَکُمۡ

اور وہ ٹھیک ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو البتہ ان سے بدلہ لے لیتا مگر یہ اس لیے ہے کہ تم میں سے ایک کو دوسرے سے

بِبَعۡضٍ ؕ وَالَّذِیۡنَ قُتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ فَلَنۡ یُّضِلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ④

آزمائے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، اللہ تعالیٰ ہرگز ان کے عمل ضائع نہیں کرے گا۔

سَیَهۡدِیۡهِمۡ وَیُصۡلِحُ بَالَهُمۡ ⑤ وَیُدۡخِلُهُمُ الۡجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمۡ ⑥

وہ عنقریب انھیں منزل مقصود پر پہنچائیگا اور انھیں بہت اچھے حال میں کردیگا۔ اور انھیں جنت میں داخل کیا جائیگا جسکی انھیں پہچان کرادی گئی ہے ف۳

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰهَ یَنۡصُرۡکُمۡ وَیُثَبِّتۡ اَقۡدَامَکُمۡ ⑦

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمھاری مدد کریگا اور تمھارے قدم جمادے گا۔

وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَتَعۡسًا لَّهُمۡ وَاَضَلَّ اَعۡمَالَهُمۡ ⑧ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ کَرِهُوۡا

اور جن لوگوں نے کفر کیا تو ان کے لیے تباہی ہے اور ان کے اعمال برباد کردیے گئے۔ یہ اس لیے ہے کہ انھیں ناگوار ہوا

مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاَحۡبَطَ اَعۡمَالَهُمۡ ⑨ اَفَلَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَیَنۡظُرُوۡا

جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال ضائع کردیے۔ تو کیا انھوں نے زمین میں سفر نہیں کیا کہ وہ دیکھتے کہ

مع ۱ وقف ینبغی لانقوله ذالک ولکن حسن اتصاله بما قبله ویوقف علی ذالک ۱۲

ف 1 روایت ہے کہ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے دشمنوں کی پیروی کی۔

ف 2 روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سورہ محمدؐ میں ایک آیت ہمارے بارے میں ہے اور ایک آیت ہمارے دشمنوں کے بارے میں ہے نیز آپؓ نے اپنے حق میں فرمایا کہ وہ یہی آیت ہے اور جسے اپنے دشمنوں کے بارے میں فرمایا وہ "باطل کے پیرو ہوئے" والی آیت ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے۔

ف 3 اس کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اہل جنت کیلئے جنت کو خوشبودار اور مزین کر دیا نیز یہ کہ ان سے اس کا وصف بیان کیا اور شوق دلایا

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ وَلِلْكَافِرِينَ
ان سے اگلوں کا کیا انجام ہوا۔ اللہ نے ان پر تباہی ڈالی۔ اور کافروں کے لیے
أَمْثَالُهَا ⑩ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ
ویسی ہی بربادی ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ اللہ مسلمانوں کا مولا ہے ف۵ اور کافروں کا
لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ⑪ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
کوئی مولا نہیں ف۶ یقیناً اللہ داخل فرمائے گا انھیں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتَمَتَّعُونَ وَ
بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور کافر دنیا کو ایسا برتتے اور
يَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ⑫ وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ
کھاتے ہیں جیسے چوپائے کھاتے ہیں اور ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔ اور کتنے ہی شہر جو
هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ
آپ کے شہر سے قوت میں بہت زیادہ تھے تو جس نے آپ کو آپ کے شہر سے نکالا، ہم نے انھیں ہلاک کر دیا تو ان کا کوئی
لَهُمْ ⑬ أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
مددگار نہیں۔ تو کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو وہ اس جیسا ہو سکتا ہے کہ جس کے برے اعمال اس کی نظر
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ⑭ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ فِيهَا أَنْهَارٌ
میں اچھے بن گئے ہوں ف۷ اور جو اپنی خواہشوں کی پیروی کریں۔ یہ اس جنت کی حقیقت ہے جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے کیا ہے ف۸ اس میں ایسے
مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ
پانی کی نہریں ہیں کہ جس کا ذائقہ کبھی نہ بگڑے۔ اور ایسی دودھ کی نہریں جس کا مزہ کبھی نہ بدلے۔ اور اس میں ایسی شراب کی
خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيهَا
نہریں ہیں کہ جس میں پینے والوں کیلیے لذت ہے۔ اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا ہو۔ اور ان کیلیے اس میں
مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ
ہر قسم کے پھل ہیں۔ اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔ کیا وہ انکے برابر ہو سکتے ہیں کہ جو آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں
وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ⑮ وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ
اور انھیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائیگا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا۔ اور ان میں سے بعض آپ کے ارشاد سنتے ہیں

ف۵ اس آیت میں مولا کے معنیٰ ہیں ان کے دشمنوں کے خلاف ان کی مدد کرنے والا۔

ف۶ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے عذاب کا رفع کرنے والا کوئی نہ ہوگا یہ آیت اللہ تعالیٰ کے اس قول کے خلاف نہیں ہے کہ پھر وہ خدا کی طرف لوٹیں گے جو ان کا حقیقی مولا ہے (پ ۷، الانعام ع ۸) اس میں مولا کے معنی مالک کے ہیں۔

ع ۱ / ۵

ف۶ اس سے مراد منافق لوگ ہیں۔

ف۷ اس کے متعلق حضورؐ کی ایک حدیث منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس کے بہت سے باغات نہ ہوں ان میں سے بعض میں ٹٹیاں لگی ہوں گی اور بعض میں نہ ہوں گی اور شراب، سرد پانی دودھ اور شہد کی نہریں جاری ہوں گی اس کی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح غذا کے اثرات انسان کے جسم پر مرتب ہوتے ہیں اور جزو بدن بن جاتے ہیں اسی طرح اعمال کے اثرات انسان کے باطن پر مرتب ہوتے ہیں اور جزو روح بن جاتے ہیں جس طرح غذا کے مختلف اشکال ہیں کوئی غذا گرم ہوتی ہے کوئی سرد، کوئی خشک کوئی تر، اسی طرح اعمال کے اثرات اور اشکال ہیں کسی نیکی کی شکل پھلوں جیسی ہے کسی نیکی کی شکل پھولوں جیسی ہے کسی نیکی کی شکل دودھ جیسی ہے کسی نیکی کی شکل شہد جیسی ہے کسی نیکی کے اثرات شیریں پانی جیسے ہیں کسی عمل کے اثرات ہیرے جیسے ہیں کسی کے یاقوت جیسے ہیں کسی کے زمرد جیسے ہیں، غرضکہ یہ لاکھوں اشکال ہیں۔ اسی طرح گناہوں کے اثرات ہیں کسی گناہ کی شکل سانپوں جیسی ہے کسی گناہ کی شکل بچھوؤں جیسی ہے، کسی گناہ کی شکل خون اور پیپ جیسی ہے کسی گناہ کے اثرات تھوہر کے دودھ جیسے ہیں کسی کے گرم پانی جیسے، غرضکہ یہ بھی لاکھوں اشکال ہیں جب مومن بہشت میں داخل ہوں گے تو ہر اچھا عمل ایک مزین باغ کی شکل میں نظر آئے گا اور جس چیز کی وہ خواہش کریگا وہ اس کے قریب ہوگی اور چونکہ وہ حقیقی عالم ہوگا اس لیے وہاں ہر چیز نہ ختم ہونے

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

حَتّٰىٓ اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ

یہاں تک کہ جب آپؐ کے پاس سے نکل کر جاتے ہیں تو علم والوں سے کہتے ہیں انھوں نے کیا کہا

اٰنِفًا ۣ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ

تھا۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے اعمال سے ان کے دلوں پر مُہر ہوگئی ہے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیرو ہوئے ہیں اور جن لوگوں نے

اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا

ہدایت پائی اللہ جؐ نے ان کی ہدایت میں زیادتی فرمائی اور انھیں ان کا تقویٰ عطا فرمایا۔ تو یہ کاہے کے انتظار میں ہیں سوائے

السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ

قیامت کے کہ اچانک ان پر آجائے گی ، تو اس کی علامتیں تو ان پر آ ہی چکی ہیں ف۸ پھر جب وہ آجائیگی تو کہاں وہ اور کہاں

ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

ان کا یہ کہنا۔ تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں اور خود کو اور تو مومنوں اور مومنات کو ہر اس کام سے بچاؤ جسکا انجام

وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ

گناہ ہے اور اللہ جؐ تمھاری دن رات کی کوششوں سے بخوبی واقف ہے۔ اور مومن کہتے ہیں

اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا

کہ کوئی سورت کیوں نہیں اتاری جاتی۔ پھر جب کوئی محکم سورت اتاری جاتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم

الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ

دیا جاتا ہے۔ تو آپؐ دیکھتے ہو ان لوگوں کو جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ وہ آپؐ کی طرف ایسی نظروں سے دیکھتے

الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۭ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ ۚ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۣ

ہیں گویا ان پر مُردنی چھائی ہوئی ہو تو ان کے حق میں یہ بہتر تھا کہ وہ اطاعت کرتے اور اچھی بات کہتے۔

فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۣ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ ۚ فَهَلْ عَسَيْتُمْ

پھر جب پختہ ارادہ ہوجاتا تو پس اللہ جؐ سے سچے رہتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا۔ اگر تمھیں اقتدار مل جائے

اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ

تو تم نافرمان ہوجاؤ اور زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے منقطع کردو ف۹۔ یہ ہیں وہ

الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

لوگ جن پر اللہ جؐ نے لعنت کی ہے۔ اور انھیں حق سے بہرا کردیا ہے اور ان کی آنکھیں اندھی کردی ہیں۔ تو کیا وہ قرآن میں تدبّر

(بقیہ صفحہ سابقہ)

والی نظر آئے گی اس دن اللہ تعالےٰ خواہ وہ اہلِ جنت ہوں یا اہلِ نار، ان کو وسعتِ نظر اور وسعتِ قلب عطا فرمائے گا جس طرح اہلِ جنت کو وسعتِ قلب کی وجہ سے ہر چیز کی لذت اور راحت غیر مختتم نظر آئے گی اسی طرح اہلِ نار کو وہ عذاب بہت زیادہ اور غیر مختتم نظر آئے گا۔ چونکہ یہ دنیا عالمِ محسوسات ہے یہاں انسان صرف محسوس کرتا ہے کسی شے یا چیز کا اسے ادراک وشعور نہیں ہے چونکہ عالم آخرت عالم ادراک وشعور ہے اس دن جب کسی کو سانپ کاٹے گا یا بچھو ڈنک مارے گا تو وہ اچھی طرح جانے گا کہ یہ فلاں گناہ کے اثرات ہیں جو اس شکل میں مجھے اذیت پہنچا رہے ہیں۔

ع ۸ / ۶ (صفحہ ہذا ۶۱۱)

ف۸ روایت ہے کہ آنحضرتؐ سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا کہ قیامت آنیکی نشانی یہ ہے کہ لوگ نجوم پر ایمان رکھیں گے اور قضا و قدر کو جھٹلائیں گے، نیز روایت ہے کہ قیامت کی شرطوں میں سے یہ بھی ہے کہ فالج زیادہ گرے گا اور ناگہانی موتیں زیادہ ہوں گی نیز آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ قیامت کی شرطوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت غالب آجائے گی اور شراب خوری بڑھ جائے گی، زنا پھیل جائیگا، مرد کم ہوجائیں گے، اور عورتوں کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ پچاس عورتیں اور ایک مرد ہوگا۔

ف۹ اس آیت میں ھَلْ کو حرف استفہام کے طور پر لکھا ہے جس کا مطلب ہے کہ یہ امر متوقع کے ثبوت کے لیے داخل کیا گیا ہے یعنی یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ بات ہو کر رہے گی، نیز امام زین العابدینؑ سے ایک حدیث کے ضمن میں منقول ہے کہ تمھیں قطع رحم کرنے والے کی دوستی سے بچنا چاہیے کہ میں نے کتابِ خدا میں اس پر تین موقعوں پر لعنت پائی ہے، ایک تو یہی آیت ہے۔

پ

الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ

نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہوئے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنی پشت کے بل پھر گئے۔

مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾

بعد اس کے کہ ہدایت ان پر ظاہر ہو چکی تھی۔ تو شیطان نے انھیں فریب دیا اور انھیں دنیا میں مدتوں رہنے کی امید دلائی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ

یہ اسلیے ہوا کہ انھوں نے کہا ان لوگوں سے جنھوں نے کراہت کی اس سے جو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے کہ ہم بعض کاموں میں تمھاری اطاعت

الْاَمْرِ ښ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ

کرینگے اور اللہ ان کے پوشیدہ رازوں کو جانتا ہے۔ پس وہ وقت کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کرینگے اور ان کے

وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا

چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہوں گے۔ یہ اسلیے ہے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے اور اسکی

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ ع اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

رضامندی انھیں گوارا نہ ہوئی تو انکے اعمال ضائع ہوگئے کیا وہ لوگ سمجھتے ہیں جن کے دلوں میں بیماری ہے

اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ

کہ اللہ ان کے چھپے راز ظاہر نہ فرمائے گا۔ اور اگر ہم چاہیں تو آپؐ کو دکھا دیں ان کی صورت آپؐ ان کی صورت سے

بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾

انھیں پہچان لوگے۔ اور آپؐ انھیں ان کے بات کرنے کی طرز سے پہچان لوگے ف۱ اور اللہ تمھارے اعمال کو خوب جانتا ہے۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾

اور ہم ضرور تمھیں آزمائیں گے یہاں تک کہ ہم ظاہر کردیں ف۲ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور جہاد پر ثابت قدم رہنے والوں کو اور تمھاری خبروں سے بھی

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

تمھیں آزمالیں۔ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا۔ اور رسولؐ کی مخالفت کی، بعد اس کے کہ

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَـيْــــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾

ہدایت ان کے لیے ظاہر ہو چکی تھی۔ وہ اللہ کو ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور جلد اللہ تعالیٰ انکے اعمال کو ضائع کردے گا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾

اے ایمان لانے والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی۔ اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

ف۱ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ میں نے چار کلمات کہے اللہ تعالیٰ نے ان کی تصدیق اپنی کتاب میں فرمادی میں نے کہا آدمی اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے جب بات کریگا ظاہر ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اور عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ ہم اپنی اولاد کی پہچان حضورؐ کی محبت میں کیا کرتے تھے اور جب ہم ان میں سے کسی کو ایسا پاتے کہ وہ حضورؐ سے محبت نہیں کرتا تو ہم جان لیتے کہ اس کی ولادت صحیح نہیں۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آنحضرتؐ کے زمانے میں کوئی منافق پوشیدہ نہ رہا۔

ف۲ نعلم اس کے معنے کسی شئے کو اس کی حقیقت کے ساتھ جاننے کے ہیں۔ علم کی دو قسمیں ہیں ایک کسی شے کی ذات کا ادراک، دوسرے کسی شے میں ایسی شے کے پائے جانے کا حکم لگانا جو اس میں موجود ہے یا کسی شے کے متعلق کسی شے کی نفی کرنا جو اس میں موجود نہیں چونکہ علم مسبوق بالجہل ہوتا ہے اور اس کا حصول اگرچہ کسب کی بنا پر ہوتا ہے مگر یہ کسب جہالت کے بعد ہی ہوتا ہے اس لیے پہلے معنی کا ذات باری تعالیٰ پر اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ ذات باری تعالیٰ جہل و اکتساب سے منزہ ہے جو کچھ ہو چکا آئندہ ہوگا اسے سب معلوم ہے اور جو نہ ہوگا اس کے متعلق بھی انکو یہاں تک علم ہے کہ اگر وہ ہوتا تو کیونکر ہوتا۔ علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے جو اس کی عین ذات ہے۔ لہٰذا جہل کا ہونا اس کے حق میں محال ہے پس قرآن مجید میں جہاں جہاں علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کو دی گئی ہے وہ اس کے دوسرے معنی میں ہے یعنی کسی شے میں ایسی شے کے پائے جانے کا حکم لگانا جو اس میں موجود ہے یا کسی شے کے متعلق کسی شے کی نفی کرنا جو اس میں موجود نہیں، آیۂ مجیدہ کے ترجمہ میں اس مفہوم کو میں نے واضح کردیا ہے جو درست ہے۔

ع ٣ / ٩ / ٧

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ

وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر وہ کافر ہی مر گئے

فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ

تو اللہ ہرگز انھیں نہیں بخشے گا۔ تو تم سستی نہ کرو اور ان کو صلح کی طرف بلاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے

وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ

اور اللہ تمھارے ساتھ ہے اور وہ تمھارے اعمال میں کمی نہیں کریگا ف۱۲ دنیا کی زندگی تو مانند کھیل تماشا کے ہے۔

وَإِنْ تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾

اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیزگاری اختیار کرو تو وہ تمھیں تمھارے اجر عطا فرمائیگا۔ اور وہ تم سے تمھارے اموال نہ مانگے گا۔

إِنْ يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هَا أَنْتُمْ

اگر وہ انھیں تم سے طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل کرو گے اور وہ بخل تمھارے دلوں کی حقیقت ظاہر کردیگا۔ البتہ یہ جو

هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ

تم سے کہا جاتا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے۔

وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ ۚ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ

اور جو کوئی بخل کرتا ہے تو وہ اپنے ہی نفس کیلیے بخل کرتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے بے نیاز ہے اور تم سب محتاج ہو۔

وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

اور اگر تم روگردانی کرو تو وہ تمھارے بدلے دوسری قوم لے آئے گا ف۱۳ پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔

سُورَةُ الْفَتْحِ وَهِيَ مَدَنِيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَأَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ فتح مدنی، اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔ | انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ﴿۱﴾ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ

بیشک ہم نے آپ کو کھلی فتح عطا فرمائی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی اور پچھلی کمی

وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ﴿۲﴾

پوری کردے ف۱ اور اپنی نعمتیں آپ پر تمام کردے۔ اور آپ کو سیدھی راہ دکھانے والا بنادے۔

وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ

اور اللہ تعالیٰ آپ کی زبردست مدد فرمائے گا۔ وہی ہے جس نے ایمان والوں ف۲ کے دلوں میں

ف۱۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمھارے اعمال کو ہرگز ضائع نہ کرے گا یہ لفظ وترة سے ہے جس کے معنیٰ ہیں کسی قریبی تعلق دار یا سرگرم دوست کو قتل کردینا یا اکیلا کردینا۔ اعمال کے لیے اس لفظ کا استعمال اس معنیٰ میں ہے کہ کسی شخص کے اعمال کو ضبط کرلینا اور اسے اعمال سے خالی چھوڑ دینا۔

ف۱۳ روایت ہے کہ اصحاب رسول میں سے چند لوگوں نے آنحضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اس وقت حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت کے پہلو میں بیٹھے تھے، آپ نے ان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ اور اس کی قوم ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا پر بھی لٹک رہا ہوگا تو فارس (ایران) کے لوگ اسے لے آئیں گے۔

ف۱ لغوی اعتبار سے ذنب کے معنیٰ گناہ نہیں ہیں بلکہ حقیقی معنیٰ بُرے انجام کے ہیں اسکا استعمال ہر اس فعل کے متعلق ہوتا ہے جس کا انجام بُرا ہو بُرے انجام ہی کی وجہ سے گناہ کو ذنب کہتے ہیں کیونکہ گناہ کا انجام بُرا ہوتا ہے ذنب اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی پر خواہ مخواہ بہتان

نصف ۸

لگا دیا جائے جس کی حقیقت کچھ نہ ہو اس آیت مبارکہ میں چونکہ حضور کے متعلق ذنب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ حضور ہر قسم کے گناہ سے مبّرا اور منزہ تھے درحقیقت اس کے معنیٰ یہ ہیں ہم نے ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد کی ہر کمی کو پورا کردیا ہے اور یہ کمی قیامت تک کے لیے پوری کردی گئی آپ کی امت قیامت تک جب بھی اور جس زمانے میں بھی جہاد فی سبیل اللہ کرے گی تو وہ غالب ہو گی یہی اس کے حقیقی معنیٰ ہیں۔

ف۲ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کی اور صلح سے انکار نہیں کیا۔

الْمُؤْمِنِينَ لِيَزْدَادُوٓا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ ۗ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ

سکینہ اتارا ف3 تاکہ ان کے ایمان میں یقین پر یقین بڑھتا چلا جائے اور اللہ ہی کے لیے ہیں تمام لشکر آسمانوں

وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور زمین کے۔ اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں

جَنّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ

کو بہشت میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ان کی غلطیوں سے درگزر

سَيِّاٰتِهِمْ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٥﴾ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِينَ

فرمائے گا اور یہی اللہ کے یہاں بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور عذاب دے گا منافق مردوں

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ

اور منافق عورتوں کو، مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو اللہ پر بُرا گمان رکھتے ہیں ف4

عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۖ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ

ان پر تکلیف کو مسلط کر دیا ہے اور اللہ ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے جہنم

جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٦﴾ وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ

تیار کر رکھا ہے اور ان کا کیا ہی بُرا انجام ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کے لشکر اور اللہ

اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٧﴾ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾

عزت والا اور حکمت والا ہے۔ یقیناً ہم نے آپ کو ان کے اعمال پر گواہ بنا کر بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ۚ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً

تاکہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور رسولؐ کی تعظیم و توقیر کرو۔ ان کی اطاعت کے ساتھ اور صبح اور شام اللہ کی

وَأَصِيلًا ﴿٩﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ

تسبیح کرو۔ اور جو آپ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا

أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا

ہاتھ ہے ف5 تو جس نے عہد شکنی کی تو اس عہد شکنی کا گناہ اس کی ذات پر ہے اور جس نے عہد پورا کیا وہ عہد جو

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾ سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ ع ۱/۹

اس نے اللہ سے کیا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم عطا فرمائے گا ف6 اور اعراب میں سے جو لوگ پیچھے

ف 3 اس کا مطلب ثابت قدم رہنا اور مطمئن ہونا ہے نیز یہ کہ سکینہ سے مراد ایمان بھی ہے۔

ف 4 منقول ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صلح سے انکار کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتہام لگایا۔

ف 5 اس کا مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ! بیعت کرتے وقت آپؐ کا ہاتھ جو ان کے کے اوپر ہوتا ہے وہ بمنزلہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے ہوتا ہے اس لئے کہ جو آپؐ سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرتے ہیں نیز یہ کہ بیعت کا اقرار کرنا چھنگلی سے لے کر انگوٹھے تک ہوتا ہے اور اس کا توڑ دینا انگوٹھے سے لے کر چھنگلی تک ہوتا ہے۔

ف 6 اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عہد و پیمان تو بظاہر رسول سے کرتا ہے لیکن بباطن وہ عہد و پیمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ کرتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا یہی عہد و پیمان جو بظاہر شیخ سے کرتا ہے وہ بباطن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتا ہے اس لئے اگر اس نے اپنے شیخ سے عہد کو توڑ دیا تو اس نے گویا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بدعہدی کی۔

مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ

رہ گئے تھے کہ وہ اب آپ سے کہیں گے کہ ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے جانے سے مشغول رکھا تو اب آپ ہمارے لیے مغفرت کی دعا کریں، وہ اپنی

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں آپ فرما دیں کہ اللہ سے تمھیں کون کچھ دلا سکتا

شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا

ہے اس کی رضا کے بغیر اگر وہ تمھیں تکلیف دینا چاہے یا تمھیں نفع پہنچانا چاہے۔ بلکہ اللہ اس سے باخبر ہے جو

تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ

عمل تم کرتے ہو۔ بلکہ تم تو یہ گمان کرتے تھے کہ رسول اور مسلمان ہرگز اپنے گھر والوں کی طرف واپس

اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚ

نہ لوٹیں گے۔ اور یہ بات تمھارے دلوں میں بیٹھی ہوئی تھی اور تمھارا یہ گمان سراسر برا ہے۔

وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا

اور تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے پس یقیناً ہم نے کافروں کے

لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿١٣﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

لیے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت، جسے چاہے بخش دے ف8

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ

اور جسے چاہے عذاب کرے۔ اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور پیچھے رہ جانے والے کہتے ہیں

اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ

کہ جب تم غنیمتوں کو حاصل کرنے کے لیے چلو گے تاکہ تم انھیں حاصل کرلو تو ہمیں بھی ساتھ چلنے کی اجازت دو۔ وہ چاہتے ہیں

اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ

کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں ف9 آپ فرما دیں کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہ آؤ۔ ایسے ہی اللہ نے اس سے پہلے بھی فرما دیا

فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥﴾

پس کہتے ہیں وہ کہ تم ہم سے حسد کرتے ہو گروہ اس بارے میں سمجھ نہیں رکھتے مگر بہت کم۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ

آپ ان پیچھے رہ جانے والے اعراب سے فرما دیں پس اب تم عنقریب اس قوم کی طرف بلائے جاؤ گے جو بہت

ف 7 روایت ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ جاتے وقت ساتھ چلنے کو فرمایا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے مدینہ منورہ کو لوٹ کر آئے تو غزوہ خیبر کے لئے روانہ ہوئے تو اس وقت ان پیچھے رہ جانے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے کی اجازت مانگی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف 8 روایت ہے کہ بخشش اور رحمت تو اس کی عادت مضطرہ ہے اور عذاب دنیا اس کی قضا و قدر کے تحت بالعرض ہے اس لئے حدیث قدسی میں آیا ہے کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے۔

ف 9 اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حدیبیہ جانے والوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ ان کو غنیمت مکہ کے بدلے غنیمت خیبر عطا فرمائے گا اور پیچھے بیٹھ رہنے والے یہ چاہتے تھے کہ خیبر کی غنیمت میں ہم بھی شریک ہو جائیں اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے وعدے کو بدل دیں۔

شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا
طاقتور اور جنگجو ہے ف۱۰ تاکہ تم ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں۔ پھر اگر تم نے اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ تمھیں بہت اچھا اجر
حَسَنًا ۖ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۶﴾
دے گا ف۱۱ اور اگر تم روگردانی کرو گے جیسا کہ پہلے روگردانی کی تھی تو اللہ تعالیٰ تمھیں دردناک عذاب دے گا۔
لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ
اندھے لنگڑے پر کوئی مضائقہ نہیں اور نہ بیمار پر
حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا
مواخذہ ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جنتوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں
الْأَنْهَارُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۱۷﴾ ع لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ
بہتی ہیں۔ اور جو روگردانی کرے گا تو اسے دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے
الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ
راضی ہوا جو درخت کے نیچے آپ ﷺ سے بیعت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا
فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿۱۸﴾ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً
تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر سکینہ (دنیا اور آخرت کا کلی اطمینان) اتارا اور ان کے لیے ایک قریبی فتح مقرر کردی ف۱۲ اور بہت سی غنیمتیں بھی کہ جن کو
يَأْخُذُونَهَا ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً
وہ لیں گے ف۱۳ اور اللہ تعالیٰ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا ہے بہت سی غنیمتوں کا
تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ
جنھیں تم لوگے۔ یہ تمھارے لیے جلد مقرر کردی گئی ہیں اور لوگوں کے ہاتھ تم سے روک دیے گئے اور تاکہ ایمان والوں
آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿۲۰﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا
کے لیے یہ نشانی ثابت ہو اور وہ تمھیں ہدایت کی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ اور اس کے بعد جس پر تم قادر
عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۱﴾
نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا احاطہ کر لیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔
وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا
اور اگر کافر لوگ تم سے قتال کریں تو یقیناً وہ پشت پھیر کر بھاگیں گے پھر وہ نہ کوئی حمایتی پائیں گے

ف 10 اس قوم سے مراد قبیلہ ہوازن اور قبیلہ ثقیف ہیں۔

ف 11 اس سے مراد دنیا میں مال غنیمت ہے اور آخرت میں ثواب اور جنت۔

ف 12 اس سے مراد فتح خیبر ہے جو انہیں حدیبیہ سے واپسی پر نصیب ہوئی۔

ف 13 اس سے مراد خیبر کی غنیمت ہے۔

وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
اور نہ کوئی مددگار۔ اللہ کا طریقہ ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ اور تم ہرگز اللہ کی سنت کو
اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بدلا ہوا نہیں پاؤ گے ف۱۴ اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیے اور تمھیں ان سے روکے رکھا
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
وادیٔ مکہ میں، بعد اس کے کہ تمھیں ان پر غلبہ دے دیا تھا ف۱۵ اور جو کچھ عمل تم کرتے ہو
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
اللہ تعالیٰ انھیں دیکھ رہا ہے۔ وہی لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا اور تمھیں مسجد حرام سے
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا أَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۭ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
روکا اور قربانی کے جانور رکے پڑے رہے اور وہ اپنی جگہ پر نہ پہنچ سکے۔ اور اگر کچھ مومن مرد اور کچھ مومن
وَنِسَاۗءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ أَنْ تَطَـُٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ
عورتیں نہ ہوتیں جنھیں تم نہیں جانتے ہو کہیں تم انھیں روند نہ ڈالو تو تمھیں ان کی طرف سے بے خبری
مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا
میں کوئی دکھ پہنچے ف۱۶ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کرے جسے چاہے اگر وہ تم پر دست درازی
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ إِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
کرتے ف۱۷ تو یقیناً ان میں کے کافروں کو ہم دردناک عذاب کی سزا دیتے۔ جب کافروں نے اپنے دلوں میں
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰي
جاہلیت کے ننگ و عار کو بسا رکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنا سکینہ اپنے
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا أَحَقَّ
رسول اور مومنوں پر اتارا اور ان کے لیے پرہیزگاری کو لازم کر دیا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار
بِهَا وَأَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
اور حقدار اور اہل تھے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو پوری طرح جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے
رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ
خواب کو حق کے ساتھ سچا کر دیا کہ یقیناً تم مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ نے چاہا

ف۱۴ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو امتیں گزر چکی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ قاعدہ مقرر کر دیا تھا کہ اسکے انبیاء غالب رہیں گے جیسا کہ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے درحقیقت اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر مخلوق کی پیدائش اور موت کا طریقہ ازل ہی سے مقرر کر دیا ہے جس میں تبدیلی ناممکن ہے۔

ف۱۵ اسکا مطلب یہ ہے کہ بعد اس کے کہ تم نے مدینے سے حرم مکہ کا قصد کیا اور وہ خود تم سے صلح کے خواہاں ہوئے اس سے پہلے انہوں نے مدینے میں تم پر چڑھائی کی اور تم صلح کے خواہاں ہوا کرتے تھے اب وہ صلح کے خواہاں ہیں۔

ف۱۶ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دے دی کہ اس صلح کا اصل باعث یہ ہے کہ جو مومن مرد اور مومن عورتیں مکے میں تھیں اگر صلح نہ ہوتی اور لڑائی ہوتی تو وہ قتل ہو جاتے صلح ہو جانے سے وہ امن میں رہے اور انہوں نے اپنا اسلام کو بھی ظاہر کر دیا۔ اسی سبب سے کہا جاتا ہے کہ یہ صلح اسلام کی سب سے بڑی فتح تھی۔

ف۱۷ روایت ہے کہ عبداللہ ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ جناب علی مرتضیٰؓ کو قوتِ جسمانی حاصل نہیں تھی یا وہ امر خدا کے اجراء کی طاقت نہ رکھتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا کہ ضرور رکھتے تھے اس پر کسی نے عرض کی پھر کیا چیز مانع تھی کہ انہوں نے دفاع نہ کیا اور بدلہ نہ لیا آپؓ نے فرمایا کہ جب تم نے پوچھا ہے تو جواب بھی سمجھ لو حضرت علیؓ کو کتاب اللہ کی آیت مانع تھی، عرض کیا گیا کہ وہ آیت کونسی ہے۔ آپ نے وہی آیت تلاوت فرمائی لَوْ تَزَيَّلُوْا پھر فرمایا کہ ان لوگوں کے صلب میں جو کافر اور منافق ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے کچھ مومن ودیعت فرما رکھے تھے اور حضرتؓ کا یہ کام نہ تھا کہ جب تک اللہ کی یہ ودیعتیں پیدا نہ ہو لیں، انکے باپ دادا کو قتل کر دیں ہاں جب وہ امانت انکے صلب سے باہر آگئی تو اللہ تعالیٰ نے جس کو مناسب سمجھا ان پر مسلط فرما دیا اور اس نے انہیں قتل کر دیا اور اسی طرح ہر زمانے میں جب مومن کفار پر غالب آئیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کافروں کو قتل ہونے سے بچالے گا جن کے صلب میں مومن اولادیں ہوں گی ان کے پیدا ہو جانے کے وقت تک اس کے بعد پھر اللہ جس کو چاہے گا مسلط کر دے گا۔

ع ۹ / ۱۱

اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ

نہایت امن کے ساتھ اپنے سروں کو منڈاتے اور تھوڑے بال ترشواتے ہوئے بے خوف، پس اس نے وہ چیز ظاہر کردی جو تم

تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

نہیں جانتے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے تمہارے لیے ایک قریبی فتح مقرر کی۔ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت

بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾

اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے ف۱۸ اور اللہ کی نگہبانی کافی ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں ف۱۹ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ

آپ دیکھتے ہو انہیں رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے۔ اور وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا کو چاہتے ہیں ان کے چہروں

فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ

پر سجدوں کے نشانات ہیں۔ ان کی یہ مثل تورات میں اور ان کی یہ مثل

فِي الْاِنْجِيْلِ ڔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

انجیل میں بھی بیان کی گئی ہے۔ جیسے کہ ایک کھیتی نے اپنا خوشہ نکالا اور اسے طاقت کے ساتھ بڑھایا پس وہ دبیز ہوگئی پھر وہ اپنے

عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

بل پر کھڑی ہوگئی جو کسانوں کو اچھی لگتی ہے تاکہ ان سے کافر کے دل جلیں۔ اللہ نے ایمان والوں سے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ ع

وعدہ کیا ہے جو نیک عمل کرتے ہیں بخشش کا اور اجر عظیم کا۔

معانقہ ۱۶ ع ۱۲

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ حجرات مدنی۔ اور اس میں اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

اے ایمان لانے والو! اللہ اور رسول پر خود کو فوقیت نہ دو اور اللہ سے

ف 18 اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ذریعے سے اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دیا اور اسی طرح وہ ہر زمانے میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو اس کی مدد سے اس دین کو تمام دینوں پر غالب کرتے رہیں گے۔

ف 19 روایت ہے کہ آیت یہود و نصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی جن کے متعلق اللہ تعالٰی پہلے ہی فرما چکا ہے کہ جن کو ہم نے کتاب دی وہ اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالٰی توریت، انجیل اور زبور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ان کے اصحابؓ کے حالات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور ہجرت کی جگہ سب کچھ بتلا چکا تھا اور اسی کو اپنے قول میں جتلایا ہے۔

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ① يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ

ڈرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز پر

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

بلند نہ کرو ف۱ اور آپؐ سے اونچی آواز سے بات نہ کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے اونچی آواز سے

اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ② اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

بات کرتے ہو۔ ایسا نہ ہو تمھارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمھیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔ اور جو لوگ اپنی آوازوں کو

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

رسول اللہؐ کے پاس پست رکھتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کا امتحان اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے

لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ③ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ

لے لیا ہے ان کے لیے بخشش اور اجر عظیم ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو آپؐ کو حجروں کے پیچھے سے

وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ④ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى

بلاتے ہیں ف۲ ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ

تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

آپؐ خود ان کے پاس تشریف لاتے تو ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو

اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ

اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیقات کر لیا کرو ف۳ کہ کہیں کسی قوم کو نادانی کے سبب تمھارے ہاتھ

فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ⑥ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ

سے ایذا نہ پہنچ جائے، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔ اور تم جان لو کہ تم میں اللہ کے رسولؐ موجود

اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ

ہیں اگر یہ بہت سے کاموں میں تمھاری خوشنودی چاہیں تو تم یقیناً پریشان ہو جاؤ مگر اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے ایمان کو

الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ

پسند کیا ہے۔ اور اس سے تمھارے دلوں میں زینت دی ہے اور تمھیں کفر سے، نافرمانی سے اور گناہوں سے بیزار

وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ⑦ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ

کر دیا ہے۔ یہی لوگ حقیقت کے راستے پر ہیں یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے

ف 1 روایت ہے کہ یہ آیت بنی تمیم کے مہمانوں کے بارے میں نازل ہوئی جن کی حالت یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تو ان کے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دیتے کہ اے محمدؐ! ہم سے ملنے باہر آئیے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر آتے تو چلنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو اپنی آوازوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند کرتے اور برابر کہتے یا محمدؐ یا محمدؐ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس معاملے میں کیا کہتے ہیں اور اس میں کیا فرماتے ہیں بالکل اسی طرح بات کرتے جیسے آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کیا کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں۔

ف 2 اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے حجرے ہیں۔

ف 3 اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک صبر کرو جب تک کہ تم پر اصلی حال نہ کھل جائے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٨﴾ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا

اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں ف۴

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ

تو ان میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے گروہ سے

تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کو تسلیم کرلے۔ پس وہ اگر مان جائے تو عدل کے ساتھ ان میں اصلاح

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

کرادو اور انصاف کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یقیناً مومن لوگ آپس میں

اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾ ع

بھائی ہیں ف۵ تو اپنے بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا

اے ایمان لانے والو! تم میں ایک فریق دوسرے فریق سے ٹھٹھا نہ کرے شاید کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر

مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا

ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے ٹھٹھا کریں شاید کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں

تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ

طعنہ زنی نہ کرو اور ایک دوسرے کے لیے برے القاب نہ رکھو ف۶ یہ کتنا برا ہے مومن کو فاسق

بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا

کہلانا۔ اور جو توبہ نہ کریں تو پس وہی لوگ ظالم ہیں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ایمان لانے والو! بہت سے برے گمانوں سے بچو۔ یقیناً بعض گمان گناہ ہوتا ہے۔

وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ

اور کسی کے عیب تلاش نہ کرو اور تم میں سے ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرے گا کہ

يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے حالانکہ تم اس سے کراہت کرتے ہو اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا

ف۴ ایک حدیث میں منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو میرے بعد تاویل قرآن پر اسی طرح جہاد کرے گا جیساکہ میں نے تنزیل پر کیا۔ پوچھا گیا کہ وہ کون ہے آپ نے فرمایا کہ (النعل) جوتا مرمت کرنے والا۔ حضور ؐ کے اس ارشاد سے مراد حضرت علی ؓ تھے۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو حضرت عمار بن یاسر ؓ نے فرمایا کہ میں اس علم کے نیچے جناب رسول اللہ کی معیت میں تین جہاد کر چکا ہوں اللہ کی قسم اگر یہ لوگ ہمیں مارتے مارتے نخلستان حجر تک بھی پہنچا دیں تب بھی ہمارے اس یقین میں کبھی کچھ فرق نہ آئے گا کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔

الربع ع ۱۳

ف۵ روایت ہے کہ مومن حقیقی بھائی ہیں جب ان میں سے کسی ایک پر بلا وارد ہوتی ہے تو دوسروں کی بھی نیند اڑ جاتی ہے۔

ف۶ لقب کی جمع القاب ہے۔ انسان کے اصلی نام کے علاوہ جو دوسرا نام ہوتا ہے۔ اس کو لقب کہتے ہیں اسم (اصلی نام) اور لقب میں فرق یہ ہے کہ اسم میں معنی کی رعایت نہیں ہوتی لیکن لقب میں معنی کا لحاظ ہوتا ہے لقب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو عزت و شرف کے اعتبار سے ہو جیسے بادشاہوں کے القاب ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو بطور چڑانے کے رکھ دیا جائے، آیہ شریفہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ (اور ایک دوسرے کو چڑانے کے لیے نام نہ ڈالو) میں اس سے دوسرے ہی قسم کے القاب مراد ہیں۔

رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ

اور رحم کرنیوالا ہے۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھیں

شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ

خاندان اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں ایکدوسرے کو پہچان سکو۔ یقیناً اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ف یقیناً

اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن

اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خبردار ہے۔ اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے۔ آپ فرمادیں کہ تم ایمان نہیں لائے، البتہ

قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا

یوں کہو کہ ہم نے تسلیم کیا۔ اور ابھی تو ایمان تمھارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول

اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ

کی اطاعت کروگے تو وہ تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا

رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا

اور رحم کرنیوالا ہے۔ یقیناً ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں، پھر شک نہیں کرتے

وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ

اور انھوں نے اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ پس وہی لوگ (ایمان میں)

الصَّادِقُونَ ﴿١٥﴾ قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

سچے ہیں۔ آپ فرمادیں کیا تم اللہ کو اپنا دین سکھاتے ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ

اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔" وہ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ

أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ

مسلمان ہوگئے آپ فرمادیں مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتاؤ۔" بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان جتاتا ہے کہ اس نے تمھیں

هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ

ہدایت کی ایمان کے لیے۔ اگر تم سچے ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

غیب کو جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

ع ٢ ٨ ١٤

ف روایت ہے کہ شعوب سے مراد عجمی ہیں اور قبائل سے مراد عربی ہیں نیز یہ ان لوگوں کا رد ہے جو حسب نسب کی وجہ سے فخر کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے سے تمھاری زمانہ جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کرنا دور کردیا ہے۔ عربیت اس پر موقوف نہیں کہ کسی کا باپ عرب ہو، عربیت تو ایک زبان ہے پس جو لوگ اس زبان میں کلام کرتے ہیں وہ عربی ہیں۔ خبردار ہوجاؤ کہ تم آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ مترجم:۔ تفاخر کے کلیے سے اولادِ رسولؐ مستثنیٰ ہیں اور اس قاعدے کا اطلاق ان پر نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کا حسب نسب آنحضرتؐ پر منتہی ہوتا ہے اور آپؐ کی ذات گرامی پر فخر کرنا عین ایمان ہے اس لیے کہ بے شمار صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ آنحضرتؐ نے خود اصلاب طاہرہ میں سے ہونے پر فخر کیا ہے اور اپنی ذریت کے بارے میں فرمایا ہے کہ انہیں دوسروں پر قیاس نہ کیا جائے اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ ان کی رگوں میں آنحضرت کا خون گردش کررہا ہے اور توارثِ صفات کے نظریے کے ماتحت ان میں آنحضرتؐ کی صفات کا کسی حد تک پایا جانا ضروری ہے۔ علم النفس یا سائیکالوجی کی اصلی تحقیقات اور ریسرچ نے ثابت کردیا ہے کہ نظریہ توارثِ صفات ایک ایسا وسیع قانون ہے جس سے اچھے یا برے اثرات ہر انسان اپنے ماں باپ سے قبول کرتا ہے اور انسانی اعمال کی بڑی تعداد اصولِ توارثِ صفات کی محکوم ہے جس طرح اولاد شکل وصورت میں اپنے والدین کا نمونہ ہوتی ہے، باطنی صفات بھی ان کی جیتی جاگتی تصویر بن جاتی ہیں۔ ایک بہادر کی اولاد کو عموماً بہادر ہی دیکھا جاتا ہے ایک عالم کی اولاد میں علم کا رجحان بیشتر ہوتا ہے۔ صرف کمالات ہی نہیں بلکہ اچھائی برائی سب میں انسان اپنے والدین کا دوسرا عکس ہوتا ہے

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قٓ مکی ۔ اور اس میں پنتالیس آیات اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

قٓ قف وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ

اے قٓ (صاحبِ قرآن) عزت والے قرآن کی قسم ف۱ بیشک انھیں اس کی حیرت ہوئی کہ ان کے پاس انھی میں کا ایک ڈر سنانے والا آیا

فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

تو کافر بولے کہ یہ تو بڑی عجیب چیز ہے۔ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ

پھر پلٹائے جائیں گے اتنی دور سے۔ ہم جان گئے ہیں جو کچھ زمین ان میں سے کم کرتی ہے

وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ

اور ہمارے پاس ایک محفوظ رہنے والی کتاب ہے۔ بیشک انھوں نے حق کو جھٹلایا جب وہ ان کے پاس آیا پس وہ ایک

فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا

پریشان اور بیکار بات میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو کیا وہ اپنے اوپر آسمان کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اسے کس طرح بنایا

وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا

اور زینت دی اور اس میں کہیں شگاف نہیں۔ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں میخیں

رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝٧ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى

ٹھونکیں اور ہم نے اس میں سے خوبصورت جوڑا اگایا سوچنے اور سمجھنے والے

لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۝٨ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ

بندے کے لیے اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا تو اس سے باغ

جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝٩ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ۝١٠ رِّزْقًا

اگائے اور اناج کہ جو کاٹا جاتا ہے۔ اور کھجور کے لمبے درخت جن کا پیوند لگایا جاتا ہے۔ بندوں کی روزی

لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ

کے لیے اور ہم نے اس سے ہر مردہ زمین کو جلایا، ایسے ہی وہ قبروں سے بھی نکالے جائیں گے ف۲ اور ان سے پہلے نوح کی

(بقیہ صفحہ سابقہ)

طولِ عمر، قد و قامت، ڈیل ڈول، افسردگی اور جنون میں اکثر اولاد نے اپنے ماں باپ سے وراثت پائی ہے، اگر اولادِ رسولؐ میں آنحضرتؐ کی صفات کا عکس نہ ہوتا تو جس طرح آپؐ پر صدقہ حرام تھا، اولاد پر حرام نہ ہوتا یہ بھی یاد رہے کہ قبیلے اور خاندان اللہ نے خود بنائے ہیں، کوئی قبیلے والا خواہ کتنا ہی تقویٰ میں ترقی کر جائے اولادِ رسولؐ سے نہیں بڑھ سکتا، سونا اگر گندی نالی میں گر جائے اور پیتل مخمل کی گدی پر رکھا جائے تو بھی سونا سونا ہی رہے گا اور پیتل پیتل۔ پس اولادِ رسول کا آنحضرتؐ کی ذات گرامی پر فخر کرنا غیروں کے فخر پر جن کے آباؤ اجداد کافر تھے، قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں البتہ عربی یا عجمی وغیرہ ہونے کی جہت سے ایک دوسرے پر تفاخر درست نہیں مگر واضح رہے کہ مسلمان جو عاشقانِ رسولؐ ہیں وہ رسول اکرمؐ کی وجہ سے اہلِ عرب سے عشق رکھتے ہیں۔ اور انہیں اپنا سردار تسلیم کرتے ہیں کیونکہ عرب سے محبت، رسول اکرمؐ سے محبت ہے اور حضورؐ کی محبت عین ایمان ہے۔ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ توحید ہے اور محمد رسول اللہ ایمان ہے۔

(صفحہ ہذا ۶۲۲)

ف۱ اعتراض:۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قسمیں کیوں کھائیں۔

الجواب:۔ یہ اعتراض طرح طرح کی رنگ آمیزیوں کے ساتھ مختلف طور پر دہرایا جاتا ہے مگر قسم کی حقیقت اور اس کی تاریخ پر ذرا غور و فکر کرنے کی زحمت گوارا کی جاتی تو عقدہ خود بخود حل ہو جاتا۔ اصل میں قسم کا استعمال ابتداءً اس طرح شروع ہوا کہ جب کوئی اہم واقعہ بیان کیا جاتا تو اس کی صحت اور تصدیق کے لیے کسی شخص کی گواہی پیش کی جاتی یہی طریقہ جب بڑھنے لگا تو انسان کے علاوہ حیوانات اور جمادات کی شہادت بھی معرضِ ثبوت میں آنے لگی مثلاً ہم خود اپنی زبان میں کہتے ہیں "اور در و دیوار اس بات پر شاہد ہیں یا آسمان و زمین اس امر پر گواہ ہیں، اس نے جنگ میں جس جانبازی کے جوہر دکھائے میدانِ جنگ اس

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿١٢﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ
قوم نوح اور اصحاب رس اور ثمود اور عاد اور فرعون کی قوم اور لوطؑ کے

لُوْطٍ ﴿١٣﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ
بھائی اور اصحاب ایکہ (بن والے) اور تبع کی قوم، ان سب نے رسولوں کو جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ

وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ
ثابت ہوگیا۔ تو کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں۔ بلکہ وہ نئی تخلیق سے شبہ

جَدِيْدٍ ﴿١٥﴾ ع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ښ ١٥
میں ہیں وہ۔ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا نفس کیسا وسوسہ ڈالتا ہے۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿١٦﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ
اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی اس کے زیادہ قریب ہیں۔ اور جب اس سے ملنے والے ملتے ہیں تو جو

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ
ایک دائیں طرف بیٹھا ہے اور ایک بائیں طرف۔ کوئی لفظ بھی ایسا زبان سے نہیں نکلتا کہ اس کے اثرات (ایک شکل

رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿١٨﴾ وَجَاۗءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ
میں) اس کے باطن پر مرتب ہو جاتے ہیں۔ اور جب موت کی غفلت حق کے ساتھ آئے گی تو یہ وہ ہے جس سے

مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاۗءَتْ كُلُّ
تو بھاگتا تھا۔ اور صور میں پھونکا جائے گا یہی ہے وہ وعدہ کا دن۔ اور ہر جان اس طرح

نَفْسٍ مَّعَهَا سَاۗىِٕقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا
حاضر ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا۔ یقیناً تو اس سے غفلت میں تھا

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاۗءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ
تو ہم نے تجھ پر سے تیرا پڑا ہوا پردہ اٹھایا تو آج تو اپنی تیز نظر سے سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ اور اس کے ساتھی نے کہا

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿٢٣﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ
کہ یہ جو میرے پاس ہے تیرے سامنے حاضر ہے۔ جہنم میں ہر انکار کرنے والے ہٹ دھرم کو ڈال دیا جائیگا جو نیکی سے

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿٢٥﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي
روکنے والا اور شک میں حد سے بڑھنے والا ہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تو تم اسے سخت عذاب میں

(بقیہ صفحہ سابقہ)

کی گواہی دے سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ عربی زبان میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔ اس قسم کی شہادتوں کے پیش کرنے سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ چیزیں بزبان حال سے اسکی شاہد ہیں یعنی اگر ان میں بولنے کی ذرا بھی سکت ہوتی تو ضرور کہہ اٹھتیں کہ ہاں یہ واقعہ سچ ہے یہی طریقہ آگے چل کر قسم کے معنی میں منتقل ہونے لگا۔ چنانچہ خود قرآن مجید میں شہادت کا لفظ قسم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ سورہ منافقون میں ارشاد ہے کہ جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہو اور اللہ گواہ ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایمان کو ڈھال بنا رکھا ہے آیت مذکورہ میں منافقین کے الفاظ میں قسم کا کوئی لفظ مذکور نہیں صرف شہادت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید نے ایسی شہادت کو قسم قرار دیا ہے اسی کا اثر ہے کہ آج بھی ہم اپنی زبان میں قسم کھاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے، خدا گواہ ہے، خدا شاہد ہے۔ عربی زبان نے جب وسعت اختیار کی تو بعض حروف قسم کے ساتھ خاص ہو گئے جیسے واللہ، باللہ، تاللہ کبھی صاف لفظ قسم ہوتا ہے اور کبھی لا کے ساتھ آتا ہے "لا اقسم" اور کبھی جملے پر "ل" لاکر قسم کھائی جاتی ہے جیسے "لعمرک" اب قسم کا استعمال دو معنی میں ہوتا ہے ایک یہ کہ جب کوئی چیز بیان کی جائے تو اس کے ثبوت میں کوئی شہادت پیش کی جائے خواہ وہ شہادت ذی روح کی ہو یا غیر ذی روح کی۔ بزبان حال ہو یا بزبان قال۔ دوسرے یہ کہ کسی چیز کی توثیق و اثبات کے لیے کسی عظیم الشان شہر یا کسی عزیز چیز کی قسم کھائی جائے۔ یہ دوسرے معنی قسم کے حقیقی معنی نہیں بلکہ مجازی ہیں جو بعد میں چل کر پیدا ہو گئے۔ قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالےٰ کے لیے قسم کا لفظ آیا ہے پہلے معنی کے لحاظ سے آیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں نہایت کثرت سے شمس و قمر، لیل و نہار

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿٢٦﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي

ڈال دو۔ اس کے ساتھی نے کہا اے ہمارے رب! میں نے اسے نہیں بہکایا تھا ہاں یہ خود ہی

ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿٢٧﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم

گمراہی میں بڑھتا چلا گیا۔ فرمائے گا تم میرے پاس آپس میں نہ جھگڑو میں تمھیں پہلے ہی اس وعدے کے دن سے

بِالْوَعِيدِ ﴿٢٨﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿٢٩﴾ يَوْمَ

آگاہ کر چکا تھا۔ میرے پاس بات نہیں بدلتی اور نہ اپنے بندوں کے لیے ظالم ہوں جس دن

نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ

ہم جہنم سے کہیں گے، کیا تو پُر ہو گئی؟ تو وہ کہے گی" کیا اور بھی ہیں؟" ف۵ اور جنت

الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ

پرہیزگاروں کے لیے سنواری گئی ہے ف۶ کہ وہ ان سے دور نہ ہوگی۔ یہ ہے وہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ہر غور کرنے والے اور

حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ ﴿٣٣﴾

دل میں اس کو جگانے والے کیلیے۔ جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہے صاف دل کے ساتھ۔

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُم مَّا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا

کہا جائیگا کہ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے لیے، ان کے لیے ہر وہ چیز ہے جس کی وہ خواہش کریں اور ہم اسے

مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا

اور بھی زیادہ کر دیں گے۔ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی جماعتیں ہلاک فرما دیں کہ وہ گرفت کرنے میں ان سے بہت سخت تھیں

فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِن مَّحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ

تو وہ شہروں میں ہر طرف بھاگے، تو کیا ہے کہیں بھاگنے کی جگہ۔ بیشک اس میں نصیحت ہے

لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا

اس کے لیے جو صاف دل رکھتا ہو یا کان لگا کر سُنے اور متوجہ ہو۔ اور بیشک ہم نے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ ﴿٣٨﴾

آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ زمانوں میں پیدا کیا۔ اور ہم مطلقاً نہیں تھکے۔

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

(اے رسولؐ) جو کچھ وہ کہتے ہیں آپؐ اس پر صبر کرو اور اپنے رب کی تسبیح اور تعریف کرو سورج نکلنے سے پہلے

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ابر و باد، کوہ و صحرا، چرند و پرند، دریا و سمندر غرضیکہ جا بجا تمام مظاہر قدرت کی نسبت آیت کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی نشانی کے ہیں، جن چیزوں کو اکثر مواقع پر آیت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ان کی جا بجا قسم بھی کھائی ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ یہ تمام چیزیں اس کے وجود اور عظمت شان پر شہادت دے رہی ہیں اور اسکی قدرت پر گواہ ہیں۔

ع ۲ / ۱۶

ف اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر اسکے ذریعے زمین سے ہر طرح کی نباتات اگائی اور مردہ شہر کو زندہ کر دیا اسی طرح تمہاری موت کے بعد ہم تمہیں زندہ کر کے نکال لیں گے۔

(صفحہ ۶۲۳) ف۳ اس آیت کا اصل مطلب یہ ہے کہ جب اللہ اس مخلوق کو اور اس عالم کو فنا کر چکے گا تو جنتی لوگ جنت میں سکونت پذیر ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں تو اللہ تعالیٰ اس عالم کے سوا اور عالم اور اس مخلوق کے سوا ایک اور مخلوق بغیر نر و مادہ کے پیدا کر دیگا جو اسکی عبادت کیا کریں گے اور اسے واحد جانیں گے ان کے لیے زمین بھی اس زمین کے سوا پیدا کرے گا جس پر وہ آباد ہوں گے اور آسمان بھی اس آسمان کے سوا اور پیدا فرمائے گا جو ان پر سایہ ڈالتا ہو گا شاید تم سمجھتے ہو گے کہ اللہ تعالیٰ نے بس اسی عالم کو پیدا کیا ہے یا یہ سمجھتے ہو گے کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے سوا اور آدمی پیدا نہیں کیے ایسا نہیں ہے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے ہزاروں عالم اور ہزاروں آدم پیدا کیے ہیں تم ان عالموں اور ان آدمیوں میں سب سے پچھلے ہو۔

ف۴ جناب علی رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اے علی رضؓ! جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کل آدمیوں کو ایک بلندی پر جمع کریگا تو اس دن میں اور تم دونوں عرش کے داہنے ہونگے اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اور تم سے فرمائیگا کہ تم دونوں اٹھو اور جس جس نے تم دونوں سے بغض کیا ہے اور تمہیں جھٹلایا ہے انکو تم جہنم میں ڈال دو۔

مترجم:۔ یہی روایت قریب قریب صواعق محرقہ اور ابن حجر میں بھی موجود ہے کہ دوزخ میں ڈالنے والے آنحضرت صلعم اور حضرت علی رضؓ ابن ابو طالب ہیں۔

(صفحہ ۶۲۴ بر صفحہ آئندہ)

وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ

اور ڈوبنے سے پہلے۔ اور کچھ رات گئے اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد بھی ف۷ اور غور سے سنو جس دن

يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٤١﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ

پکارنے والا پکارے گا ف۸ ایک قریب کی جگہ سے۔ جس دن وہ ایک چنگھاڑ سنیں گے حق کے ساتھ ف۹ یہ

يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿٤٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ

خروج کا دن ہوگا ف۱۰ اور ہم جلاتے اور مارتے ہیں اور ہماری ہی طرف پھرنا ہے۔ جس دن زمین

الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

ان سے پھٹے گی تو وہ جلد بازی سے نکلیں گے، یہ حشر برپا کرنا ہم کو آسان ہے ف۱۱ ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں

وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾

اور آپؐ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔ تو آپؐ قرآن سے نصیحت کرو، اسے جو میرے وعدے سے ڈرتا ہو۔

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکی۔ اور اس میں ساٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ

قسم ہے ان ہواؤں کی جو اڑانے والیاں ہیں پھر بوجھ اٹھانے والیاں ہیں، پھر آہستہ چلنے والیاں ہیں۔ پھر حکم کے تحت تقسیم کرنے

اَمْرًا ﴿٤﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿٥﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءِ

والیاں ہیں ف۱ بیشک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ یقیناً سچ ہے۔ اور انصاف کا دن ضرور آئے گا۔ قسم ہے راستوں

ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿٧﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿٨﴾ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ

والے آسمان کی تم لوگ قول میں مختلف ہو۔ اس قرآن پر وہی بہتان باندھتا ہے جو بہتان

اُفِكَ ﴿٩﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿١١﴾

باندھنے والا ہو۔ دل سے گھڑنے والے مارے جائیں۔ جو جہالت میں غافل ہیں اور بھولے ہوئے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿١٣﴾

وہ پوچھتے ہیں انصاف کا دن کب ہوگا ان کا وہ دن ہوگا جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے۔

(صفحہ ۶۲۴)

ف۵ روایت ہے کہ یہ استفہام اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے بھر دے گا۔ چنانچہ جب وہ بھر جائے گی تو اس سے پوچھے گا کیا تو بھر گئی اور وہ جواب میں کہے گی هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ یہ بظاہر استفہام ہے مگر یہ اظہار کرنا مقصود ہے کہ مجھ میں اب گنجائش نہیں۔ نیز روایت ہے کہ اسوقت جنت یہ عرض کرے گی پروردگار تو نے جہنم سے وعدہ کیا تھا کہ تو اس کو بھر دیگا اور مجھ سے بھی وعدہ فرمایا تھا کہ مجھ کو بھی بھر دیگا پس تو نے جہنم کو تو بھر دیا اور مجھے ابھی نہیں بھرا، اس وقت اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کریگا جس کے ذریعے سے جنت کو بھی بھر دیگا۔

ع ۳ ۱۶ ۱۷

ف۶ اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت ہی جلد اور بھرتی سے ان کیلیے جنت مزین کر دی جائے گی۔

(صفحہ ہذا ۶۲۵)

ف۷ السجود، اس کا مطلب ہے سجدہ کرنا یعنی سر زمین پر رکھنا، فروتنی کرنا، کبھی سجود کی تعبیر نماز سے بھی کی جاتی ہے۔

ف۸ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ندا دینے والا خاصان خدا کو ان کے والد ماجد کے نام سمیت ندا کرے گا اور اسکی آواز سب کو یکساں پہنچ جائے گی۔

ف۹ روایت ہے کہ اس سے مراد وہ آواز ہے جو آسمان کی طرف سے سنی جائے گی۔

ف۱۰ اس دن سے مراد رجعت کا دن ہے۔

ف۱۱ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ واقعہ رجعت میں پیش آئے گا۔

ف۱ والذّٰریٰت، حضرت علیؑ سے پوچھا گیا تھا کہ الذّٰریٰت ذَرْوًا سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا ہوا۔ پھر پوچھا گیا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا بادل۔ پھر دریافت کیا گیا فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا جہاز اور کشتیاں۔ پھر پوچھا گیا فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا فرشتے۔

ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

فرمایا جائیگا چکھو اس تپنے کے عذاب کو۔ یہ ہے وہ جس کی تم جلدی کرتے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

باغوں اور چشموں میں ہیں۔ انھوں نے وہ پایا جو ان کے رب نے انھیں عطا کیا۔ یقیناً وہ اس سے

قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

پہلے احسان کرنے والے تھے۔ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے۔

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾

اور پچھلی رات استغفار کرتے تھے ف۲ اور ان کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم اور حاجت مند کا۔ ف۳

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور زمین میں نشانیاں ہیں ف۴ یقین کرنے والوں کے لیے۔ اور خود تمھاری ذات میں، تو کیا تم اس پر غور نہیں کرتے۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ

اور تمھارا رزق آسمانوں میں ہے جس کا تمھیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تو قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی بیشک یہ قرآن

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ

حق ہے اسی زبان میں جس میں تم بولتے ہو۔ کیا آپؐ کے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی

الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

خبر آئی۔ جب وہ اس کے پاس آکر بولے کہ سلام ہو تم پر۔ انھوں نے کہا سلام، یہ ناآشنا سے لوگ ہیں۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا

پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ اور چوڑا چکلا بچھڑا لے آیا۔ تو پھر اسے ان کے سامنے پیش کیا کہا تم کھاتے

تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ

کیوں نہیں ہو۔ تو اس نے ان سے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا۔ وہ بولے ڈریے نہیں۔ اور اسے ایک عالم لڑکے کی بشارت

عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ

دی۔ تو ان کی عورت چیخ مار کر آگے آئی اور اپنے منہ پر ہاتھ مارا اور کہا ف۵ کیا بڑھیا بانجھ

عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

بچہ جنے گی؟ انھوں نے کہا تمھارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے اور وہی حکیم ہے جاننے والا ہے۔

ف 2 اس کے معنی رات کی تاریکی کے ساتھ دن کی روشنی کے ملنے کے ہیں اور اسی وجہ سے سحر صبح کے اول وقت کو کہتے ہیں۔

ف 3 روایت ہے المحروم وہ بدقسمت ہے جسے خرید و فروخت کرنے سے بھی نفع نہ ہو نیز روایت ہے کہ محروم وہ شخص ہے جس کی عقل میں کوئی فتور نہ ہو اور اس کی روزی میں وسعت نہ ہو اور تقدیر اس کے مخالف رہے۔

ف 4 اس جگہ آیات سے مراد وہ دلیلیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے علم، اس کی قدرت اس کے ارادے، اس کی وحدانیت اور اس کی کثرت رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

ع ۱
۲۳
۱۸

وقف لازم

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ہر شے میں اس کی ایک نشانی موجود ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ واحد ہے۔

ف 5 ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر میں چیخ کے معنی نقل کئے ہیں اور ابوعبیدہ نے بھی زور کی آواز یا اونچی آواز، اس کی تفسیر کی ہے جس کے معنی زور سے چیخنے کے ہیں۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى

ابراہیمؑ نے فرمایا اے فرشتو! تم کس لیے بھیجے گئے ہو ف۶ وہ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ

بھیجے گئے ہیں ف۷ کہ ان پر گارے سے لتھڑے ہوئے پتھر پھینکیں ، جو تمھارے رب کے پاس حق سے منحرف

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾

لوگوں کے لیے چُنے ہوئے ہیں ، تو ہم نے اس شہر میں سے جو بھی ایمان والے تھے ، نکال لیے۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً

تو ہم نے اس میں صرف ایک ہی گھر مسلمانوں کا پایا ف۸ اور ہم نے اس میں ایک نشانی باقی رکھی

لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى

ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں۔ اور موسیٰؑ کی بابت یہ ہے کہ جب ہم نے اسے روشن سند

فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾

کے ساتھ ف۹ فرعون کے پاس بھیجا۔ تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت روگرداں ہو گیا اور اس نے کہا یہ جادوگر یا دیوانہ ہے۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِيْ عَادٍ اِذْ

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا۔ اور عاد کی بابت یہ ہے کہ جب

اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ

ہم نے ان پر تباہ کن آندھی بھیجی جس چیز پر وہ گزرتی تھی اسے مانند

اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ﴿٤٢﴾ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٤٣﴾

ریت کے کر دیتی تھی۔ اور ثمود کی بابت یہ ہے کہ جب ان سے کہا گیا ایک وقت تک کے لیے آسائش اٹھا لو

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَمَا

تو انھوں نے اپنے رب کے حکم کی کوئی پروا نہ کی تو انھیں کڑک نے آلیا اور وہ دیکھ رہے تھے۔ تو وہ

اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ

کھڑے نہ ہو سکے اور نہ انھیں کوئی مدد مل سکی۔ اور ان سے پہلے قوم نوح کو

قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا

(ہلاک کر دیا) یقیناً وہ لوگ حق سے منحرف تھے۔ اور ہم نے آسمان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم

ع ٢

ف 6 روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ وہ فرشتے ہیں اور یہ کہ وہ اکٹھے نازل نہیں ہوتے جب تک کہ کوئی امر عظیم نہ ہو اس لئے ان سے سوال کیا کہ تم کس مہم کے لئے بھیجے گئے ہو۔

ف 7 مجرم قوم سے مراد قوم لوط علیہ السلام ہے۔

ف 8 اس گھر سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کا گھر ہے۔

ف 9 سلطان کے معنی حجت و برہان کے ہیں جیسا کہ سورۃ الرحمٰن میں ہے کہ وہ نہیں نکل سکتے بغیر کسی سند کے' اور کبھی اس سے معجزہ بھی مراد لیا' چنانچہ فرمایا کہ جب ہم نے بھیجا اس کو فرعون کے پاس کھلی سند دے کر یعنی معجزہ۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ
فرمایا جائیگا چکھو اس تپنے کے عذاب کو۔ یہ ہے وہ جس کی تم جلدی کرتے تھے۔ بیشک پرہیزگار لوگ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا
باغوں اور چشموں میں ہیں۔ انھوں نے وہ پایا جو ان کے رب نے انھیں عطا کیا۔ یقیناً وہ اس سے

قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
پہلے احسان کرنے والے تھے۔ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے۔

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىِٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾
اور پچھلی رات استغفار کرتے تھے ف۲ اور ان کے مالوں میں حق تھا سائل اور محروم اور حاجت مند کا۔ ف۳

وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾
اور زمین میں نشانیاں ہیں ف۴ یقین کرنے والوں کے لیے۔ اور خود تمھاری ذات میں، تو کیا تم اس پر غور نہیں کرتے۔

وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَ رَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ
اور تمھارا رزق آسمانوں میں ہے جس کا تمھیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تو قسم ہے آسمان اور زمین کے رب کی بیشک یہ قرآن

لَحَقٌّ مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ
حق ہے اسی زبان میں جس میں تم بولتے ہو۔ کیا آپ کے پاس ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی

الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾
خبر آئی۔ جب وہ اس کے پاس آکر بولے کہ سلام ہو تم پر۔ انھوں نے کہا سلام، یہ نا آشنا سے لوگ ہیں۔

فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا
پھر اپنے گھر گیا تو ایک فربہ اور چوڑا چکلا بچھڑا لے آیا۔ تو پھر اسے ان کے سامنے پیش کیا کہا تم کھاتے

تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ
کیوں نہیں ہو۔ تو اس نے ان سے اپنے دل میں ڈر محسوس کیا۔ وہ بولے ڈریے نہیں۔ اور اسے ایک عالم لڑکے کی بشارت

عَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِیْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ
دی۔ تو ان کی عورت چیخ مار کر آگے آئی اور اپنے منہ پر ہاتھ مارا اور کہا ف۵ کیا بڑھیا بانجھ

عَقِیْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۰﴾
بچہ جنے گی؟ انھوں نے کہا تمھارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے اور وہی حکیم ہے جاننے والا ہے۔

ف 2 اس کے معنی رات کی تاریکی کے ساتھ دن کی روشنی کے ملنے کے ہیں اور اسی وجہ سے سحر صبح کے اول وقت کو کہتے ہیں۔

ف 3 روایت ہے المحروم وہ بدقسمت ہے جسے خرید و فروخت کرنے سے بھی نفع نہ ہو نیز روایت ہے کہ محروم وہ شخص ہے جس کی عقل میں کوئی فتور نہ ہو اور اس کی روزی میں وسعت نہ ہو اور تقدیر اس کے مخالف رہے۔

ف 4 اس جگہ آیات سے مراد وہ دلیلیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے علم، اس کی قدرت اس کے ارادے، اس کی وحدانیت اور اس کی کثرت رحمت پر دلالت کرتی ہے۔

ع ۱ ۲۳ ۱۸

وقف لازم

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ ہر شے میں اس کی ایک نشانی موجود ہے وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ واحد ہے۔

ف 5 ابن ابی حاتمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر میں چیخ کے معنی نقل کئے ہیں اور ابوعبیدہ نے بھی زور کی آواز یا اونچی آواز، اس کی تفسیر کی ہے جس کے معنی زور سے چیخنے کے ہیں۔

HIGH COURTS OF PAKISTAN

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿۳۱﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ

ابراہیمؑ نے فرمایا اے فرشتو! تم کس لیے بھیجے گئے ہو ف۶ وہ بولے ہم ایک مجرم قوم کی طرف

قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ طِينٍ ﴿۳۳﴾ مُسَوَّمَةً عِنْدَ

بھیجے گئے ہیں ف۷ کہ ان پر گارے سے لتھڑے ہوئے پتھر پھینکیں ، جو تمھارے رب کے پاس حق سے منحرف

رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿۳۴﴾ فَأَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۳۵﴾

لوگوں کے لیے چُنے ہوئے ہیں ، تو ہم نے اس شہر میں سے جو بھی ایمان والے تھے ، نکال لیے ۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَا آيَةً

تو ہم نے اس میں صرف ایک ہی گھر مسلمانوں کا پایا ف۸ اور ہم نے اس میں ایک نشانی باقی رکھی

لِلَّذِينَ يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿۳۷﴾ وَفِي مُوسَىٰ إِذْ أَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ

ان کے لیے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ۔ اور موسیٰؑ کی بابت یہ ہے کہ جب ہم نے اسے روشن سند

فِرْعَوْنَ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِ وَقَالَ سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿۳۹﴾

کے ساتھ ف۹ فرعون کے پاس بھیجا ۔ تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت روگرداں ہو گیا اور اس نے کہا یہ جادوگر یا دیوانہ ہے ۔

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۴۰﴾ وَفِي عَادٍ إِذْ

تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو گرفت میں لے کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا ۔ اور عاد کی بابت یہ ہے کہ جب

أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿۴۱﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ

ہم نے ان پر تباہ کن آندھی بھیجی جس چیز پر وہ گزرتی تھی اسے مانند

إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿۴۲﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۴۳﴾

ریت کے کر دیتی تھی ۔ اور ثمود کی بابت یہ ہے کہ جب ان سے کہا گیا ایک وقت تک کے لیے آسائش اٹھا لو

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ﴿۴۴﴾ فَمَا

تو انھوں نے اپنے رب کے حکم کی کوئی پروا نہ کی تو انھیں کڑک نے آ لیا اور وہ دیکھ رہے تھے ۔ تو وہ

اسْتَطَاعُوا مِنْ قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ

کھڑے نہ ہو سکے اور نہ انھیں کوئی مدد مل سکی ۔ اور ان سے پہلے قوم نوح کو

قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿۴۶﴾ ع ۲ وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا

(ہلاک کر دیا) یقیناً وہ لوگ حق سے منحرف تھے ۔ اور ہم نے آسمان کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور یقیناً ہم

ف 6 روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہو گیا کہ وہ فرشتے ہیں اور یہ کہ وہ اکٹھے نازل نہیں ہوتے جب تک کہ کوئی امر عظیم نہ ہو اس لئے ان سے سوال کیا کہ تم کس مہم کے لئے بھیجے گئے ہو۔

ف 7 مجرم قوم سے مراد قوم لوط علیہ السلام ہے۔

ف 8 اس گھر سے مراد حضرت لوط علیہ السلام کا گھر ہے۔

ف 9 سلطان کے معنی حجت و برہان کے ہیں جیسا کہ سورۃ الرحمٰن میں ہے کہ وہ نہیں نکل سکتے بغیر کسی سند کے' اور کبھی اس سے معجزہ بھی مراد لیا' چنانچہ فرمایا کہ جب ہم نے بھیجا اس کو فرعون کے پاس کھلی سند دے کر یعنی معجزہ۔

لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ

اسے وسعت دینے کی قدرت رکھتے ہیں، اور زمین کو ہم نے فرش کے طور پر بنایا تو ہم کتنے بے مثل بچھانے والے ہیں۔ اور ہم نے ہر چیز کو

خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ

جوڑے جوڑے پیدا کیا ف۱ تاکہ تم اس پر غور کرو۔ پس ہر چیز سے منہ موڑ کر اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ بیشک میں اسکی

مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾

طرف سے تمھیں (برے اعمال سے) ڈرانیوالا ہوں۔ اور اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اسکی طرف سے تمھیں (برے اعمال سے) ڈرانیوالا ہوں۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ

ایسے ہی جب ان سے اگلے لوگوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو وہ بھی یہی بولے کہ یہ جادوگر ہے یا

مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ

دیوانہ ہے۔ کیا وہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں بلکہ وہ ایک سرکش قوم ہیں۔ آپ ان سے منہ پھیرلیں واور اس میں

بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ

آپ پر کوئی ملامت نہیں۔ اور اللہ کو یاد کریں کیونکہ اللہ کو یاد کرنا مومنوں کو فائدہ دیتا ہے۔ اور میں نے جنوں اور انسانوں کو

وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ

اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ نہ میں ان سے کوئی رزق مانگتا ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ

یُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ

مجھے کھانا کھلائیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا ہے اور وہ بڑی طاقت والا اور قدرت والا ہے۔ پس ان ظالموں کے لیے

ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَیْلٌ

عذاب ہے جیسا ان کے ساتھ والے گنہگاروں کو عذاب دیا گیا بس وہ (عذاب کیلئے) جلدی نہ مچائیں۔ اور کافروں

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾

کے لیے خرابی ہے اس دن سے جس کا وہ وعدہ دیے گئے ہیں۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ طور مکی۔ اور اس میں انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾

شہادت ہے طور کی اور سطر وار لکھی ہوئی کتاب کی جو پھیلی ہوئی باریک جھلی پر ف۳ شہادت ہے بیت معمور کی ف۴

ف۱ روایت ہے کہ چیزوں کے باہم متضاد ہونے سے معلوم ہوا کہ (اللہ) کی کوئی ضد نہیں اور چیزوں کے باہمی میل جول سے پتہ چلا کہ اس کے ساتھ میل جول رکھنے والی کوئی چیز نہیں اس نے نور کو تاریکی کی ضد قرار دیا اور خشکی کو تری کی ضد، سردی کو گرمی کی ضد، کھردری کو ملائم کی ضد قرار دیا، دشمن اور مخالف چیزوں میں اسی نے الفت پیدا کی اور متحد اور پاس پاس رہنے والی چیزوں میں اسی نے تفریق کی جن چیزوں میں تفریق ہوگئی وہ خود اپنے تفریق کرنے والے پر دلالت کرتی ہیں اور جن چیزوں میں الفت ہوگئی وہ اپنے الفت پیدا کرنے والے پر دلالت کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کہ ہم نے ہر چیز کو جوڑے جوڑے پیدا کیا، کا یہی مطلب ہے۔

ف۲ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ہم میں سے کوئی ایسا نہ تھا جس کو ہلاکت کا یقین نہ ہوگیا ہو اور جب اگلی آیت نازل ہوئی اور تو نصیحت کرتا رہ پس یقیناً یاد اللہ مومنوں کو نفع دیتی ہے تو ہمارے دل خوش ہوگئے۔

ف۳ روایت ہے کہ رق اس جھلی کو کہتے ہیں جس پر لکھا جاتا ہے اور اس جگہ استعارے کے طور پر ہر اس چیز کے لیے استعمال کیا گیا ہے جس پر کچھ لکھا جائے اور کتاب اور رق کو نکرہ لانے سے دونوں کی عظمت کا اظہار مقصود ہے اور یہ جتلانا کہ یہ لوگوں میں معروف اور مشہور چیز نہیں ہے۔

ف۴ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے چار ستون قائم کیے اور ان کا نام بیت المعمور رکھا اور بیت معمور کے لیے کل فرشتوں کو حکم دیا کہ اس کا طواف کیا کریں پھر کچھ فرشتوں کو بھیجا اور یہ حکم دیا کہ زمین میں ایک مکان اسی انداز اور اسی کی مانند بناؤ اور جو جو زمین میں ہیں ان کو یہ حکم دیا کہ اس کا طواف کیا کریں اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اور پھر کبھی ان کو اس میں آنا نہ ملے گا۔ ع ۳ ۱۴ ۲

HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ ⑤ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ ⑥ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ ⑦

اور بلند چھت کی اور بے پایاں سمندر کی ف۳ یقیناً آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہو گا۔

مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ ⑧ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ ⑨ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۭ ⑩

اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ جس دن آسمان انتہائی شدت سے ہلیں گے، اور پہاڑ انتہائی تیزی کے ساتھ چلیں گے۔

فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ ⑪ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ⑫

وقف لازم

تو اس دن جھٹلانے والوں کو اپنی خرابی کا پتہ چلے گا۔ وہ جو اپنے غلط مشغلوں سے کھیل رہے ہیں۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۭ ⑬ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا

جس دن وہ جہنم کی طرف تیزی کے ساتھ دھکیل دیے جائیں گے (اور ان سے کہا جائیگا) یہ ہے وہ آگ جسے تم

تُكَذِّبُوْنَ ⑭ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ⑮ اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا

جھٹلایا کرتے تھے۔ تو کیا یہ جادو ہے ف۴ یا تمھیں سجھائی نہیں دیتا۔ اب اس میں چلو پس چاہے صبر کرو

اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑯

یا نہ کرو۔ سب تمھارے لیے یکساں ہے۔ یقیناً یہ بدلہ ہے اس کا جو عمل تم کرتے تھے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۙ ⑰ فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ

یقیناً پرہیزگار لوگ باغوں میں اور راحت میں رہیں گے۔ جو ان کے رب نے انھیں عطا کیا اس پر وہ خوش ہیں۔

وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ⑱ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـــًٔا بِمَا كُنْتُمْ

اور ان کے رب نے انھیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا۔ کھاؤ اور پیو، خوشگواری کے ساتھ یہ صلہ ہے اس کا

تَعْمَلُوْنَ ۙ ⑲ مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ⑳

جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہونگے جو قطار در قطار بچھے ہوئے ہیں۔ اور ہم انھیں حور عین کے ساتھ بیاہ دیں گے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (ف۴-A)

اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے بھی ان کی پیروی کی ہم نے انکی اولاد کو بھی ان کے پاس پہنچا دیا۔

وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٍٔۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ㉑

اور ان کے اعمال میں سے ہم کچھ بھی کمی نہیں کریں گے۔ تمام لوگوں نے جو کچھ بھی کمایا وہ ان کے ساتھ ہے

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ㉒ يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا

اور ہم نے انکو آرام کی جگہ رکھا اور میوے اور گوشت اور جو کچھ بھی وہ چاہیں عطا کیا جائیگا۔ ایک دوسرے سے جلدی کریں گے

ف 3 مسجور کے معنی ہیں بھرا ہوا، گھیرے والا اور بھڑک اٹھنے والا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک قول ہے سورہ تکویر میں "اور جب دریاؤں کو آگ سے بھڑکایا جائے گا"۔ نیز روایت ہے کہ قیامت میں سمندر بھڑک اٹھے گا اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سمندروں کو آگ بنا دے گا اور ان کے ذریعے سے آتش جہنم کو بھڑکائے گا۔

ف 4 اس کا مطلب یہ ہے کہ وحی کے متعلق۔ تو یہ کہا کرتے تھے کہ یہ جادو ہے اب جو جہنم کی تصدیق ہو گئی تو کیا یہ بھی جادو ہی ہے۔

ف A-4 روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے کہ اگر کوئی مومن درجے میں بڑھ جائے گا اور اس کی اولاد اس سے پست رہے گی تو اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کے درجے بڑھا کر ان کو اس مومن سے ملا دے گا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ
جام لینے میں ف۱ جس میں نہ بدمزگی ہوگی اور نہ کوئی اعتراض۔ اوران کے اردگرد خدمتگار پھرتے ہوں گے، گویا کہ وہ موتی ہیں
مَّكْنُونٌ ﴿٢٤﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٢٥﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا
چھپاکر رکھے ہوئے۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف منہ کرکے آپس میں پوچھا کریں گے۔ کہیں گے یقیناً ہم اس سے
قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿٢٦﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿٢٧﴾
پہلے اپنے گھروالوں میں فکرمند رہتے تھے۔ تواللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچا لیا۔
إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ
اورہم اس سے پہلے اسی (اللہ) کو پکارتے تھے یقیناً وہی احسان فرمانیوالا اور رحم کرنیوالا ہے۔ پس اے حبیب! آپ انھیں اللہ کی یاد کرائیں آپ تو
رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ
اپنے رب کے انعام سے نہ کاہن ہیں اور نہ مجنون ہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہیں کہ ان پر حوادثِ زمانہ کا اثر ہوا ہے ف۲
الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ
آپ فرمادیں ٹھہرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔ کیا ان کے خواب وخیال
أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل
نے اس کے متعلق انھیں بتایا ہے ف۳ یا وہ حقیقتاً سرکش لوگ ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے یہ (قرآن) گھڑ لیا ہے (ایسا
لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿٣٤﴾ أَمْ
نہیں) بلکہ وہ ایمان ہی نہیں رکھتے۔ پس وہ اس جیسی ایک بات ہی لے آئیں اگر وہ سچے ہیں۔ کیا وہ
خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿٣٥﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ
کسی اور چیز سے پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔ یا انھوں نے زمین اور آسمانوں کو
وَالْأَرْضَ ۚ بَل لَّا يُوقِنُونَ ﴿٣٦﴾ أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ
پیدا کیا ہے بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے۔ یا ان کے پاس آپ کے رب کے خزانے ہیں یا وہ
الْمُصَيْطِرُونَ ﴿٣٧﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ ۖ فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُم
صاحبِ اقتدار ہیں۔ یا انکے پاس کوئی سیڑھی ہے کہ جس پر چڑھ کر وہ سن لیتے ہیں۔ توان کا سننے والا کوئی نہیں نہ انکے
بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ ﴿٣٩﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا
پاس کوئی روشن سند ہے۔ کیا اس (اللہ) کے بیٹیاں ہیں اور تمھارے بیٹے ہیں ف۵ کیا آپ ان سے کچھ صلہ مانگتے ہو

ف۱ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے پینے کی حالت میں منہ سے کوئی فضول بات نہ نکالیں گے اور نہ کوئی ایسا فعل کرینگے جس کا کرنیوالا اس کے سبب گنہگار ہو جیساکہ دنیا میں پینے والوں کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول اس قول کی مانند ہے اس میں نہ کوئی جھگڑا ہوگا اور نہ اس سے مدہوش ہوں گے (سورۂ صافات)
ف۲ ریب کا استعمال اس شک یا گمان کے متعلق ہوتا ہے جسکی حقیقت بعد میں اس کے برخلاف منکشف ہوجائے اور چونکہ زمانے کی گردشوں کے تعین اوقات میں بھی شک ہوتا ہے کہ خدا جانے کب گردش ع ۲۸ ۳
کا وقت آجائے اس لیے جب زمانے کے ساتھ ریب کا لفظ مستعمل ہو تو گردش کے معنی ہوں گے نیز زمانے کے حادثات سے جو تعلق نفس انسان پر گزر جائے وہ ریب المنون ہے، اور ایک قول کے مطابق المنون کے معنی موت کے ہیں۔
ف۳ احلامہم کے معنی خواب کے ہیں اور حلم کے معنی بردباری کے بھی ہیں اور چونکہ بردباری عقل کی وجہ سے ہوتی ہے اس لیے حلم کے معنی عقل کے بھی لیتے ہیں گویا مسبب بول کر سبب مراد لیتے ہیں، اس آیت میں احلام سے مراد عقلیں ہیں نیز احلامہم کے معنی انکی عقلیں ہیں
پھر ایک تفسیر میں ہے کہ
دنیا میں قریش سے زیادہ کوئی عقلمند نہیں تھا لہذا اس سے انکے متناقض اقوال کیطرف اشارہ ہے کیونکہ کاہن تو عقلمند اور دقیق نظر والا ہوتا ہے اور مجنون جسکی عقل پر پردہ پڑ جائے اور شاعر وہ ہوتا ہے جسکا کلام تخیل پر مبنی ہو اور موزوں ہو اور مجنون سے ایسا کلام صادر نہیں ہوسکتا۔ کفار قریش آنحضرتؐ کو الزام دیا کرتے تھے کہ یہ کاہن ہے، مجنون ہے، شاعر ہے وغیرہ وغیرہ اسی کا جواب یہ دیا گیا ہے اور ہر ایک یعنی کاہن مجنون اور شاعر کی صفات بیان کرکے انکے الزاموں کی تردید کردی گئی ہے
ف۵ منقول ہے کہ یہ وہ بات ہے جو قریش کہتے تھے کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں اور اس سے ان کی حماقت ثابت ہوتی ہے اور یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جو شخص ایسی عقل رکھتا ہو وہ عقلمندوں میں شمار نہیں ہوسکتا تو یہ کہاں ممکن ہے کہ اسکی روح عالم ملکوت تک جاسکے اور امورِ غیب پر مطلع ہوسکے۔

فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٠﴾ أَمْ عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤١﴾

تو یہ چٹی سمجھ کر اس کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں یا ان کے پاس غیب کا علم ہے جس سے وہ لکھ لیتے ہیں۔

أَمْ يُرِيدُونَ كَيْدًا فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿٤٢﴾ أَمْ لَهُمْ

یا وہ کوئی داؤ کرنا چاہتے ہیں تو کافروں پر ہی داؤ پڑتا ہے۔ ف۱ یا اللہ کے سوا ان کا

إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٤٣﴾ وَإِن يَرَوْا كِسْفًا مِّنَ

کوئی اور معبود ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جس سے وہ شرک کرتے ہیں۔ اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا

السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَّرْكُومٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ

دیکھیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو بادل کا ٹکڑا ہے۔ پس آپ انھیں چھوڑ دیں یہاں تک کہ وہ اس دن کو پالیں

الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ

جس میں وہ بے ہوش ہوں گے۔ جس دن ان کا فریب ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ وہ

يُنصَرُونَ ﴿٤٦﴾ وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

مدد کیے جائیں گے۔ اور بیشک وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیے ان کے لیے اس کے علاوہ ایک اور عذاب ہے۔ مگر ان میں سے اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

نہیں جانتے۔ اور (اے حبیبؐ!) اپنے رب کا حکم آنے کیلیے صبر کرو پس بیشک آپ ہماری نظروں میں ہو ف۲ اور اپنے رب کی تسبیح کرو

۲ ع ۲۱ ۴ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٨﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

جبکہ آپ کھڑے ہو۔ اور کچھ حصہ رات میں اس کی تسبیح کرو اور جب ستارے ماند پڑ گئے ہوں۔

سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورہ نجم مکی۔ اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ | باسٹھ آیتیں اور تین رکوع ہیں

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ

اور قسم ہے چمکتے ہوئے تارے کی جبکہ وہ اترا ف۱ تمھارے صاحب نہ بھولے نہ چوکے اور وہ اپنی خواہش سے

الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴿٥﴾ ذُو مِرَّةٍ

نہیں بولتے۔ مگر وہ وحی جو کی جاتی ہے۔ انھیں سکھایا ہے اس نے جو زبردست قوتوں کا مالک ہے ف۲ پھر وہ جلوہ گر ہوا

فَاسْتَوَىٰ ﴿٦﴾ وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ

اور قصد فرمایا ف۳ اور وہ آسمان کے سب سے بلند کنارے پر تھا۔ پھر وہ نزدیک ہوا اور بہت قریب ہوگیا۔ تو وہ دو کمان

ف۱ منقول ہے کہ انکے مکر کا وبال ان پر یہ پڑا کہ وہ بدر کے دن قتل کر دیے گئے۔

ف۲ روایت ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ آپؐ ہماری حفاظت اور حمایت میں ہو کیونکہ ہم آپکو ہر وقت دیکھتے ہیں اور آپؐ کی حفاظت کرتے ہیں۔

ف عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ ایک رات ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی جب آپؐ سلام سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے چہرہ مبارک ہماری طرف کیا اور فرمایا کہ آج رات کو طلوع فجر کے وقت ایک ستارہ ٹوٹے گا اور تم میں سے کسی ایک کے گھر گریگا پس جس گھر میں وہ ستارہ گرے گا وہ مقرب بارگاہ الہٰی ہوگا پس جیسے ہی فجر کا وقت قریب ہوا تو ہم میں سے ہر شخص ستارے کے ٹوٹ کر اپنے ہی گھر گرنے کا منتظر تھا اور اسکی سب سے زیادہ خواہش میرے باپ حضرت عباس بن عبدالمطلب کو تھی پھر جب فجر طلوع ہوئی ستارہ ٹوٹ کر ہوا میں سے گزرا اور ریزہ ریزہ ہوکر علیؑ کے گھر میں گرا پس آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یا علیؑ! قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث کیا خدا اور رسولؐ تم سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی کہ تم خدا اور رسولؐ سے محبت کرتے ہو پس منافقوں نے جیسے کہ عبداللہ ابن ابی اور اسکے ساتھی تھے یہ کہنا شروع کیا کہ نعوذ باللہ محمدؐ اپنے چچا زاد بھائی کی محبت میں بہک گئے اور اس کی شان میں جو کچھ بھی کہتے ہیں خواہش نفسانی سے کہتے ہیں اس پر اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف۲ منقول ہے کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

ف۳ لفظ استویٰ کے تفصیلی معنی سابقاً کر دیے گئے ہیں وہاں سے ملاحظہ کر لیا جائے

نیز لکھا ہے کہ یہ اشارہ جبرئیل امینؑ کیطرف ہے جو اپنی حقیقی صورت پر یعنی جس صورت پر ان کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے کھڑے ہوئے تھے اور سوائے رسول خدا کے کسی اور نبیؑ نے ان کو انکی اصلی صورت پر نہیں دیکھا آنحضرتؐ نے ان کو ان کی اصلی صورت میں ایک مرتبہ آسمان پر دیکھا اور ایک مرتبہ زمین پر۔

قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿٩﴾ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

یا اس سے کم فاصلے پر تھا۔ف۴ پس وحی فرمائی اپنے بندے کو جو کچھ بھی وحی فرمائی۔ اس نے غلط نہ سمجھا

مَا رَأَىٰ ﴿١١﴾ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴿١٣﴾

جو کچھ اس نے دیکھا۔ تو کیا تم ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو اور انھوں نے اسے دوسری مرتبہ پھر دیکھا۔

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ﴿١٥﴾ إِذْ يَغْشَى

سدرۃ المنتہیٰ کے پاس (شبِ معراج میں) اس کے پاس جنت الماویٰ ہے۔ جبکہ سدرہ پر چھا رہا

السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ

تھا جو کچھ کہ چھا رہا تھا۔ نہ ان کی نظر نے دھوکا کھایا اور نہ وہ بہکی ف۵ یقیناً اس نے اپنے رب کی

آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ ﴿١٨﴾ أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّىٰ ﴿١٩﴾ وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ

بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ تو اے کافرو! کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ کو اور اس تیسرے منات

الْأُخْرَىٰ ﴿٢٠﴾ أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثَىٰ ﴿٢١﴾ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰ ﴿٢٢﴾

کو بھی۔ کیا تمھارے لیے بیٹے ہیں اور اس (اللہ) کیلیے بیٹیاں۔ جب تو یہ بہت ہی بڑی نامنصفانہ تقسیم ہے۔

إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

یہ نام تو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں

بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۖ

کوئی سند نہیں اتاری وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور خواہشاتِ نفس کی۔

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿٢٣﴾ أَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾

حالانکہ ان کے رب کے پاس سے ہدایت آ چکی ہے۔ کیا انسان کو وہ مل جائے گا جس کی وہ تمنا کرے۔

فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿٢٥﴾ وَكَمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي

پس دنیا اور آخرت اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور کتنے ہی فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ ان کی سفارش

شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ ﴿٢٦﴾

کچھ بھی کفایت نہ کرے گی۔ مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے لیے چاہے اجازت دیدے اور اس سے وہ راضی ہو جائے۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلَائِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنْثَىٰ ﴿٢٧﴾

اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تو وہ فرشتوں کے نام عورتوں کے ناموں کی طرح رکھ لیتے ہیں۔

ف 4 عرب میں دستور تھا کہ جب دو قبیلے آپس میں دوستی کا معاہدہ کرتے تو دونوں کے سردار اپنی اپنی فوج سے باہر نکل آتے اور ایک دوسرے کی کمان پر کمان رکھ دیتے مطلب یہ ہوتا تھا کہ آج کے بعد ان دونوں کمانوں سے ایک ہی دشمن کے خلاف تیر نکلیں گے جو تمہارا دشمن وہ ہمارا دشمن اور جو تمہارا دوست وہ ہمارا دوست۔ معراج شریف کی رات بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ کے لئے یہی محاورہ استعمال کیا گیا یعنی اے حبیبؐ جو تیرا دوست وہ میرا دوست جو تیرا دشمن وہ میرا دشمن۔ اس کے بعد جو آیات قرآنی نازل ہوئیں ہیں۔ ان سے صاف ظاہر ہے۔

ف 5 قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ جب نگاہ اپنی حد سے گزر جاتی ہے تو بہکنے لگتی ہے اسی طرح پانی جب حد سے متجاوز ہوتا ہے تو طغیانی آ جاتی ہے تو طغیٰ کا استعمال ان دونوں معنوں میں اسی اعتبار سے ہے۔

ع ١ ٢٥ ٥

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ

اور انھیں اس کے متعلق کوئی علم نہیں، وہ تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور گمان یقین کی جگہ

مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ۚ ﴿٢٨﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا

کام نہیں دیتا ف۶ اور جس نے روگردانی کی ہمارے ذکر سے آپؐ اس سے منہ پھیر لو۔ اور وہ سوائے دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ

کے اور کچھ نہیں چاہتا۔ ان کے علم کی یہاں تک پہنچ ہے۔ بیشک آپؐ کا رب خوب جاننے والا ہے اس کو

ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

جو اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور وہ خوب جانتا ہے جس نے ہدایت پائی ہے ف۸ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ

اور جو کچھ زمین میں ہے۔ تاکہ ان کو بدلہ دے ان کے برے اعمال کا اور نیکی کرنے والوں کو نہایت

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ۚ ﴿٣١﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا

اچھا صلہ عطا فرمائے۔ وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ف۹ مگر یہ کہ اس کے

اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ

قریب گئے اور رک گئے ف۱۰ یقیناً آپؐ کے رب کی مغفرت وسیع ہے۔ اور وہ تمھیں خوب جانتا ہے، اس نے تمھیں زمین

الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ

سے نکالا اور جبکہ تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں جنین تھے تو تم اپنے نفسوں کو پاکیزہ نہ بتاؤ۔

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ تَوَلّٰى ۙ ﴿٣٣﴾ وَاَعْطٰى قَلِيْلًا

وہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ کیا آپؐ نے دیکھا اس کو جو پھر گیا۔ اور کچھ تھوڑا سا دیا اور باقی

وَّاَكْدٰى ﴿٣٤﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿٣٥﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِيْ

روک رکھا۔ کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ یا اسے اس کی خبر نہ آئی جو موسیٰؑ

صُحُفِ مُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰٓى ۙ ﴿٣٧﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ

کے صحیفوں میں ہے۔ اور ابراہیمؑ کے، کہ جس نے ہر حکم کو پورا کیا ف۱۱ کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ

اُخْرٰى ۙ ﴿٣٨﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۙ ﴿٣٩﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ

نہیں اٹھائے گی۔ اور انسان اپنی کوشش کا پھل پائے گا ف۱۲ اور یہ کہ وہ اپنی کوشش عنقریب

ف۶ منقول ہے کہ حق کسی چیز کی حقیقت کو کہتے ہیں اور اسکا ادراک بغیر علم کے نہیں ہو سکتا۔

ف۷ جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جائے اور اس سے منہ پھیرے اور دنیا میں منہمک ہو جائے ایسے شخص کو دعوت دینے سے منہ پھیر لو کیونکہ اسے دعوت دینا سوائے عناد بڑھنے اور باطل پر اصرار کرنے کے اور کچھ فائدہ نہ دے گی۔

ف۸ ماسوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون دعوت قبول کریگا اور کون نہیں پس تو انہیں دعوت دینے میں اپنی جان کو تکلیف نہ دے کیونکہ تمہارے ذمے صرف انہیں احکام خداوندی پہنچا دینا ہی ہے اور وہ تو نے یقیناً انہیں پہنچا دیا ہے۔

ع ۳ / ۶

ف۹ منقول ہے کہ فواحش سے مراد زنا اور سرقہ یعنی چوری ہے۔

ف۱۰ منقول ہے کہ اس سے مراد وہ گناہ صغیرہ ہیں جنکا بندہ کبھی کبھی جہالت سے مرتکب ہو جائے پھر نادم ہو کر توبہ کرے مغفرت مانگے اور وہ بخش دیے جائیں۔

ف۱۱ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جس کام کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا وہ امر سے متعلق ہوں یا نہی سے یا بیٹا ذبح کرنے کے بارے میں ہو وہ سب کو بجا لائے۔

ف۱۲ روایت ہے کہ جس طرح کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کے عوض میں نہیں پکڑا جا سکتا اسی طرح دوسرے کے عمل سے ثواب بھی نہیں پا سکتا اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ میت کے حق میں صدقہ دینا اور میت کی طرف سے حج کا بجا لانا میت کو نفع پہنچاتا ہے

ع ۷ / ۶

یہ اس وجہ سے ہے کہ میت نے اپنے پسماندگان کے دل میں بسبب احسان یا ایمان یا قرابتداری وغیرہ کے محبت ڈال دی تھی اور یہ سب کچھ اس کی اپنی کوشش کا نتیجہ تھا جیسا کہ مریض کہ اس کے ایام مرض میں وہ کل اعمال خیر لکھے جاتے ہیں جو اپنی صحت کی حالت میں بجا لاتا ہو اس لیے کہ اس کی نیت میں یہ ضرور ہے کہ اگر وہ تندرست ہوتا تو یہ سب اعمال بجا لاتا پس ثواب کا ملنا نیت پر موقوف ہے باوجودیکہ نیت کو عمل میں لانے کا معنیٰ موجود ہے مگر وہ معنیٰ اسکے اختیار کی بات نہیں اس پر اللہ تعالیٰ غالب ہے پس یہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے کہ وہ اسے ثواب دیتا ہے۔

يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾

دیکھے گا۔ اور اس کو اس کوشش کا، پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اور یاد رکھو کہ آپ کے رب کی طرف ہی آپ کی انتہا ہے ف۱۳

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

اور وہی ہنساتے اور رُلاتے والا ہے۔ اور وہی مارنے اور جلانے والا ہے۔ اور یہ کہ اسی نے نر اور

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ

مادہ جوڑے پیدا کیے۔ نطفہ سے جب وہ (رحم میں) قائم ہو جاتا ہے۔ اور وہی

النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ

دوبارہ اٹھائے گا۔ اور اسی نے غنا دی اور قناعت دی۔ اور وہی شعریٰ ستارے کا بھی

الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ

رب ہے۔ اور اس نے پہلی قوم عاد کو ہلاک فرمایا۔ اور ثمود کو بھی اور ان میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ اور ان

نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ

پہلے نوحؑ کی قوم کو۔ اور وہ ان سے بھی زیادہ ظالم اور سرکش تھے۔ اور اس نے الٹنے والی بستی کو

اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا

نیچے گرایا۔ تو اس پر چھایا جو کچھ کہ چھایا۔ تو اے سننے والے، تو اپنے رب کی کونسی نعمتوں میں شک کریگا۔ یہ تو

نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ

ڈرانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح۔ نزدیک آنیوالی گھڑی قریب آپہنچی ف۱۴ اللہ کے سوا اس کا کوئی

اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ

کھولنے والا نہیں۔ کیا تم اس بات میں تعجب کرتے ہو۔ اور ہنستے ہو

وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ ع ۳

اور روتے نہیں۔ اور تم غفلت میں پڑے ہو ف۱۵ اللہ ہی کے لیے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ قمر مکی۔ اور اس میں — اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ — پچپن آیتیں اور تین رکوع ہیں

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا

قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا ف۱ اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں

ف۱۳ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کلام میں نوبت خود اللہ تعالیٰ کے ذکر تک پہنچے تو خاموش ہو جاؤ اسی طرح مروی ہے اور کچھ زیادہ بھی ہے۔

ف۱۴ ازف کے اصلی معنی تنگ وقت کے ہیں چونکہ تنگی وقت کا مطلب وقت کا قریب آ لگنا ہوتا ہے اس لیے اس کا استعمال قریب آ لگنے میں ہونے لگا۔ ازفہ، نزدیک آنے والی قریب آ لگنے والی، جس کے آنے کا وقت بہت تنگ ہو گیا ہو۔ اس سے مراد قیامت ہے۔

ف۱۵ اس کے معنی ہیں کھیل کرنے والے، غافل ہونے والے، اگانے والے، تکبر سے سر اٹھانے والے، حیرت میں کھڑے رہنے والے۔

ف۱ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ چند مشرک لوگ جن کا سربراہ ابوجہل تھا آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے اگر آپؐ سچے ہیں تو ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر میں ایسا کروں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے انہوں نے کہا کہ ہاں یہ شب بدر (چودھویں رات کا) چاند تھا۔ پس آنحضرتؐ نے دعا کی اور چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا چاند اسی وقت دو ٹکڑے ہو گیا اور جبل ابوقبیس ان دو ٹکڑوں کے درمیان آ گیا آپؐ نے آواز دی کہ اے عمرو بن ہشام، او فلاں او فلاں دیکھو چاند دو ٹکڑے ہو گیا ہے تو انہوں نے یہ معجزہ دیکھ کر کہا کہ ہماری نظریں بند کر دی گئی ہیں اور یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ آسمان کی چیزوں پر جادو نہیں چلتا۔ جبیر ابن مطعمؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا یہاں تک کہ ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر تھا اور دوسرا ٹکڑا دوسرے پہاڑ پر تھا پس مشرکوں نے کہا کہ محمدؐ نے ہم پر جادو کر دیا اس وقت ایک شخص نے کہا اگر تم پر جادو کر دیا ہے تو سب پر جادو نہیں کر دیا۔ بعض ناسمجھ لوگوں نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ چاند قیامت کے قریب پھٹ جائے گا مگر یہ ان کی کم علمی اور بے بضاعتی کا سبب ہے کہ انہوں نے آیت کے مفہوم کو نہیں سمجھا

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾
یہ تو جادو ہے جو چلا آتا ہے۔ اور انھوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشات کی پیروی کی اور ہر کام کا ایک وقت مقرر ہو چکا ہے۔
وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّنَ الْأَنبَاءِ مَا فِيهِ مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا
اور بیشک ان کے پاس وہ خبریں آئیں جو غیر معتبر تھیں۔ (جو آپکی طرف سے خبریں آئیں) وہ حکمت سے پُر تھیں پھر
تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾
انکو ڈرانیوالے کیا کام دیں۔ تو آپؐ ان سے منہ پھیر لو جب بلانے والا ایک انجانی چیز کی طرف بلائے گا۔
خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ
آنکھیں نیچے کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے پھیلی ہوئی ٹڈیوں کی
مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾
مانند۔ پکارنے والے کی طرف لپکتے ہوئے کافر لوگ کہیں گے کہ یہ دن تو بہت سخت ہے۔
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾
ان سے پہلے نوحؑ کی قوم نے بھی جھٹلایا تھا اور ہمارے بندے کو جھوٹا بتلایا اور بولے کہ وہ دیوانہ ہے اور اسے جھڑکا گیا۔
فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ
تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو مجھے غالب فرما۔ تو ہم نے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے موسلا دھار پانی
مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ
کے ساتھ اور ہم نے زمین پھاڑ کر کتنی چشمے بہادیے تو دونوں پانی مل گئے اس مقدار پر جو
قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً
مقرر تھی اور ہم نے نوحؑ کو سوار کیا تختوں اور کیلوں والی کشتی پر کہ وہ ہماری نگاہ کے روبرو چلتی تھی۔ اسکے بدلے
لِّمَن كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ
میں جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا۔ اور ہم نے اسے نشانی کر کے چھوڑ دیا پس ہے کوئی اس پر دھیان کرنے والا۔ تو کیسا ہوا
كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن
میرا عذاب اور خوف دلانا۔ اور بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کیلئے آسان کر دیا ہے تو ہے کوئی نصیحت
مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا
حاصل کرنے والا قوم عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا ان پر میرا عذاب اور وہ کیسے میرے خوف میں مبتلا ہوئے۔ بیشک ہم نے ان پر

(بقیہ بر صفحہ سابقہ)

چاند پھٹ گیا" اگر قرب قیامت سے متعلق ہوتا تو "انشق القمر" ہوتا یعنی چاند پھٹ جائیگا پھر اس سے اگلی آیت بتا رہی ہے کہ کافروں نے کہا کہ یہ تو جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے اگر یہ قرب قیامت سے متعلق ہوتا تو قیامت کے قریب جب چاند پھٹے گا اس وقت کوئی جاندار موجود نہیں ہوگا یہ کون کہنے والا ہوگا کہ یہ سب جادو کا کرشمہ ہے۔ اللہ تعالے نے اگلی آیت میں خود اس واقعہ کی تصدیق کردی ہے اگر کافر کوئی معجزہ دیکھ لیتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے درحقیقت نبوت کی علامتوں میں سے یہ ایک علامت ہے نیز آنحضرتؐ کی نبوت قیامت کے قریب ہونے کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالے کے اس قول کا کہ قیامت کی گھڑی قریب آگئی۔ چاند کے دو ٹکڑے ہو جانے میں کوئی استحالہ عقلی نہیں ہے اس لیے کہ موجودہ سائنس قائل ہے کہ چاند کا کرہ بھی ہماری زمین کا ایک ٹکڑا ہی ہے اس سے سورج کا نور گزر کر ہماری زمین تک پہنچتا ہے کیونکہ چاند کے کرہ کی اور ہماری زمین کی خاصیت بالکل یکساں ہے اس لیے اس کرہ میں سے جو نور گزر کر ہماری زمین تک پہنچتا ہے وہ اتنا ہی ہوتا ہے جتنے نور کی ہماری زمین کو ضرورت ہوتی ہے اگر اس کرہ سے گزر کر نور نہ پہنچتا اور براہ راست ہماری زمین کی طرف آتا تو زیادہ نور آنے کی صورت میں سبزہ جل جاتا اور اسا گرم پہنچتا تو روئیدگی نہ ہوتی اور پھلوں میں رس پیدا نہ ہوتا۔ یہ کرہ زمین ابتدائی گرم حالت میں اس سے الگ ہو گیا جب زمین پھٹ کر دو ٹکڑے ہو سکتی ہے تو وہ کرہ جو اس زمین کا ہی ایک ٹکڑا ہے اور اس میں اس زمین کے خواص موجود ہیں کیوں نہیں پھٹ سکتا کیونکہ چاند کا نور اس سے گزر کر آتا ہے لہذا جب وہ دو ٹکڑے ہو گیا تو چاند دو ٹکڑے نظر آنے لگا کیونکہ وہ نور دو حصوں میں بٹ گیا۔ جنوبی افریقہ کی سب سے بڑی رصد گاہ واقع جوہنس برگ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

ایک آندھی بھیجی ایک ہمیشہ کے منحوس دن میں۔ لوگوں کو ایسے اڑا کر پھینک دیتی ہے

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٢١﴾

گویا کہ وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے تنے ہیں۔ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور خوف دلانا۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾

اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لیے، تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا۔ توقوم ثمود نے بھی میرے رسولوں کو جھٹلایا

فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ ءَاُلْقِيَ

تو بولے کیا ہم اپنے میں کے ایک آدمی کی پیروی کریں جب تو یقیناً ہم گمراہ اور دیوانے ہیں ف۵ کیا ہم سب

الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْۢ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ

میں سے صرف اس پر ذکر اتارا گیا بلکہ یہ بہت جھوٹا اور شرارتی ہے"۔ وہ بہت جلد کل جان جائیں گے کہ کون تھا

الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿٢٦﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ

جھوٹا اور شرارتی۔ ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی آزمائش کو تو صبر کے ساتھ انتظار

وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

کرتے رہو۔ اور انھیں خبر دیدے کہ یقیناً ان کے اور اونٹنی کے درمیان پانی تقسیم کر دیا گیا ہے ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾

تو انھوں نے اپنے ساتھی کو پکارا ف۶ پس اس نے دست درازی کی اور اس کی کونچیں کاٹ دیں ف۷ تو پھر میرا کیسا عذاب آیا اور خوف۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾

بیشک ہم نے ان پر ایک ہی چنگھاڑ بھیجی تو وہ ایسے ہو گئے جیسے سوکھی گھاس روندی ہوئی۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۢ

اور بیشک ہم نے آسان کر دیا قرآن یاد کرنے کے لیے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا۔ لوطؑ کی قوم نے رسولوں کو

بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾

جھٹلایا۔ تو ہم نے ان پر پتھروں کا مینہ ف۸ بھیجا سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے، ہم نے انھیں صبح صادق کیوقت بچا لیا۔

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

یہ ہمارے پاس سے نعمت تھی۔ اور ہم یونہی صلہ دیتے ہیں اسے جو ہمارا شکر ادا کرے۔ بیشک اس (لوطؑ) نے انھیں ہماری

(بقیہ صفحہ سابقہ)

میں بھی اس واقعہ کی تصدیق ہے اور سائنس دان بھی یہ کہتے ہیں کہ اس بات کا امکان ہے کہ اس سے پہلے بھی کوئی آسمانی ستارہ دو ٹکڑے ہو گیا ہو۔

(صفحہ ۶۳۵) ف۲ فانتصر کا مطلب یہ ہے کہ ان سے بدلہ لے اور یہ آپؑ نے اس وقت کہا جبکہ آپؑ انہیں ڈرا چکے تھے نیز مروی ہے کہ حضرت نوحؑ ان میں ۹۵۰ سال رہے اور آپ انہیں خفیہ اور اعلانیہ دعوت حق دیتے رہے پس انہوں نے انکار کیا اور سرکشی اختیار کی تو آپ نے کہا اے میرے پروردگار میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے۔

ع ٢٢ ٨

ف۳ منقول ہے کہ اس سے مقصود پانی کی انتہا کا بیان ہے اور مثال ہے بارش کے انتہائی کثرت سے برسنے کی۔

ف۴ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا نیز حضرت علی رضؓ سے منقول ہے کہ آسمان سے کوئی قطرہ ایسا نہیں گرا جس کا شمار نہ کیا گیا ہو یا وزن نہ معلوم ہو سوائے اس کے جو طوفان نوحؑ میں گرا کیونکہ اسے بلا عدد اور وزن موسلا دھار گرایا تھا۔

(صفحہ ہذا ۶۳۶) ف۵ سُعُر کے معنی ہیں سودا جنون اور عقلی۔ اصل میں "سعر" کے معنی آگ بھڑکانے کے ہیں جب انسان کے دماغ میں گرمی بھڑک اٹھتی ہے تو وہ پاگل ہو جاتا ہے سعر کا استعمال سودا اور جنون کے معنی میں اسی اعتبار سے ہے۔

ف۶ روایت ہے کہ اس کا نام قیدار بن سالف احمر ثمود تھا

ف۷ روایت ہے کہ پھر اس نے دست درازی کی پھر اس نے ہاتھ چلایا پھر اس نے پکڑا "تعاطی" اس کے معنی کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھانے اور اس کے پکڑنے کے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اونٹنی کو قتل کرنے کی جراءت کی اور قتل کر دیا۔

ف۸ باد سنگبار، پتھروں کا مینہ، ہواؤں کا پتھراؤ، سخت آندھی، نیز وہ پتھراؤ جو تند ہوائیں ہو حاصب کہلاتا ہے حاصب کنکریوں کو کہتے ہیں۔

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا
گرفت سے ڈرایا تو انھوں نے ان ڈر کے زمانوں میں شک کیا۔ انھوں نے اس کے مہمانوں سے اسے پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی
أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ
آنکھوں پر غلاف ڈال دیا ف۹ فرمایا چکھو میرا عذاب اور خوف اور بیشک علی الصبح ان پر ایک قائم رہنے والا
مُسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
عذاب آیا۔ تو چکھو میرا عذاب اور خوف۔ اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن کو ذکر کے لیے
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿٤١﴾ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا
پس کیا کوئی نصیحت حاصل کرنیوالا ہے ف۱۰ اور بیشک فرعون کی قوم کے پاس رسول آئے۔ انھوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں
فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٤٢﴾ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ
تو ہم نے ان پر گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی۔ کیا تمھارے کافر ان سے بہتر ہیں یا کتابوں میں تمھاری
بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿٤٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ ﴿٤٤﴾ سَيُهْزَمُ
براءت لکھی ہوئی ہے۔ یا یہ کہتے ہیں کہ ہم سب مل کر بدلہ لے لیں گے ف۱۱ اب عنقریب یہ جماعت
الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ﴿٤٥﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ
بھاگ جائیگی اور پیٹھ پھیرلیں گے ف۱۲ بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے۔ اور قیامت نہایت کسیلی اور سخت
وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾ إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي
کڑوی ہے۔ بیشک مجرم لوگ گمراہ اور دیوانے ہیں جس دن آگ میں اپنے چہروں کے
النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ
بل گھسیٹے جائیں گے۔ اور فرمایا جائیگا چکھو دوزخ کی آنچ ف۱۳ بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازے کے مطابق
بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا
پیدا فرمائی۔ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک جھپکنا۔ بیشک ہم نے تمھاری طرح
أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾
کے ہلاک کردیے۔ تو ہے کوئی اس پر دھیان کرنے والا۔ اور ہم نے جو کچھ کیا، سب کتابوں میں موجود ہے۔
وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾
اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔ بیشک پرہیزگار لوگ باغوں میں اور نہروں میں ہیں۔

ف۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے مٹا دیا یا ہم نے بے نور کر دیا۔ یہاں چونکہ طمس کا استعمال آنکھوں کے لیے ہے اس لیے بے نور کرنے اور روشنی کھو دینے یعنی اندھا کر دینے کے معنی زیادہ مناسب ہیں۔ نیز روایت ہے کہ جبریل امین ؑ نے ان کی طرف انگلی ماری جس سے ان کی آنکھیں جاتی رہیں اور ایک روایت کے بموجب چھوٹی چھوٹی کنکریاں لیں اور ان کے منہ پر ماریں جس سے ان کے چہرے بگڑ گئے اور اس شہر کے کل رہنے والے اندھے ہو گئے۔

ع ۲ ۱۸ ۹

ف۱۰ منقول ہے کہ یہ آیت ہر قصے کے ساتھ دہرائی گئی ہے جس کی غرض یہ ہے کہ ہر رسول کا جھٹلایا جانا اس بات کا مقتضی ہوا کہ لوگوں پر عذاب نازل کیا جائے اور ہر ہر قصے کا غور سے سننا اس بات کا سبب ہوتا ہے کہ سننے والے اسے یاد رکھے اور اس سے نصیحت حاصل کرے اور خواب غفلت سے بیدار ہوتا کہ اس پر سہو اور غفلت غلبہ نہ پا جائیں۔

ف۱۱ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم ایک جماعت ہیں جو سب اس بات پر متفق ہیں کہ اپنے دشمنوں سے بدلہ لیں، نیز روایت ہے کہ قریش نے یہ کہا تھا کہ اے محمد! ہم اس لیے جمع ہوئے ہیں کہ تمہیں قتل کر کے بتوں کی توہین کا بدلہ لے لیں۔ پس اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وقف لازم

ف۱۲ منقول ہے کہ اس سے مراد بدر کے دن کا واقعہ ہے جس دن ان کو شکست دی گئی تھی اور وہ قید اور قتل کر دیے گئے تھے۔

ف۱۳ روایت ہے کہ جہنم میں تکبر کرنے والوں کے لیے ایک میدان ہے جس کا نام سقر ہے اس نے اللہ تعالٰے سے شدت حرارت کی شکایت کی تھی اور یہ سوال کیا تھا کہ ایک سانس لینے کی اجازت مل جائے، اجازت ملی تو اس کے ایک سانس لینے سے سارا جہنم جل اٹھا۔

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع

سچی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔

سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ مَکِّیَّةٌ وَّھِیَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ رحمٰن مکی۔ اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔ | اٹھتر آیتیں اور تین رکوع ہیں

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾

وہ رحمٰن جس نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس نے اسے بیان سکھایا و۱

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءَ

سورج اور چاند حساب کے مطابق گردش کررہے ہیں، تارے اور درخت سجدہ کرتے ہیں۔ اور آسمان کو اللہ نے

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ﴿۷﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَاَقِیْمُوا

بلند کیا اور ہر چیز کے لیے ایک میزان وضع کیا۔ تم لوگ ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ

الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾

تول کو قائم کرو اور وزن نہ گھٹاؤ۔ اور زمین بنائی جملہ مخلوق کے لیے

فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

اس میں پھل اور خوشوں والی کھجور کے درخت ہیں۔ اور بھس والا دانہ اور

وَالرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ

خوشبودار پھول ہیں۔ تو اے جن اور انسان، تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اس نے آدمی کو بنایا کھنکتی ہوئی

صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ فَبِاَیِّ

مٹی سے جیسے ٹھیکری و۲ اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے شعلے سے۔ تو تم دونوں

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾ فَبِاَیِّ

اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ رب ہے مشرقوں کا اور مغربوں کا و۳ تو تم لوگ

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ

اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اس نے دو سمندر بہائے کہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ مگر نہ کھاری میٹھے میں شامل ہوتا ہے اور نہ میٹھا

لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ

کھاری میں، ان کے درمیان ایک قدرتی روک ہے کہ ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے۔ تو تم لوگ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں میں سے موتی اور

ع ۲ / ۱۵ / ۱۰

و۱ روایت ہے کہ چونکہ یہ سورت جنت کی مادی و اخروی نعمتوں کا ذکر ہے جو سب سے بڑی ہیں اس لیے اس کی ابتدا لفظ الرحمٰن سے کی گئی اور جو نعمتیں زیادہ بزرگ اور زیادہ عزت والی ہیں انکو مقدم رکھا اور وہ تعلیم قرآن ہے کہ دین کی بنیاد بھی ہے اور شریعت کا منشا بھی اور سب سے بڑی وحی بھی اور تمام کتابوں میں سب سے زیادہ معزز بھی اس اعتبار سے بھی کہ وہ خود منزہ بھی ہے اور اس اعتبار سے بھی کہ پہلی کل کتابوں کا اس میں ذکر آ گیا ہے اور اس اعتبار سے بھی کہ وہ اپنی ذات کی بھی تصدیق کرنے والی ہے اور پہلی کل کتابوں کی بھی۔ تعلیم القرآن کے بعد اپنی دوسری نعمت خلقت انسان بیان فرمائی ہے اور یہ کہ انسان کو اور تمام حیوانات کے مقابلے میں یہ امتیاز عطا کیا گیا ہے کہ جو کچھ اس کے دل میں ہو اسکو بیان کر سکتا ہے اور جو کچھ خود سمجھ گیا ہے اور دوسروں کو بھی سمجھا سکتا ہے۔

و۲ صلصال، بجتی ہوئی مٹی، کھنکھناتی ہوئی مٹی، وہ خشک مٹی کہ جب اس پر انگلی ماری جائے تو بجنے اور کھنکھنانے لگے صلصال کہلاتی ہے اور بعض نے اسکے معنی سڑی ہوئی مٹی کے بھی کیے ہیں اصل میں صلصال خشک چیز کے بجنے کا نام ہے اسی سے محاورہ ہے صل المسمار کھونٹی بجی اور اسی سے خشک مٹی صلصال سے موسوم ہے کیونکہ وہ بجتی ہے اور بعض نے کہا ہے صلصال سڑی ہوئی مٹی ہے یہ عرب کا محاورہ صل اللحم "گوشت سڑ گیا"۔ اسی سے ماخوذ ہے انکا بیان ہے کہ اسکی اصل (صل اللحم) ایک لام کو ص سے بدل دیا گیا ہے۔ فراء کا بیان ہے کہ صلصال وہ مٹی ہے جس میں ریت ملی ہوئی ہو اور اسطرح بجنے لگے جس طرح ٹھیکری بجتی ہے اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ صلصال وہ خشک مٹی ہے جسکو آنچ نہ پہنچی ہو اور جب تم اسے انگلی سے ٹھوکر لگاؤ تو بجنے لگے اور تم اس کی کھنکھناہٹ سن لو اور جب وہ آگ میں پکائی جائے تو فخار ہے نیز ہر وہ شے جو کھنکھن بولے طبری نے قتادہ سے بھی باسناد صحیح ایسا ہی نقل کیا۔

و۳ منقول ہے کہ حضرت علی رضہ سے اسکا مطلب دریافت کیا گیا تو آپ رضہ نے فرمایا کہ سردیوں کا مشرق علیحدہ اور گرمیوں کا علیحدہ کیا تمہیں سورج کے قرب و بعد سے اس کی تمیز نہیں ہوتی نیز یہ کہ سردیوں اور گرمیوں کے مشرق اور مغرب دو دو ہیں۔

وَالْمَرْجَانُ ۝۲۲ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۳ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

مونگا نکلتا ہے۔ توتم لوگ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اور اسی کے حکم سے پہاڑ کی مانند موجیں

فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۲۴ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۵ كُلُّ مَنْ

اٹھتی ہیں سمندر میں۔ توتم لوگ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ کل کائنات کے لیے

ع ۵ النصف

عَلَيْهَا فَانٍ ۝۲۶ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝۲۷ فَبِاَيِّ

فنا ہے۔ صرف تیرے رب کی ذات باقی رہے گی جو عظمت والا اور بزرگی والا ہے۔ ف۴ توتم اپنے

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۲۸ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ

رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اسی سے سوال کرتے ہیں جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں۔ وہ ہر روز ایک

هُوَ فِي شَاْنٍ ۝۲۹ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۰ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ

شان میں ہوتا ہے۔ توتم لوگ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اے دونوں عالم کے رہنے والو ہم تمہیں جلد

الثَّقَلٰنِ ۝۳۱ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۲ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

فارغ کردیں گے۔ توتم لوگ اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اے گروہ جن و انس!

اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا

اگر تم آسمان و زمین کے کناروں سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝۳۳ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۴ يُرْسَلُ

جہاں نکل کر جاؤ گے ہر جگہ اسی کی بادشاہت ہے۔ توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تم پر آگ

عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝۳۵ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

کے انگارے بھیجے جائیں گے اور پگھلا ہوا تانبا بھی۔ پس پھر تم اس سے بچ نہ سکو گے۔ توتم لوگ اپنے رب کی کون

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۶ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝۳۷

کونسی قدرت کو جھٹلاؤ گے۔ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور گلاب کے پھول کی مانند ہو جائیگا جیسے سرخ چمڑا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۸ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ

توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تو اس دن اس کے گناہ کی پرسش نہ ہوگی نہ انسان سے

وَّلَا جَآنٌّ ۝۳۹ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۰ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

اور نہ جن سے۔ توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ مجرم لوگ اپنے چہرے سے

ف ۴ منقول ہے کہ وجہ اللہ' انبیاء و رسل ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ پہچانا جاتا ہے اور جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا ہر حکم پہنچتا ہے کسی نے حضرت علیؓ سے یہی سوال کیا۔ سائل کے جواب میں آپؑ نے فرمایا کہ اے ابوالصلت جس نے اللہ تعالیٰ کا چہرہ مثل اور چہروں کے سمجھایا بیان کیا وہ یقیناً" کافر ہو گیا۔ البتہ وجہ اللہ سے مراد اس کے انبیاء و رسلؑ ہیں کہ انہی کی وجہ سے بندے اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے دین کی طرف اور اس کی معرفت کی طرف متوجہ ہو سکتے ہیں اور انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل من علیھا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال و الاکرام۔

بِسِيمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
پہچانے جائیں گے ف۵ تو ماتھا اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو
تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ
جھٹلاؤ گے۔ یہی وہ جہنم ہے جسے مجرم لوگ جھٹلایا کرتے تھے پھر اس میں چاروں طرف
بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾ وَلِمَنْ خَافَ
پھریں گے اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی میں۔ تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اور جو اپنے رب کے حضور
مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَا أَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾
کھڑے ہونے سے ڈرے تو اس کیلئے دو جنتیں ہیں ف۶ تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ دو ڈالوں والیاں ہیں
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٩﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تو دونوں جنتوں میں دو چشمے بہتے ہوں گے۔ تو تم اپنے رب کی کون
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں ہر قسم کے میوے دو دو طرح کے ہیں۔ تو تم اپنے رب کی کون
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِئِينَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ
کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اور ایسے بچھونے پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کا بستر قنادیر کا ہوگا
وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ
اور دونوں جنتوں کے میوے انکے ہاتھ کے قریب ہونگے ف۷ تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں
قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ
کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں ف۸ ان سے پہلے انھیں کسی انسان نے چھوا اور نہ کسی جن نے ف۹ تو تم اپنے رب کی
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ گویا کہ وہ ایسی ہیں جیسے لعل اور یاقوت اور مونگا۔ تو تم اپنے رب کی
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ تو احسان کا بدلہ احسان ہے۔ تو تم اپنے رب کی
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اور ان کے سوا جنت کے دو اور طبقے ہیں۔ تو تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو

ف۵ منقول ہے کہ گنہگار لوگ اپنی نشانیوں سے پہچانے جائیں گے پس وہ پیشانی اور قدموں سے پکڑے جائیں گے دراصل یہ آخری مرحلے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جبکہ حساب کتاب مکمل ہو چکا ہوگا اور دوزخ میں جانے والوں کی پیشانیوں پر دوزخی یا کافر لکھ دیا گیا ہوگا اور اب انہیں صرف پکڑ پکڑ کر دوزخ میں ڈالنا ہی رہ جائیگا بلکہ دوزخ خود انہیں کھینچ لے گی اور گھسٹتے ہوئے اس میں چلے جائیں گے اب موقع نہیں کہ پھر سے حساب کتاب لیا جائے جیسے کہ سکول کے لڑکوں کا امتحان لیا جاتا ہے جب امتحان ختم ہو جاتا ہے تو نمبروں کے حساب سے پاس اور فیل لڑکوں کی فہرست تیار کر لی جاتی ہے نتیجہ سناتے وقت صرف اتنا ہی کہا جاتا ہے کہ فلاں پاس اور فلاں فیل ہے یہ موقعہ حساب لینے یا سوال جواب کرنے کا نہیں ہوتا، وہ مرحلہ گزر چکا ہوتا ہے یہی مطلب اس آیۂ مجیدہ کا ہے کہ سوال جواب کا موقع گزر گیا اب آخری مرحلہ ہے کہ انکے نشانات دیکھ کر انہیں دوزخ میں ڈال دیا جائے اسوقت سوال وجواب نہیں ہونگے بلکہ دوزخ میں ڈالنا ہی ہوگا الغرض جنتیوں کو جنت میں جسکا ذکر اگلی آیتوں میں ہے کیا اللہ تعالیٰ لا کے معنی اور استعمال نہیں جانتا تھا کہ اس نے جگہ جگہ کیسے لا استعمال کیا۔

ف۶ روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ جو شخص یہ بات سمجھ لے گا کہ جو کچھ اسکے منہ سے نکلتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور جو نیک و بد عمل وہ کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ دیکھتا اور جانتا ہے تو اس شخص کا یہ سمجھ لینا اسے بہت سی برائیوں سے باز رکھے گا اور وہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واما من خاف مقام ربہٖ ونھی النفس عن الھوٰی (النازعات) یعنی جس نے اپنے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونے سے ڈر کر خواہش نفسانی سے اپنے آپ کو باز رکھا۔

ف۷ منقول ہے کہ دونوں جنتوں کے پھل انکے اتنے نزدیک ہونگے کہ وہ انہیں بیٹھے بیٹھے بھی لے سکیں گے اور لیٹے لیٹے بھی۔

ف۸ منقول ہے کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ انکی نظریں اپنے خاوندوں کیطرف لگی ہوئی ہونگی غیروں کا خیال نہ کریں گی نیز یہ کہ جنت کی حوروں کی آنکھوں کی چمک ایسی ہوگی کہ انکی آنکھوں کے نور کی چمک سے آنکھیں نیچی ہو جائیں گی

ف۹ اسکا مطلب یہ ہے کہ انسانی حوروں کو کسی انسان نے نہ چھوا ہوگا اور جنتی حوروں کو کسی جن نے نہ چھوا ہوگا۔

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا
جھٹلاؤ گے ۔ وہ سبزی سے لدی ہوئی ہیں ۔ توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ ان میں دو
عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ
چشمے ہیں چھلکتے ہوئے ۔ توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ ان میں میوے
وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ
اور کھجور اور انار ہیں توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ ان میں عورتیں ہیں نیک صورت
حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾
اور نیک سیرت ۔ توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ حوریں ہیں بنی سنوریں اپنے خیموں میں ۔
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ ان سے پہلے انھیں ہاتھ نہ لگایا نہ کسی آدمی نے اور نہ
جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ
جن نے ۔ توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔ وہ تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے سبز بچھونوں پر
خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾
اور منقش خوبصورت چاندنیوں پر ف۱ توتم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔
تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾
بہت بڑی برکت والا ہے آپؐ کے رب کا نام جو بڑی عظمت والا اور بزرگی والا ہے ۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ واقعہ مکی ۔ اور اس میں چھیانوے آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ تعالیٰ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾
جب واقعہ وقوع میں آئے گا تو اس وقت اس واقعہ کو جھٹلانے والا کوئی نہ ہوگا ۔ کسی کو پست کرنے والی اور کسی کو بلند کرنے والی ۔
اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً
جب زمین تھرتھرا کر کانپے گی ۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے ف۱ چورا ہو کر ۔ تو وہ ذروں کی مانند پھیل

ف۱ قیمتی، نادر، عجیب خوبصورت بچھونے ابوعبیدہؓ نے کہا ہے کہ اہل عرب ہر بچھونے اور فرش کو عبقری کہتے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبقر ایک خطہ ہے جہاں منقش کپڑا تیار ہوتا تھا چنانچہ ہر عمدہ چیز کو اس کی طرف منسوب کیا جانے لگا، نیز کہا جاتا ہے کہ عبقری ہر اس فرش نیز اس بچھونے کو کہتے ہیں جو قابل تعریف و توصیف ہو ۔ قاموس میں عبقری کے حسب ذیل معنی اور لکھے ہیں اول ہر وہ چیز جس میں کمال ہو ۔ دوم سردار ۔ سوم وہ جو سب پر فوقیت لے جائے ۔ چہارم مضبوط اور قوی ۔ پنجم خاص قسم کے فرش اور بچھونے تاج العروس میں فراء نے کہا ہے کہ عبقری بیز فرش ہیں اور عبقری دنیا کو بھی کہتے ہیں ۔ قتادہؓ نے اس کا ترجمہ غالیچے کیا ہے اور سعید بن جبیرؓ نے نفیس غالیچے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عبقر جنوں کی ایک بستی ہے جس کی طرف ہر نادر چیز کو انسان ہو یا حیوان یا کپڑا منسوب کر دیا جاتا ہے ۔

ف۱ منقول ہے کہ جب پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے ۔ اس معنی کی تفصیل آیۂ شریفہ و تکون الجبال کالعھن المنفوش (اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی مانند ہو جائیں گے) کر رہی ہے یعنی ریزہ ریزہ ہو کر اڑنے لگیں گے اور دوسرے معنی کی تفصیل (اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے) سے ہو رہی ہے ۔

ع ٣
٣٢
١٣

مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ
جائیں گے ۔ اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے ۔ وٓ تو داہنی طرف والے ۔ کیسے داہنی طرف
الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾ وَالسّٰبِقُوْنَ
والے ۔ اور بائیں طرف والے تو کیسے بائیں طرف والے ۔ اور جو سبقت لے گئے وہ
السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ
تو سبقت لے ہی گئے ۔ وہی مقرب بارگاہ ہیں ۔ سکون کے باغوں میں ۔ اگلوں میں سے
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٕيْنَ
ایک گروہ اور پچھلوں میں سے بہت تھوڑے ۔ جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ۔ ان پر تکیہ لگائے ہوئے
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ
ہوں گے آمنے سامنے ۔ اور ان کے گرد لیے پھریں گے اس میں ہمیشہ رہنے والے لڑکے ۔ کوزے
وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾
اور آفتابے اور جام شراب سے لبریز کہ اس کے پینے سے نہ درد سر ہوگا اور نہ ہی وہ بہکیں گے ۔
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ
اور میوے جنہیں وہ پسند کریں ۔ اور جس پرند کا گوشت چاہیں ۔ اور حور
عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
عین مثل چھپے ہوئے موتیوں کے ۔ یہ صلہ ہے ان کے اعمال کا (ان کے اعمال کے
يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
اثرات ہونگے) اس میں نہ کوئی فضول بات سنیں گے اور نہ گناہ کی ۔ سوائے اس کے کہ وہ کہیں گے کہ
سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ سِدْرٍ
سلامتی ہو سلامتی ۔ اور داہنی طرف والے کیسے ہوں گے داہنی طرف والے ۔ بغیر کانٹوں کی
مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾
بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور لا محدود پھیلے ہوئے سائے میں ۔ اور ہمیشہ کے جاری پانی میں ۔
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾
اور بہت سے میووں میں کہ جو نہ ختم ہوں اور نہ ان سے روکا جائے ۔ اور بلند بچھونوں میں ۔

وٓ منقول ہے کہ اللہ تعالے نے کل آدمی تین قسم کے پیدا کیے ہیں اور یہ اللہ تعالے کے اس قول سے ثابت ہے پس سابقون اللہ تعالے کے رسول اور اس کے خاص خاص بندے ہیں جن میں اس نے پانچ روحیں قرار دی ہیں ۔ اس نے ان کی تائید روح القدس سے کی ہے جس سے وہ تمام اشیائے عالم کو پہچان لیتے ہیں ۔ روحؑ ایمان سے تائید کی ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتے ہیں روحؑ القوۃ سے ان کی تائید کی ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر قادر ہیں اور روحؑ الشہوت سے ان کی تائید کی ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی خواہش رکھتے ہیں اور اس کی نافرمانی سے نفرت کرتے ہیں اور روحانی لذت و مسرت حاصل کرتے ہیں ۔ روحؑ المدارج یعنی روح حرکت سے تائید کی جس کے ذریعے وہ چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں اور مومنین اصحابِ میمنہ میں چار روحیں قرار دی ہیں ۔ روحؑ ایمان جس سے وہ اللہ تعالے سے خوف کھاتے ہیں ۔ روحؑ القوۃ قرار دی جس سے انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی قوت حاصل ہوتی ہے ۔ روحؑ الشہوت قرار دی جس سے ان کے دل میں اطاعتِ خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور وہ جائز طور پر نکاح کرتے اور جائز طور پر کھاتے پیتے اور جائز طور پر کسب معاش کرتے ہیں ۔ روحؑ المدارج قرار دی یعنی روح البدن جس سے وہ لوگ چلتے پھرتے اور حرکت کرتے ہیں اور کافروں کی صرف تین روحیں ہوتی ہیں یعنی روح القوۃ ، روح الشہوۃ ۔ روح البدن ان میں روح الایمان نہیں ہوتی ۔ اسی وجہ سے وہ ایمان نہیں لاتے ۔

إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾

بیشک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انھیں کنواریاں بنایا ایک جیسی عمر والیاں۔

لِّأَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٠﴾ ع

یہ ہے داہنی طرف والوں کے لیے۔ اگلوں میں سے ایک گروہ ہوگا ف۳ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔

وَأَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِى سَمُومٍ وَحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾

اور بائیں طرف والے کیسے ہیں بائیں طرف والے۔ جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں

وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ قَبْلَ

اور جلتی آگ کے سیاہ دھوئیں کی چھاؤں میں جو نہ ٹھنڈی نہ راحت والی۔ بیشک وہ اس سے پہلے نعمتوں میں

ذَٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا۟ يُصِرُّونَ عَلَى ٱلْحِنثِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾

(دولت مند) تھے۔ اور اس بڑے گناہ کی ہٹ رکھتے تھے۔

وَكَانُوا۟ يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَٰمًا أَءِنَّا

اور کہتے تھے کہ جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر

لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَءَابَآؤُنَا ٱلْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ ٱلْأَوَّلِينَ وَٱلْءَاخِرِينَ ﴿٤٩﴾

اٹھائے جائیں گے۔ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔ آپ فرمادیں کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے

لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا

ضرور جمع کیے جائیں گے ایک ایسے دن جس کا وقت مقرر کیا جا چکا ہے ف۴ پھر تم اے

ٱلضَّآلُّونَ ٱلْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَءَاكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔونَ

گمراہو جھٹلاتے ہو۔ یقیناً تھوہر کے درخت میں سے کھاؤ گے پس اس سے

مِنْهَا ٱلْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشَٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ ٱلْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشَٰرِبُونَ

پیٹ بھرو گے۔ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے سخت

شُرْبَ ٱلْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ ٱلدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنَٰكُمْ

پیاسے اونٹ پیتے ہیں ف۵ یہ ان کی مہمانی ہوگی انصاف کے دن۔ ہم نے تمھیں پیدا کیا

فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَءَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ ءَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُۥٓ

پھر تم کیوں نہیں سچ مانتے۔ کیا تم نے غور کیا جو منی تم (رحم میں) گراتے ہو۔ کیا تم اسے پیدا کرتے ہو

ف 3 منقول ہے کہ ثلۃ من الاولین سے وہ طبقہ مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے اور ثلۃ من الاخرین سے وہ لوگ مراد ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں ہوئے اور اسی کی تفسیر میں ہے کہ عبداللہ ابن عباسؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ ثلۃ من الاولین حزقیل مومن آلِ فرعون ہے اور ثلۃ من الاخرین سے مراد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں۔

ف 4 روایت ہے کہ اس سے مراد وہ وقت ہے جو دنیا کی انتہا کا مقرر کیا گیا ہے اور اس معین دن کی حد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔

ف 5 روایت ہے کہ ہیم ان اونٹوں کو کہتے ہیں جن کو پیاس کی بیماری ہو اور وہ بیماری استسقاء سے مشابہ ہوتی ہے۔

أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے تمھارے لیے موت مقرر کی ہے۔ اور ہم اس سے
بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا
عاجز نہیں کہ ہم تمھارے جیسے اور بدل دیں اور تمھاری صورتیں وہ کر دیں جن کی
لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾
تمھیں خبر نہیں۔ اور بیشک تم جان چکے ہو پہلی بار کے اٹھنے کو پھر کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا۔
أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ أَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾
بھلا جو تم بوتے ہو۔ کیا تم اسے اگاتے ہو ف۶ یا ہم اگانے والے ہیں؟
لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾
اگر ہم چاہتے تو اسے ریزہ ریزہ کر دیتے تو پھر تم باتیں ہی بناتے رہ جاتے۔ کہ ہم پر الٹا تاوان پڑ گیا
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ أَأَنْتُمْ
بلکہ ہم محروم رہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا اسے تم نے
أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ
بادل سے اتارا ہے ف۷ یا ہم اتارنے والے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو اسے کھاری
أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧١﴾ أَأَنْتُمْ
کر دیتے پھر تم کیوں شکر ادا نہیں کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ آگ جسے تم روشن کرتے ہو کیا تم نے
أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٢﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً
اس کا درخت پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اسے یادگار بنایا ہے ف۸
وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ
اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ ہے۔ تو اے حبیبؐ! اپنے رب کی تسبیح کرو ف۹ جو بڑی عظمت والا ہے۔ پس مجھے قسم ہے ان
بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾
ستاروں کی جو گردش کرتے ہیں، اور تم سمجھو کہ یہ بڑی قسم ہے۔ بیشک یہ بڑی عزت والا قرآن ہے ف۱۰
فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ
محفوظ نوشتے میں۔ اسے نہ چھوئیں سوائے ان کے جو پاک اور پاکیزہ ہوں۔ سارے جہان کے رب کی طرف سے

ف۶ آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ کوئی تم میں سے یہ بھی نہ کہے کہ میں نے زراعت کی یعنی اگایا بلکہ یہ کہو حرثت یعنی میں نے بیج ڈالا۔

ف۷ یہاں اللہ تعالیٰ نے لفظ سحاب یعنی بادل نہیں فرمایا بلکہ لفظ مزن استعمال کیا ہے کیونکہ مزن اور سحاب دو چیزیں ہیں۔ پانی کا تجزیہ و تحلیل کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ پانی دو چیزوں سے مرکب ہے جن کو فلاسفہ جدید اپنی اصطلاح میں آکسیجن اور ہائیڈروجن کہتے ہیں۔ یہ اور دونوں ہمیشہ مدارج حرارت میں بحالت گیس یعنی ہوا کی حالت میں موجود رہتے ہیں اور یہ دونوں جزو ذرات و اجزائے خورد پر مشتمل ہیں کہ کسی طور پر ان کا تجزیہ و تقسیم نہیں ہو سکتی اور یہ صورت ترکیبی میں نو جزو ہیں۔ آب خالص میں ایک حصہ ہائیڈروجن اور آٹھ حصے آکسیجن ہوتی ہے یعنی ۱/۹، ۸/۹ کی نسبت ہے پس ایک جزو مفروض آب یعنی جزو لایتجزیٰ جزئی بھی چاہیے کہ اجزاء لایتجزیٰ، آکسیجن و ہائیڈروجن سے مرکب ہو اور ان کے اوزان کی یہی نسبت موجودہ آب خالص میں بصورت ترکیبی پائی جائے اور علمائے محققین دلائل و براہین سے ثابت کرتے ہیں کہ ہر ایک مالیکیول آب یعنی ہر ذرہ آب میں ایک اتوم آکسیجن اور دو اتوم ہائیڈروجن ہے (فارمولا) اور اتوم جزو لایتجزیٰ ہے۔ بہر حال ان اجزاء و ذرات کی صورت مرکبہ بحیثیت مذکورہ مزن کہلاتی ہے جو ہمیشہ دائرہ آب ہے اور کبھی فضا و خلا اس سے خالی نہیں ہمیشہ اس سے پُر ہے اور صورت مرکبہ اجزائے آب سحاب کہلاتی ہے کبھی تو اس طریق پر اور کبھی بطریق دیگر اور صورت اخیرہ ذرہ آب نہیں ہے صرف کشش ہوائی ہوتی ہے اور کبھی زبان شرع میں اسے ظل سے تعبیر کیا جاتا ہے غرض سحاب صورت انجمادی کو، جب کہ ایک دوسرے کو کھینچتا ہوا ہوا میں چلتا ہے، کہتے ہیں اس لیے مزن ہر جگہ اور ہر وقت موجود ہے بخلاف سحاب کے۔

ع ۲ ۱۵

ف۸ آہن گر کوئلہ کھودنے والے اور قوت بہم

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ

نازل ہوا ہے۔ کیا تم اس بات میں سوچ بچار کرتے ہو۔ اور اپنا حصہ یہ

رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ

رکھتے ہو کہ تم اسے جھٹلاتے ہو والا پس جب جان حلق تک پہنچے گی۔ اور تم

حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

اس وقت دیکھ رہے ہو گے۔ اور ہم تمھارے بہت نزدیک ہیں مگر تم دیکھتے نہیں۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ

تو پس اگر تمھیں اس کا بدلہ نہیں ملے گا کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ

سچے ہو۔ پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں میں سے ہے تو اس کے لیے راحت ہے اور خوشبو

وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ

اور نعمتوں والے باغ تو اگر وہ داہنی طرف والوں میں سے ہو تو اے حبیب آپ پر سلام

لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ

ہو داہنی طرف والوں سے۔ اور اگر وہ جھٹلانے والے لوگوں میں سے ہو اور گمراہوں

الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

میں سے ہو تو اس کی مہمانی ہے کھولتا ہوا پانی اور جہنم کی بھڑکتی آگ میں رہے گا ف۱۲ اور بیشک یہ قطعی

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

یقینی بات ہے۔ تو اے حبیب تم اپنے رب کی تسبیح بیان کرو جو بڑی عظمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حدید مدنی۔ اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ مُلْكُ

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ف۱ اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ اسی کے لیے ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾ هُوَ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہت۔ وہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی

(بقیہ صفحہ سابقہ)

پہنچانے والوں کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مشین بنانے والوں اور آہن گروں کی تمام قوتیں زیادہ تر اسی کوئلے پر موقوف ہیں اور یہی مشین والوں کے لیے دولت و نعمت ہے۔

ف۹ اس کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح کیا کر نیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے حکم دیا کہ تم اس ذکر کو اپنے رکوع کے لیے قرار دو۔

ف۱۰ منقول ہے کہ قرآن مجید بہت نفع پہنچانے والا اور معاد و معاش کی اصلاح کے لیے جن جن علوم کی ضرورت ہے ان سب پر حاوی ہونے والا ہے۔

(صفحہ ہذا ۶۴۵) ف۱۱ روایت ہے کہ رزق کبھی تو عطاءِ جاری کو کہا جاتا ہے خواہ دنیوی ہو یا اخروی، اور کبھی حصے کو اور کبھی اس کو جو پیٹ میں پہنچ کر غذا بن جاتی ہے عطائے دنیوی کی مثال (آسمان میں ہے تمہاری روزی اور عطائے اخروی کی مثال) اور ان کے لیے ہے ان کی روزی وہاں صبح اور شام) اور حصے کی مثال (آسمان میں حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جھٹلاتے ہو)

ف۱۲ اس کے معنی ہیں ایندھن کا آگ میں جلانا عصا یا لکڑی کا آگ میں تپا کر سیدھا کرنا۔ گھوڑ دوڑ میں گھوڑے کا دوسرے نمبر پر آنا مگر یہاں دوزخ کی آگ میں جلنا مراد ہے۔ متعدی بنانے کے لیے ل بھی لایا گیا ہے جو اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ اس فعل کا وقوع محض اللہ تعالے کے واسطے ہوتا ہے اور خلوص کے ساتھ پاکی بیان کرنے

ع۳ ۲۲ ۱۶ والے کا مقصد اسی کی ذات ہوتی ہے

(مترجم): صاحب تفسیر نے اس لفظ کے مختلف مقامات پر ماضی، مضارع اور مصدر استعمال کرنے کی رعایت ملحوظ رکھی ہے

ف۱ روایت ہے کہ اس [illegible]ت کی ابتدا میں اور سورۃ الحشر اور الصف کے شروع میں سبح بصیغہ ماضی آیا ہے اور سورۃ التغابن کے شروع میں بصیغہ مضارع آیا ہے ان میں اس بات کا اشارہ ہے کہ ان افعال کے فاعل اپنے تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے رہتے ہیں کیونکر یہ جبلت ہے جو حالات کے بدل جانے سے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ

اول ہے وہی آخر وہی ظاہر ہے وہی باطن ف۱ اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ وہی ہے

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے ف۲ پھر عرش پر مستوی

الْعَرْشِ ۚ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ

ہوا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) جانتا ہے جو زمین کے اندر ہے اور جو اس سے باہر نکلتا ہے اور جو آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو اور جو عمل تم کرتے ہو

تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ

اللہ انہیں دیکھ رہا ہے۔ اسی کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے اور اسی کی طرف سب کام لوٹائے

الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؕ وَهُوَ

جاتے ہیں۔ وہ رات کو دن کے حصے میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ

عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ

دلوں کی بات جانتا ہے۔ تو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں خرچ کرو جس میں

مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۷﴾

اس نے تمہیں اوروں کا جانشین کیا ف۳ تو جو تم میں سے ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کرے ان کے لیے بڑا اجر ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ

اور تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ پر ایمان نہ لاؤ، حالانکہ یہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور یقیناً

اَخَذَ مِیْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی

وہ تم سے پہلے ہی عہد لے چکا ہے اگر تم ایمان والے ہو۔ وہ وہی ہے کہ اپنے بندے پر روشن

عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جائے ف۵ بیشک اللہ تعالیٰ

بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ

تم پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں

(بقیہ صفحہ سابقہ)

بدل نہیں جاتی، سورۂ بنی اسرائیل کے شروع میں لفظ "سبحان" بطور مصدر مطلق آیا ہے، بلاغت میں زیادہ ہے کیونکہ اسکے مطلق ہونے میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا استحقاق ہر چیز کے متعلق اور ہر حال میں پایا جاتا ہے کہ اسکی پاکیزگی بیان کی جائے اور باوجود اسکے کہ یہ فعل خود متعدی تھا پھر اسکی متعدی در معقول دلیل دی ہے لیکن فاضل مترجمین نے اپنے اپنے تراجم میں یہ جدت دکھلائی ہے کہ ہر جگہ خواہ ماضی ہو یا کچھ اور مضارع ہی کے معنی کر دیے ہیں جس سے انہوں نے منشا خداوندی کو فوت کرنے کی کوشش کی ہے وہ یہ نہیں سمجھے (کہ معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ عربی زبان کی صرف نحو سے نابلد تھا جو کہیں ماضی کا صیغہ استعمال کر لیا اور کہیں صرف مصدر پر ہی اکتفا کی، انہیں ترجمے میں ہر اس صیغے کی رعایت رکھنی چاہیے تھی جو اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا اس فقیر نے ترجمے میں اس بات پر خاص طور پر خیال رکھا ہے سوائے ان مخصوص مقامات کے جہاں مثلاً مقصود مستقبل ہے ورنہ ہر جگہ ماضی مضارع وغیرہ کی رعایت ملحوظ رکھی ہے۔

(صفحہ ہذا ۶۴۶)

ف۱ وہ اول ہے تو کس کا اول ہے اور آخر ہے تو کس کا آخر ہے اور ظاہر ہے تو کس چیز کے ساتھ اور باطن ہے تو کس میں حالانکہ وہ ہر چیز کو پورا پورا جاننے والا ہے۔

ف۲ چھ دن سے مراد چھ زمانے ہیں۔

ف۳ روایت ہے کہ اس سے مراد وہ مال ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں جانشین بنا کر تصرف کا حق دے دیا حالانکہ یہ حقیقت میں ان کے لیے تھے نہ تمہارے لیے یا وہ مال مراد ہیں جن میں تصرف کرنے اور ان کے مالک بننے کے لیے تمہارے پہلوں نے تمہیں جانشین کر دیا پس اس مال کو اپنے نفس پر خرچ کرتے ہیں تو ہیچ کا پہلو نکلتا ہے۔

ف۵ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں ظلمات کفر سے نکال کر نور ایمان کی طرف لے جائے۔

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے تم میں برابر نہیں ہو سکتے وہ جنھوں نے فتح مکہ سے قبل اللہ کی راہ میں

الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ

خرچ کیا اور جہاد کیا، وہ مرتبے میں ان سے بڑے ہیں جنھوں نے بعد فتح کے خرچ کیا

وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱۰ ۱۷

اور جہاد کیا۔ اور اللہ نے ان سب سے اچھا وعدہ فرمایا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ

کون ہے جو اللہ کو قرض دے ف6 جو کہ اچھا قرض ہے تو وہ اس کے لیے دوگنے کر دیگا اور اس

اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ

کے لیے اعلیٰ درجے کا ثواب ہے۔ جس دن تم دیکھو گے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو کہ ان کا نور بڑھ رہا ہے ان کے

اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

آگے اور ان کے داہنی طرف ۔ آج تمھارے لیے خوشخبری ہے اس جنت کی جس کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ

بہتی ہیں، تم اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے یہی بڑی کامیابی ہے۔ جس دن

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ

منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہماری طرف دیکھو کہ ہم بھی تمھارے نور سے روشنی لیں ف7

قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ

کہا جائیگا کہ لوٹ جاؤ پیچھے کی طرف وہاں نور تلاش کرو ، وہ لوٹیں گے تو ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائیگی جس

بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ ﴿۱۳﴾

میں ایک دروازہ ہے کہ اس کے اندر رحمت ہے اور اس کے باہر عذاب ہے۔

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

منافق لوگ مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے یقیناً تھے مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنے میں ڈال دیں اور

وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ

تم انتظار کرتے رہے (کہ مسلمانوں کا برا ہو) اور شک کرتے تھے اور تمھیں لالچ نے فریب دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا

ف 6 منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے جو کچھ ان کے پاس ہے اس لئے قرض نہیں مانگا کہ اسے ضرورت ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو قرض تم کسی کو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے دیتے ہو وہ ایسا ہی ہے کہ گویا تم نے اللہ تعالیٰ کو دیا اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو کھانا کھلاتے ہو اور لباس پہناتے ہو تو وہ ایسا ہی ہے گویا تم نے اللہ تعالیٰ ہی کو کھلایا اور پہنایا اور اسی طرح جو انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہو وہ ایسا ہی ہے کہ گویا تم نے اللہ تعالیٰ کو دیا۔

ف 7 منقول ہے کہ قیامت کے دن آدمیوں کے درمیان ان کے ایمان کے موافق نور تقسیم کیا جاۓ گا، کچھ حصہ منافق کو بھی ملے گا لیکن اس کا نور۔ بائیں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ہو گا۔ اپنے نور کی حالت دیکھ کر وہ مومنین سے کہے گا کہ ٹھہرو تمہارے نور سے میں بھی کچھ روشنی لے لوں مومنین ان سے کہیں گے کہ پیچھے ہٹو اور نور کی تلاش کرو۔ جونہی وہ پیچھے ہٹیں گے مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار قائم کر دی جاۓ گی۔

وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ

اور تمھیں اللہ کے حکم پر مغرور رکھا۔ تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ان سے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

جنھوں نے کفر کیا تمھارا ٹھکانہ آگ ہے وہی تمھاری ساتھی ہے اور کیا ہی بُرا انجام ہے۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

کیا ایمان والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کی طرف جھک جائیں۔ اور اس حق کی طرف

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

جو نازل ہوا۔ اور ان جیسے نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر ایک

عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْٓا

لمبی مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے لوگ فاسق ہیں۔ اور تم یہ اچھی طرح جان

اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

لو کہ اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کے مرنے کے بعد۔ بیشک ہم نے تمھارے لیے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں تاکہ تم

تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

عقل سے کام لو۔ بیشک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنھوں نے اللہ کی خوشنودی

حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ

کیلیے قرض دیا ان کے رزق میں اضافہ کر دے گا اور ان کے لیے اعلیٰ ثواب ہے۔ اور جو اللہ پر اور اس کے سب رسولوں

وَرُسُلِهٖٓ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ڰ وَالشُّهَدَاۗءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ لَهُمْ

پر ایمان لائے وہی سچے لوگ ہیں اور وہی گواہ ہیں ف اپنے رب کے یہاں

اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ

ان کیلیے ان کا اجر ہے اور ان کا نور ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ

الْجَحِيْمِ ﴿۱۹﴾ ع اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ

دوزخی ہیں۔ اور تم اچھی طرح جان لو کہ دنیا کی زندگی ایک کھیل تماشے کی مانند ہے اور آرائش

وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ

اور آپس میں فخر کرنا اور بڑا بننا مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا یہ اس مینہ کی ف ۹

ف ۸ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور اس کی دل سے تصدیق کرتے ہیں اور ان کا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسولؐ کی اطاعت میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی قیامت کے دن ان کو صدیقوں اور شہیدوں میں شمار کرے گا۔

ف ۹ منقول ہے کہ تحقیر دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ نے پھر بارش اور کھیتی کی مثال دی کہ بارش جلدی سے گزر جاتی ہے اور اس کا نفع کھیتی کو اگرچہ کم پہنچتا ہے لیکن کھیتی اگتی اسی سے ہے اور اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے اور اب وہ کھیتی کرنے والے کو اور اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والوں کو عجیب معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ دنیا کی زینت کی ہر چیز ان کو عجیب معلوم ہوتی ہے برخلاف اس کے مومن کی یہ حالت ہے کہ جب کوئی تعجب میں ڈالنے والی چیز دیکھتا ہے تو اس کی فکر اس کے بنانے والے کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ پس وہ اسے عجیب سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کو عجیب سمجھتا ہے اور چونکہ کافر کی فکر جن کو وہ ظاہری حواس سے

ع ۲ ۹

دیکھتا ہے، اس سے آگے بڑھتی ہی نہیں اس لئے وہ تعجب ظاہری کے دریا میں غوطے کھایا کرتا ہے۔

أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا

مانند ہے جس سے اگا ہوا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر وہ سوکھ گیا تو پھر تو اسے دیکھے کہ وہ زرد ہو گیا ہے پھر وہ روندا گیا۔

وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا

اور ایسے طالبِ دنیا کو آخرت میں سخت عذاب ہے۔ اور اللہ کی بخشش اور اس کی رضا زندگی کا ماحصل ہے اور دنیا

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِنْ

کی زندگی ایک دھوکے کے مال کی طرح ہے۔ اپنے رب کی بخشش کی طرف

رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ

بڑھو اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی آسمان اور زمین کے پھیلاؤ کے برابر ہے ف۱۰ یہ ان کے لیے

لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ

تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے۔ اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے۔

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي

اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ نہیں پہنچتی کوئی مصیبت ف۱۱ زمین

الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا ۚ

میں اور نہ تمھاری جانوں میں مگر یہ کہ وہ ایک کتاب میں لکھی جا چکی ہے، اس کے پیدا ہونے سے پہلے۔

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا

اور یقیناً یہ اللہ پر آسان ہے۔ اس لیے تم غم نہ کرو اس پر جو گزر گیا اور اس پر خوش نہ ہو

بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

جو تم کو عطا کیا ف۱۲ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ وہ جو خود بھی بخل کریں

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

اور اوروں سے بخل کرنے کو کہیں۔ اور جو منہ پھیرے تو یقیناً اللہ بھی بے نیاز ہے اور وہی

الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ

سب خوبیوں والا ہے۔ اور یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عدل کی

وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ

ترازو اتاری۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا تو اس میں بہت

ف 10 روایت ہے کہ اگر آسمان اور زمین دونوں کو پھیلایا جائے تو ان دونوں کے مجموعے کے برابر عرض مراد ہے۔ نیز منقول ہے جنتیوں میں سے ادنیٰ کا مکان اتنا ہو گا کہ اگر تمام جن و انس اس کے مہمان ہو جائیں تو وہ سب کو کھانا اور پانی بافراغت دے سکے۔

ف 11 حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جو فرشتہ رحم مادر پر موکل ہے، انسان پر جو کچھ دنیا میں گزرنے والا ہے وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے یعنی اس کی فطرت میں داخل کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے۔

ف 12 منقول ہے کہ تمام زہد قرآن مجید کے ان دو کلموں میں آگیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے پس جو شخص گزشتہ کا افسوس نہ کرے اور جو کچھ ہونے والا ہے اس پر فخر نہ کرے تو گویا زہد کے دونوں پہلو اس کے ہاتھ آگئے۔

شَدِيدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ط

سختی ہے۔ اور اس میں لوگوں کیلیے فائدے ہیں اور اس لیے کہ اللہ ظاہر کرے کہ کون اللہ اور اسکے رسولوں کی بے دیکھے مدد کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا وَّاِبْرٰهِيمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ع ۱۹

بیشک اللہ قوت والا اور عزت والا ہے۔ اور بیشک ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور ان دونوں کی اولادوں

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ج وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿۲۶﴾

میں نبوت اور کتاب رکھی ف۱۳ اور ان میں ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں سے بہت سے فاسق ہیں۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اور رسول بھیجے۔ اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا اور اسے

الْاِنْجِيلَ ۵ لا وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ط

انجیل عطا فرمائی۔ اور اس کے پیروکاروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی۔

وَرَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ

اور رہبی رہبانیت، تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی البتہ یہ بدعت انھوں نے

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ج فَاٰتَيْنَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ج

اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نبھایا جیسا اس کے نبھانے کا حق تھا۔ تو ان میں سے جو ایمان لائے ہم نے ان کا اجر انھیں عطا کیا

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوا

اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔ اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر

بِرَسُولِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ

ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت میں سے دو حصے تمھیں عطا فرمائے گا اور تمھارے لیے نور کردے گا جس سے تم

بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۸﴾ لا ج لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

چلو اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب جان جائیں

اَلَّا يَقْدِرُونَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

کہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ان کا کچھ بس نہیں۔ اور یہ کہ فضل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ

اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۲۹﴾ ع ع ۲۰

ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

ف 13 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت اور کتاب ہمیشہ ذات انبیاءؑ ہی میں رہیں غیر ذریت انبیاء اس کے اہل نہیں۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ مجادلہ مدنی۔ اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ
بیشک اللہ جؒ نے اس عورت کا قول سن لیا جو آپؐ سے اپنے شوہر کے معاملے میں جھگڑتی ہے ف۱ اور
تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱
اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ جؒ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ یقیناً اللہ جؒ دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔
اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ
اور وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ ان کی مائیں نہیں۔
اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا
ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے شکم سے وہ پیدا ہوئے ہیں وہ بری بات کہتے ہیں
مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ
جو قطعی جھوٹ اور لغو ہے۔ اور یقیناً اللہ جؒ معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے۔ اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی
مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ
ماں کہہ دیتے ہیں پھر وہ اسی بات کو لوٹاتے ہیں جو وہ کہہ چکے ہیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کریں پیشتر
قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ یہ تمھیں ہدایت کی جاتی ہے۔ اور جو تم عمل کرتے ہو، اللہ اس سے
خَبِيْرٌ ۝۳ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ
خبردار ہے۔ پس جسے غلام نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے قبل اس کے
قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ
کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ پھر جس سے روزے بھی نہ رکھے جائیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔
ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ
یہ اس لیے ہے کہ تم اللہ جؒ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھو۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں۔
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ
اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ جؒ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت

ف۱ روایت ہے کہ اس آیت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ اسلام میں جس شخص نے سب سے پہلے ظہار کیا وہ انصار میں سے اوس بن صامت تھا۔ یہ شخص بہت بوڑھا تھا۔ ایک دن اپنی بیوی پر ناراض ہوا اور اسے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے پھر وہ اس پر نادم ہوا اور زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے "تو میری ماں کی پشت کی مانند ہے" کہتا تو وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا اے خولہ! ہم زمانہ جاہلیت میں تو اسے حرام ہی قرار دیتے تھے اب اللہ تعالےٰ نے ہمیں اسلام دیا ہے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں جا اور ان سے اس کے بارے میں سوال کر۔ پس خولہ آنحضرتؐ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں، اوس بن صامت میرا خاوند اور میری اولاد کا باپ اور میرے چچا کا بیٹا ہے اس نے مجھے "تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے" کہہ دیا ہے اور ہم اسے زمانۂ جاہلیت میں حرام قرار دیتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے طفیل اسلام سے بہرہ ور کیا ہے اب کیا حکم ہے۔ آنحضرتؐ نے اس سے فرمایا کہ اے عورت میرا گمان ہے کہ تو اس پر حرام ہے اس عورت نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا کہ میں اپنے خاوند سے جدا ہونے کی شکایت اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں کرتی ہوں۔ پس اللہ تعالےٰ نے قد سمع اللہ سے لے کر لعفوٌّ غفورٌ تک آیتیں نازل کیں پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ظہار کے بارے میں کفارہ کا حکم دیا۔ جو والذین یظھرون سے عذاب الیم تک ہے۔

شَدِيدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۚ

سختی ہے۔ اور اس میں لوگوں کیلیے فائدے ہیں اور اس لیے کہ اللہ ظاہر کرے کہ کون اللہ اور اسکے رسولوں کی بے دیکھے مدد کرتا ہے۔

ع ۳ ۱۹ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ

بیشک اللہ قوت والا اور عزت والا ہے۔ اور بیشک ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو بھیجا اور ان دونوں کی اولادوں

ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

میں نبوت اور کتاب رکھی ف۱۳ اور ان میں ہدایت یافتہ ہیں اور ان میں سے بہت سے فاسق ہیں۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ

پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اور رسول بھیجے۔ اور ان کے پیچھے عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا اور اسے

الْاِنْجِيْلَ ۵ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ

انجیل عطا فرمائی۔ اور اس کے پیروکاروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی۔

وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ

اور راہبی (رہبانیت) تو یہ بات انھوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی البتہ یہ بدعت انھوں نے

اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ

اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نبھایا جیسا اس کے نبھانے کا حق تھا۔ تو ان میں سے جو ایمان لائے ہم نے ان کا اجر انھیں عطا کیا

وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا

اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں۔ اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر

بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت میں سے دو حصے تمھیں عطا فرمائے گا اور تمھارے لیے نور کر دے گا جس سے تم

بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ

چلو اور تمھیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔ تاکہ اہلِ کتاب جان جائیں

اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰي شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ

کہ اللہ کے فضل پر ان کا کچھ بس نہیں۔ اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ

ع ۴ ۲۰ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

ف 13 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت اور کتاب ہمیشہ ذات انبیاءؑ ہی میں رہیں غیر ذریت انبیاء اس کے اہل نہیں۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ مجادلہ مدنی۔ اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	بائیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ

بیشک اللہ جل جلالہ نے اس عورت کا قول سن لیا جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملے میں جھگڑتی ہے ف۱ اور

تَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ①

اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ جل جلالہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے۔ یقیناً اللہ دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ

اور وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو ماں کہہ بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ ان کی مائیں نہیں۔

اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا

ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے شکم سے وہ پیدا ہوئے ہیں وہ بری بات کہتے ہیں

مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ

جو قطعی جھوٹ اور لغو ہے۔ اور یقیناً اللہ جل جلالہ معاف کرنیوالا اور بخشنے والا ہے۔ اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی

مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ

ماں کہہ دیتے ہیں پھر وہ اسی بات کو لوٹاتے ہیں جو وہ کہہ چکے ہیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کریں پیشتر

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اس کے کہ وہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ یہ تمھیں ہدایت کی جاتی ہے۔ اور جو تم عمل کرتے ہو، اللہ اس سے

خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ

خبردار ہے۔ پس جسے غلام نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے قبل اس کے

قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ

کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ پھر جس سے روزے بھی نہ رکھے جائیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ

یہ اس لیے ہے کہ تم اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدیں ہیں۔

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ

اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول کی مخالفت

ف۱ روایت ہے کہ اس آیت کے نزول کا سبب یہ ہے کہ اسلام میں جس شخص نے سب سے پہلے ظہار کیا وہ انصار میں سے اوس بن صامت تھا۔ یہ شخص بہت بوڑھا تھا۔ ایک دن اپنی بیوی پر ناراض ہوا اور اسے کہا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے پھر وہ اس پر نادم ہوا اور زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے "تو میری ماں کی پشت کی مانند ہے" کہتا تو وہ اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا اے خولہ! ہم زمانہ جاہلیت میں تو اسے حرام ہی قرار دیتے تھے اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام دیا ہے تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں جا اور ان سے اس کے بارے میں سوال کر۔ پس خولہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں، اوس بن صامت میرا خاوند اور میری اولاد کا باپ اور میرے چچا کا بیٹا ہے اس نے مجھے "تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے" کہہ دیا ہے اور ہم اسے زمانۂ جاہلیت میں حرام قرار دیتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے طفیل اسلام سے بہرہ ور کیا ہے اب کیا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اے عورت میرا گمان ہے کہ تو اس پر حرام ہے اس عورت نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور کہا کہ میں اپنے خاوند سے جدا ہونے کی شکایت اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں کرتی ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے قد سمع اللہ سے کر لعفوٌ غفورٌ تک آیتیں نازل کیں پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ظہار کے بارے میں کفارہ کا حکم دیا۔ جو والذین یظھرون سے عذاب الیم تک ہے۔

وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنزَلْنَا

کرتے ہیں۔ ذلیل کیے گئے ہیں جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی تھی۔ اور بیشک ہم نے روشن

آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝٥ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ

آیتیں اتاری ہیں اور کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ جس دن اللہ ان سب کو

اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ

(روزِ محشر) جمع کرے گا پھر انھیں آگاہ کریگا ان سے جو عمل وہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے یاد رکھا ہے اور وہ اسے بھول گئے ہیں۔

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٦ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي

اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے اور وہ اس کی حقیقت سے باخبر ہے۔ اور کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ

السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور جہاں کہیں تین شخص سرگوشی کر رہے ہیں

إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ

تو چوتھا وہ موجود ہوتا ہے۔ اور پانچ سرگوشی کر رہے ہوں تو چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس

مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ

سے کم اور نہ اس سے زیادہ مگر یہ کہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی ہوں پھر

يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

انھیں قیامت کے دن بتادے گا جو عمل انھوں نے کیا ہوگا۔ بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا

عَلِيمٌ ۝٧ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ

ہے۔ کیا تو نہیں جانتا ان لوگوں کو جنھیں بُری مشورت سے منع کیا گیا تھا پھر وہ وہی کرتے ہیں

لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

جس کی انھیں ممانعت کی گئی تھی اور وہ آپس میں گناہ اور ہٹ دھرمی اور رسولؐ کی نافرمانی کے

الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ

مشورے کرتے ہیں اور جب آپ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو ان لفظوں سے آپ کو خطاب کرتے ہیں جو الفاظ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اعزاز میں نہیں کہے۔

وَيَقُولُونَ فِي أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ

اور اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں کرتا ہمارے اس کہنے پر۔ ان کا ٹھکانا

۲ منقول ہے کہ یہ آیت چند لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جبکہ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کر کے ایک نوشتہ لکھا تھا اور باہمی عہد کیا تھا اور اس پر توثیق کی تھی کہ اگر محمدؐ کا انتقال ہو گیا تو ہم بنی ہاشم سے انتقام لیں گے۔

۳ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کے علم اور محیط ہونے کی رُو سے ہے نہ کہ ذات کی وجہ سے کیونکہ مکانات محدود ہوتے ہیں۔ حدود اربعہ انہیں گھیرے ہوئے ہیں پس اگر اس کی معیت ذاتی مانی جائے تو اس کا محدود ہونا لازم آئے گا۔

ع ۱

۴ روایت کیا گیا ہے کہ یہ آیت یہودیوں اور منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جو آپس میں ایک دوسرے سے سرگوشی کرتے تھے اور جب مومنوں کو دیکھتے تھے تو اپنی آنکھوں سے ایک دوسرے کو اشارے کرتے تھے، پس آنحضرتؐ نے انہیں منع کر دیا مگر انہوں نے یہی فعل پھر کیا۔

۵ منقول ہے کہ یہودی آنحضرتؐ کے پاس آتے تو کہتے السام علیکم، اس کا معنیٰ اور مطلب یہ ہے کہ تم پر موت آئے پس آنحضرتؐ فرماتے وعلیکم۔ (اور تم پر بھی) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نیز ایک مرتبہ یہود حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت عائشہؓ اپنے حجرے میں تشریف فرما تھیں تو یہود نامسعود نے ازراہِ شرارت کہا السام علیکم، جناب عائشہؓ سخت برہم ہوئیں اور فرمایا حضورؐ آپؐ دیکھتے نہیں کہ یہ ملاعین السام علیکم کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا عائشہؓ! تم نے جواب نہیں سنا کہ میں نے کہا وعلیکم۔

جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

جہنم ہے اس میں جلائے جائیں گے تو یہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اے ایمان لاتے والو!

إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ

جب تم آپس میں مشورت کرو تو گناہ اور ہٹ دھرمی اور رسولؐ کی نافرمانی کے معاملے میں مشورت

الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ

نہ کرو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری کی مشورت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم

تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ

محشور ہو گے۔ اور مشورت تو شیطان کی طرف سے ہے ف۶ تا کہ ایمان والوں کو رنجیدہ

آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ

کرے۔ اور وہ ان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے۔ اور مسلمان اللہ تعالیٰ

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ

ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اے ایمان لاتے والو! جب تم سے کہا جائے

تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ

کہ مجلسوں میں جگہ دو تو تم کشادہ ہو جایا کرو ف۷ اللہ تعالیٰ تمہیں جگہ دے گا۔ اور جب کہا جائے کہ

انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ

اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ تو اٹھ کھڑے ہو ف۸ اللہ درجات بلند فرمائے گا ان کے جو تم میں سے ایمان لائے۔ اور ان کے

أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾ يَا أَيُّهَا

جن کو علم دیا گیا ہے۔ اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔ اے

الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ

ایمان لاتے والو! جب تم رسولؐ سے سرگوشی کرنا چاہو تو تم اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ

نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ

صدقہ دے دیا کرو ف۹ یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور بہت پاکیزہ بات ہے۔ پس اگر کچھ نہ

تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ

پاؤ تم، تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی سرگوشی سے

ف۶ منقول ہے کہ جب تم تین آدمی موجود ہوں تو تم میں دو تیسرے سے الگ ہو کر کوئی بات راز میں نہ کہیں کیونکہ اس میں اس کو رنج پہنچے گا نیز یہ بھی منقول ہے کہ اس آیت میں نجویٰ سے مراد پریشان خواب ہیں جنہیں انسان سونے کی حالت میں دیکھ کر غمگین ہو جاتا ہے۔

ف۷ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی مجلس میں وسعت کرو۔ ایک روایت میں کہا گیا ہے کہ لوگ آنحضرتؐ کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اس شوق سے کہ آنحضرتؐ کا کلام سنیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھے تھے اس لیے یہ حکم نازل کیا گیا۔

ف۸ منقول ہے کہ جب آنحضرتؐ مسجد میں تشریف لاتے تھے تو لوگ انکی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جایا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے کھڑے ہونے سے منع فرما دیا اور فرمایا تفسحوا کہ آنحضرتؐ کے بیٹھنے کے لیے جگہ فراخ کر دو، پھر فرمایا کہ جب تم سے کہا جائے کہ اٹھو تو اٹھ کر کھڑے ہو جایا کرو۔

ف۹ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم آنحضرتؐ سے کوئی حاجت طلب کرو تو اپنی حاجت طلب کرنے سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو تاکہ تمہاری حاجت پوری کرنے میں وہ اچھا ذریعہ ہو لیکن اس حکم پر سوائے چند لوگوں کے اور کسی نے عمل نہ کیا۔ ایک مرتبہ حضرت علیؓ نے ایک دینار تصدق کیا اور آنحضرتؐ سے دس دفعہ راز کی باتیں کیں نیز حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت ایسی ہے جس پر نہ مجھ سے پہلے کسی نے عمل کیا اور نہ میرے بعد کوئی عمل کرے گا۔ وہ آیت نجویٰ ہے جب یہ آیت نازل ہوئی تو میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اسے بیچ کر دس درہم لیے اور جب میں آنحضرتؐ کی خدمت میں راز کی بات کرنے جاتا تو اس سے پہلے ایک درہم صدقہ دیتا۔

يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
پہلے کچھ صدقہ دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے تمھیں معاف کر دیا

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ
تو نماز کو قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٣﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا
اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو جو ایسی قوم کے دوست ہوئے

غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ
جن پر اللہ کا غضب ہے۔ نہ وہ تم میں سے ہیں اور نہ تم ان میں سے۔ وہ جھوٹے

عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٤﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ
حلف اٹھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں۔ ف۱ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٥﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
بیشک وہ بہت ہی برے عمل کرتے ہیں انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے۔

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٦﴾ لَنْ
اور اللہ کے راستے سے روکا ہے پس ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔ ان کے

تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
مال اور ان کی اولاد انھیں اللہ سے بے نیاز نہ کر سکیں گے۔ وہ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۭ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا
دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا۔

فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰي
اس دن اس سے بھی ایسی ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تم سے کھا رہے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے مطلب حاصل

شَيْءٍ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ
کر لیا۔ یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ شیطان ان پر غالب آ گیا ہے

فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ
پس انھیں اللہ کی یاد بھلا دی ہے۔ وہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں۔ اور یقیناً شیطان کا

ف۱ قسم اٹھانے کے لیے تین لفظ معین ہیں قسم، یمین، حلف، عام لوگ ان تینوں کو ہم معنی خیال کرتے ہیں جس کی بنا پر بڑی غلط فہمی پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ ان سب الفاظ کے مفہوم اور معنی بالکل جدا جدا ہیں قسم کے معنی ہیں کسی چیز کی صحت اور تصدیق کے لیے گواہی پیش کرنا۔ قرآن مجید میں جو قسمیں مذکور ہیں ان سب کے یہی معنی ہیں کہ جن چیزوں کی قسم کھائی گئی ہے وہ خدا کے وجود، اس کی قدرت و شان اور اسکی عظمت و اقتدار پر شہادت دے رہی ہیں۔ سورۂ فجر میں ارشاد ہے، فجر، دس راتوں، جفت اور طاق، اور رات جب چلنے پر ہو، ان باتوں میں صاحب عقل کے لیے قسم ہے یعنی یہ سب چیزیں عقلمند کے نزدیک خدا کے وجود اور اس کی قدرت پر زبان حال سے گواہی دے رہی ہیں یمین کے معنی ہاتھ کے ہیں۔ یہ لفظ عموماً معاہدہ کی توثیق کے لیے استعمال ہوتا ہے گویا دوسرے معاہد کو ضامن دینا مقصود ہوتا ہے یعنی معاہدہ کرنے والا اور حلیف جو دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہے یمین حلف کے معنی میں اسی فعل سے مستعار لیا گیا ہے یمین کا لفظ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی زبان سے کہیں استعمال نہیں ہوا حلف کا لفظ ان دونوں لفظوں سے وسیع ہے لیکن اس کے مفہوم میں اہانت اور ذلت شامل ہے اور اس کا استعمال بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کہ آج کل کے عوام قسمیں کھاتے ہیں اسی وجہ سے قرآن مجید میں حلاف کے لیے مہین یعنی قابل اہانت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے کہ تو کہا نہ مان ہر قسمیں کھانے والے بے قدر کا یہ لفظ جہاں بھی آیا ہے منافقین کی زبان سے آیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالے نے یہ لفظ اپنے لیے کہیں استعمال نہیں کیا۔

ع ٢

الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝١٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

گروہ ہی نقصان اٹھانے والا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۝٢٠ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِىْ ؕ

وہ لوگ سب سے زیادہ ذلیلوں میں سے ہیں۔ اللہ مقرر کر چکا کہ یقیناً میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے ف۱۱

اِنَّ اللّٰهَ قَوِىٌّ عَزِيْزٌ ۝٢١ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

یقیناً اللہ قوت والا اور عزت والا ہے۔ تم ایسے لوگ نہیں پاؤ گے جو اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھتے

الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ

ہیں اور ان کی بات پوری کرتے ہیں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ

اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ

یا بیٹے یا بھائی یا ان کے قبیلے والے ہوں یہی ہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

ایمان کو جما دیا ہے۔ اور اپنی روح سے ان کی تائید کی ہے ف۱۲ اور انھیں جنت میں داخل کریگا

تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہے

وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٢٢ ع

اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہی اللہ والے لوگ ہیں اور یقیناً اللہ ہی کی جماعت فلاح پانے والی ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِىَ اَرْبَعٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ
سورۂ حشر مدنی ۔ اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِىْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ

وہی ہے جس نے ان کافروں کو جو اہل کتاب تھے ان کے گھروں

دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؔ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لیے ف۱ تمھیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور انھوں نے گمان کیا تھا کہ انکے

ف۱۱ منقول ہے کہ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں بہت سی بستیاں فتح کرا دیں تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔

ف۱۲ منقول ہے کہ اس روح سے مراد روحِ ایمان ہے۔ نیز یہ کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے جس کے دل کے اندر دو کان نہ ہوں۔ ایک کان سے خناس اپنے وسوسے پھونکتا رہتا ہے اور دوسرے کان میں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ کہتا رہتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس فرشتے کے ذریعے سے مومن کی تائید کرتا ہے اور قول خداوندی وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ کا یہی مطلب ہے۔

ف۱ روایت ہے کہ حشر کے معنی کسی گروہ کو ایک مقام سے نکال کر دوسرے مقام پر لے جانا ہے اور اول الحشر کا مطلب یہ ہے کہ یہودی مدینہ منورہ سے شام کی طرف جلا وطن کیے گئے اور ان کا آخری حشر زمانہ رجعت میں ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے انہیں فرمایا کہ تم نکل جاؤ۔ انہوں نے پوچھا کہاں جائیں تو آپؐ نے فرمایا ارض محشر کی طرف اور امام حسنؑ سے اس حدیث میں جو آپؑ نے بادشاہ سے کہی تھی یہ منقول ہے کہ اللہ تعالےٰ مشرق سے ایک آگ پیدا کرے گا اور ایک مغرب کی طرف سے اور ان دونوں کے پیچھے دو تند ہوائیں ہوں گی جن کے ذریعے سے تمام لوگ بیت المقدس کی چٹان کے پاس جمع کر دیے جائیں گے۔

ع ۳ ۹ ۳

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ

قلعے انھیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا لیں گے۔ تو اللہ نے اس طرح ان پر واقع کیا جس کا انھیں

يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ

گمان بھی نہ تھا ف۲ اور اس نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ کہ وہ اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں سے برباد

بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ ق فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَبْصَارِ ۝۲

کرتے ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی۔ تو عبرت پکڑو اے آنکھوں والو۔

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ط

اور اگر اللہ ان کے لیے مقرر نہ کرتا ان کا گھروں سے اُجڑنا تو ان کو دنیا ہی میں عذاب فرماتا

وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝۳ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ

اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی

وَرَسُوْلَهٗ ج وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴

مخالفت کی۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا

جو درخت تم نے کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم چھوڑ دیے

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ

تو یہ سب اللہ ہی کے حکم سے تھا تاکہ وہ فاسقوں کو شرمندہ اور ذلیل کرے۔ اور جو غنیمت دلائی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو

مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ

ان سے کہ تم نے نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ البتہ

اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶

اللہ اپنے رسولوں کو جن پر چاہے مسلط کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ

اور جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت دلائی اپنے رسولؐ کو بستی والوں سے پس وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی ہے

وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ

اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔

ف ۲ منقول ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا عذاب مراد ہے جو رعب و اضطراب اور جلاوطنی کی شکل میں آیا۔ نیز حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب بھیجا جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔

كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ
تاکہ وہ تمھارے اغنیاء کے درمیان ہی دست گرداں نہ رہے ف۳ اور جو کچھ تمھیں رسول

الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ
عطا فرمائیں پس اسے لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو ف۴ اور اللہ سے ڈرو۔

إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ
یقیناً اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔ ان فقیروں، ہجرت کرنے والوں کے لیے بھی ہے جو

أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ
اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور اپنے مالوں سے محروم کیے گئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور

اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ
اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی مدد کرتے ہیں وہی لوگ

الصَّادِقُونَ ﴿٨﴾ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
سچے ہیں۔ اور وہ لوگ جنھوں نے ان سے پہلے اس شہر میں گھر بنا لیا اور ایمان اختیار کیا۔

يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ
دوست رکھتے ہیں انھیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت

حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
نہیں پاتے اس چیز کی جو دیے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انھیں

خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٩﴾
شدید محتاجی ہو۔ اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے

وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا
اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں

غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿١٠﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى
کی طرف سے کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بیشک تو ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے

ف۳ دست گرداں وہ چیز ہے جو گردش کرتی ہے کبھی اس کے پاس کبھی اُس کے پاس اس کا نام دولت ہے نیز اس کا مطلب یہ ہے کہ مالِ فے اس طرح نہ ہو جائے کہ وہ امیروں کے ہاتھوں کے درمیان ہی دست گرداں رہے۔

ف۴ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو تعلیم فرمائی تا اینکہ انہیں اس بات پر قائم کر لیا جس کا اس نے ارادہ فرمایا تھا پھر انہیں اپنا حکم تفویض کیا اور فرمایا کہ جو رسولؐ تمھیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ پس اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے رسولؐ کو دیا تھا وہ سب آنحضرتؐ نے ہمیں عنایت فرما دیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اپنی مخلوق کا کل معاملہ سپرد کر دیا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ وہ کیسی اطاعت کرتے ہیں پھر انہوں نے یہی آیت تلاوت فرمائی نیز اس معنی میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔ ان میں سے بعض میں اتنا اور زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقط خمر کو حرام فرمایا اور آنحضرتؐ نے ہر نشے والی چیز کو حرام فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی خاطر اس حکم کو جائز[1] رکھا۔

وقف لازم

---

[1] "اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا" سے یہ مراد ہے کہ حضورؐ نے خمر اور جتنی نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو حرام ہی قرار دیا اور یہ مقام آنحضرتؐ کے علاوہ کسی اور نبیؐ کو عطا نہیں ہوا۔ اور بعض روایتوں میں بعض اور چیزیں بھی روایت کی گئی ہیں جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کی خاطر سے جائز رکھا۔

(مترجم) صاحب تفسیر صافی کا یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف خمر کو حرام قرار دیا، درست نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خمر کو نہیں بلکہ الخمر کو حرام فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ ..... الیٰ آخرہ (سورۂ مائدہ)

ع ۱۰ / ۴

الخمر پر الف لام داخل ہے جو منجملہ دیگر اقسام جنسی ہے اور اس کا

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

ان لوگوں کو جنھوں نے نفاق کیا ؀ کہتے ہیں اپنے بھائیوں سے اور اہل کتاب کے کافروں

الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ

سے ؀ کہ اگر تم نکالے گئے تو ضرور ہم بھی تمھارے ساتھ نکل جائیں گے اور تمھارے بارے میں ہرگز کسی کی بھی اطاعت

أَحَدًا أَبَدًا وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ

نہ کریں گے۔ اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمھاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہ ہے کہ یقیناً وہ

لَكَاذِبُونَ ﴿١١﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِن قُوتِلُوا

جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ ہرگز نہ نکلیں گے۔ اور اگر ان سے لڑائی ہوئی

لَا يَنصُرُونَهُمْ وَلَئِن نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ ﴿١٢﴾

تو یہ انکی مدد نہ کریں گے ؀ اور اگر ان کی مدد کی بھی تو یقیناً پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ پھر وہ مدد نہ پائیں گے

لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

تمھارا ڈر ہے۔ ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ یہ اس لیے ہے کہ وہ

قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ

لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ سب مل کر بھی تم سے نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں

أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ

یا دیواروں کے پیچھے سے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کیلیے حوصلے کا باعث بنے ہوئے ہیں ؀ آپ انھیں ایک جتھا

جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾

سمجھو گے اور دل ان کے الگ الگ ہیں یہ اس لیے ہے کہ وہ لوگ عقل نہیں رکھتے۔

كَمَثَلِ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ

یہ ان کی سی مثال ہے جو ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے۔ انھوں نے اپنے کام کا وبال چکھا ؀

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَانِ

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ شیطان کی مثل کہ جب اس نے انسان سے کہا

اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ

کہ کفر کر۔ پھر جب اس نے کفر کر لیا تو بولا میں تجھ سے بری ہوں۔ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا

(بقیہ صفحہ سابقہ)

مطلب یہ ہے کہ خمر حرام ہے اور وہ چیزیں بھی جو اسکی مثل ہیں پس جو چیز نشہ دینے والی ہے خواہ وہ خمر ہے یا چرس یا گانجا یا چنڈو یا بھنگ سب کا پینا حرام ہے یاد رکھیں کہ آنحضرت تابع وحی الہٰی تھے بغیر وحی خدا کوئی بات نہیں کرتے تھے جیسا کہ فرمایا کہ مَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ یعنی وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کو وحی کی جاتی ہے پس کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو صرف خمر کو حرام قرار دے اور آنحضرت نے کئی اور چیزیں بھی از خود حرام قرار دے دیں۔

(صفحہ ہذا ۶۵۸)

؀ منقول ہے کہ یہ آیت عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

؀ منقول ہے کہ اس سے مراد یہودی بنی نضیر ہیں۔

؀ روایت ہے کہ اس طرح ہوا کہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں نے بنی نضیر کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ ہم تمھاری مدد کریں گے جیسا کہ اوپر کی آیت میں ہے۔ پھر وعدہ خلافی کی۔

؀ روایت ہے کہ یہ ان کے ضعف اور بزدلی کے سبب نہیں کیونکہ وہ جب ایک دوسرے سے لڑتے ہیں تو ان کی باہمی لڑائی بڑی سخت ہوتی ہے بلکہ اس کا سبب وہ روگ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے کیونکہ جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے ساتھ محارب ہو یعنی جنگ کرے وہ کتنا ہی شجاع اور زبردست ہو بزدل اور پست ہو جاتا ہے۔

؀ لکھا ہے کہ اس سے مراد بنی قینقاع ہیں۔

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِى النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۭ

رب ہے۔ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں ہی آگ میں ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔

وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔ اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو

وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

اور ہر جان دیکھے گی کہ کل کے لیے اس نے آگے کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً جو عمل بھی تم کرتے ہو

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ

اللہ اُن سے خبردار ہے۔ اور ان جیسے نہ ہو جانا جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے ان پر ایسی افتاد ڈالی

اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ

کہ وہ اپنی جانوں کو بھی بھول گئے۔ وہی فاسق لوگ ہیں۔ دوزخ والے اور جنت والے

وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا

برابر نہیں ہو سکتے۔ ف جنت والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن

هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ

کسی پہاڑ پر اتارتے تو آپ اسے دیکھتے جھکا ہوا اور وہ اللہ کے خوف سے پاش پاش

اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾

ہو جاتا۔ اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں کہ وہ اس پر غور و فکر کریں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ہر ظاہر اور پوشیدہ کا جاننے والا ہے ف۱ اور وہی

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ

مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پاک ذات

الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ

بادشاہ ہے۔ سلامتی دینے والا، امان بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، عزت والا، عظمت والا اور سب سے بڑائی والا ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ

اس کی ذات پاک ہے ان کے شرک سے۔ وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا موجد ہے ہر ایک کو صورت دینے والا ف۲ سب اچھے نام ف۳ اسی

ف روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر فرمایا کہ اصحاب الجنۃ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں رحم ہے اور جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور دوزخی وہ لوگ ہیں جو بے رحم اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے والے ہیں۔

ع ۲ ۵

ف۱ منقول ہے کہ الغیب سے مراد وہ سب کچھ ہے جو واقع نہیں ہوا اور الشہادۃ سے مراد وہ سب کچھ ہے جو ہو چکا۔

ف۲ روایت ہے کہ جو چیز عدم سے وجود میں آتی ہے وہ پہلے تقدیر کی محتاج ہوتی ہے پھر تقدیر کے مطابق ایجاد کی محتاج ہوتی ہے پھر ایجاد کے بعد تصویر کی محتاج ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالے ان تینوں اعتباروں سے الخالق بھی ہے، الباری بھی اور المصور بھی یعنی تقدیر کے مطابق عدم سے وجود میں لانے والا ایجاد کرنے والا اور صورتیں بنانے والا۔

ف۳ حضرت علی رضی سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کا احصا کرے گا وہ بہشت میں داخل ہوگا، پھر ان ناموں کا ذکر فرمایا ہے۔ نیز حدیث میں جو لفظ احصاء آیا ہے اس کا مطلب ہے ان ناموں کے معنی سمجھ کر ان کے بموجب اللہ تعالے کو ان صفات کا یقین کامل رکھنا۔ یہ نہیں ہے کہ صرف ان کی گنتی گن لینا۔

الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾ ع

کے لیے ہیں، اسی کی تسبیح کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَكِّيَّةٌ وَّ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّ فِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ ممتحنہ مکی۔ اور اس میں تیرہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

اے ایمان لانے والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ

تم ان سے دوستی سے ملتے ہو حالانکہ انھوں نے کفر کیا اس حق سے جو تمھارے پاس آیا۔

يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ اِنْ

وہ نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو بھی۔ اس لیے کہ تم اپنے اللہ پر ایمان لائے ہو۔ اگر

كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ

تم نکلے ہو میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے اور میری رضا چاہنے کو۔

تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ

تو تم انھیں خفیہ پیغام محبت بھیجتے ہو، اور میں خوب جانتا ہوں جو تم چھپاتے ہو اور جو

اَعْلَنْتُمْ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١﴾

ظاہر کرتے ہو۔ اور جو تم میں سے ایسا کرے تو یقیناً وہ حقیقت کی راہ سے بھٹک گیا۔

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

اگر تمھیں پائیں تو تمھارے دشمن ہو جائیں گے اور تمھاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی

وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٢﴾ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ

زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور انکی تمنا ہے کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔ تمھارے رشتے تمھارے ہرگز کسی کام نہ آئینگے

وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا

اور نہ تمھاری اولاد قیامت کے دن تمھارے درمیان فاصلہ کر دے گا۔ اور جو کچھ تم عمل کرتے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ بیشک تمھارے لیے اچھا نمونہ ہے ابراہیم

USMAN GHAZI
B.A.,LL.B.,LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا
اور اس کے ساتھ والوں میں۔ کہ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جن کی
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ
تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ ہم تم سے بیزار ہوئے ف۱ اور ہمارے اور تمھارے درمیان دشمنی
الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا
اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کے لیے جب تک تم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ لاؤ۔ مگر
قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ
ابراہیمؑ کا اپنے باپ سے یہ کہنا کہ میں تیرے لیے مغفرت کی دعا کروں گا اور میں تیرے لیے اللہ کے یہاں
مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ
سے کسی چیز پر زور نہیں رکھتا ہوں اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر توکل کیا اور تیری ہی طرف متوجہ ہیں اور ہمیں تیری ہی
الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا
طرف پھرنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے آزمائش نہ بنا ف۲ اور ہمیں بخش دے
رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ
اے ہمارے رب! یقیناً تو ہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ بیشک تمھارے لیے ان میں
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ
اچھا نمونہ ہے۔ اسے جو اللہ اور آخرت کے دن کا امیدوار ہو۔ اور جو
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝۶ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ
اس سے منہ پھیرے تو پس اللہ ہی ہر چیز سے بے نیاز ہے اور سب خوبیوں والا ہے۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ تم میں اور ان میں
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۭ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ۭ
جو ان میں سے تمھارے دشمن ہیں، دوستی پیدا کردے۔ اور اللہ اس پر قادر ہے
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۷ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ
اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں منع نہیں کرتا ف۳ ان سے جو
يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ
تم سے دین میں نہیں لڑتے اور تمھیں تمھارے گھروں سے نہیں نکالتے، کہ

ف 1 ہم نے تم سے دوری اختیار کی جیسا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اس آیت میں کفر کے معنی برئیت یعنی الگ ہونے کے ہیں۔

ف 2 روایت ہے کہ اولاد آدمؑ میں ہر ایماندار فقیر ہوتا تھا اور ہر کافر دولتمند۔ تاآنکہ حضرت ابراہیمؑ آئے انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں ان لوگوں کیلئے جو کافر ہوئے فتنہ قرار نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور اس گروہ میں بھی بعض کو مالدار بنا دیا اور بعض کو محتاج اور اس گروہ میں بھی بعض کو امیر رکھا اور بعض کو فقیر بنا دیا۔

ع ۱ ۷

ف 3 مروی ہے کہ قتیلہ بنت عبدالعزیٰ حالت شرک میں اپنی بیٹی اسماءؓ بنت ابوبکرؓ کے پاس کچھ ہدیے لے کر آئی لیکن اسماءؓ نے انہیں قبول نہ کیا اور اسے اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٨﴾

ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور ان کے ساتھ انصاف کرو. اللہ انصاف کرنیوالوں سے محبت کرتا ہے۔

اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ

اللہ تمھیں انھی سے منع کرتا ہے ف۴ جو تم سے دین میں لڑے یا تمھیں تمھارے

مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ

گھروں سے نکالا یا تمھارے نکالنے پر مدد کریں کہ ان سے دوستی کرو، اور جو

يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا

ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہے۔ اے ایمان لانے والو! جب

جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ

تمھارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کا امتحان کرلو ف۵ اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ

پھر اگر تم جان لو کہ وہ ایمان والیاں ہیں تو انھیں کافروں کو واپس نہ لوٹاؤ

لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ

نہ یہ انھیں حلال ہیں اور نہ وہ انھیں حلال. اور انکے کافر شوہروں کو وہ دیدو جو انکا خرچ ہوا ف۶

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ

اور اگر تم ان سے نکاح کرلو تو کچھ مضائقہ نہیں جب ان کے مہر انھیں دے دو.

وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْــَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْــَٔلُوْا

اور کافر عورتوں کے نکاح پر جمے نہ رہو اور مانگ لو جو تمھارا خرچ ہوا۔ اور کافر مانگ لیں

مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

جو انھوں نے خرچ کیا. یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمھیں حکم دیتا ہے۔ اور اللہ علم والا

حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَىْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

اور حکمت والا ہے. اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے کچھ عورتیں کفار کی طرف نکل جائیں پھر تم کافروں کو سزا دو ف۷

فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

تو جن کی عورتیں چلی گئی تھیں تو انھیں غنیمت میں سے اتنا دے دو جو ان کا خرچ ہوا تھا۔ اور اللہ سے ڈرو.

ف۴ منقول ہے کہ جن سے منع کیا گیا ہے وہ مشرکین مکہ ہیں کہ ان میں سے بعض نے مومنوں کو شہر بدر کرنے کی کوشش کی اور بعض نے ان کو نکال دینے والوں کی مدد کی۔

ف۵ روایت ہے کہ اپنے غالب گمان کے مطابق ان کے حالات کی ٹوہ لگاؤ کہ ایمان کا اقرار جو وہ زبان سے کرتی ہیں اس اقرار کی موافقت دل سے ہے یا نہیں۔

ف۶ منقول ہے کہ جب مشرکوں کی کوئی عورت مسلمانوں سے آملے تو اس کا امتحان لیا جائے گا کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کے مسلمانوں سے آملنے کا سبب نہ تو اس کے اپنے شوہر کی دشمنی ہے نہ کسی مسلمان کی دوستی بلکہ صرف اسلام نے اسے اس پر آمادہ کیا پس جب اسلام لانے سے پہلے ایسی قسم کھالے تو مسلمانوں کو حکم ہے کہ اس کے کافر شوہر نے جو کچھ خرچ کیا ہے وہ تم اپنے پاس سے اسے دے دو پھر کسی مسلمان سے اس کا نکاح کردو۔

ف۷ اس کا مطلب یہ ہے کہ نتیجہ تمہارے حق میں ظاہر ہو اور غلبہ تمہارا ہوتا آنکہ تم غنیمت حاصل کرلو اور اس کے معنی یہ ہیں کہ تم نے جنگ میں ان کو اپنی عقوبت پہنچائی کہ غنیمت حاصل کرلی، نیز اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہاری بعض عورتیں ایسے کافروں سے جا ملیں جن سے تمہارا معاہدہ نہیں ہے پھر تمہیں مال غنیمت ہاتھ آئے تو جن لوگوں کی بیویاں چلی گئی ہیں ان کو اتنا روپیہ دے دو جتنا کہ انہوں نے خرچ کیا۔

الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔ اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں آئیں

يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ

آپ سے بیعت کرنے کو کہ وہ اللہ کا کوئی شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی

وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ

اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی۔ اور نہ وہ بہتان لگائیں گی ف٨ جسے اپنے ہاتھوں

اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ

اور پاؤں کے درمیان (موضع ولادت میں) اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو

وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اور اللہ سے ان کی بخشش چاہو۔ بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان لانے

اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ

والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو ف جن پر اللہ غضبناک ہوا ہے اور وہ آخرت سے مایوس

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾

ہو چکے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے۔ ف٩

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ صف مدنی، اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے	چودہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور وہی عزت والا

الْحَكِيْمُ ﴿١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾

اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان لانے والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے۔ ف١٠

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

اللہ کے یہاں یہ بہت اہم اور ناپسند ہے کہ وہ بات کہو جو نہ کرو۔ بیشک اللہ محبت کرتا ہے

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾

ان سے جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں صف باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

ف٨ منقول ہے کہ بعض عورتیں گرے پڑے بچوں کو اٹھا لیتی تھیں پھر اپنے خاوندوں سے کہتی تھیں کہ یہ تمہارا بچہ ہے۔ ایسا بہتان جسے انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان باندھا تھا۔ اس سے کنائے کے طور پر وہ بچہ مراد ہے جو انہوں نے جھوٹ موٹھ اپنے خاوندوں کے گلے منڈھا اس لیے کہ وہ پیٹ جس میں بچے کا حمل ہوتا ہے دونوں ہاتھوں کے درمیان ہے اور اندام نہانی جس سے عورت بچے جنتی ہے دونوں پاؤں کے درمیان ہے۔

ف٩ منقول ہے کہ اس سے مراد عام کفار ہیں یا یہودی اس لیے کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ آیت بعض محتاج مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو یہودیوں کے ساتھ اس نیت سے میل جول رکھتے کہ انہیں ان کے باغوں میں سے کچھ میوے مل جایا کریں۔

ع ٢ ٨

ف١٠ مروی ہے کہ مسلمان یہ کہا کرتے تھے کہ اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے تو ہم اس میں اپنے مال بھی خرچ کریں گے اور اپنی جانیں بھی لڑا دیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں یعنی جم کر لڑتے ہیں۔ لیکن اُحد کے دن بعض لوگوں کے قدم متزلزل ہو گئے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ

اور یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! مجھے کیوں اذیت دیتے ہو اور یقیناً تم جانتے ہو کہ

اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ

میں تمھاری طرف اللّٰہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے دل ٹیڑھے کر دیے۔ اور اللّٰہ تعالیٰ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

فاسق لوگوں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ اور جب عیسیٰؑ ابن مریم نے کہا

يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

اے بنی اسرائیل! میں تمھاری طرف اللّٰہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی

يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ

تصدیق کرتا ہوں اور ان رسولؐ کی بشارت سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے کہ ان کا نام

اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶

احمدؐ ہے ۲ پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو وہ بولے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللّٰہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے حالانکہ اسے اسلام کی طرف

اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷ يُرِيْدُوْنَ

بلایا جاتا ہو۔ اور ظالم لوگوں کو اللّٰہ ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ وہ چاہتے ہیں

لِيُطْفِــــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ

کہ اللّٰہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں۔ اور اللّٰہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ وہ کافروں کو

الْكٰفِرُوْنَ ۝۸ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

ناگوار ہو۔ وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

لِيُظْهِرَهٗ عَلَي الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝۹ يٰٓاَيُّهَا

تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک لوگوں کو ناگوار ہو۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

ایمان لانے والو! کیا میں تمھیں وہ تجارت بتا دوں جو تمھیں دردناک عذاب سے نجات

۲ ایک حدیث منقول ہے کہ جب اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو ہمارے نبی کریمؐ کے ظہور کی بشارت دی تو ان کی صفت میں فرمایا کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں سرخ اونٹ والے، چاند سے چہرے والے اور عورتوں سے بہت نکاح کرنے والے کی۔ نیز منقول ہے کہ جب اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو مبعوث فرمایا تو انہوں نے کہا کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمدؐ ہوگا وہ اولادِ اسماعیلؑ سے ہوگا اور میری بھی تصدیق کرے گا اور تمہاری بھی وہ میرے عذر کو بھی بیان کر دے گا اور تمہارے عذر کو بھی۔ نیز امام محمد باقرؑ سے بھی منقول ہے کہ بے شمار نبیوں نے آنحضرتؐ کی بشارت دی یہاں تک کہ اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو مبعوث فرمایا پس آپؑ نے محمدؐ کی بشارت دی اور ہر نبی کا آنحضرتؐ کی بشارت دینا اللّٰہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ "وہ اپنے یہاں توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے وہ ان کو نیک کاموں کا حکم دے گا اور برے کاموں سے منع کرے گا" (سورۂ اعراف) یعنی یہود اور نصاریٰ آنحضرتؐ کا نام اور صفات اپنی کتابوں میں پاتے ہیں یعنی توریت اور انجیل میں وہ انہیں نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور دوسرا اللّٰہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا میں بشارت دیتا ہوں ایک رسولؐ کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمدؐ ہوگا۔ نیز منقول ہے کہ آنحضرتؐ کا نام حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں (ماحی) تھا اور موسیٰؑ کی توریت میں (حاد) اور عیسیٰؑ کی انجیل میں احمدؐ ہے اور قرآن مجید میں محمدؐ ہے نیز یہ کہ کسی یہودی نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ آپؐ کا نام احمدؐ کیوں رکھا گیا تو آپؐ نے فرمایا اس لیے کہ میں نے بہ نسبت زمین کے آسمانوں پر اللّٰہ تعالیٰ کی حمد زیادہ کی ہے۔

ع ۱ ۹

أَلِيمٍ ⑩ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ

دیدے۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو۔ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال

اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ⑪

اور جان سے جہاد کرو ف3 یہ تمھارے لیے بہتر ہوگا اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا

وہ تمھارے گناہوں کو بخش دے گا اور تمھیں ہمیشہ کے لیے بہشت میں داخل کردے گا جس کے نیچے نہریں

الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ⑫

بہتی ہیں۔ اور رہنے کے لیے اچھی جگہ بہشتوں میں ہے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ

اور دوسری وہ نعمت دیگا جو تمھیں بہت مرغوب ہوگی۔ اللہ کی مدد، اور قریبی زمانے میں فتح عطا کریگا ف4 اور اے حبیبؐ! مومنوں کو

الْمُؤْمِنِينَ ⑬ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنصَارَ اللَّهِ كَمَا قَالَ

خوشخبری سنادو۔ اے ایمان لانے والو! اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہو جاؤ۔ جیسا عیسیٰؑ ابن

عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ

مریم نے حواریوں سے کہا تھا ف5 کون ہیں جو اللہ کے لیے میرے مددگار بنیں۔ حواریوں

الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ ۖ فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي

نے کہا ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ

إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ ۖ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ

ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا۔ تو ہم نے ایمان لانے والوں کی ان کے دشمنوں پر

عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ⑭ ع

مدد کی تو وہ غالب ہوگئے۔ ف6

سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ إِحْدَى | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ جمعہ مدنی اور اس میں | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

اللہ کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ پاکی والا شہنشاہ ہے۔

ف 3 روایت ہے کہ اس سے پہلی آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ لوگوں نے کہا تھا کہ اگر ہمیں وہ تجارت معلوم ہو جاتی جو ہمیں دردناک عذاب سے بچا سکتی ہے تو ہم اس کے بارے میں اپنے مال اور جان اور اولاد سب کچھ خرچ کر دیتے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ دو آیتیں نازل کیں جو تو منون باللہ سے لے کر ذالک الفوز العظیم تک ہیں۔

ف 4 منقول ہے کہ اس سے مراد صلح حدیبیہ اور فتح مکہ ہیں۔

ف 5 حواری کے معنی قرآن کی سورہ آل عمران میں تفصیل سے لکھ دئے گئے ہیں وہاں سے ملاحظہ فرمالیں۔

ف 6 ظہور کے معنی اوپر ہونے اور غلبہ پانے کے ہیں۔

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ① هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ
اور وہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں ایک رسول انھی میں سے بھیجا وہ
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے (یا معجزات دکھاتا ہے) اور انکے نفس کا تزکیہ کرتا ہے۔ اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔
وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ② وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا
اور یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور ان میں سے بعد والے لوگ اوروں کو علم عطا کرتے ہیں
يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ③ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
جو ان اگلوں سے نہ ملے۔ اور وہی عزت والا اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے
مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ④ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا
عطا کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔ ان لوگوں کی مثال جو توریت کی تعلیم سے
التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ
پوری طرح واقف تھے پھر انھوں نے اس تعلیم پر عمل نہ کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بیٹھ پر کتابیں لادے ہوئے ہو۔ پھر یہ کتنی
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت کی راہ
الظَّالِمِينَ ⑤ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ
نہیں دکھاتا۔ آپ فرمادیں کہ اے یہودیو! اگر تم یہ گمان کرتے ہو کہ صرف تمھی اللہ کے
لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ⑥
دوست ہو اور انسانوں کے علاوہ تو مرنے کی آرزو کرو اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔
وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ
اور وہ ہرگز اس کی آرزو نہ کریں گے ان کرتوتوں کے سبب جو وہ آگے بھیج چکے ہیں۔ اور اللہ ظالموں کو خوب
بِالظَّالِمِينَ ⑦ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ۖ
جانتا ہے۔ آپ فرمادیں وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو اس کا ضرور تم سے سابقہ پڑے گا۔
ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
پھر تم اس کی طرف لوٹا دیے جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر کا علم رکھتا ہے۔ پھر وہ تمھیں بتا دے گا جو عمل تم

ف اُمیّین کے بارے میں منقول ہے کہ وہ لوگ لکھتے تو تھے لیکن چونکہ ان کے پاس نہ خدا کی طرف سے کوئی کتاب آئی تھی اور نہ کوئی رسول آیا تھا اس لیے اللہ نے اُمیّین فرمایا نیز حضرت علیؓ سے دریافت کیا گیا تھا کہ جناب رسول اللہؐ کو اُمّی کیوں کہا گیا؟ تو حضرتؓ نے فرمایا کہ عام لوگ کیا کہتے ہیں؟ عرض کیا گیا کہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کا نام امی اس لیے رکھا گیا کہ آپ نہ دنیاوی کتابت کرتے تھے اور نہ کتابیں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا وہ جھوٹ بولتے ہیں اللہ ان پر لعنت کرے یہ کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ اللہ وہ ہے جس نے اُمی لوگوں میں ایک رسول انہی میں سے بھیجا کہ وہ ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت کرتا ہے اور معجزات دکھاتا ہے اور ان کے نفس کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ پس آنحضرتؐ انہیں اس چیز کی تعلیم کس طرح دیتے تھے جس کی وہ صلاحیت نہیں رکھتے تھے۔ اللہ کی قسم جناب رسول اللہؐ ۷۲ یا یہ فرمایا کہ ۷۳ زبانوں میں لکھتے پڑھتے تھے اور آپؐ کو امی اس لیے کہا گیا کہ آپؐ مکہ کے بسنے والے تھے اور مکہ ام القریٰ ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب ہے لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (پ) ترجم:۔ اُمی کے لفظ سے اکثر اہل علم نے دھوکا کھایا ہے یہ لفظ اُم سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی ہیں ماں اور ہر چیز کی اصل ہر چیز کی جڑ اور بنیاد پس امی کے معنی ہوئے منسوب بہ اُم یعنی وہ وجود مقدس جو ہر چیز کا اصل اور بنیاد اور مرکز کا درجہ رکھتا ہو اور جس کی طرف ہر شے قلباً و باطناً وابستہ ہو۔ ماں کو انہی معنوں میں ام کہا جاتا ہے کیونکہ بچہ کی اصل یا بنیاد یا جڑ ماں کا پیٹ ہی ہوتا ہے جس طرح آدمؑ ابوالبشر ہیں یعنی تمام اجسام کی اصل ہیں تو اسی طرح کوئی اُم الارواح بھی ہونا چاہیے ورنہ روحوں کا

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ

کرتے تھے۔ اے ایمان لانے والو! جب نماز کے لیے تمھیں پکارا جائے جمعہ کے

الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

دن ف۱ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ کر جاؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي

اگر تم اس کی سمجھ رکھتے ہو۔ پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں اپنے کاروبار کیلیے

الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا

تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور جب انھوں نے کوئی تجارت یا تماشہ دیکھا تو اس کی طرف راغب ہو گئے

وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ

اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ گئے ف۲ آپ فرما دیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اس کھیل اور تجارت سے بہت

التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع

بہتر ہے۔ اور اللہ بہت رزق عطا کرنے والا ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ منافقون مدنی اور اسمیں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ

جب منافق لوگ آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ

يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١﴾

جانتا ہے کہ آپ اس کے رسول ہو۔ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یقیناً جھوٹے ہیں ف۱

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ

اور انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے۔ پس وہ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ بیشک وہ یہ بہت

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي

ہی برا کام کرتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ زبان سے ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر کفر کی

(بقیہ صفحہ سابقہ)

تعلق براہ راست ؐ سے ہو جائیگا

ع ۱ / ۸ / ۱۱ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہر روح کا اصل ؐ ہے جس طرح حضرت آدمؑ ابوالبشر ہیں اسی طرح حضورؐ ام الارواح ہیں یعنی تمام روحوں کی اصل امام بھی اُم ہی سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں یام الخلق الیہ جسکی طرف تمام مخلوقات رجوع کرے اور قلباً و بالاً اس سے واسطہ ہو۔ اُم القریٰ، ام الکتاب بھی ان ہی معنوں میں ہے۔ اُم القریٰ کے معنی ہیں وہ قریہ جس کی طرف تمام دوسرے قریوں اور شہروں کا رجوع ہو مکہ معظمہ ایسے مقام پر واقع ہے جہاں تمام ارد گرد کے قریے آکر ملتے ہیں اور دنیا بھر کے لوگوں کا رجوع بھی مکہ معظمہ ہی کی طرف ہے اس لیے اسے ام القریٰ کہتے ہیں ام الکتاب کا بھی یہی مطلب ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس کی طرف تمام کتابوں کا رجوع ہے پہلی تمام کتابیں اور صحیفے اسی قرآن مجید کی طرف راجع ہیں (اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى چونکہ آنحضرتؐ

ع ۲ / ۱۲ وہ نبی ہیں جو باعث ایجاد کائنات ہیں اور آپؐ کی طرف تمام انبیائے ماسبق اور مخلوقات ارضی و سماوی رجوع کرتے ہیں اس لیے آپؐ کو اُمی کہا گیا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا

وقف لازم ہر نبی اپنی اپنی امت پر شہید اور نگران ہوتا ہے اور ہر امت اپنے نبی کی طرف رجوع کرتی ہے جس پر قول حضرت عیسیٰ شاہد ہے كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ لیکن کل انبیاء کی شہادت آنحضرتؐ دیں گے اور کل انبیاء کا رجوع آپؐ کی طرف ہوگا۔ پس آپؐ کل انبیاء اور مخلوق کا مرجع اور مرکز ہوں گے اس لیے آپؐ کو امی کہا جاتا ہے۔ آیت ہذا میں رسول کی صفت موجود ہے کہ وہ انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ الکتاب سے کل کتابیں مراد ہیں اور الحکمت سے کل علوم۔ کیا ایسا نبی جو ایسی بلند تعلیم

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٣﴾ وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ

مہر لگ گئی۔ تو اس کے باعث وہ کچھ نہیں سمجھتے اور جب آپ انھیں دیکھیں ان کے جسم آپ کو تعجب میں ڈال دیں ف

وَإِنْ يَقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۖ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۖ

اور اگر وہ کچھ کہیں تو آپ انکی بات غور سے سنتے ہیں ف گویا وہ کڑیاں ہیں دیوار سے ٹکائی ہوئی ف

يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۚ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ

وہ سمجھتے ہیں کہ ہر چیخ ان پر پہنچنے والی ہے۔ وہ دشمن ہیں پس آپ ان سے بچتے رہیں وہ اللہ کی مار ہیں

اللّٰهُ ۖ أَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٤﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ

ہیں کہ وہ اوندھی راہ پر جاتے ہیں ف اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ، رسول اللہ تمھارے لیے استغفار

اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥﴾

کریں تو وہ اپنے سر جھکا لیتے ہیں اور آپ انھیں دیکھینگے کہ وہ (دوسروں کو بھی) روکتے ہیں اور وہ تکبر کیساتھ شکل بنا لیتے ہیں۔

سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۖ لَنْ يَغْفِرَ

ان کے لیے برابر ہے خواہ آپ ان کے لیے معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انھیں ہرگز

اللّٰهُ لَهُمْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾ هُمُ الَّذِيْنَ

نہ بخشے گا۔ بیشک اللہ فاسقوں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔ وہی ہیں جو

يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ۗ

کہتے ہیں کہ جو رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ پریشان ہو کر چلے

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

جائیں۔ اور آسمان اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے لیے ہیں مگر منافق لوگ اس کی

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ

سمجھ نہیں رکھتے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینے واپس گئے تو جو بڑی عزت والا ہے، وہ

الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

اس میں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے لیے ہے۔

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ

مگر منافق لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔ اے ایمان لانے والو! تمھارے مال اور

(بقیہ صفحہ سابقہ)

دینے پر مامور من اللہ ہو وہ اَن پڑھ اور جاہل (نعوذ باللہ) کہلا سکتا ہے؟ ارشاد باری ہے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اے رسول! تو پڑھ اتنا تو کہتا ہے پڑھ اور لوگ کہتے ہیں کہ رسول اَن پڑھ تھا یہ طرفہ معجون ہے اَلَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ اللہ تعالیٰ نے قلم سے سکھایا یعنی لکھنا بھی سکھا دیا۔ ثابت ہوا کہ رسول پڑھے ہوئے تھے اور لکھنا بھی اللہ نے سکھا دیا تھا، البتہ آپ کسی مسجد یا مدرسے کے پڑھے ہوئے نہیں تھے بلکہ اللہ کے پڑھائے ہوئے تھے اور پڑھائے ہوئے بھی ایسے کہ فرما دیا عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ یعنی کل علوم پڑھا دیے پس آنحضرت امی ان معنوں میں تھے کہ آپ ام القریٰ کے رہنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ کے پڑھائے ہوئے تھے۔ آپ کو علم لدنی تھا اور آپ تمام انبیاء اور مخلوقات کے مرجع اور مرکز تھے، اس پر حدیث قدسی دال ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ لہٰذا آپ ہی باعث ایجاد خلق تھے، اس سے زیادہ تفسیر اس مختصر جگہ میں ممکن نہیں۔

(ص ٦٦٧)

ف۲ روایت ہے کہ اس کا نام جمعہ اس لیے ہوا کہ اس دن نماز کے لیے جمع ہوتے ہیں نیز منقول ہے کہ روز جمعہ کا نام جمعہ اس لیے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن اپنی تمام مخلوق کو جمع کر کے حضور کی نبوت کا عہد لیا نیز منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ سے جمعہ تک لوگوں کے ذمے پینتیس نمازیں واجب فرمائی ہیں ان میں سے ایک کا جماعت سے پڑھنا واجب ہے اور وہ جمعہ کی نماز ہے اور یہ نو قسم کے آدمیوں کو معاف ہے (۱) نابالغ لڑکا (۲) بہت زیادہ بوڑھا دیوانہ (۴) مسافر (۵) غلام (۶) عورت (۷) بیمار (۸) نابینا (۹) وہ شخص جو مقام نماز سے چھ میل شرعی کے فاصلے پر رہتا ہو۔

ف۳ منقول ہے کہ آنحضرت جمعہ کے دن لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک قافلہ غلہ لیے ہوئے آیا اور اس کے آگے تاشے

(بقیہ صفحہ آئندہ)

أَمْوَالُكُمْ وَلَآ أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

تمھاری اولاد تمھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ اور جو ایسا فعل کرے

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

تو یقیناً وہ لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اور جو ہم نے تمھیں رزق دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرو

اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ

بیشتر اس سے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے، پھر وہ کہے گا کہ "اے میرے رب اگر تو مجھے تھوڑے سے وقت کی مہلت

قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ

دیدے تو میں صدقہ دوں گا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں گا" ف۶ اور ہرگز اللہ تعالیٰ کسی نفس کو مہلت

نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

نہیں دیتا جب اس کی اجل آجائے۔ اور جو عمل کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ وَهِيَ مَدَنِيَّةٌ ثَمَانِيْ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	عَشَرَةَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ تغابن مدنی اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	اٹھارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ اسی کا ملک ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

اور سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا

فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲﴾

تو تم میں کوئی کافر ہے اور کوئی مؤمن اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ

اس نے آسمان اور زمین حق کے ساتھ بنائے اور اس نے شکم مادر میں تمھاری صورت کا خاکہ بنایا ف۷ تو

وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۳﴾ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ

تمھیں اچھی صورت عطا کی۔ اور تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اور وہ جانتا ہے

مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾

جو تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ دلوں کے حال اچھی طرح جانتا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)

اور ڈھول بجا رہے تھے۔ بس لوگ نماز چھوڑ چھوڑ کر تماشہ دیکھنے چلے گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی نیز حضرت جابر بن عبداللہؓ انصاری سے منقول ہے کہ ایک قافلہ ایسے وقت آیا جبکہ ہم لوگ جناب رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ بس لوگ نماز توڑ کر اسکی طرف دوڑتے ہوئے چلے گئے۔ بارہ آدمیوں کے سوا جن میں میں بھی تھا کوئی باقی نہ رہا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم سب کے سب چلے جاتے یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ رہتا تو اللہ تعالیٰ تمھیں سزا دینے کے لیے اس تمام میدان کو آگ سے بھر دیتا۔ ع

ف۱ منقول ہے کہ آپؐ سے کسی نے پوچھا کہ وہ کونسی قوم ہے جس نے سچی شہادت دی لیکن وہ کاذب ہے آپؐ نے فرمایا منافقین جبکہ انہوں نے آنحضرتؐ سے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں حالانکہ یہ شہادت صرف زبانی تھی اور دل میں اس پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

(صفحہ ۶۶۸) ف۲ منقول ہے کہ اس سے مراد ان لوگوں کے جسم کی ضخامت اور صباحت ہے۔

ف۳ منقول ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ آپ انکی باتوں کو اس لیے کان لگا کر سنتے ہو کہ وہ تیز زبان اور شیریں کلام ہیں۔

ف۴ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ علم اور دقیق نظری سے خالی ہیں گویا صرف دیوار سے لگی ہوئی مورتیں ہی ہیں۔

ف۵ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ حق سے کس طرح پھر جاتے ہیں۔

(صفحہ ہذا ۶۶۹) ف۶ حضرت علیؓ سے اس اللہ تعالیٰ کے قول کے بارے میں پوچھا گیا، آپؑ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں صدقہ دیتا اور حج کر کے صالحین میں سے ہوتا نیز مروی ہے کہ اس آیت میں صلاح سے مراد حج کا ادا کرنا ہے

ف۷ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمھیں کائنات کی صفتوں سے متصف کیا اور ایجادات کی خصوصیتوں سے مختص کیا اور تمھیں جملہ مخلوقات کے لیے نمونہ بنایا۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ
کیا تمھیں ان کی خبر نہیں آئی جنھوں نے تم سے پہلے کفر کیا اور اپنے کام کا وبال

أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝٥ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُ كَانَت تَّأْتِيهِمْ
چکھا ف۲ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ف۳ یہ اس لیے ہے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا أَبَشَرٌ يَهْدُونَنَا فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا
دلیلیں لے کر آئے تو بولے، کیا بشر ہمیں ہدایت دیں گے ف۴ تو ایسا کہنے سے انھوں نے کفر کیا اور پھر

وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن
گئے۔ اور اللہ تعالیٰ ان سے بے پروا ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور سب خوبیوں والا ہے۔ اور کافروں نے گمان کیا کہ وہ ہرگز

لَّن يُبْعَثُوا ۚ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ
نہ اٹھائے جائیں گے، آپ فرمادیں "بیشک میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تم جتا دیے جاؤ گے جو عمل تم نے کیے تھے۔

وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝٧ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي
اور یہ اللہ تعالیٰ کو بہت آسان ہے۔ پس ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر اور اس نور پر جو ہم نے

أَنزَلْنَا ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝٨ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ
اتارا ف۵ اور جو عمل تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے خبردار ہے۔ جس دن وہ تم کو جمع کرے گا، جمع ہونے کے دن۔

ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُكَفِّرْ
وہ دن ہی برائیاں کھلنے کا دن ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ تعالیٰ اس کی

عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
برائیوں کے اثرات زائل کردیگا۔ اور اسے جنتوں میں داخل کردیگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٩ وَالَّذِينَ كَفَرُوا
کہ وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور جنھوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ وَبِئْسَ
اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ آگ والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ کیا ہی

الْمَصِيرُ ۝١٠ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن
برا انجام ہے! کوئی مصیبت نہیں پہنچتی بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے۔ اور جو

ع ۱۵

ف 2 اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے دنیا میں اپنے کفر کا ضرر دیکھ لیا اور وہاں کی اصل ثقل یعنی بوجھ ہے کفر کے اثرات انسان کے باطن پر چھا جاتے ہیں اور جزو روح بن جاتے ہیں اور اپنی بھیانک اشکال اور برے اثرات کی وجہ سے کافر کو روحانی مسرت اور شادمانی حاصل نہیں ہوتی جو ایک غریب مومن کو حاصل ہوتی ہے۔

ف 3 اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ عذاب آخرت میں ہو گا۔

ف 4 منقول ہے کہ ان لوگوں نے اسے ناپسند کیا اور تعجب کیا کہ رسول ایک بشر ہو اور بشر کا اطلاق ایک شخص پر بھی ہوتا ہے۔

ف 5 مروی ہے کہ نور سے مراد قرآن مجید ہے نیز نور سے مراد نبوت ہے۔ نیز منقول ہے کہ اس آیت کا مطلب عبداللہ بن عباسؓ سے دریافت کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا خدا کی قسم اس نور سے مراد قرآن مجید ہے اور یہ فرمایا کہ قرآن مجید کا نور مومنین کے دلوں میں اس سے زیادہ روشنی پہنچاتا ہے جس قدر چمکتا ہوا سورج دن میں پہنچاتا ہے اور مومنین کے دلوں کو نور قرآن اور نور نبوت دونوں روشن کرتے ہیں اور جو لوگ گمراہی اور نفاق پر قائم ہوتے ہیں ان کی گمراہی اور نفاق کے اثرات ان انوار اور قلب کے درمیان حجاب بن جاتے ہیں جس سے ان کے دل اندھیرے میں ہو جاتے ہیں اور وہ حجاب ان کو

يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑪ وَاَطِيْعُوا
اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت کیلیے کھول دیتا ہے ف۶ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ
اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو پھر اگر تم روگردانی کرو تو ہمارے رسولؐ پر تو صرف صاف صاف تبلیغ
الْمُبِيْنُ ⑫ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑬
کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہی بھروسہ کرتے ہیں۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ
اے ایمان لانے والو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔
فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
تو ان کی بیجا محبت سے بچو۔ اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا
رَّحِيْمٌ ⑭ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ
اور رحم کرنیوالا ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں ف۷ اور اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا
عَظِيْمٌ ⑮ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا
اجر ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے۔ اور سنو اور اطاعت کرو اور اللہ کی راہ میں
خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ⑯
خرچ کرو۔ یہ تمہارے نفس کیلیے بہتر ہوگا اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والے لوگ ہیں۔
اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
اگر تم اللہ کو قرض حسنہ دو گے تو وہ اس میں تمہیں دوگنی برکت عطا کرے گا اور تمہیں بخش دیگا اور اللہ تعالیٰ
شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ⑰ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ⑱
فضل کرنیوالا اور حلم والا ہے۔ ہر ظاہر اور پوشیدہ کا جاننے والا ہے اور وہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔

ع ۲ ۱۶

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورہ طلاق مدنی اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
اے نبیؐ! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو طلاق کے مقررہ وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کے

ف 6 منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتا ہے تو اس سے اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو جاتی ہے اور وہ اسے ضرور اختیار کر لیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے اور بڑھا دیتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ و یزید اللہ الذین اھتدوا ھدی (سورہ مریم) یعنی جن لوگوں نے ہدایت پائی اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کو اور زیادہ کر دے گا۔ نیز منقول ہے کہ دل سینہ اور حلق کے درمیان اچھلتا رہتا ہے جب تک کہ وہ ایمان پر قائم نہ ہو جائے پس جب وہ ایمان پر قائم ہو گیا تو قرار پکڑ لیتا ہے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ومن یومن باللہ یھد قلبہ۔

ف 7 منقول ہے کہ آنحضرت صلعم خطبہ فرما رہے تھے کہ "حسنؓ اور حسینؓ آئے" دونوں شہزادے سرخ قمیضیں پہنے ہوئے تھے وہ چلتے چلتے قمیضوں میں الجھ کر ٹھوکریں کھاتے تھے پس آنحضرت صلعم نے خطبہ قطع کیا اور منبر سے اترے اور جا کر ان کو اٹھا لیا اور منبر پر اپنی گود میں بٹھا لیا پھر فرمایا سچ کہا اللہ تعالیٰ نے انما اموالکم واولادکم فتنہ۔ میں نے ان بچوں کو چلتے اور ٹھوکریں کھاتے دیکھا تو میں نے اس وقت تک قرار نہ لیا جب تک کہ خطبہ قطع کر کے ان کو اٹھا نہ لیا یہ فرما کر پھر خطبہ شروع کر دیا نیز روایت ہے کہ تم میں سے یہ کوئی نہ کہے کہ یا اللہ میں فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ تم میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں جو فتنے میں شامل نہ ہو لیکن جو شخص پناہ مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کرنے والے فتنوں سے محفوظ

الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا
دنوں کا شمار رکھو ف1 اور اللہ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے۔ عدت میں انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو ف2 اور نہ وہ

يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ
خود گھروں سے نکلیں، سوائے اس کے کہ ان سے کوئی صریح بےحیائی کی بات سرزد ہو۔ اور یہ اللہ کی حدیں

اللَّهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِي
ہیں۔ اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے تو یقیناً اس نے اپنی جان پر ظلم کیا تمھیں نہیں معلوم

لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ① فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی نیا حکم بھیجے۔ تو جب ان کی میعاد پوری ہو جائے

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ
تو انھیں بھلائی کے ساتھ رکھ لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کر دو۔ اور اپنے میں سے دو معتبر آدمیوں

عَدْلٍ مِنْكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ
کو گواہ کر لو اور اللہ تعالیٰ کے لیے گواہی کو قائم کرو۔ اس سے نصیحت کی جاتی ہے اسے جو

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ
اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کی راہ

مَخْرَجًا ② وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ
نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دیگا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ

عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ
کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا

شَيْءٍ قَدْرًا ③ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ
ایک اندازہ رکھا ہوا ہے۔ اور تمھاری وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو گئی ہوں اگر تمھیں

ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ
اس میں کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور ان کی جنھیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ اور حمل والیوں کی

الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ
میعاد یہ ہے کہ وہ بچہ جن لیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اللہ اس کے

ف 1 منقول ہے کہ اس جگہ عدت سے مراد پورے تین دفعہ حیض آکر پاک ہو جانا ہے۔

ف 2 مروی ہے کہ یہاں وہ عورتیں مراد ہیں جنہیں دو طلاقیں مل چکی ہوں۔ وہ اس وقت تک گھر سے نہ نکالی جائیں گی جب تک کہ تیسری طلاق نہ دی جائے اور جب تیسری طلاق دی جائے گی تو وہ خاوند سے بالکل جدا کر دی جائے گی اور خاوند کے ذمے اس کا نان و نفقہ نہ رہے گا اور جس عورت کو مرد نے ایک ہی طلاق دی ہو پھر اسے رکھے رہے کہ عدت گزرے تو ایسی عورت خاوند ہی کے گھر رہے گی اور عدت ختم ہونے تک اس کا نان و نفقہ بہم پہنچانا بھی خاوند ہی کے ذمے رہے گا اور رہائشی مکان دینا بھی۔

لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ

کام میں آسانی فرمادے گا۔ یہ اللہ کا حکم ہے کہ اس نے تمھاری طرف اتارا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے

اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ

ڈرے اللہ اس کی برائیاں اتار دے گا۔ اور اسے بڑا اجر عطا کرے گا۔ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں

حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا

خود رہتے ہو۔ اپنے مقدور کے مطابق اور انھیں تکلیف نہ دو ف۳ کہ ان پر

عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى

تنگی ہو اور اگر حمل والیاں ہوں تو انھیں نان ونفقہ دو یہاں تک کہ

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا

ان کے بچہ پیدا ہو جائے۔ پھر اگر وہ تمھارے بچے کو دودھ پلائیں تو انھیں اس کا معاوضہ دو۔ اور آپس میں

بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ﴿٦﴾ ط

مشورہ کر کے معاوضہ طے کر لو۔ پھر اگر تم میں طے نہ ہو تو اسے اور دودھ پلانے والی مل جائے گی۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ

مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق نفقہ دے ف۴ اور جو کم حیثیت رکھتا ہو تو وہ

فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ

اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اور اللہ کسی نفس پر اتنا ہی بوجھ رکھتا ہے جتنا کہ اس نے اسے دیا ہے۔

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿٧﴾ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ

عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی عطا فرمادے گا۔ اور کتنی ہی بستی والے ایسے تھے جنھوں نے اپنے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا

رب کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت تر حساب لیا۔ اور انھیں ایسے عذاب میں

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا

مبتلا کیا جو ناقابل برداشت تھا۔ تو انھوں نے اپنے کیے ہوئے کے وبال کا مزا چکھا اور ان کے اس کام کا انجام

خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي

نقصان ہی ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اے

ف۳ منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کو طلاق دے دے تو وہ اسے اس نیت سے تکلیف نہ پہنچائے کہ وہ تنگ آ کر عدت سے پہلے وہاں سے کسی اور جگہ چلی جائے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرو تا اینکہ وہ اپنا حمل وضع کر لیں، نیز یہ کہ ایسی مطلقہ عورت کے لیے جس کے بارے میں شوہر کو رجوع کرنے کا حق ہو، جب تک وہ عدت میں رہے تو اس کے رہنے کے لیے مکان اور نان ونفقہ خاوند کے ذمے ہے اور اگر وہ حاملہ ہو تو جب تک اپنا حمل وضع نہ کرے تو اس وقت تک کا خرچ خاوند کے ذمے ہے۔ نیز منقول ہے کہ جس عورت کو تین طلاقیں مل چکی ہوں اس کا نان ونفقہ اس کے خاوند کے ذمے نہیں ہے صرف ان عورتوں کا نان ونفقہ اس کے ذمے ہے جن کے بارے میں خاوند کو رجوع کر لینے کا حق باقی ہے۔

ف۴ منقول ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ ایک صاحبِ مقدور شخص بہت سے عمدہ عمدہ کپڑے بناتا ہے جیسے اوڑھنے کی چادریں اور بہت سی قمیصیں کہ ایک کو دوسرے پر پہنے اور ایک سے دوسرے کی حفاظت کرے اور اس سے اپنے تجمل کا اظہار کرتا ہے کیا ایسا شخص اسراف کرنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے"

ع ١ ١٧

الْأَلْبَابِ ۖ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَسُولًا

عقل والو۔ اور وہ جو ایمان لائے ہو بیشک اللہ نے تمھارے لیے ذکر کو نازل کیا ہے ف۵ وہ رسول ہے

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انھیں ، جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ،

الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ

اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لے جائے اور جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک

صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

عمل کرے وہ اسے جنتوں میں داخل کردے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

أَبَدًا ۖ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ﴿١١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ

بیشک یہ اللہ کے یہاں سے اس کے لیے اچھی روزی ہے۔ اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان بنائے

وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

اور زمینیں بھی ان کے مثل ف۶ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالی ہر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

چیز پر قادر ہے اور اللہ کا، علم ہر چیز کو محیط ہے

سُورَةُ التَّحْرِيمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ
سورۂ تحریم مدنی اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	بارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ۖ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ۚ

اے نبیؐ! آپ اپنے اوپر وہ چیز کیوں بند کرتے ہو جو اللہ نے آپؐ کے لیے حلال کی ہے اور اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہوئے

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١﴾ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ ۚ

اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ بیشک اللہ نے تمھارے لیے تمھاری قسموں کا کفارہ دینا فرض کر دیا ہے۔

وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٢﴾ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ

اور اللہ تمھارا مولا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے اور جب نبیؐ نے اپنی ایک بی بی سے

بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

ایک راز کی بات کہی ف۲ جب اس نے راز فاش کر دیا اور اللہ نے اسے نبیؐ پر ظاہر کر دیا۔

ف۵ حضرت علیؓ سے اللہ تعالی کے قول اہل ذکر سے دریافت کرو اگر تم نہیں جانتے (پ۱۴ النحل) کی تفسیر میں منقول ہے کہ ذکر سے آنحضرتؐ مراد ہیں اور اہل الذکر وہ لوگ ہیں جن کو رسول اکرمؐ کا علم پہنچا اور اس بات کو اللہ تعالی نے اپنی کتاب کی سورۃ الطلاق میں بیان فرما دیا ہے۔

ف۶ مِثْلَهُنَّ سے مراد ہے کہ وہ تعداد میں برابر ہیں یعنی سات آسمان اور سات ہی زمینیں ہیں نیز حضور علیہ السلام سے اللہ تعالے کے قول وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ (پ۲۶ الزاریات) کے معنی دریافت کیے گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے زمین کی طرف راستے بنے ہوئے ہیں پھر اپنی انگلیاں انگلیوں میں ڈال کر جال سا بنایا پھر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے پیدا ہونے کی کیفیت اور ان کے نزدیک دوسرے پر ہونے کی شان بیان کی کہ سب سے نیچے والا آسمان اس زمین کے اوپر مثل قبہ کے ہے اور دوسری زمین دنیا کے آسمان کے اوپر ہے اور دوسرا آسمان اس زمین پر مثل قبہ کے ہے اور اسی طرح ساتوں آسمان تک یہ سلسلہ چلا گیا ہے پھر فرمایا کہ درحقیقت صاحب الامر جناب رسول خداؐ ہیں اور بعد ان کے وہ لوگ ہیں جو روئے زمین پر خدا کی حاکمیت کو قائم کرتے ہیں۔

ع ٢ ١٨

ف۱ روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک بیوی کے گھر شہد کا شربت پیا اس پر چند بیویوں مثل عائشہؓ و حفصہؓ وغیرہ نے باہم مشورہ کر کے آنحضرتؐ سے کہا کہ ہمیں آپکے دہن مبارک سے مغافیر (ایک بدبودار گوند) کی بو آتی ہے پس آپؐ نے شہد کا پینا بند کر دیا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ف۲ اس آیت کریمہ کے شان نزول کا واقعہ نہایت طویل لکھا ہے مختصر یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت حفصہؓ سے ایک راز کی بات کہی اور فرمادیا کہ کسی سے نہ کہنا لیکن انھوں نے یہ راز حضرت عائشہؓ کو بتلا دیا انھوں نے یہ راز اپنے والد سے کہہ دیا تا اینکہ راز بالکل فاش ہو گیا۔ اللہ تعالی نے آنحضرتؐ کو حقیقت حال سے خبردار کر دیا اس پر آپؐ نے حضرت حفصہؓ سے بعض باتوں کی نسبت باز پرس کی اور بعض سے اعراض فرمایا۔

HIGH COURTS OF PAKISTAN

عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ

تو نبی نے اسے جتایا اور اس سے چشم پوشی فرمائی پس جب نبی نے اسے اس کی خبر دی تو وہ بولی کہ

مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا ۖ قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ﴿٣﴾ إِنْ تَتُوبَا إِلَى

آپ کو کس نے بتایا ہے؟ فرمایا "مجھے بہت جاننے والے نے یہ خبر دی ہے"۔ نبی کی دونوں بیبیو! اگر تم

اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ۖ وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ

اللہ سے توبہ کرو۔ یقیناً تمھارے دلوں میں کجی آ گئی ف۳ اور اگر تم دونوں اس نبی کے خلاف ایکدوسری کی پشت پناہی کرو ف۴ تو بیشک اللہ

مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ

ان کا والی ہے اور جبریلؑ بھی اور نیک ایمان والے بھی اور اس کے بعد فرشتے مدد پر

ظَهِيرٌ ﴿٤﴾ عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا

ہیں۔ اگر وہ تمھیں طلاق دے دیں تو شاید اللہ تمھارے بدلے انھیں تم سے بہتر بیبیاں دے

مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ

دے۔ جو اطاعت والیاں اور ایمان والیاں، ادب والیاں توبہ کرنیوالیاں، عبادت کرنیوالیاں، روزہ رکھنے والیاں

ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

بیاہیاں اور کنواریاں ہونگی۔ اے ایمان لانے والو! "اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے

نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ

بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿٦﴾ يَا أَيُّهَا

جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انھیں حکم ہو وہی کرتے ہیں"۔ اے

الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾ ع

کفر کرنیوالے لوگو! "آج بہانے نہ بناؤ۔ آج تمھیں وہی بدلہ ملے گا جو عمل تم کرتے تھے"۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ

اے ایمان لانے والو! اللہ سے ایسی توبہ کرو کہ جو تمھارے لیے نصیحت ہو جائے ف۵ شاید کہ تمھارا رب

أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

تمھاری برائیاں تم سے اتار دے۔ اور تمھیں جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں

ف 3 منقول ہے کہ یہ خطاب حضرت حفصہؓ سے ہے ظاہر ہوتا ہے کہ عتاب حد سے زیادہ ہے اور فقد صغت قلوبکما کا یہ مطلب ہے کہ تم دونوں سے ایسی باتیں سرزد ہوئی ہیں جن کے لئے تمہارا توبہ کرنا واجب ہے اور وہ تمہارے دلوں کا رسولؐ اللہ کی مخالفت میں امر واجب سے ہٹ جانا ہے کیونکہ تمہیں واجب یہ تھا کہ جس بات کو رسولؐ اللہ پسند کرتے تم بھی اسے ہی پسند کرتیں اور جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفرت کرتے تم بھی اس سے نفرت کرتیں۔

ف 4 حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ بن الخطاب سے پوچھا تھا کہ وہ دو عورتیں جو آنحضرت صلعم کے خلاف ایک دوسری کی مدد گار تھیں، کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ۔

ع ۱۹

ف 5 منقول ہے کہ حضرت علیؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تو آپ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ بندہ گناہ سے توبہ کرے اور پھر ویسا گناہ نہ کرے۔

الْأَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ
بہتی ہیں۔ جس دن اللہ نبی کو شرمندہ نہ کرے گا اور انکے ساتھ ایمان والوں کو بھی۔ ان کا نور
يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا
ان کے آگے آگے پھیلتا جائے گا ف۶ اور انکی داہنی طرف بھی۔ عرض کریں گے "اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے
وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ
اور ہمیں بخش دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔" "اے نبی! کافروں اور
الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ
منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور یہ کیا ہی برا
الْمَصِيرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ
انجام ہے۔" اللہ تعالیٰ ان کے لیے جو کافر ہیں مثال بیان کرتا ہے نوحؑ کی عورت کی
وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صٰلِحَيْنِ
اور لوطؑ کی عورت کی وہ ہمارے دو مقرب بندوں کے نکاح میں تھیں
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ
پھر انھوں نے ان سے خیانت کی تو وہ اللہ کے یہاں ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اور فرمایا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں داخل
مَعَ الدّٰخِلِينَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ
ہو جاؤ، داخل ہونیوالوں کے ساتھ۔ اور اللہ مثال بیان فرماتا ہے ان کے لیے جو ایمان لائے فرعون کی
فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي
بی بی کی۔ جب اس نے عرض کی "اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے اور مجھے فرعون اور
مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿١١﴾ وَمَرْيَمَ
اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی نجات دے دے۔" اور عمران کی
ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا
بیٹی مریمؑ جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی۔
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِينَ ﴿١٢﴾
اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گذاروں میں ہوئی ف۷

وقف لازم

ع ۲ ۵ ۲۰

ف 6 اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ قیامت کے دن نیک اعمال کا نور مومنین کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ سعی فرمائے گا تاآنکہ ان کو جنت میں ان کے مکانوں میں پہنچادے گا۔ نیز یہ کہ جس کو اس دن نور حاصل ہو گیا اس نے ضرور نجات پائی' اور کوئی مومن ایسا نہ ہو گا جسے اس دن نور حاصل نہ ہو۔

ف 7 منقول ہے کہ یہاں قانتین کے معنی دعا مانگنے والے کے ہیں اور مذکر کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ مردوں کی تعداد اس صفت میں زیادہ ہے اور اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی عبادت کامل مردوں کی عبادت سے کم نہ تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں قانتین میں شمار کیا' نیز آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ مردوں میں سے تو کامل بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے صرف چار کامل ہیں حضرت آسیہ بنت مزاحم زن فرعون' حضرت مریم بنت عمران' حضرت خدیجہؓ بنت خویلد اور جناب فاطمۃ الزہراء بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِىَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ مُلک مکّی اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ
بڑی برکت والا ہے وہ جو سب کائنات کا مالک ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر
قَدِيْرُ ۝١ الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط
قادر ہے ۔ وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ف۱ تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرنیوالا ہے
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝٢ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط
اور وہی عزت والا اور بخشنے والا ہے۔ جس نے سات آسمان بنائے طبقوں میں
مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ط فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ
تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے۔ نگاہ تو اٹھا کر دیکھ، تجھے کوئی
تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝٣ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
نقص نظر آتا ہے ۔ پھر دوبارہ نگاہ پلٹا تیری نظر تیری طرف پلٹ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝٤ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
آئے گی حیرت زدہ اور عاجز ہو گی ف۲ اور بیشک ہم نے دنیا والے آسمان کو ستاروں کے چراغوں سے
وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝٥
زینت دی اور ہم نے انھیں شیطانوں کے رجم کرنے کیلیے بنایا ہے اور ان کے لیے نہایت تیز آگ تیار کر رکھی ہے ۔
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٦
اور جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا، جہنم کے عذاب میں مبتلا ہونگے اور یہ ان کا کتنا برا پلٹنا ہے۔
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝٧ تَكَادُ تَمَيَّزُ
اور جب اس میں ڈالے جائینگے تو اس کے جوش مارنے کی بُری آواز سنیں گے۔ اس کی ایسی کیفیت ہو گی، گویا کہ شدتِ
مِنَ الْغَيْظِ ط كُلَّمَآ اُلْقِىَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
غضب میں پھٹ پڑیگی ف۳ جب کبھی کوئی بڑی جماعت اس میں ڈالی جائیگی اس کا داروغہ ان سے پوچھے گا کہ تمھارے پاس کوئی
نَذِيْرٌ ۝٨ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۵ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ
اس عذاب سے ڈرانیوالا نہیں آیا تھا؟ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانیوالے آئے مگر ہم نے انھیں جھٹلایا اور کہا ، اللہ تعالیٰ نے کچھ نازل

ف 1 منقول ہے کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں۔ اور جب موت آتی ہے تو اس کے اثرات انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور جس چیز میں موت کے اثرات داخل ہو جاتے ہیں اس سے زندگی نکل جاتی ہے۔

ف 2 "حسر" کے معنی تھکنے اور عاجز ہونے کے ہیں۔

ف 3 اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان پر غضبناک ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور یہ جہنم کے حال کو مثال کے طور پر بیان ہے نیز یہ کہ اس سے وہ غصہ مراد ہے جو جہنم کو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر ہو گا۔

الْأَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَهٗ ۚ نُورُهُمْ

بہتی ہیں۔ جس دن اللہ نبی کو شرمندہ نہ کرے گا اور انکے ساتھ ایمان والوں کو بھی۔ ان کا نور

يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا

ان کے آگے آگے پھیلتا جائے گا ف۶ اور انکی داہنی طرف بھی۔ عرض کریں گے "اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے

وَاغْفِرْ لَنَا ۚ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ

اور ہمیں بخش دے۔ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔" "اے نبی! کافروں اور

الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ

منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور یہ کیا ہی برا

الْمَصِيرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ

انجام ہے۔" اللہ تعالیٰ ان کے لیے جو کافر ہیں مثال بیان کرتا ہے نوحؑ کی عورت کی

وَّامْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

اور لوطؑ کی عورت کی وہ ہمارے دو مقرب بندوں کے نکاح میں تھیں

فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ

پھر انھوں نے ان سے خیانت کی تو وہ اللہ کے یہاں ان کے کچھ کام نہ آئے۔ اور فرمایا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنم میں داخل

مَعَ الدّٰخِلِينَ ﴿١٠﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ اٰمَنُوا امْرَأَتَ

ہو جاؤ، داخل ہونیوالوں کے ساتھ۔ اور اللہ مثال بیان فرماتا ہے ان کے لیے جو ایمان لائے فرعون کی

فِرْعَوْنَ ۘ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي

بی بی کی۔ جب اس نے عرض کی "اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے اور مجھے فرعون اور

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿١١﴾ ۙ وَمَرْيَمَ

اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے بھی نجات دے دے۔" اور عمران کی

ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُّوحِنَا

بیٹی مریمؑ جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی۔

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِينَ ﴿١٢﴾ ع

اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گذاروں میں ہوئی ف۷

ف 6 اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے کہ قیامت کے دن نیک اعمال کا نور مومنین کے آگے اور ان کے داہنے ہاتھ سعی فرمائے گا تاآنکہ ان کو جنت میں ان کے مکانوں میں پہنچادے گا۔ نیز یہ کہ جس کو اس دن نور حاصل ہو گیا اس نے ضرور نجات پائی' اور کوئی مومن ایسا نہ ہو گا جسے اس دن نور حاصل نہ ہو۔

ف 7 منقول ہے کہ یہاں **قانتین** کے معنی دعا مانگنے والے کے ہیں اور مذکر کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ مردوں کی تعداد اس صفت میں زیادہ ہے اور اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کی عبادت کامل مردوں کی عبادت سے کم نہ تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں **قانتین** میں شمار کیا' نیز آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ مردوں میں سے تو کامل بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سے صرف چار کامل ہیں حضرت آسیہ بنت مزاحم زن فرعون' حضرت مریم بنت عمران' حضرت خدیجہؓ بنت خویلد اور جناب فاطمۃ الزہراء بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وقف لازم

ع ٢ ٥ ٢٠

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ ملک مکی اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	تیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

بڑی برکت والا ہے وہ جو سب کائنات کا مالک ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر

قَدِیْرُ ۙ ① الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ

قادر ہے ۔ وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا ف۱ تاکہ تمھیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرنے والا ہے

وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ② الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ

اور وہی عزت والا اور بخشنے والا ہے۔ جس نے سات آسمان بنائے طبقوں میں

مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ

تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے۔ نگاہ تو اٹھا کر دیکھ، تجھے کوئی

تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ③ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ

نقص نظر آتا ہے۔ پھر دوبارہ نگاہ پلٹا تیری نظر تیری طرف پلٹ

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ④ وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ

آئے گی حیرت زدہ اور عاجز ہو گی ف۲ اور بیشک ہم نے دنیا والے آسمان کو ستاروں کے چراغوں سے

وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّیٰطِیْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ⑤

زینت دی اور ہم نے انھیں شیطانوں کے رجم کرنے کیلیے بنایا ہے اور ان کے لیے نہایت تیز آگ تیار کر رکھی ہے ۔

وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ⑥

اور جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا، جہنم کے عذاب میں مبتلا ہونگے اور یہ ان کا کتنا برا پلٹنا ہے۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّهِیَ تَفُوْرُ ۙ ⑦ تَكَادُ تَمَیَّزُ

اور جب اس میں ڈالے جائینگے تو اس کے جوش مارنے کی بری آواز سنیں گے ۔ اس کی ایسی کیفیت ہوگی، گویا کہ شدت

مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَاۤ اُلْقِیَ فِیْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ یَاْتِكُمْ

غضب میں پھٹ پڑیگی ف۳ جب کبھی کوئی بڑی جماعت اس میں ڈالی جائیگی اس کا داروغہ ان سے پوچھے گا کہ تمھارے پاس کوئی

نَذِیْرٌ ⑧ قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَآءَنَا نَذِیْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ

اس عذاب سے ڈرانیوالا نہیں آیا تھا؟ کہیں گے کیوں نہیں ہمارے پاس ڈرانیوالے آئے مگر ہم نے انھیں جھٹلایا اور کہا ، اللہ تعالیٰ نے کچھ نازل

ف 1 منقول ہے کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے دو مخلوق ہیں۔ اور جب موت آتی ہے تو اس کے اثرات انسان کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں اور جس چیز میں موت کے اثرات داخل ہو جاتے ہیں اس سے زندگی نکل جاتی ہے۔

ف 2 "حسر" کے معنی تھکنے اور عاجز ہونے کے ہیں۔

ف 3 اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان پر غضبناک ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا اور یہ جہنم کے حال کو مثال کے طور پر بیان ہے نیز یہ کہ اس سے وہ غصہ مراد ہے جو جہنم کو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر ہو گا۔

اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ كَبِیْرٍ ﴿۹﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا

نہیں کیا۔ تم تو بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہو اور کہیں گے کہ اگر ہم

نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۰﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

سنتے ف۴ یا عقل سے کام لیتے تو ہم ان دوزخ والوں کے ساتھ نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اعتراف کیا

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ

تو پھٹکار ہو ان دوزخیوں کو بیشک وہ لوگ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ

ان کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔ تم اپنی بات کو دل میں چھپاؤ یا اعلانیہ کہو ، وہ

عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ

سینے کے رازوں کو جانتا ہے۔ کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا اور وہی باریک بین

الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا ع ۱

اور خبردار ہے۔ وہی ہے جس نے تمہارے تصرف کے لیے زمین کو بنایا پس تم اس کے راستوں پر چلو

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ

اور اس میں پیدا ہوئے رزق میں سے کھاؤ اور تمہیں اسی کی طرف اٹھنا ہے۔ کیا تم اس سے بےخوف ہوگئے کہ جو آسمانوں میں ہے

اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ۙ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ

کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے پس جبکہ وہ لرزتی ہے۔ یا تم اس سے امن میں ہوگئے جو آسمانوں میں ہے

اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ

کہ تم پر پتھراؤ بھیجے پس تم جان لوگے کہ ڈرانا کیسا تھا اور بیشک

كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ

ان سے اگلوں نے بھی جھٹلایا تو انکار کا کیسا نتیجہ ہوا ف۵ اور کیا وہ اپنے اوپر پرندوں کو

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ؕۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ

نہیں دیکھتے، پر پھیلاتے اور سمیٹتے ہوئے ، سوائے رحمٰن کے انہیں کون روک رکھتا ہے۔ بیشک وہ ہر چیز کو

بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ

دیکھتا ہے۔ یا یہ تمہارا لشکر ہے کہ رحمان کے علاوہ تمہاری مدد

ف ۴ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم رسولوں کے کلام کو سنتے اور بغیر بحث اور تفتیش کے ان کی صداقت پر اعتماد کرتے پھر اللہ تعالیٰ کے احکام پر غور و فکر کرتے، واضح ہو کہ انہوں نے ضرور سنا تھا اور سمجھا بھی تھا لیکن انہوں نے اطاعت نہ کی اور نہ ہی قبول کیا جیسا کہ اپنے گناہوں پر ان کا اعتراف دلالت کرتا ہے۔

ف ۵ اس کا مطلب یہ ہے کہ بوجہ میرے انکار کے۔ ان پر عذاب کا نزول کیسا رہا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی اور آپ کی قوم کو ڈرانے کے لئے فرمایا۔

الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ

کرے یقیناً کافر لوگ فریب نفس میں مبتلا ہیں۔ یا یہ ایسا ہے جو تمھیں رزق دیتا ہے

اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا

اگر وہ اپنا رزق روک لے ف۶ بلکہ وہ سرکشی اور نفرت کے باعث ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں۔ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل

عَلٰي وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

اوندھا چلے ف۷ راہ راست پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے سیدھی راہ پر

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ

آپ فرما دیں وہی ہے جو تمھیں عدم سے نکال کر وجود میں لایا ہے اور تمھارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔

قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

تم تھوڑا سا بھی شکر ادا نہیں کرتے۔ آپ فرما دیں وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں پھیلایا ہے ؟

وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

اور اسی کی طرف تم محشور ہوگے۔ اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۠ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

آپ فرما دیں کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں۔ اور پھر جب اسے اپنے

زُلْفَةً سِيْۗـــــَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ

سامنے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا یہ ہے وہ جسے تم

بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ

مانگا کرتے تھے۔ آپ فرما دیں کیا تم نہیں سوچتے کہ اگر اللہ مجھے اور جو میرے ساتھ ہیں انکو ہلاک کر دے یا

رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ

ہم پر رحمت فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو دردناک عذاب سے بچائے گا۔ آپ فرما دیں وہی رحمن ہے

اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ

ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا تو اب تم جان جاؤ گے کہ کون کھلی گمراہی میں ہے۔ آپ فرما دیں

اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۗؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاۗءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

سوچو تو کہ اگر تمھارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو کون تمھارے پاس جاری پانی لائے گا ؟

ف 6 اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بارش کو روک دے۔ جس سے کھیتی باڑی نہ ہو اور دیگر اسباب پیدائش کو روک دے جو ان تک رزق کو پہنچانے والے ہوں جس سے رزق میں رکاوٹ ہو جائے۔

ف 7 منقول ہے کہ دل چار قسم کے ہیں ایک وہ دل ہے جس میں نفاق اور ایمان دونوں ہوتے ہیں۔ ایک وہ دل جو قلب معکوس کہلاتا ہے یعنی الٹا ہوا دل۔ ایک دل وہ ہے جس پر نشان لگا ہوا ہوتا ہے اور ایک دل وہ ہوتا ہے جو چمکیلا اور نورانی ہوتا ہے پس جس دل پر نشان لگا ہوتا ہے وہ منافق کا دل ہوتا ہے اور جو چمکیلا اور نورانی ہے وہ مومن کا دل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز عطا کرتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور جب وہ کسی بلا میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے، اب رہا الٹا ہوا دل' وہ مشرک کا دل ہے' پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت تلاوت فرمائی اور چوتھے دل کا ذکر کیا۔

سورة القلم مكية وهي اثنتان وخمسون اية فيها ركوعان

بسم الله الرحمن الرحيم

سورۂ قلم مکی ۔ اور اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

اللہ کے نام سے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے ۔

ن والقلم وما يسطرون ﴿١﴾ ما انت بنعمة ربك بمجنون ﴿٢﴾

ن۴ اور قلم اور جو اس سے لکھتے ہیں ف آپ اپنے رب کی نعمت سے دیوانے نہیں ہوئے ہو۔

وان لك لاجرا غير ممنون ﴿٣﴾ وانك لعلى خلق عظيم ﴿٤﴾

اور آپ کے لیے بے حد اجر ہے ۔ اور یقیناً آپ کا اخلاق بہت بلند ہے ف

فستبصر ويبصرون ﴿٥﴾ بايكم المفتون ﴿٦﴾ ان ربك هو اعلم

آپ تو دیکھ لیتے ہو اور وہ بھی دیکھ رہے ہیں ۔ کہ تم میں کون فاتر العقل تھا بیشک آپ کا رب خوب جانتا ہے

بمن ضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين ﴿٧﴾ فلا تطع

کہ جو اس کی راہ سے بہکا ہوا ہے اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ راست پر ہیں ۔ آپ جھٹلانے والوں کی

المكذبين ﴿٨﴾ ودوا لو تدهن فيدهنون ﴿٩﴾ ولا تطع كل

اطاعت نہ کرو وہ یہ تمنا کرتے ہیں کہ کسی طرح آپ نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ۔ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو

حلاف مهين ﴿١٠﴾ هماز مشاء بنميم ﴿١١﴾ مناع للخير معتد

غلط قسمیں کھانے والا ہے ذلیل اور بہت طعنے دینے والا ہے اور لگائی بجھائی کرنیوالا ہے۔ بھلائی سے نیکی سے روکنے والا گناہوں

اثيم ﴿١٢﴾ عتل بعد ذلك زنيم ﴿١٣﴾ ان كان ذا مال وبنين ﴿١٤﴾

میں حد سے بڑھنے والا ۔ تند خو اس کے بعد بد چلن اور ناجائز اولاد ۔ اس وجہ سے کہ اس کے پاس کچھ مال اور بیٹے ہیں

اذا تتلى عليه ايتنا قال اساطير الاولين ﴿١٥﴾ سنسمه على

جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں، کہتا ہے یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ ہم اس کے ہاتھی کی سونڈ جیسے چہرے

الخرطوم ﴿١٦﴾ انا بلونهم كما بلونا اصحب الجنة اذ اقسموا

پر داغ دیں گے ۔ بیشک ہم نے انھیں آزمایا جیسا کہ باغ والوں کو آزمایا تھا ۔ جب انھوں نے قسم کھائی

ليصرمنها مصبحين ﴿١٧﴾ ولا يستثنون ﴿١٨﴾ فطاف عليها طائف

کہ ہم صبح اس حال میں کرینگے کہ کھیت کٹ چکا ہوگا اور انشاء اللہ نہ کہا آپ کے رب کی طرف سے ایک پھیرا کرنے والا اس پر

من ربك وهم نائمون ﴿١٩﴾ فاصبحت كالصريم ﴿٢٠﴾ فتنادوا

پھیرا کر گیا ف۳ اور وہ سو رہے تھے ۔ اور وہ ایسی زمین کی طرح ہو گیا جسکی کھیتی کاٹ لی گئی ہو ۔ پھر انھوں نے ایکدوسرے کو پکارا

ف منقول ہے کہ ن جنت میں ایک نہر ہے اللہ تعالے نے اسے حکم دیا کہ جم جا پس وہ جم گئی اور روشنائی بن گئی پھر اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ قلم نے لوح محفوظ میں لکھ دیا پس وہ روشنائی نور کی روشنائی ہے اور قلم بھی نور کا اور لوح محفوظ بھی نور کی ہی ہے نیز منقول ہے کہ مادیات میں سے سب سے پہلے اللہ تعالے نے قلم کو پیدا کیا پھر حکم دیا کہ لکھ قلم نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار کیا لکھوں اللہ تعالے نے فرمایا کہ جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب لکھ ڈال چنانچہ قلم نے لکھ دیا نیز مروی ہے کہ قرآن مجید میں آنحضرت صلعم کے پانچ اسم مبارک ہیں۔ محمد، احمد، عبداللہ، یٰسٓ اور نٓ۔

ف۲ منقول ہے کہ خلق عظیم کے معنی ہیں دین عظیم نیز مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ادب کی تعلیم دی پس بہترین ادب سکھایا جب ادب کی تعلیم مکمل ہو چکی تو فرمایا انک لعلی خلق عظیم۔

ف۳ طائف کے معنی ہیں وسوسہ، خطرہ، پھر جانے والا، پھیرنے والا پہلے معنی مجازی ہیں اور دوسرے حقیقی، سورۂ اعراف میں اس کا رسم الخط بغیر الف کے مرکز کے ساتھ اس طرح ہے طیٰف اس کے معنی کسی چیز کے گرد چکر کاٹنے کے ہیں اسی لیے جو شخص گھروں کے گرد اگرد ان کی حفاظت کے لیے چکر لگاتا رہتا ہے۔ طائف کہلاتا ہے اور اسی طرح سے جن، خیال، حادثہ وغیرہ کو بطور استعارہ للطیف بولتے ہیں، ارشاد ہے (پھر تیرے پروردگار کی طرف سے کوئی پھیرنے والا اس پر پھیر کر گیا) میں جو عذاب الٰہی ان لوگوں کو پہنچا تھا اس کو بطور تحریر بیان کیا گیا ہے۔

مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ أَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾

صبح ہوتے۔ کہ منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو اگر تم اسے کاٹنا چاہتے ہو۔

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ أَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ

تو پھر وہ چل پڑے اور وہ آپس میں کھسر پھسر کرتے جاتے تھے۔ کہ آج تمھارے باغ میں کوئی مسکین داخل نہ

مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا إِنَّا

ہونے پائے۔ اور وہ تڑکے ہی چل پڑے اپنے اس ارادے پر اپنے کو قادر سمجھتے ہوئے۔ پھر جب انھوں نے اسے دیکھا بولے بیشک ہم

لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ

راستہ بھول گئے۔ بلکہ ہم محروم ہو گئے۔ کہا اس نے جو ان میں درمیانی حیثیت کا مالک تھا[4] کہ کیا میں تم

لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

سے نہیں کہتا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے۔؟ بولے ہمارے رب کی ذات پاک ہے، تو یقیناً ہم ظالم تھے۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ إِنَّا

پس ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر ایک دوسرے کو باہم ملامت کرنے لگے۔ بولے ہائے افسوس یقیناً ہم لوگ

كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿٣١﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا

سرکش تھے۔ کاش کہ ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف

رٰغِبُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا

راغب ہیں۔ وہ ہے عذاب اور آخرت کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر وہ

يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾ ع إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾

جانتے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والے باغ ہیں۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾

کیا ہم مسلمانوں کو مجرموں کی مانند قرار دے دیں یہ تمھیں کیا ہو گیا یہ تم کیسا حکم لگاتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾ إِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾

کیا تمھارے پاس کوئی کتاب ہے جو اس میں پڑھتے ہو۔ کہ اس میں تمھارے لیے وہ ہے لکھا ہوا جو تم پسند کرتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بٰلِغَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ إِنَّ لَكُمْ لَمَا

یا تمھارے لیے ہم پر کچھ قسمیں ہیں کہ قیامت کے روز انھیں پورا کرنا ہماری ذمہ داری ہے کہ تمھیں ملے گا وہ جس کا کہ تم

ف 4 یہاں اوسط سے مراد وہ شخص ہے جو افراط و تفریط کے درمیان ہو جیسے جود کہ وہ اسراف اور بخل کے درمیانی درجے کا نام ہے۔ ایسی صورت میں اوسط کا لفظ مدح کے لئے آتا ہے نیز یہ کہ اوسطا" کے معنی ہیں ان میں سب سے اچھا آدمی۔

وقف لازم

ع ١ ۴۲ ۳

USMAN GHAZI
B.A., LL.B, LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

ربع ١٥

تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٩﴾ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ

دعویٰ کرتے ہو۔ آپ ان سے پوچھو ان میں اس کا کونسا ضامن ہے۔ یا ان کے پاس شریک ہیں

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٤١﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ

تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں۔ جس دن پنڈلی کھولی جائے

سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٤٢﴾ خَاشِعَةً

گی ف۵ (سختی ظاہر ہوگی) اور وہ لوگ سجدوں کے لیے بلائے جائینگے تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے نگاہیں نیچی

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ

ہوں گی۔ وہ ذلت وخواری سے دوچار ہوں گے اور وہ دنیا میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے

وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ

جبکہ وہ تندرست تھے۔ اسے مجھ پر چھوڑ دو تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ

پس ہم بتدریج ان کو لے جائیں گے ایسی جگہ کہ جس کی بابت وہ جانتے بھی نہیں۔ اور ان کو ڈھیل دونگا۔ یقیناً

كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿٤٥﴾ اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿٤٦﴾

میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔ یا آپ ان سے اجر مانگتے ہو کہ وہ اس کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٤٧﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

یا ان کے پاس غیب ہے کہ جسے وہ لکھ رہے ہیں اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کرو

وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿٤٨﴾ لَوْلَآ اَنْ

اور مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس نے پکارا اس حال میں کہ اس کا دم گھٹ رہا تھا۔ اگر اس کے رب

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاۗءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿٤٩﴾

کا فضل اس کی خبر گیری کو نہ پہنچ جاتا تو یقیناً میدان میں پھینکا پڑا ہوتا اور وہ بہت نادم ہوتا

فَاجْتَبٰىهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ

تو اسے اس کے رب نے برگزیدہ کیا اور اپنے مقرب بندوں میں شامل کر لیا۔ اور کافر لوگ تو ایسے معلوم ہوتے

كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ

ہیں کہ گویا اپنی نظر سے تمہیں تہ و بالا کر دیں۔ جب وہ قرآن سنتے ہیں اور کہتے ہیں

وقف لازم

ف 5 روایت ہے کہ ٹخنے اور گھٹنے کے جو درمیان ہے وہ ساق ہے درحقیقت اس کے معنی ہیں جس دن سختی ظاہر ہو گی جب معاملے کی شدت اور اس کی ہولناکی کی خبر دینا مقصود ہوتا ہے تو ساق کا ذکر کرتے ہیں۔ نیز اس کا مطلب یہ ہے کہ جس دن معاملہ بہت ہی سخت ہو جائے گا اور آفتیں بہت ہوں گی اور کشف ساق ایسی حالت کو بیان کرنے کی مثل ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ حملہ کرتے وقت یا بھاگتے وقت پنڈلی سے کپڑا اٹھا لیا جاتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جس دن معاملے کی اصلیت اور حقیقت اس طرح کھل جائے گی کہ آنکھیں دیکھ لیں گی اس صورت میں یہ استعارہ ہے کیونکہ درخت کے تنے کو بھی ساق کہتے ہیں اور اس کی چھال چھیل ڈالنے پر لکڑی کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور اگر انسان کی پنڈلی مراد لی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ گوشت اور پوست دور کرنے پر اس کی حقیقت بھی چھپی نہیں رہتی۔ لفظ ساق کو نکرہ لانا بھی یہ بتاتا ہے کہ وہ دن بڑا ہی ہولناک ہو گا۔

إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

کہ یقیناً یہ دیوانے ہیں۔ اور وہ تو سارے جہان کے لیے نصیحت ہیں۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ حاقہ مکی۔ اور اس میں باون آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔

الْحَاقَّةُ ﴿١﴾ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٢﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ﴿٣﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

وہ حق والی ف۱ کیسی حق والی؟ اور آپ تو جانتے ہیں کہ وہ کیسی حق والی ہے ف۲ ثمود اور عاد نے اس

وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ﴿٤﴾ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ﴿٥﴾ وَأَمَّا عَادٌ

چنگھاڑنے والی کو جھٹلایا۔ ف۳ تو ثمود تو ہلاک کیے گئے اس زبردست چنگھاڑ سے اور رہے عاد

فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ﴿٦﴾ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ

تو وہ ہلاک کیے گئے تہ و بالا کرنے والی سخت آندھی سے۔ اور ان پر سات راتوں کو مسخر کر دیا گیا

وَثَمَانِيَةَ أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ

اور آٹھ دن مسلط رکھا یہ سخت منحوس دن تھے تو آپ دیکھیں اس قوم کو اس میں گرداں ہیں گویا وہ

أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ﴿٧﴾ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ﴿٨﴾ وَجَاءَ

کھوکھلے کھجور کے تنے ہیں گرے ہوئے۔ تو کیا آپ ان میں سے کسی کو بچا ہوا دیکھتے ہو۔ اور

فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ ﴿٩﴾ فَعَصَوْا رَسُولَ

فرعون اور اس سے پہلے والے اور الٹنے والی بستیاں، یہ سب خطا کار تھے۔ تو انھوں نے اپنے رب کے

رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿١٠﴾ إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ

رسولوں کی نافرمانی کی کہ انھیں پکڑا سخت گرفت سے۔ تو جب پانی حد سے بڑھ گیا تو ہم نے تمھیں کشتی

فِي الْجَارِيَةِ ﴿١١﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ﴿١٢﴾

میں سوار کیا۔ کہ اسے تمھارے لیے یادگار بنا دیں اور اسے محفوظ رکھے وہ کان کہ جو سنکر محفوظ رکھتا ہے ف۴

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ﴿١٣﴾ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ

جب صور پھونکا جائے گا ایک ہی پھونک اور زمین اور پہاڑ

وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ﴿١٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾

اٹھا کر ایک ہی وار میں چورا چورا کر دیے جائیں گے۔ پس وہ دن ہے کہ جب واقع ہونیوالی واقع ہو گی۔

ف۱ ایک روایت میں آیا ہے کہ اس سے مراد وہ ساعت ہے جس کا واقع ہونا محقق ہے یا وہ ساعت جس میں معاملات کی حقیقت کھل جائے گی یعنی جزا و سزا ایسے برحق امور اس میں واقع ہوں گے۔

ف۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں کس چیز نے بتلایا کہ وہ کیا چیز ہے کیونکہ تم اس کی حقیقت اور کنہہ کو نہیں جانتے اس لیے کہ وہ اس سے بہت بلند ہے کہ تم تک درایت سے پہنچ سکے۔

ف۳ اس سے مراد ایسی حالت ہے جو لوگوں کو ہول اور خوف میں ڈال کر مضطرب کر دے گی اور اجرامِ فلکی کو توڑ پھوڑ دیگی یہاں الحاقہ کی ضمیر لانے کی بجائے اس لفظ کے استعمال کرنے سے اس کی شدت کی زیادتی کے وصف کو بتلانا مقصود ہے۔

ف۴ منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت علی رضؓ سے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب ہی رکھوں اور دور نہ کروں، میں تمہیں تعلیم کرتا جاؤں گا اور تم اسے یاد رکھتے جاتا اور یہ بات اللہ تعالےٰ کے ذمے ہے کہ تم یاد رکھو گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی نیز آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ صلعم نے فرمایا کہ اے علی رضؓ! میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ تمہارے کان کو یاد رکھنے والا کان قرار دے دے اور ایک روایت میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یا اللہ! اسے علی رضؓ کا کان قرار دے دے۔ حضرت علی رضؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے میں نے جو بات آنحضرت صلعم سے سُنی اسے کبھی نہ بھولا۔ نیز منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یا علی رضؓ یہ تمہارا کان ہے۔

وَّانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى

اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن وہ اپنی اصلی شکل میں نہ رہے گا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر

اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾

کھڑے ہوں گے۔ اور اس دن آپ کے رب کا عرش آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

اس دن تم سب حاضر کیے جاؤ گے کہ تم میں کوئی چھپنے والا چھپ نہ سکے گا۔ پس جس کے داہنے ہاتھ میں

بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَاۗؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ

نامۂ اعمال دیا جائیگا، کہے گا لو میرے نامۂ اعمال کو پڑھو۔ مجھے گمان تھا کہ میرا

مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾

حساب ضرور ہوگا تو وہ من پسند عیش میں ہوگا بلند باغات میں

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗئًا ۢ بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي

جس کے خوشے اس کے نزدیک ہونگے۔ کھاؤ اور پیو بہت عمدہ یہ اس کا صلہ ہے جو تم نے گزرے

الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۥ فَيَقُوْلُ

ہوئے دنوں میں آگے بھیجا تھا اور جس کے بائیں ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال دیا جائے گا پس کہے گا

يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا

ہائے کاش! مجھے اپنا نوشتہ نہ دیا جاتا۔ اور میں نہیں جانتا کہ میرا حساب کیسا ہوگا۔ ہائے کاش!

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّيْ

میرا قصہ ہی پاک ہو جاتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ کام نہ دیا۔ میری سب شان وشوکت اور اقتدار

سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِيْ

جاتا رہا۔ (پھر حکم ہوگا) اسے پکڑو اور طوق میں جکڑو۔ اور پھر اسے جحیم (بھڑکتی آگ) میں پہنچا دو پھر اسے ایسی

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ

زنجیر میں جکڑ دو ف5 جو ستر ہاتھ لمبی ہے۔ کیونکہ وہ عظمت والے اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾ فَلَيْسَ

ایمان نہیں رکھتا تھا اور نہ مسکین کو کھانا کھلانے میں توجہ کرتا تھا۔ تو آج اس کا

ف 5 منقول ہے کہ اگر اس زنجیر کی جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے۔ ایک کڑی دنیا پر رکھی جائے تو ساری دنیا اس کی حرارت سے پگھل جائے۔

لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيمٌ ﴿٣٥﴾ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾

کوئی حمایتی نہیں۔ اور اس کے کھانے کے لیے کچھ نہیں سوائے دوزخیوں کی پیپ کے ف

ع ۴۷ ۱ ۵ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا

اس کو نہیں کھائیں گے سوائے خطاکار لوگوں کے۔ پس مجھے قسم ہے ان کی جنھیں تم دیکھتے ہو۔ اور جنھیں

لَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

تم نہیں دیکھتے ہو۔ بیشک یہ قرآن رسولِ کریم کی زبان سے نکلے ہوئے قول ہیں۔ اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔

قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾

کر تم اس پر بہت کم یقین رکھتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ تم کتنی کم سمجھ رکھتے ہو۔

تَنْزِيلٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ

یہ اس کی طرف سے اتارا گیا ہے جو تمام عالم کا رب ہے۔ اور اگر وہ ہم پر بعض بناوٹی

الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾

بات کہتے ف تو یقیناً ہم ان کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے ف پھر ہم ان کی رگِ حیات کاٹ دیتے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾

پھر تم میں ان کا کوئی بچانے والا نہ ہوتا۔ اور بیشک یہ قرآن ڈرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔

وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾

اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ تم میں کچھ لوگ جھٹلانے والے ہیں۔ اور یقیناً وہ کافروں پر حسرت کا دن ہو گا

ع ۱۵ ۲ ۶ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٥٢﴾

اور بیشک وہ یقینی طور پر حق ہے۔ اور تو اپنے عظمت والے رب کی تسبیح بیان کر

اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ
چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں	اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔	سورۂ معارج مکی۔ اور اسمیں

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ﴿١﴾ لِلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ﴿٢﴾

ایک سائل وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

مِنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿٣﴾ تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي

وہ اللہ کی طرف سے ہو گا جو بلندیوں کا مالک ہے۔ ملائکہ اور روح القدس اس کی طرف عروج کرتے ہیں اس دن

ف 6 اس سے مراد ہے دوزخیوں کا غسالہ اور ان کی پیپ، نیز اس سے مراد کافروں کا پسینہ ہے۔

ف 7 یہ مخاطبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

ف 8 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم قوت کے ساتھ بدلہ لیتے۔

يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ﴿٤﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

کہ جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ۔ ف۱ تو آپ صبر جمیل

جَمِيلًا ﴿٥﴾ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ﴿٦﴾ وَنَرَاهُ قَرِيبًا ﴿٧﴾ يَوْمَ تَكُونُ

اختیار کرو وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے نزدیک دیکھ رہے ہیں. جس دن آسمان

السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ ﴿٨﴾ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿٩﴾ وَلَا يَسْأَلُ

پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہو جائیگا اور پہاڑ ہو جائیں گے جیسے روئی کے گالے ف۲ اور کوئی حمایت کرنے

حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾ يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ

والا کسی کی حمایت نہ کرے گا۔ وہ انھیں دیکھتے ہونگے مجرم آرزو کرے گا کہ کاش اس دن عذاب سے

عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾ وَفَصِيلَتِهِ

چھٹکارا پانے کے بدلے میں اپنے بیٹے اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی اور اپنا خاندان

الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ ﴿١٤﴾ كَلَّا إِنَّهَا

کہ جس میں اس کی جگہ ہے سب دیدے، اور جتنے زمین میں ہیں ان سب کا فدیہ دیدے پھر یہ فدیہ اسے نجات دیدے۔ ہرگز نہیں وہ

لَظَىٰ ﴿١٥﴾ نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ﴿١٦﴾ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٧﴾ وَجَمَعَ

تو بہت تیز آگ ہے، کہ وہ کھال اتارنے والی بھوننے کیلیے۔ وہ اس کو بُلا رہی ہے جس نے پیٹھ پھیری اور روگردانی کی اور جمع

فَأَوْعَىٰ ﴿١٨﴾ إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

کر کے رکھا۔ انسان بڑا بے صبر حریص پیدا ہوا ہے ف۳ اور جب اسے تکلیف پہنچے ف۴

جَزُوعًا ﴿٢٠﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾ الَّذِينَ

تو شکوہ کرنیوالا اور جب اسے بھلائی پہنچتی ہے تو (ہاتھ) روک لیتا ہے۔ سوائے نماز پڑھنے والوں کے جو

هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

اپنی نمازوں پر قائم رہتے ہیں ف۵ اور وہ لوگ جن کے مال میں ایک مقررہ

مَعْلُومٌ ﴿٢٤﴾ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ

حق ہے۔ اس کے لیے جو سائل ہو اور جو حاجت مند ہو ف۶ اور جو انصاف کے دن پر یقین

الدِّينِ ﴿٢٦﴾ وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾

رکھتے ہیں اور جو اپنے رب کے عذاب سے خوفزدہ رہتے ہیں.

ف۱ منقول ہے کہ قیامت میں ٹھہرنے کے پچاس مواقع ہیں اور ہر ایک موقعہ پر ہزار ہزار برس کھڑا رہنا پڑے گا پھر حضرتؐ نے یہی آیت تلاوت فرمائی. نیز حضرتؐ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ دن کیسا لمبا معلوم ہوگا آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات باری کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مومن کو تو وہ اس سے بھی کم معلوم ہوگا جتنی دیر میں وہ دنیا میں ایک واجب نماز پڑھ لیتا تھا۔

ف۲ اس سے مراد ہے کہ وہ ایسی اون کی مانند ہوں گے جو مختلف رنگوں سے رنگی ہوئی ہو اور کہا گیا ہے کہ چونکہ پہاڑ مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں اس لیے جب وہ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے اور اڑا دیے جائیں گے تو وہ دھنکی ہوئی اون کی مانند ہو جائیں گے جبکہ ہوا اسے اڑا دے گی.

ف۳ ہلوعًا سے مراد ہے شدید الحرص یعنی سخت حریص تھوڑے صبر والا۔

ف۴ یہاں شر سے مراد فقر و فاقہ ہے.

ف۵ منقول ہے کہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے اپنے نفس پر جو نوافل نمازیں لازم کر لی ہیں انہیں ہمیشہ ادا کرتے ہیں.

ف۶ منقول ہے کہ "حقٌ معلوم" سے وہ مال مراد ہے جسے کوئی شخص اپنے مال سے نکالے اور وہ نہ تو زکوٰۃ ہو اور نہ صدقہ واجبہ اور یہ وہ شے ہے جس میں اسکو اختیار ہے کہ زیادہ نکالے یا کم اور یہاں تک اسکا اختیار ہے، وہ اس سے صلہ رحمی کرے اور کسی کمزور کو قوت پہنچائے اور کسی درماندہ کو اسکے ذریعہ سوار کرائے یا اپنے دینی بھائی کو مدد پہنچائے یا کسی مصیبت میں جو اس پر آ پڑے اسکا ساتھ دے نیز منقول ہے کہ المحروم سے مراد وہ پیشہ ور ہے جس کا ہاتھ خرید و فروخت سے رک گیا ہو اور وہ اپنی روزی نہ کما سکتا ہو اور ایک روایت ہے کہ المحروم سے وہ شخص مراد ہے جس کی عقل میں کوئی فتور نہ ہو وہ پیشہ ور بھی ہو مگر کافی رزق اس کو میسر نہ آتا ہو۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ

بیشک ان کے رب کا عذاب امان دینے والا نہیں۔ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

حٰفِظُونَ ﴿٢٩﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ

کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیبیوں کے یا انکے جنکے انکے داہنے ہاتھ مالک ہیں تو ان پر کوئی

غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

ملامت نہ ہوگی تو جو ان دو کے علاوہ چاہے تو وہ زیادتی کرنے والے

الْعَادُونَ ﴿٣١﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾

لوگ ہیں اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ

اور وہ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نماز کی

ع ۱/۳۵/۷ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾ فَمَالِ الَّذِينَ

حفاظت کرتے ہیں۔ وہ لوگ باغوں میں معزز ہوں گے۔ تو ان کافروں کو

كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾

کیا ہوا آپ کی طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھتے ہیں؟ داہنے اور بائیں گروہ در گروہ

أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾ كَلَّا ۖ إِنَّا

کیا ان میں سے ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ نعمت والے باغات میں داخل کیا جائے گا، ایسا ہرگز نہ ہوگا یقیناً ہم

خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

نے انھیں اس چیز سے پیدا کیا جسے وہ جانتے ہیں۔ پس مجھے قسم ہے مشرق اور مغرب کے رب کی کہ

إِنَّا لَقَادِرُونَ ﴿٤٠﴾ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ

ہم قادر ہیں کہ ان سے اچھے بدل دیں ف۷ اور ہم سے کوئی آگے

بِمَسْبُوقِينَ ﴿٤١﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ

نہیں جا سکتا۔ تو انھیں چھوڑ دو کہ وہ اپنی بیہودگی میں پڑے رہیں اور کھیلیں یہاں تک کہ اس دن کو پالیں

الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا

جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جس دن قبروں سے نکلیں گے جلدی کے ساتھ

ف 7 اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس بات پر قادر ہیں کہ انہیں ہلاک کر دیں اور ان کی جگہ ان سے اچھی مخلوق لے آئیں۔

كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

گویا کہ وہ جھنڈوں کی طرف لپک رہے ہیں ف۵ نظریں نیچی کیے ہوئے ذلت میں

ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿۴۴﴾

ع ۹ / ۲ / ۸

گرفتار۔ یہ ہے ان کا وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نوح مکی۔ اور اس میں — اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔ — اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن

بیشک ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرا اس سے پہلے کہ

يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿۲﴾

ان پر دردناک عذاب آئے۔ اس نے فرمایا اے میری قوم! میں تمھارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں۔

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿۳﴾ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ تمھارے گناہ بخش دے گا

وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ

وقف لازم

اور ایک مقررہ میعاد تک تمھیں مہلت دے گا ف۱ بیشک اللہ کا مقررہ وقت جب آتا ہے تو اس میں ایک پل کی دیر نہیں

لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿۵﴾

ہوتی۔ اگر تم اس بات کو جانتے ہو۔ اس نے کہا اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات دن تبلیغ کی۔

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ

تو وہ میری دعوت سے بھاگ پڑے۔ اور میں نے جب بھی انھیں بلایا کہ تو ان کو بخش دے

جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا

انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں ف۲ اور اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور انھوں نے اصرار کیا

وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾ ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ إِنِّي

اور انھوں نے بڑا غرور کیا ف۳ پھر میں نے انھیں اعلانیہ بلایا پھر میں نے

أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

ان سے اعلان کرکے بھی کہا اور خفیہ بھی کہا تو میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو ف۴

ف 5 روایت ہے نصب سے مراد عبادت کی جگہیں یا علم یعنی جھنڈے ہیں جن کی طرف یہ دوڑے ہوئے جائیں گے نیز یہ کہ وہ کسی بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے جائیں گے۔

ف 1 اجل مسمی ایک حد ہے جو تمہارے لئے ایمان اور اطاعت کی شرط کے ساتھ مقتدر کی گئی ہے۔

ف 2 منقول ہے کہ انہوں نے اپنے کانوں میں اس لئے انگلیاں ڈال لیں تاکہ سننے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے اور وہ حق کی دعوت کو سن نہ سکیں۔

ف 3 منقول ہے کہ انہوں نے پکا ارادہ کر لیا کہ کوئی چیز بھی نہ سنیں۔

ف 4 اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔

إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾ يُرْسِلِ ٱلسَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴿١١﴾ وَيُمْدِدْكُم

وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے۔ اور وہ تم پر گھنگھور گھٹا مینہ کی شکل میں بھیجے گا اور مال اور

بِأَمْوَٰلٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّٰتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَٰرًا ﴿١٢﴾

بیٹوں سے تمھاری مدد فرمائیگا اور تمھارے لیے باغ بنادے گا اور تمھارے لیے نہریں بنادے گا۔

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ

تمھیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ کے سامنے عزت حاصل کرنے کی آرزو نہیں کرتے حالانکہ اس نے تمھیں طرح طرح کا پیدا کیا ؁ کیا تم

تَرَوْا۟ كَيْفَ خَلَقَ ٱللَّهُ سَبْعَ سَمَٰوَٰتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ ٱلْقَمَرَ

نہیں دیکھتے کہ اللہ نے کیسے سات آسمان بنائے طبق پر طبق اور ان میں چاند کو

فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ ٱلشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَٱللَّهُ أَنۢبَتَكُم مِّنَ

روشن بنایا اور سورج کو چراغ کی مانند بنایا اور اللہ نے تمھیں زمین سے

ٱلْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَٱللَّهُ

سبزے کی طرح اگایا پھر وہ تمہیں اس ہی لوٹا دیگا اور دوبارہ تمہیں اسی سے نکالے گا اور اللہ نے

جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوا۟ مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ ع

تمھارے لیے زمین کو بچھونے کے طور پر بنایا۔ تاکہ تم اس کے کھلے رستوں میں چلو۔

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِى وَٱتَّبَعُوا۟ مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُۥ

نوحؑ نے عرض کیا اے میرے رب انھوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کی پیروی کی کہ جس نے ان کے مال اور اولاد

وَوَلَدُهُۥٓ إِلَّا خَسَارًا ﴿٢١﴾ وَمَكَرُوا۟ مَكْرًا كُبَّارًا ﴿٢٢﴾ وَقَالُوا۟ لَا تَذَرُنَّ

میں نقصان ہی بڑھایا اور بہت بڑا فریب کیا اور بولے اپنے معبودوں کو ہرگز

ءَالِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَ

نہ چھوڑنا اور ود اور سواع اور یغوث اور یعوق اور

نَسْرًا ﴿٢٣﴾ وَقَدْ أَضَلُّوا۟ كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا ضَلَٰلًا ﴿٢٤﴾

نسر کو ہرگز نہ چھوڑنا ؁ اور بیشک انھوں نے بہتوں کو گمراہ کیا اور تو ظالموں کو گمراہی میں زیادہ بڑھادینا۔

مِّمَّا خَطِيٓـَٰٔتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم

اپنی خطاؤں پر غرق کیے گئے اور پھر آگ میں داخل کیے گئے پھر انھوں نے اللہ کے سوا کوئی

؁ طور جس کے معنی حد اور اندازے کے آتے ہیں اطوار کے معنی طرح طرح کی صورت کے بھی ہوسکتے ہیں اور یہ بھی کہ انسان نے ماں کے پیٹ میں جو طرح طرح کے رنگ پکڑے ہیں یعنی نطفہ، پھر علقہ، مضغہ پھر جیتا جاگتا انسان اور پھر پیدائش سے لے کر موت تک آدمی جتنے ادوار اور اطوار سے گزرتا ہے نیز منقول ہے کہ تم کو اس شان سے پیدا کیا کہ تمہارے ارادے اور خیالات اور خواہشیں مختلف ہیں اور ایک قول کے مطابق مطلب یہ ہے کہ کبھی تم مٹی تھے اور پھر نطفہ بنے پھر بستہ بوند ہوگئے پھر لوتھڑا بنے پھر ہڈیاں اور گوشت اور پوست بنے پھر اس نے ایک خوبصورت شکل پیدا کردی یہ سب باتیں اللہ تعالےٰ کی عظمت اور اسکی حکمت کے کمال پر دلالت کرتی ہیں۔

؁ منقول ہے کہ یہ نیک آدمیوں کے نام تھے جو حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیانی زمانے میں ہوئے جب وہ مرگئے تو لوگوں نے برکت کے لیے ان کی مورتیں بنائیں اور جب عرصہ گزر گیا تو انکی عبادت کرنے لگ گئے اور وہ مورتیں عرب میں منتقل کی گئیں نیز یہ کہ حضرت نوحؑ سے پہلے مومن لوگ تھے جب مرگئے تو لوگوں کو ان کے بارے میں افسوس ہوا ابلیس انکے پاس آیا اور ان کے لیے ان کی مورتیں بنادیں تاکہ ان سے دل بہلے اور انس ہوجائے جب سردی کا موسم آیا تو انہوں نے ان مورتوں کو گھروں میں داخل کرلیا جب ایک قرن گزر گیا اور دوسرا قرن آیا تو ابلیس ان لوگوں کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ یہ تمہارے معبود ہیں تمہارے باپ دادا بھی انکی عبادت کیا کرتے تھے پس وہ بھی عبادت کرنے لگے اور بہت لوگوں کو گمراہ کیا آخر حضرت نوحؑ نے بددعا کی اور اللہ نے انکو ہلاک کردیا نیز ود بنی کلاب کا بت تھا اور سواع بنی ہذیل کا اور یغوث بنی مر کا اور یعوق بنی ہمدان کا اور نسر بنی حسین کا۔

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مدد گار نہ پایا۔ اور نوح ؑ نے عرض کی اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا
کوئی گھر باقی نہ چھوڑ بیشک اگر تو نے انھیں چھوڑ دیا تو یقیناً یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان

يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
کے بدکار اور کافر اولاد ہوگی ف۱ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے کہ جو میرے گھر میں مؤمن

مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع
داخل ہوا اور سب مؤمنین اور مؤمنات کو اور ظالموں پر تباہی کو زیادہ بڑھا دے۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ جن مکی اور اس میں اٹھائیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا
آپ فرما دیں مجھے وحی ہوئی ہے کہ چند جنّوں نے میرا پڑھنا متوجہ ہو کر سنا ہے تو بولے ہم نے عجیب

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ
قرآن سنا ہے۔ کہ وہ بھلائی اور ہدایت کی راہ دکھاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم کسی کو اپنے رب کا شریک

اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿۳﴾
نہ کریں گے اور ہمارے رب کی عظمت انتہائی بلند ہے نہ اس کے بیوی ہے اور نہ بچہ

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ
اور ہم میں سے ایک احمق اللہ پر اس کی شان کے خلاف بات کہتا تھا۔ اور ہمارا گمان تھا کہ انسان

تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ
اور جنّ اللہ پر ہرگز جھوٹ نہ بولیں گے۔ اور یہ کہ کچھ مرد انسانوں میں

الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ
سے جنّوں کے بعض لوگوں کی پناہ لیتے تھے ف۲ تو اس سے اور بھی ان کی سرکشی بڑھادی ف۳ اور انھوں نے

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ
گمان کیا جیسا کہ تمھیں گمان ہے کہ اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا۔ اور یہ کہ جب ہم نے آسمان کو چھوا،

ف۱ منقول ہے کہ حضرت علی رضؓ سے پوچھا گیا حضرت نوح ؑ نے جو دعا میں یہ کہا کہ وہ گنہگار اور کافر جنیں گے تو اسکا علم انہیں کہاں سے ہو گیا تھا آپؓ نے فرمایا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ وہ فرماتا ہے کہ تمہاری قوم میں سے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لا چکے اور کوئی ایمان نہیں لائے گا۔

ف۲ منقول ہے کہ اس زمانے میں لوگ ایسے کاہن کے پاس جایا کرتے تھے جسے شیطان وحی کیا کرتا تھا اور اسے کہتا تھا کہ اپنے شیطان سے کہہ دو کہ فلاں فلاں تیری پناہ میں آگئے ہیں۔

النصف ع ۱۰

ف۳ منقول ہے کہ چونکہ انہوں نے جنوں کی پناہ لی اس لیے جنوں نے انکی سرکشی اور تکبر کو بڑھا دیا نیز مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت سے پہلے بعض جنّ آدمیوں کے پاس آیا کرتے تھے اور جو خبریں وہ آسمان سے سنا کرتے تھے وہ خبریں انہیں پہنچایا کرتے تھے درحقیقت وہ نجوم کے علم سے آشنا ہوتے تھے لہٰذا اس کے ذریعے سے وہ بعض لوگوں کو خبریں پہنچا دیا کرتے تھے اور وہ لوگ جنوں کو ان خبروں کے بموجب کہانت کیا کرتے تھے نیز یہ کہ اس لفظ کے معنی ہیں سرکشی، تکبر، سر چڑھنا، ستم، زیادتی، زبردستی، اصل میں اسکے معنی ہیں ایک شے کا کسی دوسری شے پر زبردستی چھا جانا اور چونکہ اس کا لازمی نتیجہ تباہی ہے اس لیے تباہ ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ مبرّد نے تصریح کی ہے کہ جب کسی شخص کے متعلق کہا جائے فیہ رھقٌ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اس میں عقل کی کمی ہے جسکی بنا پر وہ شر میں گھرا ہوا ہے اور برائی ہر طرف سے اس پر چھا رہی ہے، آیہ شریفہ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا سے سرکشی اور تکبر مراد ہے اور فلا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا (پس وہ نہ ڈریگا نقصان سے اور نہ زبردستی سے) میں تباہی کے معنی مراد ہیں کیونکہ دوسرے کی زبردستی کا نتیجہ اپنی تباہی ہے نیز بخس کے معنی ہیں نقصان اور رَہَق کے معنی ہیں عذاب۔

فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ ٨ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
تو اس کو سخت نگہبانی اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے۔ اور یہ کہ ہم پہلے آسمان میں سننے
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ ٩
کے لیے کچھ ٹھکانوں پر بیٹھا کرتے تھے پس جو کوئی سُنے تو وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے
وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ
اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے لیے کوئی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کیلیے
رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ ١٠ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا
کوئی بھلائی چاہی ہے۔ اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ اس کے علاوہ دوسری طرح کے ہیں۔ ہم میں
طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۙ ١١ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ
کئی راہوں پر پھٹے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے گمان کیا کہ ہرگز زمین میں اللہ کو عاجز نہ کر سکیں گے اور نہ
نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ ١٢ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
اس کی گرفت سے بھاگ سکیں گے۔ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت سُنی اس پر ایمان لے آئے۔ اور جو کوئی اپنے رب پر ایمان
بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ ١٣ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا
لائے تو اسے نہ کسی تکلیف کا خوف ہے اور نہ زیادتی کا۔ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں اور کچھ
الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ١٤ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
ظالم ہیں۔ پس جو اسلام لائے تو انھوں نے بھلائی کی راہ اختیار کی۔ اور رہے ظالم
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ ١٥ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَي الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
کہ وہ جہنم کا ایندھن بنے اور اگر وہ سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم انھیں خوشگوار پانی
مَّاۗءً غَدَقًا ۙ ١٦ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
سے سیراب کرتے۔ کہ اس سے انکی آزمائش کریں۔ اور جو اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے تو وہ اسے چڑھتے
عَذَابًا صَعَدًا ۙ ١٧ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ ١٨
والے عذاب میں ڈالے گا۔ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لیے ہیں ف۳ تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو
ع ۱ ۱۱ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ١٩ ع
اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ (محمدؐ) کھڑا ہوتا ہے ف۴ تو اس کو پکارتا ہے تو وہ جن اس کے گرد ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جاتے ہیں۔

ف۳ حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ المسجد سے مراد اعضائے سجدہ ہیں۔ یعنی چہرہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے۔

ف۴ منقول ہے کہ عبداللہ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُوا رَبِّي وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ إِنِّي لَآ أَمْلِكُ
آپ فرمادیں کہ میں تو اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کا کسی کو شریک نہیں کرتا۔ آپ فرمادیں کہ میں تمھارے کسی دکھ

لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ إِنِّي لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ ۵
اور راحت کا مالک نہیں ۔ آپ فرمادیں ہرگز مجھے اللہ سے کوئی نہ بچائے گا

وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِۦ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ إِلَّا بَلَٰغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَٰلَٰتِهِۦ
اور میں ہرگز اس کے سوا کہیں پناہ نہ پاؤں گا۔ مگر یہ کہ اللہ کا پیغام پہنچانا اور اس کی رسالت کا کام انجام دینا۔

وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَإِنَّ لَهُۥ نَارَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَآ
اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے پس اس کے لیے جہنم کی آگ ہے اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

أَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتَّىٰٓ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ
یہاں تک کہ جب دیکھیں گے اس کو جو وعدہ انھیں دیا جاتا ہے تو جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور

نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ إِنْ أَدْرِيٓ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ
ہے اور کس کی تعداد کم ہے۔ آپ فرمادیں کہ اگر میں جانتا کہ جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا

يَجْعَلُ لَهُۥ رَبِّيٓ أَمَدًا ﴿٢٥﴾ عَٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ
میرا رب اسے کچھ وقفہ دے گا۔ غیب کا جاننے والا ہے تو وہ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں

أَحَدًا ﴿٢٦﴾ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ
کرتا سوائے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے ف۵ کہ وہ ان کے آگے

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ﴿٢٧﴾ لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَٰلَٰتِ رَبِّهِمْ
پیچھے نگران مقرر کر دیتا ہے۔ تا کہ وہ جان لے کہ انھوں نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کی ہے

وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾ ع ٢ ٩ ١٢
اور جو ان کے پاس ہے اس پر اس نے احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر چیز کی گنتی اس نے شمار کر رکھی ہے۔

سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	عِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ
سورہ مزمل مکی اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	بیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

يَٰٓأَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿٢﴾ نِّصْفَهُۥٓ أَوِ انقُصْ
اے چادر اوڑھنے والے۔ آدھی رات سے کچھ پہلے کھڑے ہو جاؤ یا اس میں کچھ کم کرو

ف 5 منقول ہے کہ آنحضرت صلعم وہ رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مرتضٰی کیا نیز منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرتضٰی ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب میں سے جس جس چیز کو چاہا اس پر مطلع فرما دیا پس جو کچھ ہو چکا ہے اسے جانتے ہیں اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں۔

ف 1 منقول ہے کہ قلیل سے مراد آدھی رات ہے اور یہ جو فرمایا کہ اس میں سے کچھ کم کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ آدھی رات میں سے آدھی یعنی چوتھائی حصہ رات کا نماز کیلئے مخصوص کرو یا آدھی کے ساتھ آدھی یعنی چوتھائی اور ملاؤ اور تین چوتھائی عبادت کیلئے رکھو اور چوتھائی حصہ آرام کے لئے مخصوص کرو۔

USMAN GHAZI
B.A., LL.B., LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

مِنْهُ قَلِيلًا ۝٣ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝٤ إِنَّا سَنُلْقِي

یا کچھ زیادہ   اور قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھا کرو ف۲   عنقریب ہم آپ پر

عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝٥ إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ

ایک بھاری بات پہنچائیں گے   بیشک رات کا اٹھنا بہت بھاری ہوتا ہے اور اس میں تھوڑا ہی کھڑا ہوا

قِيلًا ۝٦ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝٧ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ

جاتا ہے۔ بیشک دن میں تو آپ کو بہت سے کام رہیں ف۳   اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور

تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝٨ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

سب سے قطع تعلق کرکے اسی کے ہو جاؤ۔   وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے   اس کے سوا کوئی معبود نہیں

فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝٩ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا

تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ   اور جو وہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو   اور ان سے اچھائی کے ساتھ مکمل طور پر

جَمِيلًا ۝١٠ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝١١

علیحدہ ہو جاؤ۔ اور مجھ پر چھوڑ دو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انھیں تھوڑی سی مہلت دو۔

إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ۝١٢ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝١٣

یقیناً ہمارے پاس طوق ہیں اور دہکتی ہوئی آگ   اور گلے سے نہ اترنے والا کھانا   اور دردناک عذاب۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ۝١٤

جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور پہاڑ ہو جائیں گے جیسے ریتے کا ٹیلہ بہتا ہوا

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا

ہم نے تمہاری طرف ایک رسول ﷺ بھیجا   کہ تمہارے اعمال پر گواہ ہے   جیسے ہم نے فرعون

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۝١٥ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا

کی طرف رسول بھیجا۔   تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی   تو ہم نے اس پر سخت

وَبِيلًا ۝١٦ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ

گرفت کی۔   پھر کیسے بچو گے   اگر تم نے کفر کیا   اس دن سے جو بچوں کو بوڑھا

شِيبًا ۝١٧ السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ۝١٨ إِنَّ هَٰذِهِ

کر دے گا۔ اس سے آسمان پھٹ جائے گا   اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔   بیشک یہ

ف 2 اس کا مطلب ہے الفاظ کا منہ سے درستی کے ساتھ بسہولت ادا کرنا آہستہ آہستہ واضح اور صاف طور پر پڑھنا۔

ف 3 "سبحا" کا مطلب ہے مشغول ہونا' تیزی سے تیرنا' نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہیں دن کو اپنے سونے اور حوائج میں مصروف ہونے کیلئے فراغت اور گنجائش رکھنا اور بعض نے کہا ہے کہ اگر رات میں سے کچھ چھوٹ جائے تو تمہیں دن میں فراغت ہے تم اس کی تلافی کرسکتے ہو' نیز یہ کہ اس سے مراد سونے کے لئے اور دیگر ضرورتوں کے لئے بہت بڑی گنجائش ہے۔

USMAN GHAZI
B.A.,LL.B.,LL.M.(UCL,UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTA

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ ع إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ

نصیحت ہے تو جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار کرے۔ بیشک آپ کا رب جانتا ہے ؎۱

أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ

کہ آپ کھڑے ہوجاتے ہو دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات کو، کبھی ایک تہائی رات کو، اور ایک

مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن

جماعت جو آپ کے ساتھ ہیں۔ اور اللہ اندازہ کرتا ہے رات اور دن کا ، وہ جانتا ہے کہ آپ اس کا شمار

تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ

نہ کرسکوگے، اس نے تم پر مہر فرمائی پس اب قرآن میں سے جتنا آپ آسانی سے پڑھ سکو اتنا پڑھ لیا کرو۔ اسے معلوم ہے

أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ

کہ کچھ لوگ تم میں سے بیمار ہوں گے اور دوسرے زمین میں سفر کریں گے۔

يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ

اللہ کا فضل تلاش کرنے کے لیے ؎۵ اور دوسرے اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں

اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

گے۔ تو جتنا قرآن میں سے میسر ہو، پڑھو۔ اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو

وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ

اور اللہ کے لیے قرض دو (بغیر سود کے) ؎۶ اور جو تم نیکی اپنے نفس کے لیے آگے بھیجو

خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا

گے تو اس کا صلہ اللہ کے یہاں پاؤ گے وہ تمھارے لیے اچھا ہے اور بڑے اجر کی بات ہے اور اللہ سے بخشش

اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ ع

طلب کرو یقیناً اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَخَمْسُونَ آيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ

سورہ مدثر مکی ہے اور اس میں چھپن آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿١﴾ قُمْ فَأَنذِرْ ﴿٢﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿٣﴾ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿٤﴾

اے کملی اوڑھنے والے ؎۷ آپ کھڑے ہوجاؤ پس لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو ؎۸

... کہا کرتے تھے اور انہوں نے لوگوں کو بھی اس کی بشارت دیدی تھی لیکن لوگوں پر یہ بات سخت گراں گزری اور اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دیا کہ لوگ اسکا شمار نہ رکھ سکیں گے اور حالت یہ تھی کہ کسی شخص کو پتہ نہ لگتا تھا کہ آدھی رات کب ہوئی اور دو تہائی کب ہوئی لہٰذا اس خوف سے کہ وقت فوت نہ ہوجائے وہ نماز پڑھتے پڑھتے ہی صبح کر دیتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ سے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ تک آیت نازل فرمائی اور فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ سے یہ حکم منسوخ کردیا اور جتلا دیا کہ کوئی نبی نہیں آیا جو نماز شب اوّل وقت میں پڑھتا ہو۔

ع ۱۹ / ۱۳

؎۵ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ تجارت اور تحصیل علم کے لیے سفر کرتے تھے۔

؎۶ منقول ہے کہ علاوہ زکوٰۃ کے جو کچھ بھی راہ خدا میں خرچ کیا جائے وہ سب اسمیں داخل ہے۔

؎۷ ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں غار حرا میں تھا کہ مجھے ایک آواز دی گئی پس میں نے اپنے دائیں اور بائیں نظر ڈالی لیکن کوئی چیز نظر نہ آئی پھر میں نے اوپر کی طرف دیکھا تو آسمان اور زمین کے مابین تخت پر ایک فرشتے کو بیٹھے دیکھا میں مرعوب ہوگیا اور خدیجہؓ کے پاس لوٹ آیا اور کہا کہ مجھے کوئی کپڑا اوڑھا دو اتنے میں جبریل نازل ہوا اور کہنے لگا یَا اَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۔

؎۸ اسکا مطلب یہ ہے کہ کپڑوں کو اٹھائے رکھو اور گھسیٹ کر نہ چلو، نیز منقول ہے کہ یہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلعم سے فرمایا وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ تو آپؐ کے کپڑے تو پاک ہی ہوتے تھے اس حکم کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اٹھائے رکھو کہ زمین پر گھسٹتے نہ رہیں، یہ بھی منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ تم اپنے کپڑوں کے دامن کو کم کردو نیز انہی حضرت سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ کپڑوں کا دھلنا وہم اور غم کو دور کردیتا ہے اور وہ نماز کے لیے پاک کرنے والا فعل ہے اور کپڑوں کے دامن کو اٹھائے رکھنا بھی نماز کے لیے پاک کرنے والا فعل ہے۔

ع ۲ / ۱۴

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷

اور بتوں سے دور رہو۔ اور زیادہ لینے کی نیت سے کسی پر احسان نہ کرو۔ اور اپنے رب کے لیے صبر کیے رہو۔

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝۸ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝۹ عَلَى

پھر جب صُور پھونکا جائے گا تو وہ دن انتہائی سخت دن ہے۔ کافروں

الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝۱۰ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝۱۱ وَجَعَلْتُ

پر آسان نہیں ہوگا اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا۔ اور اسے بیحد

لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ۝۱۲ وَبَنِينَ شُهُودًا ۝۱۳ وَمَهَّدْتُ لَهُ تَمْهِيدًا ۝۱۴

وسیع مال دیا اور بیٹے دیے جو سامنے موجود ہیں اور میں نے اس کیلیے طرح طرح کی تیاریاں کیں۔

ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۝۱۵ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۝۱۶ سَأُرْهِقُهُ

پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں وہ تو میری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے۔ میں اسے آگ کے پہاڑ

صَعُودًا ۝۱۷ إِنَّهُ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝۱۸ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹ ثُمَّ قُتِلَ

پر چڑھاؤں گا۔ پھر اس نے غور و فکر کیا اور اس پر قائم ہو گیا۔ تو اس ٹھہری ہوئی بات پر اس پر لعنت ہوئی پھر اس پر لعنت ہوئی

كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۝۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝۲۲ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝۲۳

کہ وہ اس پر کیسے قائم ہوا۔ پھر اس نے دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا۔ پھر پشت پھیری اور تکبر کیا۔

فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ۝۲۴ إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝۲۵ سَأُصْلِيهِ

پھر بولا یہ تو وہی جادو ہے جو سیکھا گیا ہے۔ یہ تو بشر کا کلام ہے۔ میں عنقریب اسے دوزخ

سَقَرَ ۝۲۶ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ۝۲۷ لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝۲۸ لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ۝۲۹

میں پہنچاؤں گا اور آپ جانتے ہیں کہ سقر کیا ہے نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی بشر کی کھال اتارنے والی ہے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۰ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً

اس پر انیس فرشتے نگراں ہیں اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے مقرر کیے ہیں

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ

اور ہم نے ان کی یہ گنتی صرف کافروں کی آزمائش کے لیے رکھی ہے اس لیے کہ اہل کتاب کو

أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ

یقین آجائے اور ایمان والوں کے ایمان میں زیادتی ہو اور اہل کتاب کو اور مومنوں کو

اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

کوئی شک نہ رہے۔ اور جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ اور

وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ

کافر کہتے ہیں کہ اس تعجب کی بات میں اللہ کا کیا مطلب ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے احکام چھوڑ

مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ

کر گمراہ ہو جاتا ہے اور ان پر عمل کر کے ہدایت پا جاتا ہے۔ اور آپ کے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ ع ۱ ۱۳ ۱۵

اور وہ تو آدمی کے لیے نصیحت ہے۔ بیشک چاند کی قسم اور رات کی جب وہ پشت پھیرے

وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ

اور صبح کی جب اجالا زردی پھیلائے۔ بیشک دوزخ بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔ آدمیوں کو ڈرانے کیلیے۔ جو کوئی تم

شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾

میں سے چاہے کہ آگے آئے یا پیچھے رہے۔ ہر جان نے جو کچھ کمایا وہ اس کے لیے مانند گروی کے ہے۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

سوائے داہنی طرف والوں کے۔ باغوں میں، پوچھتے ہیں مجرموں سے

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ

تمھیں کس بات نے دوزخ میں پہنچایا؟ انھوں نے کہا ہم نماز نہیں پڑھتے تھے ف۳ اور نہ مسکین کو

نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ

کھانا کھلاتے تھے۔ اور بیہودہ گوئی کرنیوالوں کے ساتھ ہم بھی اول فول بکا کرتے تھے ف۴ اور انصاف کے دن

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اب ہمیں یقین آ گیا تو انھیں سفارش کرنیوالوں کی سفارش کچھ کام

الشّٰفِعِيْنَ ﴿۴۸﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۹﴾ كَاَنَّهُمْ

نہ دے گی۔ تو انھیں کیا ہوا کہ وہ ذکر سے روگردانی کرتے ہیں۔ جیسے کہ وہ

حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ

بدکے ہوئے گدھے ہوں۔ یا شیر سے بھاگے ہوں بلکہ ان میں کا ہر شخص یہ چاہتا ہے

ف 3 ایک روایت کے مطابق اس سے مراد نماز واجبہ کا پڑھنا ہے نیز یہ کہ نماز کے معاملے میں بڑی تاکید رکھو اس کی حفاظت کرو اور اس کو کثرت سے ادا کرتے رہو اور نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ کیونکہ نماز کا اس کے مقررہ وقتوں پر ادا کرنا مومنوں پر واجب ہے کیا تم دوزخیوں کا جواب نہیں سنتے کہ جب ان سے سوال کیا جائے گا کہ تمہیں کیا چیز دوزخ کی آگ کی طرف لے گئی تو وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔

ف 4 اس کے معنی بیہودہ گوئی کے ہیں۔

مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝٥٢ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ؕ ۝٥٣

کہ کھلے صحیفے اسے دیے جائیں ۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے نہیں ڈرتے ۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝٥٤ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ ۝٥٥ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ

بلاشک وہ تو نصیحت ہے ۔ تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ۔ اور وہ کیا نصیحت مانیں سوائے اس کے کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝٥٦

جب اللہ چاہے وہ اہل ہے تقویٰ والوں کا اور وہی ہے مغفرت فرمانے والا ف۵

ع ۲ / ۲۵ / ۱۶

اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ
چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے ۔	سورۂ قیٰمہ مکی ۔ اور اس میں

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢ اَيَحْسَبُ

قیامت کے دن کی قسم اور اس نفس کی قسم جو اپنے اوپر ملامت کرتا ہے ۔ کیا انسان یہ

الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؕ ۝٣ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ

سمجھتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع نہ کریں گے ؟ بیشک ہم اس پر قادر ہیں کہ اس کے پوروں کو

بَنَانَهٗ ۝٤ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۝٥ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ

ٹھیک بنادیں ۔ بلکہ انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کے سامنے بدی کرے ؟ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن

الْقِيٰمَةِ ؕ ۝٦ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ

کب ہوگا ؟ پس جس دن آنکھ چندھیا جائے گی اور چاند کو گرہن لگے گا اور سورج اور چاند ایک جگہ

وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ؕ ۝١١

جمع ہو جائینگے ف۱ اس دن انسان کہے گا ، آج کدھر بھاگنے کی جگہ ہے ؟ ہرگز کوئی پناہ نہ پائے گا

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمُسْتَقَرُّ ؕ ۝١٢ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ

اس دن آپ کے رب کے پاس ہی قرار کی جگہ ہے اس دن انسان کو اس کا اگلا اور پچھلا جتا دیا

وَاَخَّرَ ؕ ۝١٣ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝١٤ وَّلَوْ اَلْقٰى

جائے گا ۔ بلکہ انسان خود ہی اپنے حال پر نگاہ رکھتا ہے ف۲ اور اگر وہ بہانے پاجائے

مَعَاذِيْرَهٗ ۝١٥ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ ۝١٦ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ

تو سب پیش کردو اپنی زبان کو قرآن پڑھنے میں جلدی جلدی حرکت نہ دو اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے

ف۵ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس بات کا حق دار ہوں کہ مجھ سے ہی ڈرا جائے اور میرا بندہ کسی کو میرا شریک نہ بنائے اور میں اس بات کا حق دار ہوں کہ میرا جو بندہ کسی چیز کو میرا شریک نہ کرے اس کو میں جنت میں داخل کر دوں گا نیز فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی عزت اور جلال کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے میری توحید کا اقرار کر لیا میں انہیں جہنم کی آگ سے کبھی عذاب نہ دوں گا۔

ف۱ حضورؐ سے پوچھا گیا کہ یہ معاملہ کب ہوگا تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تمہارے اور کعبہ کے راستے کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی یعنی تمہیں کعبے جانے سے روک دیا جائے گا اور سورج اور چاند اکٹھے ہو جائیں گے اور ستارے اور کوکب سب ان دونوں کے ارد گرد پھرنے لگیں گے، پھر پوچھا گیا کہ یہ کب ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا کہ فلاں فلاں سال میں دابۃ الارض صفا اور مروہ کے درمیان ظاہر ہوگا اس کے ہاتھ میں حضورؐ کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگشتری ہوگی وہ لوگوں کو ہنکا کر میدان حشر کی طرف لے جائے گا۔

ف۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال پر خود ایک بیّنہ حجت ہے کیونکہ وہ اپنے اعمال کو دیکھنے والا ہوتا ہے پس چونکہ اس کی آنکھ اس کے اعمال کو خود دیکھتی ہے اس لیے وہ خبر سننے کا محتاج نہیں ہوتا نیز منقول ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی نیکی کو تو ظاہر کرتا ہے اور برائی کو چھپاتا ہے کیا ایسا نہیں ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو خوب سمجھتا ہے کہ جیسا میں ظاہر کر رہا ہوں ویسا نہیں اسی کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۔ باطن کی جب اصلاح ہو جاتی ہے تو ظاہر پر اس کا اثر پڑتا ہے۔

وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾

ذمّے ہے۔ توجب اسے پڑھ چکے تو اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو۔ تو اس کا بیان کرنا ہمارے ذمّے ہے۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ

تم جلد بازی کو پسند کرتے ہو۔ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو کچھ چہرے اس دن بشاش

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ

ہوں گے ، اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے اور کچھ چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہونگے۔ وہ گمان کرتے ہونگے

اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ سکتہ

کہ ان کے ساتھ وہ کیا جائیگا جو جوڑ کو توڑ دے۔ بیشک جب جان گلے تک پہنچ جائے گی اور کہا جائیگا کہ ہے کوئی جو

رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى

جھاڑ پھونک کرے۔ اور وہ سمجھ جائیگا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے۔ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی اس دن

رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ع ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾ وَلٰكِنْ

آپ کے رب ہی کی طرف ہانکے جائیں گے۔ پس اس نے نہ سچ جانا اور نہ نماز پڑھی البتہ

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾

جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا۔ تیری خرابی تجھ سے آلگی۔

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾

پھر تیری خرابی تجھ سے آلگی۔ کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔

اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ

کیا وہ ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جاتی ہے۔ پھر خون کی ایک پھٹکی ، پھر اس نے پیدا کیا

فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ

تسویہ کرنے کے بعد۔ پھر اس سے جوڑے بنائے مرد اور عورت۔ کیا جو

ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ع ﴿۴۰﴾

اس پر قدرت رکھتا ہے وہ مُردے نہ جلا سکے گا ؟

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ
سورۂ دہر مکی۔ اور اس میں	اللہ کیلئے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	اکتیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

USMAN GHAZI
B.A, LL.B, LL.M (UCL, UK)
ADVOCATE
HIGH COURTS OF PAKISTAN

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ﴿١﴾
کیا آدمی پر ایسا وقت نہ آیا ف۱ کہ اس دہر میں وہ ذکر کرنے کی چیز نہ تھا ف۲
إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا
بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ ہم اسے آزمائیں تو اسے سننے والا اور
بَصِيرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا
دیکھنے والا بنا دیا۔ بیشک ہم ہی نے اسے راہ کی ہدایت کی کہ یا تو وہ شکر گزار بنے اور یا ناشکرا۔ بیشک ہم نے کافروں
لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن
کیلیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ۔ بیشک نیک لوگ پئیں گے اس گلاس سے
كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا
جو کافور سے بنا ہے وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے اللہ کے نیک بندے پئیں گے اسے
تَفْجِيرًا ﴿٦﴾ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾
جہاں چاہیں گے بہتا ہوا پائینگے۔ اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی چھائی ہوئی ہے۔
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا
اور وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین کو اور یتیم کو اور اسیر کو ف۳ بیشک ہم
نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾ إِنَّا نَخَافُ
تو تمھیں خاص اللہ کیلیے کھانا کھلاتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکریہ نہیں چاہتے ہم اپنے رب سے
مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ﴿١٠﴾ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ
ڈرتے ہیں ایسے دن سے جو نہایت ہی سخت اور چہرہ بگاڑنے والا ہوگا ف۴ تو اللہ نے انھیں اس دن کے شر سے بچا لیا
وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ﴿١١﴾ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ﴿١٢﴾
اور انھیں مسرت اور شادمانی عطا کی اور ان کے صبر کرنے کے بدلے جنت اور ریشمی کپڑے عطا کیے۔
مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ﴿١٣﴾
جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھریں گے۔
وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾ وَيُطَافُ
اور ان کے سائے ان سے نزدیک ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے جائیں گے۔ اور ان پر

ف۱ منقول ہے کہ ہَل یہاں استفہام اقراری ہے اسی لیے یہاں اس کا مطلب یقیناً بیان کیا گیا ہے۔

ف۲ منقول ہے کہ مقدور ضرور تھا لیکن مذکور نہ تھا نیز منقول ہے کہ علم میں تو مذکور تھا لیکن خلقت میں مذکور نہ تھا۔

ف۳ روایت منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام حسین ؑ بیمار ہوئے تو آنحضرت ؐ کے فرمان پر حضرت علی ؓ جناب فاطمۃ الزہرا ؓ اور جناب فضہ ؓ نے تین روزے رکھنے کی منت مانی چنانچہ تندرست ہو جانے پر وہ روزے رکھے گئے جب افطار کا وقت آیا تو ایک سائل نے آواز دی کہ اے اہلِ بیت نبوت میں مسکین ہوں مجھے کھانا کھلاؤ۔ سب نے وہ روٹیاں اس مسکین کو دے دیں اور خود صرف پانی سے افطار کیا۔ دوسرے دن جب روزہ افطار کرنے کا وقت آیا تو کسی نے آواز دی کہ اے اہلِ بیت نبوت میں یتیم ہوں مجھے کھانا کھلایئے چنانچہ وہ سب روٹیاں اسے دے دی گئیں اور روزہ پھر پانی سے افطار کیا گیا اسی طرح تیسرے دن وہ سب روٹیاں ایک قیدی سائل کو دے دی گئیں۔ چوتھے دن جب منت پوری ہو چکی تو حضرت علی ؓ، امام حسین ؑ کو لے کر آنحضرت صلعم کی خدمت میں آئے تو آپ ؐ نے ان کا ضعف دیکھ کر تاسف فرمایا اتنے میں جبریل امین یہ سورہ ھَلْ اَتٰی لے کر نازل ہوئے۔ یہ سب آیات انہیں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

ف۴ عبوساً کے معنی ہیں منہ بنانے والا تیوری چڑھانے والا، ترش رو، سخت منہ بگاڑ دینے والا۔ قرآن پاک میں یہ یوم کی صفت واقع ہے غرض مطلب یہ ہوا کہ اس دن میں لوگوں کے چہرے اس کے ہول اور شدت سے بگڑ جائیں گے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ چونکہ خود اس دن میں سختی اور شدت ہے اس لیے اس کو عبوساً سے موصوف کیا گیا ہے۔

عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠

چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہو گا ف۵ جو شیشے کی مثل ہو رہے ہوں گے۔ جیسے شیشے

مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا

چاندی کے، انھیں پورے پورے اندازے پر رکھا ہوگا۔ اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کا ذائقہ ادرک

زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

کی مانند ہوگا۔ اس میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے ارد گرد خدمت کے لیے لڑکے

مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ

پھرتے ہوں گے، جب تو انھیں دیکھے تو سمجھے کہ موتی بکھرے ہوئے ہیں۔ اور جب تو دیکھے

ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ

تو پھر دیکھے نعمتیں اور بڑا ملک۔ وہ پہنے ہوں گے کپڑے قیمتی سبز پتلے اور

وَّاِسْتَبْرَقٌ ۡ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا

موٹے ریشم کے اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور انھیں ان کا رب پاکیزہ مشروب

طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾

پلائے گا۔ کہ یہی تمھارا صلہ ہے اور آج تمھاری کوشش کامیاب ہوئی۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ

ہم نے آپ پر قرآن بتدریج اتارا۔ تو اپنے رب کے حکم پر صابر رہو اور

لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾

ان میں سے کسی گنہگار یا منکر کی اطاعت نہ کرو۔ اور اپنے رب کا نام صبح و شام لیا کرو۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ

اور رات میں اسے ہی سجدہ کرو اور زیادہ رات تک اس کی تسبیح کرو۔ بیشک یہ لوگ جلد بازی کو

الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ

پسند کرتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ ہم نے انھیں پیدا کیا

وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

اور ان کے جوڑ مضبوط کیے۔ اور جب ہم چاہیں انھی جیسے اور بدل دیں۔ بیشک یہ

قراءۃ حفص بغیر الالف فی الوصل فیھما ووقف علی الاول بالالف وعلی الثانی بغیر الالف ۱۲

ف۵ منقول ہے کہ جنت کی چاندی میں سے نظر اس طرح گزر جائے گی جس طرح کہ شیشے میں سے گزر جاتی ہے۔

(مترجم) ارباب عمل میں جناب فضہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں آپ نے بھی تین روٹیاں سائل کو دی تھیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی تین روٹیوں کی مناسبت سے اسی سورہ مجیدہ میں تین دفعہ جناب فضہ کا نام لیا ہے۔ اول بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ دوم اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ سوم قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ۔ جناب فضہ کی خاطر اس سورہ میں ذہب یعنی سونے کا نام نہیں آیا۔ ہر چیز فضہ یعنی چاندی ہی کی بنائی گئی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس سورہ میں حوروں کا کہیں تذکرہ نہیں کیا گیا۔ غالباً اس لیے کہ ارباب عمل میں جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی تھیں پس آپ رضی اللہ عنہا کے ذکر کے ساتھ حوروں کا تذکرہ مناسب نہ تھا۔

ع ۲۲ ۱۹

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ

نصیحت ہے کہ جو چاہے اپنے رب کی طرف والی راہ اختیار کرے۔ اور تم کیا چاہتے ہو مگر وہی

يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٣٠﴾ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ

جو اللہ چاہتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے۔ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں

فِي رَحْمَتِهِ ۚ وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٣١﴾

داخل کرتا ہے۔ اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سُورَةُ الْمُرْسَلَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	خَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ
سورۂ مُرسلات مکی۔ اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	پچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعَاصِفَاتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَالنَّاشِرَاتِ نَشْرًا ﴿٣﴾

قسم ہے انکی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں، پھر جھونکا دے کر زور سے چلتی ہیں۔ اور بادلوں کو خوب پھیلا دیتی ہیں۔

فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا أَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ إِنَّمَا

پھران کو چیر کر جدا جدا کر دیتی ہیں۔ پھر ان کی قسم جو ذکر کا القا کرتی ہیں۔ حجت تمام کرنے یا ڈرانے کو۔ بیشک جس بات

تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾

کا تم وعدہ دیے جاتے ہو وہ ضرور واقع ہوگا۔ پھر جب تارے بے نور کر دیے جائیں گے ف۱ اور جب آسمان میں رخنے پڑ جائیں گے

وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿١٢﴾

اور جب پہاڑ غبار کی مانند اڑا دیے جائینگے۔ اور جب رسولوں کا وقت آئے تو وہ کس دن کیلیے ٹھہرائے گئے تھے؟

لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٥﴾

فیصلے کے دن کیلیے۔ اور آپؐ تو جانتے کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے۔ ویل ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿١٧﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿١٨﴾

کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر ہم پچھلوں کو ان کے پیچھے نہ پہنچائیں گے۔ ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٩﴾ أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنَاهُ فِي

اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کیلیے۔ کیا ہم تمھیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کرتے؟ پھر اسے ایک قرار کی جگہ

قَرَارٍ مَكِينٍ ﴿٢١﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

میں محفوظ رکھا۔ ایک مقررہ اندازے تک۔ پھر ہم نے اندازہ کیا، تو ہم کیا ہی اچھا اندازہ کرنے والے ہیں۔ اس دن ویل ہوگا

ف۱ منقول ہے کہ طمست کے معنی مٹانے اور محو کر دینے کے بھی آتے ہیں اور مٹ جانے اور محو ہو جانے کے بھی آیہ شریفہ اذا النجوم طمست (یعنی جب تارے مٹائے جائیں گے) میں بعض اہل لغت نے تو یہی مٹانے کے معنی کیے ہیں لیکن ابن سیدہ نے محکم میں تصریح کی ہے کہ نجم، قمر اور بصر کے ساتھ جب طمس کا استعمال ہو گا تو بے نور ہونے اور روشنی زائل ہو جانے کے ہیں اسی طرح ازہری نے تہذیب میں لکھا ہے النجوم طمست کے معنی ستاروں کے بے نور ہونے اور ماند پڑ جانے کے ہیں اس اعتبار سے آیہ مذکورہ میں ستاروں کا بے نور ہونا اور ماند پڑ جانا مراد ہو گا۔

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا

جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے زمین کو کفایت کرنیوالی نہیں بنایا۔ تمھارے زندوں اور مُردوں کیلیے ۔ اور ہم نے اس میں

رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾

میخیں ٹھونکیں اور ہم نے تمھیں خوب شیریں پانی پلایا۔ تو اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ چلو اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے ف٢

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ

نہ سایہ دار ہے اور نہ لپٹ سے بچانے والا۔ بیشک وہ پھینکتی ہے چنگاریاں جیسے اونچے محل ف٣ گویا وہ

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا

زرد رنگ کے اونٹ ہیں ف٤ تو اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کیلیے۔ یہ وہ دن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے اور نہ

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

انھیں عذر کرنے کی اجازت ملے گی۔ اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ یہ فیصلے کا دن ہے۔

جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

ہم نے تھیں جمع کیا ہے اور سب اگلوں کو بھی۔ اگر تمھارا کوئی داؤ ہے تو مجھ پر چلا لو۔ اس دن ویل ہے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾

جھٹلانے والوں کیلیے۔ بیشک پرہیزگار لوگ سایوں اور چشموں والی جگہ میں ہونگے۔ اور پھل جس میں سے وہ چاہیں۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

کھاؤ اور پیو، خوشی کے ساتھ، یہ صلہ ہے ان اعمال کا جو تم کرتے تھے۔ بیشک ہم احسان کرنیوالوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ کھالو اور تھوڑا برت لو یقیناً تم مجرم ہو۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾

اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ پھر اس کے بعد وہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے

ف 2 منقول ہے کہ اس سائے میں آگ کی تین شاخیں ہوں گی، نیز منقول ہے کہ جب دوزخی جہنم کی طرف جانے کو تیار ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ جہنم میں جانے سے پہلے اس سائے میں چلو جو تین شاخوں والا ہے یہ سایہ دوزخ کی آگ کے دھوئیں سے ہو گا وہ لوگ اسے جنت سمجھ کر فوج در فوج اس میں چلے جائیں گے۔ یہ واقعہ نصف النہار کو ہو گا اور جنتی لوگ جن چیزوں کی خواہش کریں گے وہ ان کو جنت میں ان کے مکانوں میں ہی دی جائیں گی اور وہ بھی نصف النہار کے وقت جنت میں داخل ہوں گے۔

ف 3 منقول ہے کہ دوزخ کی آگ اور چنگاریاں اتنی بڑی ہوں گی جیسے کہ اونچے اونچے محل اور پہاڑ۔

ع ١/١٢

ف 4 منقول ہے کہ اس سے مراد سیاہی مائل رنگت ہے چونکہ اونٹ کی سیاہی مائل رنگ اس کی زردی سے ملتی جلتی ہے۔ پہلی تشبیہ تو اس کی بڑائی میں دی گئی تھی کہ وہ بڑے بڑے محل کی طرح ہیں اور دوسری تشبیہ ان کے رنگ کی، ان کے یکے بعد دیگرے آنے کی ایک دوسرے میں مل جانے کی اور ہر تیز حرکت کرنے کی دی گئی ہے۔

ع ٢/٢٢

ف 1 منقول ہے کہ عم اصل میں عن اور ما سے مرکب ہے۔ یتساءلون سے مراد ہے لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اور اس سوال کرنے سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے اس کی بلندی شان کا اظہار مقصود ہے بعض روایات میں آیا ہے کہ لوگ قیامت کے دن جی اٹھنے کے بارے میں پوچھتے تھے۔

ف 2 درحقیقت قیامت کے متعلق لوگ اختلاف کرتے تھے اور اس میں واقع ہونے والے حالات کے متعلق آپس میں ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے تھے۔

ف 3 منقول ہے کہ حقب زمانے کی ایک مقررہ مدت کا نام ہے مگر اس مدت کے تعین میں اہل لغت کا اختلاف ہے بعض اسی برس کی مدت کو، بعض ستر برس کے زمانے کو بعض تین سو برس، بعض چالیس سال بعض تیس ہزار سال بتاتے ہیں نیز منقول ہے کہ احقاب سے آٹھ حقبے مراد ہیں اور ہر حقبہ اسی برس کا ہو گا اور ہر برس 360 دن کا اور ہر دن تمہاری گنتی کے ایک ہزار برس کا۔ نیز روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو آخر میں جہنم سے نکل آئیں گے۔

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نبا - مکی ہے اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝١ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝٢ الَّذِي هُمْ

یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف ۱ بہت بڑی خبر کی ف ۲ جس میں وہ آپس میں

فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝٥ أَلَمْ نَجْعَلِ

اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ قطعی اب جان جائیں گے پھر یقیناً جان جائیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو

الْأَرْضَ مِهَادًا ۝٦ وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا ۝٧ وَخَلَقْنَاكُمْ أَزْوَاجًا ۝٨ وَجَعَلْنَا

بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں اور تمھیں جوڑے جوڑے پیدا کیا۔ اور تمھارے لیے

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١

نیند کو باعثِ آرام بنایا۔ اور رات کو راحت کے لیے بنایا اور دن کو روزگار کے لیے بنایا

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا ۝١٣ وَأَنْزَلْنَا

اور تمھارے اوپر سات مضبوط طبق بنائے اور ان میں سے ایک نہایت چمکتا ہوا چراغ روشن کیا۔ اور بدلیوں

مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَاءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِنُخْرِجَ بِهِ حَبًّا وَنَبَاتًا ۝١٥ وَجَنَّاتٍ

سے زور آور پانی اتارا کہ اس سے پیدا کریں اناج اور سبزیاں اور گھنے

أَلْفَافًا ۝١٦ إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ۝١٧ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ

باغات۔ بیشک فیصلے کے دن کا ایک وقت مقرر ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا

فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝١٨ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝١٩ وَسُيِّرَتِ

تو تم فوج در فوج ہماری طرف چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائیگا پس وہ دروازے دروازے ہو جائیگا اور پہاڑ چلائے

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِلطَّاغِينَ

جائیں گے کہ وہ مانند سراب کے ہو جائینگے۔ بیشک جہنم گھات میں ہے وہی سرکشوں کا

مَآبًا ۝٢٢ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝٢٤

ٹھکانہ ہے اس میں قرنوں رہیں گے ف ۳ نہ اس میں ٹھنڈک کی راحت پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو ملے گا۔

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾ وَّجَعَلْنَا فِيْهَا

جھٹلانے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے زمین کو کفایت کرنیوالی نہیں بنایا۔ تمھارے زندوں اور مُردوں کیلیے۔ اور ہم نے اس میں

رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٨﴾

میخیں ٹھونکیں اور ہم نے تمھیں خوب شیریں پانی پلایا۔ تو اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾

چلو اس کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ چلو اس سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے ف۲

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَاَنَّهٗ

نہ سایہ دار ہے اور نہ لپٹ سے بچانے والا۔ بیشک وہ پھینکتی ہے چنگاریاں جیسے اونچے محل ف۳ گویا وہ

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٤﴾ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَلَا

زرد رنگ کے اونٹ ہیں ف۴ تو اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کیلیے۔ یہ وہ دن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے اور نہ

يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٣٧﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ

انھیں عذر کرنے کی اجازت ملے گی۔ اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ یہ فیصلے کا دن ہے۔

جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ

ہم نے تمھیں جمع کیا ہے اور سب اگلوں کو بھی۔ اگر تمھارا کوئی داؤ ہے، تو مجھ پر چلا لو۔ اس دن ویل ہے

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾

جھٹلانے والوں کیلیے۔ بیشک پرہیزگار لوگ سایوں اور چشموں والی جگہ میں ہونگے۔ اور پھل جس میں سے وہ چاہیں۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾

کھاؤ اور پیو خوشی کے ساتھ۔ یہ صلہ ہے ان اعمال کا جو تم کرتے تھے۔ بیشک ہم احسان کرنیوالوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿٤٦﴾

اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ کھا لو اور تھوڑا برت لو یقیناً تم مجرم ہو۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿٤٨﴾

اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رکوع کرو تو رکوع نہیں کرتے۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع

اس دن ویل ہے جھٹلانے والوں کے لیے۔ پھر اس کے بعد وہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے

ف 2 منقول ہے کہ اس سائے میں آگ کی تین شاخیں ہوں گی، نیز منقول ہے کہ جب دوزخی جہنم کی طرف جانے کو تیار ہوں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ جہنم میں جانے سے پہلے اس سائے میں چلو جو تین شاخوں والا ہے یہ سایہ دوزخ کی آگ کے دھوئیں سے ہو گا وہ لوگ اسے جنت سمجھ کر فوج در فوج اس میں چلے جائیں گے۔ یہ واقعہ نصف النہار کو ہو گا اور جنتی لوگ جن چیزوں کی خواہش کریں گے وہ ان کو جنت میں ان کے مکانوں میں ہی دی جائیں گی اور وہ بھی نصف النہار کے وقت جنت میں داخل ہوں گے۔

ف 3 منقول ہے کہ دوزخ کی آگ اور چنگاریاں اتنی بڑی ہوں گی جیسے کہ اونچے اونچے محل اور پہاڑ۔

ع ۱

ف 4 منقول ہے کہ اس سے مراد سیاہی مائل رنگت ہے چونکہ اونٹ کی سیاہی مائل رنگ اس کی زردی سے ملتی جلتی ہے۔ پہلی تشبیہ تو اس کی بڑائی میں دی گئی تھی کہ وہ بڑے بڑے محل کی طرح ہیں اور دوسری تشبیہ ان کے رنگ کی، ان کے یکے بعد دیگرے آنے کی ایک دوسرے میں مل جانے کی اور ہر تیز حرکت کرنے کی دی گئی ہے۔

ع ۲ ۲۲

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سُورۂ نبا۔ مکی ہے اور اس میں چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝۱ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۝۲ الَّذِیْ هُمْ

یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں ف۱ بہت بڑی خبر کی ف۲ جس میں وہ آپس میں

فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝۳ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝۴ ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝۵ اَلَمْ نَجْعَلِ

اختلاف رکھتے ہیں۔ وہ قطعی اب جان جائیں گے پھر یقیناً جان جائیں گے۔ کیا ہم نے زمین کو

الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝۶ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّجَعَلْنَا

بچھونا نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں اور تمھیں جوڑے جوڑے پیدا کیا۔ اور تمھارے لیے

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ۝۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱

نیند کو باعثِ آرام بنایا۔ اور رات کو راحت کے لیے بنایا اور دن کو روزگار کے لیے بنایا

وَّبَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳ وَّاَنْزَلْنَا

اور تمھارے اوپر سات مضبوط طبق بنائے اور ان میں سے ایک نہایت چمکتا ہوا چراغ روشن کیا۔ اور بدلیوں

مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝۱۵ وَّجَنّٰتٍ

سے زور آور پانی اتارا کہ اس سے پیدا کریں اناج اور سبزیاں اور گھنے

اَلْفَافًا ۝۱۶ اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِیْقَاتًا ۝۱۷ یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

باغات۔ بیشک فیصلے کے دن کا ایک وقت مقرر ہے۔ جس دن صور میں پھونکا جائے گا

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝۱۸ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝۱۹ وَّسُیِّرَتِ

تو تم فوج در فوج ہماری طرف چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائیگا پس وہ دروازے دروازے ہو جائیگا اور پہاڑ چلائے

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝۲۰ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝۲۱ لِّلطّٰغِیْنَ

جائیں گے کہ وہ مانند سراب کے ہو جائینگے۔ بیشک جہنم گھات میں ہے وہی سرکشوں کا

مَاٰبًا ۝۲۲ لّٰبِثِیْنَ فِیْهَاۤ اَحْقَابًا ۝۲۳ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝۲۴

ٹھکانہ ہے اس میں قرنوں رہیں گے ف۳ نہ اس میں ٹھنڈک کی راحت پائیں گے اور نہ کچھ پینے کو ملے گا۔

ف 1 منقول ہے کہ عم اصل میں عن اور ما سے مرکب ہے۔ یتساء لون سے مراد ہے لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں اور اس سوال کرنے سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے اس کی بلندی شان کا اظہار مقصود ہے بعض روایات میں آیا ہے کہ لوگ قیامت کے دن جی اٹھنے کے بارے میں پوچھتے تھے۔

ف 2 درحقیقت قیامت کے متعلق لوگ اختلاف کرتے تھے اور اس میں واقع ہونے والے حالات کے متعلق آپس میں ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے تھے۔

ف 3 منقول ہے کہ حقب زمانے کی ایک مقررہ مدت کا نام ہے مگر اس مدت کے تعین میں اہل لغت کا اختلاف ہے بعض اسی برس کی مدت کو، بعض ستر برس کے زمانے کو بعض تین سو برس، بعض چالیس سال بعض تیس ہزار سال بتاتے ہیں نیز منقول ہے کہ احقاب سے آٹھ حقبے مراد ہیں اور ہر حقبہ اسی برس کا ہو گا اور ہر برس 360 دن کا اور ہر دن تمہاری گنتی کے ایک ہزار برس کا۔ نیز روایت ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں ہے جو آخر میں جہنم سے نکل آئیں گے۔

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾ جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ

سوائے کھولتے ہوئے پانی کے اور دوزخیوں کا جلتا ہوا پیپ۔ یہ ان کے کرتوتوں کا بدلہ ہے۔ انھیں حساب کی امید نہ

حِسَابًا ﴿٢٧﴾ وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾

تھی ف۴ انھوں نے ہماری آیتوں کو بیحد جھٹلایا۔ اور ہم نے ہر شئے کو کتابت میں گھیر رکھا ہے۔

فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾

اب چکھو کہ ہم تم پر عذاب کو بڑھائیں گے۔ بیشک پرہیزگاروں کے لیے کامیابی کی جگہ ہے

حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾

گچھے ہیں اور انگور اور ہر من پسند چیز ایک جیسی اور لبریز گلاس

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾

اس میں نہ لغو باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے بدلہ ہے یہ بہت کافی عطا ہے

رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ رحمن، کہ اس سے انھیں خطاب کرنے کا

خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

اختیار نہ ہوگا۔ جس دن روح ف۵ اور سب فرشتے پرا باندھے کھڑے ہونگے۔ وہ بول نہ سکیں گے سوائے

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ فَمَنْ

اس کے جسے رحمان نے اجازت بخشی اور اس نے درست بات کہی ف۶ وہ انصاف کا دن ہے اب جو

شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ

چاہے اپنے رب کی قرب والی راہ اختیار کرلے۔ ہم تمھیں اس عذاب سے ڈراتے ہیں کہ جو بہت قریب ہے جس دن

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

آدمی دیکھے گا کہ جو اس نے اپنے ہاتھوں سے کمایا اور کافر کہے گا "کاش! میں آج مٹی ہوجاتا"۔

خمسون آية وفيها ركوعان	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سورة النازعات مكية وهي اثنتان وسورة القلم
چھیالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں	اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	سورۂ نازعات اور اس میں

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا ﴿١﴾ وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَالسَّابِحَاتِ سَبْحًا ﴿٣﴾

قسم ہے کہ وہ ف۱ جاکنی میں غرق ہوکر اس دنیا سے بےخبر ہو جائینگے اور ہر بند اور ہر نس ہیجان ہو جائیگی۔ اور ایسی کیفیت ہوگی گویا ہم خوب نہائے ہیں۔

ف۴ منقول ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالے ان کی خاطر سے ان کی نیکیوں کا شمار کرے گا اور ہر نیکی کے بدلے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک عطا فرمائے گا اس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا۔

ع ۱

ف۵ منقول ہے کہ روح ایک فرشتہ ہے جو بزرگی کے لحاظ سے جبریلؑ اور میکائیلؑ سے بھی بڑا ہے وہ آنحضرت صلعم کے ساتھ رہتا تھا اس کو روح القدس کہا گیا ہے۔ روح القدس وہ روح ہے جس کا ایک سرا اللہ کی طرف اور دوسرا نبیؐ کی طرف ہوتا ہے اسی کے ذریعے سے ہر وقت نبی کا تعلق اللہ کے ساتھ رہتا ہے اور یہ روح القدس نبی کو حقیقت اشیائے عالم سے باخبر رکھتا ہے۔ اس کی شدت کے باعث ہی انبیاء کو ایک دوسرے پر فضیلت دی گئی ہے جس میں روح القدس ہی نبوت کی حقیقت ہوتا ہے حضورؐ کے وصال کے بعد روح القدس نے صعود نہیں کیا اسی لیے آپ کی نبوت تا قیامت باقی رہے گی اور اس کے فیضان سے دنیا والے مستفیض ہوتے رہیں گے اور یہی حضورؐ کے حیات النبی ہونے کا مطلب ہے۔

ف۶ منقول ہے کہ قیامت کے دن انبیاء و مرسلین اور خاصانِ خدا اپنے رب کے حکم سے کلام کریں گے وہ پہلے اپنے پروردگار کی تمجید بیان کریں گے پھر نبیؐ پر درود پڑھیں گے اور اپنے پیروکاروں کی شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت کو رد نہ کریگا۔

ع ۲

ف۱ منقول ہے کہ یہ سب موت کے فرشتوں کی صفات ہیں جن کی قسم اللہ تعالے نے اس بارے میں کھائی ہے کہ قیامت ضرور ہوگی اور وہ حذف کی گئی ہے کیونکہ جو کچھ بعد میں بیان ہوا ہے وہ سب قیامت کے واقع ہونے پر ہی دلالت کرتا ہے۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۙ﴿۶﴾

پھر پہنچنے میں بہت جلدی کریں۔ پھر حکم کے مطابق تدبیر کریں۔ جس دن تھرتھرانے والی تھرتھرائے گی۔

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ﴿۷﴾ قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ﴿۸﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ﴿۹﴾

اس کے پیچھے ڈھانے والی آئیگی۔ بہت سے دل اس دن دھڑکتے ہوں گے۔ ان کی نظریں جھکی ہوں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ؕ﴿۱۰﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

کہیں گے کیا ہم پھر گڑھے میں پلٹائے جائیں گے؟ جبکہ ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو

نَّخِرَةً ؕ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ﴿۱۳﴾

جائینگے۔ بولے یہ پلٹنا تو نقصان دہ ہے ف۲ وہ تو ایک جھڑکی ہو گی۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ؕ﴿۱۴﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۘ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ

پس وہ میدان حشر میں ہونگے ف۳ کیا آپ کو موسیٰ کی بات کی خبر آئی؟ جب اسے اس کے

رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۚ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۫ۖ﴿۱۷﴾

رب نے وادی طویٰ میں ندا فرمائی کہ فرعون کے پاس جا، اس نے سرکشی کی ہے۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ۙ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۚ﴿۱۹﴾

پس اس سے کہہ کیا تیرے لیے یہ بہتر نہیں کہ تو تزکیۂ نفس حاصل کرے اور تجھے ہدایت کی راہ دکھائیں تیرے رب کی طرف کہ تو ڈرے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۫ۖ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۫ۖ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ۫ۖ﴿۲۲﴾

پھر اسے اس نے بہت بڑی نشانی دکھائی۔ پس اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر اس نے پیٹھ پھیری ہٹ دھرمی سے۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ۫ۖ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ۫ۖ﴿۲۴﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ

تو اس نے لوگوں کو جمع کیا پھر پکارا پھر اس نے کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا اور آخرت کے

الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ؕ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ؕ﴿۲۶﴾ ءَاَنْتُمْ

عذاب میں گرفتار کیا ف۴ یقیناً اس میں عبرت ہے اس کے لیے جو ڈرے۔ کیا تمہارے پیدا

اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۟ قف ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۙ﴿۲۸﴾

کرنے میں ہمیں مشکل درپیش ہوئی یا کہ جب آسمان بنایا اس کی چھت اونچی کی پھر اسے درست کیا۔

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۪﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ؕ﴿۳۰﴾

اس کی رات کو پردہ بنایا اور اس میں سے روشنی چمکائی۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلایا۔

وقف لازم

ف۲ منقول ہے کہ یہ کافروں کا قول بطور ہنسی اڑانے کے تھا۔

وقف لازم

ف۳ منقول ہے ساھرہ کا معنی سفید ہموار زمین ہے۔ اور فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ کا مطلب ہے کہ جب وہ دوسرے صور کی آواز سنیں گے تو اپنی قبروں سے نکل آئیں گے اور وہ زمین پر صف بستہ ہو جائیں گے نیز منقول ہے کہ زَجْرَةٌ سے مراد دوسری مرتبہ صور کا پھونکا جانا ہے اور ساھرہ ایک مقام کا نام ہے جو بیت المقدس کے قریب ملک شام میں واقع ہے۔

وقف لازم

وقف لازم

ف۴ منقول ہے کہ قرآن مجید میں جہاں آخرت کے مقابلے میں اس کا استعمال ہوا ہے وہاں اس سے عالم دنیا مراد ہے کیونکہ وہ آخرت سے پہلے ہے نیز منقول ہے کہ نکال کے معنی عذاب ہیں اور الآخرت سے مراد فرعون کا قول ہے نیز سورۃ القصص میں فرعون کا قول ہے کہ میں اپنے سوا کسی کو تمہارا خدا نہیں جانتا پس اس کو انہی دو باتوں کی وجہ سے ہلاک کیا گیا نیز منقول ہے کہ فرعون کی ان دو باتوں کے درمیان چالیس سال کا زمانہ گزرا تھا۔ نیز آنحضرت صلعم یہ فرمایا کرتے تھے۔ جبرئیل امین نے مجھ سے ذکر کیا کہ میں نے عرض کیا پروردگار تو فرعون کو چھوڑے ہوئے ہے حالانکہ وہ کہتا ہے کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔ حکم ہوا تجھ جیسے بندے ہی کو ایسا کہنا زیبا ہے جس کو وقت کے نکل جانے کا خوف ہو۔

ع ۱ ۲۶ ۳

أَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعٰهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ أَرْسٰهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ

اس میں سے اس کا پانی اور چارا نکالا۔ اور پہاڑوں کو جما دیا تمھارے اور تمھارے چوپایوں

وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ

کے فائدے کے لیے۔ پھر جب وہ سب سے بڑی آفت آئے گی ف۱ تو اس دن انسان یاد

الْإِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرٰى ﴿٣٦﴾ فَأَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾

کرے گا جو اس نے کوشش کی تھی۔ اور جہنم ظاہر ہو جائے گی ہر دیکھنے والے کیلیے تو وہ جس نے سرکشی کی

وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوٰى ﴿٣٩﴾ وَأَمَّا مَنْ

اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی پس اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ اور وہ جو اپنے رب

خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَإِنَّ الْجَنَّةَ

کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہشات سے روکا ف۲ تو یقیناً جنت ہی اس کا

هِيَ الْمَأْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿٤٢﴾ فِيمَ أَنْتَ

بہترین ٹھکانہ ہے۔ آپ سے قیامت کے دن کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کیلیے ٹھہرائی ہوئی ہے تو آپ اس کا

مِنْ ذِكْرٰهَا ﴿٤٣﴾ إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَخْشٰهَا ﴿٤٥﴾

بیان کرتے ہیں کہ آپ کے رب ہی کی طرف اس کی انتہا ہے۔ آپ تو اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴿٤٦﴾ ع ۲

گویا کہ جسدن وہ اسے دیکھیں گے تو ایسا محسوس کرینگے کہ گویا دنیا میں ایک دن یا ایک رات رہے تھے۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ وَّكَذَا الخ

سورۂ عبس مکی ہے اور اس میں بیالیس آیتیں اور ایک رکوع ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرماتے والا ہے

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ﴿١﴾ أَنْ جَاءَهُ الْأَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰى ﴿٣﴾

تیوری چڑھائی ف اور منہ پھیرا۔ (بنو امیہ کے سردار نے جبکہ اسکے پاس نابینا آیا) اور آپ تو جانتے ہیں کہ وہ تزکیہ نفس حاصل کرے۔

أَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ أَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَأَنْتَ لَهُ

یا خدا کی یادگاری کرے تو یہ یادگاری اسے نفع پہنچائے۔ جو بے پروا ہو گیا تو آپ اس کے پیچھے

ف۱ حضرت علیؓ سے ایک حدیث منقول ہے کہ طامۃ الکبریٰ سے مراد دابۃ الارض کا خروج ہے۔

ف۲ منقول ہے کہ اس سے مراد ایسا شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی معصیت پر قدرت رکھتا ہو اور معصیت کو معصیت سمجھتا بھی ہو پھر اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اسے چھوڑ دے اور اپنے نفس کو اس سے باز رکھے تو اسکا بدلہ جنت ہے نیز منقول ہے کہ جس شخص نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے اور جو کچھ وہ بولتا ہے اسے سنتا ہے اور جو نیکی بدی وہ کرتا ہے اسے بھی جانتا ہے یہ بات اسے بدی سے روکے گی ایسے ہی شخص کیلیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى۔

ف منقول ہے کہ یہ آیت بنی امیہ کے ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو آنحضرت صلعم کی خدمت میں موجود تھا کہ عبداللہ بن ام مکتوم جو آنحضرتؐ کے مؤذن تھے اور نابینا تھے آگئے پس جب اس شخص نے انہیں دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے انکی قدر و منزلت کی ہے تو اس نے اپنے آپ کو سمیٹا اور تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا پس اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ حکایۃً بیان فرمایا اور اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

نوٹ:۔ واضح ہو کہ اکثر حضرات نے اپنے تراجم اور تفسیروں میں اس واقعہ کو آنحضرت صلعم سے منسوب کیا ہے حالانکہ حضور صلعم نے کبھی کسی آنے والے شخص سے تیوری نہیں چڑھائی حتیٰ کہ بعض اوقات لوگ سرِ راہ حضورؐ سے گفتگو کرنے کھڑے ہو جاتے اور دیر تک حضورؐ کو معروف رکھتے حالانکہ حضور صلعم کسی ضروری کام سے تشریف لے جاتے ہوتے تھے حتیٰ کہ وہ یہود جو حضورؐ کو ازراہِ شرارت بجائے السلام علیکم کہنے کے السام علیکم کہتے تھے جس کا مطلب ہے کہ تم پر موت آئے مگر ایسے گستاخ لوگوں کے آنے سے بھی حضور صلعم کبھی کبیدہ خاطر نہ ہوئے اور نہ کبھی تیوری چڑھائی تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ عبداللہ بن ام مکتومؓ جیسے مخلص اور محبت کرنے والے صحابی کو دیکھ کر تیوری چڑھاتے۔

ع ۲ ۲۰ ۴

تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾

پڑتے ہو۔ اور آپؐ پر تو یہی ہے کہ وہ تزکیہ نفس حاصل کرلے۔ اور وہ جو آپؐ کے پاس دوڑتا ہوا آیا ف

وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ

اور وہ ڈر رہا ہے تو آپؐ اس سے لاپرواہی نہ برتیں ف۳ درحقیقت وہ تو سمجھانا ہے۔ تو جو چاہے

شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ

ذکر کرے ان صحیفوں میں جو عزت والے ہیں، بلندی والے پاکیزہ ف۴ ایسوں کے ہاتھ کے

سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ

لکھے ہوئے جو کرم والے اور نیکی والے ہیں۔ انسان قتل ہوا اس باعث کہ اس نے انکار کیا۔ اسے کس چیز

شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ

سے پیدا کیا۔ نطفے سے پیدا کیا، پھر صحیح اندازے پر رکھا۔ پھر راستہ اس کے لیے

يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا

آسان کر دیا۔ پھر اسے موت دی پھر قبر میں رکھوایا۔ پھر جب چاہے گا اسے نکال لے گا۔ کوئی نہیں جو اسے

يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿٢٤﴾ اَنَّا صَبَبْنَا

حکم دیا گیا تھا وہ اس نے پورا نہ کیا۔ پس انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے ف۵ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا

الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾

جو ڈالنے کا حق تھا۔ پھر زمین کو پھاڑا کہ جو پھاڑنے کا حق تھا۔ تو اس میں ہم نے اناج اگایا۔

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَّفَاكِهَةً

اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گچھے پھلوں کے اور میوے

وَّاَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾

اور چارہ۔ یہ تمہارے فائدے کیلیے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کیلیے ہیں۔ پس جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ﴿٣٤﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿٣٥﴾ وَصَاحِبَتِهٖ

اس دن آدمی بھاگے گا اپنے بھائی سے اور ماں اور باپ سے۔ اور بیوی

وَبَنِيْهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿٣٧﴾ وُجُوْهٌ

اور بیٹوں سے ف ان میں سے ہر ایک کو اس دن اس چیز کی فکر ہوگی کہ جو اسے بے فکر کردے، کتنے ہی چہرے

ف۲ منقول ہے کہ اس سے مراد ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں۔

ف۳ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ انکی طرف التفات خصوصی فرمائیں۔

ف۴ منقول ہے کہ ان صحیفوں کی شان اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند ہے اور پاک اس وجہ سے ہیں کہ شیطانوں کے ہاتھ ان تک نہیں پہنچتے۔

ف۵ منقول ہے کہ اس طعام کے بارے میں حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد انسان کا علم ہے جسے وہ اس سے حاصل کرے جس سے اسے حاصل کرنا چاہیے۔ (منفرد از ازمنہ)

(مترجم)، واضح ہو کہ طعام جسمانی بھی ہے اور روحانی بھی، جیسا کہ انسان مرکب ہے جسم اور روح سے۔ پس جس طرح وہ اس بات پر مامور ہے کہ اپنے جسم کی غذا کو غور سے دیکھے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا اور زمین سے نباتات اگاتا ہے اسی طرح وہ اس پر بھی مامور ہے کہ اپنی روحانی غذا پر بھی، جو علم ہے نظر ڈالے تاکہ اسکو معلوم ہو کہ علم آسمان سے منجانب اللہ نازل ہوا ہے اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے زمین نبوت درخت رسالت اور چشمہ حکمت پر وحی کی بارش کی پھر اس سے حقائق کے دانے اور معارف کے میوے پیدا کیے تاکہ جو روحیں قابل تربیت ہیں انہیں ان سے غذا پہنچے۔ پس انسان کو چاہیے کہ اپنے علم کو سرکار رسالتؐ سے حاصل کرے جن پر وحی نازل ہوئی اور علم و حکمت کا سرچشمہ ہیں اس لیے کہ انؐ کے کل علوم خدا کی طرف سے ہیں اور انؐ سے علوم حاصل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اسکی روح کو غذا پہنچے گی اوروں کے علوم غذائے روحانی نہیں بن سکتے اس لیے کہ ان میں اور خدا میں کوئی سلسلہ وحی و الہام کا نہیں بلکہ ان کے علوم یا تو لوگوں کے اقوال ہیں جو انہوں نے یاد کر لیے ہیں جو کسی طرح حجت نہیں ہو سکتے یا محض جھگڑے کا آلہ ہیں جن کو صراط مستقیم میں کوئی دخل نہیں اور یہ دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾ وَوُجُوهٌ
اس دن بشاش ہوں گے ہنستے اور خوشیاں مناتے اور کتنے ہی چہروں
يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ
پر اس دن گرد پڑی ہوگی کہ ان پر سیاہی چڑھ گئی ہے۔ یہی وہ ہوں گے
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾
جو کافر اور بدکار ہیں

سُورَةُ التَّكْوِيرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	هِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً
سورۂ تکویر مکی، اور اس میں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانیوالا ہے	انتیس آیتیں اور ایک رکوع ہے

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ ﴿٢﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ
جب سورج لپیٹا جائے گا اور جب تارے دھندلا جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے
سُيِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿٤﴾ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ﴿٥﴾
جائیں گے۔ اور جب گابھن اونٹنیاں معطل ہو جائیں گی ف۱ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائیں گے
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿٦﴾ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ﴿٧﴾ وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ
اور جب دریا جوش ماریں گے ف۲ اور جب جانیں جوڑا جوڑا بنیں گی ف۳ اور جب پیدا ہوئی لڑکی کے بارے
سُئِلَتْ ﴿٨﴾ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا
میں پوچھا جائیگا کہ یہ کس خطا پر قتل کی گئی۔ ف۴ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور جب
السَّمَاءُ كُشِطَتْ ﴿١١﴾ وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾
آسمان کھینچ لیا جائے گا۔ اور جب جہنم بھڑکا دی جائے گی اور جب جنت آراستہ کی جائے گی۔
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾ الْجَوَارِ
تو ہر نفس جان جائے گا جو عمل وہ لایا ہوگا۔ پس میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانیوالے ستاروں کی، چلنے والے
الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾ إِنَّهُ
چھپ جانیوالوں کی۔ قسم ہے رات کی کہ جب وہ جانے لگے۔ اور صبح کی جب وہ روشن ہو۔ بیشک یہ
لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾
عزت والے رسول کا قول ہے ف۵ جو قوت والے عرش کے مالک کے حضور میں عزت والا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)
کی طرف سے نہیں شیطان کی طرف سے ہیں اسی وجہ سے روح وایمان کی غذا نہیں ہوسکتیں۔

ف۶ منقول ہے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور حضورؐ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا، آپؐ نے فرمایا کہ بھائی قابیل ہے جو ہابیل سے بھاگے گا اور جو شخص اپنی ماں سے بھاگے گا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوں گے اور جو شخص اپنے باپ (یعنی پرورش کرنے والا چچا سے نہ کہ والد) سے بھاگے گا وہ حضرت ابراہیمؑ ہوں گے اور جو شخص اپنی بیوی سے بھاگے گا وہ حضرت لوطؑ ہوں گے اور جو شخص اپنے بیٹے سے بھاگے گا وہ حضرت نوحؑ ہوں گے اور ان کا وہ بیٹا کنعان ہوگا۔

(مترجم)، واضح ہو کہ سوائے اس قول کے یعنی باپ پرورش کرنے والا ہے نہ کہ والد اور اس کے مصنف نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ اپنی والدہ سے اس خوف سے بھاگیں گے کہ وہ ان کے حق میں واجبات کی ادائیگی سے قاصر رہا اور ابراہیمؑ اپنے پرورش کرنے والے (چچا آذر) سے اس لیے بھاگیں گے کہ وہ مشرک تھا اور آپ کے والد کا نام تارح تھا جو آپ کے بچپن میں فوت ہوگئے تھے۔

(صفحہ ہذا ۷۰۸) ف۱ منقول ہے کہ عشار سے مراد وہ اونٹنیاں ہیں جن کے حمل کا دسواں مہینہ شروع ہو جائے۔

ف۲ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ارد گرد جس قدر سمندر ہیں وہ سب آگ ہو جائیں گے۔

ف۳ منقول ہے کہ جنتیوں کو تو حوروں سے بیاہا جائے گا اور رہے دوزخی پس ان میں سے ہر ایک انسان کے ہمراہ شیطان کر دیا جائے گا یعنی کافروں اور منافقوں کے جوڑے دار شیطان بنا دیے جائیں گے پس وہ ان کے جوڑے ہوں گے۔

ف 4 عرب کے چند ایک قبائل قبل از اسلام لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے بعض لوگ تو اقتصادی بدحالی کے

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمۡ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدۡ رَاٰهُ

اور وہاں اس کا مقام ہے۔ اطاعت کیا جانیوالا پھر وہ امانتدار بھی ہے۔ اور تمہارے صاحب مجنون نہیں ہیں۔ اور یقیناً انھوں نے اسے

بِالۡاُفُقِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ

(جبریل کو) چمکتے ہوئے افق پر دیکھا اور وہ غیب کی باتیں خیال سے نہیں بتاتے اور وہ قرآن

بِقَوۡلِ شَیۡطٰنٍ رَّجِیۡمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَیۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ ﴿۲۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ

شیطان مردود کا قول نہیں۔ پس تم لوگ کدھر جاتے ہو۔ وہ تو سارے جہان کے لیے

لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ یَّسۡتَقِیۡمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوۡنَ

نصیحت ہے۔ تم میں سے جو کوئی سیدھی راہ پر چلنا چاہے اس کے لیے۔ اور تم تو وہی چاہتے ہو

اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۲۹﴾

جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ف جو سارے عالم کا رب ہے۔

سُوۡرَةُ الۡاِنۡفِطَارِ مَكِّیَّةٌ | بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | وَهِیَ تِسۡعَ عَشۡرَةَ اٰیَةً

سورۂ انفطار مکی ہے | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اور اس میں انیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ ﴿۱﴾ وَاِذَا الۡكَوَاكِبُ انۡتَثَرَتۡ ﴿۲﴾ وَاِذَا الۡبِحَارُ

جب آسمان پھٹ پڑے گا۔ اور جب تارے جھڑ جائیں گے اور جب دریا

فُجِّرَتۡ ﴿۳﴾ وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ ﴿۴﴾ عَلِمَتۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ

پھاڑے جائیں گے۔ اور جب قبروں سے اٹھائے جائینگے ہر نفس جان لے گا جو اس نے آگے بھیجا

وَاَخَّرَتۡ ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الۡاِنۡسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِیۡمِ ﴿۶﴾ الَّذِیۡ

اور جو پیچھے چھوڑا۔ اے انسان! تجھے کس نے بہکا دیا اپنے عزت والے رب کی طرف سے ف جس نے

خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾

تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست بنایا پھر تجھے اعتدال بخشا۔ جس صورت میں بھی چاہا تجھے ویسا کر دیا۔

كَلَّا بَلۡ تُكَذِّبُوۡنَ بِالدِّیۡنِ ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَیۡكُمۡ لَحٰفِظِیۡنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا

کوئی نہیں بلکہ تم تو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہو ف اور تم پر تمھاری حفاظت کرنیوالے مقرر ہیں معزز

كَاتِبِیۡنَ ﴿۱۱﴾ یَعۡلَمُوۡنَ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۱۳﴾

لکھنے والے ف۳ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔ یقیناً نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے۔

خوف سے اور بعض لوگ قبیلی غیرت کے سبب سے جب حضور علیہ السلام معبوث برسالت ہوئے اور قرآن پاک کا نزول ہوا اور یہ آیت نازل ہوئی تو لڑکیوں کا قتل ممنوع قرار دیا گیا۔ غور فرمائیں کہ اس مجرمانہ حرکت سے اللہ تعالیٰ نے سختی کے ساتھ منع فرمایا تو جو لوگ اقتصادی بدحالی کے خوف سے لڑکا اور لڑکی دونوں کو قتل کر دیتے ہیں اہل عرب تو پیدا ہونے کے بعد لڑکی کو قتل کر دیتے تھے اور یہ لوگ صلب میں ہی قتل کر دیتے ہیں جس میں لڑکا اور لڑکی کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا تو کیا یہ شرعی نقطہ نگاہ سے جرم نہیں اور اللہ تعالیٰ کی رزاقی پر یقین نہ کرنا کفر کے مترادف نہیں؟

ف۵ منقول ہے کہ اس سے مراد جبریل امین ہیں نیز آنحضرت صلعم سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ آپؐ نے جبریلؑ سے فرمایا کہ تمہارے پروردگار نے تمہاری کیسی اچھی صفت بیان کی یعنی فرمایا ذِیۡ قُوَّةٍ عِنۡدَ ذِی الۡعَرۡشِ مَكِیۡنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیۡنٍ۔ بتاؤ کہ تمہاری قوت کونسی ہے اور امانت کونسی ہے انہوں نے کہا کہ میری قوت یہ ہے کہ میں حضرت لوطؑ کے شہروں کی طرف بھیجا گیا وہ چار شہر تھے اور ہر شہر میں علاوہ مکان اور اہل وعیال کے چار چار لاکھ جنگی آدمی تھے میں نے ان سب کو زمین کی تہ سے اٹھایا اور آسمان سے اتنا قریب کیا کہ آسمان والوں نے مرغوں کے بولنے اور کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنیں اور پھر انکو ذرا نیچے لاکر الٹ دیا۔ اب رہی امانت تو مجھے جس چیز کا حکم دیا جاتا ہے میں بہت جلدی اسکی تعمیل کر دیتا ہوں۔

(صفحہ ہذا ۷۰۹) ف۶ منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ﴿١٤﴾ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّينِ ﴿١٥﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا
اور بدکار یقیناً دوزخ میں ہوں گے۔ وہ انصاف کے دن اس میں جلائے جائینگے۔ اور اس سے کہیں نہ

بِغَائِبِينَ ﴿١٦﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٧﴾ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ
چھپ سکیں گے۔ آپ تو جانتے ہیں کہ انصاف کا دن کیا ہے پھر آپ تو جانتے ہیں کہ انصاف کا دن

الدِّينِ ﴿١٨﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ ﴿١٩﴾ ع
کیا ہے؟ جس دن کوئی جان کسی جان کے کچھ کام نہ آئے گی اور اس دن سارا حکم اللہ ہی کا ہوگا۔

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَثَلَاثُونَ آيَةً

سورۂ مطففین مکی ہے | اللہ کیلئے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اور اس میں چھتیس آیتیں ہیں

وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ ﴿١﴾ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ﴿٢﴾
خرابی ہے کم تولنے والوں کیلیے ول کہ جب وہ اوروں سے ماپ کر لیں تو پورا لیں۔

وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ﴿٣﴾ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ
اور جب انھیں ماپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں۔ ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انھیں

مَبْعُوثُونَ ﴿٤﴾ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٥﴾ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦﴾
اٹھنا ہے اس عظیم دن کے لیے جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿٧﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ﴿٨﴾
بیشک کافروں کا نامۂ اعمال سجین میں ہے۔ اور آپ تو جانتے ہیں کہ سجین کیا ہے؟

كِتَابٌ مَرْقُومٌ ﴿٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ
وہاں نامۂ اعمال مرقوم ہے۔ اس دن ویل ہوگا جھٹلانے والوں کے لیے۔ جو انصاف کے دن کو

بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿١١﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ إِذَا
جھٹلاتے ہیں اور نہیں جھٹلائے گا اسے مگر ہر سرکش اور گنہگار۔ جب

تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ
اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتا ہے یہ تو اگلے زمانے کے لوگوں کی کہانیاں ہیں، ہرگز نہیں بلکہ یہ تو ان

عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٤﴾ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ
کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے ول اس سے جو وہ کماتے ہیں۔ ہاں ہاں بیشک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے

اپنے مقرب بندوں کے دلوں کو اپنے ارادوں کا مورد قرار دیا ہے پس جب اللہ تعالیٰ کوئی چیز چاہتا ہے تو وہ بھی چاہتے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ۔

ف۱ منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے یہ آیت تلاوت فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ انسان کو اسکی جہالت نے دھوکا دیا۔

ع ۱۹

ف۲۰ منقول ہے کہ دین سے مراد جزا و سزا اور اسلام ہے۔

ف۲۱ منقول ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا تھا کہ اسکی کیا علت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایک بندے پر دو، دو فرشتے مقرر فرمائے ہیں کہ اسکی نیکیاں اور بدیاں لکھیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے؟ آپؓ نے فرمایا اسکا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے خدمت لی ہے اور انکو اپنی مخلوق کا گواہ قرار دیا ہے تاکہ بندے یہ خیال کرکے کہ اللہ تعالیٰ کے ملازم ان کے ساتھ ہیں اطاعتِ خدا پابندی سے بجا لائیں اور معصیت سے رکے رہیں اور اکثر بندے ایسے ہیں کہ کسی برائی کا ارادہ کرتے ہیں تو ان فرشتوں کی موجودگی کو یاد کرکے رک جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں دیکھتا ہے اور جو ہم پر گواہ مقرر ہیں وہ بھی دیکھتے ہیں۔

ف۱ منقول ہے کہ مطفف وہ لوگ ہیں جو ناپ اور تول میں کمی کرتے ہیں نیز منقول ہے کہ جب آنحضرت صلعم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان دنوں وہ لوگ ناپ اور تول کے معاملے میں بہت برے تھے اس وقت آپ نے انہیں یہ سورت سنائی اس کے بعد

لَمَحْجُوبُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي
حجاب میں رہیں گے ف۳ پھر جہنم میں پہنچا دیے جائیں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ
كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿١٧﴾ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ﴿١٨﴾
جسے تم جھٹلاتے تھے۔ یقیناً نیکوں کا نامۂ اعمال عِلّیین میں ہو گا۔
وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ﴿١٩﴾ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ﴿٢٠﴾ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢١﴾
اور آپ تو جانتے ہیں کہ علیین کیا ہے؟ وہ ایک لکھا ہوا نوشتہ ہے کہ مقرب اس سے واقف ہیں۔
إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ فِي
یقیناً نیکوکار نعمتوں میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارہ کرتے ہوں گے۔ تو اُن کے چہروں
وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ﴿٢٤﴾ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾ خِتَامُهُ
پر نعمتوں کی بشاشت سے جان جائے گا۔ انگور رحیق میں سے پلایا جائیگاف۴ اور اس پر مُہر کی گئی ہے اس کی مُہر
مِسْكٌ ۚ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ﴿٢٦﴾ وَمِزَاجُهُ مِن
مُشک کی ہے اور اسی پر سبقت کرنے والے ایک دوسرے پر سبقت کریں گے۔ اور اس کا مزاج تسنیم
تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ﴿٢٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا
سے ہے یہ وہ چشمہ ہے جس سے مقربانِ بارگاہ پیتے ہیں۔ اور وہ مجرم لوگ
كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿٢٩﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿٣٠﴾
ایمان والوں سے ہنسا کرتے تھے۔ اور جب وہ ان پر سے گزرتے تو آپس میں ایک دوسرے کو آنکھیں مارتے۔
وَإِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا
اور جب اپنے گھر والوں میں پلٹتے تھے تو خوشیاں کرتے پلٹتے تھے۔ اور جب وہ انھیں دیکھتے کہتے
إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٣٢﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿٣٣﴾ فَالْيَوْمَ
بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں۔ اور یہ ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے۔ تو آج
الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ﴿٣٥﴾
ایمان والے کافروں پر ہنسیں گے۔ ف۵ اور تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ ع
کیا بدلہ ملا کافروں کو اس کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

انہوں نے اپنے عمل کو درست کر لیا۔

ف 2 منقول ہے کہ کوئی مومن بندہ ایسا نہیں جس کے دل میں ایک سفید نقطہ نہ ہو جس وقت وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس سفید نقطے میں ایک سیاہ نقطہ نکل آتا ہے اگر اس نے توبہ کر لی تو وہ سیاہ نقطہ جاتا رہتا ہے اور اگر یہ اپنے گناہوں میں پڑا رہا تو وہ سیاہی بڑھتے بڑھتے سفیدی کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب سفیدی پر سیاہی چھا جاتی ہے تو پھر وہ کبھی نیکی کی طرف رجوع نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے قول بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون کا یہی مطلب ہے۔

ف 3 حضرت ابن عباسؓ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ کسی مکان میں رہتا ہو اور بندوں سے پردہ کرے بلکہ مقصود یہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار کے ثواب یا عطیات سے محروم رہیں گے۔

ف 4 منقول ہے کہ رحیق وہ شراب ناب (مشروب) ہے جس میں نشہ قطعاً نہیں ہو گا۔ بلکہ لذت و سرور حاصل ہو گا اور اس میں ذرہ برابر آمیزش نہ ہو گی۔

ع ١ ٣٦ ٨

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ رکوع ۱ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | هِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکّی ہے | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اور اس میں پچیس آیتیں ہیں

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ
جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے یہی سزاواری ہے اور جب زمین پھیلا دی
مُدَّتْ ۙ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ﴿۵﴾
جائے گی ف اور جو کچھ اس میں ہے ڈال دیگی اور خالی ہو جائیگی اور اپنے رب کا حکم سنے گی اور اسے یہی سزاوار ہے
يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ
اے انسان! یقیناً تجھے اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے اور پھر اس سے ضرور ملے گا۔ پس جس کا
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ
نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا پس اس پر حساب سہل ہو جائے گا۔ اور اپنے گھر والوں
اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۹﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ
کی طرف مسرور پلٹے گا۔ اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پشت کے پیچھے دیا جائیگا تو وہ اپنے فنا ہونے
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ﴿۱۳﴾
کی آرزو کرے گا اور بھڑکتی آگ میں جلایا جائیگا۔ بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا۔
اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۚۛ﴿۱۴﴾ بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ﴿۱۵﴾
وہ گمان کرتا تھا کہ ہرگز نہ لوٹایا جائیگا بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے۔
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾
پس مجھے قسم ہے شفق کی ۔ اور رات کی اور جن چیزوں پر وہ چھا گئی ہے اور چاند کی جب پورا ہو۔
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ
یقیناً تم طبق پر طبق چڑھتے چلے جاؤ گے ف۳ تو کیا ہوا انہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ اور جب ان پر
عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ ۩ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۙ﴿۲۲﴾
قرآن پڑھا جائے تو سجدہ نہیں کرتے۔ بلکہ کافر لوگ جھٹلا رہے ہیں۔
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ
اور اللہ جانتا ہے جو وہ فضول بات کرتے ہیں۔ تو انھیں دردناک عذاب کی بشارت دے دے البتہ جو

ف 5 روایت ہے کہ جب منافقین جہنم میں ہوں گے تو ان کے لئے ایک دروازہ جنت کی طرف کھولا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ اس میں داخل ہو جاؤ جب وہ دروازے کے پاس پہنچیں گے دروازہ ان کے سامنے بند کر دیا جائے گا، وہ حیرت و حسرت میں کھڑے کے کھڑے رہ جائیں گے اور مومنین خوب قہقہ مار کر ہنسیں گے۔

ف 1 منقول ہے کہ جس دن زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان دوسرے آسمانوں سے، پس یہ نئی زمین اس طرح پھیلا دی جائے گی جیسا کہ بازار عکاظ میں چمڑے کے تھان۔ لاتری فیہا عوجا ولا امتا تم اس میں نہ موڑ دیکھو گے نہ کوئی ٹیلا۔

ف 2 منقول ہے کہ خزانے اور مردے، جو کچھ زمین کے پیٹ میں ہے وہ سب اگل دے گی اور پوری کوشش سے باہر نکال دے گی حتیٰ کہ اس میں کچھ بھی نہ رہ جائے گا نیز منقول ہے کہ زمین خوب کھینچ کر پھٹ جائے گی اور اس میں سے لوگ باہر نکل آئیں گے۔

ع ۱ ۲۵ ۹

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾ ع

ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے لیے وہ اجر ہوگا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں ۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکی ہے اور اس میں بائیس آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ﴿۳﴾

قسم ہے آسمان کی جو بروج والا ہے ف۱ اور وعدے کے دن کی ۔ اور گواہ کی اور اس کی جس کی گواہی دی گئی ف۲

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿۵﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

جب اصحاب الاخدود قتل ہوئے ان کے لیے وہ آگ جو جلائی گئی ہے ۔ جب کہ وہ اس میں بٹھائے

قُعُوْدٌ ﴿۶﴾ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ﴿۷﴾ وَمَا

جائیں گے ۔ اور وہ خود واقف ہیں اس سے جو سلوک مومنوں کے ساتھ وہ کیا کرتے تھے ۔ اور وہ

نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۸﴾ الَّذِيْ

ان سے بدظن کیوں ہوئے محض اس لیے کہ وہ ایمان لائے اللہ پر کہ جو عزت والا اور سب خوبیوں والا ہے ۔ کہ اسی کے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۹﴾

لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حاضر ناظر ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

بیشک جنھوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دی پھر انھوں نے توبہ نہ کی ان کے لیے

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جہنم کا عذاب ہے اور ان کیلیے جلانے والا عذاب ہے ۔ بیشک جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ ذٰلِكَ

اور نیک عمل کیے ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور یہی

الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿۱۱﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ

بڑی کامیابی ہے ۔ بیشک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے بیشک وہ ابتدا کرتا ہے

ف 3 اس کا مطلب یہ ہے کہ تم ایک حالت سے دوسری حالت میں پہلی کے مطابق ہو گے نیز منقول ہے کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے تم ان کی سیرتوں پر چلو گے ۔

ف 1 منقول ہے کہ علمائے علم ہیئت نے آسمان کو بارہ حصوں میں تقسیم کیا ہے ہر حصے کا نام برج رکھا ہے، برج کے لغوی معنی بلند عمارت اور محل کے ہیں لیکن اصطلاح میں آسمان پر ستاروں کے جھرمٹوں سے جو ٹوٹی پھوٹی شکلیں بنتی نظر آتی ہیں ان میں سے ہر شکل کو برج کہا جاتا ہے، کسی کی شکل مینڈھے سے ملتی جلتی ہے کسی کی بیل سے اور کسی کی بچھو سے، ان لوگوں نے ان شکلوں کی مناسبت سے ہی ان کے نام رکھ لئے، ایک شاعر نے ان بارہ برجوں کے ناموں کو ایک ترتیب وار قطعہ میں جمع کر دیا ہے۔ برج ہادیدم کہ از مشرق سر بر آوردہ اند، جملہ در تسبیح و تہلیل حی لایموت چوں حمل چوں ثور چوں جوزا و سرطان و اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

ف 2 حضرت ابن عباس سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ شاہد سے مراد آنحضرت صلعم ہیں اور مشہود سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

وَيُعِيدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ

اور پھر اسے پلٹاتا ہے۔ وہی بخشنے والا ہے اور بندوں پر پیارا ہے۔ عزت والے عرش کا مالک۔ جو بھی چاہے

لِّمَا يُرِيدُ ﴿۱۶﴾ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ﴿۱۸﴾

کرنے والا۔ کیا آپ کے پاس لشکروں کی بات پہنچی، وہ لشکر جو فرعون اور ثمود کے تھے۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴿۱۹﴾ وَاللَّهُ مِن وَرَائِهِم مُّحِيطٌ ﴿۲۰﴾

بیشک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا جھٹلاتے ہیں اللہ ان کے پیچھے سے انھیں گھیرے ہوئے ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿۲۲﴾

بلکہ وہ عزت والا قرآن ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔ ف۱

سُورَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ طارق مکّی ہے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	اور اس میں سترہ آیتیں ہیں

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ﴿۱﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی ف۲ اور آپ تو جانتے ہو کہ طارق کیا ہے۔ وہ روشن ستارہ ہے ف۳

إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾ فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾

ایسی کوئی جان نہیں کہ جس پر نگہبان نہ ہو۔ پس چاہیے کہ انسان غور کرے کہ کیسے پیدا کیا گیا ہے۔

خُلِقَ مِن مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾ يَخْرُجُ مِن بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ﴿۷﴾

گاڑھے سفید پانی سے کہ جو نکلتا ہے صلب سے ف۴ اور رگوں میں سے۔

إِنَّهُ عَلَىٰ رَجْعِهِ لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهُ مِن قُوَّةٍ وَ

بیشک وہ اس کے لوٹانے پر قادر ہے۔ جس دن پوشیدہ باتوں کی پرسش ہوگی۔ تو اس کا نہ کوئی زور ہوگا نہ کوئی

لَا نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾

مددگار۔ قسم ہے آسمان کی جس سے مینہ اترتا ہے اور زمین کی کہ جو اس سے کھلتی ہے۔

إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾

یقیناً یہ ایک فیصلے کی بات ہے اور وہ کوئی فضول بات نہیں ہے۔ بیشک وہ اپنا مکر چلاتے ہیں

وَأَكِيدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾

اور میں انکا کر اچھی پر لوٹا دیتا ہوں۔ تو آپ کافروں کو ڈھیل دو اور انھیں کچھ تھوڑی مہلت دو۔

ف۱ منقول ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلعم تشریف فرما تھے اور حضرت جبرئیلؑ بھی موجود تھے کہ حضرت جبرئیل امینؑ کی نظر آسمان کی طرف اٹھ گئی، پھر حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ اسرافیلؑ اللہ تعالیٰ کے حاجب (یعنی دربان) ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب مخلوق سے زیادہ مقرب ہیں اور سرخ یاقوت کی لوح ان کی دونوں آنکھوں کے سامنے ہے جونہی اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے تو لوح حضرت اسرافیلؑ کی پیشانی کو لگتی ہے، وہ اس پر نظر ڈالتے ہیں
ع ۲۲/۱۰
پھر جو کچھ اس میں دیکھتے ہیں ہمیں پہنچا دیتے ہیں اور ہم اسے کہ آسمان میں اور زمین میں جہاں جہاں پہنچانے کا حکم ہوتا ہے پہنچا دیتے ہیں، نیز منقول ہے کہ لوح کے دو کنارے ہیں اسکا ایک کنارہ عرش کے دائیں حصے سے ملا ہوا ہے اور دوسرا حصہ حضرت اسرافیلؑ کی پیشانی سے جب اللہ تعالیٰ کلام فرماتا ہے تو وہ لوح حضرت اسرافیل کی پیشانی سے لگ جاتی ہے پس وہ لوح میں دیکھتے ہیں اور جو کچھ اس لوح میں ہوتا ہے حضرت جبرئیلؑ کو پہنچا دیتے ہیں۔

ف۲ اس کا مطلب ہے اندھیرے میں آنے والا رات میں آنے والا شب میں ظاہر ہونے والا ستارہ ثریا کا نام ہے یہ اصل میں طرقؔ سے بنا ہے جس کے معنی ٹکرا اس زور سے مارنے کے ہیں کہ اسکی آواز سنائی دینے لگے اور طریق بمعنی راستہ بھی ہیں کیونکہ چلنے والے اس کو روندتے رہتے ہیں مگر در حقیقت یہاں جمہور کے نزدیک رات میں ظاہر ہونے والا ستارہ مراد ہے۔

ف۳ منقول ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے ایک یمنی شخص سے فرمایا کہ تمہارے نزدیک نجوم میں زحل ستارہ کیسا ہے؟ یمنی نے عرض کی کہ وہ تو منحوس ہے، حضرت نے فرمایا کہ خبردار ایسا کبھی نہ کہنا وہ تو حضرت علیؑ کا ستارہ ہے اور وہ تمام اوصیاء کا ستارہ ہے اور وہی نجم الثاقب ہے
ع ۱۷/۱۱
جسکی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے النجم الثاقب

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ اعلیٰ مکی ہے | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اور اس میں انیس آیتیں ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى (1) الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى (2) وَالَّذِيْ

اپنے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو جو سب سے بلند ہے۔ جس نے پیدا کیا اور سنوارا۔ اور جس نے ایک

قَدَّرَ فَهَدٰى (3) وَالَّذِيْ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى (4) فَجَعَلَهٗ غُثَاۗءً اَحْوٰى (5)

اندازے پر رکھا اور ہدایت دی۔ اور جس نے جانوروں کے لیے چارہ نکالا پھر اسے خشک اور سیاہ کر دیا۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى (6) اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا

ہم آپؐ کو پڑھائیں گے پھر آپؐ نہیں بھولو گے۔ مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔ بیشک وہ جانتا ہے ہر ظاہر اور

يَخْفٰى (7) وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى (8) فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى (9)

چھپے ہوئے کو۔ اور ہم آپؐ کو توفیق دیں گے آسانی کے لیے۔ تو آپؐ نصیحت کرو اگر نصیحت نفع دے۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى (10) وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى (11) الَّذِيْ يَصْلَى

پس نصیحت وہ مانے گا جو ڈرتا ہے۔ اور اس سے بدبخت دور رہے گا جو بڑی آگ میں

النَّارَ الْكُبْرٰى (12) ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى (13) قَدْ اَفْلَحَ

جلایا جائے گا۔ پھر اس میں نہ مرے گا نہ جیے گا ف۱ فلاح اس نے پائی

مَنْ تَزَكّٰى (14) وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى (15) بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ

جس نے اپنے نفس کو پاک کیا ف۲ اور جس نے اپنے رب کا ذکر کیا اور نماز پڑھی ف۳ بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح

الدُّنْيَا (16) وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (17) اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ

دیتے ہو۔ اور آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ اگلے صحیفوں میں

الْاُوْلٰى (18) صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى (19) ع

ہے۔ ابراہیمؑ اور موسٰیؑ کے صحیفوں میں۔

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ غاشیہ مکی ہے اور | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اس میں چھبیس آیتیں ہیں

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ (1) وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ (2) عَامِلَةٌ

کیا آپؐ کے پاس چھا جانے والی بات کی خبر آئی۔ کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل ہوں گے۔ کام کریں گے

(بقیہ صفحہ سابقہ)

یمنی نے پوچھا یا ابن رسول اللہ ثاقب کے کیا معنی ہیں آپؑ نے فرمایا اس کے طلوع ہونے کی جگہ تو ساتواں آسمان ہے مگر اسکی روشنی سب آسمانوں سے پار ہو کر آسمان دنیا پر چمکتی ہے اللہ تعالیٰ نے اسی کو "النجم الثاقب" فرمایا ہے۔

ف۱ منقول ہے کہ صلب کے معنی سخت کے ہیں اور باعتبار صلابت اور شدت کے بھی لپشت کو صلب کہا جاتا ہے۔

اعتراض:۔ اس آیۂ مجیدہ میں صلب کو واحد لایا گیا ہے اور ترائب کو جمع اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب:۔ اسکی دو وجوہ ہیں ایک تو یہ ہے کہ عورت کے سینے کو تریبہ کہتے ہیں مگر محاورے میں کہا جاتا ہے لاغرات ترائب، اور اس سے مراد اس کا سینہ اور سینے کا ادھر اُدھر کا حصہ ہوتا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ صلب سے مراد تو اصلاب ہی ہیں مگر جمع کی بجائے واحد پر اکتفا کیا گیا ہے جیسے کہ آیۂ شریفہ کے معنی، کیا دیکھا نہیں ان منکروں نے کہ آسمان اور زمین کے منہ بند تھے گو مراد زمینیں ہیں لیکن "الارض" کہا "الارضین" نہیں کہا۔

(صفحہ ہذا ۷۱۵)

ف۱ منقول ہے کہ زندگی تو ان کی بیکار ہوگی اور موت ویسی ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ موت اس کو ہر طرف سے آئے گی حالانکہ وہ مرنے والا نہ ہوگا۔

ف۲ منقول ہے کہ آپؐ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کے لیے کہا گیا ہے جس نے عید کے دن فطرانہ نکالا۔

ع ۱ ۱۹ ۱۲

ف۳ منقول ہے کہ حضرت علیؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ صحرا کی طرف نکل جائے اور نماز عیدین پڑھے۔

نَاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ

اور مشقت جھیلیں گے۔ جائیں گے بھڑکتی آگ میں۔ پلائے جائینگے گرم چشمے کے پانی میں سے۔ ان کے لیے

لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧

ہے کھانا کانٹے والی غذا کا۔ ف کہ نہ وہ فربہی لائے اور نہ بھوک میں کام دے۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠

کتنے ہی چہرے اس دن نعمت پائے ہوئے ہونگے۔ اپنی کوشش پر راضی ہونگے بلند باغ میں

لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ

کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں بہتا ہوا چشمہ ہوگا اس میں بلند تخت

مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّزَرَابِيُّ

ہوں گے۔ اور کوزے چنے ہوئے اور مسندیں بچھی ہوئی ہوں گی اور چاندنیاں

مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وَاِلَى السَّمَآءِ

پھیلی ہوئی ف٢ تو کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا ف٣ اور آسمان کو

كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وَاِلَى الْاَرْضِ

کہ کیسے بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کو کہ وہ کیسے قائم کیے گئے اور زمین کو کہ وہ

كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسْتَ عَلَيْهِمْ

کیسے بچھائی گئی۔ تو آپ نصیحت کرو آپ تو نصیحت ہی کرنے والے ہو۔ آپ ان پر داروغہ

بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ

نہیں ہو۔ سوائے اس کے کہ جو روگردانی کرے اور کفر کرے۔ تو اللہ اسے بہت بڑا عذاب دے گا

الْاَكْبَرَ ۝٢٤ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦

بیشک ہماری ہی طرف ان کا لوٹنا ہے۔ اور پھر یقیناً ہماری ہی طرف ان کا حساب ہوگا۔

سُوْرَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ فجر مکّی ہے۔ — اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے — اور اس میں تیس آیتیں ہیں

وَالْفَجْرِ ۝١ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝٢ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝٤

قسم ہے صبح کی اور دس راتوں کی ف١ اور جفت کی اور طاق کی۔ اور رات کی جب گزر جائے۔

ف اس آیت میں دوزخیوں کا کھانا صرف ضریع ہی بتایا ہے حالانکہ دوسری سورتوں میں دوزخیوں کے لیے دوسرے کھانوں کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ سورہ دخان میں ہے کہ بیشک درخت زقوم کا کھانا ہے گنہگار کا اور سورۂ واقعہ میں ہے کہ یقیناً کھائیں گے تھوہر سے کہ اور کچھ نہ ملے گا کھانا مگر وہی دھوون کوئی نہ کھائے اس کو مگر گنہگار۔

الجواب:۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ عذاب رنگا رنگ کا ہوگا اور معذبین کے مختلف طبقے ہوں گے۔ بعض زقوم کے کھانے والے ہوں گے۔ بعض غسلین کے اور بعض ضریع کے ہر طبقہ میں خاص قسم ہوگی یعنی جیسے گناہوں کے اثرات ہوں گے ویسی ہی انکی اشکال ہوں گی۔ نیز حضرت صلعم سے منقول ہے کہ ضریع جہنم میں ایک چیز ہے جو کانٹے دار جھاڑی سے مشابہ ہے ایلوے سے زیادہ کڑوی اور مردار سے زیادہ بدبو والی اور آگ سے زیادہ گرم اللہ پاک نے اس کا نام ضریع رکھا ہے۔ ایک روایت میں بحوالہ جبرئیل امین آنحضرت صلعم سے مروی ہے کہ اگر ضریع کا ایک قطرہ دنیا والوں کے پانی میں آگرے تو کل دنیا والے اس کی بدبو سے مر جائیں۔

وقف لازم

ف٢ منقول ہے کہ ہر وہ چیز جو اللہ تعالٰے نے جنت میں پیدا کی ہے اس کی مثال دنیا میں بھی موجود ہے مگر زرابی کی مثال نہیں ہے اس لیے کہ اہل دنیا میں سے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے۔

نوٹ:۔ جتنی چیزیں اس دنیا میں نظر آتی ہیں ان کی حقیقت عالم بالا میں موجود ہے۔ اسی حقیقت ہی کے زیر اثر وہ چیز یہاں نظر آتی ہے جیسے انسان اور اس کا سایہ کہ انسان حقیقت ہے اور سایہ اس کا عکس۔

النصف ع ١٢ ٤٦

ف٣ منقول ہے کہ اونٹ کی بناوٹ اللہ تعالٰی کی قدرت کے کمال اور اسکی حسن تدبیر پر پوری پوری دلالت کرنے والی ہے اس کو پیدا کرنے کی

(بقیہ برصفحہ آئندہ)

هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾

کیوں اس میں قسم ہوئی عقلمند کے لیے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ جو

إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَثَمُودَ

ستونوں کے بسنے والے تھے، کیا کیا؟ ارم بے حد لمبے قد والے کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا۔ اور ثمود

الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِينَ

جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں۔ اور فرعون جو میخا کرنے والا۔ جنھوں نے

طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾ فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

شہروں میں سرکشی کر رکھی تھی۔ پھر ان میں بہت زیادہ فساد پھیلایا۔ کہ ان پر آپ کے رب نے عذاب کا

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾ فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا

کوڑا برسایا۔ بیشک آپ کا رب تحمل کرنے والا ہے۔ پس جب انسان کو اس کا رب مشقت میں

ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَأَمَّا

مبتلا کرتا ہے اور اس کے ذریعے سے اس کو مرتبہ اور نعمت دیتا ہے تب وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے عزت دی۔ اور اگر اسے

إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾ كَلَّا

کسی تکلیف میں مبتلا کردیتا ہے اور اس کے رزق میں کچھ تنگی کردیتا ہے تو کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کیا ف۲ ہرگز یہ بات

بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿١٧﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿١٨﴾

نہیں بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے اور تم لوگ مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف رغبت نہیں کرتے۔

وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّا

اور چھوڑا ہوا مال سب کا سب کھا جاتے ہو اور مال دنیا سے بے حد محبت رکھتے ہو۔ بے شک

إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

جب زمین آپس میں ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گی۔ اور آپ کے رب کا حکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار ہوں گے۔

وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ

اور اس دن جہنم لائی جائے گی۔ اس دن انسان افسوس کرے گا اور اسے افسوس کرنے کا

الذِّكْرَىٰ ﴿٢٣﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿٢٤﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ

کوئی فائدہ نہ ہوگا، کہے گا ہائے افسوس! میں نے اپنی ابدی زندگی کیلئے نیک عمل کا سرمایہ آگے بھیجا ہوتا۔ تو اس دن اس کا سا عذاب

(بقیہ صفحہ سابقہ)

غرض یہ ہے کہ بھاری بھاری بوجھ اٹھا کر دور دور کے شہروں میں پہنچا دے اس لیے اسے بڑے جسم والا بنایا اور اس بات کے لیے موزوں ہے کہ بہت بوجھ اٹھا سکے اور بوجھ لیکر بیٹھنے سے اٹھ کھڑا ہو پھر ہانکنے والے کا مطیع ہے اور لمبی گردن عطا کی کہ وزنی چیزوں کو اس کے ذریعے سے اونچا کردے اور اونچے اونچے درختوں سے پیٹ بھر سکے پیاس کا متحمل بنایا کہ جنگل و بیابان طے کر سکے اسی کی صفت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وہ تمہارے بھاری بھاری بوجھ ان شہروں تک لادکر لے جاتا ہے جن تک تم بغیر سخت جانکاہی کے پہنچ ہی نہ سکتے۔

ف۱ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی جلد ۸ صـ ۷۵۵ پر ہے کہ فجر سے مراد محرم کی صبح ہے اور لیال عشر سے مراد اول سے آخر تک عشرۂ محرم ہے اور اس میں ان ایام کی بزرگی پر شہادت ہے اور اس میں یوم عاشورہ بھی ہے۔

(صفحہ ہذا ۷۱۷) ف۱ روایت کیا گیا ہے کہ عاد کے دو بیٹے شداد اور شدید تھے دونوں بادشاہ بن گئے اور غالب آگئے پھر شدید مر گیا اور شداد کے لیے معاملہ صاف ہو گیا اور سب حکومت اسکی ہو گئی، سب بادشاہ اسکے مطیع ہو گئے اس نے بہشت کا ذکر سنا اور عدن کے ایک صحرا میں ایک بہشت بنا ڈالی جس کا نام اس نے ارم رکھا جب وہ پوری اور مکمل ہو گئی تو اپنے بال بچوں کو لے کر اسطرف چلا جب اس سے ایک دن اور ایک رات کا فاصلہ رہ گیا تو اللہ پاک نے آسمان سے ان پر ایک چیخ بھیج دی پس وہ سب مر گئے۔

ف۲ منقول ہے کہ انسان کے یہ دو باتیں (ربی اکرمن اور ربی اھانن) کہنے پر اللہ تعالیٰ نے انکی مذمت اس لیے کی کہ وہ بغیر سوچے سمجھے ایسا کہہ دیتا ہے ورنہ سوچنے اور ذکر کرنے سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ کبھی کبھی رزق کی تنگی دونوں جہانوں کی خوبیوں کو پہنچا دیتی ہے اور رزق کی زیادتی دشمنوں کا نشانہ بنا دیتی ہے اور انسان سرکش اور مغرور ہو جاتا ہے اور دنیا کی محبت میں ڈوب جاتا ہے۔

عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ

کوئی اس پر نہ کرے گا۔ اور اس کا سا جکڑنا کوئی نہ جکڑے گا۔ اے نفس

الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾ فَادْخُلِيْ

مطمئنہ ف۴ اپنے رب کی طرف واپس ہو جا کر تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے خاص

فِيْ عِبٰدِيْ ﴿۲۹﴾ وَ ادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿۳۰﴾ ع

بندوں میں داخل ہو جاؤ۵ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۶

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ بلد مکی ہے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔	اور اس میں بیس آیتیں ہیں

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۱﴾ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ﴿۲﴾ وَ وَالِدٍ

مجھے اس شہر کی قسم ہے کہ آپؐ اس شہر میں رونق افروز ہو۔ اور آپؐ کے باپ

وَّ مَا وَلَدَ ﴿۳﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ﴿۴﴾ اَيَحْسَبُ اَنْ

(ابراہیمؑ) کی قسم اور اسکی اولاد کی (کہ آپؐ ہو) یقیناً ہم نے انسان کو مشقت کی جگہ میں پیدا کیا۔ کہ یہ سمجھتا ہے کہ

لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ﴿۵﴾ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ﴿۶﴾

اس پر کوئی قدرت نہیں رکھتا ہے۔ کہتا ہے میں نے اپنا ڈھیروں مال ناجائز طور پر فنا کر دیا۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۷﴾ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَ لِسَانًا

تو کیا یہ سمجھتا ہے کہ اسے کوئی نہیں دیکھتا ہے۔ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہیں بنائیں۔ اور زبان

وَّ شَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَ مَاۤ

اور دو ہونٹ۔ اور ہم نے اسے دنیا اور آخرت کی سیدھی راہ بتائی ہے۔ پھر بلا تأمل عاقبت کی گھاٹی کو اختیار نہ کیا۔ اور آپؐ تو

اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ

جانتے ہیں کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ کسی بندے کی گردن چھڑانا اور کھانا کھلانا جس دن وہ بھوکے

مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ

ہوں۔ رشتے دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو (یعنی جو انتہائی تنگدست اور مفلس ہو) پھر

كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا

ان میں سے جو ایمان لائے اور انھوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں اور آپس میں رحم کرنے کی

ع ۳۰ / ۱۴

وقف لازم

ف ۴ منقول ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا تھا کہ کیا مومن کو اپنی روح کا قبض ہونا ناگوار گزرتا ہے آپؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں جب اس کے پاس ملک الموت اس غرض سے آتا ہے کہ اس کی روح قبض کرے تو مومن اس وقت پریشان ہو جاتا ہے ملک الموت اس سے کہتا ہے اے اللہ تعالیٰ کے ولی! پریشان نہ ہو اس کی قسم جس نے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اگر تیرا رحمدل باپ اس وقت موجود ہوتا تو جتنی مہربانی اور شفقت وہ تجھ پر کرتا میں اس سے زیادہ مہربان اور شفیق ہوں، اپنی دونوں آنکھیں کھول اور دیکھ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اس کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کر دی جائے گی اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ جناب رسول اللہ ہیں یہ تیرے رسول اور شفیع ہیں پس وہ آنکھیں کھول کر دیکھے گا اور ایک منادی اللہ پاک کی طرف سے اس کی روح کو ندا دے کر فرمائے گا کہ اے وہ نفس جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سبب مطمئن ہو چکا تو اپنے پروردگار کی طرف رجوع کر، اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے پس تو میرے مقرب بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا پس اسے کوئی چیز

بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر

بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

وصیتیں کیں۔ یہ لوگ داہنی طرف والے ہیں۔ اور جنھوں نے ہماری آیتوں سے

بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

کفر کیا وہ بائیں طرف والے ہیں وہ اس آگ میں ہیں جو اوپر سے بند کردی گئی ہے۔

سُورَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ شمس مکی ہے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	اور اس میں پندرہ آیتیں ہیں

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَاهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا ﴿٣﴾

قسم ہے سورج کی ف اور اس کی روشنی کی اور چاند کی کہ جو اس کے پیچھے جلوہ گر ہے۔ اور دن کی جب اسے تجلی بخشے

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا ﴿٥﴾ وَالْأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا ﴿٦﴾

اور رات کی جب اسے چھپائے۔ اور آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی اور زمین کی اور اس کے پھیلانے والے کی۔

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا ﴿٧﴾ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا ﴿٨﴾ قَدْ

اور نفس کی اور اس کی جس نے اس کا تسویہ کیا۔ پھر اس پر فجور اور تقویٰ کا الہام کیا۔ بیشک اس نے

أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ

فلاح پائی جس نے اس کا تزکیہ کیا۔ اور نامراد ہوا وہ جو نفسانی خواہش کا اتباع کر کے معصیت میں مبتلا ہوا۔ ثمود نے اپنی سرکشی کے

بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ

باعث جھٹلایا۔ جب اس کا سب سے بدبخت انسان اٹھ کھڑا ہوا۲ تو ان سے اللہ کے رسول نے فرمایا

نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

کہ یہ اللہ کا ناقہ اور اس کے پانی پینے کی باری ہے۔ تو انھوں نے اسے جھٹلایا پھر ناقہ کی کونچیں کاٹ دیں۔ تو ان پر ان کے رب نے ان

رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

کے گناہ کے باعث تباہی ڈالکر وہ بستی برباد کر دی۔ اور وہ اس کے انجام سے نہ ڈرا۔

سُورَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	إِحْدَىٰ وَعِشْرُونَ آيَةً
سورۂ لیل مکی ہے اور اسمیں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	اکیس آیتیں ہیں

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّىٰ ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

اور قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے۔ اور دن کی جب تجلی کرے ف۳ اور اس کی جس نے نر و مادہ

حاشیہ صفحہ سابقہ

اس سے زیادہ پیاری نہ ہوگی کہ اس کی روح قبض ہو اور اس ندا دینے والے سے جا ملے۔

ع ۱ ۲۰ ۱۵

ف 5 یعنی پس مقام عبدیت پر فائز ہو جا میرے قریب ہے۔

ف 6 کیونکہ میرا قرب ہی اصل جنت ہے۔

حاشیہ صفحہ ہٰذ

ف 1 منقول ہے کہ الشمس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے ذریعے پروردگار عالم نے لوگوں کے لئے ان کے دین کو واضح کیا اور القمر سے مراد حضرت علیؑ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے اور ان کا سینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علم سے بھر دیا۔

ف 2 منقول ہے کہ اس سے مراد قیدار بن سالف ہے جو قوم میں سب سے زیادہ شقی تھا نیز منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے دریافت کیا تھا کہ پہلے والے لوگوں میں سب سے زیادہ شقی کون ہوا ہے عرض کی یا رسولؐ اللہ! ناقہ صالح کی کونچیں کاٹنے والا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ٹھیک کہا، اب

ع ۱ ۱۵ ۱۶

بتاؤ آخرین میں سب سے زیادہ شقی کون ہے؟ آپؑ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! میں نہیں جانتا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ کے سر مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جو اس پر ضرب لگائے گا۔ نیز

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

وَالْأُنْثَىٰ ﴿۳﴾ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴿۴﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿۵﴾

پیدا کیے ف۲ بیشک تمھاری کوشش مختلف ہے ف۳ پس وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿۶﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿۷﴾ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ

اور اچھائیوں کو اختیار کیا، تو ہم اسے آسانی مہیا کردیں گے (رزق میں فراخی کردینگے) اور جس نے بخل کیا

وَاسْتَغْنَىٰ ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿۹﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ﴿۱۰﴾

اور پروا نہ کی اور اچھائی کو جھٹلایا تو ہم اسے تنگدستی میں مبتلا کردیں گے۔

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ ﴿۱۱﴾ إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ ﴿۱۲﴾

اور اس کا مال اسے کچھ کام نہ دے گا جب وہ مصیبت میں مبتلا ہو جائیگا۔ بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمے ہے۔

وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ ﴿۱۳﴾ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ ﴿۱۴﴾

اور بیشک دنیا اور آخرت دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔ پس میں تمھیں ڈراتا ہوں اس آگ سے جو روشن ہو رہی ہے

لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿۱۵﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۱۶﴾ وَسَيُجَنَّبُهَا

اس میں وہی جلایا جائیگا جو بڑا بدبخت ہوگا۔ جس نے جھٹلایا اور روگردانی کی۔ وہ سب سے بڑا

الْأَتْقَى ﴿۱۷﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ ﴿۱۸﴾ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ

پرہیزگار دور رکھا جائیگا۔ جو اپنا مال تزکیہ حاصل کرنے کے لیے دیتا ہے۔ اور کسی کا اس پر کوئی احسان

مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ ﴿۱۹﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ﴿۲۰﴾

نہیں کہ جس کا وہ بدلہ دیتا ہے۔ وہ تو صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے اعلیٰ ہے۔

وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ﴿۲۱﴾

اور وہ جلد ہی راضی ہو جائے گا۔

سُورَةُ الضُّحَىٰ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	هِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ ضحیٰ مکی ہے اور	اللہ رحم کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔	اس میں گیارہ آیتیں ہیں

وَالضُّحَىٰ ﴿۱﴾ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَىٰ ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ﴿۳﴾

قسم ہے چاشت کی۔ اور رات کی جب وہ پردہ ڈالے۔ کہ آپؐ کو آپؐ کے رب نے نہیں چھوڑا اور نہ توجہ میں کمی کی ف۱

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَىٰ ﴿۴﴾ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ﴿۵﴾

اور آخرت آپؐ کے لیے دنیا سے بہتر ہے۔ اور یقیناً آپؐ کا رب وہ کچھ دے گا کہ آپؐ راضی ہو جاؤ گے۔

حاشیہ صفحہ سابقہ
حضرت عمار بن یاسرؓ سے بھی یہی روایت کی گئی ہے۔

ف۱ منقول ہے کہ النہار سے مراد اصحاب رسولؐ اللہ ہیں تو جب وہ اٹھ کھڑے ہوں گے تو ہر حکومت باطلہ پر غالب آجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کیلئے مثالیں بیان کی ہیں اور ان سے مخاطب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہے۔

ف۲ منقول ہے کہ اس آیت میں الذکر سے مراد حضرت آدمؑ اور الانثیٰ سے مراد جناب حواؑ ہیں۔

ف۳ منقول ہے کہ یہ قسم کا جواب ہے بعض تم میں سے نیکی میں کوشش کرتے ہیں اور بعض بدی میں کوشاں ہیں۔

ف۱ منقول ہے کہ جبریل امین علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نازل ہونے میں دیر کر دی۔ بات یہ ہوئی کہ آپ

ع ۱ ۲۱ ۱۷

صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے سور اقراء باسم ربک الذی خلق، نازل ہوئی پھر وحی کا آنا رک گیا تو کفار مکہ نے کہنا شروع کیا کہ شاید آپ کے پروردگار نے آپؐ کو چھوڑ دیا ہے کہ وہ آپ کے پاس وحی نہیں بھیجتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۝۶ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝۷

ہم نے آپ کو یتیم پایا تو عزت کی جگہ دی ف۲ اور آپ گمنام تھے تو ہم نے آپ کو تمام عالم سے متعارف کروایا ف۳

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝۸ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝۹ وَأَمَّا

اور آپ کو کوئی اقتدار حاصل نہ تھا تو پھر ہم نے آپ کو اقتدار بخشا ف۴ تو آپ یتیم پر ناراض نہ ہوں اور

السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝۱۱ ع

سائل کو خالی نہ لوٹائے ۔ اور اپنے رب کی نعمت کو ہر وقت بیان کرتے رہیں ۔

سُورَةُ الْانْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

سورۂ انشراح مکی ہے الله کیلئے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ اس میں آٹھ آیات ہیں

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝۲ الَّذِي

کیا ہم نے آپ کا سینہ نہیں کھولا ۔ اور آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار لیا جس نے

أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝۳ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝۴ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

آپ کی پیٹھ دوہری کردی تھی ۔ اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کردیا (یعنی آپ نے نام کو روشن کردیا) بیشک تنگی کے ساتھ

يُسْرًا ۝۵ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷

فراخی ہے ۔ اور بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ۔ تو جب آپ تبلیغ سے فراغت پاؤ تو اپنے رب کے حضور کھڑے ہو جاؤ ف۵

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝۸ ع

اور ہمیشہ اپنے رب کی طرف رغبت کرو ۔

سُورَةُ التِّينِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَهِيَ ثَمَانِي آيَاتٍ

سورۂ تین مکی ہے الله کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۝۱ وَطُورِ سِينِينَ ۝۲ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝۳

قسم ہے انجیر اور زیتون کی ف۱ اور طور سینا کی ف۲ اور اس امان والے شہر کی ۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝۴ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ

یقیناً ہم نے انسان کو اچھی صورت پر بنایا ہے ۔ پھر اسے نیچے کی طرف پھیر دیا

سَافِلِينَ ۝۵ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ

(یعنی دنیا کی طرف) مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ۔ پس ان کے لیے بے حساب

ف۲ منقول ہے کہ یتیم اس کو کہتے ہیں جس کی مثل کوئی اور نہ ہو اور اس لیے ایسے بیش قیمت موتی کو دُرِّ یتیم کہتے ہیں کیونکہ اس کی مثل کوئی اور موتی نہیں ہوتا۔

ف۳ منقول ہے کہ ضالًّا کے معنی گمنام ہیں کہ آپ مکے کی وادی میں پیدا ہوئے جس کے ایک طرف پہاڑ، دوسری طرف صحرا، تیسری طرف سمندر اور چوتھی طرف ریگستان تھا دنیا والوں سے رابطہ قائم کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی ایسی صورت تھی کہ دنیا والے آپ کی پیدائش اور نبوت اور آپ کی تعلیم سے آشنا ہوتے یہ اللہ تعالیٰ کا دست قدرت تھا کہ اس نے آپ کو تمام عالم سے متعارف کروایا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کی تعلیم سے کروڑوں انسانوں کو ہدایت دی اور انہیں آپ کے فضائل سے معرفت کرادی۔

ع ۱۱ ۱۸

ف۴ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو دنیاوی اقتدار بخشا اور وحی کیساتھ غنی کردیا۔ نیز منقول ہے کہ الم یجدک یتیمًا کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے تمہیں اکیلا پایا تو ہم نے لوگوں کو تمہاری طرف مائل کردیا اور ووجدک ضالًّا سے مراد ہے کہ ہم نے تمہیں گمنام پایا تو تمام دنیا سے متعارف کرادیا اور انہیں ہدایت دی اور تمہاری معرفت کرادی اور ووجدک عائلًا فاغنٰی کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہاری دعا کو مستجاب کردیا اور تمام انبیاء کے معجزات تمہاری ذات میں جمع کردیے۔

ع ۱ ۱۹

ف۵ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تم اپنی نبوت کے پہنچانے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے رب کے حضور میں کھڑے ہو جاؤ اور اس کے حضور میں پہنچنے کی رغبت کرو۔

ف۱ منقول ہے کہ قسم کے لیے ان میووں کو مخصوص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ انجیر عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ کم ہوتا ہے اور غذا زود ہضم ہے اور دوا ایسی ہے جس کا نفع بہت زیادہ ہے کہ وہ طبیعت

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ ﴿٧﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ

اجر ہے ۔ دین آجانے کے بعد کس وجہ سے آپ کو جھٹلاتے ہیں کیا اللہ

بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ﴿٨﴾ ع

سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے ف

سُورَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ آيَةً

سورۂ علق مکی ہے | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔ | اور اس میں انیس آیتیں ہیں

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾

اے رسول! پڑھ اپنے رب کے نام سے ف۱ کہ جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کی پھٹکی سے۔

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ

پڑھ اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی ۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا

مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾ كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ﴿٦﴾ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ﴿٧﴾

جو وہ نہ جانتا تھا ف۳ یقیناً انسان سرکشی کرتا ہے ۔ جب دیکھے تو پروا نہیں کرتا

إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ﴿٨﴾ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ﴿٩﴾ عَبْدًا إِذَا

حالانکہ آپ کے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے ۔ آپ نے دیکھا اس شخص کو کہ منع کرتا ہے ف۴ بندے کو جب وہ

صَلَّىٰ ﴿١٠﴾ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ﴿١١﴾ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ﴿١٢﴾

نماز پڑھتا ہے ۔ کیا آپؐ نے دیکھا کہ اگر وہ ہدایت کی راہ پر ہوتا یا پرہیزگاری کا حکم دیتا

أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿١٣﴾ أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ﴿١٤﴾

کیا آپؐ نے دیکھا کہ اس نے جھٹلایا اور روگردانی کی ۔ کیا وہ نہیں جانتا کہ اللہ دیکھتا ہے ۔

كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ

یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اسے پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے ف۵ وہ پیشانی جو جھوٹی

خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾ كَلَّا

اور خطاکار ہے ۔ اب بلائے اپنے پکارنے والوں کو ۔ ہم بلاتے ہیں گرفتار کرنے والوں کو ۔ ہرگز

لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ ع السجدة

اس کی نہ سنو اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ ۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)

کو نرم کرتی ہے۔ بلغم کو گھلا دیتی ہے، گردوں کو صاف کرتی ہے، ریگ مثانہ کو دور کرتی ہے، جگر اور طحال کے سدے کھولتی ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ انجیر بواسیر کو دور کرتا ہے اور نقرس کو نفع پہنچاتا ہے اب رہا زیتون تو وہ میوہ کا میوہ ہے اور سالن کا سالن ہے اور دوا کی دوا۔ اس کا روغن بہت ہی لطیف ہوتا ہے اور اسکے منافع کی کوئی حد نہیں۔

ع ۸ / ۲۰

ف۶ منقول ہے کہ اس سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰؑ نے اپنے پروردگار سے مناجات فرمائی تھی اور سینین اور سینا ایک ہی گاؤں کے نام ہیں جس میں وہ پہاڑ واقع ہے۔

(صفحہ ہذا ۷۲۲) ف۱ جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ ہم دونوں حضرات یعنی رسول اللہ صلعم اور علی مرتضیٰ جب اس سورۃ کی تلاوت سے فارغ ہوتے تو فرمایا کرتے بلیٰ وانا علیٰ ذلک من الشاھدین۔

ف۲ منقول ہے کہ یہ سب سے پہلی سورت ہے جو نازل کی گئی اور جس وقت جبرئیلؑ آنحضرت صلعم کی خدمت میں اسے لیکر آئے تو کہا یا محمدؐ اقراء (پڑھیے) آپ نے فرمایا میں کیا پڑھوں؟ اس نے کہا پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا یہاں خلق سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے نور کو سب چیزوں سے پہلے پیدا کیا۔

ف۳ اسکا مطلب یہ ہے کہ آپکے قلب کو علوم ظاہری و باطنی کا خزینہ بنا دیا اور تمام علوم آپؐ کے قلب میں منعکس کر دیے گئے جیسے آدمؑ کو تمام حقائق اشیاء عالم سکھا دیے گئے اور آپکے قلب میں منعکس کر دیے گئے

ف۴ منقول ہے کہ ولید بن مغیرہ لوگوں کو نماز سے روکا کرتا تھا اور اس بات سے بھی کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریں پس اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

ف۵ منقول ہے کہ سفع کے معنی ہیں مضبوط پکڑنا اور زور سے کھینچنا اور مطلب یہ ہے کہ ہم اسے پیشانی کے بل گرفتار کریں گے اور جہنم میں قید رکھیں گے۔

ع ۱۹ / ۲۱ السجدۃ ۱۴

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ
سورۂ قدر مکی ہے | اللہ کے لیے جو دنیا و آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ | اور اسمیں پانچ آیات ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (١) وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (٢) لَيْلَةُ
بیشک ہم نے اسے (قرآن مجید کو) شب قدر میں نازل فرمایا ف ۱ اور آپؐ تو جانتے ہیں کہ شبِ قدر کیا ہے۔ شبِ
الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (٣) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح القدس اترتے ہیں
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ (٤) سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (٥)
اپنے رب کے حکم سے، ہر حکم بجا لانے کو اور وہ سلامتی ہے اور وہ صبح فجر نکلنے تک ہوتی ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ ثَمٰنِ اٰيٰتٍ
سورۂ بیّنہ مدنی ہے | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے۔ | اور اسمیں آٹھ آیات ہیں

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ
وہ اہل کتاب کافر اور مشرک لوگ اپنا دین چھوڑنے
مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ (١) رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا
والے نہیں جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ف ۲ اللہ کا رسولؐ ان پر پاک
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (٢) فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (٣) وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
صحیفے پڑھتا ہے اس میں صحیح باتیں لکھی ہیں۔ اور ان لوگوں میں پھوٹ نہ پڑی ف ۳ جو
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ (٤) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا
کتاب لائے مگر بعد اس کے کہ جب ان کے پاس روشن دلیل آ گئی۔ اور ان کو حکم نہیں ہوا سوائے اس
لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
کے کہ اللہ کی عبادت کریں خالص اسی کے ہو کر۔ اور نماز قائم کریں
وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (٥) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اور زکوٰۃ دیں۔ اور یہ نہایت سیدھا دین ہے۔ بیشک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰٓئِكَ
اہل کتاب میں سے اور مشرک جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہی لوگ

ف 1 حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے دریافت کیا کہ یا علیؑ! کیا تم جانتے ہو کہ لیلتہ القدر کا کیا مطلب ہے، میں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ جب تک آپؐ نہ بتائیں میں کیونکر جانوں، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی رات میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب مقرر فرما دیا ہے پس منجملہ ان سب باتوں کے تمہاری اور تمہاری اولاد کی ولایت بھی ہے جو قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔

ف 2 منقول ہے کہ بینہ جناب رسول صلی اللہ علیہ و سلم ہیں جیسا کہ آگے کی آیت سے صاف ظاہر ہے یعنی رسول من اللہ یتلوا صحفاً مطہرۃ واضح ہو کہ اس سورت کے الفاظ تو مستقبل کے ہیں اور معنی ماضی کے۔

ف 2 اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی تصدیق میں کل اہل کتاب یک زبان تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کو مبعوث فرمایا جیسے ہی مبعوث فرمایا ویسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے بارے میں اختلاف ہو گیا پس بعض تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم پر ایمان لائے اور دوسرے کافر ہو گئے۔

هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ⑥ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے

أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ⑦ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ

وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ف۳ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس ہے وہ صلہ ہے کہ

عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ

جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اللہ

اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ⑧ ع

ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الزَّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ
اور اسمیں آٹھ آیات ہیں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	سورۂ زلزال مدنی ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ②

پھر جب زمین تھرتھرائے گی جیسا کہ اس کیلیے تھرتھرانا مقرر ہے۔ اور زمین اپنے بوجھ باہر نکالے گی ف۱

وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ④ بِأَنَّ

اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہوگیا ، اس دن زمین اپنے اخبار بیان کریگی (کہ جو اس پر گزرا ہے) کیونکہ آپ کا

رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا

رب اس پر وحی کر چکا ہے۔ اس دن لوگ جدا جدا ہو کر قبروں سے نکل پڑیں گے ف۲ تاکہ اپنے

أَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑦ وَمَنْ

اعمال دیکھیں پس جو ایک ذرہ برابر بھلا عمل کریگا تو اسی کے مطابق اس کا اچھا صلہ پائے گا۔ اور جو

يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ⑧ ع

ایک ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اس کے مطابق ہی بُرا صلہ پائے گا۔

وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ	سُورَةُ الْعَادِيَاتِ مَكِّيَّةٌ
اور اسمیں گیارہ آیات ہیں	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے	سورۂ عادیات مکّی ہے

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا ① فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا ② فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ③

قسم ہے تیز دوڑنے والے ہانپتے ہوئے گھوڑوں کی جنکے سینے سے آواز نکلتی ہے پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں ٹُم مار کر ف۲ پھر صبح ہوتے غارتگری کرتے ہیں۔

ف 3 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی طرف توجہ فرما کر کہا یا علیؓ اللہ تعالیٰ کی قسم! اس آیت میں تم اور میرے صحابہ کبارؓ مراد لئے گئے ہو اور تمہارے مخلص پیرو کار تمہاری اور ان سب کی دعوت گاہ

ع ٧ ٢٣

حوض کوثر ہے تم سب اس شان سے آؤ گے کہ سروں پر تاج ہوں گے اور تمہاری پیشانیاں نورانی ہوں گی۔

ف 1 منقول ہے کہ اس سے مراد ہیں خزانے دفینے اور مردے۔

ف 2 اس کا مطلب یہ ہے کہ قبروں سے نکل کر کھڑے ہونے کی جگہ تک جانے میں اپنے اپنے مراتب کے مطابق متفرق ہو جائیں گے نیز اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ مختلف حالتوں میں آئیں گے کچھ مومن ہوں گے کچھ کافر اور کچھ منافق ہوں گے۔

ف 1 منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ

ع ١ ٢٤

نے غازیوں کے ان گھوڑوں کی قسم کھائی ہے جو دوڑتے ہیں اور دوڑنے میں ان کی سانس کی آواز نکلتی ہے۔

ف 2 منقول ہے کہ چونکہ وہ ملک پتھریلا تھا اس لئے گھوڑوں کی ٹاپیں پڑنے سے چنگاریاں نکلتی تھیں۔

فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝٤ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝٥ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ

پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں. پھر دشمن کے بیچ لشکر میں جاتے ہیں. بیشک انسان اپنے رب کا بڑا

لَكَنُودٌ ۝٦ وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۝٧ وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝٨

ناشکرا ہے. اور بیشک وہ اس پر خود گواہ ہے. اور بیشک وہ مال کی محبت بہت شدت سے رکھتا ہے.

أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝١٠

اور کیا وہ نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور جو سینوں میں ہے وہ کھل کر ظاہر ہو جائے گا.

ع ۱ ۱۱ ۲۵ إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ ۝١١ ع

بیشک اس دن ان کا رب ان کے سب اعمال سے باخبر ہے.

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ قارعہ مکی ہے اور	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے	اسمیں گیارہ آیات ہیں

الْقَارِعَةُ ۝١ مَا الْقَارِعَةُ ۝٢ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝٣ يَوْمَ

وہ دل دہلانے والی، اور کیا ہے وہ دل دہلانے والی ف۱ اور آپ تو جانتے ہیں کہ وہ دل دہلانے والی کیا ہے؟ جس دن

يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝٤ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ

انسان پھیلے ہوئے پتنگوں کی مانند ہوں گے ف۲ اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی مانند

الْمَنْفُوشِ ۝٥ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝٦ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ

ہو جائیں گے ف۳ تو جس کا نامۂ اعمال وزن میں بھاری ہوگا تو وہ من ملنے عیش میں

رَاضِيَةٍ ۝٧ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝٨ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝٩

ہوگا اور جس کی تولیں عمل کے اعتبار سے ہلکی پڑیں گی تو اس کی پالنے والی ہاویہ ہوگی.

ع ۱ ۱۱ ۲۶ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝١٠ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝١١ ع

اور آپ تو جانتے ہیں کہ وہ کیا چیز ہے وہ ایک آگ ہے شعلے مارتی ہوئی.

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ
سورۂ تکاثر مکی ہے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرنے والا ہے	اور اسمیں آٹھ آیات ہیں

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٣

تمھیں غافل رکھا دنیا طلبی نے، یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچو - ہرگز نہیں (یہاں تک کہ تمھارا باطن قبر کی مانند ہو جائیگا) پس تم عنقریب جان

ف 1 منقول ہے کہ قیامت کا یہ نام اس لئے ہے کہ لوگوں کے حواس کو پریشان کرے گی اور اجرام فلکی کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تتر بتر کر دے گی۔

ف 2 منقول ہے کہ یہ لوگوں کی کثرت ان کی ذلت' ان کی پریشانی اور ان کی گھبراہٹ کا اظہار ہے۔

ف 3 منقول ہے کہ بڑے بڑے پہاڑوں کے ذرے بکھر جانے کا اور ہوا میں اڑنے پھرنے کا ذکر ہے کیونکہ رنگین اون کو دھنکنے سے اس کا رواں رواں الگ ہو جایا کرتا ہے۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۝٥

اور پھر عنقریب جان جاؤ گے۔ یقیناً اگر تم جانتے ہو علم الیقین کو

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ

توالبتہ تم جہنم کو ضرور دیکھو گے۔ پھر البتہ تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے۔ پھر تم سے اس دن

يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝٨

نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ف١

سُورَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ | بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ | وَهِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ

سورۂ عصر مکّی ہے | اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے | اور اس میں تین آیات ہیں

وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

اس عصر کی قسم ف٢ بیشک انسان نقصان میں ہے ف٣ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک

الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

عمل کیے اور ایک دوسرے کو حق پر چلنے کی تاکید کرتے رہے اور ایک نے دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

سُورَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعُ آيَاتٍ

سورۂ ہمزہ مکّی ہے اور اس میں نو آیات ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ ۝١ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝٢

خرابی ہے ہر انسان کیلیے جو لوگوں کے منہ پر عیب جوئی کرے اور پیٹھ پیچھے بدی کرے وہ آدمی جس نے مال جمع کیا اور گنتا رہا۔

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝٣ كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤

کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ رکھے گا۔ ہرگز نہیں، وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا ف٤

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝٦ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى

اور آپ تو جانتے ہیں کہ حطمہ کیا ہے اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر چڑھ

الْأَفْئِدَةِ ۝٧ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ۝٨ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ۝٩

جائے گی۔ یقیناً وہ ان پر بند کر دی جائے گی۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

ف١ منقول ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے عام لوگوں کا خیال معلوم کرنے کے لیے حضرت امام ابوحنیفہؒ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا اور فرمایا کہ اے نعمان! تیرے خیال میں النعیم کیا چیز ہے انہوں نے فرمایا کہ پیٹ بھر کر کھانا مل جائے اور ٹھنڈا پانی آپؑ نے فرمایا اگر قیامت کے دن تمہیں اس بات کی توفیق مل گئی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بلایا گیا اور ایک ایک کھانے اور پینے کا سوال کیا گیا تو پورا حساب سمجھانے کے لیے تجھے کئی برسوں کے لیے کھڑا رہنا پڑے گا انہوں نے فرمایا قربان جاؤں پھر نعیم کیا چیز ہے آپ نے فرمایا قرآن اور نبوت جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا ہے اور انہی کی وجہ سے ان میں اتفاق پیدا کیا ہے۔ بعد اس کے کہ سخت اختلاف تھا اور اسی سے ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دی ہے اور ان کو بھائی بھائی بنا دیا ہے بعد اس کے کہ وہ دشمن تھے اور انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اسلام کی نعمت سے متمتع فرمایا ہے۔ یہی نعمت خدا تعالیٰ کی ہے جو منقطع نہ ہوگی اور اسی نعمت کے حقوق کی بابت اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرے گا کیونکہ یہی نعمت ایسی ہے جس کے ذریعے سے اس نے ان پر احسان فرمایا ہے۔ یہ نعیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ع ١ ٨ ٢٧

ف١ عصر سے مراد کفر اور طغیان کا زمانہ ہے اور بہترین زمانہ حضورؐ کی بعثت اور نبوت کا ہے۔

ع ١ ٨ ٢٨

ف٣ منقول ہے کہ اس آیت میں انسان سے مراد دشمنان رسول ہیں۔

ف٤ منقول ہے کہ الحطمہ وہ آگ ہے جو ہر چیز کو بھسم کر دے گی۔

ع ١ ٩ ٢٩

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
سورۂ فیل مکّی ہے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	اور اس میں پانچ آیات ہیں

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿۱﴾ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ

کیا آپؐ نے نہیں دیکھا کہ آپؐ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا ف۱ کیا ان کی تدبیر کو ناکام

فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿۲﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ﴿۳﴾ تَرْمِيْهِمْ

نہیں کر دیا۔ اور ان پر ابابیل پرندوں کو بھیجا کہ ان پر پھینکتی تھیں

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۴﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ﴿۵﴾ ع

سجّیل کی کنکریاں ف۲ تو انھیں کھر ڈالا کھائے ہوئے بھس کی طرح۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ
سورۂ قریش مکّی ہے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے	اور اسمیں چار آیات ہیں

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾

قریش کی تالیف کے لیے کہ گرمی اور جاڑے میں وہ سفر کرتے رہتے تھے۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ

انھیں چاہیئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انھیں بھوک میں کھانا دیا

وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع

اور خوف سے امن بخشا۔

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ
سورۂ ماعون مکّی ہے	اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانیوالا ہے	اور اس میں سات آیات ہیں

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴿۱﴾ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ﴿۲﴾

کیا آپؐ نے دیکھا اس شخص کو جو دین کو جھٹلاتا ہے ف۱ بس وہ وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے۔ ف۲

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳﴾ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ﴿۴﴾

اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں رکھتا تو ویل (دوزخ) ہے ان نمازیوں کے لیے

الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ﴿۶﴾

جو اپنی نماز (کی حقیقت) سے غافل ہیں ف۳ اور وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔

ف۱ ابرہہ بن الصباح نے صنعاء میں ایک کعبہ بنوایا جس کا نام کلیس رکھا اور لوگوں کو اس کعبہ کے طواف پر مجبور کیا مگر سوائے سرکاری ملازمین کے کوئی اس کلیسا کے طواف کو نہ آیا جس پر ابرہہ بھڑک اٹھا اور ایک طاقتور فوج لے کر جس میں تیرہ ہاتھی بھی تھے کعبۃ اللہ کو گرانے کی ٹھان لی۔ کہتے ہیں کہ مکے کے قریب پہنچ کر ہاتھی رک گئے اگر انہیں صنعاء کی طرف متوجہ کیا جاتا تو چل پڑتے ورنہ بیٹھ جاتے مکے کے پاس

ع ۵/۲۰

عبدالمطلب (آنحضرت صلعم کے جد امجد) کے دو سو اونٹ چر رہے تھے جنہیں ابرہہ نے پکڑ لیا۔ جب عبدالمطلب انہیں چھڑانے کے لیے آئے تو ابرہہ کہنے لگا تم قریش کے سردار ہو کعبے کے متولی بھی۔ تم کو معلوم ہے کہ میں کعبہ گرانے آیا ہوں۔ حیرت ہے کہ تمہیں اونٹوں کی فکر ہے لیکن کعبے کی کوئی فکر نہیں۔ عبدالمطلب نے کہا میں صرف اونٹوں کا مالک ہوں اس لیے مجھے ان کی فکر ہونی چاہیے باقی رہا کعبہ تو اس کا بھی ایک مالک موجود ہے جو مجھ سے بہت زیادہ طاقتور ہے وہ اسے خود بچائے گا میں تمہاری خوشامد کیوں کروں ف۲ اتنے

ع ۶/۲۱

میں ابابیل اپنے منہ میں کنکر لیے آ پہنچے۔ یہ کنکر ہاتھیوں، گھوڑوں اور سپاہیوں کے جسم سے پار سیدھے نکل جاتے تھے۔ یہاں دو معمے حل طلب ہیں اول ابابیل کا پتھر لے کر آنا اور ان سے گھوڑوں وغیرہ کا ہلاک ہو جانا۔ پہلا معمہ ضرور حل طلب ہے اور انسانی علم ابھی اس راز سے نقاب اٹھانے میں ناکام ہے اور دوسرے کنکریوں کا سر پر لگ کر مقعد کی راہ سے نکل جانا (قانون افتاد) اگر ہم ہوائی جہاز سے جو دس ہزار فٹ کی بلندی پر اڑ رہا ہو، ایک پتھر گرائیں تو کشش ارضی کی وجہ سے اس پتھر کی رفتار بڑھتی چلی جائے گی حساب کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ رفتار پہلے سیکنڈ میں صرف ۱۶ فٹ دوسرے میں ۶۴ تیسرے میں ۹۶ اور چوتھے میں ۱۲۸ فٹ ہوتی ہے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿٧﴾

اور برتن کو بھی منع کر دیتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

سورۂ کوثر مکی ہے — اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانیوالا ہے — اور اس میں تین آیات ہیں

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ اِنَّ

اے حبیبؐ! ہم نے آپ کو کثرتِ اولاد کا منبع عطا فرمایا ہے ف۱ تو آپؐ اپنے رب کیلیے نماز پڑھو (اور شکرانے کے طور پر) قربانی کرو ف۲

شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿٣﴾

یقیناً آپؐ کا دشمن ہی بے اولاد ہے۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ

سورۂ کافرون مکی ہے — اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے — اور اس میں چھ آیات ہیں

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَآ اَنْتُمْ

آپ فرما دیں اے کافرو! میں اسکی عبادت نہیں کروں گا۔ ف۳ جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ اَنْتُمْ

عبادت کرنے ہو اس کی جسکی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں انکی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم نے عبادت کی اور نہ تم

عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

عبادت کرنے والے ہو اس کی جسکی میں عبادت کرتا ہوں تمہارا دین تمہارے لیے اور میرا دین میرے لیے۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

سورۂ نصر مدنی ہے اور اس میں تین آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

جب اللہ کی مدد آئے اور فتح اور آپ دیکھو لوگوں کو کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿٢﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿٣﴾

داخل ہوتے ہیں، تو اپنے رب کی تسبیح بیان کرو اور شکر گزار ہو اور اس سے بخشش طلب کرو، بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)

پہلے سیکنڈ کو ۱۶ سے پھر ہر سیکنڈ کو ۳۲ سے ضرب دیتے جائیے، اس سیکنڈ میں پتھر کی رفتار معلوم ہو جائے گی۔ اگر ہم ایسی بلندی پر پہنچ کر پتھر گرائیں جس کے گرنے میں دو منٹ لگ جائیں تو آخر میں کنکر کی رفتار ۳۸۴۰ فٹ ہو گی یعنی بندوق کی گولی کی رفتار سے نصف اگر کنکر کو زمین تک پہنچنے میں ڈھائی منٹ ہو گئے ہوں تو ظاہر ہے کہ زمین کی کشش کے باعث اسکی رفتار ۶۹۶۰ فٹ پہنچنے تک بندوق کی گولی کے برابر ہو جائے گی۔

ف۱ منقول ہے کہ ہر پرندے کے پاس تین تین کنکریاں تھیں۔ ایک ایک چونچ میں اور دو دو پنجوں میں ہر پرندہ اڑتا ہوا ٹھیک ٹھیک ان کے سروں پر آجاتا تھا اور کنکری کو سر کے مقابل چھوڑ دیتا تھا۔ پس وہ مبرز سے نکل جاتی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے انہیں کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا

ف۲ منقول ہے کہ یہ سورت ابوجہل اور کفار کے بارے میں نازل ہوئی۔

ف۳ منقول ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کو اس کا حق نہیں دیتے، ایک قول کے مطابق ابوجہل ایک یتیم کے مال کا سرپرست بنا ہوا تھا، ایک موقعہ پر وہ یتیم برہنہ حالت میں اس کے پاس آیا اور اپنے ذاتی مال سے اس نے کچھ طلب کیا، ابوجہل نے اسکو بھگا دیا۔ اور ابوسفیان نے ایک اونٹ ذبح کیا تو اس سے اس یتیم نے گوشت مانگا تو اس نے اس کو اپنے عصا سے مارا۔

ف۴ اس سے تارک الصلوٰۃ لوگ مراد ہیں کیونکہ سہو تو نماز میں ہر انسان سے ہوتا ہے نیز منقول ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کا مطلب دریافت کیا گیا تھا کہ کیا یہ سہو وسوسہ شیطان ہے؟ فرمایا نہیں، یہ تو ہر شخص کو پیش آتا رہتا ہے بلکہ یہاں سہو سے مراد غفلت کرنا اور نماز کا اول وقت بے عذر چھوڑ دینا ہے۔

(صفحہ ہذا ۷۲۸ ح ف۱ اس سے مراد خیر کثیر — صفحہ آئندہ)

سُوْرَۃُ اللَّھَبِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۂ لہب مکی ہے اور اس میں پانچ آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ تعالیٰ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے۔

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ۱ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا کَسَبَ ۲

تباہ ہو جائیں ہاتھ ابولہب کے اور وہ بھی تباہ ہو گیا ف۱ اس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ وہ جو اس نے کمایا۔

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ ۳ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۴

آگ لپٹیں مار رہی ہے ابولہب کے لیے۔ اور اس کی بیوی کے لیے جو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی ہے۔

فِیْ جِیْدِھَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۵ ع

اور اس کے گلے میں سن کا رسہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ مَکِّیَّۃٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ — وَّھِیَ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ

سورۂ اخلاص مکی ہے — اللہ تعالیٰ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے — اور اس میں چار آیات ہیں

قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲ لَمْ یَلِدْ ۵ وَلَمْ یُوْلَدْ ۳

آپ فرما دیں وہ اللہ یکتا ہے ف۲ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا

وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۴ ع

اور نہ اس کا کوئی قوم قبیلہ ہے۔

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۂ فلق مکی ہے اور اس میں پانچ آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ تعالیٰ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۲ وَمِنْ شَرِّ

آپ فرما دیں کہ میں اس کی پناہ مانگتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنیوالا ہے ف۳ جو بھی اس نے پیدا کیا اس کے شر سے اور اندھیری ڈالنے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۴

کے شر سے جب وہ ڈوبے۔ اور ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں۔

(بقیہ صفحہ سابقہ)

ہے یعنی علم و عمل اور محبت اور کتاب اور شرف دارین اور ذریت طیبہ نیز روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک منافق سرکار رسالت کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے آ رہا تھا تو اس سے کسی نے دریافت کیا کہ تم کہاں جا رہے ہو اس نے کہا میں ان ابتر کے پاس جا رہا ہوں ابتر منقطوع النسل کو کہا جاتا تھا جب حضور علیہ السلام سے کسی نے اس بات کا ذکر کیا تو آپ کو از حد افسوس ہوا اللہ تعالیٰ نے آپکی دلجوئی کیلیے یہ سورۃ نازل فرمائی مطلب یہ تھا کہ ہم نے آپکو کثیر اولاد کا منبع عطا کیا ہے جس سے آپ کی نسل تا قیامت کثرت کے ساتھ جاری رہے گی۔ دوسرے دن بوقت فجر امام حسینؓ تولد ہوگئے۔ نیز منقول ہے کہ اس سے مراد شفاعت بھی ہے اس کے علاوہ کوثر جنت میں ایک

ع ۱ ۵ ۳۶ نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو انکے بیٹے کے عوض میں عطا فرمائی۔

ف۲ منقول ہے کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اس کے شکرانے میں قربانی کرو چنانچہ آپؐ نے امام حسینؓ کی ولادت کے بعد عقیقہ کیا اور یہ سنت تا قیامت جاری رہے گی۔

ف۳ اس سورۃ میں مضمون کے تکرار کے بارے میں ایک طویل روایت لکھی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عباسؓ سے سورۃ میں مضمون کی تکرار کا سبب پوچھا گیا اور کہا گیا کہ کیا

ع ۱ ۶ ۳۷ کوئی حکیم بات کو اس طرح بار بار دہرایا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ ابوجہل نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کہ ایک سال تم ہمارے خداؤں کی پرستش کیا کرو اور ایک سال ہم تمہارے خدا کی پرستش کر دیا کریں گے اور ایک سال ہم تمہارے خدا کی پرستش کریں گے اور ایک سال تم ہمارے خداؤں کی پرستش کرنا۔ پس جس انداز سے قریش نے درخواست کی اسی انداز سے اللہ تعالیٰ نے بھی جواب دیا پس سائل مطمئن ہو کر چلا گیا۔

(صفحہ ہذا ۷۲۹)

ف۱ منقول ہے کہ تباہ کے معنی ہیں ایسا نقصان جو ہلاکت تک پہنچا دے اور ید سے مراد اسکا نفس اور ذات یا دنیا و آخرت ہے۔

ف۲ منقول ہے کہ اس سورۃ کا شان نزول یہ ہے کہ یہودیوں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ آپ اپنے پروردگار کا نسب نامہ

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۵ ع

اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ

سورۃ الناس مکی ہے اور اس میں چھ آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے لیے جو دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۱ مَلِكِ النَّاسِ ۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۳

آپ فرمائیں۔ میں پناہ مانگتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی۔ جو سب لوگوں کا بادشاہ ہے۔ سب لوگوں کا معبود ہے

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۵ الْخَنَّاسِ ۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ

اس کے شر سے جو وسوسے ڈالتا ہے ف۱ غیر محسوس طور پر۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں

صُدُوْرِ النَّاسِ ۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۶ ع

وسوسے ڈالتے ہیں جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے۔

تمت بالخیر

خیروعافیت سے اختتام پذیر ہوا

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

دعا ختم القرآن

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ ۚ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ○ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّ

یا اللہ تعالیٰ! قبر کی وحشت میں مجھے اُنس بخش۔ یا اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی برکت سے مجھ پر رحم فرما اور قرآن مجید کو میرے لیے پیشوا،

نُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً ○ اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ

نور، ہدایت اور رحمت بنا۔ یا اللہ تعالیٰ! جو کچھ مجھے اس سے بھولا ہے وہ یاد دلا دے اور جو میں نہیں جانتا وہ بتلا دے اور

وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ الَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○

رات دن اسکی تلاوت نصیب فرما۔ اور یا رب العالمین قرآن مجید کو (قیامت کے دن) میرے لیے حجت بنا۔

تصدیق تصحیح تصدیق کی جاتی ہے کہ میں نے قرآن پاک ھذا کو حرفاً حرفاً پڑھا ہے اس کے عربی متن میں کوئی لفظی یا اعرابی غلطی نہیں ہے۔ عبدالرحیم خان ترین مستند پروف ریڈر۔ حکومت پاکستان

(بقیہ صفحہ سابقہ)

بیان کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی۔ نیز منقول ہے کہ "قل" کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کا اظہار کر جو ہم نے تیری طرف وحی کی ہے اور جس طرح حروف جمع کر کے تجھے اطلاع دی اور تجھے ہم نے پڑھ کر سنا دیے ہیں تاکہ ان کے ذریعے سے ہر وہ شخص جو توجہ کر کے دل کے کانوں سے سُنے وہ پالے ھو ایک اسم ہے جس میں کنایہ اور اشارہ غیر کیطرف ہے پس اسکی ستائش کر کے تبلائی ہے کہ وہ معنًا ثابت وقائم ہے اور اس بات کا اشارہ کرتی ہے کہ حواس خمسہ سے غائب ہے جیسے کہ تم ھذا کا اشارہ ایسی چیز کی طرف کرتے ہو جو ظاہری حواس سے محسوس ہوتی ہو اور یہ بات کافروں کی تنبیہ کیلیے ہے کہ وہ اپنے خداؤں کے متعلق ایسا حرف اشارہ استعمال کیا کرتے تھے جو سامنے والی چیز کے لیے استعمال ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ کہتے تھے ھٰذِهٖ اٰلِهَتُنَا۔ یہ ہمارے خدا ایسے ہیں جو کھلی آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتے ہیں اے محمد! تم بھی اپنے خدا کو جس کی طرف بلاتے ہو ایسا اشارہ کرو کہ ہم بھی اُسے دیکھیں اور اسے پالیں اور اس کے بارے میں حیران نہ رہیں پس اللہ نے یہ سورۃ نازل فرمائی۔

ع ۵ / ۳۸

ع ۶ / ۳۹

ف۱ منقول ہے کہ فلق کے معنی ہیں پھٹ کر علیحدہ ہو جانا اور یہ اصطلاح پو پھٹنے کے لیے مخصوص قرار پاگئی ہے اس لیے یہی مطلب لیا جاتا ہے۔

(صفحہ ہذا ۷۳۰)

ف۱ منقول ہے کہ خناس شیطان کا نام ہے اور اس کے لفظی معنی ہیں ہر نیکی کے کام کو تاخیر میں ڈالنے والا، نیز منقول ہے کہ ہر مومن کے دل میں جو کان ہیں ایک میں تو خناس اپنے وسوسے پھونکتا رہتا ہے اور ایک میں فرشتہ اپنی آواز پہنچاتا رہتا ہے پس اللہ تعالےٰ اس مومن کی اس فرشتہ کے ذریعے سے تائید کرتا رہتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ۔